وما ینطق عن الھوی ۝ إن ھو إلا وحی یوحی



احادیث مبارکہ کا عظیم ترین مجموعہ

سنن دارمی (اردو)

مترجم

ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن التمیمی الدارمی المتوفی ۲۵۵ھ

ترجمہ: بنت شیخ الحدیث حافظ عبد الستار حماد

تخریج وفوائد: ابو الحسن عبد المنان راسخ



انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

E - Books Releaser

The Real Muslims Portal





احادیث مبارکہ کا عظیم ترین مجموعہ

سنن دارمی

اردو ترجمہ

ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن التمیمی الدارمی المتوفی ۲۵۵ھ

ترجمہ: بنت شیخ الحدیث حافظ عبدالستار حماد

تخریج وفوائد: ابوالحسن عبدالمنان راسخ

نظر ثانی: شیخ الحدیث قاری سعید احمد کلیروی حافظ مطیع اللہ

جلد دوم



انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

اسلامی اکادمی ۱۷-الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور

042-37357587

نام کتاب: سنن دارمی (اردو)

أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمن التميمي الدارمي المتوفی ۲۵۵ھ

ترجمہ: بنت شیخ الحدیث حافظ عبد الستار حماد تخریج وفوائد: ابو الحسن عبد المنان راسخ

نظر ثانی: شیخ الحدیث قاری سعید احمد کلیروی حافظ مطیع اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی ۱۷-الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-7357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

۷......كتاب الصيد — شکار کے بیان میں

۸......كتاب الاطعمة — کھانے کے بیان میں

۹......كتاب الاشربة | پینے پلانے کا بیان

١٠......كتاب الرؤيا — خوابوں کے بیان میں

۱۱......كتاب النكاح — نکاح کے بیان میں

۱۲......كتاب الطلاق — طلاق کے بیان میں

۱۳......كتاب الحدود — حدود اللہ کے بیان میں

١٤......كتاب النذور والايمان — نذروں کا بیان

۱۵......كتاب الديات — دیت کے بیان میں

۱۶......کتاب الجہاد — جہاد کے بیان میں

۱۷...... كتاب السير — سیر کا بیان

۱۸......كتاب البيوع — خرید وفروخت کے بیان میں

۲۰......كتاب الرقاق	نرمی (رحم دلی، ترس) کے متعلق	

۲۱......كتاب الفرائض | علم میراث کے بیان میں

۲۲......كتاب الوصايا — وصیتوں کا بیان

۲۳......كتاب فضائل القرآن — قرآن کے فضائل



٧...... ومن كتاب الصيد

شکار کے بیان میں

''صید'' یہ صَادَ يَصِيدُ (ضَرَبَ) سے مصدر ہے اس کا معنی شکار کرنا ہے۔ اصطلاح میں یہ ایسے جنگلی جانور کے شکار کرنے کو کہتے ہیں جو کسی کی ملکیت وقبضے میں نہ ہو(الفقہ الاسلامی وادلتہ) شریعت میں یہ جائز ودرست ہے اس کے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔قرآن میں ہے:﴿وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا﴾ (المائدہ:2)

[1]..... بَاب التَّسْمِيَةِ عِنْدَ إِرْسَالِ الْكَلْبِ وَصَيْدِ الْكِلَابِ

کتے چھوڑتے وقت بسم اللہ کہنا اور کتے سے شکار کرنا

2045- أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ..........

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ فَإِنَّ أَخْذَهُ ذَكَاتُهُ وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَهُ كَلْبًا فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ قَدْ أَخَذَهُ مَعَهُ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْهُ فَإِنَّكَ إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ . ❶

عدیؓ بن حاتم کہتے ہیں۔میں نے رسول اللہ ﷺ سے کتے کے شکار کے متعلق پوچھا آپؐ نے فرمایا:''جس جانور کو تمہارا کتا تمہارے لئے پکڑے اسے کھالو۔کیونکہ کتے کا اسے پکڑنا ہی اس کا ذبح کرنا ہے۔اور اگر تم اس کے ساتھ اور کتا دیکھو اور تمہیں خوف ہو کہ اس کے ساتھ اس کتے نے بھی اسے مارا ہے تو اسے نہ کھاؤ۔کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی اور دوسرے پر نہیں پڑھی تھی۔''

فوائد:...... (ا) کتے کے ذریعے شکار کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ کتا سدھایا ہوا ہو اور اگر سدھایا ہوا نہ

---

❶ متفق عليه : البخاري، كتاب الذبائح والصيد، باب التسمية على الصيد (5475) ومسلم، كتاب الصيد والذبائح، باب الصيد بالكلاب المعلمة (4954)

ہوتو ایسے کتے کے شکار کو ذبح کرنا ضروری ہے۔حدیث میں ہے:"وما صدت بكلبك المعلم فذكرت اسم الله فكل وما صدت بكلبك غير معلم فادركت ذكاته فكل ." (بخاری) اور جسے تم نے اپنے سدھائے ہوئے کتے کے ذریعے شکار کیا ہو اور اس پر (چھوڑتے ہوئے) اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھالو اور جو شکار تو نے بغیر سدھائے ہوئے کتے کے ذریعے تو اسے ذبح کرلو تو کھالو (۲) سدھائے ہوئے کتے کا تمہارے لیے روک لینا ہی اس کو ذبح کرنا ہے لہٰذا اگر اس کی جان نکل بھی چکی ہو تب بھی وہ حلال ہے (۳) آپ کے کتے کے ساتھ اگر دوسرا کتا شکار کے قریب ملے تو اگر شکار ذبح کرنے کے قابل ہو تو جائز ورنہ وہ حرام ہے (۴) ذبح یا شکار کرتے وقت اللہ کا نام لینا ضروری ہے۔

2046۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ ....

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ. ❶

عدیؓ بن حاتم کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے معراض کے شکار کے متعلق پوچھا پھر انہوں نے پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

فوائد:...... ''معراض'' کہتے ہیں ایسے شکار کو جو چوڑائی کے رخ کسی شئے کے لگنے سے مرا ہو۔اس کی تفصیل آئندہ آرہی ہے۔دیکھیے (2052)

[2]..... بَاب فِي اقْتِنَاءِ كَلْبِ الصَّيْدِ أَوِ الْمَاشِيَةِ
شکار یا جانور کی حفاظت کے لئے کتا پالنا

2047۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ. ❷

ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جو شخص شکار یا جانور کی حفاظت کے علاوہ کسی اور غرض کے لئے کتا پالے روزانہ اس کے اعمال سے دو قیراط کم ہو جاتے ہیں۔''

فوائد:...... (۱) شکار اور ریوڑ کی حفاظت کرنے والے کے علاوہ کسی قسم کا کتا کسی بھی مقصد کے لیے رکھنا اور اس کا پالنا حرام ہے (۲) اس حرام کے مرتکب کے اجر سے روزانہ دو قیراط نیکیاں کم ہوتی ہیں قیراط یا ماشہ

---

❶ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الصيد، باب من اقتنى كلبا ليس بكلب صيد أو ماشية (5481) ومسلم، كتاب المساقاة باب الأمر بقتل الكلاب وبيان نسخة (4001)

کے قریب وزن ہے لیکن جنازے کے اجر کے بارے میں بتاتے ہوئے آپ ﷺ نے احد پہاڑ کے برابر ایک قیراط کو قرار دیا۔ ادھر بھی یہی مدنظر رکھا جائے گا جو کہ وعید بلیغ کا سبب ہے (واللہ اعلم) (۳) بعض حرام کام اس قدر منحوس ہیں کہ سابقہ نیکیوں کے زوال کا باعث بن جاتے ہیں (العیاذ باللہ)

2048۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ ....

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ يُحَدِّثُ نَاسًا مَعَهُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالُوا أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِي وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ. ❶

سائب بن یزید کہتے ہیں کہ انہوں نے سفیان بن ابو زہیر سے سنا کہ وہ مسجد کے دروازے کے پاس اپنے ساتھ والے لوگوں سے کہہ رہے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص ایسا کتا پالے جو نہ کھیتی کی حفاظت کرے اور نہ جانوروں کی تو اس کے ثواب سے روزانہ دو قیراط کی کمی ہو جاتی ہے۔'' لوگوں نے کہا: آپ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا؟ انہوں نے کہا: ''اس مسجد کے رب کی قسم! جی ہاں۔''

فوائد:...... مذکورہ حدیث میں ایک قیراط کی کمی کا ذکر ہے سابقہ کے برعکس لہٰذا اس کی علماء نے مختلف توجیہات کی ہیں کہ مکہ مدینہ میں دو جبکہ دوسرے شہروں میں ایک قیراط یا عام کتا پالنے سے ایک قیراط اور کوئی خطرناک کتا پالنے کی صورت میں دو قیراط یا عام کتا پالنے کی صورت میں ایک جبکہ سیاہ کتا پالنے کی صورت میں دو قیراط اجر کم ہوتا ہے۔ چنانچہ ان میں سے آخر الذکر زیادہ بہتر معلوم ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم)

2049۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ مُطَرِّفٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالِي وَلِلْكِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي كَلْبِ الزَّرْعِ وَكَلْبِ الصَّيْدِ. ❷

عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''مجھے کتوں سے کوئی تعلق نہیں'' پھر آپ نے چراگاہ کی حفاظت کرنے والے کتے اور شکاری کتے کے پالنے کی اجازت دی۔

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الحرث والمزارعة، باب اقتنا الكلب للحرث (2323) ومسلم، كتاب المساقاة، باب الأمر يقتل الكلاب وبيان نسخه (3012)

❷ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب حكم ولوغ الكلب (651) وابو داؤد، كتاب الطهارة، باب الوضوء بسؤر الكلب (73)

[3]..... بَاب فِي قَتْلِ الْكِلَابِ
کتوں کو قتل کرنا

2050۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ . [1]

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا۔

2051۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا وَلَكِنْ اقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ قَالَ سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ الْبَهِيمُ الْأَسْوَدُ كُلُّهُ. [2]

عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر کتے گروہ نہ ہوتے تو میں ان سب کو مارنے کا حکم دیتا۔البتہ ہر سیاہ بھیم کو مار دو۔“سعید بن عامر کہتے ہیں: کہ بھیم مکمل سیاہ کو کہتے ہیں۔

فوائد:...... (۱) کتے کو قتل کرنا مستحب جبکہ کالے کتے کو مارنا لازم ہے (۲) اللہ کی پیدا کردہ کوئی بھی مخلوق حکمت سے خالی نہیں۔اس لیے کسی بھی مخلوق کو کلی طور پر ختم کرنا خلاف مصلحت ہے۔

[4]..... بَاب فِي صَيْدِ الْمِعْرَاضِ
معراض کا شکار

2052۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ..........

سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ . [3]

عدیؓ بن حاتم کہتے ہیں: میں نے نبی ﷺ سے بغیر پر کے تیر (چوڑائی والی جانب) کے متعلق پوچھا آپؐ نے فرمایا: ”اگر وہ تیز دھار سے گوشت کو پھاڑ دے تو کھالو،اور جب چوڑائی سے لگے اور مار ڈالے۔پس وہ (ایسے ہے جیسے) لاٹھی سے ماری ہوئی چیز ہوتی ہے،اسے نہ کھاؤ۔“

---

[1] متفق علیه: البخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا وقع فی شراب أحدکم (3323) ومسلم، کتاب المساقاة باب الأمر بقتل الکلاب وبیان نسخه (3992)

[2] صحیح: ابوداؤد، کتاب الصید، باب فی اتخاذ الکلب للصید وغیره (2845) والترمذی، کتاب الأحکام والفوائد باب ماجاء فی قتل الکلاب (1486) [3] متفق علیه: البخاری، کتاب الذبائح والصید (5465) ومسلم، کتاب الذبائح والصید (1929)

فوائد:...... ''معراض'' کہتے ہیں بغیر پھل والے تیر یا ایسی لکڑی کو جس کی اطراف دھار والی ہوں۔ لہٰذا ایسی لکڑی سے شکار کیا گیا جانور اگر تو دھار لگنے سے خون نکل کر مرا ہو تو جائز ورنہ چوڑائی رخ لگنے کیوجہ سے چوٹ سے مرا ہو تو یہ ''موقوذۃ'' چوٹ سے مرا ہو جانور ہوگا کہ جس کا کھانا حرام ہے۔ بخاری میں ہے ''کل ما خَرَقَ وما اصابَ بعرضه فلا تاكل'' معراض کے متعلق سوال کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا جو پھاڑ ڈالے یعنی زخم کر کے خون نکال دے وہ کھالے اور جو چوڑائی رخ لگے اسے نہ کھا۔

[5]..... بَاب فِي أَكْلِ الْجَرَادِ

ٹڈی کھانا

2053۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ. ❶

عبداللہؓ بن ابو اوفی کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوے کیے۔ اور ہم ٹڈی کھاتے تھے۔

فوائد:...... ٹڈی کھانا حلال ہے یہ حشرات الارض کی ایک قسم ہے یہ گروہ کی صورت میں نمودار ہوتی ہیں اور جس فصل یا کھیت پر سے گزر جائیں تو انہیں چٹ کر جاتی ہیں یہ مری ہوئی بھی مل جائے تو حلال ہے حدیث میں آتا ہے ''أُحلّت لنا ميتتان. الحُوتُ والجرادُ.'' (ابن ماجہ) ہمارے دو مردار حلال ہیں۔ مچھلی اور ٹڈی۔

[6]..... بَاب فِي صَيْدِ الْبَحْرِ

دریا کا شکار

2054۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ آلِ الْأَزْرَقِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ..........

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا ہم دریا میں سفر کرتے ہیں اور ہم اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی رکھتے ہیں اگر اس سے وضو کریں تو پیاسے رہ جاتے

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الذبائح والصيد، باب أكل الجراد (5495) ومسلم، كتاب الصيد والذبائح باب إباحة الجراد (5019)

تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ. ❶

ہیں کیا ہم دریا کے پانی سے وضو کر لیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔''

فوائد:...... (۱) یہ عنبر نامی مچھلی تھی جو کہ مسلمانوں کے ایک غزوہ سے بھوک کے ہاتھوں تنگ آجانے کے بعد انعام الٰہی کے طور پر ملی مذکورہ حدیث سے اس کی حکمت کا اندازہ کرنا قطعی مشکل نہیں۔ جو کہ اللہ کی عظمت کی دلیل ہے۔ (۲) سمندر سے باہر نکل کر اگر مچھلی مر جائے تو اسے کھانا جائز ہے۔

2055۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ ....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي ثَلَاثِ مِائَةٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ حَتّٰى أَتَيْنَا الْبَحْرَ وَقَدْ قَذَفَ دَابَّةً فَأَكَلْنَا مِنْهَا حَتّٰى ثَابَتْ أَجْسَامُنَا فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهَا فَوَضَعَهُ ثُمَّ حَمَلَ أَطْوَلَ رَجُلٍ فِي الْجَيْشِ عَلَى أَعْظَمِ بَعِيرٍ فِي الْجَيْشِ فَمَرَّ تَحْتَهُ هَذَا مَعْنَاهُ. ❷

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے تین سو آدمیوں کے ساتھ بھیجا، ہمیں بہت بھوک لگی حتی کہ ہم دریا کے پاس پہنچے تو ایک جانور کو دریا نے باہر پھینک دیا تھا۔ تو ہم نے اس سے کھایا حتی کہ ہمارے جسم (حسب سابق قوت والی حالت میں) لوٹ آئے پھر ابو عبیدہؓ نے اس کے پہلو کی ایک ہڈی لے کر رکھی اور لشکر کے لمبے آدمی کو لشکر کے بڑے اونٹ پر سوار کیا، وہ اس کے نیچے سے گزر گیا۔ یہ اس کا معنی ہے۔

[7]...... بَاب فِي أَكْلِ الْأَرْنَبِ
خرگوش کھانا

2056۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ..........

قَالَ هِشَامُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا وَنَحْنُ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ

ہشام رضی اللہ عنہ بن زید بن انس کہتے ہیں میں نے انسؓ بن مالک کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''ہم نے 'مر الظہران' میں ایک خرگوش بھگایا لوگ دوڑے اور اسے تھکا دیا، تو میں نے

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب الطھارۃ، باب الوضوء بماء البحر (83) نیز دیکھئے سابقہ (756،755)

❷ متفق علیہ: کتاب المغازی، باب غزوۃ سیف البحر (4361) ومسلم، کتاب الصید والذبائح باب إباحة ميتة البحر (4975)

فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغِبُوا فَأَخَذْتُهَا وَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ بِوَرِكَيْهَا أَوْ فَخِذَيْهَا شَكَّ شُعْبَةُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَبِلَهَا. ❶

اسے پکڑ لیا اور اسے لے کر ابوطلحہؓ کے پاس گیا انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کے سرین یا دونوں رانیں رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجیں آپؐ نے اسے قبول کیا۔“

فوائد:...... (۱) ”نَفَجَ“ بمعنی بلند ہوا اور انـفَجْنَا سے مراد اسے بھڑکایا، خرگوش کو اس کی کمین گاہ سے نکال کر بھگایا (۲) مرّ الظہر ان، یہ مکہ سے تقریباً 22 کلومیٹر شمال میں حجاز کی ایک وادی کا نام ہے جس کا پانی جدہ کے جنوب میں سمندر میں گرتا ہے۔ (۳) خرگوش کھانا اس کا شکار کرنا حلال ہے۔

2057۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ ....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِأَرْنَبَيْنِ مُعَلِّقُهُمَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي دَخَلْتُ غَنَمَ أَهْلِي فَاصْطَدْتُ هَذَيْنِ الْأَرْنَبَيْنِ فَلَمْ أَجِدْ حَدِيدَةً أُذَكِّيهِمَا بِهَا فَذَكَّيْتُهُمَا بِمَرْوَةٍ أَفَآكُلُ قَالَ نَعَمْ. ❷

محمدؓ بن صفوان کہتے ہیں وہ خرگوش لے کر نبی ﷺ کے پاس سے گزرے جنہیں لٹکایا ہوا تھا اور کہا: ”یا رسولؐ اللہ! میں اپنے خاندان کی بکریوں کے پاس گیا اور ان دو خرگوشوں کا شکار کیا۔ میں نے تیز دھار آلہ (چھری) نہ پائی، جس سے انہیں ذبح کرتا اس لیے انہیں ایک پتھر سے ذبح کر دیا، میں انہیں کھا لوں؟ آپ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“

[8]..... بَاب فِي أَكْلِ الضَّبِّ
گوہ کھانا

2058۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَسْتُ بِآكِلِهِ وَلَا مُحَرِّمِهِ. ❸

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ سے گوہ کھانے کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا: ”نہ میں اسے کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔“

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الهبة، باب قبول هدية الصيد (2572) ومسلم، كتاب الصيد الذبائح، باب في اباحة الأرنب (5022)

❷ صحيح: ابوداؤد، كتاب الأضاحي، باب في الذبيحة بالمروة (2822) والنسائي، كتاب الصيد والذبائح، باب الأرنب (4324)

❸ متفق عليه: البخاري، كتاب الصيد، باب الضب (5536) ومسلم، كتاب الصيد والذبائح، باب اباحة الضب في أكل (5001)

فوائد:...... (ا) "ضب" کا ترجمہ گوہ اور سانڈھ دوطرح کا کیا گیا ہے۔ضب یہ گرہ دار دم والا جانور ہوتا ہے (شرح ابن ماجہ لمحد فواد) یہ پانی نہیں پیتا بلکہ ہوا کی نمی پر ہی گزارا کرتا ہے۔لہٰذا عرب ناممکن کام کے لیے کہاوت استعمال کرتے ہیں "لا افعلُ کذا حتی یَرِدَ الضّب" ضب کے پانی پینے تک میں یہ نہیں کروں گا۔(الفتح) لہٰذا یہ علامات سانڈے پر زیادہ صادق آتی ہے۔(واللہ اعلم)

2059۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ....

عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِضَبٍّ فَقَالَ أُمَّةٌ مُسِخَتْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ . [1]

ثابتؓ بن ودیعہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک گوہ لائی گئی آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ ایک امت ہے جو مسخ کر دی گئی اور اللہ زیادہ جانتا ہے۔"

فوائد:...... ابن ماجہ میں ہے کہ یہ بنی اسرائیل کے لوگ تھے جن میں سانڈے کی شکل میں مسخ کیا گیا۔لیکن موجودہ سانڈے ان کی نسل میں سے نہیں۔کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے مسخ شدہ لوگوں کی نسل نہیں چلائی۔(مسلم۔القدر)

2060۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ..........

أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ قَلَّ مَا يُقَدِّمُ يَدَهُ لِطَعَامٍ حَتَّى يُحَدَّثَ بِهِ وَيُسَمَّى لَهُ فَأَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

خالدؓ بن ولید جنہیں 'سیف اللہ' کہا جاتا ہے' کا بیان ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کی بیوی میمونہؓ کے پاس گئے وہ ان کی اور ابن عباس ؓ کی خالہ تھی انہوں نے اس کے پاس ایک بھنی ہوئی گوہ پائی جو ان کی بہن حفیدہؓ بنت حارث نجد سے لائی تھی۔انہوں نے گوہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کی آپ ﷺ کھانے کی حالت اور نام جانے بغیر اسے نہ کھاتے تھے اس لئے جب رسول اللہ ﷺ نے اسے کھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو عورتوں میں سے ایک عورت نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو

[1] صحيح: ابو داؤد، كتاب الأطعمة، باب في أكل الضب (3795) والنسائي، كتاب الصيد، باب الضب

يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ نِسْوَةِ الْحُضُورِ أَخْبِرْنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَا قَدَّمْتُنَّ لَهُ قُلْنَ هَذَا الضَّبُّ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ أَتُحَرِّمُ الضَّبَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أُرَاهُ لَا وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَنْظُرُ فَلَمْ يَنْهَنِي. ❶

بتاؤ یہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا: یہ گوہ ہے۔رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھا لیا خالدؓ بن ولید نے کہا: ''یا رسول اللہ! کیا آپؐ گوہ کو حرام قرار دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ''نہیں' یہ میرے علاقے میں نہیں ہوئی اس لئے میں اسے ناپسند کرتا ہوں۔'' خالدؓ کہتے ہیں: ''میں نے اسے کھینچ لیا اور اسے کھانے لگا۔رسول اللہ ﷺ مجھے دیکھ رہے تھے انہوں نے مجھے منع نہیں کیا۔''

[9]..... بَاب فِي الصَّيْدِ يَبِيْنُ مِنْهُ الْعُضْوُ

وہ عضو جو شکار سے الگ ہو جائے

2061- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَحْسَبُهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَالنَّاسُ يَجُبُّونَ أَسْنِمَةَ الْإِبِلِ وَأَلْيَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا قُطِعَ مِنْ بَهِيمَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ. ❷

ابو واقد لیثیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ گئے۔لوگ اونٹوں کی کوہانیں اور دنبوں کی چکیاں کاٹا کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو عضو زندہ جانور سے کاٹا جائے وہ مردار ہے۔''

فوائد:...... زندہ جانور سے کاٹا جانے والا گوشت کا ٹکڑا مردار ہے۔اس کا کھانا حلال نہیں۔ یہ چونکہ جانوروں کے لیے تکلیف کا باعث ہے اور شریعت میں انسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں کی تکلیف کا بھی خیال رکھا گیا لہٰذا ضرر رساں کام سے روک دیا گیا (واللہ اعلم)

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الأطعمة، باب ما كان النبي ﷺ لا يأكل حتى ...... (5391) ومسلم، كتاب الصيد والذبائح، باب إباحة الضب في أكل (5009)

❷ صحيح: ابوداؤد، كتاب الصيد، باب في صيد قطع منه قطعة (2858) وابن ماجه كتاب الصيد، باب ماقطع من البهيمة وهي حية (3219)

٨...... ومن كتاب الاطعمة

کھانے کے بیان میں

أطعمه یہ طعام کی جمع ہے طعام ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو بطور خوراک استعمال ہو مثلاً آٹا، سبزیاں پھل وغیرہ۔ اسلام میں کھانے کی ہر چیز حلال ہے مگر وہ جس کو شریعت نے کسی ضرر کی بنا پر ہمارے لیے حرام ٹھہرادیا ہو۔

[1]..... بَاب فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ کہنا

2062۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ....

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ سَمِّ اللَّهَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ . ❶

عمرؓ بن ابوسلمہ کہتے ہیں کہ نبی نے اس سے فرمایا: "اللہ کا نام لو اور اپنے آگے سے کھاؤ۔"

فوائد:...... خالق کائنات کا فضل عظیم ہے کہ اس نے اپنے رسولؐ کے توسط سے ہمارے لیے ایسے ابدی اصول وضع فرمادیے جو اخروی فوائد پر مبنی ہونے کے ساتھ دنیوی فوائد کو بھی اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہیں اور ان کا اپنانا سراسر باعث خیر و برکت ہے انہیں میں سے یہ کھانے کے آداب بھی ہیں ان آداب کو ملحوظ خاطر رکھنے سے نہ صرف یہ کہ کھانا عبادت بن جاتا ہے بلکہ نام اللہ سے شروع کیا گیا کھانا حصول برکت کا بھی باعث ہوتا ہے اور قریب سے کھانا یہ آدمی کی تہذیب کی علامت ہے۔

2063۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ....

---

❶ متفق عليه : البخاری، کتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام والأكل باليمين (3576) ومسلم، کتاب الأشربة باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما (5237)

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ طَعَامًا فِي سِتَّةِ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَا إِنَّهُ لَوْ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ لَكَفَاكُمْ فَإِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ. ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی ﷺ اپنے چھ صحابہؓ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے پس ایک دیہاتی آیا تو اسے دو لقموں میں کھا گیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اگر وہ بسم اللہ کہہ لیتا تو کھانا تم سب کو کافی ہو جاتا، لہٰذا جب کوئی کھانا کھائے تو بسم اللہ کہے۔ اگر وہ بسم کہنا بھول جائے تو ”بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَآخِرَهُ.“

فوائد:...... (۱) مل جل کر کھانا کھانا سنت نبوی اور باعث برکت ہے (۲) ”بسم اللہ“ حصول برکت کا باعث ہے اس لیے اس کا پڑھنا لازم ہے (۳) اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنی یاد نہ رہے تو درمیان میں یا کھانا ختم کرنے سے پہلے جب بھی یاد آ جائے پڑھ لینی چاہیے جو کہ بسم اللّٰہ اوّلہ وآخِرہ کے اضافے سے پڑھی جائی گی۔

2064۔ أَخْبَرَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ..........

عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ. ❷

ام کلثوم عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہی حدیث نقل کرتی ہیں۔

[2]..... بَابُ الدُّعَاءِ لِصَاحِبِ الطَّعَامِ إِذَا أُطْعِمَ

جب کوئی کھانا کھلائے تو اس کے لئے دعا کرنی چاہیے

2065۔ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو ....

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ يَسِيرَةٌ قَالَ قَالَ أَبِي لِأُمِّي لَوْ صَنَعْتِ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا فَصَنَعَتْ

عبداللہ بن بسر جو کچھ دیر آپ ﷺ کی صحبت میں رہے، کہتے ہیں میرے والد نے میری والدہ سے کہا، کاش تم رسول اللہ ﷺ کے لیے کھانا تیار کرو تو انہوں نے کچھ ثرید تیار

---

❶ صحيح: ابو داؤد، كتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام (3767) والترمذي، كتاب الاطعمة، باب ماجاء في التسمية على الطعام (1858)

❷ صحيح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

ثَرِيدَةً وَقَالَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُ فَانْطَلَقَ أَبِي فَدَعَاهُ فَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى ذِرْوَتِهَا ثُمَّ قَالَ خُذُوا بِاسْمِ اللّٰهِ فَأَخَذُوا مِنْ نَوَاحِيهَا فَلَمَّا طَعِمُوا دَعَا لَهُمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي رِزْقِهِمْ . [1]

کیا، اور اپنے ہاتھ سے اشارہ سے کہا کہ: تھوڑا سا ہی تھا۔ میرے والد گئے اور آپ ؐ کو بلا لائے ، رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ کھانے پر رکھا پھر فرمایا: ''بسم اللہ کہہ کر کھاؤ' لوگ اس کے کناروں سے کھانے لگے جب انہوں نے کھا لیا تو آپ ؐ نے ان کے لئے یہ دعا کی: ''اے اللہ! انہیں بخش دے اور ان پر رحم کر اور ان کے لیے ان کے رزق میں برکت ڈال۔''

فوائد:...... (۱) ''ثرید'' یہ روٹی کے ٹکڑوں کو شوربے میں خصوصاً گوشت کے شوربے میں بھگو کر تیار کی جاتی ہے۔ یہ کھانے کو لذیذ اور ہضم میں بہترین ہوتی ہے۔ اور یہ عرب کی پسندیدہ غذا تھی۔ حدیث میں آتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''اِنّ فضلَ عائشه على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام .'' (ابن ماجہ وصحیح بخاری) ''عائشہ کو باقی خواتین پر ایسے فضیلت حاصل ہے جیسے ثرید کو بقیہ کھانوں پر، مذکورہ تمثیل ثرید کے اعلیٰ و عمدہ کھانا ہونے پر شاہد ہے (۲) دعوت کرنا اور دعوت قبول کرنا (۳) دعوت میں حتی الوسع تکلف پسندیدہ ہے (۴) کسی بھی نیکی کرنے والے کو دعا دینا مسنون ہے اگر ممکن ہو تو اس کا بدلہ بھی دینا چاہیے جیسا کہ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ اس کی شاہد ہے۔

[3]..... بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الطَّعَامِ

کھانے سے فراغت کی دعا

2066۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا ثَوْرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ....

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفُورٍ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا . [2]

ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانے یا پینے سے فارغ ہوتے تو کہتے: ''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں بہت زیادہ تعریف پاکیزگی اور برکت والی، نہ ناشکری والی اور نہ چھوڑی جانے والی اور نہ ہی اس سے اے ہمارے رب! لاپرواہ ہوا جاتا ہے''

[1] صحیح مسلم، کتاب الأطعمة، باب استحباب وضع النوى خارج التمر (5296) وابو داؤد، کتاب الأشربة، باب متع النفخ في الشراب والتفنس فيه (3729)

[2] صحيح البخاري، كتاب الأطعمة، باب مايقول اذا فرغ من طعامه (5458) وابوداؤد، كتاب الأطعمة، باب مايقول الرجل اذا طعم (3849)

فوائد:...... کھانا پینا انسانی حاجات ہیں ان کا پورا کرنا رحمت خداوندی کے بغیر ناممکن ہے لہٰذا اس کی رحمت کے فیضان کے فوری بعد اس کی حمد کے ترانے گانا اور برکت کی دعا اور اپنی عاجزی کا اظہار جو کہ مذکورہ دعا سے مترشح ان سبھی امور کی جامع دعا کو پڑھنا ان فوائد کے حصول کا باعث ہے (واللہ الموفق)

[4]..... بَاب فِي الشُّكْرِ عَلَى الطَّعَامِ

کھانا کھا کر شکر کرنا

2067۔ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ حُرَّةَ عَنْ عَمِّهٖ..........

عَنْ سِنَانِ بْنِ سَنَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ. ❶

سنان بن سنۃ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کھانا کھا کر شکر کرے وہ صبر کرنے والے روزہ دار کی طرح ہے۔''

فوائد:...... روزہ کس قدر اہمیت کا حامل ہے مذکورہ خبر سے اس کا اندازہ لگانا قطعی مشکل نہیں کہ روزے جیسے عظیم عمل کا اجر جزیل لکھنے کی ذمہ داری اللہ نے کرام الکاتبین کے سپرد نہیں کی بلکہ اس کا اجر اللہ خود بندے کو دیں گے۔حدیث قدسی ہے اللہ روزے کے بارے میں فرماتے ہیں: ''فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ.'' متفق علیہ) (روزہ) یقیناً وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔لہٰذا کھانا کھا کر اس کھلانے والی ہستی کا شکر ادا کرنا ایسے اجر جزیل کا باعث ہے جس کا تصور بھی ناممکن ہے چنانچہ اسے قطعی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے (اللهم اجعلنا من الشاكرين)

[5]..... بَاب فِي لَعْقِ الْأَصَابِعِ

انگلیوں کو چاٹنا

2068۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ ....

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ. ❷

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی کھانا کھائے تو اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹ لے۔''

---

❶ حسن: ابن ماجه، كتاب الصيام، باب فيمن قال الطعائم الشاكر كالصائم الصابر(3849)

❷ صحيح مسلم، كتاب الأطعمة، باب استحباب، لعق الأصابع (5274) وابو داؤد، كتاب الأطعمة، باب في اللقمة تسقط (3845)

[6]..... بَاب فِي الْمِنْدِيلِ عِنْدَ الطَّعَامِ

کھانے کے بعد رومال استعمال کرنا

2069۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ أَوْ يُلْعِقَهَا. ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی کھانا کھائے تو وہ اپنی انگلیاں چاٹنے یا چٹوانے سے پہلے اپنا ہاتھ نہ پونچھے۔''

فوائد:...... (۱) کھانا کھانے کے بعد ہاتھوں کو صاف کرنے کی بجائے انہیں چاٹ لینا مستحب ہے۔ (۲) کھانا ہاتھ سے کھانا سنت ہے کیونکہ آپ ﷺ ہاتھ کی تین انگلیوں (دیکھیے سابقہ حدیث) سے کھانا کھاتے تھے۔حدیث میں ہے: (فانہ لا یدری فی ای طعامہ برکتہ۔مسلم) (بندے) کومعلوم نہیں کہ کون سے کھانے میں برکت ہے۔لہٰذا ہاتھوں کو لگنے والا حصہ بھی چونکہ کھانے کا جزء ہوتا ہے اس لیے برکت کے متلاشی کے لیے اسے ضائع کرنا قطعی مناسب نہیں۔لہٰذا اگر خود نہ بھی چاٹنا چاہے تو کسی اور مثلاً غلام ، بچے ،بیوی وغیرہ کو چٹوادے جواسے ناپسند نہ کرتا ہو۔

[7]..... بَاب فِي لَعْقِ الصَّحْفَةِ

برتن کو صاف کرنا

2070۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْبَرَّاءُ هُوَ مُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ قَالَ ....

حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي أُمُّ عَاصِمٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَأْكُلُ طَعَامًا فَدَعَوْنَاهُ فَأَكَلَ مَعَنَا ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ. ❷

ام عاصمؒ کہتی ہیں کہ نبی ﷺ کے غلام نبیشہ آئے اور ہم کھانا کھا رہے تھے۔ہم نے اسے بلایا اس نے ہمارے ساتھ کھانا کھایا اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان کیا: ''جس نے پیالے میں کھانا کھایا پھر اسے چاٹ لیا تو پیالہ اس کے لئے بخشش کی دعا کرتا ہے۔''

---

❶ متفق علیه : البخاری، كتاب الأطعمة، باب لعق الأصابع ومصها قبل ..... (5456) ومسلم، كتاب الأشربة، باب استحباب لعق الأصابع..... (5262)

❷ رجاله ثقات : الترمذی، كتاب الأطعمة، باب ماجاء فی القصعة تسقط (1804) نیز ام عاصم ابن حبان کی شرط پر صحیح ہے۔

فوائد:...... جدیدیت کے نام پر مغربیت نے کچھ اس طرح سے ہمارے ذہنوں کو متاثر کیا ہے کہ ہم اپنی اصل تہذیب وشناخت کھو بیٹھے ہیں اور ایسی مفید سنتوں کو کہ جس کے فوائد کا جدید سائنس بھی اقرار کر رہی ہے اپنی اس بیمار ذہنیت کی بنا پر چھوڑ دیتے ہیں لہٰذا پھر سے ایسی سنتوں کو اپنا کر ان کو پھیلانے کی ضرورت ہے۔ (واللہ الموفق)

[8]...... بَاب فِي اللُّقْمَةِ إِذَا سَقَطَتْ
گرے ہوئے لقمہ کے متعلق

2071- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ ....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَمْسَحْ عَنْهَا التُّرَابَ وَلْيُسَمِّ اللّٰهَ وَلْيَأْكُلْهَا . ❶

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب کسی کا لقمہ گر جائے تو اس کی مٹی صاف کر کے بسم اللہ کہہ کر کھالے۔‘‘

فوائد:...... کھانا کھاتے اگر کوئی لقمہ گر جائے تو اسے کھالینا مسنون ہی نہیں بلکہ یہ غرور وتکبر جیسی بری عادت سے چھٹکارے کا باعث بھی ہے۔ نیز گرا پڑا لقمہ شیطان کی خوراک بنتا ہے لہٰذا اسے بالکل نہیں چھوڑنا چاہیے۔ جیسا کہ مسلم، کتاب الاشربۃ میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

2072- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ ....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانَ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ يَتَغَدَّى فَسَقَطَتْ لُقْمَتُهُ فَأَخَذَهَا فَأَمَاطَ مَا بِهَا مِنْ أَذًى ثُمَّ أَكَلَهَا فَجَعَلَ أُولَئِكَ الدَّهَاقِينُ يَتَغَامَزُونَ بِهِ فَقَالُوا لَهُ مَا تَرَى مَا يَقُولُ هَؤُلَاءِ الْأَعَاجِمُ يَقُولُونَ انْظُرُوا إِلَى مَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الطَّعَامِ وَإِلَى مَا يَصْنَعُ بِهَذِهِ اللُّقْمَةِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَدَعُ مَا سَمِعْتُ بِقَوْلِ هَؤُلَاءِ الْأَعَاجِمِ إِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ إِذَا

حسن کہتے ہیں کہ معقل رضی اللہ عنہ بن یسار کھانا کھا رہے تھے کہ ان کا لقمہ گر گیا، انہوں نے اسے پکڑ کر اس کی مٹی صاف کی اور اسے کھالیا۔ تو یہ کسان لوگ اس پر اشارے کرنے لگے، لوگوں نے معقل رضی اللہ عنہ بن یسار سے کہا: آپ دیکھتے نہیں کہ عجمی کیا کہہ رہے ہیں کہ دیکھو ان کے سامنے کتنا کھانا ہے پھر بھی یہ لقمہ نیچے سے اٹھا رہے ہیں؟ تو معقل رضی اللہ عنہ بن یسار نے کہا: میں ان عجمیوں کے کہنے سے وہ بات نہیں چھوڑ سکتا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، ہم حکم دیئے جاتے تھے کہ جب کسی کا لقمہ گر پڑے تو وہ اسے صاف کر

❶ صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب استحباب لعق الأصابع والقصعة (2034) واحمد 290/3

سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِنَا لُقْمَةٌ أَنْ يُمِيطَ مَا بِهَا مِنَ الْأَذَى وَأَنْ يَأْكُلَهَا . ❶

کے کھالے"

[9]..... بَاب الْأَكْلِ بِالْيَمِينِ
دائیں ہاتھ سے کھانا

2073۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِيْنِهِ وَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ. ❷

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کوئی کھانا کھائے تو اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور دائیں سے پیئے۔ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔

فوائد:...... شیطان اوراس کے پیروکاروں کی مخالفت اسلام کا مطلوب ہے جیسا کہ کئی مقامات پرآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل اسلام کو یہود ونصاریٰ کی مخالفت کا حکم دیا مثلاً صحنوں کو صاف رکھنے اور جوتوں میں نماز پڑھنے کا حکم وغیرہ جب شیطان کے چیلوں کی مخالفت کی تاکید ہے تو شیطان کی کس قدر ہوگی۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے واضح ہوا کہ دائیں ہاتھ سے کھانا پینا لازم ہے۔

2074۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ . ❸

ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

2075۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ..........

حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَبْصَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بُسْرَ بْنَ رَاعِي الْعِيرِ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ

ایاس رضی اللہ عنہ بن سلمہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسر بن راعی العیر کو اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا:

❶ صحيح بالشواهد: ابن ماجه، كتاب الأطعمة، باب اللقمة اذا سقطت (3278)

❷ صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما (5233) وابوداؤد، كتاب الأطعمة، باب الأكل باليمين (3776)

❸ صحيح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

بِيَمِينِكَ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ قَالَ فَمَا وَصَلَتْ يَمِينُهُ إِلَى فِيهِ . ❶

''اپنے دائیں ہاتھ سے کھا۔'' اس نے کہا: میں ایسا نہیں کر سکتا۔ آپؐ نے فرمایا: ''تو نہ کر سکے۔'' سلمہ کہتے ہیں! پھر اس کا دایاں ہاتھ (ہمیشہ کے لیے مفلوج ہوگیا جو کہ) اس کے منہ تک نہ پہنچ سکا۔

فوائد:...... سستی وکاہلی کی بنا پر اگر شریعت سے سرتابی ہوجائے تو یہ قابل معافی اور درگزر کے قابل ہے لیکن تکبر کی وجہ سے شارع کے حکم کو صراحتاً رد کردینا ناقابل معافی جرم اور فوری مؤاخذے کا باعث ہے (العیاذ باللہ)

[10]..... بَاب الْأَكْلِ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ
تین انگلیوں سے کھانے کا بیان

2076۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ سَعْدٍ الْمَدَنِيِّ..........

عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ وَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا . ❷

کعبؓ بن مالک اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ تین انگلیوں سے کھاتے تھے۔اور اپنا ہاتھ چاٹنے سے پہلے صاف نہیں کرتے تھے۔

فوائد:...... (۱) تین انگلیوں سے کھانا کھانا مسنون ہے تین انگلیوں میں یہ حکمت معلوم ہوتی ہے کہ نوالہ چھوٹا لیا جائے کیونکہ بڑا نوالہ کئی مفاسد کا ذریعہ بنتا ہے ایک تو اسے چبانا پھر نگلنا مشکل ہوتا ہے (واللہ اعلم) (۲) کھانے کے بعد ہاتھوں کو صاف کرنے کی بجائے انہیں چاٹ لینا ہی بہتر ہے۔ایک تو یہ مسنون دوسرا کھانے کے ضیاع سے بچت ہے۔تیسرا اس سے حصول برکت کی امید ہے۔

2077۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ الْمَدَنِيِّ..........

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ أَوْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ

عبداللہ رضی اللہ عنہ بن کعب یا عبدالرحمٰن بن کعب رضی اللہ عنہ ہشام کو

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما (5236)

❷ صحيح مسلم، كتاب الأطعمة، باب استحباب لعق الأصابع (5265) وأبو داؤد، كتاب الأطعمة باب في المنديل (3848)

بْنَ كَعْبٍ شَكَّ هِشَامٌ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ فَإِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا وَأَشَارَ هِشَامٌ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ. ❶

شک ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنی تین انگلیوں سے کھایا کرتے تھے۔اور فارغ ہوکر انہیں چاٹتے تھے۔ہشام نے اپنی تین انگلیوں سے اشارہ کیا۔

[11]..... بَاب فِي الضِّيَافَةِ
مہمان نوازی کے متعلق

2078۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ ....

عَنْ أَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ صَدَقَةٌ. ❷

ابوشریح خزاعیؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کی عزت کرے، اور جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ بہتر بات کرے یا خاموش رہے، اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتا ہے پس وہ اپنے مہمان کی عزت کرے، ایک دن رات اس کا تحفہ (جو خوب اچھی مہمان نوازی کرنا) ہے اور مہمان نوازی تین دن ہے اس کے بعد صدقہ ہے۔''

فوائد:...... (۱) چھ چیزوں پر ایمان لانا لازم ہے۔اللہ اور اس کے رسولوں، اس کی کتابوں، اس کے فرشتوں، اچھی بری تقدیر اور آخرت پر۔ان سب میں پہلے اللہ اور آخرت کا تذکرہ آخری ہے گویا پہلی اور آخری چیز درمیان کی سبھی اشیاء کا احاطہ کیے ہوئے ہے چنانچہ گویا ان پر ایمان لانا سبھی پر ایمان لانے کے مترادف ہے۔ (۲) مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ مہمان کی تین دن تک مہمان نوازی کرے پہلے دن خصوصی اہتمام کرے بقیہ دو دنوں میں کچھ نہ کچھ اہتمام کیا جائے اس کے بعد مہمان کو اپنے عمومی کھانے میں شریک کرلیا جائے۔ (۳) جائزہ: یہ جائز کی مؤنث ہے اور اس کا معنی عطیہ و انعام ہے (المنجد) (۴) اسی طرح

❶ صحيح مسلم، كتاب الأطعمة، باب استحباب لعق الأصابع (5266)

❷ متفق عليه: البخاری، كتاب الأدب، باب من كان يؤمن بالله واليوم الآخر (5673) ومسلم، كتاب الإيمان باب الحث على إكرام الجار والضيف (173)

مومن کے لیے اچھی بات کہنا اور ہمسائے کا اکرام کرنا لازم ہے۔

2079۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ ....

عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ. ❶

ابو شریح خزاعیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کی عزت کرے۔اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسارے سے اچھا سلوک کرے۔اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔''

2080۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْجُودِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ ....

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ أَبِي كَرِيمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا مُسْلِمٍ ضَافَ قَوْمًا فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا فَإِنَّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرَهُ حَتَّى يَأْخُذَ لَهُ بِقِرَى لَيْلَتِهِ مِنْ زَرْعِهِ وَمَالِهِ. ❷

مقدامؓ بن معدیکرب ابو کریمہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان کسی قوم کا مہمان ہو اور محرومی کی حالت میں صبح کرے تو ہر مسلمان پر اس کی مدد کرنا لازم ہے حتی کہ اس کی کھیتی اور مال سے اس کی مہمانی کے بقدر لے لے۔''

فوائد:...... سبحان اللہ اسلام کی تعلیمات میں مہمان نوازی کی کس قدر تاکید ہے کہ اسے ایمان کی علامت کے ساتھ ساتھ مہمان کا حق بنا دیا گیا تاکہ اگر کوئی غاصب مہمان کے حق کی ادائیگی سے پہلو تہی اختیار کرتا ہے تو اسے مہمانی کے بقدر مالی جرمانہ کیا جا سکتا ہے۔مہمان میں طاقت ہو وہ خود لے لے یا دوسرے مسلمان اسے اس کا حق دلوادیں۔

[12]..... بَابُ الذُّبَابِ يَقَعُ فِي الطَّعَامِ
کھانے میں مکھی کا گر جانا

2081۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ

---

❶ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❷ حسن: ابو داؤد، کتاب الأطعمة، باب ماجاء في الضيافة (3751)

حُنَيْنٍ أَخْبَرَهُ..........

أَنَّـهُ سَـمِـعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَقَطَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً . ❶

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے مشروب (پینے والی چیز) میں مکھی گر جائے وہ اسے ساری کو ڈبو دے پھر اسے نکال دے۔ کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور ایک میں شفا ہے۔''

فوائد:...... مکھی حکیم ذات کی حقیر سی مخلوق ہے اس کے ایک پر میں بیماری جبکہ دوسرے میں شفا ہے اسی حکیم ذات کی کاری گری ہے ۔لہٰذا مکھی کھانے یا پینے کی کسی شئے میں واقع ہوجائے تو اسے ڈبو کر پھر پھینکنا چاہیے۔ بلکہ ایک حدیث میں ''يتقى بجناحه الذى فيه داءٌ'' او كما قال عليه السلام وہ اپنے اس پر سے دفاع کرتی ہے جس میں بیماری ہوتی ہے یعنی وہ گرتے ہوئے اپنے بیماری والے پر کو آگے رکھتی ہے لہٰذا صحت کے طالب پر دوسرے تریاق والے پر کو ڈبونا لازم ہے۔

2082۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً قَالَ أَبُو مُحَمَّد قَالَ غَيْرُ حَمَّادٍ ثُمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ مَكَانَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَوْمٌ يَقُولُونَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيثُ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ أَصَحُّ . ❷

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اسے ڈبو دے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور ایک میں شفا ہوتی ہے۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''حماد کے سوا اور لوگ ابو ہریرۃؓ کی جگہ ثمامہ عن انس کہتے ہیں اور کچھ عن القعقاع عن ابی ہریرۃؓ کہتے ہیں اور عبید بن حنین کی بات ہی زیادہ صحیح ہے۔''

---

❶ صحيح البخارى، كتاب بدء الخلق، باب اذا وقع الذباب فى شراب احدكم (3320) و ابو داؤد، كتاب الأطعمة، باب فى الذباب يقع فى الطعام (3844)

❷ منقطع ضعيف : مسند احمد 63/2

[13]..... بَاب الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ

مومن ایک آنت میں کھاتا ہے

2083- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ . ❶

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

فوائد:...... یہ مومن کی شان ہے کہ بسم اللہ پڑھنے اور دیگر سنن کی محافظت کی بنا پر اللہ اس کے تھوڑے رزق میں برکت عطا فر دیتا ہے اور وہ جلد سیر ہو جاتا جبکہ کافر کے کھانے میں ایسی بے برکتی ہوتی ہے کہ وہ سیر ہونے پر نہیں آتا اور کھائے جاتا ہے۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان بنا جبکہ وہ کافر تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سات بکریاں دھو کر پلا ڈالیں اگلے دن وہ مسلمان ہو گیا تو ایک بکری کا دودھ بمشکل ختم کر سکا۔ دیکھیے مسلم۔ابن حجر رحمہ اللہ کے مطابق مذکورہ شخص جہجاہ غفاری رضی اللہ عنہ ممکن ہے(الفتح)

2084- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

2085- و حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . ❸

ابو سعید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

2086- و حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ. ❹

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن ایک آنت میں اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب المؤمن يأكل في معًى واحد (5344)

❷ متفق عليه: البخاری، كتاب الأطعمة، باب المؤمن يأكل في معی واحد (5394) ومسلم كتاب الأشربة، باب المؤمن يأكل في معی واحد (5340)

❸ صحیح: (2084) ملاحظہ کیجئے۔

❹ صحیح: (2084) ملاحظہ کیجئے۔

[14]..... بَاب طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الاثْنَيْنِ
ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے کافی ہوتا ہے

2087- أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الاثْنَيْنِ وَطَعَامُ الاثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي ثَمَانِيَةً. ❶

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کے لئے اور دو کا چار کے لئے اور چار کا آٹھ آدمیوں کے لئے کافی ہوتا ہے۔''

فوائد:...... ایک آدمی جتنا کھانا سیر ہوکر کھا سکتا ہے اگر مسنون طریقے سے پیٹ کے تین حصے کر کے مثلاً ایک حصہ کھانے دوسرا پانی تیسرا ہوا کے لیے ہو تو لازماً ایسا کھانا جہاں صحت کا ضامن ہوگا وہاں مذکورہ حدیث کے مطابق دوگنا تعداد کے لیے کافی ہوگا۔

[15]..... بَاب فِي الَّذِي يَأْكُلُ مِمَّا يَلِيْهِ
اس شخص کے متعلق جو اپنے سامنے سے کھائے

2089- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ....

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ سَمِّ اللَّهَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ. ❷

عمر رضی اللہ عنہ بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان سے نبی ﷺ نے فرمایا: ''بسم اللہ پڑھو اور اپنے آگے سے کھاؤ۔''

فوائد:...... (۱) کھانا شروع کرتے وقت حصول برکت کے لیے بسم اللہ پڑھنا لازم ہے (۲) کھانا کھانے کا یہ ادب ہے کہ کھانا صرف اپنے آگے سے ہی کھایا جائے البتہ اگر برتن میں مختلف انواع کے کھانے ہیں تو پھر اجازت ہے کہ کسی دوسرے کے آگے سے کوئی شے لے لی جائے۔

[16]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ وَسَطِ الثَّرِيدِ حَتَّى يَأْكُلَ جَوَانِبَهُ
ثرید کو کناروں سے کھانے سے پہلے درمیان سے کھانے کی ممانعت

2090- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب فضيلة المواساة فى الطعام، (5336) وابن ماجه، كتاب الأطعمة، باب طعام الواحد يكفى الاثنين (3254)

❷ متفق عليه: (2062) کے تحت گزر چکی ہے۔

أُتِيَ بِجَفْنَةٍ أَوْ قَالَ قَصْعَةٍ مِنْ ثَرِيدٍ فَقَالَ كُلُوا مِنْ حَافَاتِهَا أَوْ قَالَ جَوَانِبِهَا وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسَطِهَا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِي وَسَطِهَا. ❶

ثرید کا ایک برتن یا انہوں نے کہا: پیالہ لایا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اس کے کناروں سے کھاؤ اور اس کے درمیان سے نہ کھاؤ کیونکہ برکت اس کے درمیان میں اترتی ہے۔''

فوائد:...... (۱) کھانا اکٹھے ہو کر مل کر کھانا مستحب و مفید ہے (۲) کھانا درمیان سے نہیں کھانا چاہیے کیونکہ درمیان میں برکت کا نزول ہوتا ہے۔

[17]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ الطَّعَامِ الْحَارِّ
گرم کھانا کھانے کی ممانعت

2091۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ بِثَرِيدٍ أَمَرَتْ بِهِ فَغُطِّيَ حَتَّى يَذْهَبَ فَوْرَةُ دُخَانِهِ وَتَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ هُوَ أَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ. ❷

عروة کہتے ہیں اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے پاس جب ثرید لایا جاتا تو وہ حکم کرتیں کہ اسے ڈھانک دو تا کہ اس کی گرمی اور نقصان زائل ہو جائے اور وہ کہتیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے: ''اس میں برکت زیادہ ہوتی ہے۔''

فوائد:...... گرم کھانا جہاں برکت سے محرومی کا سبب بنتا ہے وہیں معدے اور منہ کے لیے زحمت پیدا ہوتی ہے اسی لیے حکماء کا قول ہے کہ ٹھنڈا کھانا اور گرم پانی یہ صحت، چستی و نشاط کا باعث ہے۔

[18]..... بَاب أَيُّ الْإِدَامِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
کون سا سالن نبی ﷺ کو محبوب تھا

2092۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو سُفْيَانَ..........

---

❶ صحیح: ابوداؤد، کتاب الأطعمة، باب ماجاء فی الأکل من اعلی الصحفة (3772) وابن ماجه، کتاب الأطعمة، باب النهی عن الأکل من ذروة الثرید (3277)

❷ حسن: دارمی منفرد ہیں۔

حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِي ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى مَنْزِلِهِ فَقَالَ هَلْ مِنْ غَدَاءٍ أَوْ مِنْ عَشَاءٍ شَكَّ طَلْحَةُ قَالَ فَأَخْرَجَ إِلَيْهِ فِلَقًا مِنْ خُبْزٍ فَقَالَ أَمَا مِنْ أُدُمٍ قَالُوا لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ فَقَالَ هَاتُوهُ فَنِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ قَالَ جَابِرٌ فَمَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَمَا زِلْتُ أُحِبُّهُ مُنْذُ سَمِعْتُهُ مِنْ جَابِرٍ .❶

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک دن میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے مکان کی طرف لے گئے پھر آپ نے فرمایا: ''کیا صبح یا شام کا کھانا ہے؟'' طلحہؒ کو شک ہوا' جابرؓ کہتے ہیں: پھر آپؐ کے پاس روٹی کے ٹکڑے لائے گئے۔ تو آپؐ نے فرمایا: کوئی سالن نہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں' تھوڑا سا سرکہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''اسے لے آو، تو بہت اچھا سالن ہے۔'' جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''جب سے میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہمیشہ سرکے کو پسند کرتا رہا۔'' ابوسفیانؒ کہتے ہیں: جب سے میں نے یہ بات جابرؓ سے سنی ہمیشہ اسے پسند کرتا رہا۔

فوائد:...... (۱) روٹی کے ساتھ سالن کا استعمال آپ ﷺ کی سنت ہے۔ بلاوجہ سالن چھوڑ دینا اور سوکھی روٹی کو اپنی خوراک بنالینا آپ ﷺ کا طریقہ نہیں۔ (۲) ہر وہ چیز جس کے ساتھ روٹی کھائی جاسکے وہ سالن ہے (۳) سرکہ لذت اور فوائد کے اعتبار سے ایک بہترین چیز ہے اسے اپنانا چاہیے۔

2093۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ أَوْ نِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ .❷

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں' نبی ﷺ نے فرمایا: ''سرکہ کیا ہی اچھا سالن ہے۔''

[19]..... بَاب فِي الْقَرْعِ
کدو کے متعلق

2094۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ فَرَأَيْتُهُ يَتَتَبَّعُ

انسؓ کہتے ہیں میں نے دیکھا نبی ﷺ کے پاس شوربہ لایا گیا اس میں کدو اور خشک گوشت تھا آپ اس میں سے کدو

❶ صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب فضيلة الخل والتأدم به (5321) وابوداؤد، كتاب الأطعمة، باب ماجاء فى الخل (3821)

❷ صحيح مسلم، كتاب الأشربة ، باب فضيلة الخل والتأدم به (3518) والترمذى، كتاب الأطعمة، باب ماجاء فى الخل (1840)

الدُّبَّاءَ يَأْكُلُهُ. ❶

تلاش کر کے کھاتے تھے۔

فوائد:...... (۱) ''قدید'' یہ عربوں کا طریقہ تھا کہ گوشت کے لمبے لمبے ٹکڑے کاٹ کر انہیں سکھا لیتے اور بطور سالن کے پکا کر کھاتے (بخاری) (۲) کدو ایک مفید سبزی ہے اس کو گوشت کے ساتھ پکا کر کھانا مسنون و مصلح ہے۔

2095۔ أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الْقَرْعُ قَالَ فَقُدِّمَ إِلَيْهِ فَجَعَلْتُ أَتَنَاوَلُهُ وَأَجْعَلُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ. ❷

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ کدو کو بہت پسند کرتے تھے۔ وہ کہتے ہیں: آپؐ کے پاس کدو لایا گیا تو میں شروع ہوا اسے (برتن میں کدو کے ٹکڑوں کو) پکڑ کر آپؐ کے سامنے رکھنے لگا۔

[20]..... بَاب فِي فَضْلِ الزَّيْتِ

زیتون کے تیل کی فضیلت کا بیان

2096۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَطَاءٍ وَلَيْسَ بِابْنِ أَبِي رَبَاحٍ..........

عَنْ أَبِي أَسِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُوا الزَّيْتَ وَائْتَدِمُوا بِهِ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ. ❸

ابواسید انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زیتون کا تیل کھاؤ' کیونکہ وہ مبارک چیز ہے اس کا سالن بناؤ اور اسے تیل کی جگہ استعمال کرو۔ کیونکہ وہ مبارک درخت سے نکلتا ہے۔''

فوائد:...... زیتون کو مبارک درخت قرار دیا گیا ہے جیسا کہ ''سورۃ النور'' کی آیت میں مذکورہ ہے۔ نیز سورۃ التین میں اللہ کا ان درختوں کی قسم کھانا ان کے عظیم الفائدہ ہونے پر دال ہے۔ لہٰذا اسکے تیل کو بطور گھی، یا تیل مالش وغیرہ کے لیے استعمال کرنا انتہائی مفید و کارگر ہے۔

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب البيوع، باب الخياط (2092) مسلم، كتاب الأطعمة، باب جواز أكل المرق واستحباب أكل اليقطين (5293)

❷ صحیح: سابق حدیث کی ایک طرف ہے۔

❸ حسن: الترمذي، كتاب الأطعمة، باب ماجاء في أكل الزيت (1852)

[21]..... بَاب فِي أُكُلِ الثُّومِ
لہسن کھانا

2097۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّومَ فَلَا يَأْتِيَنَّ الْمَسَاجِدَ. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے غزوۂ خیبر میں فرمایا: ''جو شخص لہسن کھائے وہ مسجد میں نہ آئے۔''

فوائد:...... (۱) لہسن اور پیاز (دیکھیے ابن ماجہ) کھا کر مسجد میں آنا ممنوع ہے (۲) اگر کوئی بھولا بھٹکا آجائے تو اسے مسجد سے نکالنا درست ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ''لَقَدْ كنت ارى الرجل على عهد رسول الله ﷺ يوجد ريحهٗ منه فيؤخذ بيده حتى يُخرَج به الى البقيع فمن كان اكلهما لابُدَّ مليمتهما طبخًا.'' (ابن ماجه: صحيح) میں نے دَورِ رسول ﷺ میں ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے منہ سے اس کی اگر بُو آتی تو اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بقیع کی جانب نکال دیا جاتا لہٰذا جو کوئی انہیں ضروری استعمال کرنا چاہے تو پکا کر ان کی بُو مارے۔ چنانچہ پکے ہوئے لہسن پیاز کھا کر مسجد آنا جائز ہے۔

2098۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ..........

أَنَّ أُمَّ أَيُّوبَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ نَزَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَتَكَلَّفْنَا لَهُ طَعَامًا فِيهِ شَيْءٌ مِنْ بَعْضِ هٰذِهِ الْبُقُولِ فَلَمَّا أَتَيْنَاهُ بِهِ كَرِهَهُ وَقَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوهُ فَإِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أُوذِيَ صَاحِبِي قَالَ أَبُو مُحَمَّد إِذَا لَمْ يُؤْذِ أَحَدًا فَلَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ. ❷

ام ایوب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے۔ ہم نے آپ ﷺ کے لئے تکلف والا کھانا تیار کیا جس میں ان سبزیوں سے بھی کچھ تھا، جب ہم آپ ﷺ کے پاس کھانا لے کر گئے تو آپ ﷺ نے اسے ناپسند کیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ''کھاؤ' کیونکہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ مجھے خوف ہے کہ اس سے میرے ساتھی کو تکلیف ہوگی۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''جب کسی کو تکلیف نہ ہو تو لہسن کھانے میں کچھ حرج نہیں ہے۔''

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الأذان، باب ماجاء في الثوم النبي والبصل والكراث (853) ومسلم، كتاب المساجد، باب نهي من أكل ثوماً أو بصلاً (1248)

❷ صحيح: الترمذي، كتاب الأطعمة، باب ماجاء في الرخصة في الثوم مطبوعاً (1810)

فوائد:...... (۱) لہسن، پیاز کو پکا کر اس کا استعمال درست ہے اگر پھر بھی بُو اچھی طرح ختم نہ ہوئی ہو تو بچنا بہتر ہے۔ (۲) اگر کوئی دعوت قبول کر لینے کے بعد کسی مجبوری پر کھانا نہ کھائے تو اسے مجبور نہیں کرنا چاہیے۔

[22]..... بَاب فِي أَكْلِ الدَّجَاجِ
مرغی کھانے کے متعلق

2099۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيْمِيِّ ....

عَنْ زَهْدَمِ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَقُدِّمَ طَعَامُهُ فَقُدِّمَ فِي طَعَامِهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ أَحْمَرُ فَلَمْ يَدْنُ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى ادْنُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْهُ. ❶

زہدم جرمی کہتے ہیں ہم ابو موسیٰ کے پاس تھے وہ کھانا لائے تو اس میں مرغی کا گوشت بھی تھا۔ لوگوں میں بنو تیم اللہ کا ایک سرخ رنگ کا آدمی بھی تھا۔ وہ کھانے کے قریب نہ آیا تو ابو موسیٰ نے اس سے کہا: ''قریب آ جاؤ' میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغی کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا تھا۔''

فوائد:...... (۱) مرغ کا کھانا آپ ﷺ سے ثابت ہے (۲) عرب میں مرغ اور اس کا گوشت اتنا عام نہ تھا۔

2100۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ..........

عَنْ زَهْدَمِ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ ذَكَرَ الدَّجَاجَ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُهُ. ❷

زہدم جرمی' ابو موسیٰ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے مرغی کا ذکر کیا تو کہا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغی کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا۔''

[23]..... بَاب مَنْ كَرِهَ أَنْ يُطْعِمَ طَعَامَهُ إِلَّا الْأَتْقِيَاءَ
اس کے متعلق جو اپنا کھانا پرہیز گاروں کے علاوہ کسی اور کو کھلانا ناپسند کرتا ہے

2101۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ غَيْلَانَ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ قَيْسٍ

---

❶ متفق عليه : البخاري كتاب الذبائح والصيد، باب لحم الدجاج (5518) ومسلم، كتاب الأيمان، باب ندب من حلف يميناً (4241)

❷ متفق علیہ : سابقہ ہی مکرر ہے۔

أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ أَوْ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ..........

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَصْحَبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ. ❶

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''مومن کے ساتھی بنو اور تمہارا کھانا پرہیز گاروں کے علاوہ اور کوئی نہ کھائے۔''

فوائد:...... آدمی کو حتی الوسع کوشش کرنی چاہیے کہ اس کا مال کسی پرہیزگار پیٹ کا ایندھن بنے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کسی گنہگار نافرمان کو کھانا نہیں دینا کیونکہ اس کا ثبوت ہمیں نبی ﷺ کے فعل سے ملتا ہے کہ جب انہوں نے ایک کافر کی مہمان نوازی کی۔ دیکھیے (2083) لہٰذا دعوت میں مؤمنین کو ترجیح دینی چاہیے البتہ ضرورت کے مطابق فاسقین وکافرین او گنہگار لوگوں کو بھی مدعو کیا جاسکتا ہے۔

[24]......بَاب مَنْ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الشَّيْئَيْنِ
جو شخص دو چیزیں اکٹھی کھانے میں حرج نہیں سمجھتا

2102۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ. ❷

عبداللہ بن جعفر کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا وہ ککڑی، کھجور کے ساتھ کھا رہے تھے۔

فوائد:...... (۱) مذکورہ حدیث کے مطابق مختلف المزاج اشیاء کو اکٹھے کھانا درست ہے۔ کھجور گرم جبکہ ککڑی سرد مزاج ہوتی ہے۔ لہٰذا دونوں ایک دوسرے کو معتدل کر دیتی ہیں۔ چنانچہ یہ فرحت بخش اور جسمانی صحت کا باعث ہے اور کمزور جسم کو فربہ کرنے کے لیے مؤثر چیز ہے۔ جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ انہیں رخصتی سے قبل فربہ کرنے کے لیے انہیں یہ کھلاتی رہی ہیں۔ (ابن ماجہ) (۲) ''قثاء'' ککڑی (تر) اور کھیرے دونوں کو کہتے ہیں۔

[25]...... بَاب النَّهْيِ عَنِ الْقِرَانِ
(دو چھوارے) ملا کر کھانے کی ممانعت کا بیان

2103۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ....

---

❶ صحيح: ابو داؤد، كتاب الأدب، باب من يؤمر أن يجالس (4832) والترمذى، كتاب الزهد، باب ماجاء فى صحبة المؤمن (2395)

❷ متفق عليه: البخارى، كتاب الأطعمة، باب القثاء بالرطب (5440) ومسلم، كتاب الأطعمة، باب أكل القثاء بالرطب (5298)

حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَأَصَابَتْنَا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُ التَّمْرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا وَيَقُولُ لَا تُقَارِنُوا فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْقِرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ. ❶

جبلہ بن سحیم کہتے ہیں ہم مدینہ میں تھے۔ کہ ہم پر قحط پڑا پس ابن زبیرؓ ہمیں خرماد یتے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرتے تو کہتے: ''دو کھجوریں اکٹھی نہ کھاؤ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے دو خرما اکٹھے کھانے سے منع کیا ہے۔ مگر یہ کہ وہ اپنے بھائی سے اجازت لے لے۔''

فوائد:...... (۱) شارع نے ہر کام میں انصاف کو مدنظر رکھنے کی تاکید کی ہے حتی کہ اگر لوگ مل کر کھانا بھی کھا رہے ہیں تو ہر ایک کو برابر کھانے کا حکم نہ کہ کوئی تیزی دکھائے اور دوسروں کا حق بھی کھا جائے (۲) میوہ جات وغیرہ کھاتے ہوئے سبھی کو برابر برابر کھانے کی اجازت ہے البتہ زیادہ لینے کے لیے ساتھیوں سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے (۳) مشترکہ چیز کا معروف طریقے سے استعمال جائز ہے۔ البتہ خصوصی استعمال کے لیے شرکاء سے اجازت لینا ضروری ہے۔

[26]..... بَاب فِي التَّمْرِ
خشک کھجور کے متعلق

2104۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَحْلَاءَ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ أَوْ جَاعَ أَهْلُهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. ❷

زوجۃ النبی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! جس گھر میں خشک کھجور نہ ہو اس گھر کے لوگ بھوکے ہیں' دو بار یا تین بار فرمایا۔''

فوائد:...... (۱) کھجور غذائیت سے بھرپور توانائی کا خزانہ ہے۔ حتی کہ انسان کھانا نہ ملنے پر کئی دن تک چند کھجوروں پر گزارا کرتا ہے تو یہ اس کو ضعف سے محفوظ رکھتی ہیں۔ (۲) کھجور بھی غلے کے زمرے میں

---

❶ متفق عليه: البخاری، كتاب الأطعمة، باب القران فی التمر (5446) ومسلم، كتاب الأطعمة، باب نهی الأكل مع جماعة (5301)

❷ صحيح مسلم، كتاب الأطعمة، باب فی ادخار التمر ونحوه (3505)

آتی ہے لہٰذا جس گھر میں کھجور ہو اسے فاقہ زدہ یا بھوکا شمار نہیں کیا جائے گا (۳) غلے کو گھر میں جمع کیا جاسکتا ہے (۴) کھجور صرف ایک پھل ہی نہیں بلکہ بھوک سے کفایت کرنے والی خوراک بھی ہے۔

2105۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَجُوعُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ. ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس گھر میں خشک کھجوریں ہوں، وہ کبھی بھوکے نہیں ہوں گے۔''

2106۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سُلَيْمٍ ....

قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أُهْدِيَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَمْرٌ فَأَخَذَ يُهَدِّيهِ وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ تَمْرًا مُقْعِيًا مِنَ الْجُوعِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد يُهَدِّيهِ يَعْنِي يُهْدِي هَاهُنَا وَهَاهُنَا. ❷

انس رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کو خشک کھجوروں کا تحفہ دیا گیا۔ آپؐ اسے ہدیہ کرنے لگے اور انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا وہ بھوک کی (سختی کی) وجہ سے خشک کھجوریں غیر متمکن طریقے سے بیٹھ کر کھا رہے تھے۔ ابو محمد کہتے ہیں: يُهَدِّيهِ کا معنی ہے انہیں ادھر ادھر بھیجنے لگے۔

[27]..... بَاب فِي الْوُضُوءِ بَعْدَ الطَّعَامِ

کھانے کے بعد ہاتھ دھونا

2107۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَامَ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ فَعَرَضَ لَهُ عَارِضٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ. ❸

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سو جائے اور اس کے ہاتھ میں چکنائی کی بو ہو، تو اس کو کوئی (موذی چیز) پہنچے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔''

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الأطعمة، باب في ادخار التمر ونحو (5304) وابوداؤد، كتاب الأطعمة، باب في التمر (3830)

❷ صحيح مسلم، كتاب الأطعمة، باب استحباب تواضع الأكل وصفة قعوده (5299) وابوداؤد، كتاب الأطعمة، باب ماجاء في الأكل متكئا (3771)

❸ صحيح: ابوداؤد، كتاب الأطعمة، باب في غسل اليد عن الطعام (3852) والترمذي، كتاب الأطعمة، باب ماجاء في كراهية البيتوتة وفي يده ريح غمر (1860)

فوائد:......(۱)"عَمَر" یہ گوشت کی چکنائی کو کہتے ہیں (۲) کھانے کے بعد ہاتھوں کا دھونا مسنون ہے (۳) چکنائی کی بُو سے نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے (۴) نقصان دہ چیز کے خطرے سے آگاہی کے بعد مالک کی بجائے نقصان اٹھانے والا خود ذمہ دار ہوگا۔

[28]..... بَاب فِي الْوَلِيمَةِ
ولیمہ کے متعلق

2108۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَرَأَى عَلَيْهِ وَضَرًا مِنْ صُفْرَةٍ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ قَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ. ❶

انسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عبدالرحمٰنؓ بن عوف کے کپڑے پر زرد نشان دیکھا تو فرمایا: "یہ کیا ہے؟" اس نے کہا: میں نے نکاح کیا ہے آپؐ نے فرمایا: "ولیمہ کرو اگر ایک بکری ہو۔"

فوائد:...... (۱) شادی کرنے والے کے لیے آپ ﷺ کا حکم ہے کہ ولیمہ کرے (۲) "اولم ولو لبشاة" سے بعض نے تکثیر مراد لی ہے کہ زیادہ سے زیادہ ایک بکری کر دو۔ جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی اس معنی کو تقویت ملتی ہے کہتے ہیں نبی ﷺ نے اپنی کسی بیوی پر اس قدر ولیمہ نہ کیا جتنا زینبؓ پر کیا (اس میں) آپ ﷺ نے ایک بکری کے ساتھ ولیمہ کیا تھا (متفق علیہ) لیکن صحیح بات یہی ہے قاضی عیاض رحمہ اللہ نے بیان کی ہے کہ اس بات پر اجماع ہے کہ ولیمہ میں کمی بیشی کی کوئی قید نہیں (نیل الاوطار) (۲) شادی میں سادگی کو اپنانا چاہیے زیادہ اکٹھ اور بھیڑ سے احتراز کرنا بہتر ہے۔ عبدالرحمٰنؓ کی سادگی ملاحظہ کیجیے کہ نبی رحمت ﷺ تک کو خبر نہ ہو پائی اور نہ ہی آپ ﷺ کو دعوت دی گئی۔

2109۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ..........

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ أَعْوَرَ قَالَ كَانَ يُقَالُ لَهُ مَعْرُوفٌ أَيْ يُثْنَى عَلَيْهِ خَيْرٌ إِنْ لَمْ يَكُنِ اسْمُهُ زُهَيْرَ بْنَ عُثْمَانَ فَلَا أَدْرِي

عبداللہ بن عثمان ثقفی کہتے ہیں کہ ثقیف کے ایک کانے شخص نے کہا جسے لوگ معروف کہتے تھے یعنی اس کی تعریف کرتے تھے اگر اس کا نام زہیر بن عثمان نہیں تو میں نہیں جانتا کہ اس کا کیا نام ہے۔ کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب النکاح، باب کیف یدعی للمتزوج (5155) ومسلم، کتاب النکاح، باب الصداق وجواز کونه تعلیم (3475)

مَا اسْمُهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْوَلِيمَةُ أَوَّلَ يَوْمٍ حَقٌّ وَالثَّانِيَ مَعْرُوفٌ وَالثَّالِثَ سُمْعَةٌ وَرِيَاءٌ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ دُعِيَ أَوَّلَ يَوْمٍ فَأَجَابَ وَدُعِيَ الْيَوْمَ الثَّانِيَ فَأَجَابَ وَدُعِيَ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَحَصَبَ الرَّسُولَ وَلَمْ يُجِبْهُ وَقَالَ أَهْلُ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ. ❶

''پہلے دن ولیمہ حق ہے' دوسرے دن مروج ہے اور تیسرے دن سنانے اور ریاکاری کے لئے ہے۔'' قتادة رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھ سے ایک آدمی سعید بن مسیّب سے بیان کیا وہ پہلے دن بلائے گئے تو قبول کیا دوسرے دن بلائے گئے تو قبول کیا تیسرے دن بلائے گئے تو پیغام دینے والے کو کنکری ماری اور قبول نہ کیا اور کہا: ''یہ سنانے اور دکھانے کے لئے ہے۔''

2110۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى إِلَيْهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِينُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ. ❷

اعرج کہتے ہیں' ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہا: ''ولیمہ کا وہ کھانا بدترین کھانا ہے جس میں امراء بلائے جائیں اور مسکین چھوڑ دیئے جائیں۔ جس نے دعوت کو چھوڑ دیا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔''

فوائد:...... (۱) اسلام نے ظاہری شان وشوکت کی بجائے انسان کی ذات اس کی نیکی وطہارت کومقدم رکھا ہے اوراسے شرف ومنزلت کی بنیاد قرار دیا ہے اورآدمیت کا احترام سکھایا ہے اسی لیے مال وحشمت کے پجاریوں کی ایسی دعوت جس میں فقط اغنیاء وامراء کوہی مدعو کیا گیا ایسی دعوت کو بدترین قرار دیا گیا (۲) ولیمے کی دعوت قبول کرنا لازم ہے''عَصَی'' کالفظ اس پر دال ہے۔البتہ کھانے کی رخصت ہے کھائے یانہ کھائے۔حدیث میں ہے''فَـان شـاء طعم وان شـاء ترك.'' (مسلم) چاہےتو (ولیمے کا کھانا) کھالے چاہےتو چھوڑ دے۔تاہم ہم منکرات والی دعوتوں سے اجتناب ہی بہتر ہے۔

2111۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ ....

---

❶ ضعیف: ابوداؤد، کتاب الأطعمة، باب فی کم تستحب الولیمة؟ (3745) نیز مرسلا یہ صحیح ہے۔

❷ متفق علیه: البخاری، کتاب النکاح، باب من ترک الدعوة فقد عصی الله ورسوله (5177) ومسلم، کتاب النکاح، باب الأمر بالاجابة الداعی الی دعوة (3507)

عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ قَدْ صَنَعَ طَعَامًا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِي فَدَعَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هٰكَذَا وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ قَالَ يَقُولُ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هٰكَذَا وَأَشَارَ إِلَى عَائِشَةَ قَالَ لَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ الثَّانِيَةَ وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهٰذِهِ قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ مَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَعَائِشَةُ فَأَكَلَا مِنْ طَعَامِهِ. [1]

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نے کھانا تیار کیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ؐ کو دعوت دی اور اس نے کہا: ''یا رسول اللہ! اس طرح' آپ ؐ کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔'' انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: اس طرح (تو اس نے کہا نہیں تو آپ نے) عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ کیا اس نے کہا: نہیں' تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا پھر اس نے آپ کی طرف دوبارہ اشارہ کیا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف اشارہ کیا اور اس سے منہ پھیر لیا پھر اس نے تیسری بار آپ کی طرف اشارہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: 'یہ بھی' اس نے کہا: 'ہاں' پھر رسول اللہ ﷺ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے ساتھ گئے اور اس کے کھانے سے کھایا۔

2112۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ ....

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا أَدْعُو رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ قَالَ فَدَعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّكَ دَعَوْتَنَا خَامِسَ خَمْسَةٍ وَهٰذَا رَجُلٌ قَدْ تَبِعَنِي فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ

ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک آدمی آیا جسے ابو شعیب کہا جاتا تھا، اس کا ایک غلام قصاب تھا۔ اس نے کہا: میرے لیے کھانا تیار کرو، میں رسول اللہ ﷺ سمیت پانچ آدمیوں کو بلاؤں گا۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس نے رسول اللہ ﷺ سمیت پانچ آدمیوں کو دعوت دی تو ان کے پیچھے ایک اور آدمی آ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے ہمیں پانچ آدمیوں کو دعوت دی تھی اور یہ آدمی میرے پیچھے آیا ہے، اگر چاہو تو اسے اجازت دو، اگر چاہو

[1] صحيح مسلم، كتاب الأطعمة، باب مايفعل الضيف اذا تبعة غير (5280) والنسائى، كتاب الطلاق، باب الطلاق بالاشارة المفهومة (3436)

قَالَ فَأَذِنَ لَهُ. ❶

تو اسے چھوڑ دو''۔ ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''اس نے اُسے اجازت دے دی۔''

فوائد:...... (۱) بزرگان دین کی خصوصی دعوتوں کا اہتمام کرنا چاہیے۔(۲) دعوت میں تکلف برتا جاسکتا ہے لیکن اس قدر کہ مشقت محسوس نہ ہو (۳) جس بندے کو دعوت نہ ہو اسے ساتھ لے جانا مناسب نہیں، ہوسکتا ہے میزبان اجازت نہ دے اور غیر مدعو کو ذلت کا سامنا کرنا پڑے اور مہمان کو بھی اس سے خفت کا سامنا کرنا پڑے۔

[29]..... بَاب فِي فَضْلِ الثَّرِيدِ
ثرید کی فضیلت

2113۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي طُوَالَةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ............

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ. ❷

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسے ہے جیسے ثرید کو باقی کھانوں پر۔''

فوائد:...... (۱) عائشہ رضی اللہ عنہا ساری عورتوں کی سردار ہیں۔حدیث میں ہے کہ عورتوں میں سے فقط مریم بنت عمران، آسیہ زوجہ فرعون ہی کامل عورتیں ہوئی ہیں۔اس کے بعد مذکورہ حدیث والے الفاظ ہیں۔ (دیکھیے بخاری و مسلم)(۲) ''ثرید'' اس سادہ دور کا انتہائی پرتکلف کھانا سمجھا جاتا تھا اور آج کے اس پرتعیش دور میں بھی اس کی غذائیت وعمدگی کا انکار ناممکن ہے یہ کھانے میں لذیذ ہضم میں سہل ترین ہے۔

[30]..... بَاب فِيمَنْ اسْتَحَبَّ أَنْ يَنْهَسَ اللَّحْمَ وَلَا يَقْطَعَهُ
گوشت چھری کاٹنے کی بجائے دانتوں سے کھانا مستحب ہے

2114۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ............

---

❶ متفق عليه : البخاري، كتاب البيوع، باب ماقيل في اللحام والجزار (2081) ومسلم، كتاب الأطعمة، باب مايفعل الضيف إذا تبعة (5277)

❷ متفق عليه : البخاري، كتاب فضائل الصحابه، باب فضل عائشة رضي الله عنها (3770) ومسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب فضل عائشة رضي الله عنها (6249)

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ زَوَّجَنِيْ أَبِيْ فِيْ إِمَارَةِ عُثْمَانَ فَدَعَا رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ فِيمَنْ دَعَا صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ انْهَسُوا اللَّحْمَ نَهْسًا فَإِنَّهُ أَشْهٰى وَأَمْرَأُ . ❶

عبدالکریم ابو امیہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن حارث بن نوفل نے کہا: میرے والد نے عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں میرا نکاح کیا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک جماعت (گروہ) کو بلایا۔ان میں صفوان بن امیہ تھے وہ بہت بوڑھے تھے۔انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گوشت دانتوں سے کھاؤ کیونکہ اس طرح اس کی خواہش زیادہ ہوتی ہے اور ہضم بھی زیادہ ہوتا ہے۔''

فوائد:...... (۱) گوشت کو نوچ کر کھانا مسنون ومستحب ہے اس سے جہاں کھانے کی لذت بڑھتی ہے وہیں ہضم میں بھی خوشگوار ہوتا ہے۔ (۲) ہاتھ یا چھری سے چھوٹی چھوٹی بوٹیاں بنا کر کھانے سے آدمی مذکورہ فوائد سے محروم رہتا ہے۔ (۳) مذکورہ حدیث اگرچہ ضعیف بہرحال نوچ کر کھانے کی مسنونیت مرفوع حدیث سے ثابت ہے۔ابن ماجہ میں ہے "فرُفِع واليه الذراع وكانت تعجبه ، فنهس منها ." آپ ﷺ کو بازو کا گوشت پکڑایا گیا جو کہ آپ کو پسند تھا تو آپ ﷺ نے اس سے نوچ کر کھایا۔

[31]..... بَاب فِي الْأَكْلِ مُتَّكِئًا
تکیہ لگا کر کھانا

2115۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ..........

حَدَّثَنِيْ أَبُوْ جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا آكُلُ مُتَّكِئًا . ❷

ابوجحیفہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔''

فوائد:...... ٹیک لگا کر کھانے سے احتراز کرنا چاہیے۔ابن ماجہ میں حدیث ہے کہ آپ ﷺ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر کھا رہے تھے۔ایک اعرابی کے اعتراض پر آپ ﷺ نے فرمایا "اِنّ اللّٰه جعلنی عبداً کریما ولم یجعلنی جبّارًا عنیدًا." (کتاب الاطمعہ) اللہ نے یقیناً مجھے معزز بندہ بنایا ہے متکبر

---

❶ اسنادہ ضعیف : دارمی منفرد ہیں۔

❷ صحیح البخاری، کتاب الأطعمة، باب الأكل متكئًا (5398) وابوداؤد، کتاب الأطعمة، باب ماجاء فی الأکل (متکئًا (3769)

وسرکش نہیں بنایا۔لہٰذا ہر فعل حتیٰ کہ کھانے میں بھی عاجزی کا اپنانا مستحب ہے۔

[32]..... بَاب فِي الْبَاكُورَةِ
نئے پھل کے متعلق

2116- أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِالْبَاكُورَةِ بِأَوَّلِ الثَّمَرَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي ثَمَرَتِنَا وَفِي مُدِّنَا وَفِي صَاعِنَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ ثُمَّ يُعْطِيهِ أَصْغَرَ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنَ الْوِلْدَانِ. ❶

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب نیا پھل لایا جاتا تو آپؐ فرماتے: ''اے اللہ! ہمارے مدینے' ہمارے پھل' ہمارے مداور ہمارے صاع میں برکت کے ساتھ برکت دے' پھر سب سے چھوٹے لڑکے وہ پھل کھلاتے تھے۔''

فوائد:...... (۱) باغ کا پہلا پھل کس بزرگ کی خدمت میں پیش کرنا چاہیے (۲) بزرگ کو چاہیے کہ پھل چکھ کر دعا کرے تاکہ اس کی دعا ان کے لیے باعث برکت ہو۔ (۳) بزرگوں پر لازم ہے کہ بچوں سے مشفقانہ سلوک کریں جیسا کہ اسوۂ رسول ﷺ سے ثابت ہے ورنہ ان کی بدتمیزی، بدلحاظی کے قصوروار ان سے زیادہ بزرگ خود ہوں گے۔

[33]..... بَاب فِي إِكْرَامِ الْخَادِمِ عِنْدَ الطَّعَامِ
کھانے کے وقت خادم کی توقیر کرنا

2117- حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَاءَ خَادِمُ أَحَدِكُمْ بِالطَّعَامِ فَلْيُجْلِسْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُنَاوِلْهُ. ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کا خادم کھانا لے کر آئے، تو اسے ساتھ بٹھائے، اگر وہ انکار کرے، تو اسے کچھ کھانا دے دے۔''

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینه (3322) وابن ماجه، کتاب الأطعمة، باب اذا أتی بأول الثمرة (3329)

❷ صحیح البخاری، کتاب الأطعمة، باب الأكل مع الخادم (5460) والترمذی، کتاب الأطعمة، باب ماجاء فی الأكل مع المملوك والعيال (1853)

2118۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ ....

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَلْيُجْلِسْهُ مَعَهُ وَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ أَوْ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ. ❶

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تمہارا خادم کھانا لے کر آئے تو اسے اپنے ساتھ بٹھاؤ یا ایک دو لقمے دے دو کیونکہ اس نے اس کی گرمی اور دھواں برداشت کیا ہے۔''

فوائد:...... خادموں کو اپنے ساتھ کھلانا ان کی ضروریات کا خیال رکھنا ہے۔ یہ مالکوں کا حق ہے۔ اسی طرح اہل صنعت حضرات کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے مزدوروں کی خوشی کا سامان کرتے رہیں جو کہ ان کے وظیفے سے ہٹ کر ہو بلکہ غلاموں کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے بھائی ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ ''جعل الله تحت ایدیکم'' او کما قال انہیں اللہ نے تمہارا ماتحت کر دیا۔ لہٰذا اپنے غلاموں، خادموں کو اچھا کھلانا پلانا اور پہنانا یہ مالک کی ذمہ داری ہے۔

[34]..... بَابٌ فِي الْحَلْوَاءِ وَالْعَسَلِ
مٹھائی اور شہد کے متعلق

2119۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ. ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مٹھائی اور شہد پسند تھا۔''

فوائد:...... (۱) ''حلواء'' سے مراد صرف سوجی کا ہی حلوہ نہیں جیسا کہ جاہلوں میں مشہور ہے بلکہ یہ سبھی میٹھی اشیاء پر بولا جاتا ہے چاہے وہ پھل ہی کیوں نہ ہوں (۲) شہد یہ انتہائی مفید چیز ہے اور کئی بیماریوں کے لیے تریاق کا کام کرتا ہے۔ اسے خوراک کا حصہ بنانا بہترین صحت کا ضامن ہے۔

---

❶ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❷ متفق علیه: البخاری، کتاب الأطعمة، باب الحلواء والعسل (5431) ومسلم، کتاب الطلاق، باب وجوب الکفارة علی من حرم امرأته (3664)

[35]..... بَاب فِي الْأُكُلِ وَالشُّرْبِ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ

بغیر وضو کے کھانا پینا

2120۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحُوَيْرِثِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْبِرَازِ فَقُدِّمَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقِيلَ لَهُ أَلَا تَوَضَّأُ قَالَ فَقَالَ أُصَلِّي فَأَتَوَضَّأُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد إِنَّمَا هُوَ سَعِيدُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ . ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بیت الخلاء سے نکلے۔ آپ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا۔ کہا گیا: کیا آپ وضو نہیں کریں گے؟ آپ نے فرمایا: میں نماز پڑھتا ہوں تو وضو کرتا ہوں؟ ابو محمد کہتے ہیں: ''راوی سعید بن حویرث ہے ابوحویرث نہیں ہے۔''

فوائد:...... کھانے کے لیے وضو ضروری نہیں، وضو فقط ایسی حالت میں مستحب ہوتا ہے جب بندہ جنبی ہو جنبی کے لیے ہے کہ وہ غسل سے پہلے اگر کھانا کھانا یا دوسرے کام سرانجام دینا چاہتا ہے تو وضو کرے جیسا کہ اگلی حدیث سے واضح ہے۔

2121۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ..........

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ . ❷

ایک اور سند میں دیگر راوی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

2122۔ قَالَ وَسَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِإِسْنَادِهِ . ❸

مزید ایک سند میں راوی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

[36]..... بَاب فِي الْجُنُبِ يَأْكُلُ

جنابت کی حالت میں کھانا

2123۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنِ

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب جواز أكل المحدث الطعام وأنه (825)
❷ صحيح: سابقہ ہی مکرر ہے۔
❸ صحيح: سابقہ دونوں حدیثوں کا تکرار ہے۔

الْأَسْوَدِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَجْنَبَ فَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ. ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جنبی ہوتے اور کھانے یا سونے کا ارادہ کرتے تو وضو کر لیتے۔

[37]..... بَاب فِي إِكْثَارِ الْمَاءِ فِي الْقِدْرِ

ہنڈیا میں (شوربے کے لئے) پانی زیادہ ڈالنا

2124۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ..........

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ فَقَالَ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَائَهَا ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِيرَانِكَ فَاغْرِفْ لَهُمْ مِنْهَا. ❷

ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے میرے خلیل ﷺ نے وصیت کی، فرمایا: ''جب شوربا پکاؤ اس میں پانی زیادہ ڈال لو پھر اپنے پڑوسیوں میں سے کوئی (ضرورت مند) گھر والے دیکھو تو انہیں اس میں سے دو۔''

فوائد:...... (۱) شارع نے چھوٹی سے چھوٹی نیکی کا خیال رکھنے کی ترغیب دی ہے یہاں تک کہ کسی کو دینے کو کچھ نہیں تو کہا کہ کشادہ چہرے سے ہی کسی کو مل لو یہی صدقہ ہو جائے گا۔ چنانچہ ہنڈیا میں شوربے کو بڑھا کر یہی کسی بھوکے ہمسائے کو دے دینا بظاہر یہ حقیر و معمولی چیز ہے۔ لیکن اپنے اندر غمخواری و غمگساری کا ایک باب لیے ہوئے ہے (۲) ہمسائے کا خیال رکھنے کی اسلام میں انتہائی اہمیت ہے حتی کہ پڑوسی کے ساتھ احسان کو ایمان کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "من كان يؤمن بالله وباليوم الآخر فليحسن الى جاره." (بخاری) جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ ہمسائے سے احسان کرے۔

[38]..... بَاب فِي خَلْعِ النِّعَالِ عِنْدَ الْأُكُلِ

کھانے کے وقت جوتی اتارنا

2125۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبِي..........

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب جواز أکل الجنب واستحباب (698) ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب من قال يتوضأ الجنب (224)

❷ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب الوصية بالجار والإحسان اليه (6631) والترمذی، کتاب الأطعمة، باب ماجاء في إكثار ماء المرقة (1833)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوا نِعَالَكُمْ فَإِنَّهُ أَرْوَحُ لِأَقْدَامِكُمْ . ❶

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کھانا رکھ دیا جائے تو اپنی جوتیاں اتار دو کیونکہ اس سے تمہارے پاؤں کو راحت ہوگی۔''

[39]..... بَاب فِي إِطْعَامِ الطَّعَامِ
کھانا کھلانا

2126- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ تَدْخُلُوا الْجِنَانَ . ❷

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رحمٰن کی عبادت کرو، سلام کو عام کرو، اور کھانا کھلاؤ جنتوں میں داخل ہو جاؤ گے۔''

فوائد:..... (۱) ''جنات'' یہ جنۃ کی جمع ہے جنت کلی طور پر تو ایک ہی ہے لیکن آدمی کو حاصل ہونے والی جنت میں چونکہ مختلف الاقسام باغات ہوں گے اس اعتبار سے اس پر جنات کا صیغہ بول دیا گیا (واللہ اعلم) (۲) عبادت وافشاء سلام کے بعد تیسرے نمبر پر دخول جنت کے لیے کھانا کھلانے کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس سے اس کی اہمیت عیاں ہے جبکہ بہت سے لوگ کھانے کو ہی ترجیح دیتے ہیں جو کہ آخرت کو نظر انداز کرنے کے مترادف ہے (العیاذ باللہ)

[40]..... بَاب فِي الدَّعْوَةِ
دعوت قبول کرنا

2127- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَجِيبُوا الدَّاعِيَ إِذَا دُعِيتُمْ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَفِي

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تمہیں کوئی دعوت دے تو اسے قبول کرو۔'' نافع کہتے ہیں۔ ''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ شادی اور غیر شادی کی (عام)

---

❶ ضعيف جدًا: أخرجه الطبراني في الاوسط (3226) والحاكم 119/4

❷ صحیح: اس کے شواہد بھی موجود ہیں۔

غَيْرِ الْعُرْسِ وَيَأْتِيهَا وَهُوَ صَائِمٌ . ❶

دعوت میں جاتے تھے اور روزہ رکھا ہوتا تو پھر بھی جاتے تھے۔

فوائد:...... (۱) مذکورہ حدیث سے واضح ہوا کہ دعوت کا قبول کرنا واجب ہے بلکہ اسے مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق میں سے قرار دیا گیا ہے۔حدیث میں ہے "حق المسلم علی المسلم ستٌّ)" مسلمان کے مسلمان کے ذمے چھ حق ہیں، آگے بیان ہے (واذا دعاک فأجبه) (مسلم) اور جب وہ تجھے دعوت دے تو اسے قبول کرو (۲) ابن عمر رضی اللہ عنہما کے فعل سے ثبوت ملتا ہے کھانا کھانے یا نہ کھانے کی رخصت ہے۔جیسا کہ (2110) کے تحت بھی گزر چکا ہے۔

[41]...... بَاب فِي الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ فَمَاتَتْ

چوہیا کے متعلق جو گھی میں گر کر مر جائے

2128۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ....

عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَقَالَ أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوا . ❷

میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس چوہیا کے متعلق پوچھا گیا جو گھی میں گر گئی ہو؟ آپؐ نے فرمایا: "اسے اور آس پاس کے گھی کو (کھرچ) کر پھینک دو اور (باقی) کھا لو۔"

فوائد:...... (۱) چوہیا ان پانچ فاسق جانوروں میں سے ہے جنہیں آپ ﷺ نے قتل کا حکم دیا ہے (بخاری) (۲) چوہیا چونکہ خبیث جانور ہے اس لیے اگر یہ گھی وغیرہ میں داخل ہو جائے تو اسے پھینک دینا چاہیے البتہ اگر وہ جما ہو تو اس کے اردگرد کو نکال کر بقیہ گھی کو استعمال کرنا درست ہے جیسا کہ "ما حولها" کا لفظ اس کے جامد ہونے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔امام ابن العربی بھی اسی کے قائل ہیں (تحفہ) البتہ خراب گھی کو کھانے کے علاوہ دیگر استعمال کے بارے اختلاف ہے جبکہ راجح جواز ہی معلوم ہوتا ہے یہی قول ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب النكاح، باب اجابة الداعي في العرس وغيره (5179) ومسلم، كتاب النكاح باب الأمر باجابة الداعي إلى دعوة (3502)

❷ صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب مايقع من النجاسات في السمن والماء (235) وابوداؤد، كتاب الأطعمة، باب في الفأرة تقع في السمن (3841)

2129. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ بِإِسْنَادِهِ. ❶

محمد بن یوسف ابن عینیہ سے اسی سند سے بیان کرتے ہیں۔

2130۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ فَأْرَةٍ وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَقَالَ خُذُوهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوهُ. ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے اس چوہیا کے متعلق پوچھا گیا جو گھی میں گر کر مر جائے؟ تو آپ نے فرمایا: ''اسے اور ارد گرد کے گھی کو لے کر پھینک دو۔''

2131۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد إِذَا كَانَ ذَائِبًا أُهَرِيقَ. ❸

ابن عباس، میمونہ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتی ہیں۔ ابو محمد کہتے ہیں: ''جب گھی پگھلا ہوا ہو تو سارا گرا دیا جائے گا۔''

[42]..... بَاب فِي التَّخْلِيلِ

خلال کرنا

2132۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ الْحِمْيَرِيُّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَعْدٍ الْخَيْرُ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَكَلَ فَلْيَتَخَلَّلْ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْهُ وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَبْتَلِعْ. ❹

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کھانا کھائے وہ خلال کرے۔ (اور جو چیز خلال سے نکلے) اسے پھینک دے اور جو زبان کے ساتھ نکلے، اسے نگل لے۔''

فوائد:...... کھانے کے بعد اگر کھانے کے کچھ ذرات زبان یا دانتوں سے چمٹ جائیں تو انہیں صاف کرنا لازم ہے۔ دانتوں میں پھنسے رہ جانے والے ذرات بعد میں منہ کے تعفن اور جسمانی امراض کا باعث بنتے ہیں اسی لیے انہیں پھینک دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ (واللہ اعلم)



❶ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❷ متفق علیه: دیکھئے سابقہ (765)

❸ متفق علیه: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❹ حسن: (689) میں مطولاً گزر چکی ہے۔

٩...... ومن كتاب الاشربة

پینے پلانے کا بیان

[1]..... بَاب مَا جَاءَ فِي الْخَمْرِ
شراب کی مذمت کے متعلق

2133- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ.........

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا ثُمَّ أَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِيلُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ. ❶

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس معراج کی رات بیت المقدس میں دو پیالے شراب اور دودھ کے لائے گئے۔ آپؐ نے انہیں دیکھا پھر دودھ لے لیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ''اللہ کا شکر ہے جس نے آپؐ کو فطرت کی رہنمائی کی' اگر آپؐ شراب لیتے تو آپؐ کی امت گمراہ ہو جاتی۔''

فوائد:...... (۱) ''ایلیا'' بیت المقدس کے شہر کا نام ہے (۲) فطرۃ سے مراد امام ابن حجر رحمہ اللہ کے قول کے مطابق دین حق پر استقامت ہے (الفتح) (۳) شراب نوشی غیر فطرتی عمل ہے اور انسان کی گمراہی کا سبب ہے۔ اس سے آدمی تمیز کرنے کی ساری صلاحتیں کھو دیتا ہے اسی لیے اس کو ام الخبائث کہا جاتا ہے۔ (۴) دودھ بھوک و پیاس سے کفایت کرنے والا عظیم عطیہ خداوندی ہے اور اس کا فطرت کے قریب ہونا اس کے اسلام سے گہرے تعلق کی غمازی کرتا ہے۔

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب جواز شرب اللبن (5208) والبخاری، کتاب الأشربة، باب قوله تعالیٰ (انما الخمر والمیسر......) (5576)

[2]..... بَاب فِي تَحْرِيمِ الْخَمْرِ كَيْفَ كَانَ
شراب کی حرمت کیسے ہوئی؟

2134۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ فَنَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ قَالَ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ اخْرُجْ فَانْظُرْ مَا هٰذَا قَالَ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ هٰذَا مُنَادٍ يُنَادِي أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ لِيَ اذْهَبْ فَأَهْرِقْهَا قَالَ فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ قَالَ وَكَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيخَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا الْآيَةَ. [1]

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے مکان میں قوم کا ساقی تھا، جب شراب کی حرمت نازل ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کو حکم دیا، تو اس نے اعلان کر دیا۔ ابوطلحہؓ نے کہا: جا کر دیکھو یہ کیا ہے؟ میں نکلا، پھر میں نے کہا: یہ ایک اعلان کرنے والا ہے وہ یہ اعلان کر رہا ہے کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ انہوں نے مجھے کہا: جاؤ اور اسے بہا دو، کہتے ہیں: مدینے کی گلیوں میں شراب بہنے لگی۔ ان دنوں لوگ کھجور کی شراب بناتے تھے۔ کچھ لوگوں نے کہا: وہ لوگ تو ہلاک ہو گئے جن کے پیٹوں میں شراب تھی، تو اللہ نے یہ آیت نازل کی: ''وہ لوگ جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے ان پر کچھ گناہ نہیں ہے جو انہوں نے کھا لیا بشرطیکہ ایمان کے بعد پرہیز گاری اختیار کریں۔'' (سورہ مائدہ:۹۳)

فوائد:...... (۱) ''الفضیخ'' سے کچی کھجور مراد ہے جسے ڈوکا کہا جاتا ہے (۲) خبر واحد حجت ہے اور عمل صحابہ رضی اللہ عنہم اس کا شاہد ہے۔ مگر بعض حدیث دشمن لوگوں نے خبر واحد کو جہاں ظنی کہا وہاں عقائد میں بھی حجت تسلیم نہ کیا ایسا رویہ انکارِ حدیث کا چور دروازہ کھولنے کے مترادف ہے۔ (۳) صحابہ رضی اللہ عنہم کا طرزِ عمل یہ تھا کہ وہ قرآن وحدیث سے دلیل واضح ہوتے ہی فوری عمل کرتے تھے (۴) شراب وغیرہ کو گلی میں بہایا جا سکتا ہے۔ (۵) مسئلہ واضح نہ ہونے پر اگر کوئی شخص سنت سے ہٹ کر بھی عمل کرتا ہوا فوت ہو جائے تو اس کے اعمال اس کے لیے نافع ہوں گے اور مذکورہ فعل بھی اس کی شقاوت کا باعث نہیں بنے گا۔

---

[1] متفق عليه: البخاري، كتاب البيوع، باب ماقيل في الصواغ (2089) ومسلم، كتاب الأشربة، باب تحريم الخمر وبيان أنها تكون(5103)

[3]..... بَاب فِي التَّشْدِيدِ عَلَى شَارِبِ الْخَمْرِ
شراب پینے پر سختی کرنا

2135۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ فَلَمْ يُسْقَهَا. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو دنیا میں شراب پیئے گا پھر توبہ نہیں کرے گا تو آخرت میں وہ اس سے محروم کر دیا جائے گا اسے نہیں پلائی جائے گی۔''

فوائد:...... (۱) کبیرہ گناہ کا مرتکب اگر اس پر مصرّ ہو تو یہ اس کی شرمندگی کا باعث ہوگا۔ خصوصاً شرابی بخشش کے باوجود جنتی شراب کی دستیابی سے محروم ہوگا۔ (۲) کبیرہ گناہ بھی معافی سے معاف ہو جاتے ہیں۔ معتزلہ کبیرہ کے مرتکب کو مخلد فی النار کہتے ہیں ان کا یہ موقف صریح قرآنی آیات اور صحیح احادیث مبارکہ کے خلاف ہے۔

2136۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فِي حَائِطٍ لَهُ بِالطَّائِفِ يُقَالُ لَهُ الْوَهْطُ فَإِذَا هُوَ مُخَاصِرٌ فَتًى مِنْ قُرَيْشٍ يُزَنُّ ذٰلِكَ الْفَتَى بِشُرْبِ الْخَمْرِ فَقُلْتُ خِصَالٌ بَلَغَتْنِي عَنْكَ أَنَّكَ تُحَدِّثُ بِهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ شَرْبَةً لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَلَمَّا أَنْ سَمِعَهُ الْفَتَى يَذْكُرُ الْخَمْرَ اخْتَلَجَ يَدَهُ مِنْ يَدِ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ وَلَّى فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي

عبداللہ بن دیلمی کہتے کہ میں عبداللہؓ بن عمرو بن عاص کے پاس ان کے ایک باغ میں گیا، جو طائف میں تھا، جسے وھط کہا جاتا تھا۔ تو وہ قریش کے ایک جوان کا ہاتھ کمر کے پاس سے پکڑے ہوئے تھے، جس پر شراب پینے کی تہمت لگائی گئی تھی۔ میں نے کہا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: ''جو شخص ایک مرتبہ شراب پیئے گا، چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں ہو گی۔'' جب اس نوجوان نے شراب کا ذکر سنا، تو عبداللہ کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑا کر چلا گیا۔ عبداللہ نے کہا! اے اللہ میں اس چیز کو جائز نہیں کرتا کہ وہ میرے ذمہ وہ بات لگائے، جو میں نے

❶ متفق علیه : البخاری، کتاب الأشربة، باب قول اللّٰه تعالیٰ (انما الخمر والمیسر......) (5575) ومسلم، کتاب الاشربة باب عقوبة من شرب الخمر اذا (5191)

لَا أُحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ شَرْبَةً لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَا أَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ أَمْ فِي الرَّابِعَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ رَدْغَةِ الْخَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . [1]

کہی: اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''جو شخص ایک دفعہ شراب پئے گا اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوگی۔ پھر اگر وہ توبہ کرے، تو اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا۔ پھر میں نہیں جانتا تیسری یا چوتھی مرتبہ پینے سے ہی۔ اللہ کے ذمہ حق ہوگا، کہ قیامت کے دن اس کو جہنمیوں کا نچوڑ پلائے۔

فوائد:...... (۱) ''الوھط'' ہموار جگہ کو کہتے ہیں اور ''مخاصرۃ'' یہ چلتے ہوئے دو آدمیوں کا ایک دوسرے کے ہاتھ تھامنا اس طرح کہ ہر ایک کا ہاتھ دوسرے کے پہلو پر ہو اور ''ردغۃ الخبال'' سے مراد جہنمیوں کی پیپ ہے۔ واللہ اعلم (۲) شرابی کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ نماز چھوڑ دے بلکہ اسے چاہیے کہ شراب نوشی سے توبہ کرے اور نماز کی ادائیگی کرے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبادت کے دو اعتبار ہوتے ہیں (۱) ادائیگی کرنے والے سے قضا۔ (۳) تیسری یا چوتھی دفعہ شراب پینے سے اللہ پر لازم ہو جاتا ہے کہ اسے جہنمی عذاب چکھائیں جو کہ پیپ پینے کی صورت میں ہوگا (العیاذ باللہ)

[4]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الْقُعُودِ عَلَى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ

شراب والے دسترخوان پر بیٹھنے کی ممانعت

2137۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَقْعُدْ عَلَى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ . [2]

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا اللہ اور یوم آخرت پر ایمان ہے اس دسترخوان پر مت بیٹھے جس پر شراب ہو۔''

فوائد:...... ایمان کا تقاضا ہے کہ آدمی شراب کی محافل و دسترخوان سے پرہیز کرے کیونکہ جتنا بھی

---

[1] صحيح: النسائي، كتاب الأشربة، باب ذكر الرواية المبينة عن (5680) وابن ماجه، كتاب الأشربة، باب من شرب الخمر لم تقبل له صلاة (3377)

[2] صحيح: الترمذي، كتاب الأدب، باب ماجاء في دخول الحمام (2810)

پرہیزگار ہو بری محفل سے متاثر ہونے بغیر نہیں رہ سکتا۔جیسا کہ آپ ﷺ نے بری صحبت کو (نافخ الکیر) بھٹی بھڑکانے کے پاس بیٹھنے سے تشبیہ دی ادھر سے آدمی اگر چہ کچھ حاصل نہ بھی کرے بہر حال اس کی چنگاریوں ،بُو سے بچنا ناممکن ہوتا ہے۔لہٰذا صحبت بدضرور متاثر کر کے رہتی ہے چنانچہ اس سے بچنا ہی عقلمندی ہے۔

[5]..... بَاب فِي مُدْمِنِ الْخَمْرِ
ہمیشہ شراب پینے والے کے متعلق

2138۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابَانَ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلَدُ زِنْيَةٍ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ . ❶

عبداللہؓ بن عمرو کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں ولدالزنا اور احسان جتانے والا۔والدین کا نافرمان اور ہمیشہ شراب پینے والا داخل نہیں ہوگا۔“

فوائد:...... (۱) مذکورہ بالا اشخاص جنت میں نہیں جائیں گے۔یہ بہت سخت وعید ہے البتہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ ابدی جہنمی ہیں ۔جیسا کہ خوارج کا عقیدہ تھا کہ مرتکب کبیرہ ابدی جہنمی ہوتا ہے بلکہ اس سے مراد وہ اول دفعہ میں ہی جنت میں نہیں جائیں گے بلکہ اپنی سزا بھگت کر جنت میں جاسکیں گے (۲) یہ سبھی کبیرہ گناہ ہیں (۳) ولدزنا کا جہنمی ہونا اس کے حرام کے نطفے ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ قصور تو اس کے والدین کا تھا اور قرآن میں ہے ﴿لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی﴾ (اسراء:15) کوئی (جان) کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی ۔لہٰذا ولدزنا سے مراد ایسا لڑکا ہے جو کہ بڑا ہو کر اپنے باپ کے نقش قدم پر چل پڑا ہو (واللہ اعلم)

2139۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ نُبَيْطِ بْنِ شَرِيطٍ عَنْ جَابَانَ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ . ❷

عبداللہؓ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”والدین کا نافرمان' احسان جتانے والا۔اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

---

❶ صحیح : النسائی، کتاب الأشربة، باب الروایة فی المدمنین فی الخمر (5688)

❷ اسناده جیّد

[6]..... بَاب لَيُسَ فِي الُخَمُرِ شِفَاءٌ
شراب میں شفا نہیں ہے

2140۔ أَخْبَرَنَا سُهَيْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ يُحَدِّثُ..........

عَنْ أَبِيهِ وَائِلٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ طَارِقٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ عَنْهَا أَنْ يَصْنَعَهَا فَقَالَ إِنَّهَا دَوَاءٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهَا لَيْسَتْ دَوَاءً وَلَكِنَّهَا دَاءٌ . ❶

وائل سے منقول ہے کہ سوید بن طارق نے رسول اللہ ﷺ سے شراب کے متعلق سوال کیا۔تو آپؐ نے اس کے بنانے سے منع کیا۔اس نے کہا یہ تو دوا ہے۔رسول ﷺ نے فرمایا''وہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔''

فوائد:...... شراب یا کسی بھی نشیلی چیز کو بطور دوا استعمال کرنا ممنوع ہے۔شراب اگر چہ فوائد بھی ہیں بہر حال اس کے مفاسد فوائد سے بڑھ کر ہیں۔جیسا کہ قرآن میں ﴿إِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا﴾ ان کا گناہ نفع سے زیادہ ہے۔ان کو گناہ قرار دینا ان کے حرام ہونے کی دلیل ہے اور ظاہری بات ہے شریعت میں حرام کردہ چیزیں ان کے مفاسد کے باعث ہی ہیں۔لہٰذا سامنے نظر آتے فائدے کی بجائے خفیہ نقصانات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان سے استفادہ حرام ہے۔

[7]..... بَاب مِمَّا يَكُونُ الُخَمُرُ
شراب کے مخرج کا بیان

2141۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا كَثِيرٍ..........

يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْخَمْرُ فِي هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ . ❷

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سنا وہ فرماتے تھے شراب ان دو درختوں سے بنتی ہے''کھجور اور انگور۔''

فوائد:...... مذکورہ حدیث میں ان دو درختوں کا ذکر بطور حصر ذکر نہیں ہوا کہ فقط انہی کی شراب بنتی

❶ صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب تحریم، التداول بالخمر (5112) الترمذی، کتاب الطب، باب ماجاء فی کراهیة التداوی بالمسکر (2046)

❷ صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب بیان أن جمیع ماینبذ مما یتخذ...... (5114) وابو داؤد، کتاب الأشربة، باب الخمر مماهی (3678)

ہے۔باقی کی نہیں ۔امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے متعلق رقم طراز ہیں "ليس المراد الحصر فيهما لانه ثبت ان الخمر تتخذ من غيرهما في حديث عمرو وغيره." (تحفۃ الاحوذی) اس حدیث میں فقط ان دو درختوں کی قید نہیں بلکہ یہ بات عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ شراب ان دو درختوں کے علاوہ سے بھی بنتی ہے۔اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث اغلبیت پر محمول ہے۔یعنی اکثر شراب ان سے بنتی ہے۔اور عمر رضی اللہ عنہ کا قول جس کے متعلق بیہقی نے اشارہ کیا اس کے مطابق تحریم الخمر کی آیت کے نزول کے وقت ان چیزوں سے شراب بنتی تھی۔انگور، کھجور، گندم، جو اور شہد۔(تحفہ)

لہٰذا مذکورہ دلائل کی بنا پر یہی بات راجح معلوم ہوتی ہے جسے امام راغب نے مفردات القرآن میں ذکر کیا ہے کہتے ہیں "شراب کو خمر اس لیے کہتے ہیں کیونکہ یہ عقل کو ڈھانپ لیتی ہے۔بعض لوگوں کے نزدیک یہ ہر نشہ آور چیز پر بولی جاتی ہے۔اور بعض کے نزدیک فقط انگور سے بنی اور بعض کے نزدیک کھجور وانگور دونوں سے بنی پر اور بعض کے نزدیک جو پکائی نہ گئی ہو اس پر خمر کا لفظ بولا جاتا ہے۔جبکہ راجح یہی ہے۔ ہر چیز جو عقل کو ڈھانپ لے وہ حقیقی طور پر "خمر" شراب ہے۔تفصیل کے لیے دیکھیے (تحفۃ الاحوذی)

[8]..... بَاب مَا قِيلَ فِي الْمُسْكِرِ

نشہ آور چیزوں کا بیان

2142۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ قَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ حَرَامٌ. ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے شہد کی شراب کے متعلق پوچھا گیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: "ہر پینے والی چیز جس میں نشہ ہے حرام ہے۔"

فوائد:...... (۱) "البتع" یہ شہد سے بنی شراب پر بولا جاتا ہے۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ باب باندھتے ہیں (الخمر من العسل وهو البتع) شہد سے تیار کردہ شراب اور وہ بتع ہے۔(۲) ہر نشہ آور چیز مشروب حرام ہے چاہے یہ ٹیکے سے ہو کسی قسم کے سلوشن کے سونگھنے سے ہو غرض کوئی صورت ہو۔

2143۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ..........

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الوضوء، باب لايجوز الوضوء بالنبيذ ولا المسكر (242) ومسلم، كتاب الأشربة، باب بيان أن كل مسكر خمر وأن كل خمر حرام (5180)

أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَا وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اشْرَبُوا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا فَإِنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. ❶

ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور معاذ بن جبل کو یمن بھیجا تو فرمایا: "(ہر چیز) پیو، مگر نشہ آور چیز نہ پیو۔ کیونکہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔"

2144۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ سِنَانٍ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ....

عَنْ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيلِ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ. ❷

سعدؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں تمہیں اس چیز کی تھوڑی مقدار سے بھی روکتا ہوں جس کی زیادہ مقدار نشہ لاتی ہے۔"

فوائد:...... کوئی شخص نشے یا شراب جیسی کسی چیز کا عادی ہو جائے تو لازماً تھوڑی بہت مقدار سے وہ نشے میں نہیں آئے گا لہٰذا وہ یہ نہ سمجھے سابقہ حدیث کے مطابق کہ مجھ پر شراب وغیرہ حرام نہیں یہ سراسر غلط ہے۔ جیسا کہ مذکورہ حدیث سے واضح ہے لہٰذا جس چیز کی کثرت نشہ آور ہو قلیل مقدار میں استعمال کرنا بھی حرام ہے۔ فقہ حنفی میں شراب نوشی کے کئی حیلے بہانے تراشے گئے ہیں۔ بلکہ بنیادی شرعی اصطلاحات کو تبدیل کر کے جدید نام متعارف کروائے گئے ہیں وہ سب کے سب باطل ہیں۔

2145۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْكَلَاعِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُكْفَأُ قَالَ زَيْدٌ يَعْنِي الْإِسْلَامَ كَمَا يُكْفَأُ الْإِنَاءُ كَفْيَ الْخَمْرِ فَقِيلَ فَكَيْفَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ فِيهَا مَا بَيَّنَ قَالَ رَسُولُ

عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے: اسلام میں شراب وہ پہلی چیز ہوگی جس کو اس طرح الٹ دیا جائے گا جس طرح برتن اوندھا کر دیا جاتا ہے کہا گیا! یارسول اللہ ﷺ یہ کیسے ہوسکتا ہے حالانکہ اس کے متعلق ہر چیز بیان کر دی گئی ہے تو رسول اللہ ﷺ

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب المغازي، باب بعث ابي موسىٰ ومعاذ الى اليمن قبل حجة الوداع۔ (4343) ومسلم، كتاب الأشربة، باب بيان أن كل مسكر خمر وأن كل خمر حرام (5182)

❷ حسن: أخرجه النسائي، كتاب الأشربة، باب تحريم كل شراب أسكر كثيره (5624)

اللّٰهِ ﷺ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا فَيَسْتَحِلُّونَهَا . ❶

نے فرمایا لوگ اس کا اور نام رکھ لیں گے اور اسے حلال سمجھ لیں گے۔"

فوائد:...... اخیر زمانے میں مسلمانوں میں ارتکاب کبائر کا عام رواج ہوگا وہ بجائے خفت محسوس کرنے کے وہ ان معاصی کا نام بدل کر دوسرے ناموں سے انہیں حرام کردہ اشیاء کو فروغ دیں گے۔ آج مغرب اس محاذ کو بھی گرم کیے ہوئے ہے کہ وہ گندے، ناپاک و ناجائز افعال کو اہل اسلام میں رواج دینے کے لیے ان کے اصل نام کی بجائے دوسری اصطلاحیں متعارف کروا دیتے ہیں اور سادہ لوح مسلمان ذہنی مرعوبیت کی بناء بلا سوچے سمجھے ان کے پیچھے چل پڑتے ہیں۔ جیسے ذمّیوں کے لیے اقلیت کا لفظ اور کافر کی بجائے غیر مسلم جیسے الفاظ اگرچہ معنی کے اعتبار سے یہ وہی مراد ہوتے ہیں۔ بہر حال لفظ کی تبدیلی سے ذہن میں موجود شناعت دور ہو جاتی ہے۔

2146۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي أَبُوْ وَهْبٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ ....

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَوَّلُ دِينِكُمْ نُبُوَّةٌ وَرَحْمَةٌ ثُمَّ مُلْكٌ وَرَحْمَةٌ ثُمَّ مُلْكٌ أَعْفَرُ ثُمَّ مُلْكٌ وَجَبَرُوتٌ يُسْتَحَلُّ فِيهَا الْخَمْرُ وَالْحَرِيرُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد سُئِلَ عَنِ الْأَعْفَرِ فَقَالَ يُشَبِّهُهُ بِالتُّرَابِ وَلَيْسَ فِيهِ خَيْرٌ طَمَعٌ . ❷

ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہارے دین کا پہلا حصہ نبوت اور رحمت ہے پھر بادشاہت اور رحمت ہے۔ اور پھر خاک آلود بادشاہت ہے۔ پھر بادشاہت اور ظلم ہے۔ جس میں شراب اور ریشم حلال کیا جائے گا۔" ابو محمد کہتے ہیں "عفر کے متعلق سوال کیا گیا۔ تو انہوں نے کہا وہ بادشاہت مٹی کی طرح ہو گی۔ اور اس میں بھلائی نہیں ہوگی۔"

[9]..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَشِرَائِهَا

شراب کی خرید و فروخت کی ممانعت

2147۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا طُعْمَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ بَيَانٍ التَّغْلِبِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ..........

---

❶ حسن: الحاكم، 4/147، وسنن البيهقي، كتاب الشراب، باب الدليل على أن الطبخ لايخرج 8/194

❷ منقطع: مکحول نے ابو ثعلبہ کو نہیں پایا۔

الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَعَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْيُشَقِّصِ الْخَنَازِيرَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد إِنَّمَا هُوَ عُمَرُ بْنُ بَيَانٍ . ❶

مغیرہؒ بن شعبہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جوشراب بیچے اسے چاہئے کہ خنزیر کا گوشت بیچے۔'' ابومحمد کہتے ہیں وہ عمرو بن بیان ہیں۔

فوائد:...... (۱)''شقّص'' کا معنی قطع کرنا، کاٹنا ہے لہٰذا قصاب کو مشقّص کہا جاتا ہے۔(۲) اس کا مطلب ہے کہ جو شخص شراب بیچے وہ خنازیر کا قصائی بن جائے یعنی جو شراب کی خرید وفروخت حلال سمجھتا ہے وہ خنزیر کی خرید وفروخت کو حلال سمجھے کیونکہ دونوں تحریم میں ہم مثل ہیں۔

2148۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ.........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ فَقَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ صَدِيقٌ مِنْ ثَقِيفٍ أَوْ مِنْ دَوْسٍ فَلَقِيَهُ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ بِرَاوِيَةٍ مِنْ خَمْرٍ يُهْدِيهَا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا فُلَانُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَدْ حَرَّمَهَا قَالَ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ عَلَى غُلَامِهِ فَقَالَ اذْهَبْ فَبِعْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَاذَا أَمَرْتَهُ يَا فُلَانُ قَالَ أَمَرْتُهُ بِبَيْعِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ فِي الْبَطْحَاءِ . ❷

عبدالرحمٰن بن وعلہ کہتے ہیں میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے شراب بیچنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا قبیلہ ثقیف یا دوس کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کا دوست تھا وہ فتح مکہ کے سال شراب کی ایک مشک لئے آپؐ سے ملا جو آپؐ کو ہدیہ کرنا چاہتا تھا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے فلاں! کیا تو جانتا نہیں ہے کہ اللہ نے اسے حرام کر دیا ہے۔'' اس نے اپنے غلام کی طرف متوجہ ہوکر کہا اسے لے جاؤ اور بیچ دو۔رسول ﷺ نے فرمایا: ''اے فلاں تو نے اسے کیا حکم دیا ہے''؟ اس نے کہا میں نے اسے بیچنے کا حکم دیا ہے۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اس کا پینا حرام کیا ہے، اس نے اس کا بیچنا بھی حرام کر دیا ہے پس آپؐ نے حکم دیا تو وہ نالے میں بہادی گئی۔''

2150۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ سَمُرَةَ

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی کہ سمرہ

❶ صحيح: ابوداود، كتاب الإجارة، باب في ثمن الخمر والميتة (3489)

❷ صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب تحريم بيع الخمر (4020) والنسائي، كتاب البيوع، باب بيع الخمر (4678)

بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ سَمُرَةَ أَمَا عَلِمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا قَالَ سُفْيَانُ جَمَلُوهَا أَذَابُوهَا . ❶

نے شراب بیچی ہے۔تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ سمرہ کو ہلاک کرے۔کیا وہ نہیں جانتا نبی ﷺ نے فرمایا اللہ یہودیوں پر لعنت کرے ان پر چربی حرام کی گئی تو انہوں نے اسے پگھلا کر بیچ ڈالا۔'' سفیان نے ''جملوها'' کی جگہ ''اذا بوها'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔

فوائد:...... (۱) حرام چیز کی خرید وفروخت بھی حرام ہے (۲) حلال کو حرام یا حرام کو حلال کرنے کے لیے کسی بھی قسم کا حیلہ ناجائز ہے اور ایسے حیلے لعنۃ اللہ کا باعث ہیں۔احناف کو فقہ حنفی کے ایسے سینکڑوں مسائل سے براءت کرنا چاہیے (۳) سابقہ امم پر پاک اشیاء بطور امتحان بھی ناجائز تھیں۔جبکہ امت محمدیہ پر اس کے برعکس صرف پلید و مضر اشیاء کو ہی حرام کیا گیا ہے۔(واللہ اعلم)

[10]..... بَاب الْعُقُوبَةِ فِي شُرْبِ الْخَمْرِ

شراب پینے کی سزا

2151۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِذَا سَكِرَ فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ يَعْنِي فِي الرَّابِعَةِ . ❷

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی نشہ کرے اسے کوڑے لگاؤ' پھر نشہ کرے تو کوڑے لگاؤ' پھر نشہ کرے تو کوڑے لگاؤ' اس کے بعد کرے تو اس کی گردن اڑا دو یعنی چوتھی دفعہ۔''

فوائد:...... (۱) شرابی کی سزا اسّی کوڑے ہیں زانی کی سزا سے بیس کم جس سے اس کی شناعت کا اندازہ لگانا قطعی مشکل نہیں (۲) تین دفعہ تک تو اسے حد لگائی جائے گی البتہ چوتھی دفعہ امام کو اختیار ہے کہ چاہے تو اسے قید کرے یا تعزیراً قتل کردے تاکہ یہ دوسروں کے لیے فساد کا باعث نہ بنے۔دیکھیے

❶ متفق علیه : البخاری، كتاب البيوع، باب لايذاب شحم الميتة ولا يباع دكه (2223) ومسلم، كتاب المساقاة، باب تحريم بيع الخمر والميتة والخنزير والأصنام (4026)

❷ صحيح : ابو داؤد، كتاب الحدود، باب اذا تتابع فى شرب الخمر (4484) والنسائى، كتاب الأشربة، باب ذكر الروايات المغلظات فى شرب الخمر (5678)

(مختصر الفقه الاسلامی)

[11]..... بَاب فِي التَّغْلِيظِ لِمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ
شراب پینے والے کے لئے سختی

2152۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ . ❶

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زنا کرنے والا زنا کے وقت مومن نہیں رہتا اور نہ چوری کرنے والا چوری کرتے وقت مومن رہتا ہے اور نہ شرابی شراب پیتے وقت مومن رہتا ہے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا ان کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کے وقت ایمان بندے کے دل سے نکل جاتا ہے حتی کہ بندہ جب گناہ سے فارغ ہوتا ہے تو وہ پھر اس میں پلٹتا ہے لہذا ایسے ایمان شکن گناہ کو سرانجام دیتے ہوئے اچھی طرح سوچ لینا چاہیے کہ کہیں یہ آخری گناہ ہی نہ ہو۔

[12]..... بَاب فِيمَا يُنْبَذُ لِلنَّبِيِّ ﷺ
اس برتن کے متعلق جس میں نبی ﷺ کے لئے نبیذ تیار کی جاتی تھی

2153۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي السِّقَاءِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ سِقَاءٌ نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ بِرَامٍ . ❷

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے لئے مشک میں نبیذ بنائی جاتی تھی اگر مشک نہ ملتی تو ہنڈیا میں بنائی جاتی۔

فوائد:...... (۱) ''نبیذ'' کھجور وغیرہ کو ایک دن کے لیے پانی میں بھگو دیتے ہیں حاصل ہونے والے میٹھے شربت کو نبیذ کہا جاتا ہے جو کہ انتہائی مفرح ومقوی ہوتا ہے اور عرب میں عام استعمال ہوتا تھا اور ''برام'' یہ بُرمۃ کی جمع ہے یہ مطلقاً ہنڈیا کو کہتے ہیں جبکہ یہاں اس سے مراد حجاز ویمن میں استعمال ہونے والی پتھر کی

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب المحاربين، باب اثم الزناة (4886) ومسلم، كتاب الإيمان، باب بيان نقصان الإيمان بالمعاصي ونفيه عن المتلبس بالمعصية (205)

❷ صحيح مسلم، كتاب الاشربة، باب بيان النهي عن الانتباذ في المزفت ...... (5173) وابوداؤد، كتاب الأشربة، باب في الأوعية (3702)

مشہور ہنڈیا ہے (۲) مشکیزے اور بندمنہ برتن میں نبیذ بنانا جائز ہے۔

[13]..... بَاب فِي النَّقِيعِ

نقیع کا بیان

2154- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ..........

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَاهُ أَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَدْ خَرَجْنَا مِنْ حَيْثُ عَلِمْتَ وَنَزَلْنَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْ مَنْ قَدْ عَلِمْتَ فَمَنْ وَلِيُّنَا قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَصْحَابَ كَرْمٍ وَخَمْرٍ وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَمَا نَصْنَعُ بِالْكَرْمِ قَالَ اصْنَعُوهُ زَبِيبًا قَالُوا فَمَا نَصْنَعُ بِالزَّبِيبِ قَالَ انْقَعُوهُ فِي الشِّنَانِ انْقَعُوهُ عَلَى غَدَائِكُمْ وَاشْرَبُوهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَانْقَعُوهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَاشْرَبُوهُ عَلَى غَدَائِكُمْ فَإِنَّهُ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ الْعُصْرَانِ كَانَ خَلًّا قَبْلَ أَنْ يَكُونَ خَمْرًا ❶

عبداللہ بن دیلمی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد نے یا لوگوں میں سے کسی آدمی نے نبی ﷺ سے سوال کیا۔کہا: ''یارسول اللہ! ہم جہاں سے نکلے آپؐ کوعلم ہے اور جن لوگوں میں آئے ان کو بھی آپؐ جانتے ہیں تو کون ہمارا دوست ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''اللہ اور اس کا رسول۔'' انہوں نے کہا: یارسولؐ اللہ! ہمارے پاس انگور اور شراب تھی۔اللہ نے شراب حرام کر دی۔اب ہم انگوروں کا کیا کریں؟ آپؐ نے فرمایا: ''اس کی کشمش بنا لیں۔'' انہوں نے کہا: ہم کشمش کا کیا کریں؟ آپؐ نے فرمایا: ''مشکوں میں اس کا شربت بنالو صبح کو بنا کر شام کو پی لو اور شام کو بنا کر صبح کو پی لو کیونکہ جب اس پر صبح اور شام گزر جاتی ہے تو شراب بننے سے پہلے سرکہ بن جاتا ہے۔''

فوائد:...... (۱) مٹکے سے مراد روغنی مٹکا ہے جو کہ نبیذ کو جلد نشہ والی کر دیتا ہے لہٰذا اس سے روک دیا گیا۔لیکن یہ حکم شرع واسلام میں تھا جبکہ شراب نئی نئی حرام ہوئی تھی لیکن جب شراب کی حرمت ذہنوں میں راسخ ہوگئی اور لوگ نشے سے بچنے لگے تو مذکورہ برتن میں نبیذ کی اجازت مل گئی۔جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

---

❶ صحيح بالشاهد: ابوداؤد، كتاب الأشربة، باب صفة النبيذ (3710) والنسائي، كتاب الأشربة، باب ذكر مايجوز شربه من الأنبذة ومالايجوز (5752) واحمد 332/4

"نهى رسول الله ﷺ عن الظروف فنشكت اليه الانصار فقالوا ليس لنا وعاء، قال فلا اذًا." (ترمذی: صحیح) آپ ﷺ نے برتنوں میں سے روکا تو انصار نے آپ سے شکایت کی کہ ہمارے پاس تو اور برتن ہی نہیں ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر اجازت ہے۔ بخاری ومسلم میں بھی اسی معنی کی حدیث مذکور ہے جو کہ برتنوں میں نبیذ بنانے کی حرمت کے منسوخ ہونے پر دلیل ہے۔ امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان کے نسخ کا قول ہی بہترین قول ہے۔ (تحفۃ الاحوذی)

[14]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ وَمَا يُنْبَذُ فِيهِ

مٹکے اور شراب کے برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت

2155- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ ....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ صَدَقَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ. ❶

سعیدؒ بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مٹکے کی نبیذ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: "رسول اللہ ﷺ نے اسے حرام کر دیا ہے۔" پھر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملا اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بات بتائی تو انہوں نے کہا: "ابوعبدالرحمن نے سچ کہا ہے۔"

2156- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ....

حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ. ❷

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "کدو کے برتن اور روغنی برتن میں نبیذ مت بناؤ۔"

فوائد:...... (۱) "الدّباء" یہ پکے ہوئے کدو کو درمیان سے کاٹ کر تو کھوکھلا کر لیا جاتا ہے جیسا کہ مانگت لوگوں کے پاس کشکول ہوتا ہے اور "مزفت" تارکول ملا ہو برتن ہوتا ہے ملا علی قاری رحمہ اللہ کے مطابق ان میں منع کی علت یا تو ان کی عادت کی بنا پر ہے کہ وہ ان برتنوں میں شراب پیتے تھے تو اس سے مشابہت کی بنا پر ان سے روک دیا گیا یا ان برتنوں کے کثیف ہونے کی بنا پر ان میں پڑے نبیذ میں جلد نشہ پیدا ہو جاتا ہے لہٰذا ان سے روک دیا گیا لیکن بعد میں نشے سے بچنے والی عادت کے پختہ ہو جانے کے بعد

❶ صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب النهی عن الإنتباذ فی المزفت والدباء والحنتم (5156) وابوداؤد، کتاب الأشربة، باب فی الاوعية (3691)

❷ صحیح البخاری، کتاب الأشربة، باب الخمر من العسل (5587) ومسلم، کتاب الأشربة، باب النهی عن الانتباذ فی المزفت (1992)

ان کی اجازت مل گئی (تحفۃ)

2157۔ أَخْبَرَنَا أَبُو زَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ.........

أَبَا الْحَكَمِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ أَوْ سَمِعْتُهُ سُئِلَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَسَأَلْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُحَرِّمَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَوْ مَنْ كَانَ مُحَرِّمًا مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَلْيُحَرِّمِ النَّبِيذَ قَالَ و حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَعَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ. ❶

ابوالحکم کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مٹکے کی نبیذ کے متعلق پوچھا یا ان سے کسی اور نے سوال کیا میں نے سنا انہوں نے کہا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو اور مٹکے کی نبیذ سے منع کیا ہے۔'' پھر میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے بھی ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرح کہا۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بھی کہا: ''جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی حرام کردہ چیزوں کو حرام کرنا چاہتا ہے وہ جان لے کہ نبیذ حرام ہے اور یہ بھی کہا: ''مجھے میرے بھائی نے ابوسعید رضی اللہ عنہ خدری سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مٹکے، کدو، روغنی، برتن اور کچی اور پختہ کھجور کی اکٹھی نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔''

2158۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ ....

عَنْ فُضَيْلِ بْنِ زَيْدٍ الرَّقَاشِيِّ أَنَّهُ أَتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغَفَّلٍ فَقَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا يَحْرُمُ عَلَيْنَا مِنَ الشَّرَابِ فَقَالَ الْخَمْرُ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِي الْقُرْآنِ قَالَ مَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مُحَمَّدًا ﷺ بَدَأَ بِالِاسْمِ أَوْ قَالَ بِالرِّسَالَةِ قَالَ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ. ❷

فضیل بن زید رقاشی بیان کرتے ہیں کہ وہ عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مغفل کے پاس گئے۔ اور کہا: مجھے حرام کردہ پینے کی چیزوں کے متعلق بتائیے۔ انہوں نے کہا: ''شراب حرام ہے۔'' میں نے کہا: یہ قرآن میں ہے؟ انہوں نے کہا: ''میں نے تم سے وہ بات بیان کی ہے جو میں نے ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے'' سنی یا انہوں نے ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے'' کہا۔ پھر کہا: ''آپ نے کدو' سبز روغنی مٹکے اور کھجور کی جڑ کے کھدے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

---

❶ صحیح: احمد، 229/1، والطبرانی، فی الکبیر 12/152۔ 153 (12738)

❷ صحیح: احمد 57/5، والطبرانی فی الاوسط (5276)

[15]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الْخَلِيطَيْنِ

دو چیزوں کی نبیذ بنانے کی ممانعت

2159۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَسَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَاللَّفْظُ لِيَزِيدَ قَالَا أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ....

أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ جَمِيعًا وَانْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَتِهِ. ❶

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کچی اور تازہ کھجور کی اور کشمش اور کھجور کی اکٹھی نبیذ نہ بناؤ بلکہ ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ بناؤ۔''

فوائد:...... "خلیطین" سے مراد یہ ہے کہ دو الگ چیزوں کو مثلاً ڈوکا اور تر کھجور یا کھجور و منقیٰ کو ملا کر نبیذ بنائی کیونکہ مسلم میں زبیب، منقیٰ اور کھجور کو ملانے کی نہی بھی وارد ہے ۔عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب اور دیگر علماء کے قول کے مطابق ان میں کراہت کی وجہ ان میں جلد نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جبکہ اس کا ذائقہ بھی ابھی نہیں بدلا ہوتا پینے والا یہی سمجھتا ہے کہ یہ نشہ آور نہیں حالانکہ وہ نشہ آور ہوتا ہے۔ نیز جمہور علماء اس کے مکروہ تنزیہی کے قائل ہیں جب تک نشہ پیدا نہ ہو۔(تحفہ)

[16]..... بَاب فِي النَّهْيِ أَنْ يُسَمَّى الْعِنَبُ الْكَرْمَ

انگور کو 'کرم' کہنے کی ممانعت

2160۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ..........

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُولُوا الْكَرْمَ وَقُولُوا الْعِنَبَ أَوِ الْحَبَلَةَ. ❷

علقمہؒ بن وائل اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انگور کو 'کرم' نہ کہو بلکہ عنب اور حبلہ کہو۔''

فوائد:...... "الْحَبَلَةُ" یہ انگور کی جڑ یا اس کے سرکنڈے جیسی چیز کو کہتے ہیں۔

---

❶ متفق عليه : البخاري، كتاب الاشربة، باب من رأى أن لايخلط البسر والتمر اذا كان ...... (5602) ومسلم، كتاب الأشربة، باب تحريم التداوى بالخمر (5215)

❷ صحيح مسلم، كتاب الألفاظ، باب كراهة تسمية العنب كرما (5833)

[17]..... بَاب فِي النَّهْيِ أَنْ يُجْعَلَ الْخَمْرُ خَلًّا
شراب کا سرکہ بنانے کی ممانعت

2161۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ فِي حِجْرِ أَبِي طَلْحَةَ يَتَامَى فَاشْتَرَى لَهُمْ خَمْرًا فَلَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ أَجْعَلُهُ خَلًّا قَالَ لَا فَأَهْرَاقَهُ. [1]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوطلحہ کی گود میں چند یتیم تھے۔انہوں نے ان کے لئے شراب خریدی۔تو جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر اس کا ذکر کیا اور کہا کیا میں اس کا سرکہ بنا لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں۔'' انہوں نے اسے بہا دیا۔

فوائد:...... (۱) اگر کوئی بچہ یتیم ہو تو اسے دوسروں کی نگرانی میں دیا جا سکتا ہے بشرطیکہ وہ اس کے مال کی حفاظت کرنے والے ایماندار ہوں (۲) شراب کا سرکہ بنانا جائز نہیں جبکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس کے سرکہ بنالینے کے قائل ہیں۔نیز یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اکثر مسائل میں حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہی کرتے ہیں اسی طرح فقہ حنفی کے سینکڑوں مسائل صحیح صریح احادیث کے خلاف ہیں۔مزید تفصیل کے لیے "الظفر المبین" کا مطالعہ کریں۔امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں''اگر سرکہ بنانا جائز تھا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یتیموں کا مال ضائع کر دیا۔کیونکہ سرکہ کی اجازت نہ دینا ضائع کر دینے کے مترادف ہے۔(العیاذ باللہ) (بدایۃ المجتہد)

[18]..... بَاب فِي سُنَّةِ الشَّرَابِ كَيْفَ هِيَ
پینے کے شرعی طریقہ کے متعلق

2162۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ فَأَعْطَى

انس بن مالک کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا۔اور آپ کے بائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ دائیں طرف ایک دیہاتی تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] متفق عليه : البخاری، کتاب البیوع، باب ما قيل في الصواغ (2089) ومسلم، کتاب النکاح، باب تحريم الخمر وبيان أنها تكون (5102)

الْأَعْـرَابِـيَّ فَـضْـلَـهُ ثُـمَّ قَـالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ . ❶

نے اپنا بچا ہوا دودھ دیہاتی کو دیا۔ اور فرمایا: ''بائیں طرف سے شروع کرنا چاہیے۔''

فوائد:...... (۱) اصول وضوابط میں شرف ومنزلت کا لحاظ نہیں رکھا جائے گا (۲) مجلس میں کسی بھی کام کی ابتداء دائیں جانب سے کی جائے گی۔ (۳) اپنا باقی ماندہ سامانِ خوراک دوسرے کو دینا جائز ودرست ہے۔

[19]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ
مشک کو منہ لگا کر پانی پینے کی ممانعت

2163۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ . ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا۔

فوائد:...... مشکیزے یا ایسے برتن جس میں پانی کا ذخیرہ کیا جاتا ہو مثلاً صراحی وغیرہ ان سے براہِ راست پانی پینا منع ہے چونکہ یہ ضرر کا باعث بن سکتا ہے مثلاً پانی میں اگر کوئی کیڑا وغیرہ ہو یا پانی میں گندگی واقع ہوئی ہو تو دیکھے بغیر پینے سے اس کے منہ میں جانے کا احتمال ہے جو کہ ضرر کا باعث بن سکتا ہے۔ اس لیے چاہیے کہ پانی کسی برتن میں یا ہاتھ میں ڈال کر پیا جائے۔ (واللہ الموفق)

2164۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَـنْ أَبِـي هُـرَيْـرَةَ قَـالَ نَهَـى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ . ❸

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا۔

2165۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ..........

عَـنْ أَبِـي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ . ❹

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ کو موڑ کر پانی پینے سے منع فرمایا۔

❶ متفق عليه : البخاري، كتاب الأشربة، باب الأيمن فالأيمن في الشرب (5619) ومسلم، كتاب الأشربة، باب استحباب ادارة الماء واللبن (5257)

❷ صحيح البخاري، كتاب الاشربة، باب الشرب من خم السقاء (5629) وابوداؤد، كتاب الأشربة، باب في الشراب من في السقاء (3719)

❸ صحيح البخاري، كتاب الأشربة، باب الشرب من قم السقاء (5628)

❹ صحيح البخاري، كتاب الأشربة، باب اختناث الأسقية (5625) و مسلم، كتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامها (5239)

فوائد:...... "اختناث" کہتے ہیں مشکیزے کے منہ کو الٹ کر اس کا اندرونی حصہ باہر نکال کر پانی پینے کو۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا اختناث الاسقیہ کیا ہے تو فرمانے لگے مشکیزوں کے منہوں سے پینا (منحة المعبود) لہٰذا مذکورہ طریقے سے بھی سابقہ علت کی بنا پر پینا ممنوع ہے۔

[20]..... بَاب فِي الشُّرْبِ بِثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ
تین سانسوں میں پینا

2166۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ ....

عَنْ ثُمَامَةَ قَالَ كَانَ أَنَسٌ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. ❶

ثمامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ پانی پیتے وقت دو یا تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔ ان کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ بھی دو یا تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

فوائد:...... پیتے وقت تین سانس لے کر پینا سنت ہے۔ بخاری و مسلم میں بھی یہ حدیث مروی ہے جس سے اس کی صراحت ہوتی ہے۔ ابن ماجہ میں ہے "كان يتنفس فى الاناء ثلاثا" آپ ﷺ برتن میں تین سانس لیتے تھے اس لیے تین سانس ہی زیادہ اولیٰ ہیں۔

[21]..... بَاب مَنْ شَرِبَ بِنَفَسٍ وَاحِدٍ
اس کے متعلق جو ایک سانس میں پیئے

2167۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَرْوَانَ فَجَاءَ أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَرْوَى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ قَالَ فَأَبِنِ الْإِنَاءَ عَنْ فِيكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ قَالَ إِنِّي أَرَى الْقَذَاةَ قَالَ أَهْرِقْهُ. ❷

ابوالمثنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں مروان کے پاس تھا کہ ابوسعید آئے اور کہا کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں ایک سانس میں سیر نہیں ہوتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا "برتن کو اپنے منہ سے ہٹا کر سانس لے۔" اس نے کہا مجھے اس میں تنکا نظر آتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے بہا دو۔"

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الأشربة، باب الشرب بنفسین أو ثلاثة (5631) ومسلم، کتاب الاشربة، باب کراهة التفنس فی نفس الإناء (5254)

❷ صحیح : احمد 3/57، والترمذی، کتاب الأشربة، باب ماجاء فی کراهیة النفخ فی الشراب (1887)

فوائد:...... (۱) دوران پینے کے سانس لیتے ہوئے برتن کو منہ سے ہٹا کر سانس لیا جائے گا (۲) سانس لے کر پانی پینا زیادہ سیرابی کا باعث ہے (۳) اگر پانی میں تنکا وغیرہ نظر آجائے تو اسے گرا دینا چاہیے یہ اسراف میں داخل نہیں۔

2168۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ..........

أَبِي قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَسْتَنْجِي بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ . ❶

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے: ''جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنی شرم گاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ ہی دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے۔اور نہ (پانی پیتے) وقت برتن میں سانس لے۔''

[22]..... بَاب فِي الَّذِي يَكْرَعُ فِي النَّهْرِ
نہر سے پانی پینے والے کے متعلق

2169۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يَعُودُهُ وَجَدْوَلٌ يَجْرِي فَقَالَ إِنْ كَانَ عِنْدَكُمْ مَاءٌ بَاتَ فِي الشَّنِّ وَإِلَّا كَرَعْنَا . ❷

جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ انصار کے ایک آدمی کی عیادت کو گئے۔اور ایک نالی بہہ رہی تھی۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہارے پاس مشک میں رات کا پانی ہے (تو لے آؤ)۔ورنہ ہم نہر سے پانی پی لیں گے۔''

فوائد:...... ''الکرع'' سے مراد (۱) ''الشن'' پرانے مشکیزے کو کہتے ہیں یہ نئے کی بنسبت پانی زیادہ ٹھنڈا کرتا ہے (۲) ''الکرع'' یہ ہتھیلی و برتن کے بغیر منہ سے پانی لینے کو کہتے ہیں اور ایک قول کے مطابق دونوں ہتھیلیوں سے اکٹھا چلو بھرنا اس معنی میں بھی یہ استعمال ہوتا ہے (۳) جاری پانی پاک ہوتا ہے اگر اس میں بظاہر گندگی نظر نہ آرہی ہو تو اس کے استعمال میں بھی کوئی حرج نہیں۔ (واللہ اعلم)

---

❶ متفق علیه : البخاری، کتاب الوضوء، باب النهی عن الاستنجاء بالیمین (153) ومسلم، کتاب الطهارة، باب النهی عن الاستنجاء بالیمین (612)

❷ صحیح البخاری، کتاب الأشربة، باب شرب اللبن بالماء (5613)

[23]..... بَاب فِي الشُّرْبِ قَائِمًا

کھڑے ہو کر پانی پینا

2170۔حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ ابْنَةِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ..........

عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ مِنْ فَمِ قِرْبَةٍ قَائِمًا. ❶

ام سلیمؓ کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر مشک سے پانی پیا تھا۔

فوائد:...... شریعت آداب کا نام ہے کھانے میں اہم ادب یہی ہے کہ بیٹھ کر کھانا کھایا جائے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ اور اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم کا معمول تھا۔طبی نکتہ نظر سے بھی بیٹھ کر کھانا ہی زیادہ فوائد کا حامل ہے اس لیے کھانا کھاتے ہوئے بیٹھ جانا چاہیے۔البتہ دین میں کھڑے ہو کر کھانے پینے کی اجازت موجود ہے،اگر کوئی شخص کھڑا ہو کر کھا، پی لے آپ اس کو گنہگار نہیں کہہ سکتے۔جیسا کہ عمل رسول ﷺ اور عمل صحابہ رضی اللہ عنہم سے واضح ہوتا ہے۔اور یہی رائے معتدل فقہا محدثین کی ہے۔

2171۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ عَنْ أَبِي الْبَزَرِيِّ يَزِيْدَ بْنِ عُطَارِدَ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ وَنَأْكُلُ وَنَحْنُ نَسْعٰى عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے زمانہ میں کھڑے ہو کر پیتے تھے۔اور چلتے ہوئے کھانا کھا لیتے تھے۔

2172۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ..........

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ. ❸

نافع رضی اللہ عنہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

[24]..... بَاب مَنْ كَرِهَ الشُّرْبَ قَائِمًا

کھڑے ہو کر پینے والے کو ناپسند کرنے والے کے متعلق

2173۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ..........

---

❶ حسن : احمد، 376/6، والترمذی فی الشمائل (215)

❷ صحیح : ابن ابی شیبہ 205/8 (4167) نیز آئندہ سند دیکھیے

❸ صحیح : سابقہ دیکھیے۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْأَكْلِ فَقَالَ ذَاكَ أَخْبَثُ. ❶

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کھڑے ہوکر پانی پینے سے منع کیا۔ کہتے ہیں: اور میں نے آپ ﷺ سے کھانے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اس سے بھی برا کام ہے۔''

فوائد:...... آپ ﷺ سے فقط کھڑے ہوکر پینے کے بارے میں نہی وارد ہے جبکہ کھانے کے بارے ''اخبث'' کے لفظ کا استعمال یہ انس رضی اللہ عنہ کا اپنا اجتہاد ہے جبکہ سابقہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی تقریری حدیث کے مقابلے میں یہ اجتہاد مرجوع ہے بہرحال بیٹھ کر کھانا پینا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہے اور یہی مستحب ہے۔ (واللہ اعلم)

2174۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي زِيَادٍ الطَّحَّانِ قَالَ ....

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ رَآهُ يَشْرَبُ قَائِمًا قِءْ قَالَ لِمَ قَالَ أَتُحِبُّ أَنْ تَشْرَبَ مَعَ الْهِرِّ قَالَ لَا قَالَ فَقَدْ شَرِبَ مَعَكَ شَرٌّ مِنْهُ الشَّيْطَانُ. ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو کھڑا ہوکر پی رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قے کر دو۔'' اس نے کہا کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو پسند کرتا ہے کہ بلی کے ساتھ پیے؟'' اس نے کہا: ''نہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے بھی برے شخص نے تیرے ساتھ پیا ہے۔ یعنی شیطان نے۔

فوائد:...... اس سے ثابت ہوا بلاوجہ کھڑے ہوکر پینے سے شیطان ساتھ حصہ ڈالتا ہے سوان متعارض احادیث کے درمیان ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے یہی تطبیق دی ہے کہ اگر مجبوری ہو یا تو کھڑے ہوکر پینے کی اجازت ہے البتہ بلاعذر ایسا کرنا بہتر ہے۔ (الفتح)

[25]..... بَابُ الشُّرْبِ فِي الْمُفَضَّضِ

چاندی کے برتن میں پانی پینا

2175۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

❶ صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب كراهية الشرب قائما (5243) والترمذى كتاب الأشربة، باب ماجاء فى النهى عن الشرب قائماً (3424)

❷ متفق عليه : البخارى، كتاب الأشربة، باب آنية الفضة (5634) مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم استعمال أوانى الذهب ...... (5353)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الَّذِي يَشْرَبُ فِي آنِيَةٍ مِنْ فِضَّةٍ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ. ❶

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔‘‘

فوائد:...... قیمتی دھاتوں سے بنے برتن یہ انسان کے اندر احساس تفاخر جگاتے ہیں اور کبر پیدا کرتے ہیں جو کہ انتہائی معیوب صفات ہیں اور آخرت کی تباہی کا باعث ہیں اسی لیے کافروں کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا: " هى لهم فى الدنيا وهى لكم فى الآخرة ." (ابن ماجه: صحيح) یہ ان کے لیے دنیا جبکہ تمہارے لیے آخرت میں ہیں (دیکھیے آئندہ حدیث)

2176۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ حُذَيْفَةَ إِلَى الْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَى بِهِ وَجْهَهُ فَقُلْنَا اسْكُتُوا فَإِنَّا إِنْ سَأَلْنَاهُ لَمْ يُحَدِّثْنَا فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ قَالَ أَتَدْرُونَ لِمَ رَمَيْتُهُ قُلْنَا لَا قَالَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُهُ وَذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَقَالَ هُمَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ. ❷

عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم حذیفہؓ کے ساتھ مدائن گئے۔راستے میں انہوں نے پانی مانگا۔تو ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لایا۔تو انہوں نے اس کے چہرے پر پھینک دیا۔ہم نے کہا خاموش رہو۔اگر ہم نے اب پوچھا تو وہ اب نہیں بتائیں گے۔بعد میں انہوں نے خود ہی کہا: کیا تم جانتے ہو میں نے اسے کیوں پھینکا؟ ہم نے کہا نہیں۔انہوں نے کہا: میں نے اسے منع کیا تھا، اور انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے سونے اور چاندی کے برتن میں پانی پینے اور باریک اور موٹے ریشم پہننے سے منع فرمایا۔اور فرمایا کہ وہ کافروں کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں۔

---

❶ متفق عليه: البخارى، كتاب الأطعمة، باب الأكل فى إناء مفضض (5426) ومسلم، كتاب اللباس، والزينة، باب تحريم، استعمال إناء الذهب ...... (5361)

❷ متفق عليه: البخارى، كتاب الأطعمة، باب الأكل فى إناء مفضض (5426) ومسلم، كتاب اللباس، والزينة، باب تحريم استعمال إناء الذهب والفضة (5361)

[26]..... بَاب فِيْ تَخْمِيرِ الْإِنَاءِ

برتنوں کے ڈھانپنے کا بیان

2177۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ حَدَّثَنِي جَابِرٌ قَالَ ....

حَدَّثَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِلَبَنٍ فَقَالَ أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرِضُ عَلَيْهِ عُوْدًا. ❶

ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس دودھ لے کر گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ تم نے اسے ڈھانپا کیوں نہیں۔ اگر چہ ایک ترچھی لکڑی ہی رکھ لیتے۔

فوائد:...... برتن کو ڈھانپ کر رکھنا یہ کئی قسم کے مصائب و آلام سے حفاظت کا باعث ہے مسلم و ابن ماجہ میں اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے "لا یکشف انـاء" (شیطان) ایسے برتن کو ننگا نہیں کر سکتا اور ایک حدیث کے مطابق آسمان سے اترنے والی مصیبتیں ننگے برتن کو بھی متاثر کرتی ہیں جبکہ ڈھکے برتن محفوظ رہتے ہیں۔ صحیح بخاری میں ہے کہ برتن ڈھانپتے ہوئے بسم اللہ کہنا چاہیے۔

2178۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِتَغْطِيَةِ الْوَضُوْءِ وَإِيكَاءِ السِّقَاءِ وَإِكْفَاءِ الْإِنَاءِ. ❷

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ وضو کا پانی ڈھانپ کر رکھیں اور مشکیزوں کے منہ باندھ کر رکھیں اور برتن الٹا کر کے رکھیں۔

[27]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

پینے کی چیز میں پھونکنے کی ممانعت

2179۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ حَبِيبٍ..........

عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ مَرْوَانُ لِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ قَالَ نَعَمْ. ❸

ابوالمثنی جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مروان نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ وہ پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے منع کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: "ہاں۔"

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب جواز شرب الخمر (5210)

❷ صحيح : ابن ماجه، كتاب الأشربة، باب تخمير الاناء (3411)

❸ صحيح : دیکھئے گزشتہ (2167)

فوائد:...... (۱) پانی میں پھونک مارنے سے پرہیز کرنا چاہیے یہی حکم دوسری مادی اشیاء کا ہے مثلاً چاہے وغیرہ کہ ان کوٹھنڈا کرنے کی غرض سے پھونک مارنے کی بجائے کسی دوسرے ذریعے سے ٹھنڈا کرلیا جائے یا تنکا وغیرہ ہٹانے کے لیے چمچ وغیرہ استعمال کرلیا جائے (۲) بعض علماء اس سبب پانی پر دم کرنے سے بھی منع کرتے ہیں جبکہ مخالفین اسے خاص حالت قرار دے کر اس کی اباحت کے قائل ہیں (تفصیل کے لیے دیکھیے۔الدین الخالص)

2180۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ . ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے پینے کی چیز میں پھونکنے سے منع کیا۔

[28]..... بَاب فِي سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا

لوگوں کو پانی پلانے والا خود آخر میں پیئے

2181۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ ....

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا. ❷

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قوم کو پلانے والا خود آخر میں پیتا ہے۔''

فوائد:...... پانی پلانے والا سب سے آخر میں پانی پیئے گا یہی حکم ہر اس خدمتگار کے لیے ہے جو عوام الناس کی خدمت پر مامور ہے اسی اعتبار سے امرا اور رؤسا کو چاہیے عوام کی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد اپنی ضروریات پر توجہ دیں۔یقیناً یہ سوچ اگر معاشروں ،ملکوں کی سطح پر پھیل جائے تو یہ عافیت کے گہوارے بن جائیں اور رعایا جذبہ خدمت سے سرشار ہو جائے۔(واللہ الموفق)



---

❶ صحيح : ابوداؤد، كتاب الأشربة، باب في النفخ في الشراب (3728) والترمذی، كتاب الأشربة، باب ماجاء في كراهية النفخ في الشراب (1888)

❷ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيلها (681) وابن ماجه، كتاب الأشربة، باب ساقي القوم آخرهم شربا (3434)

۱۰...... ومن كتاب الرؤيا

خوابوں کے بیان میں

"الـــرُّؤية " اس کی جمع رُؤیَاآتی ہے اس کا معنی خواب ہے خواب کو سمجھنے سمجھانے کے لیے مختلف دانشور وں وعقلاء نے اپنے نظریات پیش کیے مگر اس کی حقیقت صحیح طور پر آشکار نہیں ہوسکی ،علامہ ابن خلدون اس بارے لکھتے ہیں نفس ناطقہ اپنی روحانیت کی بدولت آنے والے واقعات کی بخوبی مطالعہ کر لیتا ہے اور اپنی قوت ادراک سے کام لیتا ہے کبھی یہ علم کمزور ہوتا ہے یعنی خیالی تمثیل ومحاکات کے باعث زیادہ صاف نہیں ہوتا تب اس کی تعبیر کی ضرورت پیش آتی ہے اور کبھی یہ علم قوی ہوتا ہے محاکات کی بندشوں سے میرا ایسی صورت میں اس کی تعبیر کی حاجت نہیں ہوتی ۔بہرصورت ہماری تحقیق کے مطابق خوابوں کا الگ جہان ہے جس کو عالم رؤیا کہتے ہیں اور خواب بھی انسان کے لیے بہت بڑی نعمت ہے۔

[1]..... بَاب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾

آیت ﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ کی تفسیر

2182۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَوْلُ اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقَالَ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ أَوْ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي قَالَ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ. ❶

عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت کہتے ہیں کہ میں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم! لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم نے ایسی بات پوچھی ہے کہ تم سے پہلے کسی نے یا فرمایا کہ میری امت میں سے کسی نے نہیں پوچھی۔پھر فرمایا: ''یہ اچھا خواب ہے جسے مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے لئے دیکھا جاتا ہے۔''

❶ صحيح : احمد، 315/5، والترمذي، كتاب الرؤيا، باب قوله (لهم البشرى فى الحياة الدنيا)

فوائد:...... مومنوں کو دنیا میں ملنے والی خوشخبری کا طریقہ کار نیک خواب ہیں کیونکہ وحی کا سلسلہ تو انبیاء کے ساتھ خاص ہے لہٰذا عام مؤمن بندے تک اللہ کے پیغام پہنچانے کا طریقہ یا تو الہام ہے کہ اچانک دل میں القاء کر دیا جائے یا اسے سونے میں حقیقت سے آگاہ کر دیا جائے۔

[2]..... بَاب فِي رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ

مسلمان کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے

2183۔ أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ ....

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ. ❶

عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مومن کا خواب علم نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔''

فوائد:...... (۱) آپؐ کے تئیس سالہ دور نبوت میں پہلے چھ ماہ آپ کو خوابوں کے ذریعے آگاہی ہوتی رہی ہے ہوتا یہ ہے کہ جو کچھ آپ ﷺ کو خواب میں نظر آتا وہ دن کو روشنی کی طرح واضح ہو جاتا لہٰذا تئیس سالوں کو چھ مہینے کی صورت میں تقسیم کیا جائے تو یہ چھیالیس حصے نبوت کے بنتے ہیں ان میں سے ایک پہلا حصہ فقط خوابوں پر مشتمل ہے اس اعتبار سے یہ نبوت کا چھیالیسواں حصہ قرار پایا (۲) نبوت کا حصہ ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اس میں نبوی وصف پیدا ہوگیا اس سے فقط تشبیہ مراد ہے کہ جس طرح اونچی آواز اشھد ان لا الہ الا اللہ کہنے والا مؤذن نہیں ہوتا اگرچہ یہ اذان کا ہی کلمہ ہے اسی طرح خواب دیکھنے والے کو حامل جزء النبوۃ نہیں کہا جاسکتا (الفتح)

[3]..... بَاب ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ

نبوت ختم ہوگئی ہے اور بشارتیں باقی ہیں

2184۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ ....

عَنْ أُمِّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ

ام کرز کعبیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''نبوت ختم ہوگئی اور خوش خبریاں

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب التفسير، باب الرؤيا الصالحة جزء من ستة واربعين جزءًا من النبوة (6988) ومسلم، كتاب الرؤيا باب كون الرؤيا من الله وأنها جزء من النبوة

وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ. ❶ | باقی رہ گئی ہیں۔"

فوائد:...... (۱) ثابت ہوا آپ ﷺ آخری پیغمبر تھے آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں (۲) نبوت کے اختتام کی بناء پر اب رحمٰن کا اپنے بندوں کو آگاہی کا طریق کار انہیں خوشخبریاں عطا کرتا ہے جو کہ صالح خوابوں کے ذریعے ہونگی البتہ صالح خواب وہی ہوگا جو دین وشریعت کے تابع ہو ورنہ وہ شیطان کو دھوکہ تو ہوسکتا ہے رحمٰن کی رہنمائی ہرگز نہیں ۔ نیز غیر نبی کا خواب دین میں دلیل نہیں ہے۔

[4]..... بَاب فِي رُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَنَامِ

خواب میں نبی ﷺ کو دیکھنا

2185۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ مِثْلِي. ❷

عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حقیقتاً مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔"

فوائد:...... (۱) صحابہ رضی اللہ عنہم کے حق میں تو یہ حدیث صریح الدلالۃ تھی جب کہ ہمیں کچھ تفصیلی آگاہی کی ضرورت ہے یعنی اگر تو آپ ﷺ کی شکل ایسی ہی نظر آتی ہے جو کہ قرآن سنت سے ملنے والی معلومات کے مطابق ہے اور خواب میں کوئی ایسی بات بھی نہیں ہوتی جو کہ شریعت کے برعکس ہو تو پھر ممکن ہے آج آپ ﷺ کی زیارت کرنے والا واقع آپ ﷺ ہی کی زیارت کر رہا ہو ورنہ شیطان تو جھوٹ بول ہی سکتا ہے کہ کسی اور کی صورت اپنا کر آ کر کہہ دے کہ میں رسول اللہ ہوں "فافهم يهديك الله" (۲) اگر آپ ﷺ اچھی صورت میں نظر آئیں تو یہ دیکھنے والے کے اچھے ہونے کی علامت ہے اگر کوئی کمی وغیرہ نظر آئے تو یہ اصل میں دیکھنے والے کے دین میں موجود ہے (الفتح) لہٰذا خواب دیکھنے والے کو اس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔

2186۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

---

❶ صحیح: ابن ماجه، كتاب تعبير الرؤيا، باب الرؤيا الصالحه يراها المسلم أو ترى له (3496)

❷ صحیح: الترمذي، كتاب الرؤيا، باب ماجاء في قول النبي من رأني في المنام فقد رأني) (2279) وابن ماجه، كتاب تعبير الرؤيا، باب رؤية النبي ﷺ (3900)

عَنْ أَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَآنِی فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ. ❶

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حقیقتاً مجھے ہی دیکھا۔''

[5]..... بَاب فِيمَنْ يَرٰی رُؤْيَا يَكْرَهُهُ
بُرا خواب دیکھنے والے شخص کے متعلق

2187۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا يَخَافُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ. ❷

عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ جب کوئی برا خواب دیکھے جس سے ڈرتا ہو تو اپنی بائیں طرف تین دفعہ تھوکے اللہ تعالیٰ کی شیطان سے پناہ مانگے اس سے اسے تکلیف نہیں پہنچے گی۔''

فوائد:...... (۱) ''الحُلم'' خواب میں نظر آنے والے فاسد خیالات کا نام ہے (۲) برے خیالات وخواب شیاطین کے سبب ہوتے ہیں لہٰذا ایسی صورت میں انکی تحقیر وتذلیل کے لیے تین دفعہ تھوکا جائے گا (۳) بائیں طرف کو خاص کرنے کی وجہ ہے کہ دائیں کے برعکس یہ گندگی اور ناپسندیدہ چیزوں کا مقام ہے (۴) خوابوں کے نقصان وہ اثرات ہوتے ہیں خواب دیکھنے کے بعد درج بالا اُمور سرانجام دینے سے بندہ اس سے محفوظ رہتا ہے۔

2188۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ..........

سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُوْلُ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِي فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِي قَتَادَةَ قَالَ وَأَنَا

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں: ''میں خواب دیکھتا تھا اور بیمار ہو جاتا تھا میں نے اس کا ذکر ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے کہا: ''میں بھی خواب دیکھتا تھا جس سے بیمار

❶ متفق عليه: البخاری، كتاب التعبير، باب من رأى النبی فی المنام (6996) ومسلم، كتاب الرؤيا، باب قول النبی ﷺ (5880)

❷ متفق عليه: البخاری، كتاب الطب، باب النفث فی الرقية (5747) ومسلم، كتاب الرؤيا، باب فی كون الرؤيا من الله (5863)

إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ. [1]

ہو جاتا تھا۔حتی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے:''اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے تم میں سے جو اپنی پسند کا خواب دیکھے تو اللہ کی تعریف کرے اور اچھے آدمی کے علاوہ اور کسی سے بیان نہ کرے اور جب برا خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین دفعہ تھوکے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور اسے کسی سے بیان نہ کرے اس طرح اسے ضرر نہیں پہنچے گا۔''

فوائد:...... ''لا یحدث به احدا'' سے معلوم ہوا کہ برا خواب کسی کو بیان کرنے سے احتراز کرنا چاہیے کیونکہ بیان کرنے کا یہ نقصان ہے کہ اگر کوئی بری تعبیر منہ سے نکال دے تو وہ پوری ہو جاتی ہے حدیث میں ہے کہ خواب پرندے کی ٹانگ کے ساتھ بندھا ہوتا ہے تعبیر بیان کرنے پر وہ واقع ہو جاتا (ترمذی) لہٰذا جیسی کوئی منہ سے بات نکالے گا ویسا ہی ہو جائے گا اسی لیے اگر بیان کرنا بھی پڑے تو ایسے آدمی کا انتخاب کیا جائے جو سمجھدار ہو اور علم التعبیر سے آگاہ ہو اور حدیث میں ہے ''لا تحدث الا جبیباً اولبیباً.'' (ترمذی) (خواب) فقط پیارے یا سمجھدار آدمی کو بیان کرو۔

[6]..... بَابُ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ

خواب تین طرح کے ہوتے ہیں

2189۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَالرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ بُشْرَى مِنَ اللَّهِ وَالرُّؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالرُّؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ بِهِ الْإِنْسَانُ نَفْسَهُ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُهُ فَلَا

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔اچھا خواب اللہ کی طرف سے بشارت ہوتا ہے اور ایک خواب شیطان کی طرف سے غمگین کرنے کے لئے ہوتا ہے اور ایک خواب وہ ہے کہ انسان اس میں اپنے دل میں خیالات دوہرایا کرتا ہے لہٰذا

[1] صحیح: سابقہ تخریج ملاحظہ کیجئے۔

يُحَدِّثْ بِهِ وَلْيَقُمْ وَلْيُصَلِّ. ❶

جب کوئی ایسی بات دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اسے چاہیے کہ اٹھ جائے اور دعا کرے۔"

[7] بَاب أَصْدَقُ النَّاسِ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا

لوگوں میں سے زیادہ سچا خواب زیادہ سچے انسان کا ہوتا ہے

2190۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا. ❷

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب قیامت قریب ہوگی تو ایسے بہت کم ہوگا کہ مومن کا خواب جھوٹا ہو اور ان میں زیادہ سچا خواب اس کا ہوگا جو ان سے زیادہ سچ بولنے والا ہوگا۔

فوائد:...... (۱) اخیر دور میں زمانہ قریب آجائے گا وقت انتہائی تیزی سے گزرے گا (۲) ایسے دور میں اہل ایمان کے خواب حقیقتوں پر مبنی ہوں گے اور سب سے سچا خواب سب سے سچے بندے کا ہوگا امام مہلب رحمہ اللہ لوگوں کو تین درجات میں تقسیم کرتے ہیں (ا) انبیاء: ان کے خواب فقط سچائی پر مبنی ہوتے ہیں بسا اوقات یہ تعبیر کے محتاج ہوتے ہیں (ب) نیک لوگ: انکے اکثر خواب تعبیر کے محتاج ہوتے ہیں (ج) ان کے علاوہ بقیہ لوگوں کے خوابوں میں سچے، جھوٹے ملے جلے ہوتے ہیں (تنقیح الرواۃ)

[8]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ أَنْ يَحْتَلِمَ الرَّجُلُ رُؤْيَا لَمْ يَرَهَا

ان دیکھا خواب بیان کرنے کی ممانعت

2191۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ..........

عَنْ عَلِيٍّ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مَنْ كَذَبَ فِي حُلُمِهِ كُلِّفَ عَقْدَ شَعِيرَتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ❸

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اپنے خواب میں جھوٹ ملائے گا قیامت کے دن اسے ایک جو گرہ لگانے کے لئے دیا جائے گا۔"

فوائد:...... (۱) جھوٹا خواب بیان کرنا انتہائی قبیح حرکت ہے (۲) ایسے شخص کو ناممکن کام کا مکلّف

❶ متفق علیه: البخاری، کتاب التعبیر، باب القید فی المنام (7017) ومسلم، کتاب الرؤیا، باب فی کون الرؤیا من الله (5865)

❷ صحیح: سابقہ حدیث کی ایک طرف ہے۔

❸ صحیح بالشواهد: تاریخ بغداد للخطیب 93/11 الترمذی، کتاب الرؤیا، باب فی الذی یکذب فی حلمه (2281)

ٹھہرایا جائے گا نہ یہ کام وقوع پذیر ہو اور نہ ہی اس کی بخشش کی کوئی سبیل نکلے۔

[9]..... بَاب أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ

سحری کے وقت خواب سچا ہوتا ہے

2192۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ. ❶

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سحری کے وقت کا خواب بہت سچا ہوتا ہے۔''

فوائد:...... مذکورہ حدیث کی سند گرچہ ضعیف ہے بہر حال حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک جب کہ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں اسے صحیح قرار دیا ہے اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کی صحت کی جانب اشارہ کیا ہے (تنقیح الرواۃ) کے اوقات میں سچے خواب آنے کی وجہ یہی ہے کیونکہ اس وقت خیالات منتشر نہیں ہوتے ذہن یکسو ہوتا ہے اور معدہ خالی ہونے کی وجہ سے بخارات بھی ذہن کی طرف نہیں چڑھتے کہ جس سے ذہن میں فاسد خیالات پیدا ہوں اور کیونکہ فرشتوں کے نزول کا وقت ہوتا ہے واللہ اعلم (فتح الباری)

[10]..... بَاب كَرَاهِيَةِ أَنْ يُعْبَرَ الرُّؤْيَا إِلَّا عَلَى عَالِمٍ أَوْ نَاصِحٍ

عالم یا ناصح کے علاوہ کسی اور سے خواب بیان کرنے کی کراہت

2193۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا تَقُصُّوا الرُّؤْيَا إِلَّا عَلَى عَالِمٍ أَوْ نَاصِحٍ. ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ فرماتے تھے: خواب کو عالم یا خیر خواہ کے علاوہ کسی اور سے بیان نہ کرو۔''

فوائد:...... ابوداؤد کے الفاظ ہیں ''لا تقصّها الا علی وادٍّ او ذی راي۔ '' خواب صرف چاہنے والے اور صاحب رائے شخص کو بیان کرو ترمذی میں ہے '' لا تحدّث الا حبیباً او لبیباً ۔ ''صرف

---

❶ ضعيف : الترمذى، كتاب الرؤيا، باب (بهم البشرى فى الحياة الدنيا)

❷ صحيح : الترمذى، كتاب الرؤيا، باب فى تأويل مايستحب منها ومايكره (2280)

پیارے وعقلمند کے سامنے (خواب) بیان کرو۔ان سے معلوم ہوتا ہے کہ خواب ایسے بندے کے سامنے بیان کیا جائے جو سنتے ہی الٹی سیدھی منہ سے نکالنے کی بجائے سوچ سمجھ کر اچھی بات ہی منہ سے نکالے کیونکہ تعبیر کرنے والے کے مطابق ہی خواب واقع ہو کر رہتا ہے (دیکھئے آئندہ اثر)

[11]..... بَاب الرُّؤْيَا لَا تَقَعُ مَا لَمْ تُعَبَّرْ

خواب کی تعبیر بیان کرنے سے پہلے اس کا اثر واقع نہیں ہوتا

2194- أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيعَ بْنَ عُدُسٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهِ..........

أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الرُّؤْيَا هِيَ عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يُحَدَّثْ بِهَا فَإِذَا حُدِّثَ بِهَا وَقَعَتْ . ❶

ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''خواب جب تک بیان نہ کیا جائے موقوف رہتا ہے، اور جب اسے بیان کر دیا جائے تو وہ واقع ہو جاتا ہے۔''

فوائد:...... گویا کہ خواب کو پرندے سے تشبیہ دی گئی ہے جیسے کہ ایک مربع الحرکۃ پرندہ ہو اس کی ٹانگ کے ساتھ معلق شئے ہلکی سی جنبش سے گر پڑتی ہے اسی طرح گویا تقدیر کے وقوع کے لیے معبر کے ہونٹوں کی حرکت ہی کافی ہوتی ہے جیسا کہ الطیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

[12]..... بَاب فِي رُؤْيَةِ الرَّبِّ تَعَالَى فِي النَّوْمِ

خواب میں رب تعالیٰ کو دیکھنا

2195- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ وَسَأَلَهُ مَكْحُولٌ أَنْ يُحَدِّثَهُ قَالَ ....

سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَائِشٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ رَأَيْتُ رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى فَقُلْتُ أَنْتَ

عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے: ''میں نے اپنے رب کو بہت اچھی صورت میں دیکھا۔اس نے فرمایا: ''تمہیں علم ہے کہ فرشتے کس کے متعلق بات کر رہے ہیں؟'' میں نے

---

❶ صحيح : ابو داؤد، كتاب الأدب، باب ماجاء في الرؤياء (5020) والترمذي، كتاب الرؤيا باب اذا رأى في المنام مايكره (2278)

أَعْلَمُ يَا رَبِّ قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَتَلَا وَكَذٰلِكَ نُرِيْ إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ. [1]

کہا: ''تو ہی بہتر جانتا ہے اے میرے پروردگار، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے دونوں پستانوں کے درمیان محسوس کی، پس میں نے آسمان وزمین کی ہر چیز کو جان لیا، اور آپ نے یہ آیت تلاوت کی: ''اور اسی طرح ہم نے ابراہیم کو زمین وآسمان کی بادشاہت دکھائی تا کہ وہ یقین کرنے والوں سے ہو جائے'' (سورۃ انعام: ۷۵)

فوائد:...... (۱) احمد کے ہاں معاذ رضی اللہ عنہ سے صحیح ہے (قلت لا ادری یا رب) سوال اس کا یہ جواب (أنت یا اعلم یا ربّ) 2 دفعہ تکرار کے ساتھ ہوا جب کہ ترمذی کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے 3 مرتبہ (لا ادری) کہا تھا (۲) ان صفات والی احادیث پر ایمان لانا لازم ہے بغیر کسی تاویل تمثیل وتشبیہ وتعطیل کے امام جوینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان ظواہر کے بارے علماء کے مختلف مسالک ہیں کچھ ان کی تاویل کے قائل ہیں وہ قرآنی آیات اور صحیح احادیث میں اس کا احترام کرتے ہیں جب کہ ائمہ سلف تاویل سے رک جانے کے قائل ہیں ان کے نزدیک ان ظاہری دلائل کو اسی طرح مانا جائے گا اور ان کی تشریح ومعنی رب تعالیٰ کے سپرد ہونگے (۳) لہٰذا سلف وخلف کا یہی عقیدۃ ہے جیسا کہ استواء کے متعلق سوال جواب میں سلف سے منقول ہے ''الاستواء معلوم و کیفیة مجهول والایمان به واجب ۔والسؤال عنه بدعة.'' اللہ عرش پر مستوی ہونے کا ہمیں علم ہے جب کہ کیفیت سے ہم ناواقف ہیں اس پر ایمان لانا فرض جب کہ اس بارے سوال بدعت ہے کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان صفات کو جیسے سنا ویسے ہی مان لیا کسی نے کیفیت بارے دریافت نہیں کیا (واللہ اعلم) (۴) بعض لوگ اس حدیث کی بناء پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بشریت سے نکال دیتے ہیں اور کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سبھی کچھ جان گئے تھے جو ہوا اور جو ہونے والا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوح وقلم سبھی کا علم تھا ۔حالاں یہ لوگ قرآن کو پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ واضح فرماتے ہیں (۱) ﴿قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۔ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوْحَى إِلَيَّ وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ﴾ (الاحقاف:9) کہ دو میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں مجھے یہ نہیں پتہ میرے ساتھ (آخرت میں) کیا ہونا اور تمہارے ساتھ کیا۔ میں تو صرف اپنی طرف ہونے والی وحی کی پیروی کرتا ہوں اور میں صرف واضح ڈرانے والا ہوں ۔

[1] حسن بالشواهد: السنة لابن ابی عاصم (465) واحمد 243/5، والترمذی، كتاب التفسير، باب ومن سورة (ص) 3233

(ب) ﴿قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰهُ ط وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ﴾ (الاعراف:188)

''کہہ دو میں اپنے نفع ونقصان کا مالک نہیں ہوں مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب دان ہوتا تو میں بہت سی خیر کو اکھٹا کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی میں تو صرف ڈرانے والا خوشخبری دینے والا ہوں۔'' چنانچہ یہ اور اس جیسے بہت سے دلائل ہیں جو اس بات پر شاہد ہیں کہ آپ ﷺ بشر ہی تھے اور آپ کو انسانوں کی طرح ہی فقر وغنی، صحت ومرض لاحق ہوتی تھی لیکن آپ ﷺ اللہ کے رسول اور مبلغ امین تھے اور ان صفات کی بناء پر ساری کائنات کے امام تھے جب کہ مذکورہ دلائل کو سامنے رکھتے ہوئے حدیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کا سوال فرشتوں کے جھگڑنے کے بارے تھا جو کہ آپ ﷺ کو معلوم کروایا گیا اور آپ ﷺ فقط انہیں امور سے آگاہی حاصل کر سکے۔ (واللہ اعلم)

2196۔ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ قُطْبَةَ..........

عَنْ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ مَنْ رَأَى رَبَّهُ فِي الْمَنَامِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. [1]

یوسف کہتے ہیں کہ ابن سیرین نے کہا: ''جس نے خواب میں اپنے رب کو دیکھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

[13]..... بَاب فِي الْقُمُصِ وَالْبِئْرِ وَاللَّبَنِ وَالْعَسَلِ وَالسَّمْنِ وَالتَّمْرِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ فِي النَّوْمِ

قمیض، کنواں، دودھ، شہد، گھی اور کھجور وغیرہ کا خواب میں دیکھنا

2197۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَا إِذَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ فَقَالَ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے: ''میں سو رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ لوگ میرے پاس پیش کئے جا رہے ہیں۔ اور انہوں نے قمیض پہنی ہوتی تھیں جن میں سے کچھ قمیضیں سینے تک پہنچی تھیں اور کچھ اس سے نیچے تھیں۔ میرے سامنے عمرؓ بن خطاب بھی پیش کئے گئے۔ انہوں نے ایسا

[1] ضعيف : الكامل لابن عدى (2622/7)

مَنْ حَوْلَهُ فَمَاذَا تَأَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الدِّينَ . [1]

کرتہ پہنا ہوا تھا جو زمین پر لگ رہا تھا۔" آپ ﷺ کے آس پاس کے لوگوں نے کہا، یا رسول اللہ ﷺ اس کی کیا تعبیر ہے؟ آپؐ نے فرمایا: "دین۔"

فوائد:...... (۱) معبر کے لیے قرآن وسنت کا عالم ہونا ضروری ہے تاکہ وہ قرآن وسنت میں غور کر کے اس کی تعبیر کر سکے (۲) خواب میں قمیض کا نظر آنا یہ بندے کی دینداری کی علامت (۳) فضیلت عمر رضی اللہ عنہ سے آگاہی ہوتی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ دین کے معاملے میں سب سے آگے تھے۔

2198۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ ....

أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَا لِيْ مَبِيْتٌ إِلَّا فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَصْبَحَ يَأْتُوْنَهُ فَيَقُصُّوْنَ عَلَيْهِ الرُّؤْيَا قَالَ فَقُلْتُ مَا لِيْ لَا أَرٰى شَيْئًا فَرَأَيْتُ كَأَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ فَيُرْمٰى بِهِمْ عَلٰى أَرْجُلِهِمْ فِيْ رَكِيٍّ فَأُخِذْتُ فَلَمَّا دَنَا إِلَى الْبِئْرِ قَالَ رَجُلٌ خُذُوْا بِهِ ذَاتَ الْيَمِيْنِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظْتُ هَمَّتْنِي رُؤْيَايَ وَأَشْفَقْتُ مِنْهَا فَسَأَلْتُ حَفْصَةَ عَنْهَا فَقَالَتْ نِعْمَ مَا رَأَيْتَ فَقُلْتُ لَهَا سَلِي النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ . [2]

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے زمانہ میں مسجد نبوی میں سویا کرتا تھا۔ اور صبح کے وقت لوگ نبی ﷺ سے اپنے خواب بیان کرتے۔ میں نے کہا: مجھے کیا ہے؟ میں خواب نہیں دیکھتا۔ پھر میں نے دیکھا کہ لوگ جمع ہوئے ہیں اور ایک کنویں میں پاؤں کے بل ڈالے جا رہے ہیں۔ اور میں بھی پکڑ لیا گیا۔ جب میں کنویں کے قریب گیا تو ایک آدمی نے کہا اس کو دائیں سے پکڑو جب میں جاگا تو اپنے خواب کی وجہ سے غمگین تھا۔ میں اس سے ڈر گیا۔ میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا۔ انہوں نے کہا: تو نے بہت اچھا دیکھا ہے۔ میں نے درخواست کی کہ نبی ﷺ سے اس سے متعلق سوال کیجیے۔ انہوں نے آپ ﷺ سے سوال کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "عبداللہؓ بہت اچھا آدمی اگر رات کو نماز پڑھتا ہوتا۔"

فوائد:...... (۱) بالغ آدمی مسجد میں سو سکتا ہے (۲) مجبوری کی حالت میں حالت جنابت میں مسجد

[1] متفق علیه: البخاری، کتاب الإیمان والشرائعه، باب تفاضل أهل الإیمان فی الأعمال (23) ومسلم، کتاب فضائل الصحابه، باب مناقب عمرؓ بن خطاب ابی حفص القرشی العدوی h (3691)

[2] متفق علیه: البخاری، التهجد، باب فضل قیام اللیل (1131) ومسلم، کتاب فضائل الصحابه، باب من فضائل عبدالله بن عمر رضی اللہ عنہ (6320)

سے گزرا جا سکتا ہے (۳) پریشان خواب کسی اپنے چاہنے والے یا کسی سمجھدار کے سامنے بیان کرنا چاہیے (۴) خواب بسا اوقات موجود کوتاہیوں کی طرف اشارے کے لیے بھی آتے ہیں (۵) تہجد کی ادائیگی انسان کی اچھائی کی علامت ہے۔

2199۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْفَزَارِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ..........

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكُنْتُ إِذَا نِمْتُ لَمْ أَقُمْ حَتّٰى أُصْبِحَ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي اللَّيْلَ. ❶

نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کو نقل کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا جب میں سوتا تھا۔تو صبح ہونے سے پہلے نہیں اٹھتا تھا۔"اس کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہ رات کو نماز پڑھا کرتے تھے۔" یہ نافع کا کہنا ہے۔

فوائد:...... (۱) خواب میں دودھ کا نظر آنا یہ علم کی جانب اشارہ ہوتا ہے (۲) آپ ﷺ کے علم سے عمر رضی اللہ عنہ نے کثیر حصہ پایا جس سے ان کی فضیلت سے آگاہی حاصل ہوتی ہے چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ سے کئی علمی آثار ملتے ہیں جن سے ان کی فقاہت وعلم کا اندازہ ہوتا ہے اور سمجھ آتی ہے کہ فقیہ آدمی کے لیے فقاہت عمر رضی اللہ عنہ کو سمجھنا از حد ضروری ہے۔

2200۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أُتِيتُ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ فِي ظُفُرِي أَوْ قَالَ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ نَاوَلْتُ فَضْلَهُ عُمَرَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَوَّلْتَهُ قَالَ الْعِلْمَ. ❷

ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: "میں سویا ہوا تو۔میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا۔میں نے اسے پیا۔حتی کہ میں ناخنوں تک سیر ہو گیا۔میں نے بقیہ دودھ عمرؓ کو دیا۔" لوگوں نے کہا: یا رسولُ اللہ! اس کی کیا تعبیر ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: "علم۔"

2201۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ..........

---

❶ اسنادہ جید: سابقہ کا تکرار ہے۔

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب العلم، باب فضل العلم (82) ومسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب من فضائل عمر رضی اللہ عنہ (6140)

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اللَّبَنُ الْفِطْرَةُ وَالسَّفِينَةُ نَجَاةٌ وَالْجَمَلُ حُزْنٌ وَالْخُضْرَةُ الْجَنَّةُ وَالْمَرْأَةُ خَيْرٌ . ❶

محمد بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کہ مجھ سے نبی ﷺ کے ایک صحابی نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ دودھ کا دیکھنا اسلام ہے۔ اور کشتی کا دیکھنا نجات ہے۔ اور اونٹ غم، اور سبزہ جنت اور عورت کا دیکھنا بھلائی ہے۔

2202۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ هُوَ ابْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ..........

عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ مِمَّا يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَلْيَقُصَّهَا عَلَيَّ فَأَعْبُرَهَا لَهُ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْتُ ظُلَّةً بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ تَنْطِفُ عَسَلًا وَسَمْنًا وَرَأَيْتُ أُنَاسًا يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا فَمُسْتَكْثِرٌ وَمُسْتَقِلٌّ وَرَأَيْتُ سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ فَأَعْلَاكَ اللّٰهُ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ الَّذِي بَعْدَكَ فَعَلَا فَأَعْلَاهُ اللّٰهُ ثُمَّ أَخَذَهُ الَّذِي بَعْدَهُ فَعَلَا فَأَعْلَاهُ اللّٰهُ ثُمَّ أَخَذَهُ الَّذِي بَعْدَهُ فَقُطِعَ بِهِ ثُمَّ وُصِلَ فَاتَّصَلَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِي فَأَعْبُرَهَا فَقَالَ اعْبُرْهَا وَكَانَ أَعْبَرَ النَّاسِ لِلرُّؤْيَا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَمَّا الظُّلَّةُ فَالْإِسْلَامُ وَأَمَّا الْعَسَلُ

عبداللہؓ بن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابیوںؓ سے فرماتے تھے: تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہو تو وہ مجھے بتائے میں اس کی تعبیر بتاؤں گا۔" کہتے ہیں: ایک آدمی آیا اور اس نے کہا یا رسولؐ اللہ! میں نے آسمان اور زمین کے درمیان ایک سائبان دیکھا جس سے شہد اور گھی ٹپک رہا ہے۔ اور میں نے ایک رسی دیکھی جو آسمان سے زمین تک پہنچی ہوئی ہے۔ اور میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا اس میں سے ہتھیلی بھر بھر کر لے رہے ہیں۔ کوئی زیادہ لیتا ہے اور کوئی تھوڑا۔ تو آپ ﷺ رسی پکڑ کر اوپر چڑھ گئے۔ اللہ نے آپ ﷺ کو اوپر چڑھایا۔ پھر آپ کے بعد والا شخص اُسے پکڑ کر اوپر چڑھایا۔ تو اس کو بھی اللہ نے اوپر چڑھا دیا۔ پھر اس کے بعد والا شخص اس کو پکڑ کر اوپر چڑھا۔ اسے بھی اللہ نے اوپر چڑھا دیا۔ پھر اس بعد کے والے شخص نے اس کو پکڑا تو وہ کاٹ دی گئی۔ پھر اسے جوڑ دیا گیا۔ پس وہ جڑ گئی، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت دیجیے میں اس کی تعبیر بیان کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کی تعبیر بیان کرو۔"

❶ اسناده ضعيف

وَالسَّمْنُ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَةُ الْعَسَلِ وَلِينُ السَّمْنِ وَأَمَّا الَّذِينَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهُ فَمُسْتَكْثِرٌ وَمُسْتَقِلٌّ فَهُمْ حَمَلَةُ الْقُرْآنِ ﴿ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ، تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللَّهُ بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ، ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ ﴾ فَقَالَ ﷺ أَصَبْتَ وَأَخْطَأْتَ فَقَالَ فَمَا الَّذِي أَصَبْتُ وَمَا الَّذِي أَخْطَأْتُ فَأَبَى أَنْ يُخْبِرَهُ. ❶

اور رسول اللہ ﷺ کے بعد ابو بکرؓ اچھی تعبیر کرتے تھے، انہوں نے کہا: کہ وہ سائبان اسلام ہے۔ اور شہد کی مٹھاس اور گھی کی چکنائی سے مراد قرآن ہے۔ اور وہ لوگ جو ہتھیلیاں بھر بھر کر لے رہے تھے کوئی زیادہ لیتا تھا اور کوئی کم تو وہ لوگ قرآن حاصل کرنے والے ہیں۔ اور رسی جو آسمان سے زمین تک پہنچی ہوتی ہے اس سے مراد وہ حق ہے جس پر آپؐ ہیں۔ آپ ﷺ نے اس کو پکڑا پس اللہ نے آپؐ کو اس کے ذریعے بلند کیا۔ پھر آپ ﷺ کے بعد اسے کوئی آدمی پکڑے گا۔ تو وہ بھی اس کے ذریعے بلند ہوگا پھر وہ آدمی اسے پکڑے گا اور وہ بھی اس کے ذریعے بلند ہوگا۔ پھر اسے ایک اور آدمی پکڑے گا تو وہ کاٹ دی جائے گی۔ پھر اسے ملا دیا جائے گا تو وہ اس کے ذریعے بلند ہو جائے گا، میرا باپ آپ ﷺ پر قربان ہو، یا رسول اللہ ﷺ! مجھے بتائیں میں نے صحیح کہا یا غلط؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے صحیح بھی کہا ہے اور غلط بھی'' ۔تو انہوں نے کہا۔ میں نے صحیح کیا کہا اور غلط کیا کہا؟ آپ ﷺ نے انہیں یہ بتانے سے انکار کر دیا۔

فوائد:...... (۱) عَبَرَ (نَصَرَ) اس کا معنی ہے تاویل وتفسیر کرنا۔ عابر کہتے ہیں کسی خاص شئے میں نظر ڈالنے والے کو اور اسی طرح ''معبر'' ایک شیے سے دوسری شئے پر استدلال کرنے والے کو کہتے ہیں۔ نَطَفَ (نَصَرَ) کا معنی قطرہ قطرہ کر کے تھوڑا تھوڑا ٹپکنا۔ (۲) کسی مسئلے کا حل درپیش ہو تو استاذ اپنے کسی لائق شاگرد کو وضاحت کی اجازت دے سکتا ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ خلافت عثمان رضی اللہ عنہ میں کچھ نہ کچھ گڑ بڑ پیدا ہوگی بہر حال بعد میں معاملہ سلجھ جائے گا۔

---

❶ متفق علیه: البخاری، کتاب التعبیر، باب من لم یراء الرؤیا لأول عابر اذا لم یصب (7046) ومسلم، کتاب الرؤیا، باب فی تاؤیل الرؤیا (5887)

2203- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا مِسْكِينُ الْحَرَّانِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ..........

عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ شَمْسًا أَوْ قَمَرًا شَكَّ أَبُو جَعْفَرٍ فِي الْأَرْضِ تُرْفَعُ إِلَى السَّمَاءِ بِأَشْطَانٍ شِدَادٍ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ذَاكَ ابْنُ أَخِيكَ يَعْنِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَفْسَهُ. ❶

عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کہتے ہیں۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا سورج یا چاند زمین پر ہیں۔ اور یہ سخت رسیوں کے ذریعے آسمان پر اٹھایا جا رہا ہے۔ اس بات کا آپ ﷺ سے ذکر کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تمہارا بھتیجا ہے یعنی خود رسول اللہ ﷺ۔''

فوائد:...... (۱) اس سے معلوم ہوا سورج یا چاند کے اٹھائے جانے سے مراد کسی عظیم ہستی کے اٹھائے جانے کا اشارہ ہوتا ہے (۲) خواب ضروری نہیں کہ اپنے متعلق ہی دیکھا جائے بلکہ اپنے متعلقین کے متعلق بھی خواب نظر آ سکتا ہے۔

2204- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرِيدَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ....

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ كَأَحْسَنِ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا أَيْضًا بَقَرًا وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَإِذَا هُوَ النَّفَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ. ❷

ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا تو اس کا سرا ٹوٹ گیا۔ یہ وہ مصیبت تھی جو احد کے دن مسلمانوں کو پہنچی۔ میں نے دوسری دفعہ اسے حرکت دی تو وہ پہلے جیسی اچھی ہو گئی۔ تو یہ فتح مکہ اور مسلمانوں کی جمعیت تھی۔ جو اللہ نے دی۔ میں نے اس میں ایک گائے بھی دیکھی اور اللہ بہتر ہے۔ وہ گائے احد کے دن مسلمانوں کی جماعت تھی (جو شہید ہوئی اور بھلائی' وہ اس بھلائی اور سچائی کا بدلہ تھا جو اللہ نے ہمیں یوم بدر کے بعد دیا۔''

❶ اسناده صحيح : كشف الأستار للبزار 397/1 (844) مزید دیکھئے مجمع الزوائد 9/23-24

❷ متفق عليه : البخاري، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الاسلام (36222) ومسلم، كتاب الرؤيا، باب رؤيا النبي ﷺ (5893)

فوائد:...... خواب میں تلوار کے ٹوٹنے کو دیکھنا یہ نقصان پہنچنے کی جانب اشارہ ہے اور تلوار صحیح سلامت لہرانا یہ فتح وکامرانی کی نشانی ہے۔

2205۔ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ كَأَنِّي فِي دِرْعٍ حَصِينَةٍ وَرَأَيْتُ بَقَرًا يُنْحَرُ فَأَوَّلْتُ أَنَّ الدِّرْعَ الْمَدِينَةُ وَأَنَّ الْبَقَرَ نَفَرٌ وَاللّٰهِ خَيْرٌ وَلَوْ أَقَمْنَا بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا دَخَلُوا عَلَيْنَا قَاتَلْنَاهُمْ فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا دُخِلَتْ عَلَيْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَفَتُدْخَلُ عَلَيْنَا فِي الْإِسْلَامِ قَالَ فَشَأْنَكُمْ إِذًا وَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لِبَعْضٍ رَدَدْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَأْيَهُ فَجَائُوا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَأْنَكَ فَقَالَ الْآنَ إِنَّهُ لَيْسَ لِنَبِيٍّ إِذَا لَبِسَ لَأْمَتَهُ أَنْ يَضَعَهُ حَتّٰى يُقَاتِلَ . [1]

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے خواب دیکھا گویا کہ میں مضبوط زرہ پہنے ہوئے ہوں۔ اور ایک بیل (البقرہ کا اطلاق گائے اور بیل ہر دو پر ہوتا ہے) دیکھا جو ذبح کیا جا رہا ہے۔ میں نے تعبیر کی کہ زرہ تو مدینہ ہے اور وہ بیل کچھ لوگوں کی جماعت ہے' اور اللہ ہی بہتر ہے' اگر ہم مدینہ میں ہی رہتے، اگر وہ ہم پر داخل ہوتے تو ہم ان سے لڑتے۔ مسلمانوں نے کہا: اللہ کی قسم! وہ لوگ کفر میں (دورِ جاہلیت میں) تو ہم پر داخل نہیں ہوئے، کیا اب حالت اسلام میں ہم ان کو اپنے اوپر داخل کر لیں؟ آپ نے فرمایا: ''پھر تم جو چاہو کرو۔'' انصار نے آپس میں کہا: ہم نے نبی ﷺ کی رائے نہیں مانی' پھر وہ آئے انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ کو اختیار ہے آپ نے فرمایا: ''اب؟' نبی جب اپنی زرہ پہن لیتا ہے تو اسے لائق نہیں کہ وہ لڑائی کے بغیر اسے اتارے۔''

فوائد:...... (۱) مدینہ مسلمانوں کے لیے محفوظ قلعہ ہے یہاں اسلام دشمن قوتیں یورش نہیں کر سکتیں (۲) جنگ احد میں آپ ﷺ کا ارادہ مدینہ میں ٹھہر کر ہی لڑنے کا تھا (۴) ساتھیوں کا مشورہ اگرچہ حکم نہیں ہوتا۔ بہرحال اگر زیادہ لوگ مصر ہوں تو ان کی مان لینا اسوۂ رسول ہے (۵) نبی کے ہتھیار پہن لینے پر بغیر جنگ یا کافروں کو ذلیل کیے بغیر انہیں اتارنا جائز نہیں۔

2206۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ....

[1] صحيح على شرط مسلم : احمد3/351، والطبقات لابن سعد 2/1/31-32

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ أَكْرَهُ الْغُلَّ وَأُحِبُّ الْقَيْدَ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ . ❶

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ فرماتے تھے: ''میں خواب میں طوق دیکھنے کو برا جانتا ہوں اور قید (بیڑیوں) کو پسند کرتا ہوں قید دین کی مضبوطی ہے۔''

فوائد:...... خواب میں بیڑیوں کا نظر آنا کہ بندہ ان میں جکڑا ہوا ہو یہ دین ثابت قدمی کی علامت ہے۔

2207۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ ....

عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الشَّعْرِ تَفِلَةً أُخْرِجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ فَأُسْكِنَتْ مَهْيَعَةَ فَأَوَّلْتُهَا وَبَاءَ الْمَدِينَةِ يَنْقُلُهَا اللّٰهُ إِلَى مَهْيَعَةَ . ❷

عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے: ''میں نے خواب میں ایک کالی اور پریشان بالوں والی میلی کچیلی عورت دیکھی۔ جو مدینہ سے نکال کر 'مہیعہ' میں ٹھہرائی گئی۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کہ کہ وہ مدینہ کے وبا ہے جسے اللہ نے مہیعہ میں بھیج دیا۔''

فوائد:...... (۱) تفلۃ گندی بدبودار کو کہتے ہیں (۲) جب مسلمان ہجرت کر کے مدینہ آئے تو یہاں وبا پھیلی تھی جس کی وجہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم بیمار ہو گئے اور بلال رضی اللہ عنہ مکہ کو یاد کر کے شعروں کی صورت میں پریشانی کا اظہار کرتے۔ آپ ﷺ کو صحابہ رضی اللہ عنہم کی جب یہ پریشانی معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! ہمیں مکہ کی طرح مدینہ محبوب کر دے اور اس کی بیماری کو جحفہ منتقل کر دے۔ چنانچہ آپ ﷺ کی دعا قبول ہوئی اور بطور علامت آپ ﷺ کو خواب میں ساری حقیقت سے آگاہ کر دیا گیا۔

2208۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ ....

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا مِنَ الْأَيَّامِ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنَّ رَجُلًا أَتَانِي بِكُتْلَةٍ مِنْ تَمْرٍ فَأَكَلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا نَوَاةً فَآذَتْنِي حِينَ مَضَغْتُهَا ثُمَّ

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک روز فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ کہ ایک شخص نے مجھے کھجور سے بھرا ہوا پیمانہ دیا۔ میں نے اسے کھایا۔ اس میں ایک گٹھلی تھی جب میں نے اسے چبایا تو اس نے مجھے تکلیف دی۔ پھر

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب التعبیر، باب القید فی المنام (7017) ومسلم، فی الرؤیا (2263)

❷ صحیح البخاری، کتاب التعبیر الرؤیا، باب اذا رأی انہ أخرج الشئ من کوۃ ...... (7038) واحمد (137/2)

أَعْطَانِي كُتْلَةً أُخْرَى فَقُلْتُ إِنَّ الَّذِي أَعْطَيْتَنِي وَجَدْتُ فِيهَا نَوَاةً آذَتْنِي فَأَكَلْتُهَا فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ نَامَتْ عَيْنُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَذِهِ السَّرِيَّةُ الَّتِي بَعَثْتَ بِهَا غَنِمُوا مَرَّتَيْنِ كِلْتَاهُمَا وَجَدُوا رَجُلًا يَنْشُدُ ذِمَّتَكَ فَقُلْتُ لِمُجَالِدٍ مَا يَنْشُدُ ذِمَّتَكَ قَالَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ. [1]

اس نے مجھے دوسرا پیمانہ دیا تو میں نے کہا: ''جو پیمانہ تم نے مجھے پہلے دیا تھا۔ اس میں ایک گٹھلی تھی جس سے مجھے تکلیف ہوئی پھر میں نے اسے کھا لیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''یا رسول اللہ آپ کو سکون کی نیند نصیب ہو! یہ وہی لشکر ہے جو آپ نے بھیجا ان کو دو دفعہ مال غنیمت ملا۔ دونوں دفعہ انہوں نے ایک آدمی پایا جو آپ کا ذمہ یاد دلاتا تھا۔'' میں نے مجاہد سے کہا: آپ کا ذمہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: لا الہ الا اللہ کہتا تھا۔

فوائد:...... (۱) ''کُتْلَة'' یہ متفقہ رائے رکھنے والی جماعت کو کہتے ہیں اور اسی طرح کسی بھی چیز کے اکٹھے ٹکڑے کو بھی (۲) سریۃ کو حاصل ہونے والا سبھی بہترین وعمدہ تھا کیونکہ وہ کفار سے حاصل کیا گیا تھا البتہ کسی مسلمان کا مال اس کی اجازت کے بغیر لیا گیا ہو وہ ناپاک وناپسندیدہ اور تکلیف کا باعث ہے جیسا کہ حدیث سے واضح ہے۔

2209۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ حَدَّثَنَا يُونُسُ هُوَ ابْنُ بُكَيْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَتْ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَهَا زَوْجٌ تَاجِرٌ يَخْتَلِفُ فَكَانَتْ تَرَى رُؤْيَا كُلَّمَا غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَلَّمَا يَغِيبُ إِلَّا تَرَكَهَا حَامِلًا فَتَأْتِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَتَقُولُ إِنَّ زَوْجِي خَرَجَ تَاجِرًا فَتَرَكَنِي حَامِلًا فَرَأَيْتُ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ أَنَّ سَارِيَةَ بَيْتِي انْكَسَرَتْ وَأَنِّي وَلَدْتُ غُلَامًا أَعْوَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرٌ

زوجۂ نبی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ اہل مدینہ میں ایک عورت تھی۔ جس کا شوہر تاجر تھا۔ (سفر پہ) آتا جاتا رہتا تھا۔ جب اس کا شوہر باہر ہوتا تھا تو وہ خواب دیکھا کرتی تھی۔ اور وہ اسے حاملہ چھوڑ کر باہر جاتا تھا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہتی میرا خاوند تجارت کے لئے باہر گیا تھا اور مجھے حاملہ چھوڑ گیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے گھر کا ایک ستون ٹوٹ گیا ہے۔ اور میں نے ایک کانا بچہ جنا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا خواب ہے تمہارا شوہر تمہارے پاس انشاء اللہ خیریت سے لوٹے گا۔ اور

[1] ضعیف: مجالد بن سعید ضعیف ہے۔ احمد 399/3

يَرْجِعُ زَوْجُكِ عَلَيْكِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى صَالِحًا وَتَلِدِينَ غُلَامًا بَرًّا فَكَانَتْ تَرَاهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ تَأْتِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَيَقُولُ ذٰلِكَ لَهَا فَيَرْجِعُ زَوْجُهَا وَتَلِدُ غُلَامًا فَجَائَتْ يَوْمًا كَمَا كَانَتْ تَأْتِيهِ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غَائِبٌ وَقَدْ رَأَتْ تِلْكَ الرُّؤْيَا فَقُلْتُ لَهَا عَمَّ تَسْأَلِينَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَا أَمَةَ اللّٰهِ فَقَالَتْ رُؤْيَا كُنْتُ أُرَاهَا فَآتِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَسْأَلُهُ عَنْهَا فَيَقُولُ خَيْرًا فَيَكُونُ كَمَا قَالَ فَقُلْتُ فَأَخْبِرِينِي مَا هِيَ قَالَتْ حَتّٰى يَأْتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَعْرِضَهَا عَلَيْهِ كَمَا كُنْتُ أَعْرِضُ فَوَاللّٰهِ مَا تَرَكْتُهَا حَتّٰى أَخْبَرَتْنِي فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَئِنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاكِ لَيَمُوتَنَّ زَوْجُكِ وَتَلِدِينَ غُلَامًا فَاجِرًا فَقَعَدَتْ تَبْكِي وَقَالَتْ مَا لِي حِينَ عَرَضْتُ عَلَيْكِ رُؤْيَايَ فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ لَهَا مَا لَهَا يَا عَائِشَةُ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ وَمَا تَأَوَّلْتُ لَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَهْ يَا عَائِشَةُ إِذَا عَبَرْتُمْ لِلْمُسْلِمِ الرُّؤْيَا فَاعْبُرُوهَا عَلَى الْخَيْرِ فَإِنَّ الرُّؤْيَا تَكُونُ عَلَى مَا يَعْبُرُهَا

تمہارے ہاں نیک بچہ پیدا ہو گا۔ یہی خواب وہ دو یا تین مرتبہ دیکھتی۔ ہر مرتبہ وہ رسول ﷺ کے پاس آتی تھی۔ آپ ﷺ اسے اسی طرح کہتے۔ اس کا شوہر لوٹتا اور اس کے بچہ پیدا ہوتا۔ ایک دن وہ اس طرح آئی جیسے پہلے آیا کرتی تھی تو رسول اللہ ﷺ موجود نہیں تھے۔ اس نے وہی خواب دیکھا تھا میں نے اس سے کہا۔ اے اللہ کی بندی تو رسول اللہ ﷺ سے کیا پوچھنا چاہتی ہے؟ اس نے کہا میں خواب دیکھا کرتی تھی۔ اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر اس کے متعلق پوچھا کرتی تھی آپ ﷺ فرماتے "بہتر ہے۔" تو اسی طرح ہو جاتا جس طرح وہ فرماتے۔ میں نے کہا: مجھ سے اپنا خواب بیان کرو۔ اس نے کہا رسول اللہ ﷺ آئیں تو میں انہی کو بتاؤں۔ جس طرح میں پہلے بتاتی تھی۔ اللہ کی قسم! جب تک اس نے مجھے نہ بتایا میں نے اسے نہ چھوڑا۔ میں نے اسے کہا: اللہ کی قسم! اگر تیرا خواب سچا ہے تو تیرا شوہر مر جائے گا۔ اور تیرے ہاں برا لڑکا پیدا ہو گا۔ وہ بیٹھ کر رونے لگی۔ اور اس نے کہا مجھے اس وقت کیا ہو گیا تھا جب میں نے اپنا خواب تمہارے سامنے پیش کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ آئے اور وہ رو رہی تھی آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: "اے عائشہ! اسے کیا ہوا ہے؟ تو میں نے آپ ﷺ کو آ کے خواب اور تعبیر کی خبر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے عائشہ رضی اللہ عنہا! چھوڑو جب مسلمان کے خواب کی تعبیر کرو تو اچھی تعبیر کرو۔ کیونکہ خواب اسی طرح واقع ہو جاتا جس طرح اس کی تعبیر کیجاتی ہے۔" چنانچہ اللہ کی قسم اس کا شوہر

صَاحِبُهَا فَمَاتَ وَاللّٰهِ زَوْجُهَا وَلَا أُرَاهَا إِلَّا وَلَدَتْ غُلَامًا فَاجِرًا .[1] مر گیا اور میرا خیال ہے کہ اس کے ہاں بچہ بھی برا پیدا ہوا۔

فوائد:...... (۱) مذکورہ حدیث میں اگر چہ محمد ابن اسحاق رحمہ اللہ مدلس عن سے بیان کرتے ہیں لیکن ابن حجر رحمہ اللہ نے دارمی کے حوالے سے فتح الباری میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ (واللہ اعلم) (۲) خواب کی تعبیر کرتے ہوئے انتہائی احتیاط پیش نظر رہنی چاہیے (۳) معبر کو چاہیے کہ وہ کوشش کر کے اچھا استدلال کر کے اچھی تعبیر کرے اور یہ ذہن میں رکھے یہ میرے بیان کردہ طریقہ پر واقع ہو جائے گا (۴) اگر باوجود کوشش کے کوئی اچھی تعبیر نہ بن سکے تو بری تعبیر سے بھی آگاہ کیا جا سکتا ہے جیسا کہ یوسف علیہ السلام نے اپنے دو ساتھیوں کو ان کے خوابوں کی تعبیر بتائی تھی۔ (واللہ اعلم)



[1] رجاله ثقات : لیکن ابن اسحاق مدلس عن سے بیان کرتے ہیں، اس کے باوجود حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ دیکھئے الفتح (432/12)

۱۱...... ومن كتاب النكاح

نکاح کے بیان میں

نکاح ...... یہ باب نکح (ضَرَبَ) سے مصدر ہے اس کا معنی شادی کرنا، جماع کرنا دونوں ہی مستعمل ہیں۔ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لفظ نکاح لغت میں ''ملانا اور ایک دوسرے میں داخل ہونا'' کے معنی میں ہے اور شرعی طور پر اس کا حقیقی معنی شادی کرنا اور مجازی طور پر جماع کرنا ہے (فتح الباری) امام الزجاجی جزماً بیان کرتے ہیں کہ یہ دونوں کے لیے مشترک ہے۔ عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے ہی ترجیح دی ہے۔ (واللہ اعلم)

[1]..... بَاب الْحَثِّ عَلَى التَّزْوِيجِ
نکاح کی ترغیب دینا

2210۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الْمُغَلِّسِ ....

عَنْ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَدَرَ عَلَى أَنْ يَنْكِحَ فَلَمْ يَنْكِحْ فَلَيْسَ مِنَّا. ❶

ابن ابی نجیح کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کو نکاح کرنے کی طاقت ہو پھر وہ نکاح نہ کرے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

فوائد:...... (۱) شادی پر قدرت ہونے کے بعد بلاوجہ تاخیر یہ دین و دنیا کے خسارے کا باعث ہے۔ خصوصاً موجودہ ماحول میں اس سے سستی عظیم کوتاہی ہے۔ لہٰذا انسان جب بالغ ہو جائے اور نکاح کے اخراجات کے قابل ہو تو فوری نکاح ہی باعث خیر ہے (۲) (فلیس منا) کا معنی ہے۔ لیس علی طریقتنا یعنی وہ ہمارے طریقے پر نہیں نہ کہ وہ ملت سے ہی خارج ہے البتہ اگر وہ اس سنت سے اعراض

---

❶ مرسل ضعیف: اس کی مکمل تخریج ''مجمع الزوائد'' میں 7396 کے تحت مذکور ہے۔ نیز مراسیل لابی داؤد :202

کرے یا اس کے برعکس کو راجح سمجھے تو ایسی صورت میں وہ ملت سے خارج مقصود ہوگا۔ واللہ اعلم۔
(دیکھیے۔ ہماری کتاب " فلیس منا")

[2]..... بَاب مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَوْلٌ فَلْيَتَزَوَّجْ
جس کے پاس نکاح کی طاقت ہو کہ وہ نکاح کرے

2211۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ..........

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَبَابًا لَيْسَ لَنَا شَيْءٌ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ. [1]

عبداللہ کہتے ہیں کہ ہم چند نوجوان رسول ﷺ کے پاس تھے۔ ہمارے پاس کچھ نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو نکاح کی طاقت رکھتا ہے نکاح کرے۔ کیونکہ اس سے نگاہ نیچی رہتی ہے اور شرم گاہ کی حفاظت رہتی ہے۔ جو اس کی طاقت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے۔ کیونکہ روزہ شہوت کو توڑ دینے والا ہے۔"

فوائد:...... (۱)"الباءۃ" سے مراد نکاح وشادی ہے۔ باءۃ یہ المباءۃ سے ہے اور المباءۃ یہ منزل کو کہتے ہیں چونکہ شادی کرنے والا اپنی بیوی کو جگہ فراہم کرتا ہے اس لیے شادی پر باءۃ کا لفظ بولا جاتا ہے۔ (دیکھیے تحفہ) (۲) باءۃ سے مراد شادی کے اخراجات ہیں۔ امام نووی رحمہ اللہ کے مطابق یہی بات قابل ترجیح ہے۔ کیونکہ اگر بعض اہل علم کے مطابق اس سے مراد شہوت سے عاجزی ہو تو ایسے بندے کو شہوت توڑنے کے لیے روزے رکھنے کا حکم دینا کوئی معنی نہیں رکھتا (۳) روزے نوجوان غیر شادی شدہ حضرات کے لیے انتہائی تقویٰ و طہارت کا باعث ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے دیگر فضائل ان کی اہمیت کو دوچند کر دیتے ہیں۔ (وفقنا اللہ)

2212۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ..........

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَقِيَهُ عُثْمَانُ وَأَنَا مَعَهُ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا

سیّدنا علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ملے اور میں ان کے ساتھ تھا۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ

---

[1] أخرجه البخاري، كتاب النكاح، باب من لم يستطع الباءة فليصم (الحديث 5066) وأخرجه مسلم، كتاب النكاح، باب استحباب النكاح لمن تاقت اليه نفسه ووجد مؤنه (الحديث 3386)

عَبْدِالرَّحْمَنِ هَلْ لَكَ فِي جَارِيَةٍ بِكْرٍ تُذَكِّرُكَ فَقَالَ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَا مَعْشَرَالشَّبَابِ مَنْ كَانَ يَسْتَطِيعُ مِنْكُمْ الْبَائَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصُمْ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ . ❶

نے ان سے کہا اے ابوعبدالرحمن رضی اللہ عنہ کیا آپ کو ایسی لڑکی کی خواہش ہے جو آپ کو ماضی یاد دلائے؟ تو عبداللہ نے کہا: آپ نے یہ بات کہی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے۔ اے نوجوانوں کے گروہ! تم میں سے جو نکاح کی طاقت رکھتا ہے نکاح کرے۔ کیونکہ اس سے نگاہ نیچی اور شرم گاہ کی حفاظت رہتی ہے۔ اور جو طاقت نہیں رکھتا تو وہ روزہ رکھے۔ کیونکہ روزہ شہوت کو توڑ دیتا ہے۔

فوائد:...... (۱)"التَّبتلُ" کہتے ہیں نکاح نہ کرنے عورتوں سے الگ رہنے کو اسی سے بتول ہے جو کہ ایسی عورت کے لیے بولا جاتا ہے جو کہ مردوں سے الگ تھلک رہے اس میں حاجت نہ رہے۔ (۲) اسلام میں رہبانیت اختیار کرنا نکاح چھوڑ دینا جائز نہیں بلکہ آپ ﷺ کی سنت سے ایک سے زیادہ نکاحوں کا استحباب ثابت ہوتا ہے۔

[3]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ
عورتوں سے علیحدہ ہونے کی ممانعت

2213۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ..........

سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ لَقَدْ رَدَّ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى عُثْمَانَ وَلَوْ أَجَازَ لَهُ التَّبَتُّلَ لَاخْتَصَيْنَا . ❷

سیّدنا سعد بن ابووقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو عورتوں سے علیحدگی کی اجازت نہیں دی۔ اگر آپ ﷺ علیحدہ ہونے کی اجازت دے دیتے تو ہم خصی ہو جاتے۔

2214۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَسَنِ

---

❶ أخرجه البخاري، كتاب النكاح، باب قول النبي ﷺ من استطاع منكم البائة فليتزوج (الحديث 5065 - واخرجه مسلم، كتاب النكاح، باب استحباب النكاح لمن تاقت نفسه اليه و وجد مؤنه (الحديث 3384)

❷ أخرجه البخاري، كتاب النكاح، باب مايكره من التبتل والخصاء (الحديث 5073) واخرجه مسلم، كتاب النكاح، باب استحباب النكاح لمن تاقت اليه نفسه و وجد مؤنه واشتغال من عجز عن المؤن بالصوم (الحديث 3390)

عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّبَتُّلِ . ❶

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے الگ تھلگ ہوجانے سے منع کیا۔

2215۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ....

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا كَانَ مِنْ أَمْرِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ الَّذِيْ كَانَ مِنْ تَرْكِ النِّسَاءِ بَعَثَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ إِنِّي لَمْ أُومَرْ بِالرَّهْبَانِيَّةِ أَرَغِبْتَ عَنْ سُنَّتِي قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنْ سُنَّتِي أَنْ أُصَلِّيَ وَأَنَامَ وَأَصُومَ وَأَطْعَمَ وَأَنْكِحَ وَأُطَلِّقَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي يَا عُثْمَانُ إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ سَعْدٌ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ أَجْمَعَ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنْ هُوَ أَقَرَّ عُثْمَانَ عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ أَنْ نَخْتَصِيَ فَنَتَبَتَّلَ . ❷

سیّدنا سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب عثمان بن مظعون اس حالت میں تھے کہ وہ عورتوں کو ترک کرتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو بھیج کر انہیں بولایا۔ اور فرمایا ”اے عثمان! مجھے رہبانیت کا حکم نہیں دیا گیا۔ کیا تم میری سنت سے منہ پھیرتے ہو؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری سنت یہ ہے کہ میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور روزہ بھی رکھتا ہوں اور کھاتا بھی ہوں۔ اور نکاح کرتا ہوں اور طلاق بھی دیتا ہوں جس نے میری سنت سے روگردانی کی وہ مجھ سے نہیں۔ اے عثمان! تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے اور تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے۔“ سعدؓ کہتے ہیں اللہ کی قسم! مسلمانوں میں سے کچھ مرد اس بات پر آمادہ تھے کہ اگر رسول اللہ ﷺ نے عثمانؓ کو ان کی حالت پر قائم رکھا۔ تو ہم خصی ہوکر عورتوں سے علیحدہ ہو جائیں گے۔

فوائد:...... (۱) اسلام میں رہبانیت ممنوع اور سنت سے بے رغبتی ہے (۲) راتوں کو مسلسل قیام بلا آرام کیے اور دن مسلسل روزے بلا چھوڑے، یہ ولایت کی نہیں بلکہ سنت سے انحراف کی علامت ہے جو کہ

❶ اسنادہ صحیح: حسن کا تابعی سے ”عن“ کے صیغے سے روایت کرنا نقصان دہ نہیں ہے۔ اخرجہ ترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء فی النھی عن التبتل (الحدیث 1082) والنسائی، فی کتاب النکاح، باب النھی عن التبتل (الحدیث 3216) وابن ماجہ فی کتاب النکاح، باب النھی عن التبتل (الحدیث 1849)

❷ اسنادہ صحیح: یہ حدیث متفق علیہ ہے اس کی تخریج (حدیث 2213 کے تحت گزر چکی ہے۔

بجائے کسی خوبی کے دینی پسماندگی کی نشانی ہے اور طریقہ اسلام سے راہ انحراف ہے۔

[4]..... بَاب تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى أَرْبَعٍ

عورت سے چار چیزوں کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے

2216۔ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تُنْكَحُ النِّسَاءُ لِأَرْبَعٍ لِلدِّينِ وَالْجَمَالِ وَالْمَالِ وَالْحَسَبِ فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ .❶

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں سے چار باتوں کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے: دین' خوبصورتی' مال' حسب ونسب' تیرا ہاتھ خاک آلودہ ہو' دینداری کو اختیار کر۔''

فوائد:..... (۱)''الحسب'' یہ آباؤ اجداد اور اعزاء کے شرف کا نام ہے یہ لفظ حساب سے ماخوذ ہے کیونکہ عرب کی یہ عادت تھی کہ جب ایک دوسرے پر فخر کرتے تو اپنے آباء کے کارناموں کو شمار کرتے جس کے کارنامے زیادہ ہوتے اسے سب میں فوقیت حاصل ہو جاتی (دیکھیے فتح الباری) (۲) اصل میں آپ ﷺ ان چار خصلتوں کی خبر دے رہے ہیں کہ لوگ ان خصائل کی بنا پر شادی رچاتے ہیں جبکہ مسلمان کو تنبیہ ہے کہ دین والی کو ترجیح دے اس میں سعادت دارین ہے کیونکہ مال و دولت اور حسن مل جائے اور سکون نہ ملے تو یہ سبھی چیز بیکار و فضول معلوم ہوتی ہیں لہٰذا ایک مسلم کی یہی ترجیح ہونی چاہیے۔ قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ چار خصلتیں شادی کی ترغیب کا سبب بنتی ہیں یہ اس کے وجود کی خبر ہے نہ کہ امر واقعی بلکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان میں سے ہر قصد کی بناء پر شادی جائز ہے لیکن دین کا مقصد اولیٰ ہے۔

2217۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ .❷

جابر رضی اللہ عنہ بھی نبی ﷺ سے اس حدیث کی طرح بیان کرتے ہیں۔

---

❶ اخرجه البخاري، كتاب النكاح، باب الأكفاء في الدين (الحديث 5090) ومسلم في كتاب الرضاع، باب استحباب النكاح ذات الدين (الحديث 3620)

❷ اسناده صحيح: اس کی تخریج بھی سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

[5]..... بَاب الرُّخْصَةِ فِي النَّظَرِ إِلَى الْمَرْأَةِ عِنْدَ الْخِطْبَةِ
منگنی کے وقت عورت کو دیکھنے کی اجازت

2218۔ أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ ....

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ خَطَبَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا. ❶

مغیرہؓ بن شعبہ کہتے ہیں کہ انہوں نے انصار کی ایک عورت سے منگنی کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: جاؤ ''اور اسے ایک نظر دیکھ لو' کیونکہ اس سے تمہارے درمیان محبت پیدا ہوگی۔''

فوائد:...... شارع علیہ السلام نے اس کی اجازت مرحمت فرمائی ہے کہ جن دونفسوں کی شادی ہو انہیں ایک دوسرے کو دیکھنے کی اجازت دی جائے نہ کہ اسے غیرت کا مسئلہ بنایا جائے کیونکہ اس کا حکم دینے والی ہستی کائنات کی سب سے بڑی غیرت والی تھی۔ نکاح سے قبل عدم موافقت کی بنا پر راستے الگ کر لینا آسان ہے بجائے اس کے بعد میں کوئی تفریق کا سبب بنے۔ مگر جاہل لوگوں کو یہ حقیقت سمجھ نہیں آتی۔

[6]..... بَاب إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ مَا يُقَالُ لَهُ
جب آدمی نکاح کرے تو اسے کیا کہا جائے

2219۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ الْبَصْرِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُونُسَ قَالَ..........

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَدِمَ عَقِيلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْبَصْرَةَ فَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي جُشَمٍ فَقَالُوا لَهُ بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِينَ فَقَالَ لَا تَقُولُوا ذٰلِكَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ وَأَمَرَنَا أَنْ نَقُولَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ. ❷

حسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عقیل رضی اللہ عنہ بن ابوطالب بصرہ آئے اور بنوجشم کی ایک عورت سے نکاح کیا۔ لوگوں نے ان سے کہا: "بالرفاء والبنين". تو انہوں نے کہا: ''اس طرح نہ کہو' رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا ہے اور ہمیں یہ کہنے کا حکم دیا: ''بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ''. اللہ تعالیٰ تیرے لیے مبارک کرے، اور تجھ پر برکت فرمائے۔

---

❶ اسناده صحيح اس کی مکمل تخریج مجمع الزوائد (حدیث 7418) کے تحت مذکور ہے۔ اخرجه الترمذى، كتاب النكاح، باب ماجاء فى النظر الى المخطوبة (الحديث 1087) والنسائى، فى الكتاب النكاح، باب إباحة النظر قبل التزويج (الحديث 3235)

❷ صحيح : أخرجه النسائى، كتاب النكاح، باب كيف يدرو للرجل اذا تزوج (الحديث 3371) وابن ماجه فى كتاب النكاح، باب تهنئة النكاح (الحديث 1906)

فوائد:...... (۱)"الرّفاء" یہ رفو سے جو کہ اردو میں کپڑے پھٹاؤ وغیرہ کو دھاگے سے پر کرنے کے لیے ہوتا ہے اسی طرح اس کا معنی ملاپ واتفاق ہے (۲) حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے الحسن کے سماع کے بارے میں بے یقینی کا اظہار کیا ہے۔دیکھیے الفتح 222/9 جبکہ (سیر اعلام النبلاء) میں ابن علیہ کا قول ہے کہ عقیل کی وفات کی وقت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ چالیس سال کے اردگرد تھے۔عقیل کی بصرہ آمد پر ان سے سماع بعید نہیں۔واللہ اعلم (۳) لہٰذا مذکورہ حدیث کی صحت کے راجح ہونے پر معلوم ہوا کہ مسنون ادعیہ کا اہتمام اولیٰ بنسبت دوسرے دعاؤں کے۔

2220۔ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَفَّأَ لِإِنْسَانٍ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ . ❶

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کسی شخص کو نکاح کرنے پر دُعا دیتے تو یوں فرماتے تھے: "بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ اللہ تیرے لئے اور تجھ پر برکت فرمائے اور دونوں میں بھلائی پیدا فرمائے۔"

فوائد:...... (۱) کسی مسلم کی منگنی کے پیغام پر پیغام بھیجنا ممنوع ہے کیونکہ یہ دلوں میں بغض وحسد کا باعث بنتا ہے اور مسلمانوں کے آپس میں معاملات کے بگاڑ کا سبب ہے (۲) اسی طرح کسی ایک طے ہوتے سودے پر جا کر سودا کرنا ممنوع ہے البتہ بولی والی بیع اس سے مستثنیٰ ہے

[7]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ خِطْبَةِ الرَّجُلِ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ
اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرنے کی ممانعت

2221۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ أَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ . ❷

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرنے سے منع فرمایا۔

---

❶ حسن نعیم بن حماد کے سبب جبکہ ثقہ راویوں سے اس کی متابعت بھی موجود ہے۔ اخرجه ابو داؤد، كتاب النكاح، باب ميقال للمتزوج (الحديث 3130) والترمذى فى كتاب النكاح،باب ماجاء ما يقال للمتزوج (الحديث 1091) وصحيح ابن حبان(الحديث 4052)

❷ متفق عليه: أخرجه البخارى، كتاب البيوع،باب لا يبيع على بيع اخيه ولا يسوم على سوم اخيه حتى يأذن له أو يترك (الحديث 2140) ومسلم،فى كتاب النكاح،باب تحريم الخطبة على خطبة اخيه حتى يازن أو يترك(الحديث 3444)

2222۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ حَتّٰى يَأْذَنَ لَهُ. ❶

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی نہ کرے اور نہ اس کی بیع پر بیع کرے حتی کہ وہ اسے اجازت دے دے۔''

2223۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو.........

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ وَكَتَبَهُ مِنْهَا كِتَابًا أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَطَلَّقَهَا الْبَتَّةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَى أَهْلِهِ تَبْتَغِي مِنْهُمُ النَّفَقَةَ فَقَالُوا لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ وَعَلَيْكِ الْعِدَّةُ وَانْتَقِلِي إِلَى بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ وَلَا تُفَوِّتِينَا بِنَفْسِكِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أُمَّ شَرِيكٍ امْرَأَةٌ يَدْخُلُ عَلَيْهَا إِخْوَانُهَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَلٰكِنِ انْتَقِلِي إِلَى بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى إِنْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ لَمْ يَرَ شَيْئًا وَلَا تُفَوِّتِينَا بِنَفْسِكِ فَانْطَلَقَتْ إِلَى بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَلَمَّا حَلَّتْ ذَكَرَتْ أَنَّ مُعَاوِيَةَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَاهَا فَقَالَ

ابوسلمہؒ سے مروی ہے کہ فاطمہؓ بنت قیس نے ان سے بیان کیا اور انہوں نے ابوسلمہ کو فاطمہ کی طرف سے خط لکھا۔ کہ وہ قریش کے قبیلہ بنی مخزوم کے ایک شخص کے نکاح میں تھیں۔ اس نے انہیں تین طلاقیں دیں۔ انہوں نے اس کے خاندان کے پاس خرچ لینے کے لیے آدمی بھیجا تو انہوں نے کہا: ''(ہمارے ذمہ) تمہارا خرچ نہیں ہے۔'' یہ بات رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''تمہارے لیے خرچ نہیں ہے اور تم پر عدت ہے، تم ام شریکؓ کے گھر چلی جاؤ پھر ہم سے ملنا۔'' پھر فرمایا: ''ام شریکؓ کے پاس اس کے مہاجر بھائی آتے جاتے ہیں تم ابن ام مکتومؓ کے گھر رہو کیونکہ وہ اندھے آدمی ہیں اگر تو نے کپڑے اتار بھی دیے تو اسے کچھ نظر نہیں آئے گا۔ اس کے بعد ہم سے ملنا'۔ وہ ابن ام مکتومؓ کے گھر چلی گئیں۔ جب ان کی عدت پوری ہو گئی تو بتایا کہ معاویہؓ اور ابوجہمؓ نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''معاویہؓ غریب آدمی تھے، اور ابوجہمؓ اپنی لاٹھی اپنے

---

❶ متفق عليه : اخرجه البخاري، كتاب النكاح، باب لا يخطب على خطبة اخيه حتى ينكح او يدع (الحديث 5142) ومسلم، في كتاب النكاح باب تحريم الخطبة على خطبة اخيه حتى ياذن أو يترك (الحديث 3441)

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ لَا مَالَ لَهُ وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ فَأَيْنَ أَنْتَ مِنْ أُسَامَةَ فَكَأَنَّ أَهْلَهَا كَرِهُوا ذٰلِكَ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا أَنْكِحُ إِلَّا الَّذِيْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَنَكَحَتْ أُسَامَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ يَا فَاطِمَةُ اتَّقِي اللّٰهَ فَقَدْ عَلِمْتِ فِيْ أَيِّ شَيْءٍ كَانَ هٰذَا قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَالْفَاحِشَةُ أَنْ تَبْذُوَ عَلٰى أَهْلِهَا فَإِذَا فَعَلَتْ ذٰلِكَ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يُخْرِجُوْهَا. ❶

کندھے سے نہیں اتارتا، پس تم اسامہؓ سے کہاں ہو؟ پس گویا کہ اس کے خاندان والوں نے اسے ناپسند کیا، تو اس نے کہا: میں تو اسی سے نکاح کروں گی جس سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، چنانچہ اسامہؓ سے نکاح کرلیا۔ محمد بن عمرو کہتے ہیں کہ محمد بن ابراہیم نے کہا: اے فاطمہ! اللہ سے ڈرو کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ یہ کس مسئلہ کے بارے میں تھا۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فرمان باری ہے: اے نبی ﷺ! جب تم عورتوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت (کے دنوں کے آغاز) میں انہی طلاق دو اور عدت کا حساب رکھو، اور اپنے پروردگار اللہ سے ڈرتے رہو اور "تم انہیں ان کے گھروں سے مت نکالو اور نہ وہ خود نکلیں البتہ اگر وہ کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں تو نکال دو۔" (سورۃ الطلاق: ۱) فاحشہ یہ ہے کہ عورت اپنے کنبے والوں سے بدزبانی کرے اور جب وہ ایسا کرے تو ان کے لئے جائز ہے کہ اسے نکال دیں۔"

فوائد:...... (۱) طلاق بتہ یعنی تین طلاقوں کے بعد عورت کا رہائش وخرچہ دینا مرد کی ذمہ داری نہیں (۲) "ان وضعت ثیابك لم یر شیئاً" کے بارے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سے بعض اہل علم نے عورت کے لیے غیر مرد کو دیکھنا جائز ٹھہرایا ہے یہ ضعیف ہے جبکہ صحیح بات جمہور کی ہے کہ مرد کی طرح عورت پر بھی اجنبی مرد کو دیکھنا حرام ہے قرآن میں ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِمْ﴾ "مومنہ عورتوں سے کہو کہ اپنی نظر نیچی رکھیں۔" (شرح نووی) مذکورہ حدیث میں ہے کہ معاویہ وابوجہم رضی اللہ عنہ نے اکٹھے پیغام بھیج دیا اس کے متعلق مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ تب ہے جب وہ عورت پہلے پیغام والے پر راضی ہو (فرضیت به) تو ایسے وقت میں کسی دوسرے کے لیے پیغام بھیجنا جائز نہیں۔ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی کہتے ہیں (فرضیت

---

❶ صحیح اخرجه مسلم، کتاب الطلاق، باب المطلقه ثلاثا لا نفقة لها (الحدیث 3681) وابو داؤد، فی کتاب الطلاق، باب فی نفقة المبتوتة (الحدیث 2284)

به، وركَنَتْ اليه) وہ عورت راضی ہو جائے اور مائل ہو جائے جو ایسی حالت میں کسی دوسرے کے لیے منگنی کا پیغام بھیجنا ممنوع و ناجائز ہے۔ (تحفۃ الاحوذی) (۴) اگر کوئی مشورہ مانگے تو اسے پوری دیانتداری سے مشورہ دینا لازم ہے۔ حدیث میں المستشار امین ''جس سے مشورہ مانگا جائے وہ امین ہوتا ہے'' ایسی حالت میں کسی کو ضرر سے بچانے کے لیے دوسرے کی برائی بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں یہ چغلی میں شمار نہیں ہوگا۔

[8]..... بَاب الْحَالِ الَّتِي يَجُوزُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَخْطُبَ فِيهَا

کس حال میں آدمی کو منگنی کرنا جائز ہے

2224۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي هِنْدٍ حَدَّثَنَا عَامِرٌ ....

حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَالْعَمَّةُ عَلَى ابْنَةِ أَخِيهَا أَوِ الْمَرْأَةُ عَلَى خَالَتِهَا أَوِ الْخَالَةُ عَلَى بِنْتِ أُخْتِهَا وَلَا تُنْكَحُ الصُّغْرَى عَلَى الْكُبْرَى وَلَا الْكُبْرَى عَلَى الصُّغْرَى. ❶

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا کہ عورت سے اس کی پھوپھی کے نکاح میں ہوتے ہوئے نکاح کیا جائے۔ اور پھوپھی سے اس کی بھتیجی کے ہوتے ہوئے۔ اور عورت سے اس کی خالہ کے ہوتے ہوئے اور خالہ سے اس کی بھانجی کے ہوتے ہوئے۔ نہ بڑی کے ہوتے ہوئے چھوٹی سے نکاح کیا جائے اور نہ چھوٹی کے ہوتے ہوئے بڑی سے نکاح کیا جائے۔

فوائد:...... (۱) مذکورہ رشتوں یعنی پھوپھی بھتیجی اور خالہ بھانجی کو کوئی بندہ ایک ہی وقت میں اپنے نکاح میں نہیں لے سکتا (۲) قرآن میں حرام رشتوں کا ذکر ہے جس سے نکاح کرنا جائز نہیں ان رشتوں میں یہ رشتے مذکور نہیں اگر صرف قرآن کو حجت مانا جائے تو ان رشتوں کو حلال سمجھا جائے گا اور یہ حرام میں مبتلا ہونے کا باعث ہوگا۔ لہٰذا سمجھ آئی کہ قرآن کی طرح حدیث بھی حجت و پختہ دلیل ہے ورنہ ہمیں حرام کے ارتکاب سے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ العیاذ باللہ (۳) مذکورہ حدیث قرآن کریم کے عموم کو خاص کرتی ہے جس سے ثابت ہوا کہ سنت قرآن کی تخصیص کر سکتی ہے۔ (واللہ اعلم)

2225۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ....

---

❶ متفق علیه: اخرجه البخاری، كتاب النكاح، باب لتنكح المرأة على عمتها (الحديث 5109) و (الحديث 5110) ومسلم، فی كتاب النكاح، باب تحريم الجمع بين المرأة وعمتها وخالتها فی النكاح (الحديث 3429)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا. ❶

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بھتیجی اور پھوپھی خالہ اور بھانجی نکاح میں جمع کرنے سے منع فرمایا۔"

[9]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الشِّغَارِ
شغار کی ممانعت

2226۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشِّغَارِ. قَالَ مَالِكٌ وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ الْآخَرَ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَرٰى بَيْنَهُمَا نِكَاحًا قَالَ لَا يُعْجِبُنِي. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:"شغار یہ ہے کہ آدمی بغیر مہر کے اپنی لڑکی کا نکاح کسی سے اس طرح پر کرے کہ وہ اپنی لڑکی کا نکاح اس سے کر دے۔" ابو محمد سے کہا گیا:"اس نکاح کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔" انہوں نے فرمایا:"مجھے پسند نہیں ہے۔"

فوائد:...... "الشغار" کہا جاتا ہے "شغر القلب" جب کتا پیشاب کے لیے اپنا پاؤں اٹھاتا ہے جبکہ یہاں اس سے عورت کا دوسری عورت کے بدلے نکاح ہے۔ اس شرط پر کہ دونوں کے درمیان حق مہر نہ ہو۔ البتہ مہر ہو بھی تب بھی یہ ناپسندیدہ ہے جیسا کہ ابو محمد کا قول ہے۔ اور اس کے ناجائز ہونے کی حکمت یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ اختلافات کے وقت ایک گھر کا معاملہ بگڑتا ہے مگر عناد و سرکشی کرتے ہوئے ضد سے دوسرے کے گھر کو بربادی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ معاشرہ میں بالتجربہ ایسے رشتوں میں خیر کم نظر آتی ہے۔

[10]..... بَاب فِي نِكَاحِ الصَّالِحِينَ وَالصَّالِحَاتِ
نیک مردوں اور عورتوں کے نکاح کے متعلق

2227۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ أَبِي مُغِيثٍ حَدَّثَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ ....

---

❶ متفق عليه: اخرجه البخاري، كتاب النكاح، باب لا تنكح المرأة على عمتها (الحديث 5109) ومسلم، في كتاب النكاح، باب تحريم الجمع بين المرأة وعمتها أو خالتها في النكاح (الحديث 3422)

❷ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب النكاح، باب الشغار (الحديث 5113) ومسلم، في كتاب النكاح، باب تحريم النكاح الشغار وبطلانه (الحديث 3450)

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَنْكِحُوا الصَّالِحِيْنَ وَالصَّالِحَاتِ قَالَ أَبُوْ مُحَمَّد وَسَقَطَ عَلَيَّ مِنَ الْحَدِيثِ فَمَا تَبِعَهُمْ بَعْدُ فَحَسَنٌ . ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نیک مردوں اور عورتوں سے نکاح کرو۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ''اس حدیث کا یہ حصہ مجھ سے ساقط ہوگیا ہے تو جو کچھ بعد میں لوگوں کو ملا وہ اچھا ہے۔''

فوائد:...... نیک بچے یا بچی کے لیے اس کے ہم پلہ کوئی نیک رشتہ ہی تلاش کرنا چاہیے یہ شریعت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے بہترین اور نکاح کے دوام کے لیے اچھا ہے۔ قرآن میں ہے: ﴿ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (النور: 3) زانی مرد سے صرف زانیہ عورت یا مشرکہ ہی شادی کرتی ہے۔ اسی طرح زانیہ عورت سے زانی مرد یا مشرک مرد ہی شادی کرتا ہے اور مومنوں پر یہ حرام ہیں۔ معلوم ہوا دینداروں کے لیے دیندار رشتے ہی شریعت کے مطلوب ومقصود ہیں۔ ہمارے ہاں عموماً والدین رشتہ کرتے وقت فریق ثانی کے عقائد ونظریات کا خیال نہیں رکھتے، اور بڑے بڑے سلفی الفکر لوگ اہل شرک وبدعت سے تعلقات قائم کر لیتے ہیں اور پھر بعد میں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ (واللہ الموفق)

[11]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ
بغیر ولی کے نکاح کی ممانعت

2228۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ.........

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ . ❷

ابوبردۃ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ولی کے بغیر نکاح نہیں۔''

فوائد:...... اس روایت کو 30 کے قریب صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا ہے جن میں سے کچھ سندیں صحیح اور کچھ ضعیف ہیں۔ جمہور کے نزدیک شادی کے لیے ولی اور دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے ورنہ نکاح نہیں ہوگا۔ ولی یا باپ یا باپ کی عدم موجودگی میں دادا یا بھائی وغیرہ ہو سکتے ہیں۔ فقہ حنفی میں ولایت صحتِ نکاح کے لیے شرط نہیں، جبکہ یہ موقف سراسر کتاب وسنت کے اور عقل ودانش کے خلاف ہے اور عملاً آپ اس کی خرابیاں

❶ اسنادہ حسن: اس کی سند میں عمر بن کیسان راوی ہے جس کو امام بخاری نے ''تاریخ کبیر'' 189/6 اور ابن ابی حاتم نے ''الجرح والتعدیل'' 24/9 میں ذکر کیا ہے۔ لیکن اس پر جرح تا تعدیل نہیں کی جب کہ ابن حبان الثقات 182/7 میں اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

❷ صحیح: اخرجه ابو داؤد، کتاب النکاح، باب فی الولی (الحدیث 5085) والترمذی، فی کتاب النکاح، باب ماجاء لانکاح الابولی (الحدیث 1101)

دن بدن دیکھ رہیں ہیں کہ لڑکیاں لڑکے والدین سے بغاوت کرتے ہوئے بغیر ولی کے عدالت میں نکاح کرلیتے ہیں۔حالانکہ ایسا نکاح باطل ہے اوروالدین کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے دین ایسے رشتوں ،نکاحوں کی ہرگز حوصلہ افزائی نہیں کرتا،فقہ حنفی جس قدر پشت پناہی کرتی رہے یہ دین سے بھاگنے کے چور دروازے ہی ہیں جن سے خیر و بھلائی قطعاً نہیں آسکتی۔

2229۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ.........

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ. ❶

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بغیر ولی کے نکاح نہیں ہے۔''

2230۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَإِنِ اشْتَجَرُوا قَالَ أَبُو عَاصِمٍ وَقَالَ مَرَّةً فَإِنْ تَشَاجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ فَإِنْ أَصَابَهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا قَالَ أَبُو عَاصِمٍ أَمْلَاهُ عَلَيَّ سَنَةَ سِتٍّ وَأَرْبَعِينَ وَمِائَةٍ. ❷

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے۔اس کا نکاح باطل ہے' اس کا نکاح باطل ہے' اس کا نکاح باطل ہے' اگر وہ جھگڑا کریں تو جس کا کوئی ولی نہیں اس کا بادشاہ ولی ہے۔اگر مرد نے اس سے صحبت کی تو اس کی شرمگاہ کو حلال کرنے کی وجہ سے اس (عورت) کے لیے حق مہر ہے۔'' ابو عاصم کہتے ہیں: ''ابن جریج نے یہ حدیث مجھے ۱۴ ہجری میں لکھوائی تھی۔''

فوائد:...... (۱) عورت کا ولی کے بغیر نکاح حرام ہے۔(۲) جمہور کے مطابق عصبہ میں سے قریبی رشتہ دار ولی ہوگا۔چنانچہ اگر ایک مرتبے میں کئی افراد ہوں جو کہ سبھی ولی بننے کے اہل ہوں تو ان کے جھگڑے کی صورت میں یہ اختیار سلطان کو منتقل ہوجائے گا اور ان کی حیثیت ختم ہوجائے گی۔(۳) اگر بغیر ولی کے

---

❶ اسناده ضعيف : لیکن سابقہ حدیث کے شاہد کی بناء پر معنی صحیح ہے۔

❷ اسناده حسن: سليمان بن موسیٰ کی بناء پر۔ اخرجه ابوداؤد، كتاب النكاح، باب في الولی (الحديث 2083) والترمذی، في الكتاب النكاح، باب ماجاء لا نكاح الا بولی (الحديث 1102)

نکاح ہوگیا ہوتو دخول ہونے کی صورت میں عورت کو حق مہر دے کر علیحدہ کردیا جائے گا اوران کا نکاح ختم کردیا جائے گا۔

[12]..... بَاب فِي الْيَتِيمَةِ تَزَوَّجُ

یتیم لڑکی جو خود نکاح کرے

2231۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسٰى ....

عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تُسْتَأْمَرُ الْيَتِيمَةُ فِي نَفْسِهَا فَإِنْ سَكَتَتْ فَقَدْ أَذِنَتْ وَإِنْ أَبَتْ لَمْ تُكْرَهْ . ❶

سیّدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یتیم لڑکی سے نکاح کی اجازت لی جائے گی اگر وہ خاموش رہی تو اجازت ہوگی۔ اگر انکار کرے تو اسے مجبور نہیں کیا جائے گا۔''

فوائد:...... معلوم ہوا کہ یتیم بچی سے پوچھ کر اس کی شادی کی جائے گی اگر وہ موجودہ رشتے پر رضامند نہ ہو تو اسے مجبور کرنا خلافِ شریعت ہے۔ عموماً معاشرہ میں یتیم بچیوں کے جذبات کو مجروح کیا جاتا ہے جو سراسر ظلم کے زمرہ میں آتا ہے۔

[13]..... بَاب اسْتِئْمَارِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

کنواری اور بیوہ سے اجازت لینا

2232۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ وَإِذْنُهَا الصُّمُوتُ . ❷

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیوہ عورت کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح نہ کیا جائے اور نہ کنواری عورت کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح کیا جائے ان کی اجازت یہ ہے کہ وہ خاموش رہیں۔''

فوائد:...... (۱) شوہر دیدہ اور کنواری کی اجازت میں تھوڑا فرق ہے شوہر دیدہ کے لیے اپنی رائے کا اظہار لازم اور جبکہ کنواری کی خاموشی کو اس کی رضامندی پر محمول کیا جائے گا۔ مطلقہ، بیوی یا خلع عورت

---

❶ اسناده صحيح: ابن حبان(الحديث4085) موارد الظمآن (الحديث1298)

❷ متفق عليه: البخاری، كتاب النكاح، باب لاينكح الأدب وغير البكر والثيب إلا برضاهما (الحديث 5136) ومسلم، كتاب النكاح باب استئذان الثيب فى النكاح بالنطق والبكر بالسكوت(الحديث3458)

ازدواجی تجربات سے بخوبی آگاہ ہوتی ہے وہ کھل کر اپنی رائے کا اظہار کر سکتی ہے جبکہ کنواری بچی پر شرم وحیا کا پہلو غالب ہوتا ہے۔ (۲) ان سے مشورے یا اجازت کا مطلب یہی ہے کہ ولی ان کی اجازت کا پابند ہے اسے زبردستی کرنے کا کوئی اختیار نہیں ایسی صورت میں نکاح غیر صحیح ہوگا اور اسے فسخ کر دیا جائے گا اور جمہور کے نزدیک اگر اولیاء لڑکی کو اس کی منشاء کے خلاف مجبور کرتے ہیں ان کی ولایت ختم ہو جائے گی یہ حق قاضی کو منتقل ہو جائے گا (واللہ اعلم)

2233- أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ . ❶

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے اسی حدیث کو دوسری سند سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

2234- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا . ❷

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیوہ عورت کو ولی سے زیادہ اپنے نفس کا اختیار ہے۔ اور کنواری سے اس کے متعلق اجازت لی جائے۔ اس کی اجازت یہ ہے کہ چپ رہے۔''

فوائد:...... (۱) ''الأیم'' یہ الثیب کے ہم معنی ہے یعنی شوہر دیدہ (۲) یہاں احناف ''احق'' کے لفظ سے استدلال کرتے ہیں کہ اس کے لیے ولایت کی شرط نہیں جو کہ ضعیف ہے کیونکہ احق کا لفظ شراکت کا متقاضی ہے کہ دو شریکوں میں سے ایک کو فضیلت حاصل ہو نہ کہ دوسرا بالکل معدوم کر دیا جائے (واللہ اعلم) لہٰذا شوہر دیدہ عورت کی شادی میں اس کی رائے کو ترجیح دی جائے گی۔

2235- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي مَالِكٌ أَوَّلُ شَيْءٍ سَأَلْتُهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

---

❶ متفق علیہ یہی سابقہ حدیث والی تخریج ہی ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب استئذان الثیب فی النکاح بالنطق (الحدیث 3461) وابو داؤد، کتاب النکاح، باب فی الثیب (الحدیث 2098) و (الحدیث 2100)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تُسْتَأْذَنُ الْبِكْرُ وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا. ❶

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کنواری عورت سے نکاح کے متعلق اجازت لی جائے اس کی اجازت یہ ہے کہ خاموش رہے۔''

2236۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْأَيِّمُ أَمْلَكُ بِأَمْرِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا وَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا. ❷

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیوہ عورت کو اپنے معاملہ میں اپنے ولی سے زیادہ اختیار ہے اور کنواری عورت کے متعلق اس اجازت لی جائے۔ اس کی اجازت یہ ہے کہ وہ اقرار کرلے۔''

[14]..... بَابُ الثَّيِّبِ يُزَوِّجُهَا أَبُوْهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ

وہ بیوہ جس کا نکاح اس کے باپ نے کردیا ہو اور اسے ناپسند ہو

2237۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ..........

عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ وَمُجَمِّعَ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّيْنِ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ يُدْعَى خِذَامًا أَنْكَحَ بِنْتًا لَهُ فَكَرِهَتْ نِكَاحَ أَبِيهَا فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَرَدَّ عَنْهَا نِكَاحَ أَبِيهَا فَنَكَحَتْ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ فَذَكَرَ يَحْيَى أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّهَا كَانَتْ ثَيِّبًا. ❸

عبدالرحمٰن بن یزید اور مجمع یزیدؓ انصاری بیان کرتے ہیں انصار کے کے ایک آدمی جنہیں خدام کہا جاتا تھا نے اپنی بیٹی کا نکاح کیا۔ اور وہ اپنے والد کے کئے ہوئے نکاح کو پسند نہیں کیا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی تو اور آپ کے لیے اس کا ذکر کیا۔ آپؐ نے نکاح فسخ کردیا پھر اس نے ابولبابہؓ بن عبدالمنذر رسے نکاح کیا۔ یحیٰی نے ذکر کیا انہیں خبر ملی کہ وہ بیوہ تھی۔

---

❶ اسناده صحيح: (2231) کے تحت اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

❷ حسن: عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن موہب کے سبب (2231) کے تحت تخریج گزر چکی ہے۔

❸ صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب اذا زوج الرجل ابنته وهي كارهة من نكاحه مردود (الحديث 5138) وابوداؤد، کتاب النکاح، باب في الثيب (الحديث 2101) ابن ماجه، کتاب النکاح، باب من زوج ابنته وهي كارهة (الحديث 1873)

فوائد:...... شوہر دیدہ عورت کا نکاح اگر اس کی مرضی کے برخلاف کردیا جائے تو یہ نکاح نہ قابل قبول ہوگا اور قاضی اس نکاح کے فسخ کردے گا۔

2238۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيدَ ابْنِ جَارِيَةَ أَنَّ خَنْسَاءَ بِنْتَ خِذَامٍ زَوَّجَهَا أَبُوهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَدَّ نِكَاحَهَا. ❶

سیّدنا یزیدؓ بن جاریہ کے بیٹے عبدالرحمٰن اور مجمع سے منقول ہے کہ خنساءؓ بنت خدام کا نکاح اس کے والد نے کردیا۔ اور وہ بیوہ تھی تو اس نے اس نکاح کو ناپسند کیا۔ اور وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی تو آپ نے اس کا نکاح فسخ کردیا۔

[15]..... بَاب الْمَرْأَةِ يُزَوِّجُهَا الْوَلِيَّانِ
وہ عورت جس کا دو ولی نکاح کریں

2239۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَوْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ لَهَا فَهِيَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا. ❷

سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ یا سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس عورت کا نکاح دو ولی کریں تو وہ پہلے کے لئے ہوگی اور جو شخص دو آدمیوں سے بیع کرے تو مال دونوں میں سے پہلے کے لئے ہوگا۔''

فوائد:...... مذکورہ حدیث ضعیف ہے لیکن امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن قرار دیا ہے (ترمذی۔ باب ماجاء فی الولیین یزوّجان) اور کہتے ہیں کہ اہل علم کا اسی پر عمل ہے (لا تعلم بينهم فى ذلك اختلافًا) ہمیں کسی کے اختلاف کرنے کا علم نہیں۔ لیکن اگر دو ولی اکٹھے نکاح کردیں تو سبھی کا فسخ شمار ہوگا یہ ثوری، احمد، اسحاق رحمہم اللہ کا قول ہے (ترمذی)

2240۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ ....

---

❶ اسنادہ قوی: البخاری، کتاب النکاح، باب اذا زوج الرجل ابنته وهی کارهة (الحدیث 5138) ومالك، کتاب النکاح، باب جامع مالا یجوز فی النکاح (الحدیث 25)

❷ اسنادہ ضعیف: حسن کا سمرۃ سے سماع ثابت نہیں۔ ابوداؤد، کتاب النکاح، باب إذا أنكح الوليان (الحدیث 2280) الترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء فی الولیین یزوجان (الحدیث 1110)

عَنْ سَمُرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِهِ. ❶ سیدنا سمرة رسول ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

[16]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ

عورتوں سے متعہ کی ممانعت

2241۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ....

عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ سَارُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ اسْتَمْتِعُوا مِنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ وَالِاسْتِمْتَاعُ عِنْدَنَا التَّزْوِيجُ فَعَرَضْنَا ذٰلِكَ عَلَى النِّسَاءِ فَأَبَيْنَ أَنْ لَا نَضْرِبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُنَّ أَجَلًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ افْعَلُوا فَخَرَجْتُ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِي مَعَهُ بُرْدٌ وَمَعِي بُرْدٌ وَبُرْدُهُ أَجْوَدُ مِنْ بُرْدِي وَأَنَا أَشَبُّ مِنْهُ فَأَتَيْنَا عَلَى امْرَأَةٍ فَأَعْجَبَهَا شَبَابِي وَأَعْجَبَهَا بُرْدُهُ فَقَالَتْ بُرْدٌ كَبُرْدٍ وَكَانَ الْأَجَلُ بَيْنِي وَبَيْنَهَا عَشْرًا فَبِتُّ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ ثُمَّ غَدَوْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَذِنْتُ لَكُمْ فِي الِاسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ أَلَا وَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا وَلَا

سیدنا ربیع سبرة رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے۔ آپ نے فرمایا: ''تم ان سے متعہ کرلو اور متعہ کرنا ہمارے نزدیک یہ ہے کہ نکاح کیا جائے۔ پس ہم نے یہ بات عورتوں سے کہی تو انہوں نے کہا کہ ہمارے اور ان کے درمیان کوئی مدت مقرر کریں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا ہی کرو۔'' چنانچہ میں اور میرا چچا زاد باہر نکلے اس کے پاس ایک چادر تھی اور میرے پاس بھی ایک چادر تھی۔ اس کی چادر میری چادر سے اچھی تھی مگر میں اس سے زیادہ جوان تھا ہم ایک عورت کے پاس گئے اسے میری جوانی پسند آئی اور اس کی چادر اچھی لگی۔ پھر کہا: چادر، چادر کی طرح ہے میرے اور اس کے درمیان دس روز کی مدت مقرر ہوئی تھی۔ وہ رات میں اس کے پاس رہا، پھر میں نے صبح کی تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ رکن اور باب کے درمیان کھڑے یہ فرما رہے ہیں: ''لوگو! میں نے تمہیں عورتوں سے متعہ کی اجازت دی تھی لیکن خبردار! اب اللہ نے قیامت تک کے لئے اسے حرام کر دیا۔ جس کے پاس ان میں سے کوئی عورت ہو۔ تو وہ اسے چھوڑ دے اور جو

❶ منقطع ضعیف: ابو داؤد، کتاب النکاح (الحدیث 2088) الطبرانی الکبیر 203/7 (الحدیث 6839) البیہقی، کتاب النکاح، باب الوکالۃ فی النکاح 139/7

تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا . ❶ — کچھ تم نے انہیں دیا ہے وہ ان سے کچھ واپس نہ لو۔''

فوائد:...... نکاح متعہ ہوتا ہے کسی عورت سے مقررہ مدت تک نکاح کر لینا۔ ہفتہ، 10 دن یا مہینہ یا جتنی دیر آدمی سفر میں کسی مقام پر ٹھہرنا چاہیے۔ اس کی اجازت مسافروں کے لیے ہوتی تھی۔ لہٰذا متعدد اسفار میں اسی سے روکا گیا۔ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں چھ مختلف مقامات پر نکاح متعہ کا منسوخ ہو جانا مروی ہے (ا) خیبر میں (ب) عمرۃ القضاء میں (ج) فتح مکہ کے سال (د) اوطاس کے سال (ھ) غزوہ تبوک میں (و) حجۃ الوداع میں (فتح الباری) عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں متعہ کی اجازت سفر میں ہوتی تھی گھر میں اس کی اجازت کے بارے میں کوئی بات نہیں ملتی لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی دفعہ اس سے اسفار میں منع کیا حتی کہ آخری دفعہ حجۃ الوداع میں ہمیشہ کے لیے حرام کر دیا (تحفۃ الاحوذی 226/4) نیز سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اگرچہ حلت متعہ کے قائل تھے مگر صحیح سند سے ثابت ہے کہ انہوں نے بعد میں اس موقف سے رجوع کر لیا تھا اور حرمت کے قائل ہو گئے تھے۔

2242۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ عَامَ الْفَتْحِ . ❷

سیدنا ربیع بن سبرۃ جہنی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال متعہ کے نکاح سے منع فرمایا۔

2243۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِمَا قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ عَامَ خَيْبَرَ . ❸

سیدنا حسن اور عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہہ رہے تھے: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے سال عورتوں کے متعہ اور گھریلو گدھے کے گوشت سے منع فرما دیا۔''

---

❶ صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب نكاح المتعة (الحديث 2406) و ابو داؤد، كتاب النكاح، باب فى النكاح المتعة (الحديث 2072) النسائى، كتاب النكاح، باب تحريم المتعة (الحديث 3368)

❷ صحيح : اخرجه الحميدى فى المسند (الحديث 869) مسلم (الحديث 1406)

❸ متفق عليه : (2033) نمبر حدیث کے تحت اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

[17]..... بَاب فِي نِكَاحِ الْمُحْرِمِ

محرم کا نکاح کا بیان

2244۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ....

عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ . ❶

سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''محرم نہ خود نکاح کرے اور نہ کسی کا کروائے۔''

فوائد:...... حج میں فقط مناسک کی ادائیگی اور مکمل توجہ اللہ کی جانب مرکوز کرنا مطلوب ومقصود ہوتا ہے جبھی تو اس کی ادائیگی کے بعد انسان کی جمیع خطائیں مٹادی جاتیں ہیں۔حتیٰ کہ وہ ایسے ہوتا ہے جیسے ابھی بطن مادر سے خارج ہوا ہو۔ لہٰذا اسی بناء پر ایسے سبھی امور جو کہ عام حالات میں جائز ہوتے ممنوع ہو جاتے ہیں۔حتیٰ کہ بیوی سے تعلقات تو رہے ایک طرف اس سے ایسے موضوع پر گفتگو بھی نہیں کی جاسکتی۔ چنانچہ نکاح بھی فقط چونکہ اسی قبیل سے تعلق رکھتا ہے اس لیے اس سے بھی منع فرما دیا گیا۔

[18]..... بَاب كَمْ كَانَتْ مُهُورُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ وَبَنَاتِهِ

نبی ﷺ کی بیویوں اور بیٹیوں کا حق مہر کتنا تھا؟

2245۔ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ....

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ صَدَاقُ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشًّا وَقَالَتْ أَتَدْرِي مَا النَّشُّ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ أُوقِيَّةٍ فَهَذَا صَدَاقُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِأَزْوَاجِهِ. ❷

سیّدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے سیّدنا رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کی بیویوں کا کیا مہر تھا؟ انہوں نے کہا: آپؐ کی بیویوں کا مہر بارہ اوقیے اور ایک نش تھا اور کہنے لگیں جانتے ہو نش کتنا ہوتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں' انہوں نے کہا: ''نصف اوقیہ' یہ رسول اللہ ﷺ کی بیویوں کا مہر تھا۔''

---

❶ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم النکاح المحرم(الحدیث 3433) وابوداؤد، کتاب المناسك، باب المحرم یتزوج (الحدیث 1841) وابن ماجه، کتاب النکاح، باب المحرم یتزوج(الحدیث 1966)

❷ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب الصداق وجواز کو نه تعلیم قران(الحدیث 3474)ابوداؤد، کتاب النکاح، باب الصداق (الحدیث 2105)ابن ماجه، کتاب النکاح، باب صداق النساء(الحدیث 1886)

فوائد:...... (۱)"صداق" کہتے ہیں حق مہر کو عربی میں اس کے لیے نو (۹) الفاظ آتے ہیں (۱)صداق (۲)صدقہ (۳)مہر(۴)نحلہ(۵)فریضہ(۶)اجر(۷) علائق (۸)عقر (۹)حباء (المغنی لابن قدامہ)(۲) آپ ﷺ کا اپنی بیویوں کے لیے ساڑھے بارہ اوقیہ حق مہر ہوتا تھا۔ جوکہ تقریباً پندرہ سوتیس گرام چاندی ہوتی ہے۔

2246۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ....

عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا لَا تُغَالُوا فِي صُدُقِ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا أَوْ تَقْوَى عِنْدَ اللَّهِ كَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَصْدَقَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أُصْدِقَتْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنَاتِهِ فَوْقَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً أَلَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيُغَالِي بِصَدَاقِ امْرَأَتِهِ حَتَّى يَبْقَى لَهَا فِي نَفْسِهِ عَدَاوَةٌ حَتَّى يَقُولَ تَكَلَّفْتُ لَكِ عِلْقَ الْقِرْبَةِ أَوْ عَرَقَ الْقِرْبَةِ.[1]

سیّدنا ابوعجفاء سلمی رضی اللہ عنہا کہتے ہیں۔ میں نے سیّدنا عمرابن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ خطبہ دے رہے تھے۔ تو انہوں نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: خبردار! تم لوگ عورتوں کے مہر میں زیادتی نہ کرو، اگر یہ کام دنیا میں بزرگی اور اللہ کے نزدیک پرہیز گاری کا ہوتا۔ تو اس کے مستحق تم سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ تھے، حالانکہ بارہ اوقیہ سے زیادہ نہ تو آپؐ نے اپنی بیویوں کا مہر مقرر کیا۔ اور نہ ہی بیٹیوں میں سے کسی کا کیا گیا۔ "خبردار! بعض لوگ اپنی بیوی کے مہر میں زیادتی کرتے ہیں۔ اس کے دل میں عورت کی طرف سے عداوت باقی رہتی ہے۔ حتی کہ وہ کہتا ہے: "میں نے تیری وجہ سے سخت تکلیف اٹھائی۔"

فوائد:...... (۱)"علق القربة" یہ مشکیزے سے متعلق رسی کو کہتے ہیں۔ اور "عرق القربة" مشکیزے کے پسینے سے مراد اس سے بہنے والا پانی ہے۔ (۲) حق مہر کی اگرچہ کوئی حد مقرر نہیں قرآن کریم میں اگر تم نے ان کو خزانہ بھی دیا ہو تو اس سے کچھ نہ لو (النساء:20) اسی طرح ایک شادی کے خواہشمند کو آپ ﷺ نے فرمایا "التمس ولو خاتمًا من حديد" تلاش کرو چاہے لوہے کی ایک انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو وہ بھی نہ ملی قرآن کی چند سورتوں کے عوض نکاح کردیا (بخاری) لہٰذا کم ازکم یا زیادہ سے زیادہ کوئی جتنا حق

---

[1] صحیح: ابوداؤد، کتاب النکاح، باب الصداق (الحدیث 2106) ترمذی، کتاب النکاح، باب منه (الحدیث 1114) وابن ماجه، کتاب النکاح، باب صداق النساء (الحدیث 1887)

مہر دینا چاہے وہ دے سکتا ہے البتہ حق مہر دیتے ہوئے شوہر کو اپنی وسعت کا خیال رکھنا چاہیے تاکہ بعد میں پریشانی نہ بنے۔(نیز عوام میں مشہور ہے کہ شرعی حق مہر سوا بتیس روپے ہیں یہ بناوٹی بات ہے دین میں کہیں سوا بتیس روپے کا ذکر نہیں ہے۔

[19]..... بَاب مَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَهْرًا

وہ چیزیں جن کا مہر دینا جائز ہے

2247۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ ....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّهَا وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا لِي فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا فَقَالَ أَعْطِهَا ثَوْبًا فَقَالَ لَا أَجِدُ قَالَ أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ فَاعْتَلَّ لَهُ فَقَالَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا عَلَى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ .[1]

سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ایک عورت نے نبی ﷺ کے پاس آ کر کہا: اس نے اپنا آپ اللہ اور اس کے رسول کو ہبہ کر دیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے عورتوں کی ضرورت نہیں۔“ ایک آدمی نے کہا: آپ اس سے میرا نکاح کر دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا: ”اسے ایک کپڑا دے دو۔“ اس نے کہا: میرے پاس نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اسے کچھ دو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی سہی۔“ اس نے معذوری کا اظہار کیا آپ نے فرمایا: ”تمہیں قرآن کی کونسی سورت یاد ہے؟ انہوں نے کہا: ”فلاں اور فلاں۔“ آپؐ نے فرمایا: ”قرآن کی ان سورتوں کے عوض جو تمہیں یاد ہیں تمہارا نکاح اس سے کر دیا ہے۔“

فوائد:...... (۱) شریعت نے جہاں بدکاری کو نا قابل معافی جرم ٹھہرایا اور اس کی انتہائی سنگین سزا مقرر کی وہیں نکاح کو انتہائی آسان کر دیا تاکہ معاشرے سے بدکاری وزنا کاری کی جڑ ہی کٹ جائے جب کہ اس کے برعکس نظام جہاں بھی بروئے کار ہوگا وہیں بدکاری کی تخم ریزی شروع ہو جائے گی۔ جس کا ہم اپنے اردگرد جائزہ لے سکتے ہیں (۲) معلوم ہوا شریعت میں کم از کم حق مہر کی کوئی قید نہیں۔

---

[1] متفق عليه : البخاري، كتاب النكاح، باب ترويج المعسرم(الحديث 5087) ومسلم، كتاب النكاح، باب الصداق وجواز كونه تعليم قران وخاتم حديد......(الحديث 3472)

[20]..... بَاب فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ
نکاح کے خطبہ کے متعلق

2248- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ أَوْ إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيْدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ثُمَّ يَتَكَلَّمُ بِحَاجَتِهِ. [1]

سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ حاجت اس طرح سکھایا: ”تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اس سے مدد مانگتے ہیں۔ ہم اس سے بخشش مانگتے ہیں اور ہم اپنے نفس کی شرارتوں سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جسے اللہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سیّدنا محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر تین آیات پڑھتے: ”اے ایمان والو! اللہ سے ایسے ڈرو جیسے ڈرنے کا حق ہے۔ تمہیں اسلام ہی کی حالت میں موت آئے۔“ (آل عمران: ۱۰۲) ”اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک ہی نفس سے پیدا کیا اور اس سے جوڑے بنائے۔“ (نساء: ۱) ”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور درست بات کہو۔ وہ تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے لیے تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے بہت بڑی کامیابی پالی۔“ (احزاب: ۷۰) پھر آپ اپنی حاجت کا ذکر کرتے۔

[1] اسناده منقطع: لیکن حدیث صحیح ہے۔ ابو داؤد، كتاب النكاح، باب في خطبة النكاح (الحديث 2118) والنسائي، كتاب الجمعة، باب كيفية الخطبة (الحديث 1403)

فوائد:...... مذکورہ خطبہ کو خطبۃ الحاجۃ کہا جاتا ہے آپ ﷺ کو کسی قسم کی حاجت ہوتی تو خطبے کے لیے آپ ﷺ انہی الفاظ کا چناؤ کرتے جو کہ انتہائی جامع ومانع اور خشیت الٰہی کا مرقع ہیں۔لہٰذا نکاح خطبہ لازم تو نہیں البتہ مستحب ضرور ہے۔جو کہ نکاح میں برکت کا باعث ہے۔نیز خطبہ سے قبل لڑکی لڑکے کو کلمہ پڑھانا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔یہ بدعتی مولویوں کی شریعت سازیاں ہیں کہ نکاح سے پہلے کلمے سننا شروع کر دیتے ہیں۔

[21]..... بَاب الشَّرْطِ فِي النِّكَاحِ

نکاح میں شرط لگانا

2249۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوْطِ أَنْ تُوْفُوْا بِهَا مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ مِنَ الْفُرُوْجِ. [1]

سیدنا عقبہؓ بن عامر کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”پورا کیے جانے کی زیادہ مستحق وہ شرط ہے جس کی وجہ سے تمہارے لیے عورت کی شرمگاہ حلال ہوئی۔“

فوائد:...... نکاح کے موقع پر طے ہونے والی شرائط کا خیال رکھنا انہیں پورا کرنا زوجین کی ذمہ داری ہے۔البتہ ایسی شرائط جو شریعت سے ہٹ کر ہوں ایسی شرائط لگانا یا انہیں پورا کرنا درست نہیں۔

[22]..... بَاب فِي الْوَلِيمَةِ

ولیمہ کے متعلق

2250۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ ....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ صُفْرَةً فَقَالَ مَا هٰذِهِ الصُّفْرَةُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ . [1]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زردی دیکھی تو آپؐ نے فرمایا: ”یہ زردی (رنگ) کیسا ہے؟ اس نے کہا میں نے ایک عورت سے سونے کے پانچ درہم حق مہر کے عوض نکاح کیا ہے۔“ آپؐ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ برکت دے، ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی ہو۔“

---

[1] متفق علیه: البخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی المهر عند عقدة النكاح (الحديث 2721) ومسلم، کتاب النكاح، باب الوفاء بالشروط فی النكاح (الحديث 3457)

[2] متفق علیه: البخاری، کتاب النكاح، باب كيف يدعى للمتروج (الحديث 5155) ومسلم، کتاب النكاح، باب الصداق وجواز كونه تعليم قران وخاتم الحديد (الحديث 3475)

فوائد:...... (۱)"النواة" لفظی معنی گٹھلی ہے۔البتہ امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں النواۃ یہ ان میں ایک معروف مقدار کا نام ہے۔جو کہ سونے کے پانچ درھموں کے برابر ہوتی ہے جیسا کہ وہ اس کی تفسیر کرتے ہیں:''الولیمہ'' یہ شادی پر تیار ہونے والے کھانے کو کہتے ہیں یہ لفظ الولم بمعنی جمع سے مشتق ہے۔ چونکہ اس موقع پر زوجین میں اکٹھ ہوا ہوتا ہے لہٰذا ولیمہ کا لفظ بولا جاتا ہے۔(۲) سادگی سے شادی کرنا مسنون ومندوب ہے شادی کی بجائے ولیمے میں اعزا کو بلانا انہیں اطلاع کرنا مستحب ہے۔(۳) ولیمہ کرنا سنت ہے۔ولیمے میں کمی بیشی کی کوئی قید نہیں بلکہ حسب ضرورت ووسعت کا ولیمے کا کھانا پکایا جاسکتا ہے وہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔اسی طرح ولیمہ میں جانور ذبح کرنا یا گوشت پکانا یہ بھی ضروری نہیں۔ولیمہ میں خشک میوہ جات،پھل فروٹ یا مٹھائی وغیرہ پر اکتفا کرنا بھی بالکل درست ہے قرضے اٹھا کر تکلفات نہیں کرنے چاہئیں۔

[23]..... بَاب مَاجَاءَ فِي إِجَابَةِ الْوَلِيمَةِ
ولیمہ کی دعوت قبول کرنا

2251۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى وَلِيمَةٍ فَلْيُجِبْ قَالَ أَبُو مُحَمَّد يَنْبَغِي أَنْ يُجِيبَ وَلَيْسَ الْأَكْلُ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ . [1]

سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو وہ قبول کرے ،ابو محمد کہتے ہیں: ''قبول کرنا بہتر ہے اور کھانا ضروری نہیں۔''

فوائد:...... معلوم ہوا ولیمے کی دعوت قبول کرنا لازم ہے۔کیونکہ ایسی خوشی کے موقعہ پر نہ آنا کئی شکوک وشبہات کو جنم دیتا ہے البتہ مسلم میں الفاظ ہیں "ان شاء طعم وان شاء ترك" دعوت میں جانے کے بعد اگر چاہے تو کھالے یا چھوڑ دے۔لہٰذا کھانا کھانا ضروری نہیں۔لیکن ایسی محافل جن میں منکرات کا دور دورا ہو ایسی محافل سے بچنا ہی اولیٰ ہے۔

[24]..... بَاب فِي الْعَدْلِ بَيْنَ النِّسَاءِ
عورتوں کے درمیان عدل کرنا

2252۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ

---

[1] متفق عليه : البخاری، كتاب النكاح،باب حق اجابة الوليمة والدعوة(الحديث 5173)ومسلم، كتاب النكاح،باب الأمر باجابة الداعی إلیٰ دعوة(الحديث 2495)ابو داؤد، كتاب الأطعمة،باب ماجاء فی اجابة الدعوة(الحديث 3736)

بْنِ نَهِيكٍ...........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَمَالَ إِلَى إِحْدَاهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ مَائِلٌ. ❶

سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کی طرف رغبت رکھتا ہو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو جھکا ہوا ہوگا۔''

فوائد:...... معلوم ہوا زیادہ بیویوں سے نکاح اس صورت میں درست ہے جب بندہ عدل قائم کرسکتا ہو۔ ورنہ یہ وعید انسان کو متنبہ کرنے کے لیے کافی ہے۔ البتہ یہ عدل معاملات کی حد تک مطلوب ہے اگر کوئی ایک بیوی زیادہ محبوب ہو دل اس کی جانب زیادہ مائل ہو تو یہ انسانی وسعت سے باہر ہے اور اسلام میں ''تکلیف مالا یطاق'' درست نہیں۔ اور آپ ﷺ بھی عدل قائم رکھنے کے ساتھ ساتھ دلی طور پر عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف زیادہ مائل تھے لہٰذا دل کا میلان قابل گرفت نہیں۔ ہمارے ملک کے حالات اس قدر ابتر ہیں کہ یہاں دوسری شادی کو حد درجہ نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اور پہلی بیوی طلاق لیے بغیر ایک دن نہیں گزارتی۔ دوسری شادی کو وہ اپنے لیے نہ جانے کیا سمجھتی ہے؟ حالانکہ ایسی سوچ دین دشمن لوگوں کو تو ہوسکتی ہے مخلص دیندار لوگوں کی نہیں ہوسکتی۔ ہماری خواتین اس سلسلہ میں فراخ دلی اور اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کریں تو کتنے گھر آباد ہوسکتے ہیں۔ اللہ ہمیں خواہشات کی پیروی سے بچائے اور دین کے تابع رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (واللہ یهدی)

[25]..... بَاب فِي الْقِسْمَةِ بَيْنَ النِّسَاءِ
عورتوں میں باریوں کی تقسیم

2253۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْسِمُ فَيَعْدِلُ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ هَذَا قَسْمِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِي فِيمَا

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باریاں تقسیم کرتے تو عدل کرتے اور فرماتے: ''اے اللہ! میری یہ تقسیم اختیاری چیزوں میں ہے، مجھے ان چیزوں میں مؤاخذہ نہ

❶ صحيح كتاب النكاح، باب في القسم بين النساء (الحديث 3133) الترمذي، كتاب النكاح، باب ماجاء في التسوية بين الضوائر (الحديث 1141) صحيح ابن حبان (الحديث 4207)

تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ . ❶ کرنا جو تیرے اختیار میں ہیں میرے اختیار میں نہیں ہیں۔"

فوائد:...... (۱) بندے کے ذمے تقسیم میں عدل لازم ہے (۲) جس چیز کا بندہ مالک نہیں ہے یعنی دل کا اس بارے میں مذکورہ کلمات کے ذریعے دعا کرتے رہے۔ان شاء اللہ اس بارے اس سے پوچھ گچھ نہیں ہوگی۔ (۳) مذکورہ روایت مرسلاً مروی جبکہ موصول بیان کرنے والے فقط حماد بن سلمہ ہیں لہٰذا امام نسائی، ترمذی، دارقطنی وابوزرعہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہمیں حماد کے وصل پر متابعت کا علم نہیں۔نووی رحمہ اللہ شرح مسلم میں اس کے تعاقب میں کہتے ہیں کہ جب راویوں میں وصل وارسال کا اختلاف ہو تو فقہاء، اصولیوں اور محققین محدثین کا یہی مؤقف ہے کہ موصول کو ترجیح حاصل ہوگی۔

[26]..... بَاب الرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَهُ النِّسْوَةُ

اس آدمی کے متعلق جس کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوں

2254- أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر (کا ارادہ) کرتے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ ڈالتے ،تو جس کا نام نکلتا اسے اپنے ساتھ لے جاتے۔

فوائد:...... سفر کا عارضہ چونکہ کبھی کبھی پیش آتا اس لیے باری مقرر کرنے کی بجائے آپ ﷺ اس میں قرعہ اندازی کر لیتے۔

[27]..... بَاب الْإِقَامَةِ عِنْدَ الثَّيِّبِ وَالْبِكْرِ إِذَا بَنَى بِهَا

ابتدائی ملاقات میں بیوہ اور کنواری عورت کے پاس قیام

2255- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيِّبِ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کنواری کے لئے سات دن اور بیوہ کے لئے

---

❶ صحيح : ابوداؤد، كتاب النكاح، باب في القسم بين النساء (الحديث 2134) النسائي، في عشرة النساء...... (الحديث 5) وصحيح ابن حبان (الحديث 4205)

❷ متفق عليه : البخاري، كتاب النكاح، باب الترمذي، بين النسائي اذا اراد سفرا (الحديث 5211) ومسلم في التوبة، باب في حديث الافك وقبول توبة القاذف (الحديث 2770)

ثَلَاثٌ . ❶

تین دن ہیں۔“

فوائد:...... (۱) شادی کرنے والے کی اگر پہلے بھی بیویاں ہوں تو نئی بیوی اگر تو کنواری ہے تو اس کے پاس 7 راتیں اور اگر شوہر دیدہ ہے تو اس کے پاس تین راتیں قیام کرنا سنت ہے۔ لیکن اگر شوہر دیدہ بھی اپنے خاوند کو سات راتوں تک روکنا چاہے تو اس کی بھی اجازت ہے۔ جیسا کہ آئندہ حدیث میں مذکور ہے۔ (۲) جتنی راتیں اس نئی بیوی کے پاس قیام کیا جائے اسی بقدر پھر باقی بیویوں کو وقت دیا جائے گا (دیکھیے آئندہ اثر)

2256۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِسَائِرِ نِسَائِي . ❷

سیدنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ام سلمۃ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو ان کے پاس تین دن قیام کیا اور فرمایا: ”تمہاری وجہ سے تمہارے اہل پر کوئی ذلت نہیں ہے اگر چاہو تو تمہارے پاس سات دن رہوں۔ اگر تمہارے پاس سات دن رہوں گا تو اپنی باقی عورتوں کے پاس بھی سات دن رہوں گا۔“

[28]..... بَاب بِنَاءِ الرَّجُلِ بِأَهْلِهِ فِي شَوَّالٍ
شوال کے مہینہ میں بیوی سے پہلی ملاقات کرنا

2257۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي شَوَّالٍ وَأُدْخِلْتُ عَلَيْهِ فِي شَوَّالٍ فَأَيُّ نِسَائِهِ كَانَ أَحْظَى عِنْدَهُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے شوال میں مجھ سے نکاح کیا اور شوال میں ہی میں آپ کے پاس داخل کی گئی۔ مجھ سے بڑھ کر آپ کے ہاں کون سی بیوہ مجھ

❶ متفق علیہ: اخرجہ البخاری کتاب النکاح، باب اذا تزوج البکر علی الثیب (الحدیث 5213) ومسلم، کتاب الرضاء، باب قدر ما تستحقه البکر و الثیب من إقامة الزوج عندها عقب الزفاف (الحدیث 1461)

❷ صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب قدر ماتستحقه البکر والثیب......(الحدیث 3606) وابن ماجه، کتاب النکاح، باب الاقامة علی البکر والثیب (الحدیث 1917)

مِنِّي قَالَ وَكَانَتْ تَسْتَحِبُّ أَنْ تُدْخِلَ عَلَى النِّسَاءِ فِي شَوَّالٍ . ❶

سے زیادہ خوش نصیب تھی عروہؒ کہتے ہیں: ''وہ اس بات کو پسند کرتی تھیں کہ مرد عورت کے پاس شوال میں جائے۔''

فوائد:...... شوال، اس میں نحوست کے معنی پائے جاتے ہیں لہٰذا اہل عرب شوال میں شادی وغیرہ سے اجتناب کرتے تو آپ ﷺ نے اس بدشگونی کو توڑنے کے لیے جان بوجھ کر ایسا کیا۔ چنانچہ اسلام میں بدفالی، براشگون لینا جائز نہیں۔ اہل جاہلیت کا طریقہ ہے ہمارے ایک قاری صاحب تھے وہ اپنے اس عمل کے بارے میں بتاتے ہیں کہ میں نے دس محرم کو شادی کی تا کہ اس دن شادی کرنے کی جاہلی رسم کو توڑا جاسکے۔ کیونکہ اسلام میں اگر اکابر کی موت وحیات کا خیال رکھا جائے تو پھر تو بہت تھوڑے بن بچتے ہیں جن میں کسی کی موت یا حیات نہ ہوئی ہو۔ چنانچہ اللہ نے انہیں پہلا ہی بیٹا دیا اور وہ خوش وخرم زندگی بسر کررہے ہیں۔ آپ ﷺ کی شادی عائشہ رضی اللہ عنہا سے ماہِ شوال میں ہوئی اور آپ ﷺ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا ازدواجی تعلق امت کے لیے بہترین نمونہ ہے۔

[29]..... بَاب الْقَوْلِ عِنْدَ الْجِمَاعِ
صحبت کے وقت دعا

2258- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ أَنْ يَقُولَ حِينَ يُجَامِعُ أَهْلَهُ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبْ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنْ قَضَى اللّٰهُ وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ . ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کو اس بات سے کیا چیز روکتی ہے کہ اپنی بیوی سے صحبت کرے تو یہ دعا پڑھے: ''اللہ کے نام سے اے اللہ! ہم شیطان کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں اور اس کو بھی شیطان سے بچا جو تو ہمیں دے۔'' اگر اللہ نے اولاد لکھی ہوگی تو اسے شیطان ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔

فوائد:...... اسلام میں ہر ذی شان کام سے پہلے اللہ کے ذکر کو انتہائی پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ چنانچہ جماع جیسے نازک موقع پر اللہ کو یاد کرنا انتہائی خیر وبرکت کا باعث ہے۔ مذکورہ دعا کی برکت سے

❶ صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب استحباب التزوج والتزويج في شوال (الحديث 3468) والنسائي، كتاب النكاح، باب التزويج في شوال (الحديث 3236)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب بدء الخلق، باب ابليس وجنوده (الحديث 3271) ومسلم، كتاب النكاح، باب مايستحب أيقوله عند الجماع (الحديث 3591)

اللہ بچے کوشیطان کے شر سے محفوظ کر دیتے ہیں اور بندے کی یہ حاجت براری بھی عبادت کے زمرے میں آجاتی ہے۔ نیز وظیفہ زوجیت سے قبل دعا پابندی سے اہتمام کرنے سے جو اولاد پیدا ہوگی وہ شیطانی اثرات وسوسات سے پاک ہوگی۔ ان شاء اللہ

[30]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَعْجَازِهِنَّ

عورتوں کے دبر میں صحبت کرنے کی ممانعت

2259۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ هَرَمِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ..........

سَمِعْتُ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ .❶

سیّدنا خزیمہ ابن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ حق (کہنے)سے نہیں شرماتا' تم اپنی بیویوں کی دبر سے صحبت نہ کرو۔''

فوائد:...... (۱) اسلام کے احکام سمجھنے میں کسی قسم کی شرم کو آڑے نہیں آنے دینا چاہیے۔ جیسا کہ مقولہ ''شرع میں شرم نہیں'' (۲) جماع کے لیے عورت کی دبر کا استعمال حرام اور باعث لعنت ہے حدیث میں ہے:''ملعونٌ من اتی امراۃ دبرھا ۔''(ابوداؤد؛حسن)''ایسا شخص لعنتی ہے جو عورت کی دبر میں جماع کرے۔''

2260۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِلْمُسْلِمِينَ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ وَهِيَ مُدْبِرَةٌ جَاءَ وَلَدُهُ أَحْوَلَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ .❷

سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہودیوں نے مسلمانوں سے کہا:''جو شخص اپنی بیوی سے پشت کی جانب سے صحبت کرے گا تو اس کی اولاد بھینگی ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں' جس طرح چاہو اپنی کھیتی میں جاؤ۔'' (بقرۃ:۲۲۳)

---

❶ اسناده جيد : صحيح ابن حبان(الحديث 4198-4200)ابن ماجه ،كتاب النكاح،باب النهى عن اتيان النساء فى ادبار هن (الحديث 1934)

❷متفق عليه : البخارى،كتاب التفسير،باب(نساء و كم حرث لكم......)(الحديث 4528)ومسلم،كتاب النكاح،باب جواز جماعه امراته فى قبله(الحديث 3421)

فوائد:...... (۱) یہود کا نظریہ کہ پشت کی جانب سے عورت سے جماع کیا جائے تو بچہ بھینگا ہوتا ہے غلط تھا۔ (۲) ایسے نظریات جو کہ نہ تو کوئی شرعی دلیل رکھتے ہوں اور نہ ہی سائنسی طور پر ان کا کوئی ثبوت ہو ایسے نظریات عموماً توہمات اور اندازوں پر مبنی ہوتے ہیں جو کہ غلط ہوتے ہیں (۳) مذکورہ آیت کے مطابق عورت سے کسی بھی جانب سے جماع کیا جا سکتا ہے لیکن ہو وہ قُبُل یعنی عورت کی اگلی شرمگاہ میں ہی۔

[31]..... بَاب الرَّجُلِ يَرَى الْمَرْأَةَ فَيَخَافُ عَلَى نَفْسِهِ

اس آدمی کے متعلق جو عورت کو دیکھے اور اپنے نفس کے متعلق خوف محسوس کرے

2261۔ أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَلَّامٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَأَتَى سَوْدَةَ وَهِيَ تَصْنَعُ طِيبًا وَعِنْدَهَا نِسَاءٌ فَأَخْلَيْنَهُ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ رَأَى امْرَأَةً تُعْجِبُهُ فَلْيَقُمْ إِلَى أَهْلِهِ فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا . [1]

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو دیکھا وہ آپ کو اچھی لگی آپ سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور وہ خوشبو بنا رہی تھی۔ اس کے پاس چند عورتیں تھیں وہ ان سے علیحدہ ہو گئیں۔ آپ نے اپنی حاجت پوری کی پھر فرمایا: ’’جو کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسے اچھی لگے تو وہ اپنی بیوی کے پاس چلا جائے کیونکہ دونوں کے پاس ایک ہی طرح کی چیز ہے۔‘‘

فوائد:...... (۱) رسول اللہ ﷺ کی بشری صفات عام انسانوں کی طرح ہی تھے۔ اگرچہ پیغمبری صفات کے اعتبار سے وہ عام انسانیت سے انتہائی اعلیٰ اور کائنات میں اللہ بزرگ و برتر کے بعد سب سے عظیم ہستی تھے۔ (۲) عورتوں کا ایک دوسرے سے ملنے جلنے چلے جانا اکٹھے بیٹھنا معیوب نہیں۔ (۳) جیسے ہی آدمی کے دل میں کسی عورت کے دیکھنے سے شہوت ابھر آئے تو اپنی بیوی سے حاجت پوری کر لینی چاہیے یہ اس شیطانی وسوسے کو بھگانے کا باعث ہے یہ تبھی ممکن ہے جب بیوی کی تربیت اسلامی طرز پر ہوئی ہو اور وہ شوہر کے مقام سے شناسا ہو اس کی ضرورتوں کا خیال رکھنے والی ہو۔ یہ نہ ہو کہ وہ وقت کے تقاضے کو سمجھنے کی بجائے ناک بھوں چڑھائے اور لیکچر شروع کر دے۔

---

[1] اسنادہ حسن: عبداللہ بن حلام کو بخاری نے ’’تاریخ کبیر‘‘ 5/69 میں اور ابن ابی حاتم نے ’’الجرح والتعدیل‘‘ 5/40 میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔ لیکن کوئی جرح یا تعدیل ذکر نہیں کی جبکہ ابن حبان نے اسے الثقات 5/27 میں ذکر کیا ہے۔

[32]..... بَاب فِي تَزْوِيجِ الْأَبْكَارِ

کنواری عورتوں سے نکاح کرنا

2262۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُطِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ ....

حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا تَعَجَّلْتُ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ قَالَ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِي مَا أَعْجَلَكَ يَا جَابِرُ قَالَ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ .قَالَ أَفَبِكْرًا تَزَوَّجْتَهَا أَمْ ثَيِّبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا .قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ .قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي إِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ .قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا نَدْخُلُ قَالَ أَمْهِلُوا حَتّٰى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ .❶

سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ جب ہم واپس لوٹے تو میں نے جلدی کی مجھے ایک سوار ملا میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے آپؐ نے مجھ سے فرمایا: ''اے جابرؓ! تو نے جلدی کیوں کی؟ میں نے کہا: میری نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''کنواری سے نکاح کیا ہے یا بیوہ سے؟ جابرؓ کہتے ہیں: میں نے کہا: ''بیوہ سے۔'' آپؐ نے فرمایا: کنواری سے کیوں نہ کی وہ تم سے اور تم اس سے کھیلتے؟۔'' پھر آپؐ نے مجھ سے فرمایا: ''جب واپس جاؤ تو ہوشیاری سے جانا۔'' الکیس کا معنی جماع اور عقل دونوں ہے، یہاں اس سے مراد جابر رضی اللہ عنہ کو طلب ولد پر ترغیب دینا ہے، مطلب یہ کہ جماع سے مقصود صرف حصولِ لذت نہ ہو بلکہ اولاد کی بھی تلاش ہو۔ جب ہم پہنچے ہم گھروں میں جانے لگے تو آپؐ نے فرمایا: ''رات ہونے تک ٹھہر جاؤ تاکہ بکھرے بالوں والی کنگھی کرلے اور شوہر کو غائب پانے والی لوہا استعمال کرے (صفائی کرلے)۔''

فوائد:...... (۱) ''بـاکرة'' کنواری عورت سے شادی زیادہ چاہئے اور تلذذ کا باعث ہوتی ہے اس لیے باکرہ کو تلاش کرنا چاہیے (۲) سفر سے لوٹنے والا اپنے اہل کو اطلاع دے کر گھر آئے تاکہ وہ اس کے آنے پر بن سنور کر تیار ہو جو کہ دونوں کی محبت کے دوام کا باعث بنے (۳) عورت بھی استرا یا سیفٹی وغیرہ

❶ صحيح مسلم، كتاب الرضاع، باب استحباب النكاح ذات الدين (الحديث 3621) والبخاري، كتاب المغاز، باب (اذا همت طائفتان منكم إن تفشلا...... (الحديث 4052)

بالوں کی صفائی کے لیے استعمال کرسکتی ہے۔

[33]..... بَاب فِي الْغِيلَةِ
غیلہ کے متعلق

2263۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها ....

عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْأَسَدِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ يَصْنَعُونَ ذَلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ قَالَ أَبُو مُحَمَّد الْغِيلَةُ أَنْ يُجَامِعَهَا وَهِيَ تُرْضِعُ. ❶

سیّدنا جدامہؓ بنت وہب اسدیہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے چاہا کہ غیلہ سے منع کر دوں پھر مجھے یاد آیا کہ فارس و روم والے غیلہ کرتے ہیں ان کی اولاد کو کچھ نقصان نہیں ہوتا۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''غیلہ یہ ہے کہ مرد اپنی عورت سے دودھ پلانے کی حالت میں صحبت کرے۔''

[34]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ
عورتوں کو مارنے کی ممانعت

2264۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَادِمًا قَطُّ وَلَا ضَرَبَ بِيَدِهِ شَيْئًا قَطُّ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ. ❷

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نہ کبھی کسی خادم مارا اور نہ کبھی کسی اور چیز کو اپنے ہاتھ سے مارا مگر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے۔''

فوائد:...... ایک کامل اور سمجھدار معلم کی یہ علامت ہے کہ وہ مارے سزا دیئے بغیر اپنے معتقدین، خادمین وطلاب کی راہنمائی کرے اور وہ ان کی ایسی تربیت کرے کہ وہ اس کی سزا کی بجائے اشارہ ابرو پر ہر عمل سرانجام دینے کے لیے تیار رہتے ہوں۔ بہرحال سزا کا تصور اسلام میں موجود ہے جیسے ماننے والوں کے

---

❶ صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب جواز الغيلة وهى وطء المرضع وكراهة العزل (الحديث 3549) ومالك فى الرضاع، باب ماجاء فى الرضاعته (16)

❷ صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب مباعدته ﷺ للآثام واختياره من المباح أسهله (الحديث 6004)

لیے جنت اورنافرمانوں کے لیے جہنم کی سزا اسی طرح بچے کی نماز پر تربیت کرتے ہوئے اسے مارنے کی اجازت کا ہونا وغیرہ

2265۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللّٰهِ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ قَدْ ذَئِرْنَ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ فَرَخَّصَ فِي ضَرْبِهِنَّ فَأَطَافَ بِآلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ أُولَئِكَ بِخِيَارِكُمْ. [1]

سیّدنا ایاس بن عبداللہ بن ابوذباب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی بندیوں کو مت مارو۔'' عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر کہا: ''عورتیں اپنے شوہروں پر نافرمان ہوگئیں ہیں۔'' تو آپ نے لوگوں کو انہیں مارنے کی اجازت دے دی پھر بہت سی عورتوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر اپنے شوہروں کی شکایت کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس بہت سی عورتوں نے آ کر اپنے شوہروں کی شکایت کی ہے تمہارے یہ اچھے لوگ نہیں ہیں۔''

فوائد:...... (۱) اعتدال ومیانہ روی یہ اسلام کا شعار ہے کسی بھی معاملے میں افراط وتفریط اس کے بگاڑ کا باعث ہے (۲) بیویوں کو مارنے کی اجازت ہے بشرطیکہ مار زخمی کرنے والی نہ ہو (مسلم) اور نہ ہی بہت زیادہ ہو (دیکھیے آئندہ) (۳) مرد کو عورت پر فوقیت حاصل ہے یہی فطرت اور قانون قدرت ہے۔

2266۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ يَوْمًا وَعَظَهُمْ فِي النِّسَاءِ فَقَالَ مَا بَالُ الرَّجُلِ يَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا فِي آخِرِ يَوْمِهِ. [2]

سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زمعہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا تو انہیں عورتوں کے متعلق نصیحت کی اور فرمایا: ''اس آدمی کا کیا حال ہے جو اپنی بیوی کو غلام کی طرح مارتا ہے۔ شاید کہ رات کو اس کے ساتھ سوئے۔''

---

[1] صحیح: ابوداؤد، كتاب النكاح، باب في ضرب النساء (الحديث 2146) صحيح ابن حبان (4189)

[2] متفق عليه: البخاري، كتاب التفسير، باب (والشمس وضحاها) (الحديث 4942) ومسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها، باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء (الحديث 7120)

[35]..... بَاب مُدَارَاةِ الرَّجُلِ أَهْلَهُ

بیوی کی خدمت کرنے کا بیان

2267۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ قَعْنَبٍ ....

عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ فَإِنْ تُقِمْهَا كَسَرْتَهَا فَدَارِهَا فَإِنَّ فِيهَا أَوَدًا وَبُلْغَةً . ❶

سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت پسلی کی ہڈی سے پیدا کی گئی ہے۔ اگر اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو ٹوٹ جائے گی۔ لہٰذا اس سے نرمی کے ساتھ پیش آؤ۔ کیونکہ اس میں تکلیف و مشقت ہے تو کفایت بھی ہے۔''

فوائد:...... (۱) عورت بحیثیت مجموعی یہ نقص وکمی سے عبارت ہے ہوسکتا ہے کہ کوئی عورت کسی مرد کے مقابلے میں زیادہ باصلاحیت وکامل ہو لیکن جنس عورت کو جنس مرد کے مقابلے میں ایسے قرار نہیں دیا جاسکتا۔ (۲) عورت کی پیدائش مرد کی پسلی سے ہوئی ہے یعنی اماں حوا کو آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا کیا گیا تھا اس لیے اصل مرد ہی ہوا۔ (۳) عورت کو پھسلا کر اپنا کام نکالنا چاہیے وہ جتنا کام کر دے اسی پر قناعت کرتے ہوئے اس کی دل سے قدر کرنی چاہیے نہ کہ بندہ اسے تیر کی طرح سیدھی کرنے پر لگ جائے نتیجے میں وہ اس سے ہاتھ ہی دھو بیٹھے۔

2268۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ إِنْ تُقِمْهَا تَكْسِرْهَا وَإِنْ تَسْتَمْتِعْ تَسْتَمْتِعْ وَفِيهَا عِوَجٌ . ❷

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت پسلی کی ہڈی کی طرح ہے اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ ڈالو گے، اور اگر تم اس سے فائدہ اٹھاؤ گے تو ایسے ہی فائدہ اٹھاؤ گے کہ اس میں کجی ہوگی۔''

فوائد:...... (۱) ''عزل'' یہ ہے کہ بندہ اپنی بیوی سے جماع کرے اور انزال کے وقت اپنے عضو کو

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه احمد 151/5 والنسائي في عشرة النساء (270)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب النكاح، باب الوصاة بالنساء (الحديث 5185) ومسلم، كتاب الرضاع، باب الوصية بالنساء (الحديث 3631)

عورت کی شرم گاہ سے نکال لے اور مادہ باہر خارج کرے(۲) عزل کرنا جائز ہے لیکن اس پر قیاس کرتے ہوئے ایسے طریقے استعمال کرنا جن سے حمل کا اندیشہ بالکل جاتا رہے مثلاً کنڈوم وغیرہ استعمال کرنا یہ ممنوع ہیں۔ کیونکہ عزل میں بہرحال حمل کا احتمال ہوتا ہے جبکہ مذکورہ طریقوں سے وہ معدوم ہو جاتا ہے جو کہ مطلوب شریعت سے برعکس ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا"تَزَوَّجُوْا الولود الودود" زیادہ بچے جننے والی اور چاہنے والی عورتوں سے شادی کرو۔ لہٰذا کثرت اولاد شریعت میں مطلوب ہے۔ (واللہ اعلم)

[36]..... بَاب فِي الْعُزْلِ

عزل کرنے کا بیان

2269۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ أَوَ تَفْعَلُونَ ذَلِكَ فَلَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَسَمَةٍ قَضَى اللَّهُ تَعَالَى أَنْ تَكُونَ إِلَّا كَانَتْ. ❶

سیّدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عزل کے متعلق پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا: "تم عزل کرتے ہو؟ اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اللہ نے جو اولاد لکھ دی ہے وہ ہو کر رہے گی۔"

2270۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرٍ يَرُدُّ الْحَدِيثَ إِلَى..........

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْجَارِيَةُ فَيُصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ أَفَيَعْزِلُ عَنْهَا وَتَكُونُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ تُرْضِعُ فَيُصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ فَيَعْزِلُ عَنْهَا قَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّمَا هُوَ

سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! کوئی آدمی اپنی لونڈی سے صحبت کرتا ہے اور اس کے حاملہ ہونے کو ناپسند کرتا ہے تو کیا اس سے عزل کر سکتا ہے؟ اور کوئی اپنی دودھ پلانے والی بیوی سے صحبت کرتا ہے اور اس کے حاملہ ہونے کو ناپسند کرتا ہے تو کیا اس سے عزل کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: "اگر نہ کرو تو کوئی

---

❶ متفق عليه : البخاري، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالىٰ (هو الله الخالق البارى المصور) (الحديث 7409) ومسلم، كتاب النكاح، باب حكم العزل (الحديث 3538)

الْقَدَرُ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلْحَسَنِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ هٰذَا زَجْرًا وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ هٰذَا زَجْرًا . ❶

حرج نہیں' کیونکہ یہ تقدیری بات ہے۔'' ابن عون کہتے ہیں میں نے حسن سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا: ''اللہ کی قسم! یہ بات ڈانٹ کے لئے تھی۔ اللہ کی قسم یہ بات ڈانٹ کے لئے تھی۔''

[37]..... بَاب فِي الْغَيْرَةِ
غیرت کے متعلق

2271۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ لِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ . ❷

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں' اس لیے اس نے برائیوں کو حرام کیا ہے اور اللہ سے زیادہ کسی کو تعریف پسند نہیں۔''

فوائد:...... (۱) ''الغیرۃ'' کہتے ہیں بندے کا اپنی بیوی یا بیوی کا اپنے خاوند پر دل متغیر ہو جائے بیوی کا کسی دوسرے مرد اپنی زینت ظاہر کرنے پر بندے کا بڑھک اٹھنا اسی طرح بیوی کا بڑھک اٹھنا۔ (۲) اسلام کے سبھی احکام ہر ایک سے بڑھ کر غیرت والے اللہ کی طرف سے منزل ہیں جو کہ انتہائی غیرت کے حامل ہیں لہٰذا ایسے غیرت والے احکام پر اپنی اضافی غیرت کا اظہار نا پسندیدہ ہے۔

2272۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ..........

حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ الَّتِي يُحِبُّ اللّٰهُ الْغَيْرَةُ فِي الرِّيبَةِ

سیدنا ابن جابر بن عتیک کہتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بعض غیرت کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور بعض کو نا پسند کرتا ہے۔ جو غیرت اللہ کو پسند ہے وہ غیرت ہے جو تہمت کے موقع پر ہوتی ہے

---

❶ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب حکم العزل (الحدیث 3535) النسائی، کتاب النکاح، باب العزل (الحدیث 3327)

❷ متفق علیه: البخاری، کتاب النکاح، باب الغیرۃ (الحدیث 5220) ومسلم، کتاب التوبة، باب غیرۃ اللہ تعالیٰ وتحریم الفواحش (الحدیث 6926)

وَالْغَيْرَةُ الَّتِي يُبْغِضُ اللّٰهُ الْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيبَةٍ. ❶

اور جو غیرت ناپسند ہے وہ جو تہمت کے علاوہ کسی اور موقع پر ہوتی ہے۔''

2273- حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ.........

عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ يَقُولُ لَوْ وَجَدْتُ مَعَهَا رَجُلًا لَضَرَبْتُهَا بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ أَنَا أَغْيَرُ مِنْ سَعْدٍ وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّي وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلَا أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الْمَعَاذِرِ وَلِذٰلِكَ بَعَثَ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَلَا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ وَعَدَ الْجَنَّةَ. ❷

سیّدنا مغیرة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر ملی کہ سیّدنا سعد بن عبادة رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر میں کسی کو اپنی بیوی کے پاس دیکھوں تو سیدھی تلوار سے اسے قتل کر دوں اور درگزر نہ کروں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم سعد کی غیرت سے تعجب کرتے ہو؟ میں سعدؓ سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہیں۔ اسی لئے اس نے ظاہری و باطنی بے حیائی کو حرام کر دیا ہے۔ کوئی شخص اللہ سے زیادہ غیرت مند نہیں ہے اور اس سے زیادہ کسی کو عذر پسند نہیں ہے۔ اس لئے اس نے نبیوں کو خوشخبری دینے کے لئے اور ڈرانے کے لئے بھیجا۔ اور کسی شخص کو اللہ سے بڑھ کر مدح پسند نہیں ہے۔ اسی لئے اس نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔''

[38]..... بَاب فِي حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

بیوی پر خاوند کے حقوق کا بیان

2274- حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى الْعَامِرِيِّ..........

---

❶ جیدصحیح : ابن حبان(الحدیث295)وابوداؤد،کتاب الجهاد،باب فی الخیلاء فی الحرب(الحدیث2659)

❷ متفق علیه : البخاری،کتاب التوحید،باب قوله النبی ﷺ لاشخص اغیر من الله (الحدیث 7416)ومسلم فی اللعان (الحدیث1499)واحمد4/248

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ هَاجِرَةً لِفِرَاشِ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَرْجِعَ .❶

سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب عورت اپنے شوہر کا بستر چھوڑ کر رات گزارے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں حتیٰ کہ وہ لوٹ آئے۔''

فوائد:...... نکاح کا مقصد نسل انسانی کے دوام کے ساتھ ساتھ معاشرے کی طہارت بھی ہے جو کہ نکاح سے ہی ممکن ہے نکاح انسان کے حیوانی جذبے کو تسکین پہنچانے کا جائز ذریعہ ہے اگر کسی کو یہ جائز ذریعہ میسر نہ ہو تو وہ مذکورہ جذبے کی تسکین کے لیے غلط راہ اختیار کرتا جو کہ اس کی آخرت کے ساتھ معاشرے کی تباہی کا بھی سبب بنتی ہے اسی لیے آپ ﷺ نے صاحب استطاعت کو شادی کرنے کا حکم دیا جیسا کہ شروع میں آپ پڑھ آئے ہیں۔ چنانچہ شادی کے بعد بھی اگر آدمی کے لیے حلال طریقے میں رکاوٹ پیدا ہو جائے تو وہ خطرات دوبارہ سر اٹھانے لگتے ہیں اور ان خطرات کا باعث بننے والی عورت یقیناً لعنت کی مستحق ہے۔

[39]..... بَاب فِي اللِّعَانِ

لعان کا بیان

2275۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَيَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ تَلَاعُنِهِمَا قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ

سیّدنا سہل رضی اللہ عنہ بن سعد کہتے ہیں کہ عویمر عجلانی رحمہ اللہ نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! آپ کا کیا خیال ہے کوئی آدمی اپنی بیوی کے پاس کسی آدمی کو دیکھے تو کیا وہ اسے قتل کر دے؟ تو لوگ اسے بھی قتل کر دیں۔ یا پھر وہ کیا کرے؟'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے متعلق حکم نازل کیا ہے جاؤ اسے لے آؤ۔'' سہل رحمہ اللہ کہتے ہیں: ان دونوں نے لعان کیا اور میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا۔ جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو عویمر رحمہ اللہ نے کہا: ''یا رسول اللہ! اگر میں نے اسے اپنے پاس رکھا تو میں نے اس پر تہمت لگائی تھی

❶ متفق عليه : البخاري، كتاب النكاح، باب اذا باتت المرأة مهاجرة فراش زوجها (الحديث 4194) ومسلم، كتاب النكاح، باب تحريم امتناعها من فراش زوجها (الحديث 3524)

اللّٰهِ ﷺ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَتْ تِلْكَ بَعْدُ سُنَّةَ الْمُتَلاعِنَيْنِ . ❶

اور رسول اللہ ﷺ کے حکم دینے سے پہلے انہوں نے اسے تین طلاقیں دے دیں۔ ابن شہاب کہتے ہیں: ''لعان کرنے والوں کے لئے بعد میں یہی طریقہ سنت بن گیا۔''

فوائد:...... (۱) ''لعان'' یہ ہے کہ مرد اپنی عورت پر زنا کی تہمت لگاتا ہے اور اس کے پاس چار گواہ نہیں ہوتے اور بیوی انکار کردیتی ہے لٰہذا اب یہ صورت ہے کہ مرد حاکم وقاضی کے سامنے چار قسمیں اٹھائے گا کہ اللہ کی قسم میں سچا ہوں پانچویں مرتبہ کہے گا اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔ اسی طرح بیوی چار قسمیں اٹھانے کے بعد پانچویں مرتبہ کہے گی مجھ پر اللہ کا غضب ہو اگر میں جھوٹی ہوں۔ لعان کے بعد ان میں جدائی واقع ہوجائے گی طلاق دینے کی ضرورت نہیں اور یہ جدائی عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق ہمیشہ کے لیے ہوگی (بیہقی: صحیح) (۲) عویمر رضی اللہ عنہ کا لعان کے بعد طلاق دینے کو ان کے عدم علم پر محمول کیا جائے گا۔

2276۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ..........

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عُوَيْمِرًا أَتَى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ وَكَانَ سَيِّدَ بَنِي عَجْلَانَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا . ❷

سیدنا سہل رضی اللہ عنہ بن سعد کہتے ہیں کہ عویمر، عاصم بن عدی کے پاس گئے بنو عجلان کے سردار تھے۔ پھر پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا مگر تین طلاقوں کا ذکر نہیں کیا۔

2277۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ..........

سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلاعِنَيْنِ فِي إِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ قَالَ فَقُمْتُ حَتَّى أَتَيْتُ مَنْزِلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ اسْتَأْذِنْ لِي عَلَيْهِ فَقَالَ إِنَّهُ قَائِلٌ لَا تَسْتَطِيعُ

سیدنا سعید رضی اللہ عنہ بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھ سے مصعب بن زبیر کی خلافت میں مجھ سے لعان کے متعلق پوچھا گیا کیا دونوں میں جدائی ڈال دی جائے؟ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ میں کیا کہوں، میں کھڑا ہوا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مکان کی طرف گیا میں نے بچے (یا غلام) سے کہا: میرے لئے ان سے اجازت لو۔ اس نے کہا: وہ سو رہے ہیں آپ

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الأحكام، باب من قضى في المسجد (الحديث 7165) ومسلم، كتاب اللعان، في فاتحته (الحديث 3723) وابوداؤد، كتاب الطلاق، باب في اللعان (الحديث 2245)

❷ صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

أَنْ تَدْخُلَ عَلَيْهِ قَالَ فَسَمِعَ ابْنُ عُمَرَ صَوْتِيْ فَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ادْخُلْ فَمَا جَاءَ بِكَ هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا حَاجَةٌ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ وَهُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْذَعَةَ رَحْلِهِ مُتَوَسِّدٌ مِرْفَقَةً أَوْ قَالَ نُمْرُقَةً شَكَّ عَبْدُ اللّٰهِ حَشْوُهَا لِيفٌ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُتَلَاعِنَانِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَحَدَنَا رَأَى امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى أَمْرٍ عَظِيمٍ وَإِنْ تَكَلَّمَ فَمِثْلُ ذٰلِكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَامَ لِحَاجَتِهِ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدْ ابْتُلِيتُ بِهِ قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ الَّتِي فِي سُورَةِ النُّورِ: ﴿ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصّٰدِقِينَ ○ وَالْخَمِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِينَ ○ وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ

ان کے پاس نہیں جا سکتے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے میری آواز سن لی۔ انہوں نے کہا: ابن جبیر ہے؟ میں نے کہا: ''جی ہاں۔'' انہوں نے کہا: آؤ اس وقت تم کسی ضرورت سے ہی آئے ہو گے۔ ابن جبیر کہتے ہیں: میں ان کے پاس گیا میں نے انہیں اس حالت میں پایا کہ وہ پالان کا کمبل بچھائے ہوئے تھے۔ اور مرفقة یا کہا نمرقة عبداللہ کو شک ہوا ہے۔ یعنی تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ جو کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تھا، میں نے کہا: اے ابو عبدالرحمٰنؒ! کیا لعان کرنے والوں میں جدائی ڈال دی جائے؟ انہوں نے کہا: ''سبحان اللہ جی ہاں پہلے پہل اس کے متعلق فلاں آدمی نے پوچھا تھا اس نے کہا: ''یا رسول اللہ ﷺ! آپ پر اللہ کی رحمت ہو آپؐ بتائیں اگر ہم سے کوئی اپنی بیوی کو بدکاری کرتا ہوا پائے تو کیا کرے؟ اگر خاموش رہے تو بڑی بات پر خاموشی اختیار کرتا ہے۔ اگر بیان کرتا ہے تو بڑی بات بیان کرتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ خاموش رہے، اور اسے کوئی جواب نہ دیا۔ اپنی ضرورت کے لئے کھڑے ہوئے اس کے بعد اس نے پھر نبی ﷺ کے پاس آ کر کہا: ''یا رسولؐ اللہ! جو بات میں نے آپؐ سے پوچھی تھی میں خود اس میں مبتلا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق سورہ نور میں آیات نازل کی وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں۔ اور ان کو کوئی گواہ بجز خود ان کی ذات کے نہ ہو تو ایسے لوگوں میں سے ہر ایک کا ثبوت یہ ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ وہ سچوں میں سے ہے۔ اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو

تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ ﴾ قَالَ فَدَعَا الرَّجُلَ فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَذَكَّرَهُ بِاللّٰهِ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ . فَقَالَ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا . ثُمَّ دَعَا الْمَرْأَةَ فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ . فَدَعَا الرَّجُلَ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ . ثُمَّ أُتِيَ بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا. ❶

اگر وہ جھوٹوں میں سے ہو،اور اس عورت سے سزا اس طرح دور ہوسکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ یقیناً وہ (اس کا خاوند) جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے ،اور پانچویں دفعہ کہے کہ ''اگر اس کا خاوند سچوں میں سے ہوتو اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو (سورہ نور: ۶) حتیٰ کہ تمام آیات کی تلاوت کی پھر آدمی کو بلا کر یہ آیات پڑھ کر سنائیں اور اسے اللہ کی یاد دلائی اسے بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے اس نے کہا: ''میں نے اس پر تہمت نہیں لگائی۔'' پھر عورت کو بلایا اسے وعظ و نصیحت کی اسے بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت آسان ہے۔ اس نے کہا: ''مجھے اس ذات کی قسم! جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے یقیناً یہ جھوٹا ہے۔'' پھر آپؐ نے آدمی کو بلایا۔ اس نے چار دفعہ اسی طرح گواہیاں دیں ''کہ اللہ کی قسم! وہ سچا ہے۔'' اور پانچویں بار یہ کہا: ''اگر وہ سچا ہوتو اس پر اللہ کا غضب ہو۔'' پھر آپؐ نے دونوں کو جدا کر دیا۔

فوائد:...... (۱) علمی بات اگر معلوم نہ ہوتو اسے پوچھ لینا چاہیے اگر چہ عالم آپ کا ہم عصر و منصب ہی کیوں نہ ہو۔ (۲) قیلولے کے وقت کسی کو تنگ کرنا جائز نہیں الاّ یہ اشد ضرورت ہو (۳) صحابہ رضی اللہ عنہم سادہ زندگی بسر کرتے تھے اور یہی ان کی ترجیح ہوتی تھی (۴) لعان کرنے والوں کو جدا کر دیا جائے گا اتنے بڑے واقع کے بعد ان کے اکٹھے رہنے کی کوئی صورت نہیں بنتی۔

2278۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنِي مَالِكٌ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَّقَ رَسُولُ

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

❶ صحیح : اخرجه مسلم، كتاب اللعان، کے شروع میں (الحديث 3726) والترمذی، كتاب الطلاق، باب ماجاء فی اللعان (الحديث 1202)

اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِأُمِّهِ. ❶ — لعان کرنے والوں کو جدا کیا اور بچہ ماں کو دیا۔

فوائد:...... لعان کرنے والوں کی اولاد یعنی لعان کے بعد پیدا ہونے والا بچہ ماں کی طرف ہی منسوب ہوگا۔ کیونکہ باپ تو اس کی ماں پر زنا کی تہمت لگا کر اس بچے سے برأت کا اظہار کر چکا ہے اس لیے یہ فقط ماں کے ساتھ منسوب ہوگا یہی دونوں ایک دوسرے کے وارث بنیں گے۔

[40]..... بَاب فِي الْعَبْدِ يَتَزَوَّجُ بِغَيْرِ إِذْنٍ مِنْ سَيِّدِهِ
اس غلام کے متعلق جو مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے

2279۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ..........

سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ أَوْ أَهْلِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ. ❷ — سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو غلام اپنے مالک یا اہل کی اجازت کے بغیر نکاح کرے وہ زانی ہے۔''

فوائد:...... (۱) مالک اگر دیکھے کہ غلام جوان ہے اور اس کی شادی سے خدمت میں کوئی حرج واقع نہیں ہوتا تو وہ اپنے غلام کی شادی کر سکتا ہے البتہ غلام کو ہرگز یہ اجازت نہیں کہ وہ مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے کیونکہ غلام اپنے نفس پر قادر نہیں (۲) غلام کا نکاح آقا کی اجازت کے بغیر منعقد نہیں ہوتا (۳) ایسا کرنے پر غلام سزا کا مستحق ہوگا۔ واللہ اعلم

2280۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا مِنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَهُوَ زَانٍ ❸ — سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے وہ زانی ہے۔''

---

❶ متفق علیه : البخاری، کتاب الطلاق، باب یلحق ابو لد بالملاعنة (الحدیث 5315) ومسلم، کتاب اللعان کے شروع میں ھی (الحدیث 1831) وابن ماجه، کتاب الطلاق، باب اللعان (الحدیث 2069)

❷ حسن : ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی نکاح العبد بغیر اذن سیده (الحدیث 2078) وابن ابی شیبه 261/4 باب من کره للعبد أیتزج بغیر اذن سیده

❸ ضعیف ابوداؤد: میں اس معنی کی حدیث ہے جسے ابوداؤد مرفوعاً ضعیف قرار دیتے ہیں صحیح یہ ہے کہ وہ موقوف ہے جیسا کہ بیہقی میں بھی ابوداؤد کی سند سے ہے۔ کتاب النکاح، باب نکاح العبد بغیر اذن مالکه (127/7 نیز مصنف عبدالرزاق (12982) میں بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً یہ روایت مروی ہے۔

[41]..... بَاب الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ

اس بات کا بیان کہ بچہ بستر والے کے لئے ہے

2281- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ. ❶

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں: بچہ بستر والے کے لئے ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔

فوائد:...... لونڈی یا آزاد عورت کے بطن سے پیدا ہونے والا بچہ اسی کا شمار ہوگا جس کی وہ اس وقت لونڈی یا بیوی ہو اگر چہ وہ حرام کا نطفہ ہی کیوں نہ ہو البتہ اگر خاوند بیوی کے درمیان لعان جیسی صورتحال پیش آجائے تو ایسی صورت میں صاحب فراموش سے اس کا تعلق ختم ہو جائے گا اور وہ فقط اپنی ماں کی طرف منسوب ہوگا۔

2282- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ. ❷

زوجہ نبی ﷺ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بچہ بستر والے کیلئے ہے۔''

2283- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ....

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنْ يَقْبِضَ إِلَيْهِ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَقَالَ عُتْبَةُ إِنَّهُ ابْنِي فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ زَمَنَ الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَإِذَا هُوَ أَشْبَهُ النَّاسِ بِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ

زوجۂ نبی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (نبی ﷺ کے زمانہ میں عتبہ بن ابو وقاص نے اپنے بھائی سعدؓ بن ابو وقاص کو نصیحت کی تھی کہ وہ زمعہ کی لونڈی کے بیٹے پر قبضہ کرے۔ عتبہ نے کہا: وہ میرا بیٹا ہے، جب نبی ﷺ فتح مکہ کے زمانہ میں تشریف لائے تو سعدؓ بن ابو وقاص نے زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو لے لیا۔ اور وہ عتبہ بن ابو وقاص کے ساتھ بہت مشابہ تھا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے عبد بن زمعہ! یہ لڑکا تمہیں ملنا چاہئے۔ اس لئے کہ

❶ صحيح مسلم، كتاب الرضاع، باب الولد للفراش (الحديث 3600)

❷ صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب شراء المملوك من الحربي وهبته وعتقه (الحديث 2218) والنسائي، كتاب الطلاق، باب الحاق الولد بالفراش اذا لم ينفه (الحديث 3484)

زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِيهِ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ احْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ مِمَّا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَسَوْدَةُ بِنْتِ زَمْعَةَ . ❶

وہ اس کے باپ کے بستر پر پیدا ہوا تھا۔ اور نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے سودہؓ بنت زمعہ! اس سے پردہ کیا کرو۔ اس لئے کہ آپؐ نے اس کو عتبہ بن ابی وقاص کے مشابہ پایا تھا۔ اور سودۃ زمعہ کی بیٹی تھیں۔

فوائد:...... (۱) اسلام میں جاہلی جرائم کی پوچھ گچھ نہیں ہوگی۔ بلکہ اسلام قبول کرتے ہی وہ سبھی معاف ہوجائیں گے (۲) ظاہر کچھ بھی ہو فیصلہ قانون وشریعت کے مطابق ہی ہوگا۔ (واللہ اعلم)

[42]..... بَاب مَنْ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَعْرِفُهُ

اس شخص کا بیان جو اپنی اولاد کو پہچاننے کے باوجود انکار کرتا ہے

2284۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ حِينَ أُنْزِلَتْ آيَةُ الْمُلَاعَنَةِ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ نَسَبًا لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللّٰهُ جَنَّتَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ احْتَجَبَ اللّٰهُ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلَى رُؤُوسِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ وَسَعِيدٌ يُحَدِّثُهُ بِهِ: هَذَا وَقَدْ بَلَغَنِي هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ . ❷

سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا، جس وقت لعان کی آیت نازل ہوئی: ''جو عورت کسی قوم میں ایسی نسل کو داخل کرے جو اس قوم سے نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ سے اس کا کچھ تعلق نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اسے ہرگز جنت میں داخل نہیں کرے گا اور جو آدمی اپنی اولاد کو دیکھنے کے بعد اس کا انکار کرے۔ اللہ اس سے پردے میں رہے گا۔ اسے پہلے اور بعد والے تمام لوگوں کے سامنے رسوا کرے گا۔ عبداللہ کہتے ہیں: ''یہ حدیث ہمیں رسول اللہ ﷺ سے پہنچی۔''

---

❶ صحیح: (1179) حدیث ہی مطول دوبارہ وارد ہوئی ہے۔

❷ اسناده جيد: صحيح ابن حبان (الحديث 4108) والنسائي، كتاب الطلاق، باب التغليظ في الانتفاء من الولد (الحديث 3481)

فوائد:...... (۱) اسلام اصلاح کے کسی پہلو کو تشنہ نہیں چھوڑتا بلکہ ہر ایک حقوق تقرر کر کے بعد ان میں اصلاح کا ایسا طریقہ کار اختیار کرتا ہے کہ افراط وتفریط سے پاک اعتدال کا نمونہ بن جاتا ہے (۲) پیچھے بچے کو صاحب فراش کی طرف منسوب کیا تو یہاں عورت کو بھی تنبیہ کر دی کہ اگر اس نے حرام کاری کے ذریعے بچے کو اپنے خاوند کے خاندان میں داخل کیا تو یہ اس کے لیے جنت سے محرومی کا سبب ہوگا۔ اور ساتھ ہی خاوند کو بھی تنبیہ کر دی کہ اس کا بلاوجہ کا انکار اس کی رسوائی کا باعث بنے جس طرح وہ ایک پاک دامن کی رسوائی کا سبب بنا ہے (۳) آخرت کو سزا جرم کی جنس سے ہوگی اور کہیں زیادہ شدید ہوگی۔

[43]..... بَاب الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ امْرَأَةَ أَبِيهِ

اس شخص کا بیان جو آدمی اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کرے

2285- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ...........

عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقِيتُ عَمِّي وَمَعَهُ رَايَةٌ فَقُلْتُ أَيْنَ تُرِيدُ فَقَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةَ أَبِيهِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَآخُذَ مَالَهُ. ❶

سیّدنا یزید بن براء اپنے والد سے بیان کرتے ہیں۔ میں اپنے چچا سے ملا، اور ان کے پاس ایک جھنڈا تھا میں نے کہا: کہاں جانا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ”مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے والد کی بیوی سے نکاح کیا ہے اور آپؐ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں اور اس کا مال لے لوں۔“

فوائد:...... (۱) جھنڈا ان کے ایلچی ہونے کی علامت تھی کسی ادارے کے لیے اپنے نمائندے کو بھیجتے ہوئے کوئی نہ کوئی علامت فراہم کرنا ہی مسنون ہے اور پریشانی سے بچنے کا ذریعہ ہے (۲) سوتیلی ماں سے نکاح حرام ہے (۳) اس کی سزا گردن زنی ہے اور مال کی قرقی۔

[44]..... بَاب قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : ﴿ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ ﴾

اللہ کے فرمان ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ﴾ کی تفسیر

2286- حَدَّثَنِي مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي

---

❶ حسن: اس کی سند شرط پر ہے۔ صحیح: ابن حبان (الحديث 4112) والنسائي، كتاب النكاح، باب نكاح ما نكح الآباء (الحديث 3332)

مُوسَى ....

عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُسَمَّى زِيَادًا قَالَ قُلْتُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ مُتْنَ كَانَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ قَالَ نَعَمْ إِنَّمَا أَحَلَّ اللَّهُ لَهُ ضَرْبًا مِنَ النِّسَاءِ وَوَصَفَ لَهُ صِفَةً فَقَالَ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ مِنْ بَعْدِ هَذِهِ الصِّفَةِ . ❶

انصار کا زیاد نامی آدمی کہتا ہے میں نے ابی بن کعبؓ سے کہا: مجھے بتایئے اگر نبی ﷺ کی بیویاں انتقال کر جاتیں تو آپؐ کو نکاح کرنا جائز ہوتا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے لئے خاص قسم کی عورتیں حلال کیں اور ان کی صفت بیان کی اور فرمایا: ''ان عورتوں کے علاوہ کوئی عورت آپؐ کے لئے حلال نہیں ہے۔''

فوائد:...... (۱) یہ رسولؐ اللہ کا خاصہ تھا کہ آپ ﷺ جتنی چاہیں عورتوں سے شادی کریں جبکہ مومنین کو فقط چار تک کی اجازت ہے (۲) مذکورہ حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کو مزید شادی سے منع کے بعد دوبارہ اجازت مل گئی تھی البتہ آپ ﷺ نے کوئی نکاح نہیں کیا۔ (ابن کثیر: احزاب:52)

2287۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَحَلَّ اللَّهُ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ مِنَ النِّسَاءِ مَا شَاءَ . ❷

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انتقال نہیں فرمایا حتی کہ اللہ نے آپ کے لئے یہ بات حلال کر دی کہ آپؐ جس قدر چاہیں نکاح کریں۔''

[45]..... بَابٌ فِي الْأَمَةِ يُجْعَلُ عِتْقُهَا صَدَاقَهَا

اس لونڈی کے متعلق جس کی آزادی کو اس کا حق مہر مقرر کیا جائے

2288۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ ....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا . ❸

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صفیہؓ کو آزاد کیا اور ان کی آزادی ہی ان کا مہر مقرر کیا۔

---

❶ ضعیف: عبداللہ بن احمد نے اسے مسند کی زوائد میں 5/133 اور بخاری نے تاریخ الکبیر میں 3/359-360 میں اسے روایت کیا ہے۔

❷ صحیح: ابن جریج سے صراحت سماع بھی طبری کے ہاں موجود ہے۔ ابن حبان (6366) وموارد الظمآن (2126)

❸ متفق علیہ: البخاری، کتاب النکاح، باب من جعل عتق الامة صداقها (الحدیث 5086) ومسلم، کتاب النکاح، باب فضيلة اعتاقه أمة ثم يتزوجها (الحديث 1957) ابن ماجه، کتاب النکاح، باب الرجل يعتق امته ثم يتزوجها (الحديث 2054)

فوائد:...... (۱) آزادی چونکہ انتہائی قیمتی شئے ہے لہٰذا اس کی قیمت کو ہی مہر مقرر کیا جا سکتا ہے (۲) مہر کا حسی ہونا ضروری نہیں کوئی معنوی چیز بھی مہر قرار پا سکتی ہے۔

2289۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَان حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا. ❶

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کیا پس ان سے نکاح کیا اور ان کی آزادی کو ہی ان کا مہر مقرر کیا۔

[46]...... بَاب فَضْلِ مَنْ أَعْتَقَ أَمَةً ثُمَّ تَزَوَّجَهَا

اس شخص کی فضیلت کا بیان جو کسی لونڈی کو آزاد کرے پھر اس سے نکاح کرے

2290۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ..........

عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ الشَّعْبِيِّ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ فَقَالَ يَا أَبَا عَمْرٍو إِنَّ مَنْ قِبَلَنَا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ يَقُولُونَ فِي الرَّجُلِ إِذَا أَعْتَقَ أَمَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَهُوَ كَالرَّاكِبِ بَدَنَتَهُ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ : رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ ثُمَّ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ فَآمَنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ وَعَبْدٌ مَمْلُوكٌ أَدَّى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ فَلَهُ أَجْرَانِ . وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَغَذَّاهَا فَأَحْسَنَ غِذَائَهَا وَأَدَّبَهَا

سیّدنا صالح بن صالح بن حي ہمدانی کہتے ہیں کہ میں شعبی کے پاس تھا، ان کے پاس خراسان کے ایک آدمی نے آ کر کہا: اے ابوعمرو! ہمارے علاقے میں خراسان کے لوگ اس شخص کے متعلق جو اپنی لونڈی کو آزاد کرے پھر اس سے نکاح کرے اس طرح کہتے ہیں: کہ ''اس کی مثال ایسی ہے جیسے وہ قربانی کے اونٹ پر سوار ہو۔'' شعبی کہتے ہیں: مجھ سے ابودرداء بن ابوموسیٰ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین شخص ہیں جنہیں دوہرا اجر ملے گا ایک وہ جو اہل کتاب سے ہو، اپنے نبی پر ایمان لایا ہو پھر (آخری) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا اس پر بھی ایمان لایا۔ اور اس کی پیروی کی دوسرا وہ غلام جو کسی کی ملکیت میں ہو۔ اللہ اور اپنے مالک کا حق ادا کرتا رہا اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔ تیسرا وہ شخص جس کے پاس لونڈی تھی۔ اس کی پرورش کی اور اچھی پرورش کی اسے ادب

❶ صحیح: تخریج ابھی گزر چکی ہے۔

فَأَحْسَنَ أَدَبَهَا فَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ خُذْ هَذَا الْحَدِيثَ بِغَيْرِ شَيْءٍ فَقَدْ كَانَ يُرْحَلُ فِيمَا دُونَ هٰذَا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ هُشَيْمٌ أَفَادُونِي بِالْبَصْرَةِ فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ عَنْهُ. ❶

سکھایا اور اچھا ادب سکھایا۔ پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کیا۔ اس کے لئے دہرا اجر ہے۔'' پھر اس شخص سے فرمایا: ''اس حدیث کو بغیر کسی شے کے لے لو پہلے زمانہ میں اس سے چھوٹی حدیث کے لئے مدینہ کا سفر کیا جاتا تھا' ہشیم کہتے ہیں: ''مجھے لوگوں نے بصرۃ میں خبر دی تو میں نے صالح کے پاس جا کر اس کے متعلق پوچھا۔''

فوائد:...... (۱) جاہلی معروف باتوں کی اہل علم سے علمی توجیہ معلوم کر لینی چاہیے تاکہ حقیقت حال سے واضح ہو جائے (۲) دوسری محنت پر اللہ کے ہاں اجر بھی دوہرا ملے گا۔ شعر کا مصرعہ ہے ''بقدر الكد تكسب المعالي'' محنت کے بقدر ہی بلندیاں حاصل ہوتی ہیں (۳) اسلام میں غلامی کی حوصلہ افزائی تو ہے لیکن غلاموں کی فلاح و بہبود پر بھی انتہائی زیادہ توجہ دی گئی ہے جس کی بدولت عموماً غلام اسلام کے ہی ہو رہتے۔ بلکہ تاریخ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ تبلیغ اسلام اور خدمت حدیث میں غلام محدثین وفقہا کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

2291۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ عَنِ الشَّعْبِيِّ.........

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ. ❷

سیّدنا ابو بردۃ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس حدیث کی طرح فرمایا۔

[47]..... بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَمُوتُ قَبْلَ أَنْ يَفْرِضَ لَهَا

اس شخص کے متعلق جو عورت سے نکاح کر کے مہر مقرر کرنے سے پہلے مر جاتا ہے

2292۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ.........

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَكُنْ فَرَضَ لَهَا شَيْئًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَمَاتَ عَنْهَا قَالَ فِيهَا:

سیّدنا علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے اس آدمی کے متعلق، جس نے کسی عورت سے نکاح کیا پھر مہر مقرر کرنے اور صحبت کرنے سے پہلے اسے چھوڑ کر مر گیا' یوں کہا: ''اس

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب العلم، باب تعليم الرجل امته وأهله (الحديث 97) ومسلم، كتاب وجوب الايمان برسالة...... (الحديث 385) والترمذي، كتاب النكاح، باب ماجاء في الفضل في ذلك (الحديث 116)

❷ سابقہ حدیث کے مطابق تخریج ہے۔

لَهَا صَدَاقُ نِسَائِهَا وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ قَالَ مَعْقِلٌ الْأَشْجَعِيُّ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي رُوَاسٍ بِمِثْلِ مَا قَضَيْتَ . قَالَ فَفَرِحَ بِذٰلِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَسُفْيَانُ نَأْخُذُ بِهٰذَا . [1]

صورت میں عورت کو اس کے خاندان کی کسی عورت جتنا مہر ملے گا۔ اور اس پر عدت بھی ہوگی۔ اسے میراث ملے گی۔"معقل اشجعی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بروع بنت واشق کے بارے میں 'جو بنو رؤاس کی عورت تھی' ایسا ہی فیصلہ کیا جیسا آپ نے فرمایا۔عبداللہ یہ سن کر خوش ہوئے۔ محمد اور سفیان کہتے ہیں:"ہم بھی اسے اختیار کرتے ہیں۔"

فوائد:...... (۱) نکاح کے موقع پر حق مہر مقرر نہ ہو تو کوئی حرج نہیں البتہ یہ عورت کا حق ہے چاہے بعد میں ہی ہوا سے دینا لازم ہے الا یہ کہ وہ معاف کردے (۲) اسلامی احکام بالمقابل عقل کی کوئی حیثیت نہیں۔ (۳) جس عورت کا مہر مقرر نہ ہو اور وہ فوت ہو جائے تو اسے مہر مثل ملے گا یعنی جتنا ان کے (مرد) خاندان کی دوسری عورتوں کو ملتا ہے نیز وہ میراث کی بھی مستحق ہوگی۔

[48]..... بَاب مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ

کن کن رضاعی رشتوں سے حرمت ثابت ہوتی ہے

2293۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَسَمِعَتْ صَوْتَ إِنْسَانٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَمِعْتُ صَوْتَ إِنْسَانٍ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھیں انہوں نے کسی آدمی کی آواز سنی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کے گھر میں کسی آدمی کی آواز سنی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"میرا خیال ہے فلاں آدمی ہوگا یعنی حفصہ رضی اللہ عنہا کا رضاعی چچا۔" سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے رضاعی چچا کے بارے میں کہا: یا رسول اللہ! اگر وہ زندہ ہوتے تو میرے پاس آ سکتے تھے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"جی ہاں، جن نسبی رشتوں سے حرمت ثابت ہوتی

[1] صحيح : ابن حبان(1498-4099) والنسائي،كتاب النكاح،باب اباحته التزويج بغير صداق(الحديث 3354)

مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ . ❶

ہے وہ رضاعت سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔"

فوائد:...... (۱) اگر کوئی بچہ شریعت کے مقرر کردہ ضابطہ کے مطابق کسی عورت کا دودھ پی لے تو یہ عورت اس کی رضاعی ماں کہلائے گی اور اس کے حقیقی بچے کے لیے حرام رشتے اس دودھ پینے والے کے لیے بھی حرام ہوں گے جو کہ سورۃ النسا:23 میں مذکور ہیں (۲) پردے کے احکام بھی رضاعی و حقیقی اولاد کے لیے برابر ہوں گے۔

2294۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ ....

عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ عَمَّهَا أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا بَعْدَمَا ضُرِبَ الْحِجَابُ فَأَبَتْ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ حَتَّى يَأْتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَسْتَأْذِنَهُ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَتْ جَاءَ عَمِّي أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ فَرَدَدْتُهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَكَ قَالَ أَوَ لَيْسَ بِعَمِّكِ قَالَتْ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ . ❷

سیّدنا عروۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ ان کے چچا ابو القعیس رحمہ اللہ کے بھائی پردہ مقرر ہونے کے بعد آئے اور اجازت چاہی انہوں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا کہ رسول اللہ ﷺ آئیں تو ان سے اجازت لوں گی' جب نبی ﷺ آئے تو انہوں نے آپ سے اس بات کا ذکر کیا اور کہا: "میرے چچا ابو القعیس رحمہ اللہ کے بھائی آئے تھے۔ میں نے انہیں واپس کر دیا ہے تاکہ آپ سے اجازت لے لوں۔" آپ نے فرمایا: "کیا وہ تیرا چچا نہیں ہے؟ "سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "مجھے دودھ تو عورت نے پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا۔" آپ نے فرمایا: "وہ تمہارے چچا ہیں اس لئے تمہارے پاس آ سکتے ہیں۔" عروہ کہتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں: "جن نسبی رشتوں سے حرمت ثابت ہوتی ہے وہی رضاعی رشتے بھی حرمت والے ہوتے ہیں۔"

فوائد:...... متفق علیہ روایت میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا کا نام افلح آیا ہے یہ آپ ﷺ یا

❶ متفق علیه : البخاری، کتاب الشهادات، باب الشهادة على الأنساب والرضاع المستفيض والموت القديم (الحديث 2646) ومسلم، كتاب الرضاع، باب يحرم من الرضاعته ما يحرم من الولادة (الحديث 3553)

❷ متفق علیه : البخاری، کتاب الشهادات، باب الشهادة على الأنساب والرضاع المستفيض...... (الحديث 2346) ومسلم، كتاب الرضاع، باب تحريم الرضاعته من ماء الفحل (الحديث 3560)

ایک قول کے مطابق ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا آزادکردہ غلام تھا۔اصل میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے دو رضاعی چچا تھے ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں خالق حقیقی سے جاملا جبکہ دوسرا آپ ؐ کی مرضعہ کا دیور یا جیٹھ تھا۔

2295۔ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ. ❶

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جن نسبی رشتوں سے حرمت ثابت ہوتی ہے ان رضاعی رشتوں سے بھی حرمت ثابت ہوتی ہے۔''

2296۔ قَالَ مَالِكٌ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ❷

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی حدیث کی طرح فرمایا۔

[49]..... بَاب كَمْ رَضْعَةً تُحَرِّمُ

کتنی دفعہ دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے؟

2297۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ. ❸

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک دو دفعہ دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔''

فوائد:...... (۱)''المصّة'' کہتے ہیں چوسنے کو یہ ''مَصَّ'' سے مصدر ہے (۲) اگر بچے نے دودھ پینا شروع کیا پھر چھاتی کو چھوڑ دیا تو یہ ایک دفعہ ہے دوبارہ پیے گا تو یہ دوسری دفعہ شمار ہوگا۔(۳) رضاعت کے حکم میں اختلاف ہے جمہور کے نزدیک تھوڑا یا زیادہ دودھ پینے سے یہ ثابت ہوجاتی ہے داؤد ظاہری، اسحاق، ابوعبیدہ رحمہ اللہ کے مطابق مذکورہ حدیث کی بنا پر تین دفعہ دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوگی۔جبکہ امام شافعی پانچ

---

❶ صحیح : مؤطا امام مالك ،كتاب الرضاع،باب جامع ماجاء فى الرضاعة(15)ومسلم، كتاب الرضاع،باب يحرم من الرضاعة ما يحريم من الولادة(الحديث 3554)

❷ صحیح : (2293) کے تحت اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

❸ اسنادہ ضعیف : لیکن حدیث صحیح ہے۔اخرجه مسلم فى كتاب الرضاع،باب فى المصة والمصتان (الحديث : 3575) وابن ماجه، كتاب النكاح،باب لاتحيم المصة والمصتان(الحديث 1941)

دفعہ دودھ پینے کولازم ٹھہراتے ہیں جیسا کہ آئندہ حدیث سے واضح ہورہا ہے۔جمہور کی دلیل ہے ﴿وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ﴾ (النساء:23) تمہاری مائیں وہ ہیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے۔احادیث کونظر انداز کر کے مطلق اسی آیت کو لے لینا غلطی کا سبب ہے احادیث سے واضح ہے کہ مائیں وہ شمار ہوں گی جو مذکورہ اوصاف پر دودھ پلائیں گی یعنی دو دفعہ سے زیادہ اور دو سال سے قبل ۔اسی داؤد ظاہری رحمہ اللہ کا موقف ہے حدیث میں ایک ،دو دفعہ کا ذکر ہے لہٰذا تین دفعہ سے رضاعت ثابت ہوجائے گی یہ بھی ضعیف ہے کیونکہ عرف میں ایک ،دو دفعہ سے ثابت نہیں ہوتا کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہاں کثرت مطلوب ہے۔لہٰذا دلائل پر غور کرنے سے امام شافعی رحمہ اللہ کا موقف ہی راجح معلوم ہوتا ہے کہ رضاعت پانچ دفعہ دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے مختلف احادیث پر غور کرنے سے سمجھ آتی ہے کہ رضاعت تب ثابت ہوتی ہے جب یہ بچے کی انتڑیاں پھاڑنے ،ہڈیاں اگانے یعنی خوراک بننے کا باعث بنے چنانچہ یہ مقاصد ایک ،دو دفعہ دودھ پینے سے حاصل نہیں ہوتے۔چنانچہ حاصل کلام یہ ہے کہ بچے کی رضاعت تب ثابت ہوگی جب وہ بچپنے میں دودھ پیے اور کم ازکم پانچ دفعہ پیے۔(واللہ اعلم)

2298۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ ....

عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً وَعِنْدِي أُخْرَى فَزَعَمَتِ الْأُولَى أَنَّهَا أَرْضَعَتْ الْحُدْثَى فَقَالَ لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَلَا الْإِمْلَاجَتَانِ .[1]

سیّدنا ام فضل رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا ایک دوسری عورت بھی ہے۔ پہلی کہتی ہے کہ اس نے دوسری کو دودھ پلایا ہے۔آپ ؐ نے فرمایا: ''ایک' دو دفعہ دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔''

2299۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِعَشْرِ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں پہلے' قرآن میں یہ حکم نازل ہوا تھا کہ دس بار دودھ پینے سے حرمت نازل ہوتی ہے۔ پھر اسے منسوخ کر کے پانچ بار دودھ پینے کا حکم ملا۔ پھر رسول

[1] صحیح مسلم، کتاب الرضاع،باب فی المصة والمصتان(الحدیث 2576)والنسائی، کتاب النکاح،باب القدر الذی یحرم من الرضاعة(الحدیث 3308)

اللهِ ﷺ وَهُنَّ مِمَّا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ. ❶ — اللہ ﷺ نے وفات پائی تو قرآن سے وہ پڑھا جاتا تھا۔

فوائد:...... مطلب یہ کہ پانچ دفعہ پینے سے حرمت ثابت ہو جانے والے حکم کی تلاوت کی جاتی تھی ، اس آیت کا حکم تو تا قیامت موجود اور برقرار ہے لیکن اس کی تلاوت منسوخ ہو چکی ہے، جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد بھی اسے تلاوت کرتے تھے ان کو ابھی اس کا نسخ معلوم نہیں ہوا تھا۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کا معنی یہ ہے کہ پانچ کی تعداد کا نسخ اتنی تاخیر سے ہوا کہ نبی ﷺ کی وفات کا واقعہ پیش آ گیا اور بعض لوگ آپ ﷺ کے بعد ہی بطور قرآن ان کی تلاوت کرتے رہے کیونکہ ان کا نسخ آپ ﷺ کی وفات سے متصل ہی ہوا تھا۔ اس لیے لوگوں کو خبر نہ ہو سکی آپ ﷺ کی وفات کے بعد جب لوگوں کو علم ہوا تو انہوں نے اس سے رجوع کر لیا اور سبھی متفق ہو گئے۔ لہٰذا یہ آیات تو منسوخ ہو چکیں بہر حال ان کا حکم باقی رہا ہے جیسا کہ یہ نسخ کی ایک صورت ہے کہ آیت کے الفاظ منسوخ ہو جائیں جبکہ اس کا حکم باقی رہے۔

[50]..... بَاب مَا يُذْهِبُ مَذَمَّةَ الرِّضَاعِ
کس چیز سے رضاعت کا حق ادا ہوتا ہے؟

2300۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ قَالَ الْغُرَّةُ الْعَبْدُ أَوِ الْأَمَةُ. ❷

سیّدنا حجاج بن حجاج اسلمی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میری طرف سے رضاعت کا حق کس چیز سے ادا ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا: ''غلام یا لونڈی سے۔''

فوائد:...... (۱) رضاعت ایک بہت بڑا احسان ہوتا ہے اس کے بدلے کی فقط یہ صورت ہے کہ رضاعی ماں یا باپ غلامی کی حالت میں ملیں تو بندہ انہیں خرید کر آزاد کر دے (۲) اس سے آزادی کی قدر معلوم ہوتی ہے کہ یہ کس قدر بڑی نعمت ہے۔

❶ صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب التحریم بخمس رضعات (الحدیث 3582) والترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء لا تحرم المصة والمصتان (الحدیث 1150) وابن ماجه، کتاب النکاح، باب رضاع الکبیر (الحدیث 1944)

❷ صحیح: ابن حبان (4230-4231) وابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی الرضخ عند الفصال (الحدیث 2064) والنسائی، کتاب النکاح، باب حق الرضاع وحرمته (الحدیث 3329)

[51]..... بَاب شَهَادَةِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ عَلَى الرَّضَاعِ

رضاعت پر ایک عورت کی گواہی

2301۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.........

عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ ثُمَّ قَالَ لَمْ يُحَدِّثْنِيهِ وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ قَالَ تَزَوَّجْتُ بِنْتَ أَبِي إِهَابٍ فَجَائَتْ أَمَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَأَعْرَضَ عَنِّي قَالَ أَبُو عَاصِمٍ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ قَالَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ وَنَهَاهُ عَنْهَا .قَالَ أَبُو عَاصِمٍ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ فَكَيْفَ وَقَدْ قِيلَ وَلَمْ يَقُلْ نَهَاهُ عَنْهَا . قَالَ أَبُو مُحَمَّد كَذَا عِنْدَنَا .[1]

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں مجھ سے سیّدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انہوں نے کہا: بیان نہیں کیا میں نے ان سے سنا وہ لوگوں سے بیان کر رہے تھے، کہا ”کہ میں نے ابو وہاب کی بیٹی سے نکاح کیا تو ایک سیاہ لونڈی نے آ کر کہا: ”میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔“ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور اس کا ذکر کیا آپ نے مجھ سے منہ پھیر لیا۔ ابو عاصم کہتے ہیں: عقبہ نے کہا: تیسری یا چوتھی دفعہ آپ نے فرمایا: ”یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ حالانکہ اس نے ایسا کہہ دیا ہے۔ اور آپ نے ان کو عورت کے ساتھ رہنے سے منع کیا۔ ابو عاصم کہتے ہیں: ”عمرو بن سعید بن ابو حسین نے ابن ابو ملیکہ سے صرف اتنا ہی نقل کیا ہے: ”یہ کیسے ممکن ہے، حالانکہ اس کے متعلق ایسا کہہ دیا گیا۔ یہ نہیں کہا کہ آپ نے اسے اس عورت کے تعلق سے منع کیا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ”ہمارے نزدیک بھی یہی مسئلہ ہے۔“

فوائد:...... (ا) رضاعت کے مسئلہ میں ایک عورت کی گواہی قابل قبول ہوگی یہی قول امام احمد رحمہ اللہ کا ہے جب کہ امام شافعی رحمہ اللہ چار عورتوں اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ دو مردوں یا ایک مرد، دو عورتوں کی گواہی کو حجت سمجھتے ہیں ان کے دلائل ﴿وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ﴾ (البقرہ:282) مردوں میں سے دو گواہ بنالو۔ مذکورہ آیت ہے یہ حکم عام جبکہ رضاعت کا مسئلہ اس سے خاص ہے اور مذکورہ حدیث اس کی خصوصیت پر دال

---

[1] صحیح: لیکن یہ سنداً ضعیف ہے، ابن جریج کے عنعنہ کی وجہ سے۔ البخاری، کتاب العلم، باب الرحلة فی المسألة النازلة وتعلیم اهله (الحدیث 88) وابوداؤد، کتاب الأقضیة، باب الشهادة علی الرضاع (الحدیث 3603) والنسائی، کتاب النکاح، باب الشهادة فی الرضاع (الحدیث 3330)

ہے لہٰذا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا موقف ہی اقرب الی الصواب ہے۔ (۲) حصول علم کے لیے سفر کرنا مسنون ہے (۳) اگر طالب علم کا سوال بے سروپا ہو تو استاذ اس سے اعراض کر سکتا ہے۔

[52]..... بَاب فِيْ رَضَاعَةِ الْكَبِيْرِ

بڑے آدمی کی رضاعت کے لئے

2302۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ.........

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَكَأَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ إِنَّهُ أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ انْظُرْنَ مَا إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ .[1]

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس گئے اور وہاں ایک آدمی تھا۔ آپ ؐ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ گویا کہ آپ ؐ نے اس بات کو برا سمجھا میں نے کہا: ''میرا رضاعی بھائی ہے۔'' آپ ؐ نے فرمایا: ''دیکھا کرو کہ کون لوگ تمہارے بھائی ہیں۔ کیونکہ رضاعت بھوک مٹنے سے ثابت ہوتی ہے۔''

فوائد:......رضاعت صرف چند گھونٹ دودھ چوسنے سے نہیں بلکہ سیر ہو کر پینے سے ثابت ہوگی جو کہ جسم کی نشوونما کا سبب بنے اور یہ تبھی ممکن ہے جب بچے نے بچپنے میں سیر ہو کر پیا ہو کیونکہ بڑے کا اس سے سیر ہونا ممکن نہیں اسی لیے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر باب باندھا ہے ''لا رضاع بعد حولین'' دو سال کے بعد دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

2303۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَائَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَكَانَتْ تَحْتَ أَبِيْ حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ سَالِمًا مَوْلَى أَبِيْ حُذَيْفَةَ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَأَنَا فُضُلٌ وَإِنَّمَا

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سہلہ ؓ بنت سہیل بن عمرو جو ابو حذیفہ ؓ بن عتبہ بن ربیعہ کی اہلیہ تھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہا: ''سالم جو ابو حذیفہ کا آزاد کردہ غلام ہے ہمارے پاس آتا ہے اور میں پھٹے پرانے کپڑوں میں ہوتی ہوں ہم اسے بیٹا ہی سمجھتے ہیں۔ ابو حذیفہ نے اسے

[1] متفق علیه: البخاری، کتاب النکاح، باب من قال لا رضاع بعد حولین (الحدیث 5103) ومسلم، کتاب الرضاع، باب انما الرضاعة من المجاعة (الحدیث 3591)

نَرَاهُ وَلَدًا وَكَانَ أَبُو حُذَيْفَةَ تَبَنَّاهُ كَمَا تَبَنَّى النَّبِيُّ ﷺ زَيْدًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ أَنْ تُرْضِعَ سَالِمًا قَالَ أَبُو مُحَمَّد هَذَا لِسَالِمٍ خَاصَّةً. ❶

لے پالک بنایا تھا۔ جس طرح نبی ﷺ نے زیدؓ کو لے پالک بنایا، تو اللہ نے یہ آیت نازل کی: ''منہ بولے بیٹوں کی نسبت ان کے باپو سے کرو یہی اللہ کے نزدیک انصاف ہے۔'' (سورۃ الاحزاب : ۵) ''پھر نبی ﷺ نے سہلہؓ کو حکم دیا کہ سالمؓ کو دودھ پلائے۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ''یہ سلام کے لئے خاص تھا۔''

فوائد:...... (۱) ''فُضُل'' کہتے ہیں کام کاج کے کپڑے پہنے ہونے کو (۲) منہ بولے بیٹے کو بھی ان کے اصل نسب کے ساتھ ہی پکارا جائے گا (۳) جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ رضاعت فقط دو سال سے قبل ثابت ہوگی۔ جبکہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ اڑھائی سال کی مدت بتاتے ہیں جبکہ سالمؓ کی حدیث کو یہ خاص قرار دیتے ہیں دوسرا موقف عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہے جو کہتی ہیں بالغ کی رضاعت بھی اسی طرح ثابت ہوگی جس طرح بچے کی ہوتی ہے ان کی دلیل مذکورہ حدیث ہے اور تیسرا موقف جو کہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ وابن قیم رحمہ اللہ وغیرہ کا ہے اور یہی درست بھی ہے۔ تیسرا مسلک یہ ہے کہ حدیث سہلہ رضی اللہ عنہ منسوخ نہیں اور نہ ہی مخصوص ہے اور نہ ہی ہرایک کے لیے عام ہے یہ ضرورت کی بنا پر رخصت ہے کہ ایسا شخص جس کا عورت پر داخل ہونا لازم ہے اور بار بار پردہ مشقت کا سبب بنتا ہے جس طرح سالم کا مسئلہ تھا ایسی حالت میں رضاعت کبیر بھی مؤثر ہوگی اس سے ہٹ کر صرف رضاعت صغیر ہی اثر انداز ہوگی (زادالمعاد)

[53]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ التَّحْلِيلِ

حلالہ کرنے کی ممانعت

2304۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنِ الْهُزَيْلِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ. ❷

سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حلال کرنے اور کروانے والے پر لعنت کی۔

فوائد:...... (۱) بعض نسخوں میں ''المحلّل'' کا لفظ آیا ہے دونوں کا معنی ایک ہی ہے (۲) معلوم

❶ متفق عليه : البخاري، كتاب النكاح، باب الأكفاء (الحديث 5088) ومسلم، كتاب الرضاع، باب رضاعة الكبير (3585) رضاعتہ کبیر کے مسئلہ میں امام ابن تیمیہ کا مسلک قابل توجہ محسوس ہوتا ہے کہ ضرورت اشد ہو تو یہ حدیث قابل عمل ورنہ نہیں۔

❷ اسناده صحيح : الترمذي، كتاب النكاح، باب ماجاء في المحل والمحلل له (الحديث 1120) والنسائي، كتاب الطلاق، باب احلال المطلقة ثلاثا ومافيه من التغليظ (3416)

ہوا حلالہ کرنے والا اور کرانے والا دونوں لعنتی ہیں۔صاحب سبل السلام کہتے ہیں:"الحديث دليل على تحريم التحليل لانه لايكون اللعن الا على فاعل المحرم." حدیث حلالہ کے حرام ہونے پر دلیل ہے۔کیونکہ لعنت حرام کے مرتکب پر ہی ہو سکتی ہے اور عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے پاس اگر محلل اور محلل لہ کو لایا جائے تو میں ان دونوں کو رجم کر دوں (ابن ابی شیبہ) امام مالک، احمد، وکیع، سفیان رحمہم اللہ سبھی کے نزدیک یہ نکاح فاسد ہوگا اگر محلّل کی نیت بدل جائے اور وہ عورت کو رکھنے کا ارادہ کر لے تو اسے دوبارہ نکاح کرنا پڑے گا جبکہ اصحاب رائے احناف کے نزدیک نکاح ہو جائے گا اگر چہ وہ مکروہ ہوگا۔تفصیل کے لیے دیکھیے بہرحال مذکورہ حدیث اور ائمہ و محدثین کے موقف کو مدنظر رکھ کر یہی بات راجح معلوم ہوتی ہے کہ یہ نکاح باطل ہوگا اور ایسا کرنے والے ملعون ہوں گے اور یہ عورت پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوگی۔واللہ اعلم۔کتب فقہ حنفی ماضی قریب کے حنفی عالم اور لاہور جامعہ قاسمیہ حنفیہ کے رئیس علامہ عبدالحلیم قاسمی رحمہ اللہ اور بریلویت کے پیشوا وامام پیر کرم شاہ ازہری رحمہ اللہ حلالہ کو بے غیرتی قرار دیتے ہیں اور ایک مجلس کی تین طلاقیں صرف ایک ہی واقع ہونے کے قائل ہیں۔

[54]..... بَاب فِي وُجُوبِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ

آدمی پر اپنے اہل کا نفقہ فرض ہے

2305۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدًا أُمَّ مُعَاوِيَةَ امْرَأَةَ أَبِي سُفْيَانَ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَإِنَّهُ لَا يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَبَنِيَّ إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَهَلْ عَلَيَّ فِي ذَلِكَ جُنَاحٌ فَقَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ. [1]

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں معاویہؓ کی ماں ابو سفیانؓ کی بیوی ہند رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اس نے کہا: ''یارسولؐ اللہ! ابو سفیان کنجوس آدمی ہے۔وہ مجھے اتنا خرچ نہیں دیتا جو مجھے اور میرے بیٹوں کو کافی ہو۔البتہ میں لاعلمی میں اس کی جیب سے نکال لیتی ہوں کیا مجھے اس کا گناہ ہوگا۔آپؐ نے فرمایا:''دستور کے مطابق اتنا لو جو تمہیں اور تمہاری اولاد کو کافی ہو۔''

---

[1] متفق عليه : البخاري، كتاب النفقات، باب اذا لم ينفق الرجل للمرأة أن تأخذ بغير علمه مايكفيها وولدها بالمعروف (الحديث 5334) مسلم، كتاب الأقضية، باب قضية الهند (4452)

فوائد:...... گھر کا خرچہ یہ خاوند کے ذمے ہے کہ وہ اپنا اور اپنے بیوی بچوں کے کھانے پینے کا ان کی ضروریات کا خیال رکھے۔ اگر وہ اپنے اس فریضے میں کوتاہی کا مرتکب ہوتا ہے تو بیوی کو اجازت ہے کہ وہ بقدر ضرورت اس کے مال سے چپکے سے لے سکتی ہے مگر صرف بقدر ضرورت۔

[55]..... بَاب فِي حُسْنِ مُعَاشَرَةِ النِّسَاءِ

عورتوں سے اچھا سلوک کرنا

2306۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ بہتر ہو۔ اور جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے تو اسے چھوڑ دو (یعنی اس کی برائی نہ کرو)۔''

فوائد:...... (۱) عورت کو پاؤں کی جوتی سمجھنے والے نہ صرف غلطی پر ہیں بلکہ انتہائی خسارے میں ہیں کہ وہ خیریت جیسے بہترین وصف سے محروم ہیں بیوی سے بہترین سلوک جہاں گھر کی خوشیاں لوٹا سکتا ہے وہیں آخرت کی خوشبوؤں کے حصول کا بھی آسان ذریعہ ہے (۲) فوت ہوجانے والے کے عیب ٹٹولنے سے پرہیز کرنا چاہیے البتہ بطور عبرت بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

[56]..... بَاب فِي تَزْوِيجِ الصِّغَارِ إِذَا زَوَّجَهُنَّ آبَاؤُهُنَّ

صغر سنی میں والدین کا لڑکیوں کا نکاح کر دینا

2307۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَوُعِكْتُ فَتَمَرَّقَ رَأْسِي فَأَوْفَى جُمَيْمَةً فَأَتَتْنِي أُمُّ رُومَانَ وَإِنِّي لَفِي أُرْجُوحَةٍ وَمَعِي صَوَاحِبَاتٌ لِي

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے نکاح کیا اور میری عمر چھ برس تھی۔ اور ہم مدینہ میں آئے ہم بنو حارث بن خزرج میں اترے۔ مجھے بخار ہو گیا اور میرے سر کے بال اتر گئے۔ پھر کندھوں تک پہنچ گئے۔ ام رومانؓ میرے پاس آئیں میں جھولے میں تھی میری سہیلیاں میرے پاس تھیں۔ انہوں نے مجھے بلایا تو میں

❶ صحیح : ابن حبان(4188) والترمذی، کتاب المناقب باب فضل ازواج النبی ﷺ (الحدیث 3895)

فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا وَمَا أَدْرِي مَا تُرِيدُ فَأَخَذَتْ بِيَدِي حَتّٰى أَوْقَفَتْنِيْ عَلٰى بَابِ الدَّارِ وَإِنِّيْ لَأَنْهَجُ حَتّٰى سَكَنَ بَعْضُ نَفَسِي ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِي وَرَأْسِي ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلٰى خَيْرِ طَائِرٍ فَأَسْلَمَتْنِيْ إِلَيْهِنَّ فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِيْ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ضُحًى فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ .[1]

ان کے پاس گئی میں نہیں جانتی تھی ان کا کیا ارادہ ہے؟ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے گھر کے دروازے پر کھڑا کر دیا میں ہانپ رہی تھی۔ پھر میری طبیعت کچھ سنبھلی تو انہوں نے پانی سے میرا چہرہ اور میرا سر صاف کیا۔ پھر مجھے گھر لے گئیں میں نے دیکھا کہ ایک گھر میں انصار کی چند عورتیں ہیں انہوں نے کہا: ''بھلائی' عزت اور برکت نصیب ہو۔'' ام رومانؓ نے مجھے ان کے سپرد کر دیا۔ انہوں نے میرا بناؤ سنگھار کیا۔ میں چاشت کے وقت رسول اللہ ﷺ سے گھبرا گئی، ام رومانؓ نے مجھے آپؐ کے سپرد کر دیا۔ اور میں اس دن نو برس کی تھی۔''

فوائد:...... عائشہ رضی اللہ عنہا کا آپ ﷺ سے چھے سال کی عمر میں نکاح ہوا تھا اور رخصتی نویں سال کو ہوئی (بخاری) مذکورہ حدیث اور قرآن میں ﴿وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ﴾ (الطلاق : 4) اور وہ جنہیں حیض نہیں آیا۔ مراد بالغ نہیں ہوئیں ان کی عدت تین ماہ ہے جیسا کہ آیت میں مذکور ہے ان ادلّہ سے واضح ہوتا ہے کہ والد اپنی نابالغ اولاد کا نکاح کر سکتا ہے۔ مہلب رحمہ اللہ اس پر اجماع بیان کرتے ہیں۔ (فتح الباری)



[1] متفق علیه : البخاری، کتاب مناقب الأنصار، باب تزویج النبی ﷺ عائشةؓ وقدومها المدینة (الحدیث 3896) ومسلم، کتاب النکاح، باب تزویج الأب البکر الصغیرة (الحدیث 3464)

١٢...... ومن كتاب الطلاق

طلاق کے بیان میں

"طـــلاق" یہ اِطلاق سے مشتق ہے جس کا مطلب چھوڑ دینا ہے۔ اصطلاحی طور پر طلاق نکاح کی گرہ کھول دینے کو کہتے ہیں امام الحرمین کے مطابق جاہلیت میں بھی اس کے لیے لفظ طلاق مستعمل تھا جسے شریعت نے باقی رکھا۔ (الفتح)

شریعت میں طلاق وہی معتبر ہے جو ہوش وحواس کے قیام کے ساتھ برضا دی جائے ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "طلاق السكران والمستكره ليس بجائز." (بخاری) نشہ والے اور مجبور کی طلاق جائز نہیں ۔ امام مالک، شافعی، احمد رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

[1]..... بَاب السُّنَّةِ فِي الطَّلَاقِ

طلاق کا شرعی طریقہ

2308۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ..........

عَـنْ نَـافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِـيَ حَـائِضٌ فَـذَكَـرَ ذٰلِكَ عُمَـرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَـالَ مُرْهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا وَيُمْسِكَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَـطْهُـرَ ثُمَّ إِنْ شَـاءَ أَمْسَكَ وَإِنْ شَـاءَ طَـلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ.

سیّدنا نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی۔ انہوں نے نبی ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: "اسے حکم دو وہ اس سے رجوع کرے۔ اور اسے پاک ہونے تک اپنے پاس رکھے۔ پھر اسے حیض آئے پھر پاک ہو۔ اس کے بعد اگر چاہے تو روک لے اگر چاہے تو صحبت سے پہلے اسے طلاق دے دے۔ یہی وہ عدت ہے جس میں عورتوں کو طلاق دینے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔"

فوائد:...... (۱) حالت حیض میں طلاق ممنوع ہے اور اسے طلاق بدعی کہا جاتا ہے (۲) ایسی حالت میں دی گئی طلاق سے رجوع کرنا لازم ہے (۳) طلاق بدعی واقع ہوجائے گی جیسا کہ "مُرهُ ان يُراجعَها" کے الفاظ سے واضح ہے کیونکہ مراجعت، رجوع طلاق کے وقوع کے بعد ہی ہوتا ہے۔ جمہور اور ائمہ اربعہؒ اسی کے قائل ہیں (نیل الاوطار) نیز ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "حسبت علی بتطليقة." (بخاری) یہ میری ایک طلاق شماری کی گئی ہے (۴) حیض میں دی گئی طلاق سے رجوع کے بعد آئندہ کی بجائے اس سے اگلے طہر میں طلاق دی جائے گی۔

2309۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ..........

سَالِمًا يَذْكُرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ حِينَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا وَهِيَ طَاهِرٌ قَالَ أَبُو مُحَمَّد رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَوَكِيعٌ أَوْ حَامِلٌ. [1]

سیّدنا سالم ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دی تو عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے ذکر کیا آپؐ نے فرمایا اس سے کہو: ''اس سے رجوع کرے پھر اسے طلاق دے جب کہ وہ پاک ہو۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ''ابن مبارک اور وکیع نے اس حدیث میں اتنا اور اضافہ کیا ہے: ''یا حاملہ ہو۔''

فوائد:...... (۱) اس روایت میں ایک طہر چھوڑ کر اگلے طہر کی قید نہیں بلکہ عموم ہے اسی طرح ایک روایت میں ہے "ثم يطلقها طاهرا او حاملًا" پھر اسے طہر یا حمل کی حالت میں طلاق دے دے۔ اس سے بعض علماء لیتے ہیں کہ حیض سے اگلے طہر میں ہی طلاق دی جاسکتی ہے بہرحال اول الذکر بات کہ ایک طہر چھوڑ کر اگلے میں طلاق دی جائے یہ صحیحین کی روایت میں زیادہ ہے اور (زیادہ ثقہ مقبولہ) کے تحت اسے قبول کیا جائے گا اور اسے ہی ترجیح حاصل ہوگی نیز اگر ثانی الذکر پر بھی عمل کیا جائے تو درست ہے۔ (واللہ اعلم) (۲) ''حامل'' کے لفظ سے معلوم ہوا کہ حالت حمل میں دی گئی طلاق، طلاقِ سنی ہے لٰہذا یہ جائز و درست ہے۔

[2]......بَاب فِي الرَّجْعَةِ رجوع کرنا

2310۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ

---

[1] متفق عليه : البخاری، کتاب الطلاق، باب قول الله تعالیٰ (یایها النبی إذ طلقتم......) (الحدیث 5251) ومسلم، کتاب الطلاق، باب تحریم الطلاق الحائض بغیر رضاها (الحدیث 3637)

صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ....

عَنْ عُمَرَ قَالَ طَلَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَفْصَةَ ثُمَّ رَاجَعَهَا . ❶

سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حفصہؓ کو طلاق دی پھر اس سے رجوع کیا۔

فوائد:...... (۱) پہلی اور دوسری طلاق کے بعد آدمی کو اپنی بیوی سے رجوع کا حق حاصل ہے قرآن میں ہے ﴿اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمۡسَاكٌ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِيۡحٌ بِاِحۡسَانٍ﴾ (البقرۃ:229) طلاق دومرتبہ ہے پھر یا تو اچھائی کے ساتھ روک لینا ہے یا اچھے طریقے کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔ (۲) کسی ایک مقام پر حدیث کا مروی ہونا اور دوسری جگہ پر نہ ہونا اس کا حدیث کی صحت سے کوئی تعلق نہیں۔ لہٰذا مذکورہ علت حدیث کے ضعف کا سبب نہیں۔

2311۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ حُمَيْدٍ ....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَلَّقَ حَفْصَةَ ثُمَّ رَاجَعَهَا قَالَ أَبُو مُحَمَّد كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ أَنْكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ لَيْسَ عِنْدَنَا هَذَا الْحَدِيثُ بِالْبَصْرَةِ عَنْ حُمَيْدٍ . ❷

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حفصہؓ کو طلاق دی پھر اس سے رجوع کیا۔ ابو محمد کہتے ہیں: علی بن مدینی نے اس حدیث کا انکار کیا اور کہا: ہمارے پاس یہ حدیث بصرہ میں حمید سے منقول نہیں ہوئی۔"

[3]..... بَاب لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ
نکاح سے پہلے طلاق نہ ہونے کا بیان

2312۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ..........

قَالَ الْحَكَمُ قَالَ لِي يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ أُفَصِّلُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ أَنْ لَا يَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرٌ

حکم کہتے ہیں کہ یحییٰ بن حمزہؒ نے مجھ سے بیان کیا کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کو لکھا: قرآن کو وہی ہاتھ لگائے جو پاک ہو۔ اور نکاح سے پہلے

❶ صحیح : ابن حبان(4275)ابو داؤد، کتاب الطلاق،باب فی المراجعة(2283)وابن ماجه، کتاب الطلاق،باب حد ثنا سوید بن سعید(2016)

❷ صحیح : اخرجه الحاكم2/197وقال علی شرط الشیخین امام ذہبیؒ نے بھی ان کی موافقت کی ہے اور واقعی ہے بھی یہ صحیح روایت۔

وَلَا طَلَاقَ قَبْلَ إِمْلَاكٍ وَلَا عَتَاقَ حَتّٰى يَبْتَاعَ .سُئِلَ أَبُومُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانُ قَالَ: أَحْسَبُهُ كَاتِبًا مِنْ كُتَّابِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ . ❶

طلاق نہیں اور خریداری سے پہلے آزاد کرنا نہیں ہے۔ ابومحمد سے سلیمان کے بارے میں سوال گیا تو انہوں نے کہا: ''میرا خیال ہے وہ عمر بن عبدالعزیز کی کتاب سے لکھنے والا ہے۔''

فوائد:...... یہ حدیث اگر چہ پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی بہر حال صحیح حدیث یہ بات ثابت شدہ ہے کہ شادی سے پہلے طلاق معتبر نہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا:''انما الطلاقُ لمن اَخذَ بالسّاق .''حسن ارواء الغلیل) طلاق صرف ایسے بندے کا حق ہے جس نے پنڈلی کو پکڑ رکھا ہے۔مراد نکاح کیا ہوا ہو۔

[4]..... بَاب مَا يُحِلُّ الْمَرْأَةَ لِزَوْجِهَا الَّذِي طَلَّقَهَا فَبَتَّ طَلَاقَهَا

تین طلاقیں دینے والے شوہر کے لئے بیوی کیسے حلال ہوتی ہے؟

2313- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ.........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَلَى الْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي .قَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا ، حَتّٰى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ فَنَادَى خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَرَى مَا تَجْهَرُ بِهِ هٰذِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ . ❷

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپؐ کے پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔اور خالد بن سعیدؓ بن عاص کے دروازے پر انتظار کر رہے تھے کہ انہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس جانے کی اجازت دی جائے۔اس عورت نے کہا: ''یارسولؐ اللہ! میں رفاعہؓ کے پاس تھی اس نے مجھے تین طلاقیں دیں۔آپؐ نے فرمایا: ''کیا تو رفاعہؓ سے رجوع کرنا چاہتی ہے؟ یہ نہیں ہوسکتا حتی کہ وہ تجھ سے صحبت کرے اور تو اس سے صحبت کرے۔تو خالدؓ بن سعید نے ابوبکرؓ کو آواز دی کہ آپ دیکھتے نہیں کہ یہ عورت رسول اللہ کے پاس کیسی باتیں کر رہی ہے؟

❶ ضعيف : صحيح ابن حبان(6559)وموارد الظمآن(793)

❷ متفق عليه : البخاري، كتاب الشهادات، باب الشهادة المختبئ(الحديث 2639)ومسلم، كتاب النكاح، باب لا تحل المطلقة ثلاثا لمطلقها حتى تنكح زوجًا(الحديث 3512)

فوائد:...... تین طلاقوں ،یعنی طلاق بتہ کے بعد رجوع کا حق ختم ہوگیا اب اس خاوند سے دوبارہ ملاپ کے لیے اس کی صورت یہ ہے کہ عورت کسی دوسرے شخص سے شادی کرے یہ نکاح صحیح شرعی اصولوں کے مطابق ہو پھر ان کی آپس کی ناچاقی یا کسی وجہ سے طلاق ہو جائے یا یہ دوسرا شوہر فوت ہو جائے اب اس عورت کو جائز ہے کہ پہلے خاوند کی طرف لوٹ جائے بشرطیکہ دوسرے خاوند سے اس کے تعلقات قائم ہوں جیسے کہ حدیث میں "لا حتی یذوق عَسَیْلَتَكِ" حتی کہ وہ تیرا شہد چکھ لے۔ نیز بعض حنفی و بریلوی حضرات نے اپنے اداروں میں حلالہ سنٹر بنا رکھے ہیں۔ جو بے غیرتی کا نادر نمونہ ہیں۔

2314۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَّقَ رِفَاعَةُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَدَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ إِنْ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَتِي هَذِهِ .فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ أَوْ قَالَ تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ. ❶

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رفاعہ نے جو بنو قریظہ کا آدمی ہے اپنی بیوی کو طلاق دی اور اس سے عبدالرحمٰن بن زبیر نے نکاح کیا وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم! وہ تو میرے اس کپڑے کی جھالی کی مانند ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: "شاید تو رفاعہ سے رجوع کرنا چاہتی ہے؟ مگر ایسا نہیں ہوسکتا حتی کہ تو اس سے صحبت کرے۔"

[5]..... بَاب فِي الْخِيَارِ
عورت کو اختیار دینے کا بیان

2315۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ..........

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْخِيَرَةِ فَقَالَتْ قَدْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفَكَانَ طَلَاقًا. ❷

سیّدنا مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اختیار کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اختیار دیا۔ کیا وہ طلاق کا اختیار تھا؟

---

❶ متفق علیه: سابقہ تخریج ہی ہے۔

❷ متفق علیه: البخاري، كتاب الطلاق، باب من خيرا زواجه (الحديث 5263) ومسلم، كتاب الطلاق، باب بيان أ تخيير امرأته لا يكون طلاقا الا بالنية (الحديث3629)

فوائد:...... اگر شوہر بیوی کو ساتھ رہنے یا علیحدہ ہونے کا اختیار دے دے تو اس کو طلاق نہیں سمجھا جائے گا الا یہ کہ اس کی نیت ہو۔ جیسا کہ مسلم اس کے لیے باب باندھتے ہیں "بیان ان تخییر امراته لا یکون طلاقًا الا بالنیّة" اس چیز کا بیان کہ اپنی بیوی کو اختیار دینا طلاق نہیں ہوتی الا کہ مرد نیت کرے۔

[6]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ أَنْ تَسْأَلَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا طَلَاقَهَا

عورت کا اپنے شوہر سے طلاق مانگنے کی ممانعت

2316۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ..........

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ . [1]

سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت کسی تکلیف کے بغیر اپنے شوہر سے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔''

فوائد:...... (۱) خاندان اسلام کی ایک بنیادی اکائی ہے اس کی تخریب اسلام کی عمارت پر ایک کاری ضرب ہے اسی لیے خاندانی نظام کو تباہی سے بچانے کے لیے اسلام نے انتہائی سخت قوانین وضع کیے ہیں جو کہ اس کی اہمیت پر دال ہیں (۲) بلاوجہ عورت کا اپنے خاوند سے طلاق مانگنا حرام ہے کیوں کہ جہنم کی وعید کسی صغیرہ گناہ پر نہیں دی جاتی (۳) اگر کوئی سبب ہو اور گزران مشکل ہو جائے تو عورت کے لیے طلاق کا مطالبہ جائز و درست ہے۔

[7]..... بَاب فِي الْخُلْعِ

خلع کا بیان

2317۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ ....

أَنَّ عَمْرَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ تَزَوَّجَهَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ فَذَكَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ هَمَّ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَكَانَتْ جَارَةً لَهُ وَأَنَّ ثَابِتًا

سیّدنا عمرۃ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ ثابت بن قیس بن شماس نے حبیبہ بنت سہل سے نکاح کیا اس (حبیبہ) نے ذکر کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے نکاح کا ارادہ کیا تھا اور وہ آپ کی ہمسائی تھی۔ ایک بار ثابت نے اسے مارا وہ صبح

---

[1] صحيح ابن حبان (4184) وابو داؤد، كتاب الطلاق، باب الخلع (الحديث 2226) وابن ماجه، كتاب الطلاق، باب كراهية الخلع للمرأة (الحديث 2055)

ضَرَبَهَا فَأَصْبَحَتْ عَلَى بَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْغَلَسِ وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ فَرَأَى إِنْسَانًا فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالَتْ أَنَا حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ فَقَالَ مَا شَأْنُكِ قَالَتْ لَا أَنَا وَلَا ثَابِتٌ .فَأَتَى ثَابِتٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ خُذْ مِنْهَا وَخَلِّ سَبِيلَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدِي كُلُّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ فَأَخَذَ مِنْهَا وَقَعَدَتْ عِنْدَ أَهْلِهَا . [1]

کے وقت اندھیرے ہی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی۔ اور رسول اللہ ﷺ باہر نکلے اور ایک آدمی کو دیکھا آپ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ اس نے کہا: میں حبیبہ بنت سہل ہوں، آپ نے فرمایا: کیا کام ہے؟ اس نے کہا: نہ میں ثابت کے پاس رہ سکتی ہوں اور نہ وہ میرے پاس رہ سکتے ہیں۔ ثابت رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے تو آپ نے اس سے فرمایا: ''اس سے کچھ لے لو اور اسے چھوڑ دو۔'' حبیبہؓ نے کہا: یا رسول اللہ! جو کچھ اس نے مجھے دیا تھا وہ سب کچھ میرے پاس موجود ہے ثابتؓ نے اس سے لے لیا اور وہ اپنے گھر چلی گئی۔

فوائد:...... (۱) اسلام ایک معتدل نظام حیات ہے جو ہر ایک کے لیے اعتدال پر مبنی حقوق مقرر کرتا ہے جہاں باہم نااتفاقی کی صورت میں مرد کو یہ حق ہے کہ وہ عورت کو طلاق دے کر اپنی جان چھڑوا سکتا ہے وہیں عورت کو بھی خلع کا اختیار دیا گیا ہے (۲) خلع لینے کے لیے عورت کو شوہر سے حاصل کردہ مال لوٹانا ہوگا (۳) خلع حاصل کرنے کے لیے عورت حاکم، قاضی کے پاس جاسکتی ہے البتہ یہ ضروری نہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے خلع کے لیے سلطان یا قاضی کو غیر ضروری قرار دیا ہے (بخاری) جبکہ ائمہ اربعہؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔

(المغني-ابن قدامه)

[8]..... بَاب فِي طَلَاقِ الْبَتَّةِ
تین طلاقوں کا بیان

2318۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ.........

سَعِيدٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ بَلَغَنِي حَدِيثٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ وَهُوَ فِي قَرْيَةٍ لَهُ فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي .عَنْ جَدِّي

سیّدنا سعید رضی اللہ عنہ جو بنو عبدالمطلب کے آدمی ہیں نے کہا: مجھے ایک حدیث عبداللہ بن علی بن یزید بن رکانہ سے پہنچی وہ اپنے ایک گاؤں میں تھے میں نے ان کے پاس جا کر ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: میرے والد نے میرے

[1] صحيح : ابن حبان(4280)وموارد الظمآن(1326)

أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا أَرَدْتَ فَقَالَ وَاحِدَةً قَالَ آللّٰهِ قَالَ آللّٰهِ قَالَ هُوَ مَا نَوَيْتَ. [1]

دادا سے نقل کیا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں پھر نبی ﷺ کے پاس اس کا ذکر کیا آپؐ نے فرمایا: تیرا کیا ارادہ تھا؟ اس نے کہا: ایک طلاق کا' آپؐ نے فرمایا: اللہ کی قسم؟ اس نے کہا: ''اللہ کی قسم'' آپ نے فرمایا: ''وہی ہے جو تم نے نیت کی۔''

فوائد:...... (۱) مذکورہ روایت کی سند اگرچہ ضعیف ہے بہرحال ابورکانہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث شیخ صبحی حلاق نے حسن قرار دیا ہے۔ (بلوغ المرام (1009) کی شرح سبل السلام پر تعلیق ملاحظہ کیجیے) (۲) ثابت ہوا ایک مجلس میں اکٹھی دی گئیں تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوگیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "كان الطلاق على عهد رسول الله ﷺ وابى ابكر و سنتين من خلافة عمر طلاق الثلاث واحدة." (مسلم) رسول اللہ ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت میں ابتدائی دو سال تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی رہیں ہیں۔ یہ صریح ادلہ اس بارے واضح ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے تو وہ ایک ہی مقصود ہوگی۔ نیز عمر رضی اللہ عنہ کا تین طلاقوں کو تین ہی قرار دینا وہ وقتی مصلحت کی بنا پر لوگوں کی زجر و توبیخ کے لیے تھا۔ ایک مجلس کی تین طلاقوں کو تین گردان کر میاں بیوی میں ہمیشہ کے لیے جدائی کروا دینا یہ عقل و نقل اور دین کے سراسر خلاف ہے۔ حلالہ کی لعنت کو فروغ دینے کے مترادف ہے۔ (علينا البلاغ وعليكم الحساب)

[9]..... بَاب فِي الظِّهَارِ
ظہار کے متعلق

2319۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبَيَاضِيِّ قَالَ كُنْتُ امْرَأً أُصِيبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا يُصِيبُ غَيْرِي فَلَمَّا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ خِفْتُ أَنْ أُصِيبَ فِي لَيْلَي

سیّدنا سلمہ بن صخر بن بیاضی کہتے ہیں میں عوتوں سے اس قدر صحبت کرتا تھا میرے علاوہ کوئی اور نہ کرتا تھا۔ جب رمضان کا مہینہ آیا تو مجھے خوف ہوا کہ میں رات کو کچھ کر نہ لوں جس کی وجہ سے صبح تک برائی میں پڑا رہوں۔ میں

[1] ضعيف : صحيح ابن حبان(4274) وابو داؤد، كتاب الطلاق باب فى البتة (الحديث 2206) ونيل الأوطار 7/11-20

شَيْئًا فَيَتَتَابَعَ بِيْ ذٰلِكَ إِلَى أَنْ أُصْبِحَ قَالَ فَتَظَاهَرْتُ إِلَى أَنْ يَنْسَلِخَ فَبَيْنَا هِيَ لَيْلَةً تَخْدُمُنِي إِذْ تَكَشَّفَ لِيْ مِنْهَا شَيْءٌ فَمَا لَبِثْتُ أَنْ نَزَوْتُ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْتُ خَرَجْتُ إِلَى قَوْمِيْ فَأَخْبَرْتُهُمْ وَقُلْتُ امْشُوْا مَعِيَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نَمْشِي مَعَكَ مَا نَأْمَنُ أَنْ يَنْزِلَ فِيْكَ الْقُرْآنُ أَوْ أَنْ يَكُوْنَ فِيكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَقَالَةٌ يَلْزَمُنَا عَارُهَا وَلَنُسْلِمَنَّكَ بِجَرِيرَتِكَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ خَبَرِيْ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ أَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ أَنَا بِذَاكَ قَالَ يَا سَلَمَةُ أَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ أَنَا بِذَاكَ قَالَ يَا سَلَمَةُ أَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ أَنَا بِذَاكَ وَهَا أَنَا صَابِرٌ نَفْسِيْ فَاحْكُمْ فِيَّ مَا أَرَاكَ اللّٰهُ قَالَ فَأَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ فَضَرَبْتُ صَفْحَةَ رَقَبَتِي فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَصْبَحْتُ أَمْلِكُ رَقَبَةً غَيْرَهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قُلْتُ وَهَلْ أَصَابَنِي الَّذِي أَصَابَنِي إِلَّا فِي الصِّيَامِ قَالَ فَأَطْعِمْ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ سِتِّينَ مِسْكِينًا فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بِتْنَا لَيْلَتَنَا وَحْشَى مَا لَنَا

نے پورے ماہ کے لئے ظہار کرلیا۔ ایک رات میری بیوی میری خدمت کر رہی تھی۔ تو مجھے اس کے بدن کا کچھ حصہ نظر آیا۔ میں نے بے قرار ہو کر اس سے صحبت کر لی۔ جب صبح ہوئی میں اپنی قوم کے پاس گیا انہیں بتایا اور کہا: میرے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو لوگوں نے کہا: ''اللہ کی قسم! ہم تیرے ساتھ نہیں چلیں گے۔ ہمیں خوف ہے کہ تمہارے بارے میں قرآن کی کوئی ایسی آیت نازل ہو جائے یا تمہارے بارے میں رسول اللہ ﷺ کوئی ایسی بات فرمائیں جس کا عیب ہمیں لازم ہو جائے، اور ہم تمہیں تمہارے گناہ سمیت رسول اللہ ﷺ کے سپرد کر دیں گے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور ان سے اپنا قصہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''اے سلمۃ! تو نے اس طرح کیا ہے؟'' میں نے کہا: میں نے ایسا ہی کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اے سلمۃ تو نے اس طرح کیا ہے؟ میں نے کہا: میں نے ایسے ہی کیا ہے آپ نے پھر فرمایا: اے سلمہ تو نے یہ کام کیا؟ میں نے کہا جی ہاں! میں نے یہ کام کیا ہے اور میں حاضر ہوں میرا نفس ثابت قدم ہے اللہ کی طرف سے آپ میرے متعلق جو فیصلہ کریں صحیح ہے۔ آپ نے فرمایا: ''ایک غلام آزاد کر۔'' میں نے ہاتھ اپنی گردن پر مار کر کہا: مجھے اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میری ملکیت میں اس وقت اس گردن کے علاوہ اور کوئی گردن نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''دو ماہ کے مسلسل روزے رکھو۔'' میں نے کہا: یہ مصیبت مجھے روزے کی وجہ سے ہی پہنچی؟ آپ نے فرمایا: ''کھجور کا ایک وسق ساٹھ

طَعَامٌ قَالَ فَانْطَلِقْ إِلَى صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِي زُرَيْقٍ فَلْيَدْفَعْهَا إِلَيْكَ وَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ وَكُلْ بَقِيَّتَهُ أَنْتَ وَعِيَالُكَ قَالَ فَأَتَيْتُ قَوْمِي فَقُلْتُ وَجَدْتُ عِنْدَكُمُ الضِّيقَ وَسُوءَ الرَّأْيِ وَوَجَدْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ السَّعَةَ وَحُسْنَ الرَّأْيِ وَقَدْ أَمَرَ لِي بِصَدَقَتِكُمْ . ❶

مسکینوں کو کھلاؤ‘‘ میں نے کہا: مجھے اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے ہم نے بھوک کی حالت میں رات گزاری ہے ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہے۔‘‘ آپ نے فرمایا: ’’بنوزریق کے صدقہ کرنے والے کے پاس جاؤ‘ وہ تمہیں دے گا۔ اور کھجور کا ایک وسق ساٹھ مسکینوں کو کھلاؤ اور باقی تم اور تمہارے اہل وعیال کھا لو۔‘‘ کہتے ہیں میں نے اپنی قوم کے پاس جا کر کہا: مجھے تمہارے پاس سے تنگی اور بری رائے ملی۔ اور رسول اللہ ﷺ کے پاس سے فراخی اور اچھی رائے ملی ہے تمہیں صدقہ کرنے کا مجھے حکم ملا۔

فوائد:...... (۱) ’’ظہار‘‘ یہ ہوتا ہے کہ آدمی اپنی بیوی کو کہے کہ تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی طرح (حرام) ہے اس قول کی چاہے اس سے مدت مقرر کی ہو یا نہ کی ہو۔ اب اس مرد پر بیوی کو چھونے سے پہلے کفارہ لازم ہے۔ جیسے کہ قرآن میں اللہ نے اس کو جھوٹی اور ناگوار بات کہہ کر اس کے کفارے کا ذکر کیا ہے۔ (سورۃ مجادلہ آیت 1,4) اور مذکورہ حدیث بھی اس کی وضاحت ہے پہلے نمبر پر ایک غلام آزاد کرنا اس کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنے ہیں بغیر کوئی چھوڑے۔ اس کی بھی طاقت نہ ہو تو تیسرے نمبر پر ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا ہے ایک وسق جو کہ تقریباً ایک سو پچیس کلوگرام ہوتا ہے۔ (۲) اگر کفارے سے پہلے کوئی ہم بستری کرے تو ایسے شخص کے لیے بھی ایک ہی کفارہ ہے (۳) صدقہ کے مال آگے صدقہ کیا جا سکتا ہے (۴) صدقے سے اگر کچھ بچ جائے تو اسے گھر والوں پر خرچ کیا جا سکتا ہے۔

[10]..... بَاب فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا أَلَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ أَمْ لَا

تین طلاق والی عورت کے لئے مکان ونفقہ ہے یا نہیں؟

2320۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ ....

❶ منقطع، ضعيف: ابوداؤد، كتاب الطلاق باب في الظهار (الحديث 2213) وابن ماجه، كتاب الطلاق باب الظهار (الحديث 2062) لیکن اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث جو کہ ابوداؤد، ترمذی، نسائی وغیرہ میں صحیح سند سے مروی اس کی شاہد ہے۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ نَفَقَةً وَلَا سُكْنَى قَالَ سَلَمَةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا نَدَعُ كِتَابَ رَبِّنَا وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ بِقَوْلِ امْرَأَةٍ فَجَعَلَ لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةَ. ❶

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو اس کے شوہر نے تین طلاقیں دیں تو نبی ﷺ نے اس کے لئے رہائش اور نفقہ مقرر نہ کیا۔ سلمة کہتے ہیں: میں نے اس کا ابراہیم سے ذکر کیا انہوں نے کہا عمرؓ بن خطاب نے کہا: ہم ایک عورت کے کہنے سے اپنے رب کی کتاب اور نبی کی سنت کو نہیں چھوڑیں گے۔ اور انہوں نے ایسی عورت کے لئے مکان اور خرچ مقرر کیا۔

فوائد:...... عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول ﴿وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (البقرہ:241) طلاق یافتہ عورتوں کو معروف طریقے سے فائدہ پہنچانا ہے۔جیسی آیت کے عموم سے ہے کہ ہر طلاق شدہ عورتوں کو رہائش وخرچہ شوہر کی طرف سے ملے گا۔ جبکہ یہ آیت طلاق رجعی والی عورت کے لیے خاص ہے حدیث میں ہے کہ "انما النفقة والسكنى للمراة اذا كان لزوجها عليها الرجعة." (احمد۔ الصحیحه للالبانی) عورت کا خرچہ ورہائش فقط ایسی عورت کے لیے جس پر خاوند کو رجوع کا حق حاصل ہو۔نیز آپ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دریافت پر فرمایا"لا نفقة لكِ الا ان تكونى حاملا." (مسلم) تجھے صرف حمل کی علامت میں خرچہ مل سکتا ہے اور قرآن میں بھی (الطلاق:6) سے واضح ہے کہ حاملہ عورت ہی خرچے کی مستحق ہے اگر چہ اسے طلاق بائنہ ہوئی ہو یا اس کا خاوند فوت ہوا ہو۔لہٰذا فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس کی بات قابل ترجیح عمر رضی اللہ عنہ فتویٰ پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

2321۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ..........

حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَعْتَدَّ عِنْدَ ابْنِ عَمِّهَا ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ. ❷

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس کے شوہر نے اسے تین طلاقیں دیں۔تو نبی ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ اپنے چچازاد ابن ام مکتوم کے پاس عدت گزارے۔

2322۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب المطلقة ثلاثا لا نفقة لها (الحدیث 3689) والنسائی، کتاب الطلاق، باب الرخصة فی ذلك (الحدیث 2403) وابن ماجه، کتاب الطلاق، باب من طلق ثلاثا فی مجلس واحد (2024)

❷ صحیح : یہ سابقہ حدیث کا ہی ایک ٹکڑا ہے۔

عَنْ إِبْرَاهِيمَ..........

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ قَالَ لَا نَدَعُ كِتَابَ رَبِّنَا وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ بِقَوْلِ امْرَأَةٍ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ . ❶

سیّدنا اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کسی عورت کے کہنے سے اپنے رب کی کتاب اور اُس کے نبی کی سنت کو نہیں چھوڑیں گے۔ جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اس کے لئے رہائش اور خرچ ہے۔''

2323۔ أَخْبَرَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ..........

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ نَحْوَهُ . ❷

سیّدنا اسود رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے قول کی طرح روایت کرتے ہیں۔

2324۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ..........

عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَا نُجِيزُ قَوْلَ امْرَأَةٍ فِي دِيْنِ اللهِ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد لَا أَرَى السُّكْنَى وَالنَّفَقَةَ لِلْمُطَلَّقَةِ . ❸

سیّدنا اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''ہم اللہ کے دین میں ایک عورت کے قول کو جاری نہیں کریں گے۔ جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں۔ اس کے لئے مکان ونفقہ ہے۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''میرے خیال میں مطلقہ کے لئے رہائش اور خرچہ نہیں ہے۔''

[11]..... بَاب فِي عِدَّةِ الْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَالْمُطَلَّقَةِ

حاملہ عورت کی عدت جس کا شوہر فوت ہو گیا ہو اور مطلقہ کی عدت

2325۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ..........

أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ اجْتَمَعَ هُوَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَذَكَرُوا الرَّجُلَ يُتَوَفَّى عَنِ الْمَرْأَةِ فَتَلِدُ بَعْدَهُ بِلَيَالٍ قَلَائِلَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

سیّدنا ابوسلمۃ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ وہ اور ابن عباس' ابو ہریرۃ کے پاس اکٹھے ہوئے۔ اور انہوں نے اس آدمی کا ذکر کیا جو بیوی کو چھوڑ کر فوت ہو گیا تھا اور کچھ دنوں بعد بچہ پیدا ہوا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: بعد میں پوری

---

❶ صحیح: لیکن یہ حدیث سنداً ضعیف ہے۔ اسے مسلم نے باب المطلقة ثلاثًا لانفقة لها(1480) کے تحت نکالا ہے۔
❷ صحیح: تخریج پیچھے گزر چکی ہے۔
❸ صحیح: تخریج پیچھے گزر چکی ہے۔

حِلُّهَا آخِرُ الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ إِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَتَرَاجَعَا فِي ذٰلِكَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ فَبَعَثُوا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَهَا فَذَكَرَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةَ مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَنُفِسَتْ بَعْدَهُ بِلَيَالٍ وَأَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ يُكْنَى أَبَا السَّنَابِلِ خَطَبَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّهَا قَدْ حَلَّتْ فَأَرَادَتْ أَنْ تَتَزَوَّجَ غَيْرَهُ فَقَالَ لَهَا أَبُو السَّنَابِلِ فَإِنَّكِ لَمْ تَحِلِّينَ فَذَكَرَتْ سُبَيْعَةُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ. ❶

ہونے والی عدت وہ پوری کرے گی۔ ابوسلمۃ نے کہا: جب اس نے بچے کوجنم دیا تو اس کی عدت پوری ہوگئی۔ دونوں نے اس کے متعلق آپس میں بات چیت کی۔ تو ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں اپنے بھتیجے یعنی ابوسلمۃ کے ساتھ ہوں۔'' انہوں نے ابن عباس کے آزاد کردہ غلام کریب کوام سلمۃ کے پاس بھیجا اس نے ان سے پوچھا تو ام سلمۃ نے ذکر کیا کہ سبیعہ بنت حارث اسلمیہ کا شوہر فوت ہوگیا۔ تو اس کے کچھ دن بعد اسے نفاس ہوا بنو عبدالدار کے ایک آدمی جس کی کنیت ابوسنابل ہے نے اس سے منگنی کا پیغام دیا اور بتایا کہ اس کی عدت پوری ہوگئی۔ سبیعہ نے اس کے علاوہ کسی اور سے نکاح کا ارادہ کیا تو ابو سنابل نے اس سے کہا: تیری عدت پوری نہیں ہوئی۔ سبیعہ نے اس کا رسول اللہ ﷺ کے پاس ذکر کیا تو آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ نکاح کرے۔''

فوائد:...... (۱) اہل علم کے اختلاف کے وقت اپنے سے اعلم کی طرف رجوع کرنا سلف کا طریقہ رہا ہے (۲) عالم کو مسئلے کے بارے وضاحت کرتے ہوئے قرآن وسنت کی ادلّہ کا التزام کرنا چاہیے (۳) حاملہ کی عدت وضع حمل ہے اگرچہ وہ طلاق یا خاوند کی وفات کے ایک دن بعد ہی ہوجائے۔ قرآن میں ہے ''واولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن'' حمل والیوں کی عدت وضع حمل ہے۔

2326۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ ....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ زَوْجُ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَوَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ

سیّدہ ام سلمۃ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سبیعہ بنت حارث کا شوہر وفات پا گیا۔ اس نے اپنی شوہر کی وفات کے چند دن بعد

❶ متفق عليه : البخاري، كتاب التفسير، باب (وأولات الأحمال أجلهن أن يضعن......) (4909، ومسلم، كتاب الطلاق باب التقضاء عد المتوفى عنها...... (3707)

زَوْجِهَا بِأَيَّامٍ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تَتَزَوَّجَ . ❶

بچہ جنم دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے نکاح کا حکم دیا۔

2327۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ ....

عَنْ أَبِي السَّنَابِلِ قَالَ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِبِضْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَشَوَّفَتْ فَعِيبَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ أَمْرَهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنْ تَفْعَلْ فَقَدِ انْقَضَى أَجَلُهَا . ❷

ابو سنابلؓ کہتے ہیں کہ سبیعہ بنت حارث نے اپنے شوہر کی وفات کے تقریباً بیس دن بعد بچے کو جنم دیا۔ جب وہ نفاس سے فارغ ہوئی تو اس نے بناؤ سنگھار کیا۔ یہ اس کے لئے برا سمجھا گیا۔ تو اس (سبیعہ) نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے ذکر کی تو آپ نے فرمایا: ''اگر وہ ایسے کرتی ہے تو کچھ حرج نہیں کیونکہ اس کی عدت پوری ہو گئی ہے۔''

2328۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ....

عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ سُبَيْعَةَ وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِأَيَّامٍ فَتَشَوَّفَتْ فَعَابَ أَبُو السَّنَابِلِ فَسَأَلَتْ أَوْ ذَكَرَتْ أَمْرَهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ . ❸

سیدنا اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سبیعہ نے اپنے شوہر کی وفات کے چند دن بعد بچے کو جنم دیا اس نے بناؤ سنگھار کیا۔ ابو سنابل نے اسے برا سمجھا اس نے اپنا معاملہ رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے اسے نکاح کرنے کا حکم دیا۔

[12]..... بَاب فِي إِحْدَادِ الْمَرْأَةِ عَلَى الزَّوْجِ

عورت کا شوہر کے لئے سوگ منانا

2329۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کسی عورت کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے

❶ صحیح: سابقہ حدیث کا اختصار ہے۔

❷ متفق علیه: البخاري، كتاب المغازي، باب (10) (الحديث 3991) ومسلم، كتاب الطلاق باب انقضاء عدة المتوفى عنها زوجها وغيرها بوضع الحمل (3706)

❸ صحیح: سابقہ حدیث مکرر آئی ہے۔

أَوْتُؤْمِنُ بِاللّٰهِ أَنْ تَحِدَّ عَلَى أَحَدٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا . ❶

یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کی وفات پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے۔

فوائد:...... (۱) ایمان کا تقاضا ہے کہ تین دن سے زیادہ سوگ نہ کیا جائے اور یہ اجازت بھی فقط عورت کو ہے کیونکہ کمزور دل واقع ہوئی ہے جبکہ مرد کو سوگ کی بھی بالکل اجازت نہیں (۲) عورت شوہر کی وفات پر چار ماہ دس دن تک سوگ منائیگی اس عدت کے دوران عورت نہ تو سرمہ لگا سکتی ہے نہ عمدہ کپڑے۔ مسلم نے اسے واجب قرار دیتے ہیں جیسا کہ وہ باب باندھتے ہیں (باب وجوب الاحداد فی عدۃ الوفاۃ) وفاۃ کی عدت میں سوگ کا واجب ہونے کا بیان۔

2330۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ..........

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ أَخًا لَهَا مَاتَ أَوْ حَمِيمًا لَهَا . فَعَمَدَتْ إِلَى صُفْرَةٍ فَجَعَلَتْ تَمْسَحُ يَدَيْهَا وَقَالَتْ إِنَّمَا أَفْعَلُ هٰذَا لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا فَإِنَّهَا تُحِدُّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا . ❷

سیّدنا حمید رضی اللہ عنہ بن نافع کہتے ہیں میں نے زینبؓ بنت ابوسلمۃ سے سنا وہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان سے روایت کرتی ہیں کہ: ان کے بھائی یا کسی اور رشتہ دار نے وفات پائی اس نے زردی لی اور اپنے ہاتھوں پر ملنے لگی۔ اور کہا: میں یہ اس لئے کرتی ہوں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کے لئے تین دن سے زیادہ سوگ منائے، اپنے شوہر کے لئے چار ماہ دس دن زینت ترک کرے۔“

فوائد:...... صحابہ رضی اللہ عنہم ہی نہیں بلکہ آپ ﷺ نے اپنے پاس بسنے والی صحابیات کی ایسی زبردست اسلامی تربیت کی تھی کہ وہ اگر کسی کام کی ضرورت نہ بھی ہوتی تو سنت کے شائق سبھی اس کو سرانجام دینے کی کوشش کرتے۔

2331۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ..........

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب وجوب الاحداد فی عدۃ الوفاۃ، وتحریمہ...... (الحدیث 3791) وابن ماجہ، کتاب الطلاق، باب ھل تحدالمرأۃ علی غیر زوجھا (الحدیث 2085)

❷ صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب وجوب الاحداد فی عدۃ الوفاۃ، وتحریمہ...... (الحدیث 3791) وابن ماجہ، کتاب الطلاق، باب ھل تحدالمرأۃ علی غیر زوجھا (الحدیث 2085)

زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّهَا أَوِ امْرَأَةٍ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❶

سیّدہ زینب بنت ام سلمۃ اپنی والدہ یا نبی ﷺ کی کسی (دوسری) زوجہ سے اسی طرح بیان کرتی ہیں۔

[13]..... بَاب النَّهْيِ لِلْمَرْأَةِ عَنِ الزِّينَةِ فِي الْعِدَّةِ

عورت کا ایام عدت میں آراستہ ہونے کی ممانعت

2332۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ..........

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُحِدُّ الْمَرْأَةُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا لَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيبًا إِلَّا فِي أَدْنَى طُهْرِهَا إِذَا اغْتَسَلَتْ مِنْ مَحِيضِهَا نُبْذَةً مِنْ كُسْتٍ وَأَظْفَارٍ. ❷

سیّدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت تین دن سے زیادہ کسی پر سوگ نہ منائے مگر اپنے شوہر کے لئے چار ماہ دس دن زینت ترک کرے۔ عصب کے علاوہ کوئی رنگین کپڑا نہ پہنے۔ نہ سرمہ لگائے اور نہ خوشبو لگائے۔ البتہ جب غسل کرے تو طہارت کی ابتداء میں قسط ہند اور اظفار مل لے۔''

فوائد:...... (۱)''عصب'' یہ یمنی چادریں ہوتی تھیں جن کا سوت کات کر رنگا جاتا پھر انہیں بنا جاتا تھا۔ ''نبذۃ'' یہ ٹکڑے یا چھوٹی سی چیز کو کہتے ہیں (۲) شوہر کی وفات پر عدت گزارنے والی عورت کسی قسم کی زیب و زینت اختیار نہیں کر سکتی رنگین کپڑوں میں سے فقط وہ پہن سکتی ہے جو رنگین دھاگے کا بنا کپڑا ہو نہ کہ بُن کر رنگا گیا ہو (۳) معتدہ خوشبو کا استعمال بھی نہیں کر سکتی البتہ حیض کے غسل کے بعد اس کی کریہہ بُو کو زائل کرنے کے لیے تھوڑی بہت استعمال کر سکتی ہے۔

[14]..... بَاب خُرُوجِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا

بیوہ عورت کا باہر نکلنا

2333۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ..........

❶ صحیح سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

❷ متفق عليه : البخاري، كتاب الحيض، باب الطب للمرأة عند غسلها من المحيض(313) ومسلم، كتاب الطلاق، باب وجوب الاحداد في عدة الوفاة......(3722)

أَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكٍ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَأْذَنَ لَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ زَوْجِي قَدْ خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْبُدٍ لَهُ أَبَقُوا فَأَدْرَكَهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِطَرَفِ الْقَدُومِ قَتَلُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ امْكُثِي فِي بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ فَقُلْتُ إِنَّهُ لَمْ يَدَعْنِي فِي بَيْتٍ أَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةٍ فَقَالَ امْكُثِي حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ فَاعْتَدَّتْ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَاتَّبَعَ ذٰلِكَ وَقَضٰى بِهِ.[1]

سیّدہ فریعہ رضی اللہ عنہا بنت مالک بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنے اہل کے پاس چلی جائے۔ (اور انہوں نے کہا:) میرا شوہر اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کو ڈھونڈنے گیا تھا۔ اس نے انہیں پا لیا حتی کہ جب وہ قدوم (جگہ) کی طرف میں پہنچا تو انہوں نے اسے قتل کر دیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھر میں ٹھہری رہو حتی کہ مقررہ وقت پورا ہو جائے۔'' میں نے کہا: ''اس نے مجھے اس گھر میں چھوڑا ہے جس کی میں مالک نہیں ہوں اور نہ ہی خرچ ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''ٹھہری رہو حتی کہ مقررہ عدت پوری ہو جائے۔'' اس نے ادھر ہی چار ماہ دس دن عدت گزاری۔ وہ کہتی ہیں: جب عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو میری طرف آدمی بھیج کر اس کے متعلق پوچھا میں نے اسے بتایا انہوں نے اسی پر عمل کیا اور اسی کے مطابق فیصلہ کیا۔

فوائد:...... جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وہ اسی گھر میں عدت گزارے گی جس میں وہ مقیم ہے یا اسے خبر پہنچتی ہے۔

2334۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَتِي فَأَرَادَتْ أَنْ تَجُدَّ نَخْلًا لَهَا فَقَالَ لَهَا رَجُلٌ لَيْسَ لَكِ أَنْ تَخْرُجِي قَالَتْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اخْرُجِي فَجُدِّي نَخْلَكِ فَلَعَلَّكِ

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میری خالہ کو طلاق دی گئی۔ اس نے چاہا کہ وہ درخت سے کھجوریں توڑ کر لائے۔ اسے ایک آدمی نے کہا: تمہارے لئے باہر نکلنا جائز نہیں' وہ کہتی ہیں: میں نبی ﷺ کے پاس گئی اور آپ سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: ''باہر جاؤ اور کھجوریں توڑ کر لاؤ۔

---

[1] صحیح : ابن حبان(4292-4293)واخرجه ابن حرم فی المحلی 10/301-302وابو داؤد، کتاب الطلاق باب فی المتوفی عنها تنتقل(2300)وابن ماجه، کتاب الطلاق، باب أین تعتد المتوفیٰ عنها زوجها(2031)

أَنْ تَصَدَّقِي أَوْ تَصْنَعِي مَعْرُوفًا. ❶ کیونکہ امید ہے کہ تم صدقہ کرو گی یا اچھا کام کرو گی۔"

فوائد:...... (۱) معتدّہ کسی ضرورت کی بنا پر گھر سے نکل سکتی ہے (۲) عورت بھی مردوں کی طرح مالک بھی بن سکتی ہے اور کام بھی کر سکتی ہے بشرطیکہ اختلاط وفتن سے بچاؤ ہو۔

[15]..... بَاب فِي تَخْيِيرِ الْأَمَةِ تَكُونُ تَحْتَ الْعَبْدِ فَتُعْتَقُ

اس لونڈی کے اختیار دینے کا بیان جو غلام کے نکاح میں ہو پھر آزاد کر دی جائے

2335۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ ....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَأَرَادَ مَوَالِيهَا أَنْ يَشْتَرِطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ فَاشْتَرَتْهَا فَأَعْتَقَتْهَا وَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا وَكَانَ حُرًّا وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِلَحْمٍ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ هٰذَا قِيلَ تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ. ❷

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں انہوں نے بریرہ رضی اللہ عنہ کو خریدنے کا ارادہ کیا۔ اس کے وارثوں نے اس کی ولاء کی شرط لگانا چاہی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: "اسے خرید لو کیونکہ ولاء اسی کے لئے ہے جو آزاد کرے" انہوں نے اسے خرید کر آزاد کر دیا۔ اور آپ نے اسے شوہر کی طرف سے اختیار دے دیا وہ آزاد تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا۔ آپ نے فرمایا: یہ کہاں سے آیا ہے؟ جواب ملا: "بریرہ کو صدقہ ملا ہے۔" آپ نے فرمایا: "اس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے تحفہ ہے۔"

فوائد:...... (۱) "الولاء" یہ آزاد ہونے والے غلام کا آزاد کرنے والے کے ساتھ تعلق ہوتا ہے جو کہ رشتوں ناطوں کی طرح نہ تو بدلا جا سکتا ہے نہ اس کی خرید وفروخت ہو سکتی ہے اور نہ ہی یہ ھبہ ہو سکتا ہے۔ (۲) اسود رحمۃ اللہ علیہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ بریرہ کا خاوند آزاد تھا۔ جبکہ آئندہ احادیث اس بات کی شاہد ہیں کہ وہ غلام تھا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے فرماتے ہیں قول الاسود منقطع جبکہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا صحیح ترین ہے۔ لہٰذا بریرہ کا خاوند غلام ہی تھا یہی راجح ہے۔ (۳) لونڈی جب آزاد ہو گی تو اسے

❶ صحیح: احمد کے ہاں ابن جریج کے سماع کی صراحت موجود ہے۔ مسلم، کتاب الطلاق، باب جواز خروج المعتدة البائن...... (3705) وابو داؤد، کتاب الطلاق، باب فی المبتوتة تخرج بالنهار (1197)

❷ متفق علیه: البخاری، کتاب البیوع، باب اذا اشترط شروطا فی البیع (2168) ومسلم، کتاب الزکاة، باب اباحة الهدية للنبی ﷺ (2468) وصحیح ابن حبان (4269-4271-4272)

اپنا سابقہ نکاح برقرار رکھنے یا فسخ کرنے میں اختیار ہے۔ بشرطیکہ اس کا شوہر غلام ہو (۴) صدقہ لینے والا اس چیز کو ھدیہ کرسکتا ہے اور جو صدقے کا مستحق نہ ہو اس کے لیے اس کا استعمال یا کھانا پینا جائز ہوگا۔

2336۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ فَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ طَعَامًا لَيْسَ فِيهِ لَحْمٌ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ لَكُمْ قِدْرًا مَنْصُوبَةً قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَذَا لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَأَهْدَتْ لَنَا قَالَ ((هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ)) وَكَانَ لَهَا زَوْجٌ فَلَمَّا عُتِقَتْ خُيِّرَتْ .❶

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس آئے۔ میں نے آپ کے سامنے کھانا رکھا جس میں گوشت نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا میں نے (گوشت کی) ہنڈیا پکتی ہوئی نہیں دیکھی؟'' میں نے کہا: ''یا رسول اللہ ﷺ! یہ گوشت ہے جو بریرہ کو صدقہ ملا ہے اور اس نے ہمیں تحفہ دیا ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''وہ اس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے تحفہ ہے۔'' وہ شادی شدہ تھی۔ جب آزاد ہوگئی تو اسے اختیار دے دیا گیا۔

2337۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الضَّحَّاكِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَرِيرَةَ حِينَ أَعْتَقَتْهَا عَائِشَةُ كَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَحُضُّهَا عَلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَلَيْسَ لِي أَنْ أُفَارِقَهُ قَالَ بَلَى قَالَتْ فَقَدْ فَارَقْتُهُ.❷

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب انہوں نے بریرہ کو آزاد کیا تو اس کا شوہر غلام تھا۔ رسول اللہ ﷺ اسے اپنے شوہر کے پاس رہنے کی ترغیب دینے لگے۔ وہ رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگی: ''کیا میرے لئے جائز نہیں کہ میں اس سے الگ رہوں؟ آپ نے فرمایا: ''کیوں نہیں۔'' اس نے کہا: ''میں اس کو علیحدہ کردیا ہے۔''

فوائد:...... (۱) جس کام کو بندہ جائز خیال کرے اس کی سفارش کرنا مسنون ہے (۲) سفارش یا مشورہ کو ماننا ضروری نہیں بلکہ مشورہ دینے والے کو چاہیے کہ مشورے کو مشورہ ہی سمجھے اسے حکم کا درجہ نہ دے

---

❶ صحیح : سابقہ حدیث کی ہی ایک جانب ہے۔
❷ صحیح : پہلے گزرنے والی حدیث کی ایک طرف ہے۔

(۳) آپ ﷺ جو بات بحیثیت بشریت کریں اس کا قبول لازم نہیں۔

2338۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ.فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْعَبَّاسِ ((يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ شِدَّةِ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ شِدَّةِ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا ؟))فَقَالَ لَهَا لَوْ رَاجَعْتِيهِ فَإِنَّهُ أَبُو وَلَدِكِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَأْمُرُنِي قَالَ إِنَّمَا أَنَا شَافِعٌ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ .[1]

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بریرہ کا شوہر غلام تھا۔ اسے ''مغیث'' کہا جاتا تھا گویا کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں وہ بریرہ کے پیچھے چکر لگا رہا تھا اور اس کے آنسو اس کی داڑھی پر بہہ رہے تھے۔ نبی ﷺ نے عباس سے فرمایا: ''اے عباس! کیا تم مغیث کی بریرہ کے ساتھ شدید محبت اور بریرہ کے اسے ناپسندیدہ سمجھنے سے تعجب نہیں کرتے۔ پھر آپ نے بریرہ سے فرمایا اگر تو اس کے پاس واپس چلی جائے تو کیا ہی اچھا ہو کیونکہ وہ تیری اولاد کا والد ہے۔'' اس نے کہا: ''یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے حکم دے رہے ہیں؟'' آپ نے فرمایا: ''نہیں میں تو سفارش کر رہا ہوں۔'' اس نے کہا: ''مجھے اس کی ضرورت نہیں۔''

[16]..... بَابٌ فِي تَخْيِيرِ الصَّبِيِّ بَيْنَ أَبَوَيْهِ

بچے کو والدین کے درمیان اختیار دینا کا بیان

2339۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ..........

عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ سُلَيْمَانَ مَوْلًى لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِوَلَدِي.فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ

ابو میمونہ سلیمان اہل مدینہ کے آزاد کردہ غلام کہتے ہیں میں ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا ان کے پاس ایک عورت نے آ کر کہا: میرا شوہر میرے بچے کو لے جانا چاہتا ہے ابو ہریرۃ نے کہا: کیا تو رسول اللہ ﷺ کے پاس تھی جب کسی

---

[1] متفق عليه : البخاري، كتاب الطلاق، باب شفاعة النبي ﷺ في زوج بريرة(2583)صحيح ابن حبان(4270)وابن ماجه، كتاب الطلاق، باب خيار الأمة إذا أعتقت(2075)

كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جَائَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِوَلَدِي أَوْ بِابْنِي وَقَدْ نَفَعَنِيْ وَسَقَانِيْ مِنْ بِئْرِ أَبِيْ عِنَبَةَ .فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْتَهِمَا أَوْ قَالَ تَسَاهَمَا أَبُو عَاصِمٍ الشَّاكُّ فَجَاءَ زَوْجُهَا فَقَالَ مَنْ يُخَاصِمُنِيْ فِيْ وَلَدِيْ أَوْ فِي ابْنِيْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا غُلَامُ هَذَا أَبُوكَ وَهَذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ وَقَدْ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ ((فَاتْبَعْ أَيَّهُمَا شِئْتَ)) فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ فَانْطَلَقَتْ بِهِ. [1]

عورت نے آ کر کہا: یا رسول اللہ! میرا شوہر میرے بچے کو لے جانا چاہتا ہے۔ حالانکہ اس نے مجھے فائدہ دیا ہے اور ابی عنبہ کے کنویں کا پانی پلایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم دونوں قرعہ ڈال لو۔'' اس کا شوہر آیا اس نے کہا: ''میرے بچے کے متعلق مجھ سے کون جھگڑا کرتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے لڑکے! یہ تیرا والد اور یہ تیری والدہ ہے، جس کا چاہو ہاتھ پکڑ لو۔'' ابو عاصم نے کہا: ''دونوں میں سے جس کے ساتھ چاہے چلا جا'' اس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑا اور اس کے ساتھ چلا گیا۔

فوائد:...... بچہ جب تک ناسمجھدار ہو اس کی زیادہ حقدار اس کی ماں ہی ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے ایک آنے والی عورت کو اس بارے کہا "انتِ احق به مالم تنكحي ." (حسن: ابوداؤد) تو اس (بچے) کی زیادہ حقدار ہے جب تک نکاح نہ کرے۔ البتہ بچے کے سمجھدار ہو جانے کی صورت میں اسے والدین میں سے کسی کو چننے کا اختیار ہوگا۔ اختیار کی عمر سات یا آٹھ سال ہونے کے بارے میں ایک ضعیف اثر مروی ہے بہر حال شافعی، احمد، اسحاق رحمہم اللہ اسی کو ترجیح دیتے ہیں (واللہ اعلم)

[17]..... بَاب فِيْ طَلَاقِ الْأَمَةِ
لونڈی کی طلاق کے متعلق

2340- أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيْ مُظَاهِرٌ وَهُوَ ابْنُ أَسْلَمَ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِلْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ وَقُرُؤُهَا حَيْضَتَانِ قَالَ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لونڈی کی دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہے' ابو عاصم

[1] صحيح : مسند حميدى (1113) وابو داؤد، كتاب الطلاق، باب من احق بالولد(2277) وابن ماجه، كتاب الأحكام، باب تخيير الصبي بن والديه(2351)

أَبُوْعَاصِمٍ سَمِعْتُهُ مِنْ مُظَاهِرٍ . ❶ کہتے ہیں: میں نے اسے مظاہر سے سنا۔

فوائد:...... لونڈی پر جس طرح سزا نصف ہوتی ہے اسی اعتبار سے نکاح وطلاق کے باب میں اس پر نصف طلاقیں وعدت ہوگی۔ مذکورہ اثر تو اگرچہ ضعیف ہے بہر حال عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غلام دو عورتوں سے نکاح کرسکتا ہے اور عورت کو دو طلاقیں دے سکتا ہے۔(صحیح؛ ارواء الغليل) لہٰذا حدیث کے معنی کو اثر عمر رضی اللہ عنہ سے تقویت حاصل ہوتی ہے (واللہ اعلم)

[18]..... بَاب فِي اسْتِبْرَاءِ الْأَمَةِ
لونڈی کی استبراء کے متعلق

2341۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَرَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ فِي سَبَايَا أَوْطَاسٍ لَا تُوطَأُ حَامِلٌ حَتَّى تَضَعَ حَمْلَهَا وَلَا غَيْرُ ذَاتِ حَمْلٍ حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً . ❷

سیّدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے 'اوطاس' کی لونڈیوں کے متعلق فرمایا: ''حاملہ لونڈی سے صحبت نہ کی جائے گی حتی کہ وہ جنم دے دے، غیر حاملہ سے بھی صحبت نہ کی جائے گی حتی کہ اسے ایک حیض آ جائے۔''

فوائد:...... (۱) وضع حمل یہ آزاد وغلام عورت سبھی کے لیے برابر عدت ہے (۲) نئی حاصل ہونے والی لونڈی جو کہ خرید کر یا غنیمت سے حاصل ہوئی ہو اس کے پیٹ کی صفائی یعنی استبراء رحم کے لیے ایک حیض انتظار کرنا کافی ہے۔



❶ ضعيف : الترمذي، كتاب الطلاق باب ماجاء أن طلاق الأمة تطليقتان (1182) والبيهقي في (معرفته السنن والآثا (14884) والحاكم 205/2 ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث بطور شاہد آتی ہے لیکن مرفوعاً اس کی سند بھی ضعف ہے جبکہ موقوفاً صحیح ہے۔ دیکھئے تلخيص الحبير 212/3-213 ونيل الأوطار 26/7-27)

❷ سنده حسن: لیکن یہ حدیث صحیح ہے اسے مسلم نے كتاب الرضاع، باب جواز وطء السبايا (1456) والحكام 195/3

١٣...... ومن كتاب الحدود

حدود اللہ کے بیان میں

"الـحـدود" یہ حد کی جمع ہے اس کا معنی رکاوٹ ہوتا ہے۔شرعی طور پر یہ اللہ تعالیٰ کے حق کی بناء پر کسی معصیت ونافرمانی میں مقرر کردہ سزا کو کہتے ہیں۔

اسلام میں چھ حدیں مقرر ہیں:

1۔حد الزنا 2۔بہتان کی حد 3۔شراب پینے کی حد

4۔چوری کی حد 5۔ڈاکے کی حد 6۔باغی کی حد

[1]..... بَاب رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلاثَةٍ

تین چیزوں سے قلم اٹھا دی گئی ہے

2342۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ ....

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّغِيرِ حَتَّى يَحْتَلِمَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ وَقَدْ قَالَ حَمَّادٌ أَيْضًا وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتَّى يَعْقِلَ . ❶

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''تین شخصوں سے محاسبہ نہیں ہوگا۔سونے والے سے حتی کہ وہ بیدار ہو جائے اور بچے سے حتی کہ وہ بالغ ہو جائے اور دیوانے سے حتی کہ وہ عقلمند ہو جائے۔'' حماد نے المجنون کی جگہ 'المعتوہ' کا لفظ بولا ہے۔

فوائد:...... معلوم ہوا یہ تین اشخاص (ا) سونے والا (ب) نابالغ بچہ (ج) پاگل یہ شرعی احکام کے

❶ صحيح : ابن حبان (142) وأخرجه ابن ابی شيبه 268/5) ابو داؤد، كتاب الحدود، باب فی المجنون يسرق أو يصيب حداً (الحديث 4398)

مکلّف نہیں ہیں۔ لہٰذا ان سے سرزد ہونے والا جرم قابل حد یا تعزیر نہیں ہوگا۔

[2]..... بَاب مَا يَحِلُّ بِهِ دَمُ مُسْلِمٍ

کس جرم کی بنا پر مسلمان کا قتل جائز ہے

2343۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ....

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ بِكُفْرٍ بَعْدَ إِيمَانٍ أَوْ بِزِنًا بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ فَيُقْتَلُ. ❶

سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تین چیزوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مسلمان آدمی کا قتل جائز ہوتا ہے۔ ایمان لانے کے بعد مرتد ہو جائے' شادی شدہ ہوتے ہوئے زنا کرے' کسی کو ناحق قتل کرے تو اس کے قصاص میں قتل کیا جائے گا۔''

فوائد:...... (۱) اسلام نے قتل انسانی کو ایک عظیم جرم گردانا ہے لہٰذا کسی مسلمان کے لیے کسی دوسرے مسلمان کو قتل کرنا کسی بھی طور پر درست نہیں۔ ہاں فقط یہ تین جرم ایسے ہیں کہ ان کے مرتکب کو حاکم وقت قتل کی سزا دے گا۔ ایک مرتد دوسرا شادی شدہ زانی تیسرا قاتل۔ (۲) اس سے ان افعال کی شناعت بھی معلوم ہوئی کہ یہ انسانیت کے لیے کس قدر تباہ کن ہیں۔

2344۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا أَحَدَ ثَلَاثَةِ نَفَرٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ)). ❷

سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی آدمی کا خون جائز نہیں جو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں (محمد) اللہ کا رسول ہوں؛ مگر تین میں سے کسی ایک کا: جان کے بدلے جان، شادی شدہ زانی اور دین کو چھوڑ کر (مسلمانوں کی) جماعت سے الگ ہونے والا۔''

---

❶ صحيح: ابو داؤد، كتاب الديات، باب الامام يأمر بالعفو فى الدم (4502) والنسائى، كتاب التحريم، باب مايحل به دم المسلم (4031) والبيهقى، كتاب المرتد، باب قتل من ارتدعن الاسلام 194/8

❷ متفق عليه: البخارى، كتاب الديات، باب قول الله تعالىٰ (ان النفس بالنفس والعين بالعين) (6878) ومسلم، كتاب القسامة والمحاربين، باب ما يباح به دم المسلم (4351)

[3]..... بَاب السَّارِقِ يُوهَبُ مِنْهُ السَّرِقَةُ بَعْدَ مَا سَرَقَ

اس چور کے متعلق چوری کے بعد جسے مال بخش دیا جائے

2345۔ أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ وَهُوَ نَائِمٌ فَاسْتَلَّ رِدَائَهُ مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ فَنَبِهَ بِهِ فَلَحِقَهُ فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَتَانِي هَذَا فَاسْتَلَّ رِدَائِي مِنْ تَحْتِ رَأْسِي فَلَحِقْتُهُ فَأَخَذْتُهُ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ لَهُ صَفْوَانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ رِدَائِي لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يُقْطَعَ فِيهِ هَذَا قَالَ فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ. ❶

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ مسجد میں سوئے ہوئے تھے۔ اوران کی اسی حالت میں کسی آدمی نے ان کے سر کے نیچے سے چادر کھینچ لی۔ انہیں اس کا پتہ چل گیا اور انہوں نے دوڑ کر اسے پکڑ لیا۔ اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے اور کہا: ''یا رسول اللہ! میں مسجد میں سویا ہوا تھا، میرے پاس یہ آیا اور اس نے میرے سر کے نیچے سے چادر کھینچ لی۔ میں نے دوڑ کر اسے پکڑا'' آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ صفوان نے کہا: ''یا رسول اللہ! میری چادر اتنی قیمت کی نہیں ہے کہ اس کے بدلہ میں اس کا ہاتھ کاٹا جائے۔ آپ نے فرمایا: ''میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہ چھوڑا۔''

فوائد:...... (۱) صفوانؓ کا ارادہ چور کو فقط تنبیہ کروانا تھا۔ لیکن جب انہوں نے اس کا ہاتھ کٹتے دیکھا تو رحم کھا کر کہا میں اسے یہ چادر ہبہ کرتا ہوں (صحیح ابوداؤد) لہٰذا قاضی کے سامنے فیصلہ پیش ہو جانے سے پہلے اگر تصفیہ ہو جائے تو ٹھیک ورنہ سزا لازم ہوگی (۲) مجرم کی حالت یا مجبوری کی بنا پر قاضی اس پر ترس نہیں کھائے گا بلکہ شریعت کے مطابق فیصلہ کرے گا۔

[4]..... بَاب مَا تُقْطَعُ فِيهِ الْيَدُ

کتنی مقدار میں ہاتھ کاٹا جائے

2346۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

---

❶ اسنادہ ضعیف لیکن صحیح سند سے اس کی متابعت ملتی ہے مثلاً طبرانی کبیر (7326) والحاکم 380/4 والبخاری فی الکبیر 304/4 واخرجہ ابوداؤد، کتاب الحدود، باب من سرق من حرز (4394)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تُقْطَعُ الْيَدُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چوتھائی دینار یا اس سے زائد کی چوری پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔''

فوائد:...... چوری کی وجہ سے ہاتھ کاٹنے کا نصاب ربع الدینار یعنی دینار کا چوتھا حصہ ہے۔ اگر اتنی مقدار میں کوئی سونا یا اس کی قیمت کے برابر چیز چرا لے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

2347۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ وَإِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹ ڈالا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

فوائد:...... دینار چونکہ بارہ درہم کا تھا اور تین درہم اس کا چوتھا حصہ بنتا ہے لہٰذا نصاب کو پہنچنے کی بنا پر اس کا ہاتھ کاٹا گیا حدیث میں "كان ربع دينار يومئذ ثلاثة دراهم والدينار اثنى عشر درهما." (احمد) چوتھائی دینار ان دنوں تین درھموں کا تھا اور دینار بارہ درہم کا۔

[5]...... بَاب الشَّفَاعَةِ فِي الْحَدِّ دُونَ السُّلْطَانِ

حد کے متعلق بادشاہ کے سامنے سفارش کرنا

2348۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِءُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مخزومیہ عورت کی چوری نے قریش کو بہت غمگین کیا۔ انہوں نے کہا: اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کون بات کرے گا؟ لوگوں نے کہا: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ کو بہت پیارا ہے۔ اس کے علاوہ آپ سے بات کرنے کی کون جرأت کر سکتا

❶ متفق عليه: البخاری، كتاب الحدود، قول الله تعالىٰ (السارق والسارقة فاقطعوا ايديهما) وفی كم يقطع (6789) ومسلم، كتاب الحدود، باب حد السرقة ونصابها (4374)

❷ متفق عليه: البخاری، كتاب الحدود، باب قوله الله تعالىٰ (والسارق والسارقة فاقطعوا ايديهما) وفی كم يقطع (6795) ومسلم، كتاب الحدود، باب وحد الرقة ونصابها (4382)

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا. ❶

ہے؟ اسامہ نے آپ سے بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے متعلق سفارش کرتا ہے؟'' پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: ''تم سے پہلے لوگ صرف اسی وجہ سے ہلاک ہوئے ہیں جب ان میں کوئی شریف آدمی چوری کرتا اسے چھوڑ دیتے۔ جب کوئی غریب چوری کرتا تو اس پہ حد قائم کرتے تھے۔ اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو وہ اس کا ہاتھ کاٹ دیتے۔''

فوائد:...... (۱) حدود کے معاملے میں سفارش کرنا یا اسے قبول کرنا حرام ہے (۲) اسامہ بن زید آپ ﷺ کے انتہائی چہیتے تھے۔ (۳) مصلح کے کردار وعمل کی دعوت انتہائی مؤثر ہوتی ہے۔

[6]..... بَابُ الْمُعْتَرِفِ بِالسَّرِقَةِ
چوری کا اقرار کرنے والے کے متعلق

2349- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ مَوْلَى أَبِي ذَرٍّ ....

عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِسَارِقٍ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا لَمْ يُوجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلَى قَالَ مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلَى قَالَ فَاذْهَبُوا فَاقْطَعُوا يَدَهُ ثُمَّ جِيئُوا بِهِ فَقَطَعُوا يَدَهُ ثُمَّ جَاءُوا بِهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ إِلَيْهِ فَقَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ

ابو امیہ مخزومی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا جس نے چوری کا اقرار کر لیا تھا اور اس کے پاس مال نہیں تھا آپ نے فرمایا: ''میرا خیال ہے تو نے چوری نہیں کی؟ اس نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: میرا گمان ہے کہ تو نے چوری نہیں کی؟ اس نے کہا: ''کیوں نہیں۔'' آپ نے فرمایا: ''جاؤ اس کا ہاتھ کاٹ دو پھر اسے میرے پاس لانا' لوگوں نے اس کا ہاتھ کاٹا اور اسے آپ کے پاس لائے آپ نے فرمایا: ''اللہ سے

❶ متفق عليه: لبخاري، كتاب احاديث الأنبياء، باب 54 (الحديث 3475) ومسلم، كتاب الحدود، باب قطع السارق الشريف وغيرها (4386)

تُبْ عَلَيْهِ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ . ❶

بخشش مانگ اور توبہ کر۔'' اس نے کہا: میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں اور اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔'' آپ نے فرمایا: اے اللہ! اس کی توبہ قبول کر اے اللہ! اس کی توبہ قبول کر۔

فوائد:...... امام البانی رحمہ اللہ اسی روایت کو ابوداؤد میں ضعیف قرار دیا ہے۔ اس لیے یہ حدیث حجت بننے کے قابل نہیں۔ چور سے کہیں دوسری، تیسری دفعہ اقرار کا ثبوت نہیں ملتا۔ چنانچہ مالک، شافعی، ابوحنیفہ رحمہم اللہ کے نزدیک ایک دفعہ اقرار ہی کافی ہے۔ (الروضة الندیة)

[7]..... بَاب مَا لَا يُقْطَعُ فِيهِ مِنَ الثِّمَارِ

پھلوں کی چوری سے ہاتھ نہ کاٹا جائے

2350۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ............

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ . ❷

سیّدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''پھل اور کھجور کے گوند میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔''

فوائد:...... جو شخص پھل وغیرہ چپکے سے مالک کی اجازت کے بغیر لے اس کے ذمے قطع ید نہیں۔ حدیث میں ہے ''من اتخذ بفمه فليس عليه شيء ومن احتمل فعليه ثمنه مرتين وضرب نكال وما اخذ من اجرانه ففيه القطع اذا بلغ ما يؤخذ من ذلك ثمن المجن . '' (حسن ابوداؤد) جس نے اپنے منہ کے ساتھ لیا (یعنی ادھر ہی بقدر ضرورت کھالیا) اس پر کچھ بھی واجب نہیں اور جو اٹھا لے گیا اس پر ڈبل قیمت اور بطور عبرت مارا جائے گا اور جو ڈھیروں سے اٹھائی جائے اس میں (ہاتھ) کٹنا بھی ہے جب لی جانے والی شئے ڈھال کی قیمت کو پہنچتی ہو۔ لہٰذا جب تک پھل ذخیرہ نہ کیا گیا ہو اس سے

❶ صحیح : اس سند میں ابومنذر راوی کو کسی نے ثقہ قرار نہیں دیا۔ بہر حال حاکم 4/381، الدرقطنی 102/3) البیهقی 271/8 میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بطور شاہد صحیح ثابت ہے امام حاکم نے اس کے رجال کو شیخین کے رجال قرار دیا ہے۔ اور ابن قطان نے ان کی موافقت کی ہے۔

❷ صحیح : طبرانی کبیر 260/4، ابوداؤد، کتاب الحدود، باب مالا قطع فیه(4388) والنسائی، کتاب السارق، باب مالا قطع فیه(4976)

بقدر ضرورت لینے والے پر کوئی جرمانہ یا سزا نہیں البتہ سٹور سے چوری کرنے والا اگر اس کا سامان جو اس نے چرایا ہے چوتھائی دینار کو پہنچتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

2351۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ ....

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ . ❶

سیّدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ثمر اور کثر میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔“

2352۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ ....

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ . ❷

سیّدنا رافع رضی اللہ عنہ بن خدیج کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ثمر اور کثر میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔“

2353۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ..........

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❸

سیّدنا رافع بن خدیج نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

2354۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَالثَّقَفِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ..........

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ قَالَ وَهُوَ شَحْمُ النَّخْلِ وَالْكَثَرُ الْجُمَّارُ. ❹

سیّدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”ثمر اور کثر میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔“ راوی کہتا ہے: ”ثمر پھل کو اور کثر کھجور کے گودے کو کہا جاتا ہے جسے عربی میں ’جمار‘ کہتے ہیں۔“

---

❶ اسنادہ ضعیف: اس میں ابو اسامہ مجہول راوی ہے جبکہ حدیث سابقہ کے مطابق ہونے کی وجہ سے صحیح ہے۔

❷ اسنادہ صحیح: سابقہ حدیث ہی ہے۔

❸ اسنادہ صحیح: سابقہ حدیث ہی ہے۔

❹ اسنادہ صحیح: سابقہ حدیث ہی ملاحظہ ہو۔

2355۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَبِي مَيْمُونٍ ....

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي كَثَرٍ قَالَ أَبُو مُحَمَّد الْقَوْلُ مَا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ . ❶

سیّدنا رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کھجور کے درخت کے گودے پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ''صحیح سند وہ ہے جو ابواسامہ نے نقل کی۔''

[8]..... بَاب مَا لَا يُقْطَعُ مِنَ السُّرَّاقِ
وہ چور جن کا ہاتھ نہ کاٹا جائے

2356۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ ....

قَالَ جَابِرٌ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُنْتَهِبِ وَلَا عَلَى الْمُخْتَلِسِ وَلَا عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ. ❷

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ڈاکہ ڈال کر سامان لوٹنے والے، دھوکے سے یا چھٹا مار کر لوٹنے والے اور بددیانت کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔''

فوائد:...... ''خائن'' وہ ہے جو خیرخواہ کے روپ میں مال بٹورنے والا اور ''ملتھب'' جو مال جھپٹ کر چھین لے۔ آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق ان پر قطع ید نہیں بلکہ ان کے جرم کے موافق ان سے سلوک کیا جائے گا۔ امام شافعی وابوحنیفہ بھی اسی کے قائل ہیں کہ ان کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے (تحفۃ الاحوذی)

[9]..... بَاب فِي حَدِّ الْخَمْرِ
شراب کی حد کے متعلق

2357۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ خَمْرًا فَضَرَبَهُ بِجَرِيدَتَيْنِ ثُمَّ فَعَلَ أَبُو بَكْرٍ مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا كَانَ

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس کوئی آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ نے اسے دو چھڑیوں سے مارا۔ پھر ابوبکر نے بھی اسی طرح کیا۔ جب سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ

---

❶ اسناده ضعيف : اس میں ابومیمون مجہول ہے جبکہ سابقہ حدیث کی بناء پر یہ حدیث صحیح ہے۔

❷ صحيح: ابن حبان(4456-4457)وابو داؤد، كتاب الحدود، باب القطع فی الخلسة والخيانة(4391)وابن ماجه، كتاب الحدود، باب الخائن، المنتهب، المختلس(2591)

عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَخَفُّ الْحُدُودِ ثَمَانِيْنَ قَالَ فَفَعَلَ . ❶

خلیفہ ہوئے انہوں نے لوگوں سے مشورہ لیا' عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا: سب سے ہلکی حد اسی کوڑے ہے تو انہوں نے اسی طرح کیا۔

فوائد:...... انس رضی اللہ عنہ ہی کی روایت میں یہ لفظ بھی ہیں "فجلده بجريدتين نحو اربعين" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چھڑیوں سے چالیس کے قریب ضربیں لگائیں۔ جبکہ عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے مشورے پر اسّی کوڑے لگائے۔ بہر حال چالیس کوڑے لگانا ہی بہتر ہے۔ جیسا کہ آگے آرہا ہے۔

2358۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الدَّانَاجُ..........

حَدَّثَنَا حُضَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ الرَّقَاشِيُّ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَأُتِيَ بِالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ جَلَدَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعِينَ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَعُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ . ❷

حضین بن منذر رقاشی کہتے ہیں کہ میں سیّدنا عثمان بن عفان کے پاس حاضر ہوا اور ولید بن عقبہ لایا گیا۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: "نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس کوڑے مارے۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مارے اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے لگائے۔ اور ہر ایک سنت ہے۔"

فوائد:...... "وکل سنة" کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں "وهذا احب الی" اور یہ مجھے زیادہ پسند ہے (مسلم) لہٰذا مستحب یہی ہے کہ اگر گن کر کوڑے لگائے جائیں تو وہ چالیس ہونے چاہئیں ورنہ عبرت کے لیے بلا شمار کیے بھی مارا جاسکتا ہے۔ سائب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عہدِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم، امارت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی ابتدا میں ہمارے پاس شرابی کو لایا جاتا تو ہم اسے جوتوں چھڑیوں اور چادروں سے مارتے (بخاری۔ احمد)

[10]..... بَاب فِي شَارِبِ الْخَمْرِ إِذَا أُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ
چوتھی بار شراب پینے والے کے متعلق

2359۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ ....

---

❶ متفق علیہ: كتاب الحدود، باب الضرب بالجريد و النعال (6776) و مسلم، كتاب الحدود، باب حد الخمر (4429)

❷ صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب حد الخمر (4432) وابوداؤد، كتاب الحدود، باب الحد فى الخمر (4480) وابن ماجه كتاب الحدود، باب حد السكران (2571)

عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَاضْرِبُوهُ ثُمَّ إِنْ عَادَ فَاضْرِبُوهُ ثُمَّ إِنْ عَادَ فَاضْرِبُوهُ ثُمَّ إِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ . ❶

سیدنا عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی شراب پیئے تو اسے مارو اگر دوبارہ پیئے تو اسے مارو، اگر پھر پیئے تو اسے مارو، اگر چوتھی بار پیئے تو اسے قتل کر دو۔"

فوائد:...... مذکورہ حدیث کی سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن ابوداؤد میں اس معنی کی روایت صحیح طریق سے وارد ہے۔ جس سے اس کی شہادت ملتی ہے۔ لیکن یہ حکم منسوخ ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد یہ کہتے ہیں کہ پھر نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی رکھی تھی۔ آپ ﷺ نے اسے مارا لیکن قتل نہ کیا۔ امام ترمذی رحمہ اللہ بھی اس کی منسوخیت کے قائل ہیں اور وہ "مسلمان کا خون کسی دوسرے کے لیے حلال نہیں مگر ان تین وجوہ سے" والی حدیث کو بطور دلیل لیتے ہیں۔ (ترمذی 1444) لہٰذا اب چوتھی مرتبہ شراب پینے والے کو قتل نہیں کیا جائے گا الا یہ کہ کسی مصلحت کا تقاضا ہو۔

[11]......بَابُ التَّعْزِيرِ فِي الذُّنُوبِ

عام گناہوں کی سزا کا بیان

2360۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ جَابِرٍ..........

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَضْرِبَ أَحَدًا فَوْقَ عَشَرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ . ❷

سیدنا ابو بردہؓ بن نیار کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرما رہے تھے: "کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ اللہ کی حدود کے علاوہ کسی کو دس کوڑے سے زیادہ لگائے۔"

[12]......بَابُ الِاعْتِرَافِ بِالزِّنَا زنا کا اقرار کرنے کا بیان

2361۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

---

❶ ضعیف: لیکن شواہد کی بناء پر یہ حدیث صحیح ہے جیسا کہ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ابن حبان (4447) اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مسند موصلی (7363) میں ہے۔

❷ متفق علیہ: البخاري، كتاب الحدود، باب كم التعزير والأدب (9848) ومسلم، كتاب الحدود، باب قدر أسواط التعزير (1708)

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ زَنَى فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ زَنَى أَرْبَعًا فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَكَانَ قَدْ أُحْصِنَ . ❶

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں قبیلہ اسلم کے ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس آ کر بیان کیا کہ اس نے زنا کیا ہے اس نے اپنے آپ پر زنا کی چار دفعہ گواہی دی۔ آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا' وہ شادی شدہ تھا۔

فوائد:...... (۱) یہ ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے انہوں نے آپ ﷺ کے پاس آ کر چار مرتبہ زنا کا اقرار کیا تھا۔ (۲) زنا کا اقرار زانی کتنی دفعہ کرے تو اس پر حد جاری کی جائے گی اس کے بارے میں اختلاف ہے احمد رحمہ اللہ وابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک چار دفعہ اقرار شرط ہے۔ امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ اقرار کافی ہے اور جن احادیث میں ماعز سے چار دفعہ اقرار کروانے کا ذکر ہے وہ فقط معاملے کی تحقیق پر مبنی تھا۔ وہ سوال شرط کے ثبوت کے لیے نہ تھا ورنہ غامدیہ عورت کو ایک دفعہ اقرار پر رجم نہ کیا جاتا (نیل الاوطار) مالک و شافعی رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں اور یہی بات راجح واقرب الی الصواب ہے۔ ان شاء اللہ (۳) شادی شدہ زانی کو رجم کیا جائے گا۔

2362۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ ....

أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٍ قَصِيرٍ فِي إِزَارٍ مَا عَلَيْهِ رِدَاءٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُتَّكِئٌ عَلَى وِسَادَةٍ عَلَى يَسَارِهِ فَكَلَّمَهُ فَمَا أَدْرِي مَا يُكَلِّمُهُ بِهِ وَأَنَا بَعِيْدٌ مِنْهُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ الْقَوْمُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ ثُمَّ قَالَ رُدُّوهُ فَكَلَّمَهُ أَيْضًا وَأَنَا أَسْمَعُ غَيْرَ أَنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ الْقَوْمَ ثُمَّ قَالَ ((اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوْهُ)) ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَخَطَبَ

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ بن سمرۃ کہتے ہیں ماعز بن مالک نبی ﷺ کے پاس لائے گئے' وہ چھوٹے قد کے آدمی تھے۔ تہبند باندھے ہوئے تھے۔ چادر نہیں اوڑھی تھی۔ رسول اللہ ﷺ ایک تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ وہ آپ کے بائیں طرف تھا۔ آپ نے اس سے بات کی۔ مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے اسے کیا کہا' کیونکہ میں آپ سے دور تھا میرے اور آپ کے درمیان اور لوگ تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے لے جاؤ اور رجم کر دو۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''اسے واپس لاؤ' پھر اس سے بات کی' میں سن رہا تھا۔ میرے اور آپ کے درمیان کچھ لوگ تھے۔ پھر آپ نے

❶ صحیح: اخرجه البخاری، فی النكاح، باب الطلاق فی الإغلاق (5270) ومسلم، كتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه الزنی (1691)

وَأَنَا أَسْمَعُهُ ثُمَّ قَالَ ((كُلَّمَا نَفَرْنَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَلَفَ أَحَدُهُمْ لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ يَمْنَحُ إِحْدَاهُنَّ الْكُثْبَةَ مِنَ اللَّبَنِ وَاللّٰهِ لَا أَقْدِرُ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ إِلَّا نَكَّلْتُ بِهِ)). [1]

فرمایا: ''اسے لے جاؤ اور رجم کر دو۔'' پھر نبی ﷺ کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے خطبہ دیا اور میں اُسے سن رہا تھا، پھر آپ نے فرمایا: ''جب ہم اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے جاتے ہیں تو کچھ لوگ پیچھے رہ جاتے ہیں۔ جن کے لیے ایسی آواز ہوتی ہے جیسا کہ بکرے کی آواز مادہ سے جفتی کرتے وقت ہوتی ہے، وہ ان میں سے کسی کو تھوڑا سا بھی دودھ دیتا ہے؟ اللہ کی قسم! میں ان میں سے جس پر قابو پاؤں انہیں قابل عبرت سزا دوں گا۔''

فوائد:...... (۱) ''نبیب'' یہ ''نَبَّ'' باب ضَرَبَ سے مصدر ہے اس کے معنی مینڈھے کا جوش کے وقت آواز نکالنا ہے نیز ''الـــــکُثبة'' یہ دودھ یا کسی بھی شئے کی حقیری مقدار پر بولا جاتا ہے (۲) مجاہدین فی سبیل اللہ کے گھروں میں خیانت کا مرتکب ہونا انتہائی قبیح حرکت ہے اور حکومت کا فرض ہے کہ ایسے شخص کو نشانِ عبرت بنا دے۔

2363۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ قَالُوا جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُلْ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى أَهْلِ هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ وَإِنِّي سَأَلْتُ

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ اور سیّدنا زید بن خالد اور شبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اور اس نے کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کریں۔ اس سے جھگڑنے والے نے کہا جو اس سے زیادہ عقلمند تھا' اس نے سچ کہا آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کریں۔ یا رسول اللہ اور مجھے بات کرنے کی اجازت دیجئے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہو'' اس نے کہا: میرا بیٹا اس کے گھر میں خادم تھا اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا۔ میں نے

[1] صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنا (1693) صحيح ابن حبان (4436)

رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَيَا أُنَيْسُ اغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَسَلْهَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا .[1]

اس کی طرف سے سو بکریاں اور غلام فدیہ میں دیا۔ میں نے چند علماء سے پوچھا ہے انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اس کی بیوی کی سزا رجم ہے۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم کے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یقیناً میں تمہارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا۔ سو بکریاں اور غلام تجھے واپس مل جائیں گے' تیرے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ہوگی۔ اور اے انیس اس کی بیوی کے پاس جا کر پوچھو اگر وہ اقرار کر لے تو اسے رجم کر دو۔''اس نے اقرار کرلیا تو انہوں نے اسے رجم کر دیا۔

فوائد:...... (۱) فتویٰ طلب کرنے والے یا فیصلے کے متقاضی کو چاہیے کہ وہ کتاب وسنت کی روشنی میں جواب طلب کرے (۲) نوجوان لڑکوں کو گھروں میں ملازم رکھنے سے احتراز کرنا چاہیے چونکہ یہ مختلف مفاسد کا سبب ہے۔ (۳) عوام کو سنی سنائی باتوں کی بجائے اہل علم سے مسئلے دریافت کرنے چاہئیں (۴) کنوارے زانی پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے الا جماع لابن منذر میں ہے کہ جلاوطنی پر اجماع ہے۔ (۵) آپ ﷺ نے قسم کھا کر فرمایا کہ میں تمہارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا جبکہ قرآن میں فقط سو کوڑوں کا ذکر ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث بھی قرآن کا حصہ ہے اس کے کلمات میں سے حدیث کے بغیر قرآن کو سمجھانا ناممکن ومحال ہے۔ چنانچہ حدیث کو قرآن سے الگ قرار دینا ان کو ناقابل عمل ٹھہرانا باعث گمراہی وضلالت ہے۔ (العیاذ باللہ) (۶) شادی شدہ زانی کو رجم کیا جائے گا کیونکہ ایک جائز ذریعہ ہونے کے باوجود وہ اس قبیح فعل کا مرتکب ہوا ہے جو کسی صورت ناقابل قبول ہے۔ (۷) یہاں آپ ﷺ نے انس رضی اللہ عنہ کو اس سے چار مرتبہ اقرار کروانے کا حکم نہیں دیا بلکہ ایک دفعہ اقرار پر ہی رجم کو لازم قرار دیا لہٰذا یہی سنت ہے۔

---

[1] متفق علیه: البخاری، کتاب الوکالة، باب الوکالة فی الحدود (2314) ومسلم، کتاب الحدود، باب من اعترف علی نفسه بالزنا (4410) وابن ماجه، کتاب الحدود، باب حد الزنا (2549)

[13]..... بَاب الْمُعْتَرِفِ يَرْجِعُ عَنِ اعْتِرَافِهِ
وہ شخص جو اقرار کر کے پھر جائے

2364۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحٰقَ بْنِ يَسَارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ.........

عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ نَصْرِ بْنِ دَهْرٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد يَعْنِي مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ جَزِعَ جَزَعًا شَدِيدًا قَالَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَهَلَّا تَرَكْتُمُوهُ. ❶

ابو الہیثم بن نصر بن دہر اسلمی اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا: میں ان لوگوں سے تھا جنہوں نے اسے سنگسار کیا تھا۔ ابو محمد کہتے ہیں: یعنی ماعز بن مالک کو جب انہیں پتھر لگے تو وہ سخت گھبرا گئے۔ ہم نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا: ”تم نے اسے چھوڑا کیوں نہیں۔“

فوائد:...... جو شخص زنا کے اقرار کے بعد اس سے رجوع کر لے تو اس کے رجوع کو قبول کیا جائے گا اور بقیہ حد اس سے ساقط کر دی جائے گی۔ اس روایت کے ایک لفظ یہ ہیں ”هلّا تركتموه لعله ان يتوب فيتوب الله عليه“ (ابوداؤد: صحیح) تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا شاید کہ وہ توبہ کر لیتا اور اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا۔ امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی کہتے ہیں کہ اس سے حد ساقط ہو جائے گی اور چور اور شرابی کا بھی یہی حکم ہوگا (شرح السنة 467/5) اور احمد، شافعی اور امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ بھی اسی طرف گئے ہیں۔ (نیل الاوطار 500/4)

[14]..... بَاب الْحَفْرِ لِمَنْ يُرَادُ رَجْمُهُ
رجم ہونے والے کے لئے گڑھا کھودنے کا بیان

2365۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ....

---

❶ حسن: اس کی سند میں ایک راوی ابو الہیثم بن نصر ہے جس کا امام بخاری و ابن ابی حاتم نے تذکرہ تو کیا ہے لیکن کوئی جرح و تعدیل نہیں کی جب کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے تقریب میں اسے ”مقبول“ کہا ہے بقیہ حدیث کے رجال ثقہ ہیں۔ أخرجه احمد 431/4 والنسائي في الكبرى (7207)

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ انْطَلِقُوا بِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ فَارْجُمُوْهُ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَوَاللّٰهِ مَا أَوْثَقْنَاهُ وَلَا حَفَرْنَا لَهُ وَلَكِنْ قَامَ فَرَمَيْنَاهُ بِالْعِظَامِ وَالْخَزَفِ وَالْجَنْدَلِ. ❶

سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ماعز بن مالک کو لے جاؤ اسے رجم کر دو" ہم انہیں 'بقیع غرقد' میں لے گئے۔ "اللہ کی قسم! نہ ہم نے انہیں باندھا نہ ان کے لئے گھڑا کھودا بلکہ وہ خود کھڑے ہوئے ہم نے انہیں ہڈیاں' کنکر اور پتھر مارے۔"

فوائد:...... معلوم ہوا کہ رجم کے لیے گڑھا کھودنا ضروری نہیں۔ پتھر یا ایسی کوئی چیز جو زخمی کرنے یا مارنے کی اہلیت رکھتی ہو اس کے ذریعے مارنا ہی مقصود ہے حتی کہ وہ مجرم قتل ہو جائے۔

2366۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ..........

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ فَاعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزِّنَا فَرَدَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَحُفِرَ لَهُ حُفْرَةٌ فَجُعِلَ فِيهَا إِلَى صَدْرِهِ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَرْجُمُوْهُ. ❷

سیّدنا عبداللہ بن بریدة اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا: "میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپ کے پاس ایک آدمی آیا جسے ماعز بن مالک کہتے ہیں اس نے آپ کے پاس زنا کا اقرار کیا آپ نے اسے تین بار واپس لوٹا دیا چوتھی بار اس نے اقرار کیا تو نبی ﷺ نے حکم دیا اس کے لئے گھڑا کھودا جائے۔ اس میں انہیں سینے تک گاڑ دیا گیا' لوگوں کو حکم دیا کہ انہیں رجم کرو' (انہوں نے اسے مار ڈالا)۔

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا کہ گڑھا کھود کر مجرم کو سینے تک اس میں دفن کر کے رجم کرنا سنت سے ثابت ہے۔ جیسا کہ غامدیہ عورت کے بارے آتا ہے "ثم امرھا فحفرلھا الی صدرھا." (مسلم) پھر حکم کے مطابق اس کے لیے سینے تک گڑھا کھودا گیا۔ (۲) مذکورہ اور سابقہ احادیث میں جو بظاہر اختلاف ہے اس کی تطبیق یوں ہے کہ پہلے ان کے لیے گڑھا نہ کھودا گیا ہو پھر ان کے بھاگنے پر دوبارہ پکڑ کر گڑھا کھود کر ان کو رجم کیا گیا ہو۔ (واللہ اعلم) جس طرح مسلم میں ہے کہ وہ پتھروں کی تکلیف کی وجہ سے بھاگ نکلے تھے۔

---

❶ صحیح: اخرجه مسلم، كتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنا (1694) وصحيح ابن حبان (4438)

❷ حسن: أخرجه احمد 5/347-348 ومسلم فى الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنا (1695)

[15]..... بَاب فِي الْحُكْمِ بَيْنَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِذَا تَحَاكَمُوا إِلَى حُكَّامِ الْمُسْلِمِينَ

اہل کتاب کے درمیان فیصلہ کرنا جب وہ مسلمان حاکموں کے پاس فیصلہ لائیں

2367۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَائُوْا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنَيَا فَقَالَ كَيْفَ تَفْعَلُونَ بِمَنْ زَنَى مِنْكُمْ قَالُوا لَا نَجِدُ فِيهَا شَيْئًا فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ فِي التَّوْرَاةِ الرَّجْمُ فَأْتُوْا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوْهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ فَجَائُوْا بِالتَّوْرَاةِ فَوَضَعَ مِدْرَاسُهَا الَّذِي يَدْرُسُهَا مِنْهُمْ كَفَّهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ فَلَمَّا رَأَوْا ذٰلِكَ قَالُوْا هِيَ آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرُجِمَا قَرِيبًا مِنْ حَيْثُ تُوضَعُ الْجَنَائِزُ عِنْدَ الْمَسْجِدِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرَأَيْتُ صَاحِبَهَا يُجْنِئُ عَلَيْهَا يَقِيهَا الْحِجَارَةَ . ❶

سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا ایک مرد وعورت لائے۔ جنہوں نے زنا کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”تم میں سے جو زنا کرتا ہے اسے کیا سزا دیتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اس کے متعلق کچھ نہیں پاتے۔عبداللہ بن سلام نے ان سے کہا: تم نے جھوٹ بولا، تو رات میں رجم کرنے کا حکم موجود ہے اگر تم سچے ہو تو تورات لا کر پڑھو۔ وہ تورات لائے۔ اس کو پڑھنے والے نے جو پڑھ کر سناتا تھا رجم کی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے اسے دیکھا تو کہنے لگا یہ رجم کی آیت ہے۔رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق حکم دیا۔ وہ اس جگہ کے قریب رجم کئے گئے جہاں مسجد کے پاس جنازے رکھے جاتے تھے۔ عبداللہ کہتے ہیں: میں نے اس عورت کے ساتھی کو دیکھا اسے پتھروں سے بچانے کے لئے اس کے آگے آتا تھا۔

فوائد:...... (۱)”المدراسُ“ یہ یہودی کتب کو پڑھنے والے کو کہتے ہیں (۲) جب اہل کتاب اپنے معاملات، جھگڑے مسلمان قاضی کے پاس لے کر آئیں تو وہ کتاب وسنت کے مطابق ہی فیصلہ کرے گا۔ امام ترمذی اس حدیث کے ذکر کے بعد کہتے ہیں ”وھو قول احمد واسحاق وقال بعضهم لایقام علیهم الحد فی الزنا والقول الاول اصحّ ۔“ (ترمذی بعد الحدیث:1461) یہی قول احمد واسحاق کا ہے اور ان میں سے بعض نے کہا کہ ان پر حد قائم نہیں کی جائے گی جبکہ پہلا قول ہی زیادہ صحیح ہے

---

❶ متفق علیه: البخاری، کتاب الحدود، باب أحکام اهل الذمه...... (6841) ومسلم، کتاب الحدود، باب رجم الیهود أهل الذمة فی الزنا (4412-4413-4414)

(۳) رجم کی سزا ان زانی مردوں کے لیے ہوگی جو شادی شدہ ہوں۔

[16]..... بَاب فِي حَدِّ الْمُحْصَنِينَ بِالزِّنَا

شادی شدہ زانی کی حد

2368۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ............

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكَانَ فِيمَا أُنْزِلَ آيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَرَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشَى إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُ لَا نَجِدُ حَدَّ آيَةِ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا أُحْصِنَ إِذَا قَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الِاعْتِرَافُ .❶

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے سیّدنا محمد ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا اور آپ پر کتاب نازل کی اور جو اتارا اُس میں رجم کی آیات بھی تھی۔ ہم نے اسے پڑھا، یاد کیا اور سمجھا رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا۔ اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا۔ میں اس بات سے ڈرتا ہوں۔ کافی عرصہ گزرنے کے بعد لوگوں کو کوئی یہ نہ کہے۔ ہم کتاب اللہ میں رجم کی آیت نہیں پاتے۔ حالانکہ کتاب اللہ میں وہ شخص رجم کئے جانے کا مستحق ہے جس نے زنا کیا ہو۔ خواہ مرد ہو یا عورت البتہ شادی شدہ ہو۔ جبکہ اس پر گواہی ہو جائے حمل ہو یا وہ اقرار کرلے۔''

فوائد:...... ایسے حالات جو خواہش کی آگ کو ٹھنڈا کردیں یہ حالات چاہے شادی ہوجانے کی صورت میں پیدا ہوئے ہوں یا شباب کے گزر جانے کی بنا پر ان کے باوجود اگر کوئی حرام کاری کا مرتکب ہو تو یہ اس کی قباحت وشناعت کو دوچند کردینے کا باعث ہے لہٰذا ایسے شخص کو انتہائی سخت سزا کا مستحق ٹھہرایا گیا ہے کہ ایسے کو زمین میں دبا کر پتھروں کے ذریعے ہلاک کردیا جائے۔ (العیاذ باللہ)

۲۳۶۸۔ سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا

❶ متفق عليه : البخاري، كتاب الحدود، باب الاعتراف بالزنا(6829) ومسلم، كتاب الحدود، باب رجم الثيب في الزنا (4394) وابو داؤد، كتاب الحدود، باب في الرجم(4418)

کہ بوڑھا (شادی شدہ) مرد و عورت جب زنا کریں، تو انہیں ضرور رجم کرو۔

2369۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ..........

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَائَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي غَامِدٍ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَقَالَ لَهَا ارْجِعِي فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ أَيْضًا فَاعْتَرَفَتْ عِنْدَهُ بِالزِّنَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَلَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَحُبْلَى فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ ارْجِعِي حَتَّى تَلِدِي فَلَمَّا وَلَدَتْ جَائَتْ بِالصَّبِيِّ تَحْمِلُهُ فِي خِرْقَةٍ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذَا قَدْ وَلَدْتُ قَالَ ((فَاذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ ثُمَّ افْطِمِيهِ))فَلَمَّا فَطَمَتْهُ جَائَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةُ خُبْزٍ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ فَطَمْتُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالصَّبِيِّ فَدُفِعَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا حُفْرَةٌ فَجُعِلَتْ فِيهَا إِلَى صَدْرِهَا ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَرْجُمُوهَا فَأَقْبَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ فَرَمَى رَأْسَهَا فَتَلَطَّخَ الدَّمُ عَلَى وَجْنَةِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَسَبَّهَا فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ سَبَّهُ

سیدنا عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا تھا، تو آپ ﷺ کے پاس بنو غامد کی ایک عورت نے آ کر کہا: ''اے اللہ کے نبی! ﷺ میں نے زنا کیا ہے، میں چاہتی ہوں کہ آپ ﷺ مجھے پاک کر دیں۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''واپس چلی جاؤ۔'' اگلے دن پھر وہ آپ کے پاس آئی، اُس نے آپ کے پاس زنا کا اقرار کیا اور کہا: ''اے اللہ کے نبی! مجھے پاک کر دیں' شاید آپ مجھے ماعز بن مالک کی طرح واپس کرنا چاہتے ہیں اللہ کی قسم! میں حاملہ ہوں۔'' نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''واپس چلی جاحتی کہ جنم دے۔'' جب اس نے جنم دیا تو بچے کو کپڑے میں لپیٹ کر لائی اور کہا: ''اللہ کے نبی! میں نے اسے جنم دیا ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''جاؤ اسے دودھ پلاؤ پھر اس کا دودھ چھڑانا' دودھ چھڑا کر وہ پھر بچے کو لے کر آئی اس کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا۔ اس نے کہا: ''اے اللہ کے نبی! میں نے اس کا دودھ چھڑایا ہے۔'' نبی ﷺ نے حکم دیا اور بچہ کسی مسلمان کو دے دیا گیا۔ پھر آپ نے حکم دیا اس کے لئے ایک گھڑا کھودا گیا اور سینے تک اس کو اس کے اندر گاڑ دیا گیا۔ پھر آپ نے لوگوں کو اس کے رجم کا حکم دیا۔ خالد بن ولید ایک پتھر لے کر گئے اس کے سر پر پھینکا تو ان کے رخسار پر اس کے خون کا چھینٹا

إِيَّاهَا فَقَالَ مَهْ يَا خَالِدُ لَا تَسُبَّهَا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ فَأَمَرَ بِهَا فَصُلِّيَ عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ . ❶

پڑ گیا۔ خالد بن ولید نے اسے گالی دی۔ نبی ﷺ نے اس کی گالی کو سن لیا۔ اور فرمایا: ''اے خالد! ٹھہرو اسے گالی نہ دو' مجھے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان یقیناً اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر ٹیکس وصول کرنے والا ایسی توبہ کرتا تو وہ بھی بخش دیا جاتا۔'' پھر آپ کے حکم سے اس کی نماز جنازہ پڑھائی گئی اور اسے دفن کیا گیا۔''

فوائد:...... (۱) زنا کے اعتراف کے لیے چار دفعہ اقرار ضروری نہیں (۲) صحابہ رضی اللہ عنہم اس قدر پختہ ایمان کے حامل تھے کہ جان کی قیمت پر بخشش طلب کر لیا کرتے تھے (۳) کسی عذر کی بنا پر حد کو مؤخر کیا جا سکتا ہے (۴) رجم کے لیے گڑھا کھود کر مجرم کو اس میں دفن کرنا جائز ہے۔ (۵) حد گناہ کے کفارے، بندے کو پاک کر دینے کا سبب ہوتی ہے۔ (۶) جگا ٹیکس یہ انتہائی کبیرہ گناہ ہے۔

[17]..... بَاب الْحَامِلِ إِذَا اعْتَرَفَتْ بِالزِّنَا

حاملہ عورت جب زنا کا اعتراف کرے اس کا بیان

2370۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ.........

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَهِيَ حُبْلَى مِنَ الزِّنَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلِيَّهَا فَقَالَ اذْهَبْ فَأَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَأْتِنِي بِهَا فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّي عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً

سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جہینہ سے ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی۔ وہ زنا کی وجہ سے حاملہ تھی۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے حد والا کام کیا ہے۔ آپ مجھ پر حد نافذ کریں' رسول اللہ ﷺ نے اس کے وارث کو بلایا اور فرمایا: ''(اسے لے) جاؤ اور اس کے ساتھ اچھا سلوک رکھو جب وہ جنم دے تو اِسے میرے پاس لے کر آنا۔'' اس نے ایسے ہی کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے (رجم) کا حکم دیا تو اس کے کپڑے باندھ دیئے گئے اور وہ رجم کی گئی۔ پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! آپ نے اس کی نماز

❶ متفق علیه: اس کی ایک طرف حدیث (2366) میں ذکر ہوئی وہیں اس کی تخریج مذکور ہے۔

لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ . ❶

جنازہ پڑھی ہے حالانکہ وہ زانی ہے۔" تو آپ نے فرمایا: "اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اہل مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کردی جائے تو ان کے لئے کافی ہوگی۔ کیا اس سے افضل کوئی اور بات ہے کہ اس کے اللہ عزوجل کے لئے اپنی جان قربان کردی۔"

فوائد:...... (۱) اسلام غیور مالک کا غیرت والا دین ہے اس کے مقابلے میں اپنی بے جا غیرت کا اظہار انتہائی ناپسندیدہ ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے اس معترضہ کو اس کے ولی کے حوالے کردیا اس یقین کے ساتھ کہ یہ اس سے اچھا سلوک کرے گا اور ساتھ اس کی نصیحت بھی کردی (۲) عوام کے ساتھ ساتھ حکومت کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ ان کو انصاف مہیا کرے ان کے جذبات کا خیال رکھے تا کہ قانون کو ہاتھ میں لینے کی نوبت ہی نہ آئے۔

[18]..... بَاب فِي الْمَمَالِيكِ إِذَا زَنَوْا يُقِيمُ سَادَاتُهُمْ عَلَيْهِمُ الْحَدَّ دُوْنَ السُّلْطَانِ

زانی غلاموں پر بادشاہوں کے علاوہ ان کے مالکوں کے حد جاری کرنے کا بیان

2371۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ............

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ تَزْنِي وَلَمْ تُحْصَنْ فَقَالَ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا .قَالَ فَمَا أَدْرِيْ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ فَبِيعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ . ❷

سیّدنا زید بن خالد جہنی اور سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے اس زانی لونڈی کے متعلق پوچھا گیا جو کنواری تھی۔ آپ نے فرمایا: "اگر وہ زنا کرے اسے کوڑے لگاؤ۔ پھر اگر زنا کرے اسے کوڑے لگاؤ۔ ابوہریرۃ کہتے ہیں: مجھے یاد نہیں تیسری یا چوتھی دفعہ آپ نے فرمایا: "پھر اسے بیچ دو اگرچہ (بالوں کی) رسی کے عوض ہی بیچو۔"

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا اگر لونڈی بھی زنا کی مرتکب ہوگی تو اسے بھی مستوجب سزا ٹھہرایا جائے گا

❶ صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنا(4408) وابو داؤد، كتاب الحدود، باب المرأة التى أمر النبى صلعم برجمها من جهينة(4440) والترمذى، كتاب الحدود، باب تربص الرجم بالحبلى حتى تضع(1435)

❷ متفق عليه: البخارى، كتاب العتق، باب كراهية التطاول على الرقيق(2555-2556) ومسلم، كتاب الحدود، باب رجم اليهود أهل الذمة فى الزنا(4423)

اوراس آزاد کے مقابلے میں نصف حد لگائی جائے گی۔قرآن میں ہے ﴿فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ﴾ (النساء:25) ان (لونڈیوں) پرآزاد کے مقابلے میں نصف عذاب (سزا) ہے۔(۲) اگرلونڈی مسلسل زنا کی مرتکب ہوتی ہےتو اسے بیچ کراس سے جان چھڑانی چاہیے۔

[19]..... بَاب فِي تَفْسِيرِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى : ﴿أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا﴾

آیت ﴿اَوْيَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا﴾ کی تفسیر

2372۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ الْبِكْرُ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ . [1]

سیّدنا عبادة رضی اللہ عنہ بن صامت کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:”مجھ سے سیکھو،مجھ سے سیکھو،اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے راستہ مقرر کیا ہے۔کنوارا، کنواری سے زنا کرے تو ان میں سے ہر ایک کوسو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال جلا وطن کئے جائیں گے۔ شادی شدہ، شادی شدہ سے زنا کرے تو ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگانے کے بعد رجم کیا جائے گا۔“

فوائد:...... (۱) قرآن میں اللہ تعالیٰ نے زنا کار عورت کو قید رکھنے کا حکم دیا تھا تا آنکہ کوئی اور حکم نازل ہو بعد میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ کنورہ ،کنواری سے زنا کرے تو سو،سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔البتہ عورت کی جلاوطنی کے بارے میں اختلاف ہےلیکن حدیث کا عموم عورت کے لیے بھی جلاوطنی کا متقاضی ہے اور یہی راجح ہے(ان شاء اللہ) (۲) شادی شدہ مرد یا عورت کو پھر سو کوڑے مارے جائیں گے اور رجم کیا جائے گا جبکہ فقط رجم پر اکتفا کرنا بھی درست ہے جس طرح کہ آپ ﷺ نے ماعز اور غامدیہ رضی اللہ عنہما کوصرف رجم کا حکم دیا اور جمہور اسی کے قائل ہیں۔

2373۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ..........

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب حد الزنا(4390) والترمذي، كتاب الحدود، باب الرجم على الثيب(1434) وابن ماجه، كتاب الحدود، باب حدالزنا(2550)

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ . ❶

سیّدنا عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے پہلے کی طرح ہی بیان کرتے ہیں۔

[20]..... بَاب فِيمَنْ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ

وہ شخص جو اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرنے والے کا بیان

2374۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ..........

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ خَالِدُ بْنُ عُرْفُطَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ غُلَامًا كَانَ يُنْبَزُ قُرْقُورًا فَوَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَرُفِعَ ذٰلِكَ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ فِيهِ بِقَضَاءٍ شَافٍ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ جَلَدْتُهُ مِائَةً وَإِنْ كَانَتْ لَمْ تُحِلَّهَا لَهُ رَجَمْتُهُ فَقِيلَ لَهَا زَوْجُكِ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَحْلَلْتُهَا لَهُ فَضَرَبَهُ مِائَةً قَالَ يَحْيَى هُوَ مَرْفُوعٌ . ❷

سیّدنا قتادۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خالد بن عرفطہ نے مجھے لکھا کہ حبیب بن سالم نے بیان کیا ایک غلام جس کا لقب قُرقور تھا نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرلیا۔ یہ واقعہ نعمان بن بشیر کو بتایا گیا۔ انہوں نے کہا: میں اس کے متعلق اچھا فیصلہ کروں گا اگر اس کے لئے عورت نے اجازت دی تو میں اسے سو کوڑے لگاؤں گا اور اگر اس نے اسے اجازت نہیں دی تو میں اسے رجم کروں گا۔ عورت سے کہا گیا وہ تیرا شوہر ہے! اور رجم کیا جائے گا اس لئے کہو: میں نے اسے اجازت دی تھی۔ اس نے کہا: میں نے اسے اجازت دی تھی تو اسے سو کوڑے لگائے گئے۔ یحییٰ کہتے ہیں: ''یہ قول مرفوع ہے۔''

فوائد:...... ''ینبز قرقورًا'' یعنی اسے قرقور کا لقب دیا جاتا تھا، قرقور یہ عظیم بحری جہاز کو کہا جاتا ہے۔

2375۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ خَالِدِ ابْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ..........

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❸

سیّدنا نعمان بن بشیر نبی ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

---

❶ صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

❷ موقوفاً ضعیف: اخرجه احمد 276/4 والنسائی، کتاب النکاح، باب احلال الفر (3360) وابن ماجه، کتاب الحدود، باب من وقع علی جاریة امرأته (2551)

❸ ضعیف: اس میں خالد بن عرفطہ ضعیف ہے۔ اخرجه احمد 277/4 والطیالسی 300/1 والترمذی فی الحدود (1451) وابن ماجه فی الحدود، باب من وقع علی جاریة امرأته (3551)

[21]..... بَاب الْحَدُّ كَفَّارَةٌ لِمَنْ أُقِيمَ عَلَيْهِ

حد جس پر نافذ کی جائے وہ اس کے لئے کفارہ ہے

2376۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ..........

عَنِ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أُقِيمَ عَلَيْهِ حَدٌّ غُفِرَ لَهُ ذَلِكَ الذَّنْبُ. ❶

ابن خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس پر حد قائم کی گئی تو اس کا وہ گناہ بخش دیا گیا۔''

فوائد:...... حد سے اس کی وجہ بننے والا گناہ معاف ہوجاتا ہے اور یہ معافی جو جان کو دکھ دے کر یا ہلاکت میں ڈال کر حاصل کی گئی ہوتی ہے یہ ستر بندے یا ٹیکس خور کی معافی کا ذریعہ بھی بن سکتی ہے جیسا کہ پیچھے (2370,2369) میں گزر چکا ہے۔



❶ حسن : اخرجه طبرانی فی الکبیر 88/4 (حدیث 3731) والدار قطنی 214/3 جب کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی متفق علیہ حدیث بطور شاہد موجود ہے۔

١٤...... ومن النذور والايمان
نذروں کا بیان

[1]..... بَاب الْوَفَاءِ بِالنَّذْرِ
نذر پوری کرنے کا بیان

2377۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ فَجَاءَ أَخُوهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ كُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضُوا اللَّهَ فَاللَّهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ . ❶

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک عورت نے حج کی نذر مانی اور وہ مرگئی اس کا بھائی رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور اس کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''اگر اس پر قرض ہوتو اسے تو ادا کرتا؟ اس نے کہا: جی ہاں' آپ نے فرمایا: ''نذر پوری کرو' یہ پوری کئے جانے کی زیادہ مستحق ہے۔''

2378۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ نَذْرًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ جَاءَ الْإِسْلَامُ قَالَ فِ بِنَذْرِكَ . ❷

سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: یا رسولؐ اللہ! میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی پھر اسلام قبول کر لیا آپ نے فرمایا: ''اپنی نذر پوری کرو۔''

---

❶ صحيح البخارى، كتاب الأيمان والنذر، باب من مات عليه نذر (6699)

❷ متفق عليه: البخارى، كتاب الايمان والنذور، باب اذا نذر أو حلف أن لايكلم انسانا فى الجاهلية (6697) ومسلم، كتاب الأيمان، باب نذر الكافر، وما يفعل فيه اذا اسلم (4268-4269)

[2]......بَاب فِي كَفَّارَةِ النَّذْرِ
نذر کا کفارہ دینے کا بیان

2379۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الرُّعَيْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَحُجَّ لِلَّهِ مَاشِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((مُرْ أُخْتَكَ فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ)). [1]

سیّدنا عقبہ بن عامر جہنی کہتے ہیں: میری بہن نے اللہ کے لئے پیدل اور ننگے سر حج کی نذر مانی' میں نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: ''اپنی بہن سے کہو وہ چادر اوڑھے اور سواری کرے اور تین دن روزہ رکھے۔''

2380۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُخْتَ عُقْبَةَ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ نَذْرِ أُخْتِكَ لِتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ هَدْيًا . [2]

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' عقبہ کی بہن نے بیت اللہ کی طرف پیدل جانے کی نذر مانی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو تمہاری بہن کی نذر کی کوئی ضرورت نہیں وہ سواری کرے اور (کفارے کے طور پر) قربانی کرے۔''

فوائد:...... اپنے آپ کو مشقت میں ڈالنا کوئی نیکی نہیں، دین سے دور لوگ اپنی تمام تقصیروں کا کفارہ بامشقت نذر سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے پیدل یا سائیکل وغیرہ پر کسی سرکار یا پیر صاحب کے دربار کی حاضری دے دی تو ہم بخشے جائیں گے یہ عمل عبث ہونے کے ساتھ ساتھ شرک کے زمرہ میں بھی آتا ہے۔ دین میں جائز نذر کی بھی ترغیب نہیں چہ جائے کہ شرکیہ امور پر مشتمل نذر مانی جائے۔ احادیث میں واضح راہنمائی موجود ہے۔

2381۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْأَعْرَجِ ....

---

[1] متفق عليه : البخاري، كتاب جزاء الصيد، باب من نذر المشي الى الكعبة(1866 (ومسلم، كتاب النذر، باب من نذر أن يمشي الى الكعبة(4226-4227)

[2] صحيح : ابوداؤد، كتاب الأيمان والنذور، باب من رأى عليه كفارة اذا كان في معصية (3296-3297 3295-) والبيهقي، كتاب النذور، باب الهدى فيها ركب79/10واخرجه احمد239/1

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَدْرَكَ شَيْخًا يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذَا الشَّيْخِ فَقَالَ ابْنَاهُ نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ. فَقَالَ ارْكَبْ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ. ❶

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی بوڑھے کو دیکھا جو اپنے بیٹوں کے ساتھ جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اس کا کیا حال ہے؟ اس کے بیٹوں نے کہا: اس نے چلنے کی نذر مانی تھی‘ آپ نے فرمایا: ”سوار ہو جاؤ کیونکہ اللہ تمہاری نذر سے تجھ سے بے پرواہ ہے۔“

[3]..... بَاب لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ

اللہ کی نافرمانی میں نذر نہ ہونے کا بیان

2382۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ..........

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ. ❷

سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی نافرمانی کی نذر پوری نہیں کرنی چاہیے۔ اور نہ ہی وہ نذر جس کا ابن آدم (اس کے اختیار میں نہ ہو)۔“

2383۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ. ❸

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اللہ کی اطاعت کی نذر مانی اس کی اطاعت کرنے اور جس نے اللہ کی نافرمانی کی نذر مانی وہ اس کی نا فرمانی نہ کرے۔“

---

❶ صحیح مسلم، کتاب النذور، باب من نذر أن قلشی الی الکعبة (4224) وابن ماجه، کتاب الکفارات، باب من نذر أن یحج ماشیا (2135)

❷ صحیح مسلم، کتاب النذور، باب لا وفاء لنذر فی معصیة الله ولا فیما لا یملك العبد (4221) وابن ماجه، کتاب الکفارات، باب النذر فی المعصیة (2124)

❸ صحیح البخاری، کتاب الأیمان والنذور، باب النذور، باب ماجاء فی النذر فی معصیة (3289) والنسائی کتاب الأیمان والنذور، باب النذر فی المعصیة (3812)

فوائد:...... نذر پورا کرنا واجب ہے بصورت دیگر آدمی گنہگار ہوگا اگر کسی وجہ سے نیک نذر پوری نہ ہوسکے تو قسم کی طرح کفارہ ادا کرنے سے نذر کا وجوب ختم ہوجاتا ہے نافرمانی کی نذر ماننے والے اور کفارہ دے کر معافی مانگنی چاہیے۔

[4]..... بَاب مَنْ نَذَرَ أَنْ يُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ أَيُجْزِئُهُ أَنْ يُصَلِّيَ بِمَكَّةَ

جس شخص نے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر مانی ہو تو اسے مکہ میں نماز پڑھنا کافی ہونے کا بیان؟

2384۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي بَقِيَّةَ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَذَرْتُ إِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ صَلِّ هَا هُنَا فَأَعَادَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَشَأْنُكَ إِذَنْ. [1]

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ کہتے ہیں کسی آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے نذر مانی تھی اگر اللہ نے آپ کو فتح دی تو میں بیت المقدس میں نماز پڑھوں گا۔ آپ نے فرمایا: ''یہیں نماز پڑھ لو۔'' اس نے تین دفعہ اسے دھرایا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تجھے اختیار ہے۔''

[5]..... بَاب النَّهْيِ عَنِ النَّذْرِ — نذر کی ممانعت

2385۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ إِنَّ النَّذْرَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الشَّحِيحِ. [2]

سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نذر سے کچھ بدلتا نہیں ہے، اس سے صرف بخیل آدمی کا مال نکالا جاتا ہے۔''

[6]..... بَاب النَّهْيِ أَنْ يَحْلِفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ

اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم کھانے کی ممانعت

2386۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ ....

[1] صحيح : اخرجه الحاكم 4/304-305 والبيهقي في النذور، باب من لم يرو جوب بالنذر 10/82

[2] متفق عليه : البخاري، كتاب القدر، باب إلقاء العبد النذر الى القدر (6608) ومسلم، كتاب النذر، باب النهي عند النذر وأنه لا يرد شيئًا (4212) وابن ماجه ، كتاب الكفارات با النهي عن النذر (2122)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَسِيرُ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ . ❶

سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ایک قافلہ میں چل رہے تھے اور وہ اپنے والد کی قسم کھا رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے باپوں کی قسمیں کھانے سے منع کرتا ہے۔ جو شخص قسم کھائے وہ اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔''

[7]..... بَاب فِي الِاسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِينِ

قسم میں 'ان شاء اللہ' کہنے کا بیان

2387۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ :أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنَى . ❷

سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی معاملہ پر قسم کھائی اور انشاء اللہ کہا وہ مختار ہو گیا۔''

2388۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ فَعَلَ وَإِنْ شَاءَ لَمْ يَفْعَلْ . ❸

سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے قسم کھائی پھر انشاء اللہ کہا وہ مختار ہوا اگر چاہے تو کرے چاہے تو نہ کرے۔''

[8]..... بَاب الْقَسَمُ يَمِينٌ

لفظ 'قسم' بھی قسم ہی ہے

2389۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

---

❶ متفق عليه : البخاري، كتاب الأدب، باب من لم يرا كفار من قال ذلك متأولا او جاهلا (6108) ومسلم، كتاب الأيمان، باب النهي عن الحلف بغير الله تعالىٰ (4233)

❷ صحيح: ابن حبان (4339) اخرجه ابوداؤد، كتاب الأيمان، باب الاستثناء في اليمين (1531) والنسائي، في الكتاب الأيمان ، باب من حلف فاستثنىٰ (3702)

❸ صحيح: تخریج گزر چکی ہے۔

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ لَا تُقْسِمْ قَالَ أَبُو مُحَمَّد الْحَدِيثُ فِيهِ طُولٌ. ❶

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے ابوبکر سے فرمایا: ''قسم نہ کھاؤ' ابوبکر کہتے ہیں: یہ لمبی حدیث ہے۔

[9]..... بَاب مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا
جو شخص قسم کھائے پھر کسی اور کام میں اس سے زیادہ بھلائی دیکھے

2390۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو هُوَ ابْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ....

عَمْرٍو زَمَنَ الْجَمَاجِمِ يُحَدِّثُ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ فَحَلَفَ أَنْ لَا يُعْطِيَهُ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ. ❷

سیّدنا عمرو رضی اللہ عنہ جومرۃ کے بیٹے ہیں بیان کرتے ہیں کہ میں نے جماجم کے زمانہ میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے۔ ایک شخص نے عدی بن حاتم سے سوال کیا (کچھ مانگا)، انہوں نے قسم کھائی کہ وہ اسے کچھ نہ دیں گے پھر کہا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ نہ سنا ہوتا کہ وہ فرماتے تھے: ''جو شخص کسی بات پر قسم کھائے پھر کسی اور کام میں اسے بھلائی نظر آئے تو بھلائی والا کام کرے۔ اور قسم کا کفارہ ادا کرے۔'' (تو میں تمہیں نہ دیتا)

2391۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ..........

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ

سیّدنا عبدالرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عبدالرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ! تم اِمارت مت مانگو اگر تمہیں مانگنے سے دی جائے گی تو تم پر چھوڑ دی جائے گی اور اگر بن مانگے دی گئی تو تمہاری مدد کی جائے

❶ اسنادہ صغیف: لیکن حدیث متفق علیہ ہے یہ حدیث (2202) نمبر حدیث کے تحت مکمل گزر چکی ہے۔

❷ صحيح مسلم، كتاب الأيمان، باب ندب من حلف يمينافر أى غيرها خيراً منها..... (1651) والنسائي، كتاب الأيمان، باب الكفارة بعد الحنث (3794)

أُعْطِيتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا فَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ. ❶

گی اور جب تم قسم کھاؤ پھر کسی اور بات میں بھلائی نظر آئے تو اپنی قسم کا کفارہ دو اور بہتر کام کرو۔"

2392۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ الْحَدِيثِ. ❷

سیّدنا عبدالرحمٰن بن سمرة رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

[10]..... بَاب إِذَا كَانَ عَلَى الرَّجُلِ رَقَبَةٌ مُؤْمِنَةٌ

اس شخص کے متعلق جس کے ذمہ غلام یا لونڈی آزاد کرنا ہو

2393۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنِ الشَّرِيدِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ إِنَّ عَلَى أُمِّي رَقَبَةً وَإِنَّ عِنْدِي جَارِيَةً سَوْدَاءَ نُوبِيَّةً أَفَتُجْزِءُ عَنْهَا قَالَ ادْعُ بِهَا فَقَالَ أَتَشْهَدِينَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ. ❸

شرید کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا۔ اور کہا: میری والدہ کے ذمہ ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا ہے میرے پاس سیاہ رنگ کی حبشی لونڈی ہے کیا وہ کفایت کر جائے گی؟ فرمایا: اسے بلاؤ پھر فرمایا: "کیا تو گواہی دیتی ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں" اس نے کہا: "جی ہاں۔" آپ نے فرمایا: "یہ مومنہ ہے اسے آزاد کردو۔"

[11]..... بَاب الرَّجُلِ يَحْلِفُ عَلَى الشَّيْءِ وَهُوَ يُوَرِّكُ عَلَى يَمِينِهِ

ظاہری بات کے خلاف قسم کھانے والے آدمی کا بیان

2394۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ ....

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب كفارات الأيمان، باب الكفارة بعد الحنث وبعده (6722) ومسلم، كتاب الأيمان، باب ندب من حلف يمينا (4257-4258)

❷ متفق عليه: سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

❸ اسناده حسن: محمد بن عمرو کی وجہ سے، صحیح ابن حبان (189)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمِينُكَ عَلَى مَا صَدَّقَكَ بِهِ صَاحِبُكَ. ❶

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہاری اس قسم کا یقین ہوگا جس کی تمہارے ساتھی نے تصدیق کی۔“

فوائد:...... قسم کا مفہوم وہی معتبر ہوگا جو قسم دلانے والا سمجھتا ہوگا، چکر بازی سے ذو معنی جملہ کہہ کر قسم دلانے والے کو دھوکہ دینا ہرگز درست نہیں ہے صحیح مسلم۔ الایمان: 1653 میں آپ ﷺ کے واضح الفاظ ”اِنَّمَا الْيَمِيْنُ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ.“ قسم صرف قسم دلانے والے کی نیت پر ہوگی۔

[12]..... بَاب بِأَيِّ أَسْمَاءِ اللّٰهِ حَلَفْتَ لَزِمَكَ

اللہ کے جس نام کی قسم کھائے اسے لازمی پورا کرنے کا بیان

2395۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِي يَحْلِفُ بِهَا لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ. [والله أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ.] ❷

سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اس طرح قسم کھاتے تھے: ”دلوں کو پھیرنے والے کی قسم!“ (واللہ اعلم بالصواب)



❶ صحيح مسلم، كتاب الأيمان، باب يمين الحالف على نية المستحلف (4259-4260) والترمذى، كتاب الأحكام، باب ماجاء أن اليمين على ما يصدقه صاحبه (1354) وابن ماجه، كتاب الكفارات، باب من ورى فى يمينه (6120)

❷ صحيح البخارى، كتاب الأيمان والنذور، باب كيف كانت يمين النبى صلعم (6628) ابوداؤد، كتاب الأيمان والنذور، باب ماجاء فى يمين النبى صلعم ما كانت؟ (3263)

١٥...... ومن كتاب الديات

دیت کے بیان میں

"الـدّیات" یہ الدّیة کی جمع ہے جوکہ باب یدی سے مصدر ہے اس کے معنی خون بہادینا ہے یعنی کسی بھی زخمی ہونے والے یا مقتول کے ورثہ کو مال دینا۔ اصطلاحی طور پر ہر دیت ایسے مال کو کہتے ہیں جوکہ کسی انسانی جان یا عضو کے ہلاک ہوجانے پر مذکورہ شخص یا اس کے ورثہ کے حوالے کیا جاتا ہے۔

[1]..... بَاب الدِّيَةِ فِي قَتْلِ الْعَمْدِ

عمداً قتل کرنے کی دیت کا بیان

2396۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي الْعَوْجَاءِ السُّلَمِيِّ ....

عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أُصِيبَ بِدَمٍ أَوْ خَبْلٍ وَالْخَبْلُ الْجُرْحُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ إِحْدَى ثَلَاثٍ فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ بَيْنَ أَنْ يَقْتَصَّ أَوْ يَعْفُوَ أَوْ يَأْخُذَ الْعَقْلَ فَإِنْ أَخَذَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيهَا مُخَلَّدًا .[1]

ابوشریح خزاعی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس کو خون یا زخم سے صدمہ پہنچے اسے تین باتوں کا اختیار ہے اگر چوتھی بات کو تلاش کرے تو اس کا ہاتھ پکڑلو۔ قصاص لے یا معاف کردے یا دیت لے پھر اگر ان میں سے کسی کو اختیار کرنے کے بعد زیادتی کرے تو اس کے لئے جہنم ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔

---

[1] ضعیف ، منکر : ابو داؤد، کتاب الدیات، باب الإمام یأمر بالعفو فی الدم (4496) وابن ماجه، کتاب الدیات، باب من قتل له قتیل فهو بالخیار بین أحدی ثلاث (2623)

فوائد:...... (۱) "الخبل" یہ اعضاء کی خرابی پر لفظ بولا جاتا ہے نیز "العقل" اس سے مراد دیت ہے اس کا لفظی معنی باندھنا ہے چونکہ قاتل وہ دیت کے طور پر مقتول کے گھر اونٹ باندھ آتا ہے تو اس سے اس کا نام "عقل" پڑھ گیا۔ (۲) یہ حدیث اگر چہ ضعیف ہے بہر حال بات درست ہے کہ مقتول کے ورثہ یا مظلوم کو ان تین چیزوں میں ایک کو اختیار کرنے کی اجازت ہے۔ جیسا کہ قرآن وسنت سے اس کا ثبوت ملتا ہے ان کے علاوہ چوتھا راستہ اختیار کرنا حرام ہے۔ قرآن میں ہے: ﴿فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (البقرہ:178) جس نے اس کے بعد زیادتی کی اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔

2397۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ..........

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ وَكَانَ فِي كِتَابِهِ أَنَّ مَنْ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا عَنْ بَيِّنَةٍ فَإِنَّهُ قَوَدُ يَدِهِ إِلَّا أَنْ يَرْضَى أَوْلِيَاءُ الْمَقْتُولِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد اعْتَبَطَ قَتَلَ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ.[1]

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کو ایک خط لکھا اور اس میں یہ بھی تحریر تھا: "جس نے کسی مسلمان کو ناحق مار ڈالا جس پر دلیل قائم ہو تو اس نے اپنے ہاتھوں قصاص خرید لیا۔ مگر یہ کہ مقتول کے رشتہ دار راضی ہو جائیں۔" ابو محمد کہتے ہیں: "اعتبط کا معنی ہے: اس نے ناحق مار ڈالا۔"

فوائد:...... (۱) "اعتبط" کہتے ہیں کسی کو بلا جرم مار دینے کو۔ (۲) اسلام میں تین جرم ہیں جن کی بنا پر کسی مومن کو قتل کیا جا سکتا ہے۔ (ا) شادی شدہ زانی (ب) مرتد (ج) کسی کے بدلے میں۔ ان کے علاوہ بلا جرم کسی کو مارنا شریعت میں ناقابل قبول ہے (۳) مقتول کے اولیا کو ان میں سے ایک کا اختیار ہے چاہے تو قصاص لے لیں یا پھر دیت یا معاف کر دیں۔ اور وہ اس پر رضا مند ہوں۔

[2]..... بَاب فِي الْقَسَامَةِ

قسامت کا بیان

2398۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ..........

[1] اسناده ضعيف: لیکن بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ایک شاہد موجود ہے۔ کتاب العلم، باب كتابة العلم

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ أَحَدُ بَنِي حَارِثَةَ إِلَى خَيْبَرَ مَعَ نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ يُرِيدُونَ الْمِيرَةَ بِخَيْبَرَ قَالَ فَعُدِيَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقُتِلَ فُتِلَتْ عُنُقُهُ حَتَّى نُخِعَ ثُمَّ طُرِحَ فِي مَنْهَلٍ مِنْ مَنَاهِلِ خَيْبَرَ فَاسْتُصْرِخَ عَلَيْهِ أَصْحَابُهُ فَاسْتَخْرَجُوهُ فَغَيَّبُوهُ ثُمَّ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ فَتَقَدَّمَ أَخُوهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ ذَا قَدَمٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَابْنَا عَمِّهِ مَعَهُ حُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَمُحَيِّصَةُ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَكَانَ أَحْدَثَهُمْ سِنًّا وَهُوَ صَاحِبُ الدَّمِ وَذَا قَدَمٍ فِي الْقَوْمِ فَلَمَّا تَكَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((الْكُبْرَ الْكُبْرَ)) قَالَ فَاسْتَأْخَرَ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ثُمَّ هُوَ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تُسَمُّونَ قَاتِلَكُمْ ثُمَّ تَحْلِفُونَ عَلَيْهِ خَمْسِينَ يَمِينًا ثُمَّ نُسَلِّمُهُ إِلَيْكُمْ))قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كُنَّا لِنَحْلِفَ عَلَى مَا لَا نَعْلَمُ مَا نَدْرِي مَنْ قَتَلَهُ إِلَّا أَنَّ يَهُودَ عَدُوُّنَا وَبَيْنَ أَظْهُرِهِمْ قُتِلَ قَالَ :((فَيَحْلِفُونَ لَكُمْ بِاللَّهِ إِنَّهُمْ لَبُرَآءُ مِنْ دَمِ صَاحِبِكُمْ ثُمَّ يَبْرَئُونَ مِنْهُ)). قَالُوا مَا كُنَّا لِنَقْبَلَ

سیّدنا سہیل رضی اللہ عنہ بن ابوحثمہ کہتے ہیں عبداللہ بن سہل بن ابو حثمہ جو بنو حارثہ قبیلے سے تھے وہ اپنی قوم کے چند آدمیوں کے ساتھ خیبر کو غلہ لینے کے لئے گئے۔ عبداللہ پر ظلم کیا گیا وہ قتل کر دیئے گئے۔ ان کی گردن اس طرح موڑ دی گئی کہ وہ ٹوٹ گئی۔ اور خیبر کے ایک گھاٹ میں انہیں ڈال دیا گیا۔ ان کے ساتھی انہیں دیکھ کر چلائے۔ اور انہیں نکال کر چھپا دیا۔ پھر وہ مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ ان کے بھائی عبدالرحمٰن بن سہل آگے بڑھے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس پہلے کے ان کا ایک خاص مقام تھا آئے ہوئے تھے۔ ان کے دونوں چچا زاد بھائی حویصہ بن مسعود اور محیصہ ان کے ساتھ تھے۔ عبدالرحمٰن گفتگو کرنے لگے۔ وہ سب سے کمسن تھے۔ وہی خون کے مدعی تھے۔ اور وہ اپنی قوم میں سب سے زیادہ فضل و شرف والا تھا تھے وہ بات کرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بڑے کو موقع دو۔'' وہ پیچھے ہٹ گئے تو محیصہ اور حویصہ نے گفتگو کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے قاتل کا نام لے کر پھر اس پر پچاس قسمیں کھاؤ' پھر ہم اسے تمہارے سپرد کر دیں گے۔'' انہوں نے کہا: ''یا رسول اللہ! ہم نا معلوم بات پر کس طرح قسم کھائیں ہم نہیں جانتے کہ اسے کس نے قتل کیا البتہ یہود ہمارے دشمن ہیں۔ انہی کے درمیان وہ قتل کئے گئے۔'' آپ نے فرمایا: ''پھر وہ تمہارے مقابلہ میں قسمیں کھائیں گے کہ وہ تمہارے ساتھی کے خون سے بری ہیں پھر اس سے بری ہو جائیں گے۔'' انہوں نے کہا: ''ہم یہود کی قسموں کا کیسے یقین

أَيْمَانَ يَهُودَ مَا فِيهِمْ أَكْبَرُ مِنْ أَنْ يَحْلِفُوا عَلَى إِثْمٍ قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ بِمِائَةِ نَاقَةٍ. ❶

کریں گے جھوٹی قسمیں اُٹھانا ان میں کوئی بڑی بات نہیں۔" رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنے پاس سے سو اونٹنیاں دیت دے دیں۔

فوائد:...... (۱)"المیرۃ" غلہ وغیرہ کو کہتے ہیں کہ جسے خرید وفروخت کے لیے حاصل کیا گیا ہو۔ "نخع" کہتے ہیں بری طرح مارنے کو۔ (۲) اہل کتاب سے خرید وفروخت جائز ہے (۳) مجلس میں بڑے آدمی کو ترجیح دینی چاہیے کہ وہ بات کرے (۴) اگر کسی کا کوئی عزیز کسی بستی کے باہر یا آس پاس مقتول ملے تو بستی والوں میں سے کسی شخص یا جماعت کو نامزد کر کے اس سے میت کے اولیا پچاس قسمیں اٹھالیں کہ نہ ہم نے مارا نہ ہی ہم قاتل کے بارے علم رکھتے ہیں ایسی صورت میں ملزم بری ہو جائیں گے اسے قسامہ کہا جاتا ہے (۵) اگر معاملہ مشتبہ ہو جائے تو بیت المال سے دیت ادا کی جائے گی۔

[3]..... بَاب الْقَوَدِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

مردوں اور عورتوں کے درمیان قصاص کا بیان

2399۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ..........

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ وَكَانَ فِي كِتَابِهِ أَنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْأَةِ. ❷

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کو خط لکھا اس میں یہ تحریر بھی تھی: "عورت کے بدلہ میں مرد قتل کیا جائے گا۔"

فوائد:......(۱) معلوم ہوا قصاص میں مرد وعورت برابر ہیں مرد کے بدلے عورت اور عورت کے بدلے مرد کو قتل کر دیا جائے گا۔ (۲) اس حدیث کی سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن بخاری ومسلم میں اس کا شاہد موجود ہے جس سے اس معنی کو تقویت حاصل ہو جاتی ہے۔

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الجزية، باب الموادة والمصالحة مع المشركين بالمال وغيره...... (3173) ومسلم، كتاب القسامة، باب القسامة (4334)

❷ ضعیف: لیکن اگلی متفق علیہ حدیث اس کی شاہد ہے۔

[4]..... بَاب كَيْفَ الْعَمَلُ فِي الْقَوَدِ قصاص کے طریقہ کا بیان

2400۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ..........

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَارِيَةً رُضَّ رَأْسُهَا بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هَذَا أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا فَبُعِثَ إِلَيْهِ فَجِيءَ بِهِ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرُضَّ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ. [1]

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک لونڈی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا گیا۔ اس سے پوچھا گیا: تیرے ساتھ یہ کام کس نے کیا: فلاں نے یا فلاں نے حتی کہ ایک یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا: ہاں! آپ نے اس کی طرف آدمی بھیجا تو اسے لایا گیا اس نے اعتراف کر لیا۔ تو نبی علیہ السلام کے حکم سے اس کا سر بھی دو پتھروں کے درمیان کچل دیا گیا۔

فوائد:...... قصاص میں اسی طرز کو اپنایا جائے گا جو مجرم نے اپنایا تھا۔

[5]..... بَاب لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

کافر کے بدلہ میں مسلمان کو قتل نہ کرنے کا بیان

2401۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ..........

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ عَلِمْتَ شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ إِلَّا مَا فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى قَالَ لَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا فَهْمًا يُعْطِيهِ اللَّهُ الرَّجُلَ فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِمُشْرِكٍ. [2]

سیّدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا: ”اے امیر المومنین! کیا آپ کتاب اللہ کے علاوہ کسی اور وحی کو بھی جانتے ہیں“؟ کہا: ”نہیں، اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو اگایا اور نفس کو پیدا کیا مجھے اور کچھ معلوم نہیں مگر سمجھ جو اللہ تعالیٰ آدمی کو قرآن کے متعلق دیتا ہے اور جو اس صحیفہ میں ہے۔ میں نے کہا: صحیفہ میں کیا ہے؟ کہا: ”دیت دینا اور قیدی کو چھڑانا“ اور یہ کہ مسلمان کو مشرک کے بدلہ میں قتل نہ کیا جائے۔“

---

[1] متفق عليه: البخاري، كتاب الخصومات، ما يذكر في الأشخاص، الخصومة بين المسلم واليهود (2413) ومسلم، كتاب القسامة، باب ثبوت القصاص في القتل بالحجر وغيره (4341)

[2] صحيح البخاري، كتاب الديات، باب لا يقتل المسلم بالكافر (6915) والترمذي، كتاب الديات، باب ماجاء لايقتل مسلم بكافر (1413) وابن ماجه، كتاب الديات، باب لايقتل مسلم بكافر (2658)

فوائد:...... (۱) دورِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں احادیث لکھی ہوئیں موجود تھیں اس سے منکرین حدیث کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں کہ سنت چونکہ عہدِ رسول میں مدون نہیں تھی اس لیے حجت نہیں ان کی یہ بات قطعی غلط ہے (۲) استاذ کے بتائے ہوئے سبق میں سے مشکل سبق کو لکھ لینا مسنون اور طالب علم کی سمجھداری کی علامت ہے۔(۳) کسی کافر کے بدلے مسلم کو قصاص میں قتل نہیں کیا جاسکتا جبکہ ذمی جو کہ معاہدہ کر کے مسلمانوں کے ہاں مقیم ہو اس کے بارے اختلاف ہے بہرحال حدیث میں کافر کے لفظ کے عموم سے معلوم ہوتا ہے کہ ذمی کے بدلے بھی مسلم کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ہاں دیت دینا ہوگی۔(نیز قرآن میں سے ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ﴾ (النساء:92) اور اگر مقتول ایسی قوم سے ہے جن سے تمہارا معاہدہ ہے تو ان کو دیت دینی ہے اور ایک گردن آزاد کرنی ہے۔

[6]..... بَاب فِي الْقَوَدِ بَيْنَ الْوَالِدِ وَالْوَلَدِ

بیٹے اور باپ کے درمیان قصاص کا بیان

2402۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقَادُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ. ❶

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مسجد میں حد نہیں لگائی جائے گی اور نہ بیٹے کے بدلہ میں باپ سے قصاص لیا جائے گا۔“

فوائد:...... (۱) مساجد میں حدود کا قیام ممنوع ہے (۲) باپ اگر بیٹے کو سزا دیتے ہوئے اسے زخمی کردے یا کوئی بھی نقصان کردے بدلے میں والد سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔

[7]..... بَاب فِي الْقَوَدِ بَيْنَ الْعَبْدِ وَسَيِّدِهِ

مالک اور غلام کے درمیان قصاص کا بیان

2403۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ..........

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَهُ جَدَعْنَاهُ)). قَالَ ثُمَّ نَسِيَ الْحَسَنُ هَذَا الْحَدِيثَ وَكَانَ يَقُولُ لَا

سیّدنا سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے گا ہم اسے قتل کریں گے اور جو اسے زخمی کرے گا ہم اسے زخمی کریں گے۔الجدع کا معنی ہے ناک وغیرہ کا ٹنا۔“ قتادۃ رضی اللہ عنہ

❶ ضعیف: لیکن حدیث طرق اور شواہد کی بناء پر صحیح ہے۔دیکھئے: نصب الراية 4/340-341 و التلخيص الحبير 4/77

يُقْتَلُ حُرٌّ بِعَبْدٍ. ❶

کہتے ہیں: پھر حسن اس حدیث کو بھول گئے اور کہتے تھے: غلام کے بدلہ میں آزاد کو قتل نہیں کیا جائے گا۔"

فوائد:...... غلام کے بدلے آزاد کو قتل کرنے کے بارے میں کوئی بھی صحیح حدیث مروی نہیں اور نہ ہی منع کے بارے لہٰذا علماء اس بارے مختلف ہیں جن سے راجح یہی معلوم ہوتا ہے کہ آزاد کو غلام کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔

[8]..... بَاب لِمَنْ يَعْفُوْ عَنْ قَاتِلِهِ
اپنے (عزیز کے) قتل کو معاف کرنے والے شخص کا بیان

2404۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ حَمْزَةَ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ ....

عَنْ أَبِيهِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ أُتِيَ بِالرَّجُلِ الْقَاتِلِ يُقَادُ فِي نِسْعَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِوَلِيِّ الْمَقْتُولِ ((أَتَعْفُو)) قَالَ لَا قَالَ: ((فَتَأْخُذُ الدِّيَةَ)) قَالَ لَا قَالَ: ((فَتَقْتُلُهُ ؟)) قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّكَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَبُوءُ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ)). قَالَ فَتَرَكَهُ قَالَ فَأَنَا رَأَيْتُهُ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ قَدْ عَفَا عَنْهُ. ❷

سیّدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اس وقت نبی ﷺ کے پاس موجود تھا جب ایک قاتل آدمی لایا گیا جو رسی میں بندھا ہوا تھا رسول اللہ ﷺ نے مقتول کے رشتہ دار سے فرمایا: "کیا تم معاف کرتے ہو؟" اس نے کہا: "نہیں۔" آپ نے فرمایا: "دیت لیتے ہو؟" اس نے کہا: "نہیں۔" آپ نے فرمایا: اسے قتل کرو گے؟ اس نے کہا: "جی ہاں۔" تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر تو اسے معاف کر دے تو تیرا اور تیرے ساتھی کا گناہ اس پر ہوگا۔" اس نے اسے چھوڑ دیا۔ وائل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا: وہ اپنی رسّی کھینچ رہا تھا حالانکہ اسے معاف کر دیا تھا۔

فوائد:...... (۱) "نِسْعَةٌ" یہ بٹا ہو تسمہ ہوتا ہے جو کہ اونٹ کے لیے بطور لگام استعمال ہوتا ہے (۲) حاکم، قاضی مقتول کے ورثہ کو معافی کی ترغیب دے سکتے ہیں لیکن خود معاف نہیں کر سکتے۔ اسلامی نقطہ نظر سے

❶ منقطع، ضعیف: حسن کا ثمرۃ سے سماع ثابت نہیں۔ واخرجه ابو داؤد، كتاب الديات، باب من قتل عبده (4515) والنسائي، كتاب القسامة، باب القدر من السيد للمولى (4750) وابن ابي شيبه 14/187 والحاكم 4/367

❷ صحيح مسلم، كتاب القسامة، باب صحة الإقرار بالقتل...... (4363-4364) والبيهقي في الجنايات، باب ماجاء في الترغيب في العفو عن القصاص 8/55 وابو داؤد، كتاب الديات، باب الإمام يأمر بالعفو في الدم (4499)

یہ حق فقط مقتول کے اولیاء کو ہی ہے (۳) ورثہ کو معافی، دیت یا قصاص ان تینوں میں سے ایک کا اختیار ہے (۴) معاف کر دینا مقتول اور اس کے ولی کے گناہوں کے کفارے کا سبب ہے۔

[9]..... بَاب التَّشْدِيدِ فِي قَتْلِ النَّفْسِ الْمُسْلِمَةِ
مسلمان کے قتل میں سختی کا بیان

2405۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ..........

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ شُعْبَةُ الشَّاكُّ أَوِ الْيَمِينُ الْغَمُوسُ)). ❶

سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بڑے گناہ یہ ہیں: اللہ کا شریک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، اور کسی نفس کو قتل کرنا یا جھوٹی قسم اٹھانا۔'' شعبہ کو شک ہے۔

فوائد:...... ''کبائر'' سے مراد ایسے گناہ ہیں جو کہ نیکیوں کے سبب خود بخود معاف ہونے کی بجائے ان کے لیے خصوصی مغفرت کی ضرورت ہوتی ہے اگر توبہ نہ کی جائے تو یہ دخول جہنم کا سبب بن جاتے ہیں۔

[10]..... بَاب التَّشْدِيدِ عَلَى مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ
خودکشی کی وعید کا بیان

2406۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ....

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❷

سیّدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی پر لعنت کرنا اس کے قتل کے مترادف ہے اور جو شخص کسی چیز سے خودکشی کرے قیامت کے دن اسی چیز سے اسے عذاب دیا جائے گا۔''

فوائد:......(۱) بلاوجہ کسی مومن پر لعن طعن کرنا کبیرہ گناہ کی مانند ہے (۲) خودکشی کرنا حرام ہے (۳) جرم کی مثل ہی آخرت میں عذاب بھگتنا پڑے گا۔

❶ صحيح البخاري، كتاب الأيمان والنذور، باب اليمين الغموس (6675) والترمذي، كتاب التفسير، باب ومن سورة النساء (3021) والنسائي، كتاب التحريم الدم، باب الكبائر (4022)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الادب، باب ماينهى عن السباب واللعن (6047) ومسلم، كتاب الإيمان، باب غلظ تحريم قتل الانسان نفسه ...... (298-299-300)

2407۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :((مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدَّى فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا)). ❶

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو اپنے آپ کو کسی تیز چیز سے ہلاک کرے گا تو وہ اسے جہنم کی آگ میں اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ وہاں رہے گا۔ اور جو زہر سے خودکشی کرے گا وہ اپنے ہاتھ میں زہر لئے ہوئے اسے پیتا رہے گا اور ہمیشہ جہنم میں رہے گا' اور جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرایا وہ جہنم میں پہاڑ سے گرتا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ وہاں رہے گا۔“

[11]..... بَاب كَمِ الدِّيَةُ مِنَ الْوَرِقِ وَالذَّهَبِ

چاندی سے دیت دینے کی مقدار کا بیان

2408۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ دِيَتَهُ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا فَهُوَ قَوْلُهُ : ﴿ يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَ هَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا وَ مَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِه ﴾ بِأَخْذِهِمُ الدِّيَةَ . ❷

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص نے دوسرے آدمی کو مار ڈالا تو نبی ﷺ نے اس کی دیت بارہ ہزار (درہم) مقرر کی اور اس آیت سے یہی مراد ہے: ”یہ اللہ کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ انہوں نے نہیں کہا، حالانکہ یقیناً کفر کا کلمہ ان کی زبان سے نکل چکا ہے اور یہ اپنے اسلام کے بعد کافر ہو گئے ہیں اور انہوں نے اس کام کا قصد بھی کیا جو پورا نہ کر سکے اور وہ ان سے صرف اس وجہ سے ناراض ہیں کہ انہیں اللہ

---

❶ متفق عليه : البخاري، كتاب الطب، باب شرب السم، والدواء به وما يخاف منه(5778) ومسلم، كتاب الإيمان، باب غلظ تحريم قتل الإنسان نفسه(296)

❷ مرسل : اخرجه ابو داؤد، كتاب الديات، باب الدية كم هي(4546) والترمذي، كتاب الديات، باب الدية كم هي من الدراهم (1388-1389) والنسائي، كتاب القسامة باب ذكر الدية من الورق(4817-4818)

اور ان کے رسول ﷺ نے اپنے فضل یعنی دیت سے مالدار کر دیا ہے۔'' (سورۃ التوبہ: ۷۴)

فوائد:...... دیت اونٹ اور نقدی دونوں صورتوں میں ادا کی جاسکتی ہے آپ ﷺ نے دینار ایک ہزار مقرر کیے تب دینا رچونکہ 12 درہم کا ہوتا تھا اس لیے دینار ایک جبکہ درہم بارہ ہزار ادا کرنا ہوں گے۔حدیث میں ہے: ''علی اهل الذهب الف دينار . '' (موطا) سونے والوں پر ہزار دینار ہیں نیز جیسا کہ آئندہ آرہا ہے۔

2409۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ....

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ وَعَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفُ دِينَارٍ . ❶

سیّدنا ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کو لکھا تھا: ''جس کے پاس سونا ہو اس کے ذمہ (دیت) ہزار دینار ہے۔''

[12]..... بَاب كَمِ الدِّيَةُ مِنَ الْإِبِلِ
اُونٹوں سے دیت کی گنتی کا بیان

2410۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ..........

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ ((بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى شُرَحْبِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَنُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ قِيلِ ذِي رُعَيْنٍ وَمَعَافِرَ

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کو یوں لکھا کر بھیجا: ''محمد نبی ﷺ کی طرف سے ذی رعین، معافر اور ہمدان کے بادشاہوں شرحبیل بن عبد کلال، حارث بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال کی طرف اور اس تحریر میں یہ بھی تھا: ''کسی کے قتل میں سو اونٹ دیت ہے۔''

❶ ضعيف : صحيح ابن حبان(6559)ونيل الاوطار لشوكانی 7/163-164

وَهَمَدَانَ فَكَانَ فِي كِتَابِهِ وَإِنَّ فِي النَّفْسِ الدِّيَةَ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ)). ❶

فوائد:...... قتل کی دیت اونٹوں کی صورت میں سو اونٹ ہوں گے یہ سند اگرچہ ضعیف ہے بہرحال ابوداؤد میں اس کا شاہد موجود ہے جس کو امام البانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

2411- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ....

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ وَكَانَ فِي كِتَابِهِ وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوعِبَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ وَفِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ وَفِي الصُّلْبِ الدِّيَةُ وَفِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشَرَةَ مِنَ الْإِبِلِ. ❷

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہلِ یمن کی طرف خط لکھا جس میں یہ تحریر بھی تھی: ''ناک جب جڑ سے کاٹی جائے تو اس کی ایک دیت ہے، اور زبان میں بھی ایک دیت ہے اور دونوں ہونٹوں کی ایک دیت ہے اور دونوں خصیوں میں پوری دیت ہے اور ذکر کی ایک دیت پوری ہے، پیٹھ کی دیت ہے، دونوں آنکھوں کی دیت ہے۔ اور ایک پاؤں کی نصف دیت ہے سر کے گہرے زخم میں تہائی دیت ہے۔ جائفہ (دماغ یا پیٹ کا زخم) میں تہائی دیت ہے اور منقلہ (ہڈی کو توڑنے والی ضرب وچوٹ) میں پندرہ اُونٹ ہیں۔''

فوائد:...... (۱) ''المأمومة'' ایسے زخم کو کہتے ہیں جو کہ سر کو پھاڑتا ہو دماغ کی جھلی تک پہنچ جائے۔ ''الجائفه'' ایسا زخم جو پیٹ کے اندر تک پہنچ جائے۔ ''المنقِّلَة'' یہ ایسی چوٹ ہے جس سے ہڈی نکل آئے یا منتقل ہوجائے مراد ٹوٹ جائے۔ (۳) پوری ناک، زبان، دونوں ہونٹ، خصتین، ذکر، پشت، دونوں آنکھیں اور دونوں ٹانگیں۔ ان میں پوری دیت ہوگی۔ امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ اسی کو اختیار فرماتے ہیں (الدُّرَر) ابن قدامہ

---

❶ اسناده ضعيف: لیکن ابوداؤد، كتاب الديات، باب الدية كم هي؟ (4541) والنسائي في القسامة، باب كم دية شبه العمد میں اس روایت کا شاہد موجود ہے۔

❷ اسناده ضعيف: سابقہ تعلیقات ملاحظہ کریں۔

کے مطابق اس کا کوئی مخالف نہیں۔ (واللہ اعلم)

[13]..... بَاب كَيْفَ الْعَمَلُ فِي أَخْذِ دِيَةِ الْخَطَإِ

غلطی سے مارے گئے شخص کی دیت کا بیان

2412۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَعَلَ الدِّيَةَ فِي الْخَطَإِ أَخْمَاسًا . (1)

سیّدنا عبداللہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطا سے مارے گئے شخص کی دیت میں پانچ اقسام کے اونٹ مقرر کیے۔

فوائد:...... امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اسے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور ساتھ اخماس کی تفصیل بھی دی ہے بہرحال یہ حدیث ضعیف ہے۔ جبکہ صحیحاً یہی مروی ہے کہ "الا ان دية الخطأ شبه العمد." (ابوداود: حسن) خبردار! یقیناً خطا کی دیت عمد کی طرح ہی ہوتی ہے جو کہ سو اونٹنیاں جبکہ چالیس حاملہ ہوں۔ لہٰذا غلطی سے بھی اگر کوئی قتل ہو جائے تو سو اونٹ ہی ادا کرنا پڑیں گے۔

[14]..... بَاب الْقِصَاصِ بَيْنَ الْعَبِيدِ

غلاموں کے درمیان قصاص کا بیان

2413۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ..........

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ عَبْدًا لِأُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ يَدَ غُلَامٍ لِأُنَاسٍ أَغْنِيَاءَ فَأَتَى أَهْلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ لِأُنَاسٍ فُقَرَاءَ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا . (2)

سیّدنا عمران بن حصین سے منقول ہے غریبوں کے ایک غلام نے امیروں کے غلام کا ہاتھ کاٹ دیا اور اس کے مالکوں نے نبی ﷺ کے پاس جا کر کہا: یا رسول اللہ! یہ غریبوں کا غلام ہے؟ تو نبی ﷺ نے اس کے ذمہ کچھ مقرر نہیں کیا۔

---

(1) ضعیف: اس میں حجاج ضعیف ہے۔ اخرجه احمد 384/1 والبيهقي في الديات، باب من قال هي أخماس 75/8

(2) حسن: ابو داؤد، كتاب الديات، باب جناية العبد يكون للفقراء (4590) والنسائي، كتاب القسامة، باب سقوط القود بين المماليك فيما دون النفس (4765)

فوائد:...... غلاموں کے معاملے میں بھی اگر چہ دیت وقصاص کا اہتمام کیا جائے گا بہر حال یہ آزاد لوگوں کی طرح ضروری نہیں بلکہ اس میں تخفیف کی گنجائش ہے۔

[15]...... بَاب فِي دِيَةِ الْأَصَابِعِ

انگلیوں کی دیت کا بیان

2414۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَالِبِ التَّمَّارِ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ ....

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ)). قَالَ فَقُلْتُ عَشْرٌ عَشْرٌ قَالَ ((نَعَمْ)). ❶

سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''انگلیاں برابر ہیں۔'' میں نے کہا: دس دس اونٹ؟ آپ نے فرمایا: ''جی ہاں۔''

فوائد:...... ہر انگلی کی دس اونٹ دیت ہے یا اس کے بقدر نقدی جیسا کہ پیچھے ابھی بیان ہوا ہے انگلیوں میں پاؤں ہاتھ کی سبھی انگلیاں برابر ہیں چاہے انگوٹھا یا یا چھنگلی۔ دیکھیے آئندہ احادیث۔

2415۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((هٰذَا وَهٰذَا سَوَاءٌ وَقَالَ بِخِنْصَرِهِ وَإِبْهَامِهِ)). ❷

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ اور یہ برابر ہیں'' اور اپنی چھنگلی اور انگوٹھے کی طرف اشارہ کیا۔''

2416۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ..........

حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ: فِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِنْ أَصَابِعِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ. ❸

سیّدنا ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کو لکھا کہ: ''ہاتھ اور پاؤں کی تمام انگلیوں میں دس دس اونٹ (دیت) ہیں۔''

---

❶ جيد،صحيح : ابو داؤد،كتاب الديات،باب ديات الأعضاء(4557)والنسائي،كتاب القسامة،باب عقل الأصابع (4860) وابن ماجه،كتاب الديات،باب دية الأصابع(2654)

❷ صحيح البخاري،كتاب الديات،باب دية الأصابع(6895)كتاب الديات،باب ماجاء في دية الأصابع(1392)وابن ماجه كتاب الديات،باب دية الأصابع(2652)

❸ ضعيف : صحيح ابن حبان(6559)

[16]..... بَاب فِي الْمُوضِحَةِ

موضحہ (ہڈی کو ننگا کرنے والے زخم) کی دیت کا بیان

2417- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مَطَرٍ..........

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ. ❶

سیّدنا عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مواضح کے متعلق پانچ، پانچ اونٹ کا فیصلہ کیا۔

فوائد:...... (۱) " الْمَوَاضِحَ " الْمُوضِحَة کی جمع ہے یہ ایسے زخم پر بولا جاتا ہے جو ہڈی ننگی کردے۔ (۲) ایسے زخم میں پانچ اونٹ دیت ہوگی۔

2418- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ..........

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِنْ أَصَابِعِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ. ❷

سیّدنا ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کو لکھا کہ: ''ہاتھ اور پاؤں کی تمام انگلیوں میں دس، دس اونٹ اور موضحہ میں پانچ اونٹ ہیں۔''

[17]..... بَاب فِي دِيَةِ الْأَسْنَانِ

دانتوں کی دیت کا بیان

2419- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مَطَرٍ..........

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دانتوں کے متعلق

---

❶ اسناده حسن: ابوداؤد، كتاب الديات، باب ديات الاعضاء (4566) والترمذي، كتاب الديات، باب ماجاء في الموضحة (1390) والنسائي، كتاب القسامة، باب المواضح (4867)

❷ اسناده ضعيف: لیکن اس حدیث کے شواہد موجود ہیں دیکھئے حدیث نمبر (2399-2409-2410-2416) ان میں اس حدیث کے اطراف گزر چکے ہیں۔

الْأَسْنَانِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ .❶ پانچ، پانچ اونٹ کا فیصلہ کیا۔

2420۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ....

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ .❷

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کو لکھا کہ دانت میں پانچ اونٹ ہیں۔

[18]..... بَاب فِيمَنْ عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ

اس شخص کے متعلق جس نے کسی کا ہاتھ کاٹا اور اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا

2421۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَتَادَةُ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى..........

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ قَالَ فَنَزَعَ يَدَهُ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَاخْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ)).❸

سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک شخص کا ہاتھ کاٹا اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تو کاٹنے والے کے دو اگلے دانت گر گئے لوگ جھگڑا رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے تو آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو ایسے کاٹتا ہے جیسے اونٹ کاٹتا ہے تیرے لئے کوئی دیت نہیں ہے۔“

فوائد:...... معلوم ہوا اگر دفاع، بچاؤ کرتے ہوئے مخالف کا کوئی نقصان ہو جائے تو وہ رائیگاں جائے گا۔

[19]..... بَاب الْعَجْمَاءِ جُرْحُهَا جُبَارٌ

جانور کے زخم کا تاوان نہ ہونے کا بیان

2422۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

---

❶ اسناده حسن: اخرجه ابوداؤد، كتاب الديات، باب ديات الأعضاء (4563) والنسائي، كتاب القسامة، باب عقل الأسنان (4856) وابن ماجه، كتاب الديات، باب دية الأسنان (2651) ❷ اسناده ضعيف: لیکن سابقہ حدیث اس کی شاہد ہے۔

❸ متفق عليه: البخاري، كتاب الديات، باب اذا عض رجلا فوقعت ثناياه (6892) ومسلم، كتاب القسامة، باب القود من العضة (4773)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)) . ❶

سیدنا ابو ہریرة رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جانور کا لگا ہوا زخم معاف ہے، کنویں اور کان کے نقصان کا تاوان نہیں اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔"

فوائد:...... (۱) جانور سے پہنچنے والا نقصان، کنویں کی کھدائی کے دوران یا کان میں ہونے والے کسی بھی قسم کے نقصان کا مالک یا کام لینے والا ذمہ دار نہ ہوگا۔ تو گویا ایسے خطرے والے کام جن میں مالک بے اختیار ہو تو ایسے کاموں میں وہ بری ذمہ ہوگا۔ (۲) پوشیدہ خزانہ ملے تو اس میں پانچواں حصہ بیت المال میں جمع کروانا ہوگا۔ پھر بقیہ مال اس شخص کے لیے پاک ہوگا۔

2423- أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((جُرْحُ الْعَجْمَاءِ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)). ❷

سیدنا ابو ہریرة رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جانور کا لگا ہوا زخم معاف ہے۔ کنواں اور کان کا ہرجانہ باطل ہے اور رکاز (دفن شدہ دھاتوں) میں پانچواں حصہ ہے۔"

2424- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالسَّائِمَةُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)). ❸

سیدنا ابوہریرة رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "کان باطل ہے، چرنے والے جانور ضائع ہیں، کنواں رائیگاں اور دفینے (زمین میں قدرتی گڑی ہوئی معدنیات) میں پانچواں حصہ ہے۔

[20]..... بَاب فِي دِيَةِ الْجَنِينِ — پیٹ کے بچے کی دیت کا بیان

2425- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ ....

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الديات، باب المعدن جبار والبئر جبار (6912) ومسلم، كتاب الحدود، باب جرح العجماء والمعدن والبئر (440)

❷ اسناده حسن: لیکن حدیث متفق علیہ ہے (1710) کے تحت یہ حدیث گزر چکی ہے۔

❸ صحیح: سابقہ حدیث مکرر آئی ہے۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَحْتَ رَجُلٍ فَتَغَايَرَتَا فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِعَمُودٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَضَى فِيهِ غُرَّةً وَجَعَلَهَا عَلَى عَاقِلَةِ الْمَرْأَةِ . ❶

سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دو عورتیں ایک شخص کے نکاح میں تھیں ان دونوں آپس میں غیرت کھانے لگیں تو ان میں سے ایک نے دوسری کے خیمے کی چوب سے مارا اور اسے اور پیٹ کے بچے دونوں کو قتل کر دیا وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جھگڑا لائے۔ تو آپ نے پیٹ کے بچہ کے بدلہ میں ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ کیا اور اس کو عورت کے عصبہ (باپ کی جانب سے رشتہ دار) کے ذمہ مقرر کیا۔

2426۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرٍو هُوَ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ نَشَدَ النَّاسَ قَضَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْجَنِينِ فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ فَقَالَ كُنْتُ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِمِسْطَحٍ فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي جَنِينِهَا بِغُرَّةٍ وَأَنْ تُقْتَلَ بِهَا . ❷

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پیٹ کے بچہ کے متعلق لوگوں سے رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ پوچھا تو حمل بن مالک بن نابغہ کھڑے ہوئے انہوں نے کہا: ''دو عورتوں میں جھگڑا ہوا ان میں سے ایک نے دوسری کو خیمے کی چوب سے مارا تو نبی ﷺ نے بچے کے متعلق ایک لونڈی یا غلام کا فیصلہ کیا اور فرمایا عورت کے بدلے عورت قتل کی جائے۔''

[21]..... بَاب دِيَةِ الْخَطَإِ عَلَى مَنْ هِيَ

خطا سے مارے گئے شخص کی دیت کے ذمہ دار کا بیان

2427۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ..........

---

❶ متفق عليه : البخاري، كتاب الديات، باب جنين المرأة (6905) ومسلم، كتاب القسامة، باب دية الجنين و وجوب الدية...... (4369) و (4370)

❷ اسناده صحيح : ابوداؤد میں ابن جریج تحدیث کے صیغہ سے روایت بیان کرتے ہیں۔ أخرجه ابو داؤد، كتاب الديات، باب دية الجنين (4572) والنسائي، كتاب القسامة، باب قتل المرأة بالمرأة (4753) وابن ماجه، كتاب الديات، باب دية الجنين (2641)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ اقْتَتَلَتَا فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا فِي الدِّيَةِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَضَى أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةُ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ وَقَضَى بِدِيَتِهَا عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهَا فَقَالَ حَمَلُ بْنُ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا هُوَ مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ)). مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعَ. ❶

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتیں لڑ پڑیں، ایک نے دوسری کو پتھر مارا جس سے وہ اور اس کا پیٹ کا بچہ مر گئے۔ لوگوں نے دیت کے متعلق نبی ﷺ کے پاس جھگڑا کیا تو آپ نے پیٹ کے بچے کے بدلہ میں ایک لونڈی یا غلام کا فیصلہ کیا۔ اور اس کی دیت عورت کے عصبہ کے ذمہ مقرر کی اس کی اولاد اور اس کے ساتھ والے لوگوں کو اس کا وارث بنایا۔ تو حمل بن نابغہ ہذلی نے کہا: ''میں اس کا تاوان کیسے دوں؟'' جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ بولا اور نہ چیخا اس طرح کا تاوان تو ساقط ہوتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کاہنوں کا بھائی ہے'' (یہ آپ نے) اس لئے (فرمایا کہ اُس) نے ان کی طرح قافیہ بندی سے کام لیا۔''

فوائد:...... (۱) پتھر یا اس جیسی کوئی چیز مثلاً لاٹھی، کوڑا وغیرہ چونکہ یہ قتل کی بجائے فقط زخمی کرنے یا چوٹ لگانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں لہٰذا ان سے اگر کسی کو خطرناک چوٹ لگنے کے باعث وہ ہلاک ہو جاتا ہے تو اسے قتل خطأ یا شبہ العمد کہیں گے۔ جس میں فقط دیت لی جاسکتی ہے قصاصاً قتل نہیں کیا جاسکتا اور اس میں دیت مغلظہ ہی ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ألا ان دية الخطأ شبه العمد." (ابوداؤد؛ حسن) خبردار یقیناً قتل خطأ کی دیت عمد کی طرح ہے۔ اور دوسری حدیث میں ہے "عقل شبه العمد مغلظ مثل عقل العمد ولا يقتل صاحبه." (حسن؛ ابوداؤد) شبہ عمد کی دیت عمد کی طرح مغلّظ ہوگی (سو اونٹنیاں جن میں چالیس حاملہ ہوں) اور قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا (۲) ناطق وحی کے مقابلے میں کسی کی بات پرکاہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتی چاہے وہ جتنا بھی عقل کل، پڑھا لکھا کیوں نہ ہو۔

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الديات، باب جنين المرأة وأن العقل على الوالد...... (6909) ومسلم، كتاب القسامة باب الدية الجنين ووجوب الدية في قتل الخطاء...... (4367)

[22]..... بَاب الدِّيَةِ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ

جس کے عمداً مارے جانے کا شبہ ہو اس کی دیت کا بیان

2428۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِيَةُ قَتِيلِ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا. [1]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص غلطی سے مارا گیا ہو مگر اس پر قصداً مارے جانے کا شبہ ہو جیسے کوڑے اور لکڑی سے مارا گیا۔ تو اس کی دیت چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں گی۔''

فوائد:...... (۱) شبہ العمد سے مراد ایسا قتل ہے جو کسی ایسی چیز کے ذریعے ہوا ہو جس سے عموماً بندہ قتل تو نہ ہوتا ہو بہر حال احتمال ہو جیسے لاٹھی، پتھر وغیرہ اسے قتل خطاً بھی کہا جاتا ہے یعنی غلطی سے ہونے والا (۲) ایسے قاتل کو قتل نہیں کیا جا سکتا البتہ دیت لی جائے گی حوالہ پچھلے فوائد میں ملاحظہ کیجیے۔ (۳) دیت مغلّظ یہ ہے کہ سو اونٹنیوں میں چالیس اونٹنیاں حاملہ ہوں۔

[23]..... بَاب مَنْ اطَّلَعَ فِي دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ

کسی کے گھر میں بغیر اجازت جھانکنے والے شخص کا بیان

2429۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِدْرًى يُخَلِّلُ بِهَا رَأْسَهُ فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُنِي لَطَعَنْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ أَجْلِ النَّظَرِ)). [2]

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے ایک مکان میں جھانکا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لوہے کی ایک کنگھی تھی جس سے آپ سر کے بال سیدھے کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو فرمایا: ''اگر میں جان لیتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو میں اسی کو تیری آنکھ میں مارتا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دیکھنے کے خوف سے ہی تو اجازت مقرر کی گئی ہے۔''

[1] صحيح: ابن حبان (6011) وأخرجه ابوداود، كتاب الديات، باب في الخطاء شبه العمد (4547) والنسائي في القسامة، باب ذكر الدية من الورق (4817)

[2] متفق عليه: البخاري، كتاب الديات، باب من اطلع من بيت قوم ففقأ عينه فلا دية له (6901) ومسلم، كتاب الآداب باب تحريم النظر في بيت غيره (5603)

فوائد:...... (۱) "مدریٰ " یہ لوہے کی کنگھی کی سی شکل ہوتی ہے (۲) گھر میں جھانکنے پر اگر مالک اس کی آنکھ پھوڑ دے یا کوئی اور نقصان کر دے تو ایسا نقصان رائیگاں ہوگا۔ (۳) اجازت کی حکمت یہی ہے کہ کسی ایسی چیز پر نظر نہ پڑ جائے جس کا دیکھنا حرام ہو۔ لہٰذا ضروری ہے کہ کسی کے گھر اجازت لے کر داخل ہوا جائے۔ بلکہ اپنا گھر بھی ہو تو کھٹکھٹائے بغیر داخل نہ ہوا جائے۔ ہوسکتا آپ کی ماں، بہن پردہ اتارے بیٹھی ہو اور آپ کا اچانک دخول ان کے لیے پریشانی کا باعث بنے۔

2430۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حُجْرَةٍ وَمَعَهُ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ اطَّلَعَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَقُمْتُ حَتّٰى أَطْعَنَ بِهِ عَيْنَكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ أَجْلِ النَّظَرِ)). [1]

سیّدنا سہل بن سعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مکان میں تھے۔ اور آپ کے پاس ایک لوہے کی کنگھی تھی جس سے آپ اپنا سر کھجا رہے تھے۔ آپ کو اس وقت ایک شخص نے جھانک کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو میں اٹھ کر تیری آنکھ میں اسی سے مارتا۔ کیونکہ دیکھنے ہی کے خوف سے تو اجازت مقرر کی گئی ہے۔"

[24]..... بَاب لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا
قریشی کو باندھ کر مارنے کی ممانعت کا بیان

2431۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيعٍ ....

عَنْ مُطِيعٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: ((لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). [2]

سیّدنا مطیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فتح مکہ کے دن انہوں نے فرمایا: "اس دن کے بعد قیامت تک کوئی قریشی باندھ کر نہ مارا جائے۔"

فوائد:...... یہاں پر محل شاہد یہ ہے کہ قصاص میں قتل کرنا جائز و روا ہے۔

2432۔ حَدَّثَنَا يَعْلٰى حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُطِيعٍ ....

[1] متفق علیہ: سابقہ حدیث مکرر ذکر ہوئی ہے۔

[2] صحيح مسلم، كتاب الجهاد، باب لا يقتل قرشي صبرا بعد الفتح (4203)

سَمِعْتُ مُطِيْعًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُوْ مُحَمَّد فَسَّرُوا ذٰلِكَ أَنْ لَا يُقْتَلَ قُرَشِيٌّ عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي لَا يَكُوْنُ هٰذَا أَنْ يَكْفُرَ قُرَشِيٌّ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَأَمَّا فِي الْقَوَدِ فَيُقْتَلُ . ❶

سیّدنا مطیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا پھر سابق حدیث کی طرح ذکر کیا۔ ابو محمد کہتے ہیں: ''اس کی تفسیر یوں ہے کہ کوئی قریشی شخص کفر پر نہیں مارا جائے گا یعنی یہ بات نہیں ہوگی آج کے بعد کوئی قریشی شخص کافر ہو۔ لیکن قصاص میں قتل کیا جائے گا۔''

فوائد:...... ''کسی قریشی کو قید کر کے قتل نہیں کیا جائے گا'' اس کی تفسیر ومطلب یہ ہے کہ قریش چونکہ مکہ کے رہائشی تھے اور فتح مکہ پر ہی مسلمان ہوگئے تھے تو یہ گویا ان کے اسلام کی جانب اشارہ تھا کہ انہیں کفر یا ارتداد کی بنا پر قتل نہیں کیا جاسکتا ہے البتہ قصاص میں یہ ممکن ہے۔ واللہ اعلم۔

[25]..... بَاب لَا يُؤْخَذُ أَحَدٌ بِجِنَايَةِ غَيْرِهِ
کسی شخص کو کسی غیر کے جرم میں نہ پکڑنے کا بیان

2433۔ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي إِيَادُ بْنُ لَقِيطٍ ....

عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَمَعِيَ ابْنٌ لِي وَلَمْ نَكُنْ رَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ عَرَفْتُهُ بِالصِّفَةِ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ: ((مَنْ هٰذَا الَّذِي مَعَكَ؟)) قُلْتُ ابْنِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ: ((ابْنُكَ)) فَقُلْتُ أَشْهَدُ بِهِ قَالَ: ((فَإِنَّ ابْنَكَ هٰذَا لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ)). ❷

سیّدنا ابو رمثہ کہتے ہیں میں مدینہ گیا اور میرے ساتھ میرا بیٹا تھا۔ اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا تھا میں آپ کے پاس گیا رسول اللہ ﷺ نکلے اور آپ سبز کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ جب میں نے آپ کو دیکھا تو وضح وصف سے ہی پہچان لیا۔ میں آپ کے پاس گیا آپ نے فرمایا: ''یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟'' میں نے کہا: رب کعبہ کی قسم! میرا بیٹا ہے۔ آپ نے فرمایا: تیرا بیٹا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تمہارے بیٹے کا قصور تمہارے ذمہ اور تمہارا قصور تمہارے بیٹے کے ذمہ نہیں ہوگا۔''

---

❶ صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

❷ اسناده صحيح: ابن حبان(5995)

فوائد:...... معلوم ہوا مجرم ہی اصل سزا کا مستحق ہوگا اس کے جرم کی سزا اس کے کسی عزیز کو نہیں دی جا سکتی۔ یہ جو رواج ہے کہ اگر کوئی مجرم نہ ملے تو اس کے گھر والوں کو گرفتار کر کے تھانے لا کر بند کر دیا جائے یہ بالکل غیر اسلامی ہے۔

2434۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ إِيَادٍ حَدَّثَنَا إِيَادٌ ....

عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِأَبِي: ((ابْنُكَ هٰذَا؟)) فَقَالَ إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ: ((حَقًّا؟)) قَالَ: ((حَقًّا أَشْهَدُ بِهِ)) قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ضَاحِكًا مِنْ ثَبَتِ شَبَهِي فِي أَبِي وَمِنْ حَلِفِ أَبِي عَلَيَّ فَقَالَ: ((إِنَّ ابْنَكَ هٰذَا لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ)). قَالَ: وَقَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ﴿ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى ﴾[سورة النعام: ١٦٤] [1]

سیّدنا ابو رمثہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا آپ نے میرے والد سے فرمایا: یہ تمہارا بیٹا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں رب کعبہ کی قسم! آپ نے فرمایا: سچ سچ؟ اس نے کہا! سچ سچ میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔ میرے والد کے ساتھ میری مشابہت اور میرے بارے میں میرے والد کے قسم کھانے پر رسول اللہ ﷺ مسکرائے۔ اور فرمایا: ”تمہارے بیٹے کا قصور نہ تمہارے ذمہ ہوگا اور نہ تمہارا قصور اس کے ذمہ ہوگا پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ”کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔“ (انعام:۱۶۴)



[1] اسناده صحيح: سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

١٦...... ومن كتاب الجهاد

جہاد کے بیان میں

لغوی طور پر جہاد باب "جَاهَدَ۔يُجَاهِدُ" (مفاعلہ) سے مصدر ہے اس کے معنی مشقت اٹھانا، کوشش کرنا ہے۔ جب کہ شرعی طور پر اپنی توانائیوں کو کفار سے لڑائی میں صرف کرنے کا نام ہے اور اسی طرح یہ نفس، شیطان اور فساق کے خلاف مجاہدے پر بھی بولا جاتا ہے۔ فتح الباری 5/6) شیخ وھبہ زحیلی کہتے ہیں کہ کفار کے خلاف لڑائی یا اپنے دفاع میں جان، مال اورز بان کے ساتھ پوری طاقت صرف کرنا جہاد ہے۔(الفقه لاسلامی وادلته)

لہٰذا ائمہ ومحدثین کی آراء اور قرآن میں عام استعمال کے اعتبار سے جہاد کو کفار سے لڑائی کے لیے اصلاً استعمال کیا گیا ہے۔ اگر چہ یہ دوسری اقسام کو بھی محیط ہے۔ جس طرح ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا جہاد قلب وزبان، دعوت وبیان اور سیف وسنان سبھی کے ساتھ تھا۔(زاد المعاد)

[1]..... بَاب الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ

اللہ کی راہ میں جہاد کرنا افضل عمل ہے

2435۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَعَدْنَا نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَتَذَاكَرْنَا فَقُلْنَا لَوْ نَعْلَمُ أَيَّ الْأَعْمَالِ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى لَعَمِلْنَاهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ

عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ہم چند صحابی بیٹھے تھے آپس میں تذکرہ کیا کہ کاش ہمیں معلوم ہوتا کہ کونسا عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے تو ہم اسے اپناتے تو۔ اللہ نے سورۃ الصف نازل کی عبداللہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پوری سورت پڑھ کر سنائی ابو سلمہ کہتے ہیں:

وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا ﴾ حَتَّى خَتَمَهَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى خَتَمَهَا قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ يَحْيَى فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا أَبُو سَلَمَةَ وَقَرَأَهَا عَلَيْنَا يَحْيَى وَقَرَأَهَا عَلَيْنَا الْأَوْزَاعِيُّ وَقَرَأَهَا عَلَيْنَا مُحَمَّدٌ . ❶

ہمیں ابن سلام نے سنائی یحییٰ کہتے ہیں: کہ ہمیں ابوسلمہ، یحییٰ، اوزاعی اور محمد نے سنائی۔

فوائد:...... (۱) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجالس ہمارے برعکس ذکر وفکر اور خواہشیں نیک اعمال پر مشتمل ہوتی تھیں "جعل الله همومنا كذا" (۲) اسلامی سوچ وہ جو اعمال میں رغبت والی ہو نہ کہ مال ومتاع کی حریص (۳) سورۃ الصف آیت 4 میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب لوگوں کا تذکرہ فرماتے ہیں: ﴿الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ﴾ وہ لوگ جو راہِ الٰہی میں صف باندھے چونا گچ عمارت کی مانند لڑتے ہیں۔ تو گویا یہ عمل اللہ کے ہاں پسندیدہ اور بہترین ہے (وفقنا الله ذلك) (۴) ائمہ ومحدثین سنت رسول کے کس قدر والہ شیدا تھے اللہ ہمیں بھی ایسے شوق سے بہرہ مند فرمائے۔

[2]..... بَاب فَضْلِ الْجِهَادِ

جہاد کی فضیلت

2436۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صرف اللہ کی راہ میں جہاد کرنے اور اس کے کلمے کی تصدیق کے لئے اپنے گھر سے نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اس

❶ اسنادہ ضعیف: محمد بن کثیر راوی کی بناء پر لیکن ولید ابن مسلم کی متابعت کی بناء پر یہ ضعف دور ہو جاتا ہے۔ اخرجه الترمذی، كتاب التفسير، باب ومن سورة الصف (3309)

وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ ﴾. ❶

کے لئے اس بات کا ضامن ہوتا ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے یا ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ اسے اس کے گھر کی طرف لوٹائے جہاں سے وہ نکلا تھا۔''

فوائد:...... جو شخص قرآن وحدیث کی تصدیق کرتے ہوئے اسے دل وجان سے تسلیم کرتے ہوئے گھر سے جہاد کی نیت کر کے نکل پڑتا ہے تو گویا اس کا یہ عمل اس کے جنتی ہونے کی علامت ہے کیونکہ اللہ اس کا ضامن بن جاتا ہے۔ بہرحال اگر اس کی شہادت نہ بھی ہو تو اجر وغنیمت اس کے لیے لازم ہے یعنی مجاہد کی موت وحیات دونوں ہی خیر وبرکت کا باعث ہیں۔

[3]..... بَاب أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ

افضل جہاد کا بیان

2437۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ..........

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ: ﴿ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَأُهْرِيقَ دَمُهُ ﴾. ❷

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہا گیا: یا رسول اللہ! کونسا جہاد افضل ہے؟ فرمایا: ''اس شخص کا جس کا گھوڑا مارا جائے اور وہ خود بھی مارا جائے۔''

فوائد:...... (۱) ایسا مجاہد جو اپنے مال اور جان دونوں کو راہِ الٰہ میں قربان کر دے وہ بہترین مجاہد ہے (۲) جہاد کا مطلق استعمال قتال کے معنی میں ہی ہوتا ہے

[4]..... بَاب أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ

اعمال میں افضل عمل کا بیان

2438۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ:

سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ اور

❶ متفق عليه: البخاری، كتاب الإيمان، باب الجهاد من الإيمان (36) ومسلم، كتاب الإمارة، باب فضل الجهاد والخروج فی سبيل الله (4838)

❷ اسناده صحيحة: شرط مسلم پر هے۔ صحيح ابن حبان (4639) مسند الحميدی (1313)

((إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ))قَالَ قِيلَ ثُمَّ مَـاذَا قَـالَ:((ثُـمَّ الْجِهَادُ فِـي سَبِيلِ اللّٰـهِ)) قِيلَ ثُـمَّ مَـاذَا قَالَ:((ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ)). ❶

اس کے رسول پر ایمان لانا۔" کہا گیا: پھر کونسا؟ فرمایا: "اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔" کہا گیا: پھر کونسا؟ فرمایا: "وہ حج جس میں گناہ نہ ہو۔"

فوائد:...... سب سے بہترین اعمال بالترتیب ایمان، جہاد اور حج ہیں جبکہ بعض احادیث میں نماز یا جہاد کو پہلے نمبر پر افضل بیان کیا گیا ہے تو ان میں تطبیق یہی ہے کہ یہ حالات پر منحصر ہے کہ جیسے حالات ہوں اسی کے مطابق حکم ہوگا۔(واللہ اعلم)

[5]..... بَاب مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ

اونٹنی کا دودھ اترنے تک جہاد کرنے کا بیان

2439۔ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرَ..........

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:((مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) وَهُوَ قَدْرُ مَا يَدِرُّ حَلَبُهَا لِمَنْ حَلَبَهَا. ❷

سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو اللہ کی راہ میں اتنی دیر جہاد کرے کہ دودھ نکالنے والے کے لیے اونٹنی کا دودھ اتر آئے اس کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے۔"

فوائد:...... "فواق النّاقة" سے مراد دو دفعہ دودھ دھونے کا درمیانی وقفہ ہے جو کہ چند سیکنڈوں پر مشتمل ہوتا ہے تو گویا تھوڑی دیر کا جہاد انسان کے کامیاب ہونے کا باعث ہے۔(اللهم اجعلنا من المجاهدين)

[6]..... بَاب أَفْضَلُ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

جو شخص اللہ کے راستے میں اپنا گھوڑا لے کر موجود رہے اس کا باقی لوگوں میں سے افضل ہونے کا بیان

2440۔ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ

---

❶ صحيح البخاری، كتاب الإيمان، باب18(26) والترمذی، كتاب فضائل الجهاد، باب أی الأعمال افضل(1658)

❷ حسن: أخرجه ابو داؤد، كتاب الجهاد، باب فيمن سئال الله الشهادة (2541) والترمذی، كتاب فضائل الجهاد، باب ماجاء فيمن يكلم فی سبيل الله(1657)

عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُؤَيْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ جُلُوسٌ فَقَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ مَنْزِلَةً؟)) قُلْنَا بَلَى قَالَ ((رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ أَوْ قَالَ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَمُوتَ أَوْ يُقْتَلَ)). قَالَ فَأُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَلِيهِ فَقُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: ((امْرُؤٌ مُعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْتَزِلُ شُرُورَ النَّاسِ)). قَالَ: ((فَأُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً)) فَقُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: ((الَّذِي يُسْأَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِي بِهِ)). [1]

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لائے وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس شخص کی خبر نہ دوں جو مرتبے کے لحاظ سے لوگوں میں سب سے بہتر ہے؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: ''وہ شخص جو قتل ہونے تک اپنا گھوڑا لے کر اللہ کے راستہ میں موجود ہو۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''وہ شخص نہ بتاؤں جو اس کے بعد ہے؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا: ''وہ شخص جو کسی گھاٹی میں الگ رہتا ہے، نماز پڑھتا ہے، اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے، برے لوگوں سے الگ رہتا ہے۔'' پھر فرمایا: کیا میں تمہیں وہ شخص نہ بتاؤں جس کا مرتبہ سب سے برا ہے؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ ضرور فرمائے۔'' آپ نے فرمایا: ''وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر مانگا جاتا ہے اور وہ نہیں دیتا۔''

فوائد:...... (۱) جب جہاد افضل ترین عبادت ہے جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے تو لازماً مجاہد جو عملاً اس جہاد میں مصروف ہو یا تیاری کی حالت میں اس کے انتظار میں ہو وہ بھی بہترین قرار پائے گا اور یہ حدیث اس پر واضح دلیل ہے (۲) ایسا بندہ جو معاشرے سے کٹ کر الگ تھلگ کسی جنگل بیاباں میں رب تعالیٰ کی عبادت بجالاتا ہے یہ اس مجاہد سے قریب ترین ہوگا جو رب کی راہ میں جہاد کے لیے تیار کھڑا ہے لیکن یہ تب ہے جب اصلاح ناپید ہو اور داعی کے خود گمراہ ہو جانے راہ راست سے ہٹ جانے کا خطرہ ہو ورنہ معاشرے میں گھل مل کر رہنا اور اس میں اپنا اصلاحی کردار ادا کرتے رہنا بہتر و لازم ہے۔ حدیث میں ہے: "المؤمن الذی یخالط الناس ویصبر علی اذاهم خیر من المؤمن الذی لایخالط الناس ولا یصبر

---

[1] صحیح: اخرجه الترمذی، کتاب فضائل الجهاد، باب ماجاء أی الناس خیر (1252) والنسائی، کتاب الزکاة، باب فمن سأل الله عزوجل ولا یعطی به (2568)

علی اذاھم ۔ "(اوکما قال) وہ مومن جو لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے اوران کی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے وہ اس مومن سے بہتر ہے جو نہ تو لوگوں سے ملتا ہے اور نہ ان کی تکالیف پر صبر کرتا ہے (۳) اللہ کے نام پر مانگنے والے کو ٹھکرانا نہیں چاہیے۔

[7]..... بَاب فِي فَضْلِ مَقَامِ الرَّجُلِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
اللہ کی راہ میں آدمی کے کھڑے ہونے کی فضیلت کا بیان

2441۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَقَامُ الرَّجُلِ فِي الصَّفِّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الرَّجُلِ سِتِّينَ سَنَةً)). [1]

سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے راستہ میں آدمی کا صف میں کھڑا ہونا ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہے۔"

فوائد:...... یہ روایت دو وجہوں سے ضعیف ہے ایک عبداللہ بن صالح کا ضعف دوسری حسن اور عمران کے درمیان انقطاع ۔لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے لیکن جہاد کا عبادت کے مقابلے میں انتہائی افضل ہونا اس معنی کی بہت سی روایات ہیں جن سے جہاد کی فضیلت وافضلیت ثابت ہوتی ہے نیز آئندہ (۲۴۴۳) ملاحظہ کیجیے۔

[8]..... بَاب فِي فَضْلِ الْغُبَارِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
اللہ کے راستہ میں گرد آلود ہونے کی فضیلت کا بیان

2442۔ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شُرَيْحٍ يُحَدِّثُ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ أَنَّ مَالِكَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ مَرَّ عَلَى حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَوْ حَبِيبٌ مَرَّ عَلَى مَالِكٍ وَهُوَ يَقُودُ فَرَسًا يَمْشِي فَقَالَ ارْكَبْ حَمَلَكَ اللّٰهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ

عبداللہ بن سلیمان سے منقول ہے کہ مالک بن عبداللہ کا حبیب بن مسلمہ کے پاس سے گزر ہوا یا حبیب کا مالک کے پاس سے اور وہ گھوڑے کو لگام پکڑے ہوئے پیدل جا رہے تھے۔ انہوں نے کہا: اللہ نے آپ کو سواری دی ہے سوار کیوں نہیں ہوتے؟ کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس کے قدم جہاد میں غبار آلود ہو جائیں اللہ تعالیٰ نے

---

[1] ضعیف: اخرجه البزار 264/1(1666) والطبرانی فی الکبیر 168/18(377) لیکن الحاکم فی المستدرک 68/2 اور احمد 524/2 میں حسن سند سے اس کا شاہد موجود ہے۔

اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ)) . ❶ اس پر آگ حرام کر دی ہے۔''

فوائد:...... (۱) ثابت ہوا اللہ کی راہ میں جسم پر پڑنے والا غبار اور جہنم کی آگ کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے (۲) صحابہ رضی اللہ عنہم فضائل کے حصول میں انتہائی حریص ہوتے تھے۔

[9]..... بَاب الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
اللہ کے راستہ میں ایک مرتبہ صبح یا شام نکلنے کی فضیلت کا بیان

2443۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ ....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :((لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)). ❷

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک مرتبہ صبح یا شام جہاد کرنا تمام دنیا سے بہتر ہے۔''

فوائد:...... (۱) فی سبیل اللہ سے مراد جہاد ہے۔امام ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اذا اطلق ذكر فی سبيل الله فالمراد به الجهاد." (فتح الباری 59/6) جب فی سبیل اللہ کا مطلقاً ذکر ہو تو اس سے مراد جہاد ہوتا ہے۔جبکہ امام قرطبی رحمہ اللہ اس سے طاعۃ اللہ مراد لیتے ہیں۔امام ابن حجر رحمہ اللہ "فوائد ابی الطاهر لذهلی." میں موجود حدیث کی بنا پر ابن جوزی رحمہ اللہ کے موقف کو ہی ترجیح دیتے ہیں۔جس کے الفاظ ہیں "مامن مرابط فی سبيل الله فيصوم يومًا فی سبيل الله ." (حوالہ سابقہ) یعنی اللہ کی راہ میں سرحد کی حفاظت کرتا ہوا کوئی روزہ رکھے۔ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ فی سبیل اللہ سے یہاں مراد جہاد ہی ہے۔جیسا کہ امام دارمی رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کو کتاب الجہاد میں ذکر کر کے اسی کو ترجیح دی ہے (۲) یہ فضیلت ایسے بندے کے حق میں ہوگی روزے سے کمزوری محسوس نہ کرے تو ایسے بندے کو دو عبادتوں کو جمع کرنے پر یہ فضیلت حاصل ہوگی اس کے علاوہ کے لیے روزہ چھوڑ دینا ہی افضل ہے (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے فتح الباری 59/6)

[10]..... بَاب مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
اللہ کے راستہ میں ایک دن روزہ رکھنے کا بیان

2444۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ

---

❶ صحيح: اخرجه الترمذی، كتاب فضائل الجهاد، باب ماجاء فی فضل من أغبرت قدماه فی سبيل الله (1632) صحيح ابن حبان (4604)

❷ متفق عليه: البخاری، كتاب الجهاد والسير، باب الغدوة والروحة فی سبيل الله (6415)

النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ إِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ بَيْنَ وَجْهِهِ وَبَيْنَ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا)). ❶

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی رضا مندی کے حصول کے لئے اس کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے گا اللہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ستر سال کا فاصلہ کر دے گا۔''

[11]..... بَاب فِي الَّذِي يَسْهَرُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَارِسًا
اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کے لیے جاگنے والے شخص کا بیان

2445۔ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شُرَيْحٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ مُحَمَّدِ بْنِ سُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ..........

عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ فَسَمِعَهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ يَقُولُ: ((حُرِّمَتِ النَّارُ عَلَى عَيْنٍ سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَحُرِّمَتُ النَّارُ عَلَى عَيْنٍ دَمَعَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ قَالَ وَقَالَ الثَّالِثَةَ فَنَسِيتُهَا .قَالَ أَبُو شُرَيْحٍ سَمِعْتُ مَنْ يَقُولُ ذَاكَ ((حُرِّمَتُ النَّارُ عَلَى عَيْنٍ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ أَوْ عَيْنٍ فُقِئَتْ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ)). ❷

ابوریحانہ سے منقول ہے کہ وہ ایک غزوۃ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ انہوں نے ایک رات آپ سے سنا: ''آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ کی راہ میں جاگے اور اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ کے خوف سے روئے۔ اور تیسری بات بھی تھی میں اسے بھول گیا ابوشریح کہتے ہیں: میں نے ایک شخص سے سنا وہ کہتا تھا، وہ یہ بات تھی کہ'' دوزخ اس آنکھ پر حرام ہے جو حرام چیزوں سے بند رکھی گئی۔ یا وہ جو اللہ عزّ وجلّ کے راستہ میں پھوڑ گئی۔''

---

❶ متفق عليه : البخاري، كتاب الجهاد، باب فضل الصوم في سبيل الله (2840) مسلم، كتاب الصيام، باب فضل الصيام في سبيل الله لم يطيقه...... (2804)

❷ اسناده صحيح : اس میں محمد بن شمیر راوی ہے جس کا امام بخاری نے تاریخ کبیر جب کہ ابن ابی حاتم نے "الجرح" میں اس کا تذکرہ تو کیا ہے لیکن کوئی جرح یا تعدیل ذکر نہیں کی جب کہ ابن حجر نے انہیں مقبول قرار دیا ہے نیز مسند موصل میں (4346) نمبر حدیث اس کی شاہد ہے۔

فوائد:...... معلوم ہوا یہ دو آنکھیں ایک اللہ کی راہ میں پہرہ دینے والی دوسری اللہ کے خوف سے آنسو بہانے والی دونوں جہنم سے محفوظ رہیں گی۔ لازماً آنکھیں انسان سے لیکر تو نہیں محفوظ کی جائیں گی بلکہ یہ جسم انسانی سے متصل ہی رہیں گی جو دال ہے کہ انسان کا پورا وجود جہنم سے بری ہو جائے گا۔

2446۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنْبَأَنَا ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَحِمَ اللّٰهُ حَارِسَ الْحَرَسِ)). قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَمْ يَلْقَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ. ❶

سیّدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ پہرے داروں کے پہرے دار پر رحم کرے۔“ عبداللہ کہتے ہیں: ”عمر بن عبدالعزیز کی عقبہ بن عامر سے ملاقات نہیں ہے۔“

فوائد:...... انسان کے خلوص کے بقدر اسے اس کی نیکی کا اجر ملتا ہے جو کہ معلوم تعداد کے مطابق سات سو گنا تک ہوتا ہے اور جب خلوص لامتناہی ہو تو ثواب بھی لامتناہی ہو جاتا ہے قرآن میں اللہ اس مضمون کو یوں بیان کرتے ہیں ﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾ (بقرہ:261) اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی مثال ایسے ہے جیسے دانہ سات بالیاں اگائے ہر بالی میں سو دانہ ہو اور اللہ جس کے لیے چاہے (مزید) دگنا کردے اور اللہ وسیع علم والا ہے۔

[12]..... بَاب فِي فَضْلِ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت کا بیان

2447۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ....

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فَقَالَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ

سیّدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص ایک مہار والی اونٹنی لایا اور کہا: یہ اللہ کے راستہ میں ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت کے دن اس کے بدلہ میں تمہیں سات سو مہار والی اونٹنیاں ملیں گے۔“

---

❶ صحیح: اخرجه مسلم، کتاب الإمارة، باب فضل الصدقة فی سبیل الله وتضعیفها (4874) والنسائی، کتاب الجهاد، باب فضل الصدقة فی سبیل الله عزوجل (3187)

كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ)). ❶

[13]..... بَاب مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ کے راستہ میں اپنے مال سے جوڑا خرچ کرنے والے شخص کا بیان

2448۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ وَهُوَ يَسُوقُ جَمَلًا لَهُ أَوْ يَقُودُهُ فِي عُنُقِهِ قِرْبَةٌ فَقُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا مَالَكَ قَالَ لِي عَمَلِي فَقُلْتُ مَالَكَ قَالَ لِي عَمَلِي قُلْتُ حَدِّثْنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا ابْتَدَرَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ)). قَالَ أَبُو مُحَمَّد هُوَ دِرْهَمَيْنِ أَوْ أَمَتَيْنِ أَوْ عَبْدَيْنِ أَوْ دَابَّتَيْنِ. ❷

سیّدنا صعصعہ رضی اللہ عنہ بن معاویہ کہتے ہیں میں ابوذر سے ملا تو وہ اپنا ایک اونٹ ہانک رہے تھے ان کے گلے میں مشک تھی۔ میں نے کہا: ''ابوذر! آپ کو کیا ہو گیا ہے؟'' کہا: میرا عمل میرے لئے ہے۔ میں نے کہا: ابوذر! آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ کہا: میرا عمل میرے لئے ہے۔'' میں نے کہا: مجھ سے کوئی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے' کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''جو اپنے مال سے اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کرتا ہے جنت کے دربان اس کا بھاگ کر استقبال کرتے ہیں۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ''جوڑا دو درہم' دو لونڈی' دو غلام یا دو جانور ہیں۔''

فوائد:...... (۱) اللہ کی راہ میں جوڑا جوڑا خرچ کرنا مستحب ہے (۲) جنت کے دروازوں پر دربان مقرر ہیں۔ (۳) اسلام میں اگرچہ ولاۃ کا دروازوں پر دربان مقرر کرنا اسے مکروہ جانا ہے بہرحال کسی معزز ہستی کی آمد کسی کو مہمان کو وصول کرنے کے لیے دروازے پر کھڑا کیا جا سکتا ہے۔

[14]..... بَاب فِي فَضْلِ الرَّمْيِ وَالْأَمْرِ بِهِ

تیر اندازی کی فضیلت اور اس کا حکم کا بیان

2449۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه ابن ابى شيبه 5/348-349 وابن عبدالبر فى التمهيد 7/186 واخرجه الحاكم 2/86 صحيح ابن حبان (2940) و (4643)

❷ صحيح: اخرجه مسلم، كتاب الإمارة، باب فضل الرمى والحث عليه وذم من علمه ثم نسيه (4923) وابوداؤد، كتاب الجهاد، باب فى الرمى (2514) وابن ماجه، كتاب الجهاد، باب الرمى فى سبيل الله (2813)

حَبِيبٍ..........

عَنْ أَبِي الْخَيْرِ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ ﴿ وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ ﴾ [الانفال: ٦٠] أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ. ❶

ابو الخیر مرثد بن عبداللہ' عقبہ بن عامر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی: ''اور جتنی تم طاقت رکھتے ہو ان کے لئے قوت تیار رکھو۔'' اور کہا: ''قوت سے مراد تیراندازی ہے۔''

فوائد:...... (۱) استطاعت کے مطابق ہر مسلمان پر تربیت حاصل کرنا اپنے آپ کو جہاد کے لیے تیار کرنا فرض ہے (۲) رمی یہ قوت کا باعث ہے حقیقت یہ ہے کہ شروع سے لے کر آج کے ترقی یافتہ دور تک رمایۃ ہمیشہ اہمیت کی حامل رہی ہے آج بھی جس ملک کے پاس بہترین میزائل ٹیکنالوجی ہے وہ عسکری میدان میں سب سے آگے کھڑے نظر آتے ہیں۔

2450۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَزْرَقِ......

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُدْخِلُ الثَّلَاثَةَ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ الْجَنَّةَ: صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالْمُمِدَّ بِهِ وَالرَّامِيَ بِهِ)). وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ارْمُوا وَارْكَبُوا وَلَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا)). وَقَالَ: ((كُلُّ شَيْءٍ يَلْهُو بِهِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ إِلَّا رَمْيَ الرَّجُلِ بِقَوْسِهِ وَتَأْدِيبَهُ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتَهُ أَهْلَهُ فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ)). وَقَالَ: ((مَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَمَا عَلِمَهُ فَقَدْ كَفَرَ الَّذِي عَلَّمَهُ)). ❷

سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ ایک تیر کی بنا پر تین اشخاص کو جنت میں داخل کرتا ہے۔ اس کے بنانے والے کو جس کی نیت اچھی ہو' اس کے متعلق مدد کرنے والے کو اور تیر اندازی کرنے والے کو پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تیر اندازی اور سواری کرو' میرے نزدیک تیر اندازی سواری سے بہتر ہے۔'' اور فرمایا: ''انسان کی تمام کھیلنے والی اشیاء بے کار ہیں مگر تیر اندازی کرنا' اپنے گھوڑے کو وفا دار بنانا اور اپنی بیوی سے کھیلنا یہ سب صحیح ہیں اور فرمایا: ''جس نے سیکھنے کے بعد تیر اندازی چھوڑ دی اس نے سکھانے والے کی ناشکری کی۔''

❶ اسناده جيد: اخرجه احمد 144/4 وابوداؤد، كتاب الجهاد، باب في الرمي (2513) والنسائي، كتاب الجهاد، باب من رمي بسهم في سبيل الله عزوجل (3146)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الوضوء، باب مايقع من النجاسات في السمن والماء، ومسلم في الإمارة، باب فضل الجهاد وخروج في سبيل الله (1876)

فوائد:...... (۱) ایک تیر موجودہ دور میں ایک گولی یا میزائل تین اشخاص کی بخشش کا ذریعہ ہے (ا) بنانے والا (ب) اس کے ذریعے مدد کرنے والا مراد اس کو پکڑانے والا یا خرید کر دینے والا یا جو کوئی بھی مدد کی صورت ہو۔ (۲) نشانہ بازی اور سواری پر ہر دور میں لڑائی کا حصہ رہے ہیں جبکہ ان دونوں میں سے اہمیت کے اعتبار سے نشانہ بازی مقدم رہی ہے۔ لہٰذا اس کو مدنظر رکھ کر آپ نے اس کی تخصیص فرمائی (۳) بیوی سے کھیلنا اور ایسے کھیل جو جہادی تیاری کا باعث ہوں درست ان کے علاوہ بقیہ کھیل فضول و باطل ہیں (۴) نشانہ بازی سیکھ کر مسلسل اس کی مشق کرتے رہنا یہ ایک مسلم مجاہد سے مطلوب جبکہ اس کا چھوڑنا خسارے کا باعث ہے۔

[15]..... بَاب فِي فَضْلِ مَنْ جُرِحَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ جُرْحًا

اللہ کے راستہ میں زخمی ہونے والے شخص کی فضیلت کا بیان

2451۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُوسَى بْنُ يَسَارٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: ((مَا مِنْ مَجْرُوحٍ يُجْرَحُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بَعَثَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَدْمَى الرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ)). ❶

سیّدنا ابو ہریرة رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہوگا اسے قیامت کے دن اللہ عزوجل اس حالت میں اٹھائے گا کہ اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا' اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی اور رنگ خون کا ہوگا۔''

[16]..... بَاب فِيمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ

اللہ سے شہادت طلب کرنے والے شخص کی فضیلت کا بیان

2452۔ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَيْحٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ.........

سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ

سیّدنا سہل بن حنیف اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو سچے دل سے اللہ سے شہادت طلب کرے گا اللہ تعالیٰ اسے

❶ صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب استحباب طلب الشهادة فی سبیل الله (4907) وابو داؤد، کتاب الصلاة، باب فی الاستغفار (1520) والترمذی، کتاب فضائل الجهاد باب ماجاء فیمن سأل الشهادة (1653)

الشَّهَادَةَ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهِ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ)). [1]

شہداء کے مرتبہ پر پہنچائے گا اگرچہ اس کی موت اس کے بستر پر واقع ہو۔"

فوائد:...... اللہ سے صدق دل سے شہادت کی طلب، محرومی کے باوجود ان مراتب تک پہنچانے کا باعث ہے یہ تب ہے جب آدمی نے تربیت بقدر وسعت حاصل کی ہو اور جہاد کا ارادہ بھی ہو لیکن حالات پیدا نہ ہو رہے ہوں۔ یہ نہیں کہ گھر بیٹھے بغیر ہاتھ پاؤں ہلائے یہ دعا کرتا رہے الٰہی ادھر شہادت نصیب کر دے۔

[17]..... بَاب فِي فَضْلِ الشَّهِيدِ
شہید کی فضیلت کا بیان

2453۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنْ أَلَمِ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ مِنْ أَلَمِ الْقَرْصَةِ)). [2]

سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "شہید قتل ہوتے وقت صرف اس قدر درد محسوس کرتا ہے جتنا چیونٹی کے کاٹنے سے محسوس ہوتا ہے۔"

فوائد:...... شہادت کا متلاشی جب اپنی منزل کی جانب رفتہ رفتہ رینگ رہا ہوتا ہے ایسے وقت اللہ اس پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے لہٰذا شہید ہونے والے اللہ کی رحمتوں کے نظارے میں اس قدر محو ہوتا ہے کہ دنیاوی الم وتکالیف اس کے لیے بے معنی ہو جاتی ہیں اور وہ اپنے رب کی بے پایاں رحمتوں سے لطف اندوز ہوتا اپنے رب سے جا ملتا ہے (اسعدنا اللہ منہ)

[18]..... بَاب مَا يَتَمَنَّى الشَّهِيدُ مِنَ الرَّجْعَةِ إِلَى الدُّنْيَا
شہید کا دنیا میں دوبارہ جانے کی خواہش کرنا

2453۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ....

[1] حسن: صحيح ابن حبان(4655)واخرجه الترمذي، كتاب فضائل الجهاد، باب ماجاء فضل الرباط(1668)

[2] متفق عليه: البخاري، كتاب الجهاد، باب الحور العين وصفتهن(2795)ومسلم، كتاب الإمارة، باب فضل الشهادة في سبيل الله(4844)

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ فَتَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَتَوَدُّ أَنَّهَا رَجَعَتْ إِلَيْكُمْ وَلَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدَ فَإِنَّهُ وَدَّ أَنَّهُ قُتِلَ كَذَا مَرَّةً لِمَا رَأَى مِنَ الثَّوَابِ)).

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص مرنے کے بعد جنت میں داخل ہونے کے بعد یہ خواہش نہیں کرتا کہ وہ تمہاری طرف لوٹ آئے اور دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس کے لیے ہو مگر شہید اپنے ثواب کو دیکھ کر یہ تمنا کرے گا کہ وہ دنیا میں آئے اور اتنی دفعہ مارا جائے۔''

[19]..... بَابُ أَرْوَاحِ الشُّهَدَاءِ
شہداء کی روحوں کا بیان

2454۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ ....

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْنَا عَبْدَ اللّٰهِ عَنْ أَرْوَاحِ الشُّهَدَاءِ وَلَوْلَا عَبْدُ اللّٰهِ لَمْ يُحَدِّثْنَا أَحَدٌ قَالَ: ((أَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي حَوَاصِلِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَرْجِعُ إِلَى قَنَادِيلِهَا فَيُشْرِفُ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ فَيَقُولُ أَلَكُمْ حَاجَةٌ تُرِيدُونَ شَيْئًا فَيَقُولُونَ لَا إِلَّا أَنْ نَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَنُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى)). [1]

مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے شہداء کی روحوں کے متعلق پوچھا اگر عبداللہ نہ ہوتا تو ہم سے کوئی بیان نہ کرتا کہا: ''شہداء کی روحیں قیامت کے دن اللہ کے پاس سبز پرندوں کے پوٹوں میں ہوں گی ان کے لئے عرش میں لٹکی ہوئی قندیلیں ہوں گی وہ جہاں چاہیں گی جنت میں کھاتی پھریں گی۔ پھر اپنی قندیلوں میں لوٹ آئیں گی۔ پھر ان کا رب ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمائے گا: کیا تمہاری کوئی اور حاجت ہے؟ کچھ اور چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے: ''نہیں' البتہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم دنیا میں لوٹ کر جائیں اور پھر دوسری دفعہ قتل کیے جائیں۔''

فوائد:...... شہادت کی موت کس قدر کریم اور باعث برکت ہے کہ اس کے علاوہ کوئی بھی دنیا میں پلٹنے کی خواہش نہیں کرتا۔ یہ فقط شہید ہی کی کرامت ہے ابن بطال رحمہ اللہ اس بارے فرماتے ہیں (هـــذا الـحديث اجل مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الشَّهَادَةِ) شہادت کی فضیلت کے بارے مروی احادیث میں سے

[1] صحیح: اخرجه مسلم،كتاب الإمارة،باب بيان أن أرواح الشهداء فى الجنة (4862) والترمذى،كتاب تفسير القران، باب ومن سورة آل عمران(3011) وابن ماجه،كتاب الجهاد،باب فضل الشهادة فى سبيل الله(2801)

یہ سب سے عظیم حدیث ہے۔اوراس کی وجہ یوں بیان کرتے ہیں کہ نیکی کا کوئی بھی ایسا کام نہیں جس میں جان لٹانی پڑے سوائے جہاد کے اسی لیے اس کا ثواب بھی عظیم ہے۔(فتح الباری 41/6)

[20]..... بَاب فِي صِفَةِ الْقَتْلَى فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اللہ کے راستہ میں قتل ہونے کی فضیلت

2455۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى هُوَ الصَّدَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْأُمْلُوكِيِّ ....

عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْقَتْلَى ثَلَاثَةٌ مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ)). قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهِ: ((فَذٰلِكَ الشَّهِيدُ الْمُمْتَحَنُ فِي خَيْمَةِ اللّٰهِ تَحْتَ عَرْشِهِ لَا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّونَ إِلَّا بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ. وَمُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ)). قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهِ: ((مُمَصْمَصَةٌ مَحَتْ ذُنُوبَهُ وَخَطَايَاهُ إِنَّ السَّيْفَ مَحَّاءٌ لِلْخَطَايَا وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ وَمُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَإِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ فَذَاكَ فِي النَّارِ إِنَّ السَّيْفَ لَا يَمْحُو النِّفَاقَ)). قَالَ عَبْد اللّٰهِ يُقَالُ لِلثَّوْبِ إِذَا غُسِلَ مُصْمِصَ. ❶

سیّدنا عتبہ بن عبدالسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مارے جانے والے تین قسم کے ہوتے ہیں ،ایک وہ مؤمن ہے جس نے اللہ کے راستہ میں مال و جان سے جہاد کیا دشمنوں سے ملاقات ہوئی تو لڑائی کی حتی کہ مارا گیا۔ اس کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ امتحان لیا ہوا شہید ہے۔اللہ کے عرش کے نیچے اس کے خیمہ میں ہوگا صرف نبی ہی اپنی نبوت کے مرتبہ کے لحاظ سے اس سے بڑھ کر ہوں گے۔'' ایک وہ مؤمن ہے جس نے اچھے برے دونوں کام کیے اس نے اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کیا دشمن سے ملا لڑائی کی، حتی کہ مارا گیا۔اس کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا: ''پاک شہادت ہے' اس کے گناہ اور خطائیں مٹا دیئے کیونکہ تلوار سے گناہ مٹ جاتے ہیں' جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہوگا۔'' اور ایک منافق ہے جس نے اپنی جان و مال سے جہاد کیا دشمن سے ملا حتی کہ مارا گیا۔تو دوزخ میں گیا کیونکہ تلوار سے نفاق نہیں مٹتا۔'' عبداللہ دارمی کہتے ہیں: ''جب کپڑا دھویا جاتا ہے تو کہتے ہیں ''مُصْمِصَ'' یعنی پاک ہوگیا۔''

❶ سناده ضعيف : لیکن حدیث صحیح ہے،صحیح ابن حبان (4663)

فوائد:...... (۱) جہاد بالنفس والمال یہ سب سے افضل ہے (۲) جان و مال کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے والا شہید قیامت کو انبیاء رضی اللہ عنہم اجمعین کے رتبے کے قریب ہوں گے (۳) شہید کی سبھی خطائیں بخش دی جاتی ہیں ہاں قرض معاف نہیں ہوتا (دیکھیے آئندہ) (۴) منافق کا جہاد قبول نہیں اس کی قربانی بھی رائیگاں جائے گی۔

[21]..... بَاب مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا

اس شخص کے متعلق جو اللہ کے راستہ میں صبر اور نیک نیتی سے مارا جائے

2456ـ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْجِهَادَ فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنْهُ إِلَّا الْفَرَائِضَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهَلْ ذٰلِكَ مُكَفِّرٌ عَنْهُ خَطَايَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ إِذَا قُتِلَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ إِلَّا الدَّيْنَ فَإِنَّهُ مَأْخُوذٌ بِهِ كَمَا زَعَمَ لِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام)). ❶

سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا تو اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر جہاد کا ذکر کیا تو فرائض کے علاوہ کسی چیز کو اس سے افضل نہ کہا ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا: یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے جو شخص اللہ کے راستہ میں مارا جائے کیا اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں جب وہ اس حالت میں مارا جائے کہ وہ دشمن کے مقابلہ میں صابر اور نیک نیت ہو آگے بڑھنے والا ہو پیٹھ نہ پھیرنے والا ہو مگر قرض کے متعلق اُس سے مؤاخذہ ہو گا جس طرح مجھ سے جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔''

فوائد:...... (۱) حصول شہادت کی شرائط یہ ہیں کہ مقابلہ ڈٹ کر کیا جائے دوسرا نیت بھی اچھی ہو تیسری کہ پیٹھ پھیر کر بھاگا نہ جائے جب یہ جمیع شرائط موجود ہوں گی بدلے میں شہادت مقبول اور گناہوں کے کفارے کا باعث ہوگی (۲) دین کے معاملے میں آپ کی ہر بات پختہ و حجت ہوتی تھی اگر کوئی کمی کوتاہی ہو بھی جاتی تو فوراً جبریل علیہ السلام کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو متنبہ کر دیا جاتا۔ (۳) شہادت قرض کے علاوہ سبھی

---

❶ صحیح: اخرجه مسلم، كتاب الإمارة، باب من قتل فی سبيل الله كفرت خطاياه إلا الدين (117) والترمذی، كتاب الجهاد، باب ماجاء فيمن يستشهد وعليه الدين (1712)

معاصی کی بخشش کا باعث ہے۔

[22]..... بَاب مَا يُعَدُّ مِنَ الشُّهَدَاءِ
شہداء میں شمار کیے جانے والے لوگوں کا بیان

2457۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ هُوَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ مَالِكٍ..........

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ وَالْغَرَقُ شَهَادَةٌ وَالْغَزْوُ شَهَادَةٌ وَالْبَطْنُ شَهَادَةٌ وَالنُّفَسَاءُ شَهَادَةٌ)). ❶

سیّدنا صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''طاعون سے مرنا شہادت ہے، پانی میں ڈوب کر مرنا شہادت ہے، جہاد میں مارا جانا شہادت ہے، پیٹ کی بیماری سے مرنا شہادت ہے، بچہ جنم دیتے وقت مر جانا شہادت ہے۔''

2458۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ ....

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهَادَةٌ وَالطَّاعُونُ شَهَادَةٌ وَالْبَطْنُ شَهَادَةٌ وَالْمَرْأَةُ يَقْتُلُهَا وَلَدُهَا جُمْعًا شَهَادَةٌ)). ❷

سیّدنا عبادۃ رضی اللہ عنہ بن صامت کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں مر جانا شہادت ہے، طاعون سے مرنا شہادت ہے، اور پیٹ کی بیماری سے مرنا شہادت ہے۔ وہ عورت شہید ہے جس کے پیٹ میں بچہ ہو وہ اس کی وجہ سے مر جائے۔''

فوائد:...... (۱) ''جُمُعًا'' یہ مجموع کے معنی میں ہے یعنی ایسا مجموعہ جو کہ عورت کے ساتھ متصل ہو اور وہ اس کے ساتھ ہی مر گئی ہو (واللہ اعلم) (۲) طاعون، پیٹ کی بیماری اور بچہ جنتے ہوئے اگر کوئی فوت ہو جائے تو اس کو بھی شہداء کے مرتبے میں شمار کیا جائے گا۔

---

❶ اسنادہ جید: اس میں عامر بن مالک کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے تقریب میں مقبول قرار دیا ہے، اخرجہ النسائی، کتاب الجنائز باب الشهید (2053)

❷ اسنادہ صحیح: اخرجہ احمد/323

[23]..... بَاب مَا أَصَابَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَغَازِيهِمْ مِنَ الشِّدَّةِ

نبی ﷺ کے اصحاب کو غزوات میں پہنچنے والے مصائب کا بیان

2459- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ قَيْسٍ ....

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا السَّمُرُ وَوَرَقُ الْحُبْلَةِ حَتّٰى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ يُعَزِّرُونِي لَقَدْ خِبْتُ إِذَنْ وَضَلَّ عَمَلِي . [1]

سیّدنا سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر غزوہ کرتے تھے ہمارے پاس کھجور اور حبلہ کے پتوں کے علاوہ کچھ نہ تھا حتی کہ ہم لوگوں کا پاخانہ ایسے خشک ہوتا جیسے بکری کی مینگنی پھر بنو اسد مجھے احکام، فرائض کی تعلیم دینے لگے تب تو میں ناکام ہوا اور میرا عمل ضائع ہو گیا۔

فوائد:..... (۱) " السَّمُرُ و ورَقُ الحَبلَة " یہ دونوں صحرائی درختوں کی اقسام ہیں۔ سَمُرۃ کی جمع سَمُر آتی ہے دیکھیے (فتح الباری) ''خلط'' سے مراد ہے کہ وہ کھانا، پتے جو خشکی کی بنا پر مینگنی کی طرح اکٹھے بھی نہیں ہوتے تھے (۲) جب رجال صالح ہمتیں اعلیٰ، نیتیں خالص اور جہاد مسلسل ہو تو مصائب کے بڑے بڑے پہاڑ رائی کے ذرات ثابت ہوتے ہیں اور مقاصد و منازل جلد حاصل ہو جاتی ہیں یہی وجہ ہے صحابہ رضی اللہ عنہم تنگیاں ترشیاں برداشت کیں لیکن عمل جہاد میں سستی نہ دکھائی تھوڑے عرصے بعد ہی صحرا کے بوریا نشین عالی مسندوں کے وارث بن گئے۔

[24]..... بَاب مَنْ غَزَا يَنْوِي شَيْئًا فَلَهُ مَا نَوَى

جہاد کرتے ہوئے آدمی نے جس کی نیت کی وہی اسے ملے گا

2460- أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ عَطِيَّةَ.........

عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَهُوَ لَا يَنْوِي فِي غَزَاتِهِ إِلَّا

یحییٰ بن ولید بن عبادۃ بن صامت کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرے اس کی نیت ایک رسی لینے کی ہو تو اسے صرف وہی ملے گی۔''

---

[1] متفق علیه : اخرجه البخاری، کتاب فضائل الصحابه، باب مناقب سعد بن ابی وقاص (3728) ومسلم، کتاب الزهد، باب الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر (7359)

عِقَالًا فَلَهُ مَا نَوٰى)). ❶

فوائد:...... رسول اللہ ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم جیسی عظیم ہستیوں سے مخاطب ہیں کہ اگر جہاد جیسا کبیر عمل بھی آپ لوگ خلوص نیت کی بجائے کسی حقیر شئے کی تلاش میں کرو گے تو اس کے اجر عظیم سے محروم قرار پاؤ گے۔لہٰذا اس پر عمل چاہے چھوٹا ہو یا بڑا اس کے لیے نیت کی درستگی لازم ہے۔اگر نیت میں ذرا بھی فتور آ گیا تو یہ بھی اعمال کو ضائع کرنے کا باعث ہوگا۔

[25]..... بَاب الْغَزْوِ غَزْوَانِ
جہاد دو قسم کے ہیں

2461۔ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ ....

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَأَمَّا مَنْ غَزَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنُبْهَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَا يَرْجِعُ بِالْكَفَافِ)). ❷

سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جہاد دو قسم کے ہیں: جس نے اللہ کی رضا کے لئے جہاد کیا' امام کی اطاعت کی اور مال خرچ کیا اور ساتھی کے ساتھ آسانی کا معاملہ کیا، اور جھگڑے سے اجتناب کیا اس کا سونا اور جاگنا سب باعث اجر ہے' جس نے فخر کرنے' دکھانے' سنانے کے لئے جہاد کیا امام کی مخالفت کی اور زمین میں فساد کیا وہ اس کے برابر کے ساتھ بھی نہیں لوٹتا۔“

[26]..... بَاب فِيمَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ
اس شخص کا بیان جو مر گیا اور جہاد نہ کیا

2462۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ عَنِ

---

❶ اسناده جيد : صحيح ابن حبان(4638)واخرجه النسائى كتاب الجهاد،باب من غزا فى سبيل الله ولم ينو من غزاته إلا عقالا(3138)

❷ اسناده ضعيف : بقیہ بن ولید کے عنعنہ کی وجہ سے لیکن احمد وغیرہ میں تحدیث کی تصریح موجود ہے۔اخرجه احمد 234/5 وابوداؤد، كتاب الجهاد،باب فيمن يغزو يلتمس الدنيا(2515)والنسائى ،كتاب البيعة،با فى التشديد فى عصيان الامام (4206) لہٰذا حدیث صحیح ہے۔

الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُجَهِّزْ غَازِيًا أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ أَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). ❶

سیّدنا ابوامامہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے نہ خود جہاد کیا اور نہ کسی نمازی کے لئے سامان تیار کیا۔ یا کسی غازی کے گھر میں اس کے بعد بھلائی سے نہ رہا۔ قیامت سے پہلے اسے اللہ کی طرف مصیبت پہنچے گی۔''

فوائد:...... (۱)''قَارِعَةٌ'' کا معنی تکلیف، ہلاکت ہے اس کی جمع قوارع آتی ہے۔(۲) جہاد چونکہ فرض کفایہ ہے جیسا کہ قرآن میں ہے: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ﴾ تم پر لڑائی فرض کردی گئی۔ للہذا کچھ افراد ایسے ہونے چاہئیں جو اس فریضے کی ادائیگی کے لیے ہر وقت لگے رہیں اور جو افراد پیچھے رہیں ان کو لازم ہے کہ وہ مجاہدوں کو سامان بہم پہنچائیں اور ان کے اہل وعیال کی ضروریات کا خیال رکھیں۔ غرض ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ دشمن کے خلاف نبرد آزما نہیں تو مجاہدین کی جمع وضروریات کا خیال رکھے اور اس سے غفلت نہ برتے ورنہ یہ انتہائی خسارے کا سودا ہوگا۔

[27]..... بَاب فِي فَضْلِ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا
غازی کے لیے سامان تیار کرنے والے شخص کی فضیلت کا بیان

2463۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ خَلَفَ فِي أَهْلِهِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ مِثْلَ أَجْرِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْغَازِي شَيْئًا)). ❷

سیّدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اللہ کی راہ میں کسی غازی کے لئے سامان تیار کیا۔ یا اس کے بعد اس کے گھر میں رہا اللہ تعالیٰ اس کے لئے غازی کے برابر اجر لکھے گا مگر غازی کے ثواب سے کچھ کمی نہیں ہوگی۔

فوائد:...... معلوم ہوا پیچھے سے مجاہدین کی ضروریات کا خیال رکھنے والے ان کے ساتھ جہاد میں

---

❶ اسناده جيد: اخرجه ابو داؤد، كتاب الجهاد، باب كراهية ترك الغزو (2503) وابن ماجه، كتاب الجهاد، باب التغليظ فى ترك الجهاد (2762)

❷ صحيح البخارى، كتاب الجهاد والسير، باب فضل من جهز غازيا أو خلفه بخير (2843) وابو داؤد، كتاب الإمارة، باب فضل اعانة الغازى فى سبيل الله بمركوب وغيره وخلافته فى أهله بخير (4879) والترمذى، كتاب الجهاد، باب ماجاء فى فضل من جهز غازيا (1628) و (1631)

برابر کے حصہ دار ہوں گے لیکن یہ اجران کو مجاہدوں کے ثواب سے منہا کر کے نہیں دیا جائے گا بلکہ ان کے لیے اتنا ہی اجر الگ ہوگا۔

[28]..... بَاب الْعُذْرِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجِهَادِ

جہاد سے پیچھے رہنے کے عذر کا بیان

2464۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ ....

سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴾ [النساء:٩٥] دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَيْدًا فَجَاءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا وَشَكَا ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ضَرَارَتَهُ فَنَزَلَتْ ﴿ لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ ﴾ .[النساء:٩٥]. ❶

سیّدنا براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''بیٹھنے والے مومن برابر نہیں ہو سکتے۔'' (نساء : ٩٥) رسول اللہ نے زید کو بلایا تو وہ ایک بازو کی ہڈی لائے۔ اور اس آیت کو لکھا۔ جب ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے عدم بینائی کی شکایت کی تو یہ آیت نازل ہوئی: ''بغیر عذر کے بیٹھنے والے مومن ان کے برابر نہیں ہو سکتے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔'' (نساء: ٩٥)

فوائد:...... (١) قرآن، قرآن کا ناسخ ہوسکتا ہے (٢) آپ ﷺ کے دور میں ہڈیوں وغیرہ پر کتابت کی جاتی تھی۔ (٣) جہاد سے بلاوجہ پیچھے رہنے والے مومن اور مجاہدین یہ اجر میں کبھی برابر نہیں ہوسکتے۔ (۴) معذورین جو کسی عذر کی بنا پر پیچھے رہے ہوں اور ان کے دل جہادی جذبات سے لبریز ہوں تو یہ مجاہدوں کے ساتھ ان کے اجروں میں برابر شریک ہوں گے۔

[29]..... بَاب فِي فَضْلِ غُزَاةِ الْبَحْرِ

بحری جہاد کی فضیلت کا بیان

2465۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ.......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ام حرام بنت ملحان نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ایک دن

❶ متفق عليه : اخرجه البخاری، كتاب الجهاد، والسير ،باب قول الله (لا يستوى القاعدون من المؤمنين ......) إلى قوله (غفوراً رحيما) (2831) ومسلم، كتاب الإمارة، باب سقوط فرض الجهاد عن المعذورين (4888)

فِي بَيْتِهَا يَوْمًا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ: ((أُرِيتُ قَوْمًا مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ ظَهْرَ هَذَا الْبَحْرِ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ)). قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: ((أَنْتِ مِنْهُمْ)) ثُمَّ نَامَ أَيْضًا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَضْحَكَكَ ؟قَالَ: ((أُرِيتُ قَوْمًا مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ هَذَا الْبَحْرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ)). قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: ((أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ)). قَالَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَغَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهُ فَلَمَّا قَدِمُوا قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَدُقَّتْ عُنُقُهَا فَمَاتَتْ . [1]

میرے گھر میں قیلولہ کیا۔ جب بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ ! آپ کیوں ہنس رہے ہیں آپ نے فرمایا: ”میں نے اپنی امت کی ایک قوم کو دیکھا۔ دریا پر ایسے سوار ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر ہوں۔“ میں نے کہا: یا رسول اللہ! دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں (شمار) کر دے۔آپ نے فرمایا: ”تم انہیں سے ہو۔“ پھر آپ اسی طرح سو گئے اور جب بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے، میں کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ ! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنی امت کی ایک قوم کو دیکھا کہ وہ دریا پر ایسے سوار ہیں جیسا کہ بادشاہ تختوں پر ہوں، میں نے کہا: یا رسول اللہ! ﷺ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان سے کر دے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم تختوں پہلے والے لوگوں میں سے ہو۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عبادہ بن صامت نے ان سے نکاح کیا اور دریا میں غزوہ کیا اپنے ساتھ انہیں بھی لے گئے۔ جب لوگ آئے۔ تو ان کی سواری کے لئے خچر لایا گیا۔ اس نے انہیں گرا دیا۔ پس اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ فوت ہو گئیں۔

[30]..... بَاب فِي النِّسَاءِ يَغْزُونَ مَعَ الرِّجَالِ

جہاد میں مردوں کے ساتھ عورتوں کے شریک ہونے کا بیان

2466۔ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ ....

---

[1] متفق عليه: البخاری، كتاب الجهاد والسير، باب فضل من يصرع فی سبيل الله فمات فهو مسلم (2799)و (2800) ومسلم، كتاب الإمارة، باب فضل الغزو فی البحر (4912)

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أُدَاوِي الْجَرِيحَ أَوِ الْجَرْحَى وَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَأَخْلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ . ❶

سیّدہ ام عطیہ کہتی ہیں میں نبی ﷺ کے ساتھ کئی غزوات میں شریک ہوئی میں زخمی کو یا زخمیوں کو مرہم پٹی کرتی اور ان کے لئے کھانا تیار کرتی۔ اور ان کے بعد ان کی قیام گاہوں میں رہتی۔

فوائد:...... معلوم ہوا عورتیں بھی مردوں کے ساتھ غزوات میں شریک ہوسکتی ہیں لیکن ان کا کام لڑائی نہیں بلکہ زخمیوں، مریضوں کی مرہم پٹی اور کھانا وغیرہ تیار کرنا ہے۔

[31]..... بَاب فِي خُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ مَعَ بَعْضِ نِسَائِهِ فِي الْغَزْوِ

نبی ﷺ کے اپنی بعض بیویوں کو جہاد میں لے جانے کا بیان

2467۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ............

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ عَلَى عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ فَخَرَجَتَا مَعَهُ جَمِيعًا . ❷

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ باہر جاتے۔ اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ ایک دفعہ قرعہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہا کے نام کا نکلا وہ دونوں آپ کے ساتھ گئیں۔

فوائد:...... (۱) سفر عام ہو یا جہاد کا عورتوں کو ساتھ لے کر نکلنا سنت نبوی ﷺ ہے (۲) اگر کسی چیز میں زیادہ اشخاص حصہ دار ہوں تو کسی ایک کے حق میں فیصلے کے لیے قرعہ اندازی کرنا جائز ہے (۳) آپ ﷺ اپنی ازواج میں عدل کا اہتمام فرماتے تا کہ کسی کی حق تلفی نہ ہو۔

[32]..... بَاب فَضْلِ مَنْ رَابَطَ يَوْمًا وَلَيْلَةً

ایک دن اور رات سرحد کی حفاظت کرنے والے شخص کی فضیلت کا بیان

2468۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ..........

---

❶ اسناده صحيح : اخرجه ابن ابى شيبه (525/12) الحديث (10497) و مسلم، فى الجهاد والسير، باب النساء الغازيات يرضخ ...... (1812) واحمد 84/5

❷ متفق عليه : اخرجه البخارى، كتاب النكاح، باب القرعة بين النساء اذا اراد نفرا (5211) ومسلم، كتاب فضائل الصحابه، باب، فى فضل عائشة رضی اللہ عنہا (6248)

سَمِعْتُ عُثْمَانَ عَلَى الْمِنبَرِ وَهُوَ يَقُولُ إِنِّي كُنْتُ كَتَمْتُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَرَاهِيَةَ تَفَرُّقِكُمْ عَنِّي ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أُحَدِّثَكُمُوهُ لِيَخْتَارَ امْرُؤٌ لِنَفْسِهِ مَا بَدَا لَهُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ)). ❶

سیّدنا عثمان کے غلام ابو صالح کہتے ہیں میں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے سنا وہ منبر پر فرما رہے تھے: میں نے ایک حدیث تم سے چھپائی جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی اس خوف سے کہ تم مجھ سے جدا ہو جاؤ گے۔ پھر میں نے مناسب سمجھا کہ اسے تمہارے پاس بیان کر دوں۔ تا کہ آدمی وہ بات اختیار کرے جو اس کے لئے بہتر ہو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ کی راہ میں ایک دن سرحد کی حفاظت کے لئے رہنا اور مقامات میں ہزار برس رہنے سے بہتر ہے۔''

[33]..... بَاب فِي فَضْلِ مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا

سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے مر جانے والے شخص کی فضیلت کا بیان

2469۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ مِشْرَحٍ قَالَ ....

سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الْمُرَابِطَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يُجْرَى لَهُ عَمَلُهُ حَتّٰى يُبْعَثَ)). ❷

سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ہر مرنے والے کے عمل ختم ہو جاتے ہیں مگر اللہ کی راہ میں سرحد کی حفاظت کرنے والے کے عمل کا ثواب اسے برابر ملتا رہتا ہے۔ حتی کہ وہ (قیامت کو) اٹھایا جائے۔''

فوائد:...... انسان جس حالت میں فوت ہوا ہو اسی حالت میں اسے اٹھایا جائے گا۔ جب کہ وہ اس وقفے میں ثواب کا مستحق نہیں گردانا جائے گا۔ ہاں مذکورہ حدیث کے مطابق راہ جہاد میں پہرہ دینے والا ایسا شخص ہے کہ جس کا عمل جو وہ دوران پہرہ سرانجام دے رہا ہو کوئی اذکار ہوں یا نماز وغیرہ کوئی عبادت اس کا اجر قیامت تک کے لیے جاری کر دیا جاتا ہے۔

❶ جید" اخرجه البيهقي 39/9، وصحيح ابن حبان (4609) والترمذي، كتاب فضائل الجهاد، باب فضل المرابط (1667) والنسائي، كتاب الجهاد، باب فضل الرباط (3169)

❷ اسناده ضعيف: ابن لھیعہ کے ضعف کی وجہ سے جب کہ اس کا شاہد صحیح سند سے صحیح ابن حبان (4624) میں مذکور ہے۔ لہٰذا حدیث صحیح ہے۔

[34]..... بَاب فَضْلِ الْخَيْلِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

جہاد میں گھوڑوں کی فضیلت کا بیان

2470۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ ....

عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ: الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ)). ❶

سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ بارقی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت کے دن تک اجر اور غنیمت باندھ دی گئی ہے۔''

فوائد:...... گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لیے خیر و منفعت کا بندھ جانا ایک قطعی امر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زمانہ قدیم سے لے کر آج ترقی یافتہ دور کے اندر کہ جب حقیقت میں لوگ ستاروں پر کمندیں ڈال رہے ہوں اور خلا میں گشت کر رہے ہوں ابھی تک میدانوں میں گھوڑوں کا استعمال ترک نہیں ہوا جو کہ اس حدیث کے ثبوت کی عملی دلیل ہے۔

2471۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ..........

عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ)). ❷

سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ بارقی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک اجر اور غنیمت باندھ دی گئی ہے۔''

[35]..... بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْخَيْلِ وَمَا يُكْرَهُ

اچھے اور برے گھوڑے کا بیان

2472۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ ....

---

❶ متفق عليه: أخرجه البخاری، كتاب الجهاد، باب الخيل معقود فی نواصيها الخير الی يوم القيامة (2850) ومسلم، فی الإمارة باب الخيل فی نواصيها الخير الی يوم القيامة (1873)

❷ صحیح سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَشْتَرِيَ فَرَسًا فَأَيُّهَا أَشْتَرِي قَالَ: ((اشْتَرِ أَدْهَمَ أَرْثَمَ مُحَجَّلَ طَلْقَ الْيَدِ الْيُمْنَى أَوْ مِنَ الْكُمْتِ عَلَى هَذِهِ الشِّيَةِ تَغْنَمْ وَتَسْلَمْ)). ❶

سیّدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ انصاری کہتے ہیں ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! میں گھوڑا خریدنا چاہتا ہوں کس طرح کا گھوڑا خریدوں؟ آپ نے فرمایا: ''مشکی گھوڑا خریدو جس کی ناک اور اوپر والا ہونٹ اگلے دائیں پاؤں کے علاوہ باقی پاؤں سفید ہوں۔ یا اسی قسم کا کمیتی گھوڑا خریدو اس سے تمہیں مال غنیمت بھی ملے گا اور تم محفوظ بھی رہو گے۔''

فوائد:...... (۱) ''الأدھم'' یہ سیاہ رنگ والا گھوڑا ہوتا ہے۔ ''ازثم'' ایسا گھوڑا جس کا ناک اور اوپری ہونٹ سفید ہوں۔ (مؤارد الظمآن 222/5) ''المُحَجَّلْ'' ایسا گھوڑا جس کے پاؤں کلائیوں سے اوپر اور گھٹنوں سے نیچے تک سفید ہوں (۲) ہمارے اعلیٰ وارفع پیغمبر جہانبانی کے اصولوں کے ساتھ ساتھ جہادی معلومات پر بھی مکمل عبور رکھتے تھے اسی لیے تو آپ ﷺ اتنی تفصیل سے گھوڑے کی عمدہ صفات کے بارے آگاہ کر رہے ہیں۔

[36]..... بَاب فِي السَّبْقِ
(گھوڑ دوڑ میں) سبقت لے جانے کا بیان

2473۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَابِقُ بَيْنَ الْخَيْلِ الْمُضَمَّرَةِ مِنَ الْحَفْيَا إِلَى الثَّنِيَّةِ وَالَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا. ❷

سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تضمیر کیے گئے گھوڑوں کو مقابلہ پر دوڑایا جس کی حد حفیاء، ثنیۃ تک تھی، اور بغیر تضمیر والے گھوڑوں کو بھی مقابلہ پر دوڑایا، جس کی حد ''ثنیۃ'' سے مسجد، بنو زریق' تک تھی اور ان عمر رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں میں سے تھے کہ جنہوں نے گھوڑ دوڑ میں حصہ لیا تھا۔''

فوائد:...... (۱) تضمیر کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ گھوڑے کو باندھ کر خوب کھلایا پلایا جاتا جب وہ خوب

---

❶ اسنادہ ضعیف: لیکن یہ حدیث صحیح ہے، دیکھئے صحیح ابن حبان (4676)

❷ متفق علیہ: اخرجه البخاری، کتاب الصلاة، باب هل یقال مسجد بنی فلان (420) ومسلم، کتاب الإمارة، باب المسابقة بین الخیل وتضمیرها (4820)

موٹا تازہ ہوجاتا تو اس کے بعد اسے میدانوں میں دوڑایا جاتا اسے کمرے میں باندھ کر موٹا کپڑا ڈال دیتے اور رفتہ رفتہ خوراک کم کرنا شروع کردیتے جس سے اس کی چربی پگھل جاتی اور وہ گھٹے جسم کا مالک بن جاتا۔عرب کے ہاں تضمیر کی مدت چالیس یوم ہے۔ (۲) امام بخاری رحمہ اللہ سفیان سے بیان کرتے ہیں کہ حفیاء اورثنیہ کے درمیان فاصلہ پانچ یا چھ میل کا ہے جبکہ ابن عتبہ چھے یا سات میل کہتے ہیں (واللہ اعلم) (۳) جہادی کھیلوں کا اہتمام سنت نبوی ﷺ ہے۔

[37]..... بَاب فِي رِهَانِ الْخَيْلِ

گھوڑے دوڑانے کا بیان

2474۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ ....

عَنْ أَبِي لَبِيدٍ قَالَ أُجْرِيَتْ الْخَيْلُ فِي زَمَنِ الْحَجَّاجِ وَالْحَكَمُ بْنُ أَيُّوبَ عَلَى الْبَصْرَةِ فَأَتَيْنَا الرِّهَانَ فَلَمَّا جَائَتْ الْخَيْلُ قَالَ قُلْنَا لَوْ مِلْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَسَأَلْنَاهُ أَكَانُوا يُرَاهِنُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَأَتَيْنَاهُ وَهُوَ فِي قَصْرِهِ فِي الزَّاوِيَةِ فَسَأَلْنَاهُ فَقُلْنَا يَا أَبَا حَمْزَةَ أَكُنْتُمْ تُرَاهِنُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُرَاهِنُ قَالَ نَعَمْ لَقَدْ رَاهَنَ وَاللّٰهِ عَلَى فَرَسٍ لَهُ يُقَالُ لَهُ سَبْحَةُ فَسَبَقَ النَّاسَ فَانْهَشَّ لِذٰلِكَ وَأَعْجَبَهُ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ انْهَشَّهُ يَعْنِي أَعْجَبَهُ. ❶

سیّدنا ابولبید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حجاج کے زمانہ میں گھوڑ دوڑ کا مقابلہ کروایا اور حکم بن ایوب بصرہ کے امیر (گورنر) تھے۔ ہم گھوڑ دوڑ کے مقام پر گئے۔ جب گھوڑے آئے تو ہم نے کہا: ''کاش ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ان سے پوچھتے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں لوگ گھوڑے دوڑایا کرتے تھے کہ نہیں؟ ہم ان کے پاس گئے وہ 'زاویۂ' میں اپنے محل میں تھے ہم نے ان سے پوچھا اور کہا: ''اے ابوحمزہ! آپ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں گھوڑے دوڑایا کرتے تھے؟ اور رسول اللہ ﷺ گھوڑے دوڑایا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: ''جی ہاں۔'' اللہ کی قسم! آپ نے ایسے گھوڑے کی دوڑ لگائی جسے 'سبحۃ' کہا جاتا تھا آپ لوگوں سے آگے نکل گئے آپ کو یہ بات اچھی لگی اور پسند آئی۔عبداللہ کہتے ہیں ''انہشہ'' کا معنی ہے کہ آپ کو یہ بات پسند آئی۔''

---

❶ حسن: اخرجه احمد 160/3، والطبرانی فی الأوسط (8845) والبیہقی فی السبق والرمی، باب ماجاء فی الرهان علی الخیل (21/10)

فوائد:...... (۱) "الزّاوية" یہ بستی بصرۃ سے تقریباً 4 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ "نَهَش" کہتے ہیں کسی پسندیدہ چیز کو دیکھ کر چاہت سے اس کی طرف لپکنا (۲) صحابہ رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد تابعین کی یہ کیفیت ہوتی کہ جہاں کہیں ان کے ذہن میں اشکال پیدا ہوتا فوری اس کے شرعی حکم کے بارے دریافت کر لیتے کہ کہیں بے سمجھی میں حرام میں نہ پڑ جائیں (جعل الله همّنا همّ الآخرة)

[38]..... بَاب فِي جِهَادِ الْمُشْرِكِينَ بِاللِّسَانِ وَالْيَدِ

مشرکین سے زبان و ہاتھ سے جہاد کرنا

2475۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ)). ❶

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مشرکین کے ساتھ اپنے جان و مال اور زبانوں سے جہاد کرو۔"

فوائد:...... جہاد کا لفظ فقط قتال کے لیے ہی مستعمل نہیں بلکہ لغۃً اس میں جس طرح عموم ہے اصطلاحی طور پر بھی اس کا معنی عموم کا حامل ہے کہ اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کی جانے والی ہر کوشش جہاد کہلائے۔ جیسا کہ مذکورہ حدیث میں مال، جان اور زبان سے جہاد کا ذکر ہے۔ البتہ جب جہاد کا لفظ مطلق استعمال ہو تو وہاں یہ قتال کے معنی میں ہوگا (واللہ اعلم)

[39]..... بَاب لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ

اس امت کے کچھ لوگ ہمیشہ حق کے لئے لڑتے رہیں گے

2476۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ....

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ)). ❶

سیّدنا مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت کے لوگ ہمیشہ دوسرے لوگوں پر غالب رہیں گے حتی کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے اور وہ غالب ہی ہوں گے۔"

---

❶ صحيح: صحيح ابن حبان (4808) ومسند موصلي (3875)

❷ متفق عليه: اخرجه البخاري، كتاب الإعتصام بالكتاب والسنة باب، قول النبي ﷺ (لاتزال أمتي ظاهرين ......) (7311) ومسلم كتاب الإمارة، باب قوله ﷺ (لاتزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق......)

فوائد:...... جہاں اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ صالحین کی ایک جماعت چاہے ان کے پاس حکومت ہو یا نہ ہو وہ حق پر قائم اور لوگوں پر غالب رہے گی نہ تو کوئی کافر انہیں زیر کر سکے گا اور نہ کوئی منافق۔ نیز امام احمد نے اس سے جماعت محدثین مراد لی ہے۔ (تنقیح الرواۃ)

2477۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الرَّبِيعِ ....

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ)). [1]

سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے کچھ لوگ ہمیشہ حق پر غالب رہیں گے۔“

[40]..... بَاب فِي قِتَالِ الْخَوَارِجِ
خارجیوں کو قتل کرنا

2478۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ هُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ ....

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي قَوْمًا يَقْرَئُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَلَاقِيمَهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ)). قَالَ: سُلَيْمَانُ قَالَ: حُمَيْدٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّامِتِ فَلَقِيتُ رَافِعًا أَخَا الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ فَحَدَّثْتُهُ هٰذَا الْحَدِيثَ قَالَ: رَافِعٌ وَأَنَا أَيْضًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ

سیّدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے بعد میری امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ پھر وہ دین میں لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ وہ تمام انسانوں اور جانوروں سے بدتر ہوں گے۔“ سلیمان کہتے ہیں: حمید نے بیان کیا: عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا: میں حکم بن عمرو غفاری کے بھائی رافع سے ملا اور یہ حدیث بیان کی رافع نے کہا: میں نے بھی اسے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔

[1] اسنادہ جید: سلیمان بن ربیع کو ابن حبان نے ثقات میں شمار کیا ہے۔ 4/309

اللهِ ﷺ. ❶

فوائد:...... (۱) اس حدیث کے مراد خوارج ہیں جو کہ اپنے تئیں بڑے پختہ کار اور عبادت گزار تھے لیکن فرمان نبوی ﷺ کے مطابق یہ مخلوق کے بدترین بندے تھے (۲) تیر جب انتہائی تیز ہوتو وہ ہدف کو پار کر جاتا ہے اور خون وآلائش وغیرہ سے اس طرح صاف وشفاف ہوتا ہے جس طرح ابھی غیر مستعمل ہو بالکل اسی طرح نیکی وطہارت کا مرقع نظر آنے والے خوارج کا حال ہے۔



❶ صحيح : اخرجه مسلم، كتاب الزكاة، باب الخوارج، شرالخلق والحليقه (1067) وصحيح ابن حبان (6738)

١٧...... ومن كتاب السير

سیر کا بیان

"السّیر" یہ سیرۃ کی جمع ہے سیر کا لفظ ابواب جہاد پر اِس لیے بولا جاتا ہے کیوں کہ یہ غزوات میں آپ ﷺ کے احوال کو ضمن میں لیے ہوتا ہے۔ (تحفۃ الاحوذی 128/5)

[1]..... بَاب بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا

نبی ﷺ کی دعا کہ میری امت کو صبح کے کام میں برکت دے

2479۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَدِيدٍ ....

عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا)) وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً بَعَثَهَا مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ قَالَ فَكَانَ هَذَا الرَّجُلُ رَجُلًا تَاجِرًا فَكَانَ يَبْعَثُ غِلْمَانَهُ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَكَثُرَ مَالُهُ. ❶

سیّدنا صخر غامدی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! میری امت کو صبح کے کام میں برکت دے اور رسول اللہ ﷺ جب کوئی دستہ بھیجتے تھے تو صبح کے وقت بھیجتے تھے۔ راوی کہتا ہے یہ شخص (صخر غامدی رضی اللہ عنہ) سوداگر تھا اور تجارت کے لئے اپنے غلاموں کو صبح بھیجا کرتا تھا۔ جس سے یہ مالدار ہو گیا۔

فوائد:...... یہ آپ ﷺ کی دعا کا نتیجہ ہے کہ صبح کے اول وقت آدمی جو کام سرانجام دے سکتا ہے وہ کام دن کے کسی اور حصے میں کیا جائے تو اس کے لیے زیادہ وقت درکار ہوگا لہٰذا دینی امور ہوں یا دنیاوی ان کی انجام دہی کے لیے اول وقت کا انتخاب سمجھداری کی علامت ہے۔

❶ اسنادہ حسن: عمارۃ بن حدید کو ابن ابی حاتم نے مجہول جبکہ ابن حبان نے الثقات 5 / 341 میں اسے ذکر کیا ہے۔ ابو داؤد، کتاب الجهاد، باب في الإبتكار في السفر (2606) والترمذي، كتاب البيوع، باب ما جاء في التبكير بالتجارة (1212)

[2]..... بَاب فِي الْخُرُوجِ يَوْمَ الْخَمِيسِ
جمعرات کے دن سفر کرنے کا بیان

2480۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَنْبَأَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْرُجُ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيسِ. ❶

عبدالرحمٰن بن کعب اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تو زیادہ تر جمعرات کو نکلتے تھے۔

فوائد:...... جمعرات کو سفر کے لیے نکلنا آپ ﷺ کو محبوب تھا اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آپ ﷺ فقط جمعرات کو ہی نکلا کرتے تھے۔ جیسا کہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں "وكونه كان يحب الخروج يوم الخميس لا يستلزم المواظبة لقيام مانع منه ." (فتح الباری 138/6) اور آپ کا جمعرات کو نکلنے میں پسند کرنا اس کی ہیشگی کو مستلزم نہیں اس سے مانع کے پائے جانے کی وجہ سے اور بتاتے ہیں کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس کے بعد لاتے ہیں جس میں ہفتہ والے دن نکلنے کا ذکر ہے۔ لہٰذا جمعرات کے علاوہ دوسرے ایام میں سفر کے لیے نکلنا آپ ﷺ سے ثابت ہے۔

[3]..... بَاب فِي حُسْنِ الصَّحَابَةِ
لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا بیان

2481۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَابْنُ لَهِيعَةَ قَالَا حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ يُحَدِّثُ..........

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ)). ❷

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے نزدیک اچھا وہ شخص ہے جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ اچھا ہو۔ اور اللہ کے نزدیک اچھا ہمسایہ وہ ہے جو اپنے ہمسائے کے ساتھ اچھا ہو۔"

❶ صحيح البخاری، كتاب الجهاد، باب من اراد غزوة فورّى بغيرها (2949) و (2950) وابوداؤد، كتاب الجهاد، باب فی ای يوم يستحب السفر (2605)

❷ اسناده صحيح: اس میں ابن لھیعہ ضعیف ہے۔ لیکن اس کی متابعت موجود ہے۔ اخرجه الترمذی، كتاب البر والصله، باب ماجاء فی حق الجوار (1944) صحيح ابن حبان (518، 519)

فوائد:...... (۱) حقوق اللہ جس قدر زیادہ اور عمدگی سے ادا کیے جائیں یہ اسی قدر بلندی درجات کا باعث ہوں گے۔ لیکن خیریت، بہترین کا وصف حاصل کرنے کے لیے حقوق العباد میں عمدگی لانا ضروری ہے (۲) پڑوسی سے حسن سلوک کی اسلام میں پرزور رغبت دلائی گئی ہے پڑوسی کے بارے قرآن میں ہے: ﴿وَالْجَارِ الْجُنُبِ﴾ (النساء:36) یعنی اجنبی پڑوسی سے حسن سلوک کرنا ہے (وفقنا الله لذلك)

[4]..... بَاب فِي خَيْرِ الْأَصْحَابِ وَالسَّرَايَا وَالْجُيُوشِ

بہتر ساتھیوں، دستوں اور لشکروں کا بیان

2482۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يُونُسَ وَعُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ..........

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُ الْأَصْحَابِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُ مِائَةٍ وَمَا بَلَغَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا فَصَبَرُوا وَصَدَقُوا فَغُلِبُوا مِنْ قِلَّةٍ)). ❶

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھے ساتھی چار شخص ہیں اور بہتر لشکر چار ہزار کا ہے۔ اور اچھا دستہ چار سو کا ہے، ایسا نہیں ہوسکتا کہ بارہ ہزار کا لشکر صبر اور سچ کے باوجود کمی کی وجہ سے مغلوب ہو جائے۔''

فوائد:...... (۱) سفر میں کوشش کرنی چاہیے کہ کم از کم چار افراد نکلیں تاکہ وہ ایک قافلہ بن جائے اور راستے میں ایک دوسرے کے مددومعاون ثابت ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "واحد شیطان، واثنان شیطانان وثلاثة ركب" (اَوكَمَا قَالَ) ایک شیطان (۲) دوشیطان اور تین کا قافلہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کم از کم تین اور چار سے اوپر جتنے ہوا تنے ہی بہتر ہیں۔ ہاں مجبوری کی صورت میں مثلاً جاسوسی وغیرہ کے لیے اکیلے آدمی کا سفر کرنا بھی درست ہے۔ (۳) کہیں پر شبخون مارنے کے لیے چار سو اور باقاعدہ جنگ کے لیے چار ہزار کا لشکر بہترین ہے۔ (۴) بڑے سے بڑے لشکر سے ٹکرانے کے لیے بارہ ہزار کا لشکر کافی ہے جب اتنی تعداد میں افراد ہوں تو وہ قلت تعداد کی بنا پر مغلوب نہیں ہوسکتے ہاں کوئی اور سبب بن جائے تو الگ بات ہے۔ نیز امام البانی رحمہ اللہ نے مشکوۃ میں اس حدیث کوضعف کی طرف اشارہ کیا ہے۔ (واللہ اعلم)

---

❶ اسناده حسن: لیکن حدیث صحیح ہے، اخرجه ابوداؤد، كتاب الجهاد، باب فيما يستحب من الجيوش والرفقاء والسرايا (2611) والترمذي، كتاب السير، باب ماجاء في السرايا (1555) صحيح ابن حبان (4717)

[5]..... بَاب وَصِيَّةِ الْإِمَامِ فِي السَّرَايَا

امام کا جہادی دستوں کو وصیت کرنے کا بیان

2483۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ..........

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمَّرَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَبِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا وَقَالَ: ((اغْزُوا بِسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اغْزُوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا)). [1]

سیّدنا سلیمان رضی اللہ عنہ بن بریدہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو دستے کا امیر مقرر کرتے تو اسے اپنے نفس کے متعلق اللہ سے ڈرنے اور اپنے مسلمان ساتھیوں سے بھلائی کی وصیت کرتے۔ اور فرماتے: ''اللہ کے نام سے اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا' اللہ کے منکروں سے لڑائی کرنا جہاد کرنا اور بد عہدی نہ کرنا' خیانت نہ کرنا' مثلہ نہ کرنا اور بچوں کو قتل نہ کرنا۔''

فوائد:...... ان نصیحتوں کی اگر گہرائی میں اترا جائے تو معلوم ہوگا جو جہاد، جو قتال مذکورہ حدود وقیود کا حامل ہو وہ دنیا میں فتنے کا نہیں بلکہ امن کا باعث وسبب ہوگا۔ (واللہ المستعان)

[6]..... بَاب لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ

دشمن سے ملنے کی تمنا نہ کرنے کا بیان

2484۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ..........

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فَإِنْ لَقِيتُمُوهُمْ فَاثْبُتُوا وَأَكْثِرُوا ذِكْرَ اللَّهِ فَإِنْ أَجْلَبُوا وَضَجُّوا فَعَلَيْكُمْ بِالصَّمْتِ)). [2]

سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دشمن سے ملنے کی تمنا نہ کرو اور اللہ سے عافیت طلب کرو' جب دشمن سے ملو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرو اگر وہ شور کریں اور چلائیں تو تم خاموشی اختیار کرو۔''

---

[1] صحیح اخرجه مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب تأمير الامام الامراء على البعوث ووصيته اياهم (4496) وابوداؤد، كتاب الجهاد، باب في دعاء المشركين (2613)

[2] متفق عليه: اخرجه البخاری، كتاب الجهاد والسير، باب الجنة تحت بارقة السيوف (2818) ومسلم، كتاب الجهاد، باب كراهية تمنى لقاء العدو والأمر بالصبر عند اللقاء (4817)

فوائد:...... لڑائی، دشمن کا سامنا ایک آزمائش للہٰذا اس سے پناہ ہی مانگنی چاہیے انسان جتنا بھی قوی الایمان ہو اس کے لیے فتنے کی چاہت کرنا قطعی معیوب، ناپسندیدہ۔ البتہ دشمن سے سامنا ہو جانا یا فتنے میں مبتلا ہو جانے کے بعد جزع وفزع کرنا بے صبری کا مظاہرہ کرنا ایک مومن کے لائق نہیں للہٰذا ایسی حالت میں ثابت قدمی، اولوالعزمی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

[7]..... بَاب فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْقِتَالِ

لڑائی کے وقت دعا کرنے کا بیان

2485۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى..........

عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو أَيَّامَ حُنَيْنٍ:((اللَّهُمَّ بِكَ أُحَاوِلُ وَبِكَ أُصَاوِلُ وَبِكَ أُقَاتِلُ)). [1]

سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حنین کے زمانہ میں یوں دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! تیری مدد سے چلتا ہوں' تیری مدد سے حملہ کرتا ہوں' اور تری ہی مدد سے لڑائی کرتا ہوں۔''

فوائد:...... (۱) دورانِ لڑائی جہاں اپنی ہمتوں، شجاعتوں کے جوہر دکھلانے ہیں وہیں اللہ کے سامنے اپنی عاجزی کا اظہار کرتے رہنا ہے تاکہ اللہ کی مدد بھی شامل حال رہے (۲) دشمن سے مقابلہ کے دوران اسے پڑھنا باعث قوت ہے اور مسنون ہے۔

[8]..... بَاب فِي الدَّعْوَةِ إِلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ الْقِتَالِ

لڑائی سے پہلے اسلام کی دعوت دینے کا بیان

2486۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ..........

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَمَّرَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ:((إِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ خِلَالٍ أَوْ خِصَالٍ فَأَيَّتُهُمْ مَا

سیّدنا سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص کو دستے کا امیر مقرر کرتے تو اسے وصیت کرتے: ''جب تم اپنے دشمن مشرکوں سے ملو تو ان پر تین باتیں پیش کرو' جو بات وہ مان لیں تو اسے منظور کر لو اور ان سے لڑائی نہ کرو' ان پر اسلام پیش کرو

[1] صحیح: اخرجه احمد 332/4، 333 والبیهقی، کتاب السیر، باب کراهیة تمنی لقاء العدو 153/9

أَجَابُوكَ إِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ إِنْ هُمْ فَعَلُوا أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَيْسَ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ إِلَّا أَنْ يجاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا أَنْ يَدْخُلُوا فِي الْإِسْلَامِ فَسَلْهُمْ إِعْطَاءَ الْجِزْيَةِ فَإِنْ فَعَلُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَقَاتِلْهُمْ .وَإِنْ حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَإِنْ أَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَلَكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَبِيكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ إِنْ تُخْفِرُوا بِذِمَّتِكُمْ وَذِمَّةِ آبَائِكُمْ أَهْوَنُ عَلَيْكُمْ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِنْ حَاصَرْتَ حِصْنًا فَأَرَادُوكَ أَنْ يَنْزِلُوا عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ وَلَكِنْ

اگر وہ مان لیں تو اسے منظور کرلو اور ان سے لڑائی نہ کرو۔ پھر ان سے کہو کہ اپنا ملک چھوڑ کر مہاجرین کے ملک میں چلے جائیں اور ان سے کہو اگر انہوں نے ایسا کیا تو انہیں وہی حق حاصل ہوگا جو مہاجروں کو ہے۔ اور ان کے ذمے وہی باتیں ہوں گی جو مہاجروں کے ہیں اگر وہ انکار کریں تو کہو کہ وہ دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہوں گے ان پر اللہ کا حکم جاری ہوگا جو تمام مسلمانوں پر جاری ہوتا ہے۔ اور مال فے اور مال غنیمت میں ان کا کچھ حصہ نہ ہوگا۔ مگر جب مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک ہوں۔ اگر وہ اسلام لانے سے انکار کریں تو ان سے کہو جزیہ دیں اگر اسے مان لیں تو ان کے ساتھ لڑائی سے رک جاؤ۔ اگر اس سے انکار کریں تو اللہ سے مدد مانگتے ہوئے ان سے لڑائی کرو۔ اگر تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور وہ تم سے اللہ اور اس کے نبی کا ذمہ چاہیں تو تم انہیں اللہ اور اس کے نبی کا ذمہ نہ دینا۔ بلکہ انہیں اپنا اپنے باپ اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دینا۔ کیونکہ اپنا اور اپنے آباء کا ذمہ توڑنا تمہارے لئے اللہ اور اس کے نبی کا ذمہ توڑنے سے آسان ہے۔ اگر تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور وہ چاہیں کہ اللہ کے حکم پر اتریں تو انہیں اللہ کے حکم پر نہ اتاریں بلکہ انہیں اپنے حکم پر اتاریں کیونکہ تمہیں علم نہیں کہ تم ان کے متعلق اللہ کے حکم تک پہنچو گے کہ نہیں۔ پھر جو چاہو ان کے متعلق فیصلہ کرو۔''

أَنْـزِلْهُمْ عَلَـى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَـدْرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيهِمْ أَمْ لَا ثُمَّ اقْضِ فِيهِمْ بِمَا شِئْتَ)). ❶

فوائد:...... (۱) لڑائی سے قبل کفار کے سامنے تین راستے رکھے جائیں گے (ا) مسلمان ہو جائیں (ب) جزیہ پر صلح کر لیں مسلمانوں کی محکومی قبول کر لیں (ج) لڑائی کے لیے تیار ہو جائیں (۲) اگر کوئی قبول اسلام کے بعد دارالسلام میں ہجرت کر کے آ جائے تو مجاہدین کے برابر کا مالِ غنیمت وغیرہ میں حصہ دار ہوگا (۳) قبول اسلام کے ساتھ علاقہ چھوڑنا ضروری نہیں (۴) اگر لڑائی میں کسی کو ضمانت دینی ہو تو سالار اپنی یا اپنے ساتھیوں میں سے کسی کی ضمانت دے اللہ اور اس کے رسول کی ضمانت نہ دے تا کہ کسی سبب اگر اس میں کمی بیشی بھی ہو جائے تو زیادہ گناہ نہ ہو۔ (۵) دشمن اگر لڑائی سے باز آ جائے اور قرآن وسنت کے مطابق فیصلے کا تقاضا کرے تو انہیں قرآن وسنت کے فیصلے کی بجائے اپنے فیصلے پر انہیں لڑائی روکنے پر آمادہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ آدمی قرآن وسنت سے صحیح حکم اخذ کرنے کی بجائے غلطی کر جائے اور فیصلہ اللہ اور اس کے رسول کی منشاء کے مطابق نہ ہو سکے۔

2487. قَالَ عَلْقَمَةُ فَحَدَّثْتُ بِهِ مُقَاتِلَ بْنَ حَيَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ❷

سیّدنا علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث مقاتل بن حیان کے پاس بیان کی تو انہوں نے کہا: مجھ سے مسلم بن ہیصم اور نعمان بن مقرن نے نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کیا۔

2488۔أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا قَاتَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَوْمًا حَتّٰى دَعَاهُمْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: سُفْيَانُ لَمْ يَسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ يَعْنِي: هٰذَا الْحَدِيثَ. ❸

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی قوم سے لڑائی نہیں کی حتّی کہ ان پر اسلام پیش کیا، عبداللہ کہتے ہیں: ''سفیان نے ابن ابو نجیح سے یہ حدیث نہیں سنی۔''

❶ صحیح مسلم، کتاب الجهاد، باب تأمير الأمام الأمراء على البعوث و وصية اياهم بآداب الغزوة وغيرها (4497) وابو داؤد، كتاب الجهاد، باب في دعاء المشركين (2612) ❷ اسناده جيّد: سابقہ حوالہ ہی ہے۔

❸ صحیح: سفیان نے ابن ابی نجیح سے اس حدیث کو نہیں سنا لیکن کئی ثقات سفیان کی متابعت کرتے ہیں۔ اخرجه احمد 231/1، والطبرانی 11269، وابو یعلیٰ فی المسند (2494)

[9]..... بَاب الْإِغَارَةِ عَلَى الْعَدُوِّ

دشمن پر حملہ کرنے کا بیان

2489۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ ....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُغِيرُ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَكَانَ يَسْتَمِعُ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ. ❶

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی ﷺ فجر کی نماز کے وقت حملہ کرتے تھے۔ پہلے آپ توجہ سے سنتے اگر اذان کی آواز آتی تو حملے سے رک جاتے اگر اذان نہ سنتے تو حملہ کر دیتے۔

فوائد:...... (۱) حربی کافروں کو اچانک غفلت پر جالینا روا ودرست ہے (۲) مسلمانوں کو اپنی بستیوں میں اذان کا اہتمام کرنا چاہیے۔ یہ شعار اسلام ہے (۳) مسلمانوں کو دفاع کی بجائے جارحیت کی پالیسی اپنانی چاہیے کیونکہ جارحیت بہترین دفاع ہے۔

[10]..... بَاب فِي الْقِتَالِ عَلَى قَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ

نبی ﷺ کے اس قول کے موافق لڑائی کرنا کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے لڑوں حتی کہ وہ ''لا الہ الا اللہ'' کہ دیں''

2490۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ..........

سَمِعْتُ أَوْسَ بْنَ أَبِي أَوْسٍ الثَّقَفِيَّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ قَالَ وَكُنْتُ فِي أَسْفَلِ الْقُبَّةِ لَيْسَ فِيهَا أَحَدٌ إِلَّا النَّبِيُّ ﷺ نَائِمٌ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَسَارَّهُ فَقَالَ: ((اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ)). ثُمَّ قَالَ: ((أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ؟)) قَالَ شُعْبَةُ وَأَشُكُّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ بَلَى قَالَ: ((إِنِّي أُمِرْتُ

اوس بن ابو اوس ثقفی کہتے ہیں کہ میں ثقیف کے قاصدوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ اور میں قُبّہ کے نچلے حصہ میں تھا جہاں کوئی نہیں تھا صرف نبی ﷺ سوئے ہوئے تھے۔ اتنے میں آپ کے پاس ایک شخص آیا اس نے آپ ﷺ کے ساتھ آہستہ باتیں کیں آپ نے فرمایا: ''جاؤ اسے قتل کر دو۔'' پھر فرمایا: کیا وہ گواہی نہیں دیتا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں؟ شعبہ نے یہ لفظ بھی روایت کیے ہیں: اور بے شک محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ اس

---

❶ صحيح: اخرجه مسلم، كتاب الصلوٰة، باب الإمساك عن الإغارة على قوم فى دارالكفر (845) وابوداؤد، كتاب الجهاد، باب فى دعاء المشركين (2634)

أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِذَا قَالُوهَا حَرُمَتْ عَلَيَّ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا)). وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ قَالَ وَهُوَ الَّذِي قَتَلَ أَبَا مَسْعُودٍ قَالَ وَمَا مَاتَ حَتّٰى قَتَلَ خَيْرَ إِنْسَانٍ بِالطَّائِفِ .[1]

نے کہا: کیوں نہیں' آپ نے فرمایا: ''مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑائی کروں جب تک وہ 'لا الـه الا الله' نہ کہیں۔ جب کہہ دیں تو مجھ پر ان کے خون اور ان کے مال حرام ہیں۔مگر حق کے ساتھ ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔'' راوی کہتا ہے: یہ وہی آدمی تھا جس نے ابو مسعود کوقتل کیا۔ اور وہ نہیں مرا حتی کہ اس نے طائف کے ایک اچھے آدمی کوقتل کر دیا۔

فوائد:...... (۱) شھادتین کے اقرار سے آدمی کی جان و مال محفوظ ہو جاتا ہے کسی مسلم کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس آدمی کی اجازت کے بغیر اس کی کوئی شئے لے اگر چہ شھادتین کا اقرار دارالحرب میں ہی کیوں نہ کیا ہو۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پر یوں باب باندھتے ہیں "اذا اسلم قوم فی دارالحرب ولھم مال وارضون فھی لھم ." (بخاری 3058) جب کوئی قوم دارالحرب میں اسلام لے آئے تو ان کے مال و زمینیں انہیں کی ہوں گی۔ (۲) "الا بحقھا" سے مراد وہ جرائم ہیں جن کی اسلام نے سزا موت رکھی ہے جیسے کسی کو ناحق قتل کرنا، اسلام سے پھر جانا، شادی شدہ کا زنا کرنا۔ یہ ایسے حقوق ہیں جن کی بنا پر مسلمان کوقتل کرنا جائز ہے (دیکھئے آئندہ حدیث)

[11]..... بَاب لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ يَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ

''لا اله الا الله'' کا اقرار کرنے والے شخص کا خون حلال نہ ہونے کا بیان

2491۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ إِلَّا ثَلَاثَةِ نَفَرٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ

سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کا خون حلال نہیں جو 'لا الـه الا الله' کا اقرار کرتا ہو مگر ان تین آدمیوں سے کوئی ہو تو حلال ہے: ''جان کے بدلے جان' شادی شدہ زانی' اور جو اپنے دین کو چھوڑ

[1] صحیح: اخرجه الطیالسی 1/26 (37) والطبرانی فی الکبیر 1/218 (594) وابن ماجه، کتاب الفتن، باب الکف عمن قال لا اله الا الله (3929)

الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ)). ❶ کر جماعت سے الگ ہو جائے۔"

فوائد:...... ان تین جرائم پر قتل کی سزا کا مقرر ہونا یہ ان کے "من اکبر الکبائر" ہونے کی دلیل ہے چنانچہ ناحق قتل، حرام کاری اور ارتداد ان کی سنگینی ان کی سزاؤں سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔ (فافهم بهديك الله)

[12]..... بَاب فِي بَيَانِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ

نبی ﷺ کے قول "الصلوٰۃ جامعۃ" کا بیان

2492۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ تُفَقِّهُهُ قَالَ..........

حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ جَيْشَ الْأُمَرَاءِ .قَالَ: فَانْطَلَقُوا فَلَبِثُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمِنْبَرَ فَأَمَرَ فَنُودِيَ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ . ❷

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سرداروں کا ایک لشکر بھیجا وہ چلے گئے جب تک اللہ کو منظور تھا وہاں ٹھہرے پھر رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے اور حکم دیا تو اعلان کر دیا گیا "الصلوٰۃ جامعۃ۔"

فوائد:...... آپ ﷺ کا معمول تھا کہ کوئی بھی پیش آمدہ واقعہ جس کا تعلق کسی اجتماعی معاملے سے ہوتا آپ ﷺ نماز کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہ کے مشورے اسے سلجھا لیتے اور اگر نماز کا وقت نہ ہوتا تو صحابہ رضی اللہ عنہم کو جمع کرنے لیے (الصلاۃ جامعۃ) پکارا جاتا چنانچہ سبھی جمع ہو جاتے اور معاملہ طے کر لیا جاتا۔

[13]..... بَاب الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

مشورہ دینے والا امین ہے

2493۔ أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ....

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ)). ❸

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس سے مشورہ لیا جاتا ہے اسے امانت سمجھا گیا ہوتا ہے۔"

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الديات، باب قول الله تعالىٰ (أن النفس بالنفس والعين بالعين ......)(6878) ومسلم، كتاب القسامة والمحاربين، باب مايباح دم المسلم (4351)

❷ صحيح: اخرجه ابن سعد 26/1/3 والبيهقي في دلائل النبوة 367/4، واخرجه احمد299/5۔ 300

❸ حسن: اخرجه الترمذي، كتاب الآداب، باب إن المستشار مؤتمن (2823)

فوائد:...... مشورہ ایک امانت ہے لہٰذا جس سے وہ طلب کیا جائے تو اسے چاہیے کہ پوری دیانت داری سے اسے ادا کرے، دے کیونکہ کوئی امانت کی طرح اگر مشورہ پوری نیک نیتی سے نہ دے تو ایسا مستشار خائن، خائب وخاسر ہوگا۔(العیاذ باللہ)

[14]..... بَاب فِي الْحَرْبِ خُدْعَةٌ

لڑائی کے دھوکہ ہونے کا بیان

2494۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ..........

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ غَزْوَةً وَرَّى بِغَيْرِهَا. ❶

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جہاد کا ارادہ کرتے تو توریہ فرماتے تھے۔"

فوائد:...... (۱) توریہ ہے کہ ارادہ کوئی اور ہو اور ظاہر کچھ اور کیا جائے (۲) جنگ میں جھوٹ بولنا، توریہ کرنا جائز ہے۔

[15]..... بَاب الشِّعَارِ

شعار کے متعلق

2495۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ..........

عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَارَزْتُ رَجُلًا فَقَتَلْتُهُ فَنَفَّلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَلَبَهُ فَكَانَ شِعَارُنَا مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَمِتْ يَعْنِي اقْتُلْ. ❷

ایاس بن سلمۃ رضی اللہ عنہ بن اکوع اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص سے مقابلہ کیا اور اسے قتل کر ڈالا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا مال مجھے دے دیا۔ خالد بن ولید کے ساتھ ہمارا شعار 'امت' یعنی 'مار ڈالو' تھا۔

فوائد:...... (۱) اگر حربی کافر کا قاتل معین ہو تو اس مقتول کافر کا سارا سامان قاتل مسلمان کا ہوگا (۲) اگر ساتھیوں کی پہچان مشکل ہو تو بعض الفاظ کو علامت مقرر کر لینا مسنون ہے۔

---

❶ صحيح : أخرجه ابو داؤد، كتاب الجهاد، باب المكر في الحرب (2637) وابن ابى شيبه 12/529۔ 530

❷ متفق عليه : البخارى، كتاب الجهاد، باب الحربى، اذا دخل دار الإسلام بغير أمان (3051) و مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب استحقاق القاتل سلب القتيل (1754)

[16]..... بَاب فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ شَاهَتِ الْوُجُوهُ

نبی ﷺ کا فرمان: چہرے بگڑ جائیں کا بیان

2496۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ أَبِي هَمَّامٍ ....

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفِهْرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ حُنَيْنٍ فَكُنَّا فِي يَوْمٍ قَائِظٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَنَزَلْنَا تَحْتَ ظِلَالِ الشَّجَرِ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ ثُمَّ أَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ قَالَ فَحَدَّثَنِي الَّذِي هُوَ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنِّي أَنَّهُ ضَرَبَ بِهِ وُجُوهَهُمْ وَقَالَ: ((شَاهَتِ الْوُجُوهُ))فَهَزَمَ اللّٰهُ الْمُشْرِكِينَ قَالَ يَعْلَى فَحَدَّثَنِي أَبْنَاؤُهُمْ أَنَّ آبَائَهُمْ قَالُوا فَمَا بَقِيَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا امْتَلَأَتْ عَيْنَاهُ وَفَمُهُ تُرَابًا. [1]

ابوعبدالرحمٰن فہری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم غزوہ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ اور اس دن سخت گرمی تھی۔ ہم درختوں کے سائے میں اترے پھر سارا واقعہ بیان کیا۔ پھر آپ نے مٹی سے مٹھی بھر لی ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں مجھے اس شخص نے بتایا جو میری نسبت آپ کے قریب تھا۔ کہ وہ مٹی آپ نے ان کے چہروں پر ماری اور فرمایا: ''منہ بگڑ گئے۔'' پھر اللہ تعالی نے کافروں کو شکست دی۔ یعلی کہتے ہیں: ''مجھے مشرکوں کے بیٹوں اور آبا و اجداد نے بتایا کہ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں تھا جس کی آنکھیں اور منہ مٹی سے نہ بھر گئے ہو۔''

فوائد:...... یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا کہ آپ ﷺ کی ہتھیلی بھر مٹی سبھی کفار کے منہ اور آنکھیں بھر گئی اگر ایسے معجزے عقل میں نہ سما سکیں تو عقل کا علاج کرنا چاہیے نہ کہ خود ٹیڑھی راہ کو اختیار کر کے ان کا ہی انکار کر دیا جائے جیسا کہ بعض اہل اھواء کا وطیرہ وشیوہ ہے۔

[17]..... بَاب فِي بَيْعَةِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی بیعت کرنے کا بیان

2497۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ ....

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ مَعَهُ فِي مَجْلِسٍ:

سیّدنا عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جگہ میں تھے آپ نے فرمایا: ''مجھ سے اس

[1] اسناده قوی : اخرجه احمد 286/5، وأبوداؤد، كتاب الأدب، باب الرجل ينادى الرجل فيقول لبيك (5233)

((بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ)). قَالَ: فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذٰلِكَ. [1]

بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے نہ چوری کرو گے نہ زنا کرو گے اور نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے نہ اپنے ہاتھ اور پاؤں سے بہتان باندھو گے جو اس کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے جس نے ان کے علاوہ کوئی بات کی پھر اللہ نے اس کی پردہ پوشی کی تو اس کا معاملہ اللہ پر ہے چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو معاف کردے اور جس نے ان میں سے کوئی گناہ کیا پھر دنیا میں اسے اس کی سزا مل گئی۔ تو وہ اس کے لیے کفارہ ہے۔'' عبادة رضی اللہ عنہ بن صامت کہتے ہیں: '' ہم نے ان باتوں پر آپ سے بیعت کی۔''

فوائد:...... (۱) کبیرہ گناہ توبہ سے تو معاف ہو ہی جاتے ہیں لیکن اگر توبہ نہ کی گئی ہو تو پھر بھی اللہ کی رحمت شامل حال ہو تو ان کے کفارے کی امید کی جاسکتی ہے البتہ شرک کی بلا توبہ معافی نہیں قرآن میں اس مضمون کا بیان یوں ہے ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ (النساء: ۴۸) اللہ اپنے ساتھ شرک کو معاف نہیں کرتا اور اس کے علاوہ بقیہ بخش دیتا ہے جس کے لیے چاہے۔
(۲) حدود گناہوں کے کفارے کا باعث ہیں حد لگ جانے کے بعد بندہ اس گناہ سے بری الذمہ ہوجاتا ہے۔

[18]..... بَابٌ فِي بَيْعَةِ أَنْ لَا يَفِرُّوا

جنگ سے نہ بھاگنے پر لوگوں سے بیعت لینے کا بیان

2498۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ آخِذٌ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ وَلَمْ

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ہم حدیبیہ کے روز ایک ہزار چار سو تھے۔ ہم نے آپ کی بیعت کی اور عمر رضی اللہ عنہ درخت کے نیچے آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ وہ کیکر کا درخت تھا۔ ہم نے آپ سے اس بات پر بیعت کی کہ

[1] متفق عليه: البخاري، كتاب الإيمان، باب (11) الحديث (18) ومسلم، كتاب الحدود، باب الحدود كفارات لأهلها (4436)

نُبَايِعُهُ عَلَى الْمَوْتِ . ❶

لڑائی سے نہ بھاگیں گے اور مرنے پر ہم نے آپ سے بیعت نہیں کی۔"

فوائد:...... (۱) حدیبیہ میں مسلمانوں کی تعداد ۱۴۰۰ تھی۔ (۲) لڑائی کے وقت امام بیعت لے سکتا ہے (۳) حدیبیہ کے موقع پر عدم فرار پر بیعت ہوئی تھی۔

[19]..... بَابٌ فِي حَفْرِ الْخَنْدَقِ
خندق کھودنے کے متعلق

2499۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ قَالَ ....

سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ وَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا إِنَّ الْأُولَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا وَإِنْ أَرَادُوْا فِتْنَةً أَبَيْنَا وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ . ❷

سیّدنا براء رضی اللہ عنہ بن عازب کہتے ہیں کہ احزاب کے دن رسول ﷺ ہمارے ساتھ مٹی پھینک رہے تھے اور آپ کی بغلوں کی سفیدی مٹی سے چھپ گئی تھی۔ اور آپ فرما رہے تھے: "اے اللہ! اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ نہ صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے لہٰذا تو ہمیں اطمینان نصیب فرما اگر ہم دشمنوں سے ملیں تو ہمیں ثابت قدم رکھنا انہوں نے ہم پر زیادتی کی ہے اگر وہ فساد کرنا چاہیں گے تو ہم انہیں روکیں گے۔" اسے بلند آواز سے کہتے تھے۔

فوائد:...... (۱) رسول اللہ ﷺ دورِ حاضر کے مشائخ وقائدین کے برعکس عوام کے ساتھ مل جل رہنا پسند فرماتے اور اجتماعی کاموں میں ان کا ہاتھ بٹاتے تھے (۲) اللہ کے رسول ﷺ نے کبھی اشعار نہیں کہے اور نہ ہی یہ آپ ﷺ کے شایانِ شان تھا لیکن جنگ ایسا موقع ہے جس میں آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہمتیں بندھانے کے لیے اور ان کو ابھارنے کے لیے اس سے بھی گریز نہیں کیا جس سے جہاد کے مقام کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

---

❶ صحیح: اخرجه مسلم، كتاب الإمارة، باب استحباب مبايعه الإمام الجيش عند ارادة القتال (4784)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الجهاد، والسير، باب حفر الخندق (2836) ومسلم، كتاب الجهاد، باب غزوة الأحزاب وهي الخندق (4646)

[20]..... بَاب كَيْفَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ

نبی ﷺ کے مکہ میں داخل ہونے کی کیفیت کا بیان

2500ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَالِدِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ مِغْفَرٌ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَذَا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اقْتُلُوهُ)). ❶

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ فتح کے دن مکہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر پر خود تھی جب آپ نے اسے اتارا تو ایک آدمی نے آکر آپ سے پوچھا: ''یا رسول اللہ! ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے قتل کر ڈالو۔''

فوائد:...... (۱) دفاع کے لیے جنگی لباس، خود وغیرہ پہننا جائز ہے توکل کے خلاف نہیں (۲) ابن خطل ان اشخاص میں تھا جن کو آپ ﷺ نے قتل کرنے کا حکم دیا تھا۔

[21]..... بَاب فِي قَبِيعَةِ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے دستہ کا بیان

2501ـ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ ....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قَبِيعَةُ سَيْفِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ قَالَ عَبْد اللّٰهِ هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ خَالَفَهُ قَالَ قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَزَعَمَ النَّاسُ أَنَّهُ هُوَ الْمَحْفُوظُ. ❷

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی تلوار کا دستہ چاندی کا تھا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ ہشام دستوائی نے (جریر کی) مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ قتادہ نے سعید بن ابی حسن سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں یہی محفوظ ہے۔

فوائد:...... (۱) ''قبیعة السیف'' اس میں مختلف اقوال ہیں (ا) یہ تلوار کے قبضے کو کہتے ہیں (ب) تلوار کے نچلے حصے کو (ج) یہ تلوار کے قبضے کے سرے کو کہا جاتا ہے اور یہی راجح ہے۔ (۲) اسلحے میں چاندی کا استعمال درست ہے۔

---

❶ متفق علیه: اخرجه البخاری، کتاب الجهاد، باب قتل الأسیر (3044) ومسلم، کتاب الحج، باب جواز دخول المکة بغیر احرام (3295)

❷ صحیح: اخرجه ابوداؤد، کتاب الجهاد، باب، فی السیف یحلی (2583) والترمذی، کتاب الجهاد، باب ماجاء فی السیوف وحلیتها (1691) والطحاوی فی مشکل الآثار 166/2

[22]..... بَاب أَنَّ النَّبِيَّ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ ﷺ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَةً

نبی ﷺ کے کسی قوم پر غالب آنے کے بعد لڑائی کے میدان میں رسول اللہ ﷺ کے تین دن ٹھہرنے کا بیان

2502۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ ....

عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَحَبَّ أَنْ يُقِيمَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا. ❶

سیّدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کسی قوم پر غالب آتے۔ تو پسند کرتے تھے کہ میدان جنگ میں تین دن ٹھہریں۔

فوائد:...... فتح حاصل کر لینے کے بعد دشمنان دین جنگ کے مقام میں تین ایام قیام کرنا مستحب ہے یہ ان پر رعب وھیبت طاری کرنے کا باعث ہے۔

[23]..... بَاب فِي تَحْرِيقِ النَّبِيِّ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ

نبی ﷺ کے قبیلہ بنونضیر کے کھجوروں کے باغ جلا دینے کا بیان

2503۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ. ❷

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے قبیلہ بنونضیر کا کھجوروں کا باغ جلا دیا۔

فوائد:...... بنونضیر کی سرکشی پر جب آپ ﷺ نے ان کا محاصرہ کیا تو کھجور کے درخت درمیان میں حائل تھے اور اوٹ کا باعث بن رہے لہٰذا آپ ﷺ نے انہیں کاٹنے کا حکم دے دیا جس سے ایک تو ان کی آڑ ختم ہوگئی دوسرا انہیں اپنی مغلوبیت کا بھرپور احساس ہوگیا جس سے انہوں نے قلعہ سے باہر آنا قبول کرلیا اور اللہ نے آپ ﷺ کے اس فعل کو یوں شرف قبولیت سے نوازا۔ قرآن میں ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ﴾ کھجوروں کو تمہارا کاٹنا اور کھڑی چھوڑ دینا یہ اللہ کی اجازت سے ہی ہوا جس سے معلوم ہوا کہ کھیتی و باغات کو ضرورت کی بنا پر ضائع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

---

❶ متفق عليه: البخاری، كتاب الجهاد، باب من غلب على العدو و أقام فی عرصتهم ثلاثاً (3065) ومسلم، فی الجنة وصفة نعيمها (2875)

❷ متفق عليه: البخاری، كتاب الجهاد، باب حرق الدور والنخيل (3031) ومسلم، كتاب الجهاد، السير، باب جواز قطع اشجار الكفار و تحريقها (4527)

[24]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ التَّعْذِيبِ بِعَذَابِ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کی عذاب والی چیزوں سے سزا دینے کی ممانعت کا بیان

2504۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الدَّوْسِيِّ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَقَالَ: ((إِنْ ظَفِرْتُمْ بِفُلَانٍ وَفُلَانٍ فَحَرِّقُوهُمَا بِالنَّارِ)) حَتّٰى إِذَا كَانَ الْغَدُ بَعَثَ إِلَيْنَا فَقَالَ ((إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ بِتَحْرِيقِ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ ثُمَّ رَأَيْتُ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا اللّٰهُ فَإِنْ ظَفِرْتُمْ بِهِمَا فَاقْتُلُوهُمَا)). [1]

سیدنا ابو ہریرۃ دوسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایک دستے کے ساتھ بھیجا اور فرمایا: ''اگر تم فلاں اور فلاں شخص کو پاؤ تو انہیں آگ سے جلا دینا پھر دوسرے دن ہمارے پاس ایک آدمی کو یہ کہہ کر بھیجا کہ میں نے تمہیں ان دو شخصوں کو جلا دینے کا حکم دیا تھا۔ پھر میں نے خیال کیا کہ اللہ کے علاوہ کسی کو یہ لائق نہیں کہ وہ کسی کو آگ سے سزا دے لہٰذا اگر تم انہیں پالو تو قتل کر دینا۔''

فوائد:...... ایسی سزائیں جن کا تذکرہ قرآن وحدیث سے ہمیں ملتا ہے جو کہ مجرموں، کافروں کو رب ذوالجلال کی طرف سے دی جائیں گی کسی انسان کے جائز نہیں کہ ویسی سزائیں کسی اور کے لیے تجویز کرے اس میں رب کی برابری کا شائبہ ہے لہٰذا یہ حرام ہیں (واللہ اعلم)

[25]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

عورتوں اور بچوں کے قتل کی ممانعت کا بیان

2505۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وُجِدَ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ امْرَأَةٌ مَقْتُولَةٌ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ایک غزوہ میں ایک عورت قتل کی ہوئی ملی تو رسول

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الجهاد، باب يعذب بعذاب الله (3016) وابو داؤد، كتاب الجهاد، باب كراهية حرق العدو بالنار (2674) والترمذي، كتاب السير، باب حرق بالنار (1571)

فَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ . ❶

اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع کر دیا۔

فوائد:...... اسلام نے ''محبت اور جنگ میں سبھی کچھ جائز ہے'' کے کلیے کا رد کرتے ہوئے جنگ کی بھی حدود و قیود مقرر کی ہیں ایک مسلم کے لیے ان حدود و قیود کا پابند رہنا ضروری ہے ورنہ مسلم کے لیے جہاد جیسا عظیم عمل اجر کی بجائے خسارے کا باعث بن سکتا ہے انہیں قیود میں سے ایک یہ ہے کہ بے ضرر لوگ یعنی عورتوں اور بچوں کو نہیں چھیڑنا انہیں قتل نہیں کرنا۔

2506۔ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ..........

عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَظَفِرَ بِالْمُشْرِكِينَ فَأَسْرَعَ النَّاسُ فِي الْقَتْلِ حَتّٰى قَتَلُوا الذُّرِّيَّةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ:((مَا بَالُ أَقْوَامٍ ذَهَبَ بِهِمُ الْقَتْلُ حَتّٰى قَتَلُوا الذُّرِّيَّةَ أَلَا لَا تُقْتَلَنَّ ذُرِّيَّةٌ ثَلَاثًا)). ❷

سیّدنا اسود بن سریع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں گئے لوگوں نے مشرکوں کو پایا تو لوگ جلدی جلدی قتل کرنے لگے۔ حتی کہ بچوں کو بھی قتل کر ڈالا نبی ﷺ کو اس کی خبر ملی تو آپ نے فرمایا: ''ان لوگوں کا کیا حال ہے۔ جن کو قتل کرنے کے شوق نے یہاں تک پہنچا دیا کہ وہ بچوں کو بھی قتل کر ڈالا۔ خبردار! بچوں کو مت قتل کرو تین دفعہ فرمایا۔''

[26]..... بَاب حَدِّ الصَّبِيِّ مَتَى يُقْتَلُ

لڑکے کی حد جب وہ قتل کیا جائے

2507۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ....

عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَئِذٍ فَمَنْ أَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ تُرِكَ فَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ

سیّدنا عطیہ قرظی کہتے ہیں ہم قریظہ کے دن نبی ﷺ کے سامنے پیش کیے گئے۔ جس کی ناف کے نیچے بال تھے وہ قتل کر دیا گیا جس کے نہیں تھے وہ چھوڑ دیا گیا۔ میں ان

---

❶ متفق عليه : البخاري، كتاب الجهاد، باب قتل الصبيان في الحرب (3014) ومسلم، كتاب الجهاد، باب تحريم قتل النساء والصبيان في الحرب (4522، 4523)

❷ صحيح : صحيح ابن حبان (132) واخرجه ابوداؤد۔

لَمْ يُنْبِتُ الشَّعْرَ فَلَمْ يَقْتُلُونِي يَعْنِي يَوْمَ قُرَيْظَةَ .❶ میں سے تھا جن کے بال نہیں تھے لہٰذا انہوں نے مجھے قتل نہ کیا۔

فوائد:...... عطیہ رضی اللہ عنہ یہ بنوقریظہ کے فرد تھے جو کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے کی بنا پر بچ گئے تھے کہ لڑائی کے قابل مردوں کو قتل کر دیا جائے اور بچوں کو چھوڑ دیا جائے تو بچوں کی پہچان کا یہ طریقہ اپنایا گیا کہ زیرناف بال دیکھے گئے جس کے ہوئے وہ بالغ مرد شمار ہوا جب کہ دوسرے بچے۔ تو ان بچوں میں سے ایک مذکورہ عطیہ بھی تھے۔

[27]..... بَاب فِي فِكَاكِ الْأَسِيرِ
قیدیوں کو چھڑانے کا بیان

2508۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ ....

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فُكُّوا الْعَانِيَ وَأَطْعِمُوا الْجَائِعَ)).❷ سیّدنا ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیدی کو آزاد کرو اور بھوکے کو کھلاؤ۔''

فوائد:...... رسول اللہ ﷺ جمیع پیغمبروں سے رفیع الشان تھے اس لیے آپ ﷺ کو خصوصی امتیازات سے نوازا گیا۔ وہ امتیازات مذکورہ حدیث کے مطابق درج ذیل تھے (ا) آپ ﷺ جمیع کائنات کی طرف مبعوث تھے جبکہ دوسرے پیغمبر خاص قوم یا بستی کی طرف بھیجے جاتے تھے (ب) آپ ﷺ کے لیے ساری زمین مسجد یعنی آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے امتی جہاں نماز کا وقت ہو نماز ادا کر سکتے ہیں اسی طرح پانی کی عدم دستیابی کی بنا پر مٹی سے تیمّم کر سکتے ہیں (ج) سابقہ قوموں وانبیاء رضی اللہ عنہم اجمعین کے لیے غنائم حلال نہ تھیں بلکہ وہ مال غنیمت اکٹھا کر کے ایک میدان میں ڈھیر کر دیتے آسمان سے آگ آتی اسے کھا جاتی جبکہ اللہ نے اس امت کی فقیری مفلسی دیکھ کر اس کے لیے وہ حلال کر دی (د) پیدل یا سوار ایک ماہ میں جتنی مسافت طے کر سکتا ہے اتنی دور سے دشمن آپ ﷺ سے خوفزدہ رہتا تھا (ھ) ہر پیغمبر کو دنیا میں ایک مقبول دعا کا اختیار دیا گیا جو کہ ہر ایک نے کر لی جبکہ ہمارے رفیع الشان پیغمبر ﷺ نے وہ دعا قیامت کے لیے محفوظ کر لی تاکہ اپنی امت کو معاف کروا سکیں۔

---

❶ صحيح على شرط البخاري: ابوداؤد، كتاب الحدود، باب في الغلام، يصيب الحد (4404) والترمذي، كتاب السير، باب ماجاء في النزول على الحكم (1584)

❷ صحيح البخاري، كتاب الجهاد، باب فكاك الأسير (3046) صحيح ابن حبان (4780)

[28]..... بَاب فِي فِدَاءِ الْأُسَارَى

قیدیوں کے فدیہ دینے کا بیان

2509۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ..........

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَادَى رَجُلًا بِرَجُلَيْنِ . ❶

سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے بدلہ میں دو شخص دیئے۔

[29]..... بَاب الْغَنِيمَةِ لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ قَبْلَنَا

ہم سے پہلے غنیمت کا مال کسی کے لئے حلال نہ ہونے کا بیان

2510۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ..........

عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي بُعِثْتُ إِلَى الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ شَهْرًا يُرْعَبُ مِنِّي الْعَدُوُّ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَقِيلَ لِي سَلْ تُعْطَهْ فَاخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي وَهِيَ نَائِلَةٌ مِنْكُمْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى مَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا)). ❷

سیّدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی تھیں۔ مجھے سرخ وسیاہ سب کے لئے نبی بنایا گیا۔ میرے لئے تمام زمین (نماز پڑھنے کے لیے) مسجد اور پاک بنائی گئی۔ میرے لئے غنیمت کا مال حلال کیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھا۔ مجھے ایک مہینے کی مسافت کے رعب سے مدد دی گئی۔ دشمن مجھ سے ایک ماہ کی مسافت پر ڈر جاتا ہے۔ مجھ سے کہا گیا۔ جو مانگو دیا جائے گا میں نے اپنی اس دُعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لئے رکھا ہے اور وہ تم سے اِن شاء اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے ہوگی جو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتا ہو۔ (ان شاء اللہ)

---

❶ صحيح: اخرجه مسلم، كتاب النذور، باب لا وفاء لنذر في معصية ولا فيما لايملك العبد (1641) صحيح ابن حبان (4391)

❷ صحيح: صحيح ابن حبان (6462) واخرجه احمد 148/5

[30]..... بَاب قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ فِي بِلَادِ الْعَدُوِّ

دشمن کے ملک میں مال غنیمت تقسیم کرنے کا بیان

2511۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ ....

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ بِالْجِعْرَانَةِ قَالَ عَبْد اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فِي الْإِسْنَادِ. ❶

ابو وائل کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حنین کا مال غنیمت جعرانہ کے مقام پر تقسیم کیا۔ عبداللہ دارمی کہتے ہیں: سند میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔

فوائد:...... ثابت ہوا غنائم کو اکٹھا کر کے دارالسلام میں لے کر آنا ضروری نہیں، اگر حاجت ہو غنائم راستے میں اسی سرزمین پر تقسیم کی جاسکتی ہیں۔

[31]..... بَاب فِي قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ كَيْفَ تُقْسَمُ

مال غنیمت کی تقسیم کے طریقہ کا بیان

2512۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنِ الْحَكَمِ..........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ فَتْحَ خَيْبَرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ فَوَقَعْنَا فِي رِحَالِهِمْ فَابْتَدَرَ النَّاسُ مَا وَجَدُوا مِنْ جُزُورٍ قَالَ: فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ بِأَسْرَعَ مِنْ أَنْ فَارَتِ الْقُدُورُ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأُكْفِئَتْ قَالَ ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَ لِكُلِّ عَشَرَةٍ شَاةً قَالَ: وَكَانَ بَنُو فُلَانٍ مَعَهُ تِسْعَةً وَكُنْتُ وَحْدِي فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِمْ فَكُنَّا

عبدالرحمن بن ابولیلیٰ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی فتح میں حاضر تھا مشرکوں کو شکست ہوئی ہم ان کے گھروں میں ٹوٹ پڑے۔ لوگوں نے بکریاں وغیرہ جو چیز ہاتھ لگی اٹھائی۔ پھر کچھ ہی دیر بعد ہانڈیاں پکنے لگیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اور وہ الٹ دی گئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت تقسیم کیا اور دس آدمیوں کو ایک بکری دی۔ قبیلہ بنوفلاں کے پاس نو آدمی تھے اور میں اکیلا تھا پھر میں نے ان کی طرف مڑ کر دیکھا ہم دس آدمی تھے جن کے پاس ایک بکری تھی۔ عبداللہ کہتے ہیں: مجھے معلوم

❶ صحيح : أخرجه احمد 427/1، 456 وفتح البارى 521/6، صحيح ابن حبان (6576)

عَشْرَةً بَيْنَنَا شَاةٌ قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بَلَغَنِي أَنَّ صَاحِبَكُمْ يَقُولُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ كَأَنَّهُ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَحْفَظْهُ. ❶

ہوا ہے کہ تمہارا ساتھی کہتا ہے: صحیح عن قیس بن مسلم سے ہے گویا کہ وہ کہتے ہیں کہ انہیں یاد نہیں رہا۔

2513- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ..........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ فَأُلِّفْتُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الصَّوَابُ عِنْدِي مَا قَالَ زَكَرِيَّا فِي الْإِسْنَادِ. ❷

عبدالرحمن بن ابولیلیٰ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ سے سابق حدیث کی طرح بیان کرتے ہیں۔(اس میں ہے))فرماتے ہیں کہ مجھے ان سے جوڑ دیا گیا۔ ابومحمد دارمی کہتے ہیں: ''میرے نزدیک صحیح وہ ہے جو زکریا نے دوسری حدیث کی سند میں کہا۔''

[32]..... بَاب سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى

رشتہ داروں کے حصہ کا بیان

2514- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ..........

عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّكَ سَأَلْتَ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى الَّذِي ذَكَرَهُ اللّٰهُ وَإِنَّا كُنَّا نَرَى أَنَّ قَرَابَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ هُمْ فَأَبَى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا. ❸

یزید بن ہرمز کہتے ہیں بخدہ بن عامر نے ابن عباس کو خط لکھ کر اس سے چند باتیں پوچھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب دیا: ''تم نے مجھ سے ذی القربیٰ کے حصوں کے متعلق پوچھا جس کا اللہ نے ذکر کیا۔ ہمارا خیال تھا ہم حضور ﷺ کے رشتہ دار ہیں۔ تو ہماری قوم نے انکار کر دیا۔

فوائد:...... مذکورہ حدیث میں اس آیت کی طرف اشارہ ہے ﴿وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ﴾ (انفال:41)

❶ صحیح: امام دارمی نے اسے معلل قرار دیا ہے جبکہ وہ علت قارح نہیں ہے۔ آئندہ سند ملاحظہ کریں۔

❷ اسناده صحيح: اخرجه احمد 348/4، والطبراني في الأوسط (509)

❸ صحيح: اخرجه مسلم، كتاب الجهاد، باب النساء الغازيات يرضخ لهن (4661، 4662، 4663، 4664، 4665، 4666) والترمذي، كتاب السير، باب من يعطى الفئى (1556)

جان لو جو بھی تم غنیمت حاصل کرو اس کا ''خمس'' پانچواں حصہ اللہ، اس کے رسول، قریبی اعزہ، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے۔ تو نجدہ رحمۃ اللہ علیہ کا سوال قریبی رشتہ داروں بارے تھا کہ ان سے کون مراد ہیں جن کو مالِ غنیمت کے پانچویں حصے میں سے نوازا جاتا ہے تو جواب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

[33].....بَاب فِي سُهْمَانِ الْخَيْلِ

گھوڑے کے حصوں کا بیان

2515۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَسْهَمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةَ أَسْهُمٍ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا. ❶

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن سوار کو تین حصے دیئے اور پیدل کو ایک حصہ دیا۔

فوائد:...... (۱) ایک شاہسوار جو کارگزاری انجام دے سکتا ہے پیدل کے لیے وہ ممکن نہیں، لہٰذا گھڑسوار تین جب کہ پیدل کو ایک حصہ ملے گا (۲) گھڑسوار پیدل کے مقابلے میں تین گُنا زیادہ فعال ہوتا۔

2516۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ..........

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ. ❷

نافع ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سابق حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[34]..... بَاب فِي الَّذِي يَقْدَمُ بَعْدَ الْفَتْحِ هَلْ يُسْهَمُ لَهُ

جو فتح کے بعد آئے اسے حصہ دیا جائے کہ نہیں؟

2517۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ ....

---

❶ متفق عليه: البخارى، كتاب الجهاد، باب سهام الفرس (2863) ومسلم، كتاب الجهاد والسير، باب كيفية قسمة الغنيمة بين الحاضرين (4561)

❷ صحيح: سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَغْنَمًا إِلَّا قَسَمَ لِي إِلَّا يَوْمَ خَيْبَرَ فَإِنَّهَا كَانَتْ لِأَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ خَاصَّةً وَكَانَ أَبُو مُوسٰى وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَاءَا بَيْنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَخَيْبَرَ . ❶

سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب بھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غنیمت کے مال میں حاضر ہوا آپ نے میرا حصہ رکھا مگر خیبر کے روز وہ خاص حدیبیہ والوں کے لئے تھا۔ راوی کہتا ہے: ابوموسیٰ اور ابوہریرۃ حدیبیہ کے درمیان میں آئے تھے۔

[35]..... بَاب فِي سِهَامِ الْعَبِيدِ وَالصِّبْيَانِ

غلام اور بچے کے حصہ کا بیان

2518۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا حَفْصٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ ....

عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ وَأَنَا عَبْدٌ مَمْلُوكٌ فَأَعْطَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ وَأَعْطَانِي سَيْفًا فَقَالَ: ((تَقَلَّدْ بِهٰذَا)) . ❷

سیّدنا عمیر رضی اللہ عنہ آبو اللحم کے آزاد کردہ غلام کہتے ہیں میں خیبر میں حاضر ہوا ان دنوں میں غلام تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ گھر کے استعمال کی چیزیں دیں اور ایک تلوار دی اور فرمایا: ''اسے لٹکا لو۔''

فوائد:...... (۱) '' خُرثِيّ '' یہ کم تر سامان کے لیے بولا جاتا ہے اور اسی طرح گھریلو سامان کو بھی ''خُرثی'' کہا جاتا ہے۔ (۲) غلام کو غنیمت میں سے حصہ نہیں ملے گا بلکہ اس کی فقط حوصلہ افزائی ہی کی جائے گی۔

[36]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ

تقسیم سے پہلے مال غنیمت بیچنے کی ممانعت کا بیان

2519۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ وَمَكْحُولٍ ....

---

❶ اسناده ضعيف : علی بن زید ضعیف راوی ہے، اخرجه احمد 535/2

❷ صحيح : صحيح ابن حبان (4831)اخرجه ابو داؤد، كتاب الجهاد، باب المرأة والعبد يحذيان من الغنيمة (2730) والترمذي، كتاب السير، باب هل يسهم للعبد (1557)

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ تُبَاعَ السِّهَامُ حَتَّى تُقْسَمَ. ❶

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے تقسیم سے پہلے مال غنیمت کے حصے بیچنے سے منع فرمایا۔

فوائد:...... حصہ ملنے سے قبل بیچنا اس میں چونکہ غرر، دھوکہ کا احتمال ہے لہٰذا یہ ممنوع ہے۔

[37]..... بَابٌ فِي اسْتِبْرَاءِ الْأَمَةِ

لونڈی کے استبراء کا بیان

2520۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ مَوْلَى لِتُجَيْبَ قَالَ ....

حَدَّثَنِي حَنَشٌ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ غَزَوْنَا الْمَغْرِبَ وَعَلَيْنَا رُوَيْفِعُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ فَافْتَتَحْنَا قَرْيَةً يُقَالُ لَهَا جَرْبَةُ فَقَامَ فِينَا رُوَيْفِعُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ خَطِيبًا فَقَالَ إِنِّي لَا أَقُومُ فِيكُمْ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِينَا يَوْمَ خَيْبَرَ حِينَ افْتَتَحْنَاهَا فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَأْتِي شَيْئًا مِنَ السَّبْيِ حَتَّى يَسْتَبْرِئَهَا)). ❷

سیدنا حنش صنعانی کہتے ہیں ہم نے ملک شام میں جہاد کیا۔ ہمیں رویفع بن ثابت انصاری نے وعظ سنایا۔ ہم نے ایک بستی فتح کی جسے جربہ کہتے ہیں۔ ہمارے ہاں رویفع بن ثابت نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ تو کہا: میں تمہیں وہی باتیں بتاؤں گا جو رسول اللہ ﷺ سے سنیں۔ جس دن ہم نے خیبر فتح کیا تو آپ نے ہمیں وعظ سنایا کہ جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ وہ کسی قیدی عورت سے صحبت نہ کرے حتیٰ کہ وہ استبراء کرے۔"

فوائد:...... (۱) "استبراء" کا مطلب ہے رحم کی صفائی جانچنے کے لیے لونڈی کا ایک مدت تک انتظار کرنا (الفقه الاسلامی وادلته 2709/9) (۲) جنگ میں حاصل ہونے والی لونڈی کو استبراء رحم کے بغیر استعمال کرنا اس سے جماع کرنا ممنوع ہے ضروری ہے کہ اس کے استبراء رحم کے لیے ایک حیض تک انتظار کیا جائے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: "ولا توطأ حامل حتى تضع ولا غير ذات حمل

---

❶ صحیح: مکحول نے ابو امامہ کو دیکھا تو ہے جبکہ سماع ثابت نہیں لیکن اس کی متابعت موجود ہے، اخرجه الطبرانی فی الکبیر 154/8 (7594)

❷ اسناده ضعیف: جبکہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح ابن حبان (4850) واخرجه ابن ابی شیبه 436/12 (15169)

حتى تحيض حيضة. " (صحيح؛ ابو داؤد) حاملہ سے وضع حمل سے قبل جبکہ غیر حاملہ سے ایک حیض گزرنے سے قبل وطی، جماع نہ کیا جائے۔

[38]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ وَطْءِ الْحُبَالَى

حاملہ لونڈیوں سے صحبت کی ممانعت کا بیان

2521۔ أَخْبَرَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ أَبِي عُمَرَ الشَّامِيِّ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى امْرَأَةً مُجِحَّةً يَعْنِي حُبْلَى عَلَى بَابِ فُسْطَاطٍ فَقَالَ: ((لَعَلَّهُ قَدْ أَلَمَّ بِهَا؟)). قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنَةً تَدْخُلُ مَعَهُ قَبْرَهُ كَيْفَ يُوَرِّثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ وَكَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ)). [1]

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خیمے کے دروازے پر ایک مجحہ یعنی حاملہ عورت دیکھی۔ تو آپ نے فرمایا: "شاید اس سے کسی نے صحبت کی ہے۔" لوگوں نے کہا: "جی ہاں۔" آپ نے فرمایا: "میں نے ارادہ کیا ہے کہ اسے ایسی لعنت پہنچاؤں جو قبر تک اس کے ساتھ جائے۔ بچے کو کیسے وارث بنائے گا۔ حالانکہ وہ اس کے لئے جائز نہیں۔ اور کس طرح اس سے خدمت لے گا حالانکہ وہ اس کے لئے جائز نہیں۔"

فوائد:...... حاملہ لونڈیوں کو روندنا ان سے تعلقات قائم کرنا سخت معیوب ہے اس سے سختی سے روکا گیا ہے کیونکہ یہ ایک تو غیر کی اولاد کو اپنا وارث بنانے یا اپنا خادم بنانے کے مترادف ہے جو کہ ممنوع ہے۔ کیونکہ جب مالک کا اس لونڈی سے تعلق قائم ہو گیا تو اب چاہے لونڈی پیٹ میں پہلے ہی نطفہ موجود ہے لیکن مالک کے ہاں بچہ تولد ہونیکی کی صورت میں وہ اسی کا متصور ہوگا۔

[39]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا

ماں کو بچے سے جدا کرنے کی ممانعت کا بیان

2522۔ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قِرَاءَةً عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنَادَةَ ....

---

[1] صحيح: أخرجه مسلم، كتاب النكاح، باب تحريم وطء الحامل المسبية (3547) وابوداؤد، كتاب النكاح، باب في وطء السبايا (2156)

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ كَانَ فِي جَيْشٍ فَفُرِّقَ بَيْنَ الصِّبْيَانِ وَبَيْنَ أُمَّهَاتِهِمْ فَرَآهُمْ يَبْكُونَ فَجَعَلَ يَرُدُّ الصَّبِيَّ إِلَى أُمِّهِ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَحِبَّاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❶

ابوعبدالرحمٰن حبلی کہتے ہیں کہ ابوایوب ایک لشکر میں تھے۔ بچوں کو ان کی ماؤں سے جدا کر دیا گیا۔ انہوں نے انہیں روتے ہوئے دیکھا۔ تو بچے کو اس کی ماں کے پاس بھیجنے لگے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی ماں کو اس کے بچے سے جدا کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے دوستوں کو اس سے جدا کر دے گا۔''

فوائد:...... جس دین، مذہب میں غلاموں، لونڈیوں تک کے حقوق مقرر ہوں ان کا قدم قدم پر خیال رکھا گیا ہو اور خیال رکھنے کی تاکید کی گئی ہو وہ انسانیت کا کس قدر خیرخواہ ہوگا انہیں قدروں کا خیال کرتے ہوئے اسلام نے لونڈی اور اس کی اولاد میں تفریق سے منع کر دیا۔

[40]..... بَاب فِي الْحَرْبِيِّ إِذَا قَدِمَ مُسْلِمًا

حربی جب مسلمان ہو کر آئے

2523۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ....

عَنْ صَخْرِ بْنِ الْعَيْلَةِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ الْعِيلَةِ قَالَ أَخَذْتُ عَمَّةَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَقَدِمْتُ بِهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَمَّتَهُ فَقَالَ: ((يَا صَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا أَمْوَالَهُمْ وَدِمَائَهُمْ فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ)). وَكَانَ مَاءٌ لِبَنِي سُلَيْمٍ فَأَسْلَمُوا فَأَتَوْهُ فَسَأَلُوهُ ذَلِكَ فَدَعَانِي فَقَالَ: ((يَا صَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا

سیّدنا صخر بن عیلہ (بعض کے نزدیک غیلہ) کہتے کہ مغیرہ بن شعبہ کی پھوپھی میں نے پکڑی اور اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر گیا۔ انہوں نے نبی ﷺ سے اپنی پھوپھی کو مانگا آپ نے فرمایا: ''اے صخر! جب کوئی قوم مسلمان ہوتی ہے تو اس کی مال و جان محفوظ ہو جاتی ہے لہٰذا اسے ان کی طرف لوٹا دو۔'' بنوسلیم کا ایک تالاب تھا۔ وہ مسلمان ہو گئے تو انہوں نے آپ کے پاس جا کر وہ تالاب مانگا آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا: ''اے صخر! جب کوئی قوم مسلمان ہوتی تو ان کے مال و جان

---

❶ اسناده جيد: اخرجه احمد 5/412ـ 413، والترمذى، كتاب البيوع، باب ماجاء فى كراهية ...... (1283) والحاكم (2/55)

أَحْـرَزُوْا أَمْـوَالَهُـمْ وَدِمَـائَهُمْ فَـادْفَعْهُ إِلَيْهِمْ)) فَدَفَعْتُهُ. ❶

محفوظ ہو جاتے ہیں' لہٰذا وہ انہیں واپس کر دو۔'' میں نے انہیں واپس کر دیا۔

[41]..... بَاب فِي أَنَّ النَّفْلَ إِلَى الْإِمَامِ

حصہ سے زیادہ دینا امام کے اختیار میں ہے

2524۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ..........

عَنْ نَـافِعٍ عَنْ ابِنِ عُـمَرَ قَـالَ بَعَثَ رَسُـولُ اللّٰهِ ﷺ سَـرِيَّةً فِيهَـا ابْنُ عُمَرَ فَـغَنِـمُـوْا إِبِلًا كَثِيرَةً فَكَانَتْ سِهَامُهُمْ اثْـنَـيْ عَشَـرَ بَعِيرًا أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا. ❷

سیّدنا نافع ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا جس میں ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے انہیں غنیمت میں بہت سے اونٹ ملے۔ ان کے حصہ میں گیارہ یا بارہ اونٹ آئے۔ ایک ایک اونٹ انہیں زیادہ دیا گیا۔

فوائد:...... امام کو اختیار ہے کہ وہ مالِ غنیمت کی تقسیم کے بعد بچ رہنے والے مال کو بیت المال میں جمع کرنے کی بجائے وہ بھی لشکریوں میں تشجیع وحوصلہ افزائی کے لیے تقسیم کر دے اور اس میں امام کو اختیار ہوگا کہ وہ کسی کو زیادہ دے یا کم۔ جیسا کہ غزوۂ حنین کے موقع پر کیا گیا۔

[42]..... بَاب فِي أَنْ يُنَفَّلَ فِي الْبَدْأَةِ الرُّبُعُ وَفِي الرَّجْعَةِ الثُّلُثُ

جاتے ہوئے چوتھائی اور لوٹتے ہوئے تہائی مال حصّہ سے زیادہ دیا جانے کا بیان

2525۔ أَخْبَـرَنَـا مُـحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ....

عَنْ عُبَـادَةَ بْـنِ الصَّـامِتِ قَـالَ كَـانَ رَسُـولُ الـلّٰـهِ ﷺ إِذَا أَغَـارَ فِي أَرْضِ الْـعَـدُوِّ نَـفَّـلَ الـرُّبُعَ وَإِذَا أَقْبَلَ رَاجِعًا

سیّدنا عبادۃ رضی اللہ عنہ بن صامت کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دشمن کی سرزمین پر حملہ کرتے تھے تو چوتھائی مال حصے سے زیادہ دیتے تھے۔ جب واپس آتے تھے تو چوتھائی مال

❶ حسن: (1715) کے تحت اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

❷ اسناده قوی: اخرجه مالك، في الجهاد، باب جامع النفل في الغزو (15) والبخاري، في فرض الخمس، باب من الدليل على أن الخمس لنوائب المسلمين (3134) ومسلم، كتاب الجهاد، باب الأنفال (1749)

وَكَلَّ النَّاسُ نَفَّلَ الثُّلُثَ . ❶

حصے سے زیادہ دیتے تھے۔ جب واپس آتے تھے تو لوگ تھکے ہوئے ہوتے آپ انہیں تہائی مال دیتے تھے۔

فوائد:...... (۱) ''نفل'' یہ امام کی طرف سے وہ زائد حصہ ہوتا ہے جو مجاہدین کو حوصلہ افزائی کے لیے خُمس سے دیا جاتا ہے۔ (۲) اقدام کے وقت نفل کی مقدار کم رکھنے کی یہی وجہ سمجھ آتی ہے کہ چونکہ ابھی مزید پیش قدمی درکار ہوتی ہے اس لیے حالات کے لیے مال کو ذخیرہ رکھا جاتا نیز جاتے ہوئے مجاہدین چونکہ تازہ دم ہوتے ہیں اسلیے زیادہ مشقت نہ ہوی لہٰذا ان کو نفلاً کم دیا جاتا۔ جبکہ واپسی پر اس کی ضرورت نہ ہوتی اور مجاہد بھی تھکے ہوتے تو انہیں تشجیع کے لیے زیادہ حصہ دیا جاتا لہٰذا نفل کی مقدار بڑھا دی جاتی۔

[43]..... بَاب فِي النَّفْلِ بَعْدَ الْخُمُسِ

خُمس کے بعد مالِ غنیمت تقسیم کرنے کا بیان

2526۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ............

عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَفَّلَ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ . ❷

سیّدنا حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خُمس کے بعد حصہ دیا۔

[44]..... بَاب مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ

جو شخص کسی کو قتل کرے، اس کا سامان اسی کے لئے ہے

2527۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلَبُهُ)) فَقَتَلَ أَبُو طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِينَ وَأَخَذَ أَسْلَابَهُمْ . ❸

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو کسی کافر کو قتل کرے اس کا سامان اسی کے لئے ہے۔'' ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس دن بیس کفار کو قتل کیا اور ان کا سامان انہی کو ملا۔

---

❶ حسن: صحيح ابن حبان (4855) والترمذي، كتاب السير، باب في النفل (1561) وابن ماجه، كتاب الجهاد، باب النفل (2852)

❷ حسن: صحيح ابن حبان (4835) وابن ماجه، كتاب الجهاد، باب النفل (2852)

❸ صحيح: صحيح ابن حبان (4836) و (4836) و (4838) و (4841) اخرجه أبو داؤد، كتاب الجهاد، باب في السلب يعطى القاتل (2718)

فوائد:...... اگر پتہ ہو کہ فلاں کافر کو فلاں مسلم نے قتل کیا ہے تو اس کا سارا مال واسباب اسی مسلم کو ملے گا جس نے اسے قتل کیا ہوگا۔ البتہ جن کافروں کے قاتل غیر معین ہوں ان کا مال مسلمانوں میں بطور مال غنیمت برابر تقسیم ہوگا۔

2528۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ كَثِيرِ ابْنِ أَفْلَحَ هُوَ عُمَرُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ ....

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ بَارَزْتُ رَجُلًا فَقَتَلْتُهُ فَنَفَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَلَبَهُ. [1]

سیّدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کسی آدمی سے مقابلہ کیا اسے قتل کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا سامان مجھے دے دیا۔

فوائد:...... "بَارَزْتُ" میں نے مبارزہ کی، مبارزہ یہ تھی کہ جنگ سے قبل دونوں جانب کی صفیں برابر ہو جاتیں تو دونوں لشکروں میں سے بہادر، سورمے نکلتے جنہیں اپنی طاقت پر ناز ہوتا اور وہ لشکروں کے گتھم گتھا ہونے سے قبل اپنی شجاعتوں کی داستاں رقم کرتے۔

[45]...... بَاب فِي كَرَاهِيَةِ الْأَنْفَالِ وَقَالَ لِيَرُدَّ قَوِيُّ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى ضَعِيفِهِمْ

حصہ سے زائد مال مکروہ ہے اور قوی مسلمان کو چاہیے کہ کمزور کو دے دے

2529۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ....

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ الْأَنْفَالَ وَيَقُولُ: ((لِيَرُدَّ قَوِيُّ الْمُسْلِمِينَ عَلَى ضَعِيفِهِمْ)). [2]

سیّدنا عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ حصہ سے زائد مال کو برا سمجھتے تھے۔ اور فرماتے تھے: "قوی مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ کمزوروں کو دیں۔"

فوائد:...... (۱) امام کو چاہیے کہ نفل کا اہتمام بلاوجہ نہ کرے ایسی حالت میں یہ مکروہ لیکن جب حالات کا تقاضا ہو تو نفل عطا کرنے میں کوئی حرج نہیں پچھلی احادیث ملاحظہ کیجیے (۲) قوی مسلمانوں کو ضعفاء کا خیال رکھنا چاہیے حدیث میں آتا ہے: "وهل ترزقون وتنصرون الا بضعفائكم." (احمد: 173/1) تمہیں رزق اور مدد فقط تمہارے کمزوروں کی بناء پر دی جاتی ہے۔

[1] متفق عليه : البخاري، كتاب البيوع، باب بيع السلاح في الفتنة وغيرها(2100) ومسلم، كتاب المغازي، باب استحقاق القاتل سلب القتيل(4541-4542-4543)

[2] حسن : (2525) کے تحت اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

[46]..... بَاب مَا جَاءَ أَنَّهُ قَالَ أَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمَخِيطَ

نبی ﷺ کے اس قول کے متعلق: سوئی اور دھاگہ بھی (امام کو) لوٹا دو

2530۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ..........

عَنْ عُبَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((أَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمَخِيطَ وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُولَ فَإِنَّهُ عَارٌ عَلَى أَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❶

سیّدنا عبادۃ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ یقیناً نبی ﷺ فرماتے تھے: ''دھاگہ اور سوئی لوٹا دو اور خیانت سے بچو کیونکہ وہ قیامت کے دن خیانت کرنے والے پر عیب کا باعث ہوگی۔''

فوائد:...... (۱) کوئی بڑی چیز چھپالینا ہی خیانت نہیں بلکہ سوئی، دھاگہ یہ بھی غنیمت کی تقسیم سے پہلے لے لینا خیانت میں شمار ہوتا ہے۔ (۲) قیامت والے دن جرائم کی فہرست عوام الناس کے سامنے پڑھ کر سنائی جائے گی جو کہ مجرموں کی رسوائی کا باعث ہوگی۔

[47]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ رُكُوبِ الدَّابَّةِ مِنَ الْمَغْنَمِ وَلُبْسِ الثَّوْبِ مِنْهُ

مال غنیمت کے جانور پر سواری کرنے اور اس میں سے کپڑے پہننے کی ممانعت کا بیان

2531۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ هُوَ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ مَوْلَى لِتُجِيبَ قَالَ ....

حَدَّثَنِي حَنَشٌ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ غَزَوْنَا الْمَغْرِبَ وَعَلَيْنَا رُوَيْفِعُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ فَافْتَتَحْنَا قَرْيَةً يُقَالُ لَهَا جَرْبَةُ فَقَامَ فِينَا رُوَيْفِعُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ خَطِيبًا فَقَالَ إِنِّي لَا أَقُومُ فِيكُمْ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَامَ فِينَا يَوْمَ خَيْبَرَ حِينَ افْتَتَحْنَاهَا: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَرْكَبَنَّ

حنش صنعانی کہتے ہیں کہ ہم نے ملک شام میں جہاد کیا۔ اور رویفع بن ثابت انصاری ہمارے سردار تھے۔ ہم نے ایک بستی کو فتح کیا جسے جربہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تو رویفع بن ثابت انصاری نے ہمارے پاس کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور کہا: میں تمہیں وہی بات سناؤں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ خیبر کی فتح کے روز آپ نے ہمیں کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: ''جو کوئی اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمانوں کے مال فے سے کسی جانور پر

❶ حسن: یہ سابقہ حدیث کا ایک جزء ہے۔ اس کو بخاری نے تاریخ کبیر میں معلق ذکر کیا ہے 8/57

دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتّٰى إِذَا أَجْحَفَهَا أَوْ قَالَ أَعْجَفَهَا قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَنَا أَشُكُّ فِيهِ رَدَّهَا .وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتّٰى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيهِ)). ❶

سواری نہ کرے۔حتیٰ کہ جب وہ بیکار ہو جائے۔ یا وہ لاغر ہو جائے تو اسے واپس کر دے۔ ابومحمد کہتے ہیں: مجھے اس میں شک ہوا ہے۔ اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمانوں کے مال فے سے کپڑے نہ پہنے۔حتیٰ کہ جب وہ بوسیدہ ہو جائے تو اسے واپس کر دے۔

فوائد:...... (۱)"جربة " یہ عرب سے مغرب کی جانب ایک بستی ہے اس کا فتوحات میں تذکرہ آتا ہے (دیکھیے معجم البلدان118/6) (۲) غنیمت کے مال کے تقسیم ہونے سے قبل اس سے کسی قسم کا استفادہ ممنوع ہے چاہے وہ سواری یا کپڑا ہو یا اس جیسی کوئی خراب ہونے والی چیز۔واللہ اعلم

[48]..... بَاب مَا جَاءَ فِي الْغُلُولِ مِنَ الشِّدَّةِ

مال غنیمت میں خیانت کرنے کی وعید کا بیان

2532۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَبُو زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ..........

حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ قُتِلَ نَفَرٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ فُلَانٌ شَهِيدٌ حَتّٰى ذَكَرُوا رَجُلًا فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :((كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي عَبَاءَةٍ أَوْ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا)) قَالَ لِي:((يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قُمْ فَنَادِ فِي النَّاسِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ)) فَقُمْتُ فَنَادَيْتُ فِي النَّاسِ. ❷

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خیبر کے دن کچھ لوگ قتل کئے گئے لوگوں نے کہا: فلاں شہید ہو گیا، فلاں شہید ہو گیا حتیٰ کہ انہوں ایک آدمی کا ذکر کیا۔ لوگوں نے کہا: فلاں شہید ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہرگز نہیں کیونکہ میں نے اسے چغے یا چادر کی خیانت کی وجہ سے دوزخ میں دیکھا ہے۔'' پھر آپ نے مجھے فرمایا: ''اے ابن خطاب رضی اللہ عنہ! کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ مومنوں کے علاوہ کوئی جنت میں داخل نہ ہو گا۔'' میں کھڑا ہوا اور لوگوں میں یہ اعلان کیا۔

❶ اسنادہ ضعیف: جب کہ حدیث صحیح ہے(2520) کے تحت گزر چکی ہے۔

❷ صحیح: اخرجه مسلم، كتاب الإيمان،باب غلظ تحريم الغلول وأنه لا يدخل الجنة إلا المؤمنون(305) والترمذی، كتاب السير،باب ماجاء فی الغلول(1574)

فوائد:...... (۱) "غَلَّ يَغُلُّ غلُول" اس کا معنی خیانت ہے اور یہ غنیمت کے ساتھ خاص ہے جبکہ بعض نے اسے عام بھی قرار دیا ہے۔ (۲) کسی کو قطعیت کے ساتھ بلا تعلیق (یعنی ان شاء اللہ کے بغیر شہید کہنا درست نہیں (۳) قرض کی طرح شہید سے خیانت بارے دریافت کیا جائے گا (۴) آدمی کو قیامت سے قبل قبر میں بھی عذاب سے دوچار کیا جاتا ہے عذابِ قبر کا انکار حقیقت میں حدیثِ رسول کا انکار ہے اور حدیث کا انکار قرآن کا انکار ہے جو کہ سراسر ضلالت ورزالت ہے (العیاذ باللہ) (۵) کنیت سے پکارنا باعث عزت اور مسنون ہے (۶) جنت میں وہی جائیں گے جو ایمان کے ساتھ ساتھ اس کے ارکان کی ادائیگی میں کسی قسم کی سستی کا شکار نہ ہوئے۔

[49]..... بَاب فِي عُقُوبَةِ الْغَالِّ

مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کی سزا کا بیان

2532 مکرر۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ..........

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ وَجَدْتُمُوهُ غَلَّ فَاضْرِبُوهُ وَأَحْرِقُوا مَتَاعَهُ)).

سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کو تم مال غنیمت میں خیانت کرتا ہوا پاؤ اسے مارو اور اس کا مال جلا ڈالو۔''

[50]..... بَاب فِي الْغَالِّ إِذَا جَاءَ بِمَا غَلَّ بِهِ

خیانت کرنے والے کے متعلق جب وہ مال خیانت لائے گا

2533۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُكْتِبُ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ..........

حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا نَهْبَ وَلَا إِغْلَالَ وَلَا إِسْلَالَ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). قَالَ أَبُو مُحَمَّد

سیّدنا کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوٹ اور مال غنیمت میں خیانت کرنا جائز نہیں اور اسلال بھی نا جائز ہے اور جو مال غنیمت میں خیانت کرے گا قیامت کے دن اسے لائے گا۔'' ابومحمد

الْإِسْلَالُ السَّرِقَةُ .❶ کہتے ہیں: ''اسلال چوری کو کہا جاتا ہے۔''

[51]..... بَاب فِي أَنْ لَا تُقْطَعَ الْأَيْدِي فِي الْغَزْوِ

جہاد میں چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے اس کا بیان

2534۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ شُيَيْمِ بْنِ بَيْتَانَ ....

عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ ابْنَ أَرْطَاةَ يَقُولُ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تُقْطَعُ الْأَيْدِي فِي الْغَزْوِ)) لَقَطَعْتُهَا .❷

جنادۃ بن ابوامیہ کہتے ہیں اگر میں نے ابن رطاۃ کو یہ کہتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے: ''جہاد میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔'' تو میں ہاتھ کاٹ دیتا۔

فوائد:...... (۱) ''ارض الحرب'' یعنی جنگ والی زمین میں حدود نافذ نہیں کی جائیں گی (۲) اسلام نہیں بدلتا لیکن حالات کے موافق فتویٰ بدلا جاسکتا ہے اس سے اسلام کے حکمتوں کے حامل مذہب ہونے کی نشاندہی ہوتی ہے۔

[52]..... بَاب فِي الْعَامِلِ إِذَا أَصَابَ فِي عَمَلِهِ شَيْئًا

خادم کے متعلق جسے اپنے کام کے بدلہ میں کچھ ہدیہ ملے

2535۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ ....

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَعْمَلَ عَامِلًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَائَهُ الْعَامِلُ حِينَ فَرَغَ مِنْ عَمَلِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الَّذِي لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ :

ابوحمید ساعدی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے زکوۃ وصول کرنے کے لئے ایک عامل مقرر کیا جب وہ کام سے فارغ ہوکر واپس آیا تو اس نے (آپ کے سامنے) کہا: ''یہ آپ کا ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''تو اپنے والد کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا تو میں دیکھتا کہ

❶ اسنادہ ضعیف: صالح بن محمد بن زائدۃ ضعیف ہے۔اخرجہ احمد 22/1 وابوداؤد، کتاب الجهاد، باب فی عقوبة الغال (2713) والترمذی، کتاب الحدود، باب ماجاء فی الغال ما یصنع بہ (1461)

❷ اسنادہ ضعیف: لیکن یہ شواہد کی بناء پر صحیح ہے۔ واخرجہ ابوداؤد کتاب الحدود، باب فی الرجل یسرق فی الغزو أیقطع (5508) والترمذی، کتاب الحدود، باب ماجاء أن لا تقطع الأیدی فی الغزو (1450) والنسائی، کتاب السارق، باب القطع فی السفر (4994)

((فَهَلَّا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَنَظَرْتَ أَيُهْدَى لَكَ أَمْ لَا))ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ:((أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ الْعَامِلِ نَسْتَعْمِلُهُ فَيَأْتِينَا فَيَقُولُ هٰذَا مِنْ عَمَلِكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِيْ فَهَلَّا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَيَنْظُرَ أَيُهْدَى لَهُ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَغُلُّ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا جَاءَ بِهِ لَهُ رُغَاءٌ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةً جَاءَ بِهَا لَهَا خُوَارٌ وَإِنْ كَانَتْ شَاةً جَاءَ بِهَا تَيْعِرُ فَقَدْ بَلَّغْتُ)). قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ ثُمَّ رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَيْهِ حَتّٰى إِنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى عُفْرَةِ إِبِطَيْهِ .قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ وَقَدْ سَمِعَ ذٰلِكَ مَعِيَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَسَلُوهُ . ❶

تمہیں کیسے ہدیہ ملتا ہے۔ پھر نبی ﷺ شام کی نماز کے بعد منبر پر کھڑے ہوئے۔ انہوں نے تشہد پڑھا (اللہ کی واحدانیت اور اپنی رسالت کی گواہی دی)اللہ تعالیٰ کے لائق اس کی حمد وثنا کی پھر فرمایا: ''اما بعد! عاملوں کا کیا معاملہ ہے جسے ہم زکوۃ کی وصولی کے لئے بھیجتے ہیں۔ جب وہ واپس آتا ہیں تو کہتا ہے: یہ آپ کے لئے ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ وہ اپنے والدین کے گھر بیٹھے رہتے تو میں دیکھتا انہیں ہدیہ ملتا ہے کہ نہیں۔اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔تم میں سے جو بھی خیانت کرے گا وہ اسے قیامت کے دن اپنی گردن پر اٹھا کر لائے گا۔ اگر اُونٹ ہوگا اسے لے کر آئے گا اور وہ بلبلاتا ہوگا ،اگر گائے ہوگی تو اسے لے کر آئے گا اور وہ چیختی ہوگی۔ اگر بکری ہوگی تو اسے لے کر آئے گا اور ممیاتی ہوگی۔ میں نے تمہیں پہنچا دیا۔ ابو حمید کہتے ہیں: پھر نبی ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔ ابوحمید ساعدی کہتے ہیں کہ میرے ساتھ اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے زید بن ثابت نے بھی سنا ہے اس سے پوچھ لو۔

فوائد:...... (۱) کسی ملازم یا عہدے دار کو ملنے والے تحفے اسی ادارے کے ہوں گے جس کا وہ ملازم ہے اگر یہ تحائف اسے اس کے عہدے ،ملازمت کے سبب ملے ہیں تو (۲) اگر کوئی عدم واقفیت کی بنا پر شدید غلطی کرتا ہے تو اسے شدت سے ڈانٹا جاسکتا ہے بشرطیکہ وہ معاملہ سنگین ہو (۳) کسی مسئلے بارے عوام کی جہالت کا علم ہو تو اسے سبھی کے سامنے کھول کر بیان کر دینا چاہیے (۴) اگر کوئی عہدیدار عہدے کے سبب ملنے

---

❶ متفق عليه : أخرجه البخاري، كتاب الجمعة،باب من قال في الخطبة بعد الثناء،أما بعد(925)ومسلم، كتاب الإمارة باب تحريم هدايا العمال(4715)و(4716)و(4717)و(4718)و(4719)

والے تحائف کو چھپاتا ہے تو وہ خیانت شمار ہوگی (۵) قیامت کو جرم کی مثل عذاب ہوگا۔ (۶) خطاب کے بعد دعا کرنا مسنون ہے۔

[53]..... بَابٌ : فِي قَبُولِ هَدَايَا الْمُشْرِكِينَ
مشرکین کا ہدیہ قبول کرنے کا بیان

2536۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ ثَابِتٍ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ مَلِكَ ذِي يَزَنٍ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حُلَّةً أَخَذَهَا بِثَلَاثَةٍ وَثَلَاثِينَ بَعِيرًا أَوْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ نَاقَةً فَقَبِلَهَا . ❶

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ بادشاہ ذی یزن نے نبی ﷺ کو کپڑوں کا جوڑا ہدیہ بھیجا۔ جو اس نے تینتیس اونٹ یا اونٹنیاں دے کر خریدا تھا۔ آپ نے اسے قبول کرلیا۔

فوائد:...... کفار کے ساتھ محبت ومودت اور دوستی کا ناطہ قائم کرنا حرام ہے ہاں اس کے بغیر ان کی دعوت کا قبول کرنا ان کے تحائف وغیرہ قبول کرلینا جائز ودرست اور آپ ﷺ کے طریقے سے ثابت ہے۔

2537۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ ابْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ ....

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ بَعَثَ صَاحِبُ أَيْلَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِكِتَابٍ وَأَهْدَى لَهُ بَغْلَةً بَيْضَاءَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَهْدَى لَهُ بُرْدًا . ❷

سیّدنا ابوحمید رضی اللہ عنہ ساعدی کہتے ہیں: والی ایلہ نے رسول اللہ ﷺ کو خط لکھا اور سفید خچر ہدیہ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے جواب لکھا اور چادر ہدیہ دی۔''

[54]..... بَاب فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِالْمُشْرِكِينَ
نبی ﷺ کے قول کے متعلق: کہ ہم مشرکین سے مدد نہیں لیتے

2538۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نِيَارٍ عَنْ عُرْوَةَ ....

---

❶ حسن: أخرجه ابوداؤد، كتاب اللباس، باب ليس الرفيع من الثياب (4034)

❷ متفق عليه: البخاری، كتاب الزكاة، باب خرص التمر (1481) ومسلم، كتاب الفضائل، باب فی معجزات النبی صلعم (5907)

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ)) . ❶

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم مشرکین سے مدد نہیں لیتے۔''

فوائد:...... لڑائی میں کفار و مشرکین سے مدد لینا مکروہ ہے مسلم رحمہ اللہ اس حدیث پر باب قائم کرتے ہیں (بـاب: كـراهية الاستعانة فى الغزوة بكافر) کافر سے غزوے میں مدد حاصل کرنا مکروہ ہے کیونکہ مذکور حدیث کے برعکس آپ ﷺ کا احد، فتح مکہ اور حنین میں کفار و مشرکین سے مدد لینا ثابت ہے۔

2539۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ عَنْ رَوْحٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ فُضَيْلٍ هُوَ ابْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نِيَارٍ..........

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَطْوَلُ مِنْهُ . ❷

سیّدنا عروہ رضی اللہ عنہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس سے لمبی حدیث نقل کرتے ہیں۔

[55]..... بَاب إِخْرَاجِ الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

جزیرۃ العرب سے مشرکین کو نکالنا

2540۔ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْمُونٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ أَبِيهِ سَمُرَةَ..........

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ كَانَ فِي آخِرِ مَا تَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَخْرِجُوا يَهُودَ الْحِجَازِ وَأَهْلَ نَجْرَانَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ)) . ❸

سیّدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی آخری باتوں میں یہ تھا: ''یہود کو حجاز سے اور اہل نجران کو جزیرۃ العرب سے نکال دینا۔''

فوائد:...... نجران چونکہ عیسائی بستے تھے اس لیے ان کے بارے آپ ﷺ نے اہل نجران کو بولا۔لہٰذا حجاز میں یہود، نصاریٰ کو رہنے کی اجازت نہیں۔

---

❶ صحيح : أخرجه مسلم، كتاب الجهاد، باب كراهة الاستعانة فى الغزو بكافر (4677) وابوداؤد، كتاب الجهاد، ١ باب فى المشرك يسهم له (2732) وابن ماجه، كتاب الجهاد، باب استعانة بالمشركين (2832)

❷ صحيح: سابقہ حدیث مکرر آئی ہے۔

❸ صحيح: مجمع الزوائد (2091) مسند حميدى (85) والبيهقى، كتاب الجزية، باب لايسكن أرض الحجاز مشرك (208/9)

[56]..... بَاب فِي الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الْمُشْرِكِينَ
مشرکین کے برتنوں میں کھانے پینے کے متعلق

2541۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ..........

حَدَّثَنِي أَبُو ثَعْلَبَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ كُنْتَ بِأَرْضٍ كَمَا ذَكَرْتَ فَلَا تَأْكُلُوا فِي آنِيَتِهِمْ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُوا مِنْهَا بُدًّا فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مِنْهَا بُدًّا فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا)). [1]

سیّدنا ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر کہا: یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کی زمین میں رہتے ہیں کیا ہم ان کے برتنوں میں کھائیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم ایسے ملک میں ہو جیسا تم نے ذکر کیا تو مجبوری کے سوا ان کے برتنوں میں نہ کھانا اگر مجبوری ہو تو انہیں دھو کر ان میں کھا لو۔''

فوائد:...... کفار و مشرکین چونکہ بہت سی ایسی اشیاء استعمال کرتے ہیں جو کہ اسلام کی رُو سے حرام ہیں مثلاً خنزیر کا گوشت، شراب وغیرہ لہٰذا ان کے برتنوں کے استعمال سے بچنا چاہیے ہاں نہ ملنے کی صورت میں ان کو استعمال بھی کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ انہیں خوب اچھی طرح دھو کر صاف کر لیا گیا ہو۔

[57]..... بَاب أَكْلِ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ تُقْسَمَ الْغَنِيمَةُ
مال غنیمت تقسیم کرنے سے پہلے کھانے کی چیز کھا لینا

2542۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ هُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ دُلِّيَ جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَالْتَزَمْتُهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَا أُعْطِي مِنْ هَذَا أَحَدًا الْيَوْمَ شَيْئًا فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

سیّدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: خیبر کے دن ایک چربی کی تھیلی نیچے گر گئی۔ میں جا کر اس سے چمٹ گیا میں نے کہا: آج اس میں سے کسی کو کچھ نہ دوں گا پھر میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ میری طرف دیکھ کر مسکرا

[1] متفق علیه: البخاری، کتاب الذبائح والصید، باب صید القوس (5478) ومسلم، کتاب الصید والذبائح، باب الصید بالکلاب المعلمة (4960)

يَبْتَسِمُ إِلَيَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَرْجُوْ أَنْ يَكُوْنَ حُمَيْدٌ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ . ❶

رہے تھے۔" عبداللہ کہتے ہیں: مجھے امید ہے کہ حمید نے عبداللہ سے سنا ہوگا۔

فوائد:...... اہل علم کا اس بارے اختلاف ہے کہ غنیمت کا مال خمس نکالنے سے قبل استعمال کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ جمہور کے مذہب کے مطابق ضرورت کی بنا پر خوراک یا چارہ یا اس جیسی کوئی چیز امام کے حکم ،اجازت کے بغیر لی جاسکتی ہے بلکہ جمہور تو یہاں تک کہتے ہیں کہ اشد ضرورت نہ بھی ہو تو تب بھی ان کے لینے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسی بارے صراحت ملتی ہے اور اسی طرح جنگ کی حالت میں سواری اور کپڑا بھی استعمال کیا جاسکتا ہے جو کہ بعد میں جائز نہیں (تفصیل کے لیے دیکھیے فتح الباری: 307/6)

[58]...... بَاب فِي أَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوسِ
مجوسی سے جزیہ لینے کا بیان

2543۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو ....

عَنْ بَجَالَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ . ❷

سیدنا بجالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے حتی کہ عبدالرحمن بن عوف نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام 'ہجر' کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔

فوائد:...... (۱)"الجزية" یہ جزاء سے ہے جو کہ کفار کو اسلامی شہروں میں چھوڑے رکھنے پر ان سے لیا جاتا ہے۔ اس کی حکمت یہ ہے کہ کفار کو اپنی ذلت کا احساس ہو اور دوسری طرف مسلمانوں سے ملنے جلنے پر ان کو اسلام کے محاسن کی خبر ہو پھر یہ عوامل مل کر ان کے قبول اسلام کا ذریعہ بن جائیں (واللہ اعلم) (۲) قرآن میں چونکہ فقط اہل کتاب سے جزیہ لینے کا تذکرہ ہے قرآن میں اہل کتاب کے ذکر کے بعد اللہ فرماتے ہیں: ﴿حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ﴾ (التوبہ:29) کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں۔ المجوس بارے

❶ متفق عليه: البخاری، کتاب فرض الخمس، باب ما يصيب من الطعام فی ارض الحرب(3153) ومسلم، کتاب الجهاد، باب جواز الأكل من طعام الغنيمة فی دارا لحرب(4580)

❷ صحيح: اخرجه البخاری، کتاب الجزية والموادعة، باب الجزية والموادعة(3156) وابوداؤد، کتاب الخراج والإمارة، باب فی أخذ الجزية من المجوس(3043) والترمذی، کتاب السير، باب ماجاء فی أخذ الجزية(1586)

اختلاف ہے کہ ان سے جزیہ لیا جائے گا یانہیں؟ ابن التین،عبدالملک سے بیان کرتے ہیں کہ جزیہ فقط یہود ونصاریٰ سے لیا جائے گا۔جبکہ مالک، شافعی،ابوحنیفہ،مجوس رحمہ اللہ بھی جزیہ لینے کے قائل ہیں اور ابن عبدالبراس پر اتفاق ذکر کرتے ہیں۔نیز ابوعبیدہ رحمہ اللہ کہتے ہیں یہود ونصاریٰ سے قرآن،جبکہ مجوس سے سنت کے ذریعے جزیہ لینا ثابت ہے اور یہی بات مذکورہ حدیث کی بناپر درست ہے۔

[59]..... بَاب يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَدْنَاهُمْ

ادنیٰ مسلمان تمام مسلمانوں کی طرف سے ذمہ دار ہوکر پناہ دینے کا بیان

2544۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ.........

أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تُحَدِّثُ أَنَّهَا ذَهَبَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا أَجَرْتُهُ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ)). ❶

ام ہانی بنت ابو طالب بیان کرتے ہیں کہ وہ فتح کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئیں۔اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرا اخیافی بھائی کہتا ہے وہ فلاں بن ہبیرہ کو جسے میں نے پناہ دے رکھی ہے قتل کر دے گا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''اے ام ہانی! جسے تونے پناہ دی ہم نے بھی پناہ دی ہے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا اسلام میں کمتر مسلمان یا عورت کی دی ہوئی پناہ اسی طرح مؤثر ہوگی جس طرح کسی ذیشان سردار کی ہوتی ہے۔

[60]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ الرُّسُلِ

قاصد کو قتل کرنے کی ممانعت

2545۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ ....

عَنِ ابْنِ مُعَيْزٍ السَّعْدِيِّ قَالَ خَرَجْتُ أُسْفِرُ فَرَسًا لِي مِنَ السَّحَرِ فَمَرَرْتُ عَلَى مَسْجِدٍ مِنْ مَسَاجِدِ بَنِي حَنِيفَةَ

ابن معیز سعدی کہتے ہیں میں اپنا گھوڑا چرانے کے لئے نکلا تو بنوحنیفہ کی مسجدوں سے ایک مسجد کے پاس سے میرا گزر ہوا میں نے ان سے سنا وہ اقرار کر رہے تھے مسیلمہ اللہ کا

---

❶ متفق عليه : البخاری،کتاب الغسل،باب التستر فی الغسل عند الناس(280)ومسلم،کتاب صلاة المسافرین وقصرها،باب استحباب صلاة الضحیٰ......(1666)

فَسَمِعْتُهُمْ يَشْهَدُونَ أَنَّ مُسَيْلَمَةَ رَسُولُ اللّٰهِ فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَأَخْبَرْتُهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِمُ الشُّرَطَ فَأَخَذُوهُمْ فَجِيءَ بِهِمْ إِلَيْهِ فَتَابَ الْقَوْمُ وَرَجَعُوا عَنْ قَوْلِهِمْ فَخَلّٰى سَبِيلَهُمْ وَقَدَّمَ رَجُلًا مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ النَّوَّاحَةَ فَضَرَبَ عُنُقَهُ فَقَالُوا لَهُ تَرَكْتَ الْقَوْمَ وَقَتَلْتَ هَذَا فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا إِذْ دَخَلَ هَذَا وَرَجُلٌ وَافِدَيْنِ مِنْ عِنْدِ مُسَيْلَمَةَ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتَشْهَدَانِ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ؟)) فَقَالَا لَا نَشْهَدُ أَنَّ مُسَيْلَمَةَ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ: ((آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا وَفْدًا لَقَتَلْتُكُمَا)) فَلِذٰلِكَ قَتَلْتُهُ وَأَمَرَ بِمَسْجِدِهِمْ فَهُدِمَ .[1]

رسول ہے۔ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس واپس گیا اور انہیں بتایا انہوں نے ان کی طرف سپاہی بھیجے وہ انہیں پکڑ کر لے آئے ان لوگوں نے توبہ کر لی اور اپنی بات سے رجوع کر لیا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں چھوڑ دیا اور ان میں سے ایک آدمی کو سامنے کیا۔ جسے عبداللہ بن نواحہ کہتے تھے، انہوں نے اس کو قتل کر دیا۔ لوگوں نے ان سے کہا: آپ نے تمام لوگوں کو چھوڑ دیا اور اسے کیوں قتل کر دیا؟ انہوں نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ یہ اور ایک اور آدمی مسیلمہ کی طرف سے قاصد بن کر آئے۔ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں''؟۔ ان دونوں نے آپ سے کہا: ''ہم گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ اگر میں قاصد کو قتل کرنا مناسب سمجھتا تو تم دونوں کو قتل کر دیتا'' اس لئے میں نے اسے قتل کیا ہے۔ ان کی مسجد کے متعلق حکم دیا' وہ گرا دی گئی۔''

فوائد:...... (۱) مسیلمہ کذاب، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ظاہر ہونے والا جھوٹا مدعی نبوت تھا۔ (۲) اگر کوئی کفریہ عقائد، ارتداد سے توبہ کر لے تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا (۳) ایلچی کو قتل کرنا درست نہیں (۴) ختم نبوت کے منکرین کی مساجد گرا دینی چاہئیں۔ لیکن عوام کو قانون ہاتھ میں لینے سے احتراز کرنا چاہیے تاکہ کسی فتنے کا باعث نہ بنے کیونکہ "اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ" فتنہ قتل سے زیادہ سنگین ہوتا ہے۔

[61]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ الْمُعَاهَدِ
معاہد کے قتل کی ممانعت

2546- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَوْشَنٍ الْغَطْفَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ......

[1] اسنادہ حسن: لیکن حدیث صحیح ہے۔ صحیح ابن حبان (4878) وابو داؤد، کتاب الجهاد، باب فی الرسل (2861)

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِي غَيْرِ كُنْهِهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)). ❶

سیّدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی معاہد کو ناحق قتل کر دے۔ اللہ اس پر جنت حرام کر دے گا۔''

فوائد:...... (۱) ذمی کو قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے (۲) اس کے قاتل پر جنت کے حرام ہونے سے مراد اول دفعہ ہے یعنی بندہ پہلے ہلّے میں ہی جنت کا مستحق قرار نہیں پائے گا بلکہ سزا بھگتنے کے بعد اسے داخلہ نصیب ہوگا کیونکہ حدیث کے مطابق جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہوگا اسے جہنم سے نکال لیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

[62]..... بَاب إِذَا أَحْرَزَ الْعَدُوُّ مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِينَ
جب دشمن مسلمان کے مال پر قبضہ کر لیں

2547۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ..........

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَتِ الْعَضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ فَأُسِرَ وَأُخِذَتِ الْعَضْبَاءُ فَمَرَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي وَثَاقٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ عَلَى مَا تَأْخُذُونِي وَتَأْخُذُونَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ وَقَدْ أَسْلَمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ)). فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَأْخُذُكَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ)) وَكَانَتْ ثَقِيفٌ قَدْ أَسَرُوا رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ

سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ 'عضباء' بنو عقیل کے ایک آدمی کی اونٹنی تھی۔ وہ قید ہو گیا عضباء پکڑ لی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آدمی کے پاس سے گزرے وہ قید تھا اس نے کہا: ''اے محمد! تم مجھے میری اونٹنی کو کیوں پکڑے ہوئے ہو حالانکہ میں مسلمان ہوں۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تو نے یہ اس وقت کہا ہوتا جب تمہیں اختیار تھا تو تم پوری طرح کامیاب ہو جاتے۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم نے تجھے تیرے ساتھیوں کے جرم میں پکڑا ہے اور ثقیف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابہ کو قید کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے جس پر پلو دار چادر تھی۔ اس نے کہا: یا محمد! میں بھوکا ہوں مجھے کھانا

❶ صحيح ابن حبان(4881) وأخرجه ابوداؤد، كتاب الجهاد، باب بالوفاء للمعاهد وحرمة ذمته (2760) والنسائي، كتاب القسامة، باب تعظيم قتل المعاهد(4761)

اللّٰهِ ﷺ وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي وَظَمْآنُ فَاسْقِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :((هَذِهِ حَاجَتُكَ)) ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ فُدِيَ بِرَجُلَيْنِ فَحَبَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْعَضْبَاءَ لِرَحْلِهِ وَكَانَتْ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجِّ ثُمَّ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ أَغَارُوا عَلَى سَرْحِ الْمَدِينَةِ فَذَهَبُوا بِهِ فِيهَا الْعَضْبَاءُ وَأَسَرُوا امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَكَانُوا إِذَا نَزَلُوا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً إِبِلَهُمْ فِي أَفْنِيَتِهِمْ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَامَتِ الْمَرْأَةُ وَقَدْ نُوِّمُوا فَجَعَلَتْ لَا تَضَعُ يَدَيْهَا عَلَى بَعِيرٍ إِلَّا رَغَا حَتّٰى أَتَتِ الْعَضْبَاءَ فَأَتَتْ عَلَى نَاقَةٍ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ذَلُولٍ مُجَرَّسَةٍ فَرَكِبَتْهَا ثُمَّ تَوَجَّهَتْ قِبَلَ الْمَدِينَةِ وَنَذَرَتْ لَئِنِ اللّٰهُ نَجَّاهَا لَتَنْحَرَنَّهَا. قَالَ فَلَمَّا قَدِمَتْ عُرِفَتِ النَّاقَةُ فَقِيلَ نَاقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَوْا بِهَا النَّبِيَّ ﷺ وَأَخْبَرَتِ الْمَرْأَةُ بِنَذْرِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِئْسَمَا جَزَيْتِهَا أَوْ بِئْسَمَا جَزَتْهَا إِنِ اللّٰهُ نَجَّاهَا لَتَنْحَرَنَّهَا لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ

کھلاؤ۔ میں پیاسا ہوں مجھے پانی پلاؤ' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہی تیری ضرورت ہے۔ پھر اس آدمی کے بدلہ میں دو آدمی دیئے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے 'عضباء' کو اپنی سواری کے لئے رکھ لیا۔ اور وہ حج پر جانے والی اونٹنیوں سے اوّلیت والی تھی۔ پھر مشرکین نے مدینہ کے جانوروں پر حملہ کیا ان کے ساتھ 'عضباء' کو بھی لے گئے۔ مسلمانوں کی ایک عورت کو بھی قید کر لیا۔ جب وہ لوگ کسی منزل پر ٹھہرتے تو سب اونٹ اس کے سامنے میدان میں ہوتے تھے۔ ایک رات وہ عورت اٹھی وہ سب سوئے ہوئے تھے۔ وہ جس اونٹ پر ہاتھ رکھتی وہ بولنے لگتا حتی کہ 'عضباء' کے پاس گئی۔ وہ سکھائی ہوئی تجربہ کار اونٹنی تھی اس پر سوار ہو کر مدینہ کا رخ کیا۔ اس نے نذر مانی کہ اللہ تعالیٰ اسے نجات دے گا تو وہ اسے ذبح کرے گی۔ راوی کہتا ہے: جب وہ مدینہ آئی تو اونٹنی پہچانی گئی۔ اور کہا گیا: یہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی ہے۔ لوگ اسے نبی ﷺ کے پاس لے گئے۔ اس عورت نے اپنی نذر بیان کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے اسے برا بدلہ دیا۔ اللہ نے تجھے (اس کے ذریعہ) نجات دی اور تو اسے ذبح کرنا چاہتی ہے؟ خبردار! اللہ کی نافرمانی میں نذر پوری نہیں کرنی چاہئے۔ اور نہ ہی اس چیز میں جس کا اسے اختیار نہ ہو۔''

آدَمَ. ❶

فوائد:...... (۱) قید ہوجانے کے بعد اسلام کا ظہور جان و مال کی حفاظت کے لیے نافع نہیں (۲) کسی آدمی کو اس کے حلیف کے جرم پر قید کیا جاسکتا ہے (۳) اللہ کی معصیت والی اور ایسی چیز کی نذر جس کا آدمی مالک نہ ہو اس نذر کو پورا کرنا لازم نہیں۔

[63]..... بَاب فِي الْوَفَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ بِالْعَهْدِ

مشرکین سے کیا ہوا عہد پورا کرنے کا بیان

2548۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَرَّرِ بْنِ.......... أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَادَى بِأَرْبَعٍ حَتَّى صَحِلَ صَوْتُهُ أَلَا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَهْدٌ فَإِنَّ أَجَلَهُ إِلَى أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا مَضَتْ الْأَرْبَعَةُ فَإِنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ. ❷

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں علی بن ابو طالب کے ساتھ تھا۔ جب انہیں رسول اللہ ﷺ نے بھیجا۔ انہوں نے چار باتوں کا اعلان کیا حتی کہ ان کی آواز بیٹھ گئی۔ خبر دار! جنت میں صرف مسلمان ہی جائے گا اور اس سال کے بعد مشرک آدمی حج ہرگز نہ کرے۔ اور نہ برہنہ شخص بیت اللہ کا طواف کرے گا۔ اور جس سے رسول اللہ ﷺ کا عہد ہے اس کی مدت چار ماہ ہے جب یہ گزر جائیں گے تو اللہ اور اس کا رسول مشرکین سے بری ہو جائے گا۔"

فوائد:...... معاہدوں کی پاسداری کرنا لازم ہے لیکن کسی پیش آمدہ واقعہ کی بنا پر اگر معاہدہ برقرار رکھنا مشکل ہو تو علی الاعلان اس کا اظہار ضروری ہے نیز اختتام معاہدہ کے لیے اتنی مدت ہونی چاہیے کہ جو کہ دونوں فریقوں کے سنبھلنے کے لیے کافی ہو۔

---

❶ صحيح : أخرجه مسلم، كتاب النذر، باب لا وفاء لنذر في معصية الله ولا فيما لا يملك العبد (4221-4222) وابوداؤد، كتاب الأيمان والنذور، باب في النذر فيما لا يملك (3316) والنسائي، كتاب الأيمان، باب النذر فيما ليملك (3821)

❷ اسناده جيد : صحيح ابن حبان (3820)، (1470) حدیث کے تحت گزر چکی ہے۔

[64]..... بَاب فِي صُلْحِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ

حدیبیہ کے روز نبی ﷺ کی صلح کے متعلق

2549۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ ....

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يُقِيمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا هٰذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالُوا لَا نُقِرُّ بِهٰذَا لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ شَيْئًا وَلٰكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ: ((أَنَا رَسُولُ اللّٰهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ)) فَقَالَ لِعَلِيٍّ ((امْحُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ)) فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا أَمْحُوهُ أَبَدًا فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْكِتَابَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ فَكَتَبَ مَكَانَ رَسُولِ اللّٰهِ هٰذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنْ لَا يَدْخُلَ مَكَّةَ بِسِلَاحٍ إِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ وَأَنْ لَا يُخْرِجَ مِنْ أَهْلِهَا أَحَدًا أَرَادَ أَنْ يَتْبَعَهُ وَلَا يَمْنَعَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا قُلْ لِصَاحِبِكَ

سیّدنا براء رضی اللہ عنہ بن عازب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ذی قعدہ میں عمرہ کرنا چاہا تو اہل مکہ نے آپ کو مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا۔ حتیٰ کہ آپ نے ان سے معاہدہ کر لیا کہ (آئندہ سال آئیں گے اور) تین دن ٹھہریں گے۔ جب لوگوں نے دیکھا یہ وہی تحریر ہے جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا ہے انہوں نے کہا: ہمیں اس بات کا اقرار نہیں ہے۔ اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کو کسی بات سے منع نہ کرتے مگر آپ محمد بن عبداللہ ہیں آپ نے فرمایا: ''میں اللہ کا رسول ہوں، اور محمد بن عبداللہ ہوں۔'' آپ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم محمد رسول اللہ ﷺ کا لفظ مٹا دو۔'' انہوں نے کہا: ''اللہ کی قسم! میں اسے کبھی نہیں مٹاؤں گا۔'' رسول اللہ ﷺ نے کاغذ پکڑ لیا آپ اچھی طرح لکھنا نہیں جانتے تھے آپ نے محمد رسول اللہ ﷺ کی جگہ پر ایسے لکھا: ''یہ وہ تحریر ہے جس پر محمد بن عبداللہ نے مصالحت کی ہے۔ کہ وہ مکہ میں ہتھیار لے کر داخل نہ ہوں گے مگر تلوار اپنے میان میں ہوگی۔ اور اس شخص کو اپنے ساتھ لے کر نہیں جائیں گے جو ان کے ساتھ جانا چاہتا ہو۔ اور اپنے صحابہ میں سے کسی کو منع نہیں کریں گے۔ جو مکہ میں رہنا چاہے۔ جب آپ مکہ میں داخل ہوئے اور مدت گذرنے

فَلْيَخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ. ❶

کے بعد انہوں نے علی رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہا: ''اپنے ساتھی سے کہو یہاں سے چلے جائیں۔ کیونکہ مدت پوری ہوگئی ہے۔''

فوائد:...... (۱) عمرہ حدیبیہ اس میں اگر چہ آپ کو روک دیا گیا تھا بہرحال محدثین نے اسے بھی عمرہ ہی شمار کیا ہے۔ (۲) صلح حدیبیہ کی شرائط سے اگر چہ مسلمان دبے ہوئے معلوم ہوتے تھے لیکن یہ آپ ﷺ کی حکمت اور دُور رس نگاہ تھی جس کی بنا پر آپ ﷺ نے اسے قبول کیا اور بعد میں ان شرائط کا مسلمانوں کے حق میں ہونا ثابت ہوگیا جس سے کفار بہت سٹپٹائے (۳) حالتِ احرام میں حرم کے اندر اسلحہ لٹکانا جائز ہے۔

[65]..... بَاب فِي عَبِيدِ الْمُشْرِكِينَ يَفِرُّونَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ

مشرکین کے غلاموں کا بیان جو بھاگ کر مسلمانوں کے پاس چلے جائیں

2550۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ عَبْدَانِ مِنَ الطَّائِفِ فَأَعْتَقَهُمَا أَحَدُهُمَا أَبُو بَكْرَةَ. ❷

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، نبی ﷺ کے پاس طائف سے دو غلام آئے۔ آپ نے ان کو آزاد کر دیا ان میں سے ایک ابوبکرہ رضی اللہ عنہ تھے۔

فوائد:...... یہ حدیث اگر چہ ضعیف ہے لیکن مسئلہ اسی طرح ہے کہ جب کسی کافر کا غلام مسلمان ہوکر آجائے تو وہ آزاد ہوگا اِلّا یہ کہ اس مالک پہلے مسلمان ہوجائے جیسا کہ آپ ﷺ نے حدیبیہ سے قبل مکہ سے بھاگ آنے والے غلاموں بارے کہا (هم عتقاء الله) (صحیح؛ ابوداؤد: 2349)

[66]..... بَاب نُزُولِ أَهْلِ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

اہل قریظہ کا سعد بن معاذ کے حکم پر اترنے کا بیان

2551۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

---

❶ متفق علیه: البخاری، کتاب الصلح، باب کیف یکتب هذا ما صالح فلان بن فلان...... (2698) ومسلم، کتاب الجهاد، باب صلح الحدیبیة فی الحدیبیة (4605)

❷ ضعیف: حجاج بن أرطاة ضعیف هے، أخرجه ابن ابی شیبه 12/511 (15444) والبیهقی، کتاب الجزیة باب من جاء من عبید اهل الحرب مسلما 9/230)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ رُمِيَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَطَعُوا أَبْجَلَهُ فَحَسَمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّارِ فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ فَنَزَفَهُ فَحَسَمَهُ أُخْرَى فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا تُخْرِجْ نَفْسِي حَتّٰى تُقِرَّ عَيْنِي مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ فَاسْتَمْسَكَ عِرْقُهُ فَمَا قَطَرَ قَطْرَةً حَتّٰى نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَحَكَمَ أَنْ تُقْتَلَ رِجَالُهُمْ وَتُسْتَحْيَى نِسَاؤُهُمْ وَذَرَارِيُّهُمْ يَسْتَعِينُ بِهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَصَبْتَ حُكْمَ اللّٰهِ فِيهِمْ)) وَكَانُوا أَرْبَعَ مِائَةٍ فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ قَتْلِهِمُ انْفَتَقَ عِرْقُهُ فَمَاتَ. [1]

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ کہتے ہیں۔ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ احزاب کے روز زخمی ہو گئے۔ ان کی رگ کٹ گئی۔ اسے رسول اللہ ﷺ نے آگ سے داغ دیا تو ان کا ہاتھ پھول گیا۔ اس سے خون بہنے لگا۔ آپ نے اسے دوسری دفعہ داغ دیا۔ پھر ان کا ہاتھ پھول گیا۔ جب انہوں نے دیکھا تو انہوں نے کہا: ''اے اللہ! جب تک بنوقریظہ سے میری آنکھوں کو ٹھنڈک نہ پہنچے میری جان نہ نکالنا۔'' تو ان کی رگ کا خون رک گیا پھر ایک قطرہ بھی نہ ٹپکا۔ حتی کہ وہ سعد رضی اللہ عنہ کے حکم پر اترے۔ آپ نے اس کی طرف آدمی بھیجا تو سعد نے حکم دیا: ''ان کے مرد قتل کئے جائیں اور ان کی عورتیں اور بچے زندہ رکھے جائیں تاکہ مسلمانوں کو اس سے مدد پہنچے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے ان کے متعلق اللہ کے حکم کے مطابق درست فیصلہ کیا۔'' اور وہ چار سو تھے جب ان کے قتل سے فارغ ہوئے تو ان کی رگ پھر پھٹ گئی اور وہ فوت ہو گئے۔

فوائد:...... (۱) ''الأبجل'' بعض نسخوں میں ''الأکحل'' ہے یہ بازو کے اندر ایک رگ ہوتی ہے۔ (۲) زخم کو آگ سے داغنا جائز ہے۔ (۳) اہل عرب کو اپنے یا اپنے ساتھیوں کے فیصلے پر اتارا جائے گا نہ اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے پر کیونکہ ہوسکتا ہے کہ ایسی صورت میں اللہ اور اس کے رسول کی منشاء کے مطابق فیصلہ نہ ہو سکے۔

[67]..... بَاب فِي إِخْرَاجِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ مَكَّةَ

مکہ سے نبی ﷺ کو نکالنے کا بیان

2552۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي

[1] صحیح: اخرجه مسلم، كتاب السلام، باب لكل داء دواء واستحباب التداوی (5712) والترمذی، كتاب اليسير باب ماجاء فی النزول علی الحكم (1582)

أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيّ بْنِ الْحَمْرَاءِ الزُّهْرِيَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَاقِفًا بِالْحَزْوَرَةِ يَقُولُ وَاللّٰهِ إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللّٰهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللّٰهِ إِلَى اللّٰهِ وَلَوْلَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ. ❶

عبداللہ بن عدی بن الحمراء الزہری کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ 'حزورۃ' میں اپنی سواری پر بیٹھے ہوئے فرما رہے تھے۔ ''اللہ کی قسم! تو اللہ کی سب سے بہتر زمین ہے۔ اور اللہ کے نزدیک بہت پیاری ہے۔ اگر میں تجھ سے نہ نکالا جاتا۔ تو کبھی نہ جاتا۔''

فوائد:...... (۱)''الحزورۃ'' یہ مدینہ میں ایک بازار تھا جو کہ مسجد نبوی کی توسیع میں آ گیا ہے (دیکھیے معجم البلدان: 255/6) (۲) آپ کی خلافِ منشا آپ ﷺ کو مکہ سے نکالا جانا اس بات پر دال ہے کہ آپ ﷺ انسانوں کی طرح انسان تھے ورنہ آپ ﷺ کو آپ ﷺ کی منشا، چاہت کے برعکس مجبور نہ کیا جا سکتا تھا۔ فرق صرف یہ تھا کہ آپ ﷺ کو ایسے فضائل حاصل تھے جن کی بنا پر آپ ﷺ ساری انسانیت سے برتر و افضل اور رب کائنات کے بعد بزرگ ترین ہستی تھے۔

[68]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الْأَمْوَاتِ
مردوں کو برا کہنے کی ممانعت کا بیان

2553۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ ....

قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا)). ❷

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مُردوں کو برا نہ کہو کیونکہ انہوں نے جیسا کیا تھا اس کا بدلہ پا لیا۔''

فوائد:...... مُردوں کو بُرا بھلا کہنا انتہائی معیوب ہے ان کو ان کے حال پر چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ وہ اپنے اعمال کی طرف جا چکے ہیں اور ان کی جزا بھگت رہے ہیں ہاں اگر کسی برے کی موت میں سامان عبرت ہو تو لوگوں کو نصیحت کے لیے اس کے حالات سے آگاہ کرنے میں کوئی حرج نہیں (ان شاء اللہ)

❶ اسنادہ ضعیف: لیکن یہ حدیث صحیح ہے، دیکھئے صحیح ابن حبان (2708) نیز مسند موصلی میں (5954) وابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی حدیث اس کی شاہد ہے۔ وأخرجه ابن ماجه، كتاب المناسك، باب فضل مكه (3108)

❷ صحيح: أخرجه البخاری، كتاب الجنائز، باب ما ينهى من سب الأموات (1393) والنسائی، كتاب الجنائز، باب النهي عن سب الأموات (1935)

[69]..... بَاب لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

فتح کے بعد کوئی ہجرت نہ ہونے کا بیان

2554۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ)). ❶

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فتح کے بعد ہجرت نہیں، لیکن جہاد اور نیت باقی ہے، جب تم جہاد کے لئے بلائے جاؤ تو حاضر ہو جاؤ۔''

فوائد:...... ہجرۃ قیامت تک کے لیے مشروع ہے جب بھی کہیں پر اسلامی احکام کی پیروی میں مشکلات آرہی ہوں تو ایسی سرزمین کو خیر باد کہہ کر وہاں سے ہجرت کر جانا مطلوب شریعت ہے لیکن فتح مکہ کے بعد یہ لازم نہیں رہی البتہ جہاد اور نیت جہاد لازم ہے۔

[70]..... بَاب إِنَّ الْهِجْرَةَ لَا تَنْقَطِعُ

ہجرت منقطع نہیں ہوگی

2555۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَوْفٍ وَهُوَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ..........

عَنْ أَبِي هِنْدٍ الْبَجَلِيِّ وَكَانَ مِنَ السَّلَفِ قَالَ تَذَاكَرُوا الْهِجْرَةَ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عَلَى سَرِيرِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتَّى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ ثَلَاثًا وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا)). ❷

ابو ہند بجلی جو بزرگ تھے۔ کہتے ہیں لوگوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ہجرت کا ذکر کیا اور وہ اپنی چارپائی پر تھے۔ انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ہجرت منقطع نہیں ہوگی حتی کہ توبہ منقطع ہو جائے۔ تین بار فرمایا اور توبہ منقطع نہیں ہو گی حتی کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔''

فوائد:...... سابقہ حدیث ملاحظہ کیجیے۔ نیز سورج کا مغرب سے طلوع ہونا یہ قیامت کی علامت ہے

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب الإذخر والحشیش فی القبر (1349) تعلیقًا اور اسی طرح کتاب الحج، باب فضل الحرم (1587) ومسلم، کتاب الحج، باب تحریم مکہ وصیدها وخلاها...... (3289)

❷ حسن: أخرجه ابو داؤد، کتاب الجهاد، باب فی الهجرة هل انقطعت (2479) والبیهقی فی الیسیر، باب الرخصة بالإقامة فی دار الشرك 9/17

جس کے ظہور کے بعد توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا اور قیامت قائم ہو جائے گی۔

[71]..... بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ

نبی ﷺ کے قول: ''اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک آدمی ہوتا'' کا بیان

2556۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْأَنْصَارِ)). [1]

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک آدمی ہوتا۔''

فوائد:...... (۱) کسی کا مددگار بننا بہت فضیلت والا عمل ہے لیکن یہ ایثار و قربانی کی وہ مثالیں جو انصار نے پیش کیں یہ انہیں کا خاصہ تھیں جس وجہ سے ان کو اسلام میں انتہائی فضیلت حاصل ہوئی تبھی تو آپ ﷺ ان میں سے ہونے کی خواہش ظاہر کرتے ہیں (۲) ہجرت انتہائی فضیلت والا عمل ہے تبھی تو آپ ﷺ اپنی اس خواہش کو اس فضیلت پر قربان کر دیتے ہیں۔

[72]..... بَاب فِي التَّشْدِيدِ فِي الْإِمَارَةِ

حکومت کے متعلق وعید کا بیان

2557۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ أَمِيرِ عَشَرَةٍ إِلَّا يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ أَطْلَقَهُ الْحَقُّ أَوْ أَوْبَقَهُ. [2]

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دس آدمیوں کا بھی حاکم ہے وہ قیامت کے دن اس طرح لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ گردن سے جکڑے ہوئے ہوں گے تو حق اسے چھڑائے گا یا ہلاک کرے گا۔''

فوائد:...... امارت، مسئولیت دیکھنے کو بہت سرسبز و شاداب ہے لیکن حقیقت میں کند چھری سے ذبح

---

[1] صحيح: أخرجه البخاري، كتاب مناقب الأنصار، باب قول النبي ﷺ لو لا الهجرة لكنت امرا من الأنصار (3779) وصحيح ابن حبان (7269)

[2] صحيح: مسند الموصلي (6570) مجمع الزوائد (7079)

ہونے کے مترادف ہے یہ پُل صراط پر چلنے کے مترادف ہے کہ ذراسی بھول چُوک اندھی گہرائیوں میں گرانے کا باعث بن جاتی ہے۔(العیاذ باللہ) کیونکہ عموماً جب کوئی عزیز عہدیدار لگ جائے تو اعزاء اقارب کو امید بندھ جاتی ہے ایسے موقع پر انصاف، معیار پر قائم رہنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔

[73]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الظُّلْمِ

ظلم کی ممانعت کا بیان

2558۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ.........

سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❶

سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ظلم سے بچو کیونکہ قیامت کے دن ظلم سے بہت تاریکی ہوگی۔''

فوائد:...... ظلم قیامت کو تاریکیوں کا اور تاریکیاں بربادیوں کا باعث ہوں گی کیونکہ قیامت کو نور ،روشنی درکار ہوگی قرآن میں آتا ہے: ﴿يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انْظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا﴾ (الحدید:13) اس دن منافق مرد اور عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے ذرا ٹھہرو ہم بھی تمہاری روشنی حاصل کرلیں انہیں کہا جائے گا اپنے پیچھے روشنی تلاش کرو۔ لہٰذا بدیوں، برائیوں سے بچنا چاہیے کہیں یہ محرومیوں کا باعث نہ بن جائیں۔ (اللّٰھم اجرنا من الظلم)

[74]..... بَاب إِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ

بے شک اللہ تعالیٰ فاسق آدمی سے دین کی مدد کرنے کا بیان

2559۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ.........

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ)). ❷

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس دین کی فاسق آدمی سے مدد کرتا ہے۔''

---

❶ صحیح ابن حبان(5176)

❷ متفق علیه: البخاري، كتاب الجهاد، باب أن الله يؤيد الدين بالرجل الفاجر (2897) ومسلم، كتاب الإيمان، باب لا يدخل الجنة إلا نفس مسلمة(301)

فوائد:...... بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی یہ قصہ یوں مذکور ہے کہ ایک مدعی اسلام شخص بارے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جہنمی ہے جب لڑائی کا وقت ہوا تو اس نے خوب مردانگی کے جوہر دکھائے اور زخم بھی کھائے اور وہ مر گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے آگاہ کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ آگ کی جانب گیا ہے۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں قریب تھا لوگ مشکوک ہو جاتے اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا وہ مرا نہیں تھا ہوا یہ کہ اسے شدید زخم آئے تھے لہٰذا وہ صبر نہ کر سکا اور خودکشی کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر پکارا اور فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ و رسول ہوں پھر بلال کو حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کر دو جنت میں فقط مسلم نفس ہی جائے گا اور آگے یہ فقرہ ذکر کیا ہے۔(بخاری:3062) سو اس واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ بسا اوقات اللہ اہل جہنم کو بھی دین کی نصرت کے لیے استعمال کر لیتے ہیں۔

[75]..... بَاب فِي افْتِرَاقِ هَذِهِ الْأُمَّةِ

اس امت کے فرقوں میں بٹنے کا بیان

2560۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَرَازِيُّ عَنْ أَبِي عَامِرٍ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لُحَيٍّ الْهَوْزَنِيِّ ....

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فِينَا فَقَالَ: ((أَلَا إِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوا عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَإِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ اثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ)). [قَالَ عَبْد اللَّهِ الْحَرَازُ قَبِيلَةٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ]. ❶

سیدنا معاویہ بن ابو سفیان سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کھڑے ہو کر فرمایا: ''خبردار! تم سے پہلے اہل کتاب کے بہتر فرقے ہو گئے۔اور اس امت کے تہتر فرقے ہوں گے۔بہتر آگ میں ہوں گے اور ایک جنت میں ہوگا۔'' [عبداللہ کہتے ہیں :الحراز یمن کا ایک قبیلہ ہے۔]

فوائد:...... بنی اسرائیل کی طرح یہ امت بھی فرقوں میں بٹے گی یعنی تہتر فرقوں میں ان میں سے صرف ایک فرقہ ہی جنتی ہوگا۔ترمذی کی روایت میں ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا ''من هي يا رسول الله قال ما انا عليه واصحابي.'' وہ کون سا ہوگا فرمایا: جو میرے اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے طریق پر

❶ صحیح: أخرجه احمد 102/4 والطبرانی فی الکبیر 376/19 (884) والحاکم 128/1

ہوگا یعنی قرآن وسنت پر کیونکہ اس کے علاوہ تیسری چیز اس وقت موجود ہی نہ تھی۔ لہٰذا القرآن والحدیث ہی کامیابی کی ضمانت ہے۔

[76]..... بَاب فِي لُزُومِ الطَّاعَةِ وَالْجَمَاعَةِ

امیر کی اطاعت کرنے اور جماعت کے ہمراہ رہنے کا بیان

2561۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ قَالَ ....

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوتُ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً)). [1]

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے امیر میں کوئی ایسی بات دیکھے جو اسے بری معلوم ہو تو وہ صبر کرے۔ کیونکہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی الگ ہو کر مرے گا وہ جاہلیت (کفر) کی موت مرے گا۔''

فوائد:...... (۱) مسلمانوں کی جماعت جس کا امیر، خلیفہ متعین ہو اس سے چمٹے رہنا واجب ہے اس سے علیحدگی جاہلی موت کا باعث ہے (۲) امیر کے ظلم پر اس کی اطاعت سے ہاتھ نہیں کھینچنا۔

[77]..... بَاب مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا

جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم سے نہیں

2562۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ..........

حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا)). [2]

ایاس بن سلمہؒ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں وہ روایت کرتے ہیں، کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم سے نہیں۔''

فوائد:...... کسی مسلمان پر اسلحہ سونتنا کبیرہ گناہ ہے۔ ایسا کرنے والا مومنین کی جماعت سے نکل جاتا ہے کیونکہ مذاق میں بھی ممکن ہے تانا گیا اسلحہ نقصان کا باعث بن جائے اور اسلامی جمعیت ایک مجاہد سے

---

[1] متفق علیه: البخاری، کتاب الفتن، باب قول النبیؐ سترون بعدی اموراً تنکرونها (7052) ومسلم، کتاب الإمارة، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمین (4767)

[2] صحیح: اخرجه مسلم، کتاب الإیمان، باب قول النبیؐ من حمل علینا السلاح فلیس منا (277)

محروم ہو جائے۔

[78]..... بَاب الْإِمَارَةُ فِي قُرَيْشٍ
حکومت قریش میں ہوگی

2563۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ....

يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ)). [1]

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: ''یہ منصب قریش میں رہے گا جو ان سے دشمنی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کرے گا۔ جب تک وہ دین کو قائم رکھیں گے (ایسا ہی ہوگا)۔''

فوائد:...... قریش جب تک دینداری اور للہیت کے پابند رہیں خلافت کے وہی سب سے زیادہ حقدار ہوں گے۔ بصورت دیگران کا حق خلافت ختم ہو جائے گا۔

[79]..... بَاب فِي فَضْلِ قُرَيْشٍ
قریش کی فضیلت کا بیان

2564۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَأَشْجَعُ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلَى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ)). [2]

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریش، انصار، مزینہ، جہینہ، اسلم، غفار اور اشجع کا حمایتی صرف اللہ اور اس کا رسول ہے۔''

2565۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ..........

---

[1] صحیح: اخرجه مسلم، كتاب الإيمان، باب مناقب قريش (3500) واحمد 94/4 والطبرانی الكبير 338/9 (780)

[2] صحيح البخاری، كتاب فضائل الصحابه، باب من فضائل غفار و أسلم، جهينة وأشجع (6386) ومسلم فی فضائل الصحابه، باب من فضائل غفار و حزينة و جهينة...... (2520)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:((أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارٌ خَيْرًا مِنَ الْحَلِيفَيْنِ أَسَدٍ وَغَطَفَانَ أَتُرَوْنَهُمْ خَسِرُوا؟)) قَالُوا: نَعَمْ قَالَ:((فَإِنَّهُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ)). قَالَ:((أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَتْ مُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ تَمِيمٍ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ أَتُرَوْنَهُمْ خَسِرُوا)) قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ:((فَإِنَّهُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ)). ❶

سیّدنا عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا کیا خیال ہے اگر اسلم اور غفار اپنے حلیف اسد اور غطفان سے بہتر ہوں تو تم انہیں خسارے میں پاؤ گے؟ انہوں نے کہا: ''جی ہاں۔'' آپ نے فرمایا: ''بے شک وہ ان سے بہتر ہیں۔'' پھر آپ نے بلند آواز سے فرمایا: ''تمہارا کیا خیال ہے اگر مزینہ اور جہینہ، تمیم اور عامر بن صعصعہ سے بہتر ہوں تو کیا تم انہیں خسارے میں پاؤ گے۔'' انہوں نے کہا: ''جی ہاں۔'' آپ نے فرمایا: ''وہ ان سے بہتر ہیں۔''

فوائد:...... امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان قبائل کو یہ فضیلت اسلام میں سبقت اور اسلامی احکام کی اچھی ادائیگی کی بنا پر تھی۔ (تنقیح الرواۃ) واللہ اعلم۔

[80]..... بَاب فَضْلِ أَسْلَمَ وَغِفَارٍ

اسلم اور غفار قبیلہ کی فضیلت کا بیان

2566۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ هُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ ....

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :((غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ)). ❷

سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قبیلہ غفار کی مغفرت فرمائے اور قبیلہ اسلم کو سلامت رکھے۔''

2567۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِينَارٍ ....

---

❶ اسناده ضعیف: جب کہ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ أخرجه البخاری، فی المناقب، باب ذکر أسلم وغفار ومزینه...... (3515-3516) ومسلم، فی فضائل الصحابه، باب من فضائل غفار و أسلم...... (2522)

❷ صحیح: أخرجه مسلم، کتاب فضائل الصحابه، باب دعاء النبیؐ لغفار و أسلم (6376-6377) واحمد 5/147-148

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ)). ❶

سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے قبیلہ غفار کو مغفرت کی اور قبیلہ اسلم کو سلامت رکھا۔ اور عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نا فرمانی کی۔''

فوائد:...... (۱) غفار واسلم تو قبیلے ہیں جب کہ عصیّہ یہ قبیلہ یا جماعت کا نام ہے (۲) شرح السنۃ میں ہے کہ اسلم وغفار چونکہ بلا جنگ مسلمان ہوئے تھے لہٰذا آپ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی۔ غفار حجاج کا سامان چرانے میں ملزم تھے تو آپ ﷺ نے ان کی اس برائی کے مٹا دینے کی دعا کی۔ اور عصیّہ نے بئر معونۃ کے پاس قراء کو شہید کیا تھا اور آپ ﷺ نے ان کے لیے بددعا کرتے رہے (تنقیح الرواۃ: 202/2)

[81]..... بَاب لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ
اسلام میں بری بات پر اتفاق کرنے کے عدم جواز کا بیان

2568۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قِيلَ لِشَرِيكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَعَمْ: ((لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَالْحِلْفُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً وَحِدَّةً)). ❷

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اسلام میں بری بات پر اتفاق کرنا جائز نہیں اور جاہلیت کی اچھی بات پر معاہدے کو اسلام نے اور بھی مضبوط اور طاقت ور بنا دیا ہے۔ شریک سے کہا گیا: کیا یہ نبی ﷺ سے منقول ہے؟ انہوں نے کہا: ''جی ہاں۔''

فوائد:...... (۱) ''حِلف'' اصل میں ایک دوسرے کی نصرت و مدد کا معاہدہ ہے اسلام میں فقط وہی حلف قابل قبول ہے جو مظلوم کی مدد صلہ رحمی اور حق کی نصرت کے لیے کیا گیا ہو۔ (۲) کفار سے ایسے حِلف، معاہدے اب درست نہیں البتہ کبھی اسلام ہوا ہو تو اسے برقرار رکھا جائے گا۔ (۳) اس حدیث میں مسلمانوں کو جارحیت کا سبق دیا جا رہا ہے کہ کافروں سے صلح کے معاہدے نہیں کرنے بلکہ میدانوں میں ان کی سرکوبی

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب المناقب، باب ذكر أسلم وغفار ومزينة...... (3513) ومسلم، كتاب فضائل الصحابه، باب دعا النبيّ لغفار وأسلم (6382)

❷ اسناده ضعيف: لیکن حدیث صحیح ہے۔ صحیح ابن حبان (4370) نیز مسند موصلی میں (6902) میں ام سلمہ اور صحیح ابن حبان (4371-4372) میں جبیر بن مطعم کی حدیثیں اس کی شاہد ہیں۔

کر کے فتنے کا خاتمہ کرنا ہے۔ہاں اگر کبھی تیاری بھرپور نہ ہو مسلمان کمزور ہوں تو ایسی صورت میں صلح حدیبیہ کو نمونہ بنایا جا سکتا ہے۔(واللہ اعلم)

[82]..... بَاب فِي مَوْلَى الْقَوْمِ وَابْنُ أُخْتِهِمْ مِنْهُمْ

کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اور بھانجا اسی میں داخل ہے

2569۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ.........

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ أَكَانَ أَنَسٌ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلنُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ ((ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ قَالَ نَعَمْ)). ❶

شعبہ کہتے ہیں میں نے معاویہ بن قرہ سے کہا: کیا انس رضی اللہ عنہ ذکر کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نعمان بن مقرن سے فرمایا: ''کسی قوم کا بھانجا اسی قوم میں داخل ہے؟'' کہا: ہاں۔

2570۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ.........

عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ وَحَلِيفُ الْقَوْمِ مِنْهُمْ وَابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ)). ❷

کثیر بن عبداللہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قوم کا آزاد کردہ غلام' قوم کا حلیف ہے اور قوم کا بھانجا اسی میں داخل ہے۔''

فوائد:...... قومیں،قبائل اگر چہ باپ دادوں کی طرف سے وجود میں آتے ہیں لیکن شریعت کے مطابق بھانجا اور آزاد کردہ غلام بھی قوم کا حصہ شمار ہوگا۔

[83]..... بَاب فِي الَّذِي يَنْتَمِي إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ

اس شخص کے متعلق جو آقاؤں کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرے

2571۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ.........

---

❶ صحيح : أخرجه البخاري، كتاب فرض الخمس، باب ما كان النبيّ يعطي المؤلفة قلوبهم وغيرهم من الخمس (3156) ومسلم، كتاب الزكاة، باب أعطاء المؤلفة قلوبهم على الاسلام (1059)

❷ اسناده ضعيف : کثیر بن عبداللہ ضعیف ہے لیکن حدیث صحیح ہے دیکھئے مجمع الزوائد (960-961-962) اور دیکھئے نصب الرایۃ 4/148-149 اور تلخیص الحبیر 4/214

عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ كُنْتُ تَحْتَ نَاقَةِ النَّبِيِّ ﷺ: ((فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوِ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ رَغْبَةً عَنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ)). ❶

سیّدنا عمرو بن خارجہ کہتے ہیں: میں نبی ﷺ کی اونٹنی کے نیچے کھڑا تھا میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو اپنی نسبت اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف کرے ، یا (کوئی آزاد کردہ غلام) اپنے آقاؤں کے علاوہ دوسروں کی طرف اپنی نسبت کرے، اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کی نفل اور فرض عبادت قبول نہ ہوگی۔''

2572۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ....

عَنْ سَعْدٍ وَأَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ)). ❷

سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہے۔''

فوائد:...... جانتے بوجھتے ہوئے بچے کا اپنے باپ کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف منسوب ہونا کبیرہ گناہ ہے۔ اس کے لیے یہ قطعی جائز نہیں اسی جب لوگوں نے آپ ﷺ کے منہ بولے بیٹے زید رضی اللہ عنہ کو زید بن محمد ﷺ کے نام سے پکارا تو اللہ نے ڈانٹ دیا اور فرمایا: ﴿وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآئَكُمْ اَبْنَآئَكُمْ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ﴾ (الاحزاب:4) اور اس نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارے بیٹے نہیں بنایا یہ تو تمہارے مونہوں کی باتیں ہیں۔ آگے فرمایا: ﴿اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ﴾ (الاحزاب:5) اُن کو ان کے باپوں کے ساتھ پکارو۔ یہ اللہ کے ہاں زیادہ قابل انصاف بات ہے۔ لہٰذا منہ بولے بیٹے کی ولدیت کے خانے میں اس کے اصل باپ کا نام ہی درج کرنا چاہیے۔ (واللہ الموفق)



❶ اسنادہ ضعیف: صاحب تخریج نے شہر بن حوشب پر مسند موصلی (6370) میں فیصلہ کن بحث کی ہے، أخرجه الترمذی، كتاب الوصايا، باب ماجاء لا وصية لوارث (2121) وابن ماجه، كتاب الدعايا، باب لا وصية لوارث (2712)

❷ متفق عليه: البخاری، كتاب المغازی، باب غزوة الطائف فی شوال سنة ثمان (4326) ومسلم، كتاب الإيمان، باب بيان حال إيمان من رغب عن ابيه وهو يعلم (216-217)

۱۸ ...... ومن كتاب البيوع

خرید وفروخت کے بیان میں

"بیوع" بیع کی جمع ہے بیع ، باب بَاعَ يَبِيعُ سے مصدر ہے اس کا معنی، بیچنا، فروخت کرنا ہے۔ اصطلاحی طور پر ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ اس کی یوں تعریف کرتے ہیں کہ "اپنا مال دوسرے اور دوسرے کا مال اپنی ملکیت میں لیتے ہوئے تبادلہ کرنا" (المغنی 559/3)

[1]..... بَاب فِي الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ

حلال اور حرام کے واضح ہونے کا باب

2573۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ ....

سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُتَشَابِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِعِرْضِهِ وَدِينِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى فَيُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللَّهِ مَحَارِمُهُ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلُحَتْ

سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "حلال وحرام ظاہر ہے ان کے علاوہ کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے۔ جو شخص مشتبہ چیزوں سے بچ گیا اس کی عزت اور دین محفوظ ہو گئے۔ جو مشتبہ چیزوں میں پڑ گیا وہ حرام میں داخل ہو جائے گا۔ اس چرواہے کی طرح (جو شاہی) چراگاہ کے اردگرد جانور چراتا ہے۔ ہوسکتا ہے کوئی جانور اس میں داخل ہو جائے۔ اور ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے۔ خبردار! اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔ خبردار! جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست ہوتا

صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ)). ❶

ہے تو پورا جسم درست ہوتا ہے۔ جب وہ خراب ہوتا ہے تو پورا جسم خراب ہوتا ہے۔ خبردار! وہ دل ہے۔"

فوائد:...... (۱) دین میں بعض امور متشابہ ہیں جنہیں قرآن کے مطابق راسخون فی العلم ہی جانتے ہیں عام بندے کی رسائی ان تک ممکن نہیں اس لیے عامی کے لیے ان سے بچنا ہی دین وعزت کی حفاظت کا باعث ہے (۲) ایک غیر محسوس، غیر واضح چیز کو محسوس مثال کے ذریعے ذہن کے قریب کر دینا مسنون اور بات سمجھانے کا ابلغ طریقہ کار ہے (۳) جسم کی اصلاح کا دارومدار دل کی اصلاح پر ہے۔

[2]..... بَاب دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ

مشتبہ چیزوں کو چھوڑ کر واضح کو اختیار کرنے کا بیان

2574۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ....

عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا تَحْفَظُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَسْأَلُهُ رَجُلٌ عَنْ مَسْأَلَةٍ لَا أَدْرِي مَا هِيَ فَقَالَ: ((دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ)). ❷

ابو حوراء سعدی کہتے ہیں میں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی بات یاد ہے؟ انہوں نے کہا: "آپ سے کسی آدمی نے مسئلہ پوچھا مجھے معلوم نہیں کونسا مسئلہ تھا آپ نے فرمایا: "مشتبہ چیزوں کو چھوڑ کر غیر مشتبہ چیزوں کو اختیار کرو۔"

فوائد:...... مشکوک کاموں کو چھوڑ کر غیر مشکوک کو اپنانا یہ سنت کی پیروی اور ایمان کی علامت ہے کیونکہ مشکوک کام محرمات کی سرحد ان کا کنارہ ہیں حدیث میں اس کی مثال یوں بیان دی گئی ہے "كراعى يرى حول الحمىٰ يوشك ان يقع فيه." یعنی مشکوک کام کرنے والے کی مثال ایسے چرواہے کی طرح ہے جو چراگاہ (محرمات) کے گرد (بکریاں) چراتا ہے قریب ہے کہ وہ چراگاہ میں داخل ہو جائے۔

2575۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ أَبِي عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِكْرَزٍ الْفِهْرِيِّ ....

---

❶ متفق عليه: كتاب الإيمان، باب فضل من استبراء لدينه (52) ومسلم، كتاب المساقة، باب أخذ الحلال وترك الشبهات (4070)

❷ صحيح ابن حبان (722) اخرجه الترمذى فى صفة القيامة، باب (60) (2518) والنسائى، كتاب الأشربة، باب الحث على ترك الشبهات (5727)

عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ الْأَسَدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِوَابِصَةَ ((جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ؟)) قَالَ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ فَجَمَعَ أَصَابِعَهُ فَضَرَبَ بِهَا صَدْرَهُ وَقَالَ ((اسْتَفْتِ نَفْسَكَ اسْتَفْتِ قَلْبَكَ يَا وَابِصَةُ ثَلَاثًا الْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ وَأَفْتَوْكَ)).❶

سیّدنا وابصہ رضی اللہ عنہ بن معبد اسدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''تم گناہ اور نیکی کے متعلق پوچھ رہے ہو؟'' میں نے کہا: ''جی ہاں۔'' آپ نے اپنی انگلیاں اکٹھی کر کے اپنے سینہ پر ماریں۔ اور آپ نے تین بار فرمایا: ''اے وابصہ! اپنے دل سے فتویٰ پوچھ اپنے نفس سے پوچھ نیکی وہ ہے جس سے دل مطمئن ہو۔ گناہ وہ ہے جس سے دل میں کھٹکا ہو۔ اور سینے میں شک ٹھہرے اگرچہ لوگ تجھے بار بار فتویٰ دیں۔''

فوائد:...... یہ نیکی وگناہ کی جامع تعریف اور متفقہ علامت ہے لیکن یہ علامت ان نفوس قدسیہ کے لیے ہے جن کی فطرتیں سالم ہوں گناہوں کی آلودگیوں سے بگڑ نہ گئی ہوں کیونکہ ایک عادی گناہگار بڑے سے بڑا گناہ یوں اطمینان سے سرانجام دیتا ہے جیسے کوئی معروف اور نیکی کا کام کر رہا ہو۔

[3]..... بَاب فِي الرِّبَا الَّذِي كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

جاہلیت کے سود کے متعلق کا بیان

2576۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ..........

عَنْ أَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ كُنْتُ آخِذًا بِزِمَامِ نَاقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي أَوْسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَذُودُ النَّاسَ عَنْهُ فَقَالَ: ((أَلَا إِنَّ كُلَّ رِبًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ أَلَا وَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَضَى أَنَّ أَوَّلَ رِبًا يُوضَعُ رِبَا عَبَّاسِ

ابوحرۃ رقاشی اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: ''میں ایام تشریق میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی مہار پکڑ کر لوگوں کو ہٹا رہا تھا آپ نے فرمایا: ''یاد رکھو جاہلیت کا تمام سود ختم کر دیا گیا ہے۔ خبردار! اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا ہے۔ پہلا سود جو معاف کیا جاتا ہے وہ میرے چچا عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے۔ اصل مال تمہارا ہے نہ ظلم کرو نہ

❶ منقطع: زبیر نے ایوب سے نہیں سنا لیکن شواہد کی بناء پر یہ صحیح ہے جیسا کہ نواس بن سمعان کی مسلم کتاب البر و الصلة، باب تفسير البر والإثم (2553) میں حدیث ہے۔

بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ)). ❶ — تم پر ظلم کیا جائے گا۔"

فوائد:...... (۱) سود ایک ایسا قرض ہے جو معیشت، غریبوں کی کمائی کو سیونک (لکڑی کھانے والا کیڑا) کی طرح چاٹ کر جاتا ہے اور معاشرے میں بربادی اور غربت وافلاس کا سبب بنتا ہے اسی لیے قرآن میں انتہائی سختی سے اس سے روکا گیا ہے فرمانِ الٰہی ہے: ﴿يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَo فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَo﴾ (البقرہ: 279-278) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور بقیہ سود چھوڑ دو اگر تم (حقیقی) مومن ہو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ اور اگر تم توبہ کر لو تو تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ گویا سودی لین دین اللہ سے جنگ کے مترادف ہے ایسی حالت میں بربادیاں کس طرح ٹل سکتی ہیں۔ (۲) داعی کو سب سے پہلے عمل کی دعوت رکھنی چاہیے جو کہ انتہائی مؤثر ہوتی ہے۔

[4]..... بَاب فِي آكِلِ الرِّبَا وَمُؤْكِلِهِ
سود کھانے اور کھلانے والے شخص کے ملعون ہونے کا بیان

2577۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ. ❷

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت کی ہے۔"

[5]..... بَاب فِي التَّشْدِيدِ فِي آكِلِ الرِّبَا
سود کھانے والے کے متعلق وعید کا بیان

2578۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ لَيَأْتِيَنَّ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک زمانہ آئے گا جس میں آدمی کو اس بات کی

---

❶ اسنادہ ضعیف: لیکن حج کے بیان میں جابر کی لمبی حدیث اور ابن ابی شیبہ 15/26 (19009) میں عمرو کی حدیث اس کی شاہد ہے جس کی وجہ سے یہ صحیح ہے۔

❷ صحیح: اخرجہ مسلم، کتاب مساقاة، باب آكل الربا ومؤكله (3333)

أَخَذَ الْمَالَ بِحَلَالٍ أَمْ بِحَرَامٍ)). ❶ پرواہ نہ ہوگی کہ وہ حلال مال لیتا ہے یا حرام۔“

[6]..... بَاب فِي الْكَسْبِ وَعَمَلِ الرَّجُلِ بِيَدِهِ

کمانے اور اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی فضیلت کا بیان

2579۔ أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّتِهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَحَقَّ مَا يَأْكُلُ الرَّجُلُ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِهِ وَإِنَّ وَلَدَهُ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِهِ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کا عمدہ کھانا وہ ہے جو اس کی پاک کمائی سے ہو اور اس کی اولاد بھی اس کی پاک کمائی سے ہے۔“

فوائد:...... (۱) سب سے زیادہ استعمال کا حقدار وہ مال ہے جو بندے کی پاکیزہ کمائی کا نتیجہ ہو (۲) بیٹا بھی چونکہ بندے کے نیک کمائی سے ہوتا ہے اس لیے بیٹے کا مال باپ کے لیے بلا اجازت لے لینا، اس مال میں تصرف کرنا جائز و درست ہے۔

[7]..... بَاب فِي التُّجَّارِ

تاجروں کا بیان

2580۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ.........

عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْبَقِيعِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ حَتَّى إِذَا اشْرَأَبُّوا قَالَ: ((التُّجَّارُ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا إِلَّا مَنِ اتَّقَى وَبَرَّ وَصَدَقَ)). قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: كَانَ

اسماعیل بن رفاعہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ بقیع کی طرف تشریف لے گئے اور آپ نے تاجروں کو متوجہ کر کے فرمایا: ”اے تاجروں کے گروہ! تاجر قیامت کے دن فاسقوں میں ہوں گے مگر جو اللہ سے ڈرا، نیکی کی اور سچ بولا۔“ ابو محمد کہتے ہیں: ابو نعیم کہتے تھے۔ عبیداللہ بن رفاعہ، حالانکہ وہ

❶ صحيح: اخرجه البخاري، كتاب البيوع، باب قول الله (يايها الذين آمنو...... (2083) والنسائي، كتاب البيوع، باب اجتناب الشبهات في الكسب (4466)

❷ اسناده ضعيف: لیکن حدیث صحیح ہے وصحيح ابن حبان (4259-4260-4261) وابو داؤد، كتاب الإمارة، باب الرجل يأكل من مال ولده (3528) والترمذي، كتاب الأحكام، باب ماجاء أن الوالد يأخذ من مال ولده (1358)

أَبُو نُعَيْمٍ يَقُولُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ رِفَاعَةَ وَإِنَّمَا هُوَ إِسْمَعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ . ❶

اسماعیل بن عبید بن رفاعہ ہے۔

فوائد:...... تجارت کانٹوں کی سیج ہے جس میں سنبھل سنبھل کر پھونک پھونک کر قدم رکھنا پڑتا ہے کیونکہ تجارت کے اندر اونچ نیچ کا خدشہ زیادہ ہوتا ہے اس لیے تاجر کو شریعت کا پاس کرتے ہوئے خوفِ خدا کو ہر وقت ملحوظ رکھنا چاہیے۔

[8]..... بَاب فِي التَّاجِرِ الصَّدُوقِ

سچے تاجر کا بیان

2581- أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ)) قَالَ: عَبْد اللهِ لَا عِلْمَ لِي بِهِ إِنَّ الْحَسَنَ سَمِعَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ وَقَالَ: أَبُو حَمْزَةَ هَذَا هُوَ صَاحِبُ إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ مَيْمُونٌ الْأَعْوَرُ . ❷

سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سچا امانت دار تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔'' عبداللہ کہتے ہیں: ''مجھے اس بات کا علم نہیں کہ حسن نے ابو سعید سے سنا کہ نہیں۔ اور ابوحمزہ نے اس طرح کہا کہ وہ ابراہیم کا ساتھی ہے اور وہی میمون اعور ہے۔

[9]..... بَاب فِي النَّصِيحَةِ

خیر خواہی کا بیان

2582- حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ قَيْسٍ ....

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ . ❸

سیّدنا جریر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی بیعت کی کہ: ''نماز پڑھوں گا' زکوۃ دوں گا اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کروں گا۔''

---

❶ اسناده جيد: صحيح ابن حبان(4910)وأخرجه الطبراني فى الكبير5/44(4540)وعبدالرزاق(2099)

❷ ضعيف منقطع: لیکن شواہد کی بناء پر حسن درجے تک پہنچ جاتی ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ابن ماجه، كتاب التجارات، باب الحث على المكاسب(2139)واخرجه الطبراني، فى الاوسط(7390)والدار قطنى3/7والحاكم6/2

❸ متفق عليه: البخارى، كتاب الإيمان، باب قول النبيّ الدين النصيحه (57)ومسلم، كتاب الإيمان، باب بيان أن الدين النصيحه (56)

فوائد:...... (۱) امام، امیر کسی بھی شرعی مسئلے پر اپنے ماموروں سے بیعت لے سکتا ہے اگرچہ وہ امور فرائض سے ہی تعلق رکھتے ہوں (۲) سبھی مسلمانوں کی خیر خواہی ایمان کا تقاضا ہے۔

[10]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الْغِشِّ

دھوکہ دینے کی ممانعت کا بیان

2583۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَقِيلٍ يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ قَالَ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَالِمٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِطَعَامٍ بِسُوقِ الْمَدِينَةِ فَأَعْجَبَهُ حُسْنُهُ فَأَدْخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ فِي جَوْفِهِ فَأَخْرَجَ شَيْئًا لَيْسَ كَالظَّاهِرِ فَأَفَّفَ بِصَاحِبِ الطَّعَامِ ثُمَّ قَالَ: ((لَا غِشَّ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا)). [1]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کے بازار میں غلہ کے پاس سے گذرے وہ آپ کو اچھا لگا، رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا۔ اور کچھ غلہ نکالا جو اوپر والے کی طرح نہیں تھا۔ تو آپ نے اناج والے کو ڈانٹا پھر فرمایا: ''مسلمانوں میں دھوکہ بازی نہ ہو۔ جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم سے نہیں۔''

فوائد:...... (۱) مسلمان کو دھوکہ دینا حرام ہے۔ (۲) ''فلیس منا'' سے مراد امام نووی رحمہ اللہ یوں بیان کرتے ہیں ''ومعناه ممن اهتدى بهديي واقتدى بعلمي وعملي وحسن طريقتي كما يقول الرجل اذا لم يرض فعله لست مني.'' (تحفۃ الاحوذی: 4/453) اس کا معنی یہ ہے کہ وہ ان اشخاص میں سے نہیں جو میری سیرت کو اپناتے ہیں اور میرے علم وعمل اور اچھے طریقے کی پیروی کرتے ہیں جیسے کہ آدمی جب کسی کے کام سے خوش نہیں ہوتا تو کہتا ہے تو ہم سے ہی نہیں ہے۔ جبکہ سفیان رحمہ اللہ زجر و توبیخ کے لیے اس کی کوئی تاویل ہی نہیں کرتے تھے۔ سیدھا مسلمانوں کی جماعت سے خارج قرار دے دیتے۔

[11]..... بَاب فِي الْغَدْرِ　　عہد شکنی کے متعلق

2584۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ ....

---

[1] اسناده ضعیف: لیکن مسلم میں اس کا شاہد موجود ہے لہٰذا یہ حدیث صحیح ہے، اخرجه مسلم، كتاب الإيمان، باب قول النبي من غشنا فليس منا (102) وابو داؤد، كتاب الإجارة، باب في النهي عن الغش (4352) وابن ماجه، كتاب التجارات، باب النهي عن الغش (2224)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ)). ❶

سیّدنا عبداللہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن ہر دھوکے باز کے لئے ایک جھنڈا ہوگا کہا جائے گا: ''یہ فلاں کی غداری (کی علامت) ہے۔''

فوائد:...... دھوکے بازوں کو قیامت کو جھنڈے فراہم کیے جائیں گے اور جو کہ قیامت کو عظیم رسوائی کا سبب ہوں گے وہ دُور سے ہی پہچانے جائیں گے۔ العیاذ باللہ

[12]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الِاحْتِكَارِ
ذخیرہ اندوزی کی ممانعت کا بیان

2585ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ....

عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعِ بْنِ نَضْلَةَ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِءٌ مَرَّتَيْنِ)). ❷

سیّدنا معمر بن عبداللہ بن نافع بن نضلة عدوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: ''ذخیرہ اندوزی گنہگار ہی کرتا ہے۔'' دومرتبہ ایسے کہا۔

فوائد:...... ذخیرہ اندوزی یہ ہے کہ مال کثیر مقدار میں لے کر اس نیت سے جمع کر لینا جب کہ اس کی قلت کی بنا پر اس کی قیمت بڑھے گی تو مارکیٹ میں لے آئیں گے یہ حرام ہے ہاں اگر مال کثیر مقدار میں مارکیٹ میں موجود ہے تو اس کے جمع کر لینے میں کوئی حرج نہیں (واللہ اعلم)

2586ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ....

عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْجَالِبُ مَرْزُوقٌ وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُونٌ)). ❸

سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''غلہ لانے والے کو رزق دیا جاتا ہے اور غلہ روکنے والے پر لعنت کی جاتی ہے۔''

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الجزية والموادعة، باب اثم الغادر للبر والفاجر (3186-3187) ومسلم، كتاب الجهاد، باب تحريم الغدر (4508)

❷ صحيح: اخرجه مسلم، كتاب المساقاة، باب تحريم الاحتكار في الاقوات (4098) وصحيح ابن حبان (4936)

❸ ضعيف: اخرجه ابن ماجه، كتاب التجارات، باب الحكرة و الجلب (2153) والبيهقي في البيوع، باب ما جاء في الاحتكار 30/6

[13]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ أَنْ يُسَعَّرَ فِي الْمُسْلِمِينَ

مسلمانوں میں قیمت مقرر کرنے کی ممانعت کا بیان

2587۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ وَثَابِتٍ وَقَتَادَةَ ....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ غَلَا السِّعْرُ فَسَعِّرْ لَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْخَالِقُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّزَّاقُ الْمُسَعِّرُ وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ أَلْقَى رَبِّي وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يَطْلُبُنِي بِمَظْلَمَةٍ ظَلَمْتُهَا إِيَّاهُ بِدَمٍ وَلَا مَالٍ)). ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں مہنگائی ہوئی تو لوگوں نے کہا: ''یا رسول اللہ! مہنگائی ہوگئی ہے آپ ہمارے لئے قیمت مقرر کر دیں۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ ہی پیدا کرنے والا اور سمیٹنے والا ہے۔ رزق دینے والا ہے' قیمت مقرر کرنے والا ہے' اور میں امید کرتا ہوں کہ اپنے رب سے اس حال میں ملوں گا کہ تم میں سے کوئی آدمی مجھ سے ایسی چیز طلب نہ کرے گا جو میں نے اس سے ظلم سے لی ہو خواہ جان ہو یا مال۔''

فوائد:...... (۱) حاکم کی طرف سے اشیاء کی قیمتیں مقرر کرنا درست نہیں کیونکہ ہر تاجر کو جائز ہے کہ وہ مناسب انداز میں جتنا چاہے نفع کمائے البتہ اگر تجار ملی بھگت سے ناجائز منافع کمانے لگیں تو ایسے وقت میں صارفین کی سہولت کا خیال رکھنا حکومت کا فرض ہے اور وہ تجار کو لگام دے سکتی ہے کیونکہ قاعدہ ہے "الضرورات تبيح المحظورات" ضروریات ممنوع امور کو جائز کر دیتی ہیں۔ (۲) تاجر پر ظلم یوں ہے کہ ایک چیز اس نے دس روپے میں خریدی ہے سرکاری ریٹ اس کا نو روپے مقرر کر دیا جاتا ہے لازماً تاجر کا یہ نقصان حاکم کے سبب ہے۔

[14]..... بَاب فِي السَّمَاحَةِ

رعایت کرنے کا بیان

2588۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ..........

---

❶ صحيح : ابن حبان(4935) واخرجه ابو داؤد، كتاب الإجارة،باب فى التسعير (3451) والترمذى، كتاب البيوع،باب ماجاء فى التسعير (1314)

أَنَّ حُذَيْفَةَ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ قَبْلَكُمْ فَقَالُوا عَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا ؟فَقَالَ لَا قَالُوا تَذَكَّرْ قَالَ كُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ فَآمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوا الْمُعْسِرَ وَيَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُوسِرِ)). قَالَ:((قَالَ اللّٰهُ تَجَاوَزُوا عَنْهُ)).[1]

سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’تم سے پہلے ایک آدمی کی روح کو فرشتے ملے انہوں نے کہا: تو نے کوئی نیکی بھی کی ہے؟ اس نے کہا: ’’نہیں‘ فرشتوں نے کہا:’’ یاد کرو۔‘‘ اس نے کہا: ’’میں لوگوں کو قرض دیتا تھا اور اپنے غلاموں کو حکم دیتا تھا کہ وہ تنگ دست کو مہلت دیں اور مالدار سے درگذر کریں۔‘‘ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’تم بھی اس سے درگزر کرو۔‘‘

فوائد:...... (۱) ’’تجاوز‘‘ میں یہ تینوں معنی آتے ہیں (ا) مہلت دینا (ب) معاف کردینا (ج) اچھے طریقے سے طلب کرنا (۲) چھوٹی سی نیکی بھی جب خلوص کے ساتھ کی جائے تو وہ بہت سی غلطیوں کے کفارے کا سبب بن جاتی ہے (۳) بذاتِ خود نیکی نہ بھی کی جائے فقط حکم سے بھی وہ ثواب حاصل ہو جاتا ہے جو بذاتِ خود کرنے سے حاصل ہوتا ہے (۴) پچھلی امتوں کے واقعات جو بطورِ مدح بیان ہوئے ہیں وہ ہمارے لیے بھی قابل عمل ہیں۔

[15]..... بَاب فِي الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا

بیچنے والے اور خریدنے والے کو جدا نہ ہونے تک اختیار ہے

2589۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ ....

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:((الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا)).[2]

سیّدنا حکیم رضی اللہ عنہ بن حزام کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’دو بیع کرنے والے جدا نہ ہونے تک اختیار رکھتے ہیں۔ اگر وہ دونوں سچ بولیں اور بات ظاہر کر دیں تو ان کی بیع میں برکت ہوگی۔ اگر وہ جھوٹ بول کر عیب چھپائیں تو ان کی بیع سے برکت مٹ جائے گی۔‘‘

[1] صحیح: اخرجه البخاری، کتاب البیوع، باب من أنظر موسرا (2077) واحمد 395/5

[2] صحیح: اخرجه البخاری، کتاب البیوع، باب إذا بین البیعان، لم یکتما ونصحا (2079) وابو داؤد، کتاب الإجارة، باب فی اخیار المتبایعین (3459)

فوائد:...... (۱) دو باہم بیع کرنے والے اشخاص جب تک بیع کرنے کے بعد اسی مجلس میں اکٹھے بیٹھے رہتے ہیں تب تک انہیں بیع کے فسخ کرنے کا اختیار ہے ان کے جدا ہوتے ہی فسخ کا اختیار ختم ہو جائے گا الا یہ کہ شرط لگائی گئی ہو (۲) بیع کرتے ہوئے صدق واظہار سے کام لینا چاہیے چاہے اس سے بظاہر نقصان ہوتا ہی نظر آتا ہو لیکن یہ معاہدہ کے اعتبار سے خیر ہی خیر ہے۔

2590۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ..........

عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ . ❶

سیّدنا قتادہ رضی اللہ عنہ اپنی اسناد سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

[16]..... بَاب إِذَا اخْتَلَفَ الْمُتَبَايِعَانِ

خرید وفروخت کرنے والوں کے اختلاف کا بیان

2591۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْبَيِّعَانِ إِذَا اخْتَلَفَا وَالْبَيْعُ قَائِمٌ بِعَيْنِهِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ أَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ)). ❷

سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب بائع اور مشتری آپس میں اختلاف کریں اور بیع کی چیز بعینہٖ موجود ہو مگر ان میں سے کسی کے کوئی دلیل بھی نہ ہو تو بائع کی خریدنے اور بیچنے والے کی بات معتبر ہوگی۔ یا وہ دونوں بیع واپس کر دیں۔''

فوائد:...... سامان بعینہٖ موجود ہو اس دوران اختلاف ہو جائے تو دو صورتیں ہوں گی یا تو بیچنے والے کی بات مان لی جائے یا پھر بیع فسخ کر دی جائے کیونکہ ایسے وقت میں یہی دو صورتیں قابل عمل اور آسان نظر آتی ہیں۔

[17]..... بَاب لَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ

اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرنے کی ممانعت کا بیان

2592۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ ....

---

❶ صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

❷ صحیح: مسند موصلی(4984)وابوداؤد، کتاب الإجارة باب اذا اختلف البيعان والمبيع قائم (3511) والنسائی، کتاب البیوع، باب اختلاف المتبايعين في الثمن(4662)

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ:((لَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِـاللّٰـهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَبِيعَ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ حَتّٰى يَتْرُكَهُ)). ❶

سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والے کسی آدمی کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے حتی کہ وہ اسے چھوڑ دے۔''

فوائد:...... (۱) ایمان باللہ اول اور ایمان بالآخرۃ یہ آخر میں ہے درمیان میں ایمان بالرسل والکتب والملائکہ والقدر کا تذکرہ خود بخود ان کے ضمن میں آجاتا ہے لہٰذا ان کا تذکرہ نہیں کیا گیا (۲) ایک بھائی کی اگر بات چل رہی ہے دوسرا بیچ میں آکر اپنی بات شروع کر دے یا دلچسپی کا ظہار کر دے تو یہ پہلے خریدار کی دل آزاری کا باعث بنے گی کیونکہ اس سے لازماً بائع مہنگے دام پر اصرار کرے گا پھر یا تو خریدار کو چیز مہنگی خریدنی پڑے گی یا بوجھل دل کے ساتھ چھوڑنی پڑے گی۔

[18]..... بَاب فِي الْخِيَارِ وَالْعُهْدَةِ

غلام کی بیع میں اختیار کا بیان

2593۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَـنْ عُـقْبَةَ بْـنِ عَـامِـرٍ أَنَّ الـنَّـبِـيَّ ﷺ قَالَ:((عُهْدَةُ الرَّقِيقِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ)). ❷

سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''غلام کی ضمانت تین دن ہے۔''

2594۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَـنْ عُـقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ :((عُهْـدَةُ الرَّقِيقِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ)) فَفَسَّرَهُ قَتَـادَةُ إِنْ وَجَدَ فِي الثَّلَاثِ عَيْبًـا رَدَّهُ بِـغَيْـرِ بَيِّـنَةٍ وَإِنْ وَجَدَهُ بَعْدَ ثَـلَاثٍ لَمْ يَرُدَّهُ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ. ❸

سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''غلام کی کفالت تین دن ہے۔'' قتادۃ رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر ایسے کی ہے کہ اگر تین دن میں غلام میں کوئی عیب پائے تو دلیل کے بغیر اسے واپس کر سکتا ہے۔ اگر تین دن کے بعد پائے تو دلیل کے بغیر واپس نہیں کر سکتا۔''

---

❶ صحيح : اخرجه مسلم، كتاب النكاح، باب تحريم الخطبة على خطبة أخيه حتى يأذن اويترك(3449) وأخرجه ابن ماجه، كتاب التجارات، باب من باع عيبا مليبينه(4246)

❷ ضعيف : اخرجه ابو داؤد، كتاب الإجارة، باب فى عهدة الترقيق(3506) وابن ماجه، كتاب التجارات باب عهدة الرقيق (2245)

❸ ضعیف : سابقہ حدیث ہی مکرر ہے۔

[19]..... بَابٌ فِي الْمُحَفَّلاتِ

مصراۃ کا بیان

2595۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ هُوَ ابْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ اشْتَرَى شَاةً مُصَرَّاةً أَوْ لِقْحَةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ)). [1]

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مصراۃ بکری یا اونٹنی خریدے اسے تین دن اختیار ہے اگر اسے واپس کرے تو ساتھ غلے کا ایک صاع دے مگر گندم نہ ہو۔''

فوائد:...... ''مصراۃ'' سے ایسے جانور مراد ہیں جس کو مہنگا بیچنے کے لیے اس کا دودھ نہ دھویا جائے اور جب مشتری خریدنے والا اس کا دودھ دھوتا ہے تو دودھ وافر ہونے کی وجہ سے بہت متاثر ہوتا ہے اور جانور خرید لیتا ہے لیکن گھر جا کر دوبارہ دھونے سے دودھ کی وہ مقدار حاصل نہیں ہوتی تو ایسے شخص کو اجازت ہے کہ وہ تین ایام کے اندر اندر یہ جانور اور اس کے ساتھ ایک صاع غلے کا واپس کر دے جو کہ گندم نہ ہو۔ اس پر بعض نادان ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو غیر فقیہ قرار دیتے ہیں کہ دیکھیں جی دو تین دن جانور کا دودھ استعمال کیا بدلے میں صرف ایک صاع گندم کا یہ بات نہیں بنتی حالاں یہ اعتراض ان کی اپنی فقاہت صفر ہونے کی دلیل ہے کہ جس نے اس کا دودھ استعمال کیا ہے لازماً اس نے اس جانور کے چارے کا بھی بندوبست کیا ہے دودھ تو چارے کے بدلے ہو گیا اور غلے یا بعض روایتوں کے مطابق کھجور کا ایک صاع تو جانور لوٹانے پر دیتا ہے دوسرا اگر اس سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی عدم فقاہت ثابت ہوتی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ جو ان کے نزدیک بھی فقہ واجتہاد کے امام ہیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث ذکر کرنے کے بعد ساتھ ہی ان کا فتویٰ نقل کرتے ہیں (دیکھیے حدیث نمبر 2148,2149 بخاری) کہ وہ بھی اس کے مطابق ہی فتویٰ دیتے ہیں لہٰذا یہ بات ثابت ہو گئی کہ مذکورہ حدیث کو قیاس جلی کے مخالف قرار دے کر رد کرنا سراسر بے علمی وجہالت ہے بس یہی وجہ ہے کہ احناف کے امام زفر رحمۃ اللہ علیہ بھی جمہور کے موافق ہی فتویٰ دیتے ہیں۔ (بدایۃ المجتہد 2/144) اس بارے

---

[1] متفق عليه: اخرجه البخاري، كتاب البيوع، باب النهي للبائع أ يحفل الإبل والبقر والغنم...... (2150) ومسلم، كتاب البيوع، باب حكم بيع المصراة (3811)

ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں اصل میں اصول صرف دو ہی ہیں قرآن اور سنت اور جو ان کے علاوہ ہیں وہ انہی کے تابع ہیں سو سنت (حدیث مصرّاۃ) تو قائم بنفسہ ہے اور قیاس فرع ہے تو اصل کو فرع کے بدلے کیسے رد کیا جاسکتا ہے۔(مزید تفصیل کے لیے دیکھیے (اعلام الموقعین 330/2)

[20]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ
دھوکہ کی بیع کی ممانعت کا بیان

2596۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ.❶

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دھوکے کی بیع سے منع کیا۔

فوائد:...... ''بیع غرر'' اس میں بے شمار مسائل ہیں مثلاً بھاگے غلام کی خرید وفروخت اسی طرح معدوم اور مجہول اور ایسی چیز جو بیچنے والے کی ملکیت میں نہ ہو، پانی میں مچھلی کی بیع وغیرہ ایسی جمیع بیوع باطل ہیں۔لیکن ضرورت کے وقت اس کی اجازت ہے جیسے گھر کا سامان گھر سمیت اور حاملہ بکری جس کے تھنوں میں دودھ بھی ہو کو بیچنا ان کی بیع درست ہے کیونکہ گھر کا سامان دروازے کھڑکیاں وغیرہ ظاہری حالت کے مطابق ہی ہوتے ہیں (مزید دیکھئے: احکام الأحکام شرح عمدۃ الأحکام 3/139)

[21]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا
پھلوں کی پختگی ظاہر ہونے سے پہلے انہیں بیچنے کی ممانعت کا بیان

2597۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ.❷

سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پختگی ظاہر ہونے سے پہلے پھل بیچنے سے منع فرمایا: بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کو منع کیا۔

فوائد:...... پھل پکنے سے قبل اسکی بیع کرنا ممنوع ہے کیونکہ جب پھل ابھی کچا ہو تو ممکن ہوتا ہے کہ

---

❶ صحیح : اخرجه مسلم، كتاب البيوع،باب بطلان بيع الحصاة والبيع الذى فيه غرر(3787)وابو داؤد،كتاب البيوع والإجارات،باب بيع الغرر(3376)والترمذى،كتاب البيوع،باب ماجاء فى كراهية بيع الغرر(1230)

❷ متفق عليه : البخارى،كتاب البيوع،باب بيع الثمار،قبل أن يبدو صلاحها(2194)ومسلم،كتاب البيوع،باب النهى عن بيع الثمار قبل يبدو صلاحها بغير شرط القطع(3840)

کوئی آفت آجائے اور مطلوبہ مقدار حاصل نہ ہو سکے ترمذی میں حدیث ہے "نهى رسول الله ﷺ عن بيع العنب حتّى يسودَّ و عن بيع الحبِّ حتّى يشتدَّ." (ترمذی:1246) آپ ﷺ نے انگور کی خرید وفروخت سیاہ ہونے سے قبل اور دانے کی خرید وفروخت پکنے سے قبل کرنے سے روکا ہے۔ پک جانے کے بعد ایک مقدار کا اندازہ کرنا ممکن ہوتا ہے دوسرا آفت سے بھی قدرے امن ہوتا ہے۔

[22]..... بَاب فِي الْجَائِحَةِ

پھلوں میں مصیبت پہنچنے کا بیان

2598- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ ابْتَاعَ ثَمَرَةً فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ)). [1]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص پھل خریدے پھر اسے کوئی مصیبت پہنچے تو بیچنے والا اس سے کچھ نہ لے تو اپنے بھائی کا ناحق مال کیسے لیتا ہے؟"۔

فوائد:...... ابھی فقط بات ہوئی ہے سودہ طے ہوا ہے درختوں سے پھل اتارا نہیں گیا لیکن کوئی آفت آگئی اور مال تباہ ہوگیا۔ایسی صورت میں بیچنے والے کو چاہیے کہ قیمت نہ لے کیونکہ اب یہ فقط سودے کی قیمت ہے جب کہ مشتری مال سے محروم ہو گیا ہے ہاں اگر وہ مال اتار کر محفوظ کر لیتا پھر اگر کوئی آفت آجاتی تو یہ اور بات تھی (واللہ اعلم)

[23]..... بَاب فِي الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

بیع محاقلہ اور بیع مزابنہ کا بیان

2599- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ الْمُحَاقَلَةُ بَيْعُ الزَّرْعِ بِالْبُرِّ

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا' عبداللہ کہتے ہیں: محاقلہ یہ ہے کھیتی' گندم کے بدلہ میں بیچی جائے اور لوگ کہتے ہیں:

---

[1] صحیح: اخرجه مسلم، كتاب المساقاة، باب وضع الجوائح(3952) والنسائي، كتاب البيوع، باب وضع الجوائح (4540) وابن ماجه، كتاب التجارات، باب بيع الثمار سنين و الجائحه(2219)

وَقَالُوا كَذٰلِكَ يَقُولُ ابْنُ الْمُسَيِّبِ . ❶ ابن میبّب بھی اسی طرح کہتے تھے۔

فوائد:...... (۱)"محاقلة و مزابنة" دونوں بیع حرام ہیں (۲) ''محاقلہ'' کہتے ہیں کچی کھیتی کو پکی کھیتی کے بدلے یعنی گندم کی بالی میں موجود دانے کے بدلے بیع اسی طرح ''مزابنۃ'' تیار کھجور کی درخت پر لگی کھجور کے ساتھ بیع کرنا ان میں چونکہ ایک طرف معلوم پیمانہ جب کہ دوسری طرف مقدار مجہول ہے اس لیے یہ حرام ہے۔

[24]..... بَاب فِي الْعَرَايَا

بیع عرایا کا بیان

2600۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ..........

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِالتَّمْرِ وَالرُّطَبِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِ ذٰلِكَ . ❷

سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچی اور پکی کھجوروں کے بدلہ میں عرایا کی فروخت کی اجازت دی۔ اس کے علاوہ کسی چیز میں (بیع عرایا) کی اجازت نہیں دی۔

فوائد:...... ''عرایا'' عریۃ کی جمع ہے مراد اس سے یہ ہے کہ کوئی باغ کا مالک کسی فقیر، مسکین کو کھجور کا ایک درخت صدقہ کر دیتا ہے اب جب وہ فقیر اس درخت سے کھجوریں اتارنے آتا ہے تو اسے تنگی محسوس ہوتی ہے تو مالک یوں کرتا ہے کہ اس درخت کے پھل کا اندازہ کر کے اس فقیر کو اپنے پاس سے اتنا اترا ہوا پھل دے دیتا ہے یہ صورت بیع کی جائز ہے لیکن یہ بیع پانچ وسق تقریباً چھے سوتیں کلوگرام سے کم میں جائز ہے (دلیل کے لیے دیکھیے: بخاری: ۲۱۹۰)

[25]..... بَاب النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ الْقَبْضِ

قبضہ سے پہلے غلہ بیچنے کی ممانعت کا بیان

2601۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ....

❶ صحيح: اخرجه البخاري، كتاب البيوع ١باب بيع الزبيب بالزبيب والطعا بالطعام (2173) والترمذي، كتاب البيوع، باب ماجاء في العرايا والرخصة في ذلك (1300) وابن ماجه، كتاب التجارات، باب بيع العرايا بخرصها تمراً (2268) و (2269)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب البيوع، باب بيع الزبيب بالزبيب والطعام بالطعام (2173) ومسلم، كتاب البيوع، باب تحريم بيع الرطب بالتمر إلا في العرايا (2855)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ)). ❶

سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو غلہ خریدے۔ قبضہ کرنے سے پہلے اسے آگے نہ بیچے۔''

فوائد:...... مال غلّے کو قبضے میں لینے سے قبل فروخت کرنا درست نہیں کیونکہ یہ ''ربح مالم یضمن'' کے زمرے میں آتا ہے یعنی ایسا نفع جو ضمانت کے بغیر حاصل کیا گیا ہو جو کہ اسلام میں جائز نہیں کیونکہ جس مال کے نقصان کا بندہ ذمہ دار نہ ہو اس کا نفع اٹھانا بھی اس کے لیے جائز نہیں ہوتا۔

[26]...... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ

ایک بیع میں دو شرطوں کی ممانعت کا بیان

2602۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ..........

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ وَعَنْ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَعَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ. ❷

سیّدنا عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع اور قرض سے منع فرمایا اور ایک بیع میں دو شرطوں سے بھی منع فرمایا نیز آپ نے اس چیز کے فائدے سے بھی منع فرمایا جس پر قبضہ نہ ہو۔

فوائد:...... ''سلفٌ و بیعٌ'' امام بغوی رحمہ اللہ اس کی تعریف یوں کرتے ہیں: کوئی کہے میں تمہیں غلام نقد ایک ہزار کا دوں گا اور لیٹ ادائیگی کی صورت میں دو ہزار کا (شرح السنۃ: ۳۰۶/۴) ''شرطین فی بیع'' ایک بیع میں دو شرطیں امام بغوی رحمہ اللہ نے سابقہ صورت کو ہی ''شرطین فی بیع'' کی صورت قرار دیا ہے۔ ''ربح مالم یضمن'' اس کی صورت یوں ہے کہ آپ ایک آدمی سے مال خریدتے ہیں سودا ہو چکا ہے مال بھی اس آدمی کے گودام میں ہی ہے کہ آپ کسی دوسرے خریدار کو وہ مال فروخت کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں فلاں گودام میں مال پڑا ہے آپ وہاں سے اٹھا لیں۔ اب مال اٹھانے سے قبل نقصان کی ذمہ داری مالک گودام کی ہے اور اٹھانے پر یہ ذمہ داری اگلے خریدار پر ہوگی جب کہ آپ کو بیٹھے بٹھائے بغیر کسی خدشے کے نفع حاصل ہو گیا یہ حرام ہے۔

---

❶ متفق علیہ: اخرجہ البخاری، کتاب البیوع، باب الکیل علی البائع والمعطی (2126) ومسلم، کتاب البیوع، باب بطلان بیع المبیع قبل القبض (3819)

❷ حسن: صحیح ابن حبان (4321) واخرجہ ابوداؤد، کتاب البیوع، باب فی الرجل بیع مالیس عندہ (3504) والنسائی، کتاب البیوع، باب بیع مالیس عند البائع (4625)

[27]..... بَاب فِيمَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ

صاحبِ مالک غلام بیچنے والے کا بیان

2603۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ..........

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اشْتَرَى عَبْدًا وَلَمْ يَشْتَرِطْ مَالَهُ فَلَا شَيْءَ لَهُ)). ❶

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو غلام خریدے اور اس کے مال کی شرط نہ کرے اسے کچھ نہیں ملے گا۔''

فوائد:...... غلام کی اپنے مال پر چونکہ کلی ملکیت نہیں ہوتی اس لیے خرید وفروخت کے موقع پر مال کی الگ سے بات کرنا پڑے گی۔

[28]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ

بیع منابذہ اور بیع ملامسہ کی ممانعت کا بیان

2604۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ عَنْ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ الْمُنَابَذَةُ يَرْمِي هَذَا إِلَى ذَاكَ وَيَرْمِي ذَاكَ إِلَى ذَا قَالَ كَانَ هَذَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ. ❷

سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو بیع اور دو قسم کے کپڑوں سے منع کیا۔ بیع منابذہ اور ملامسہ سے۔ عبداللہ کہتے ہیں: منابذہ اسے کہتے ہیں جو اس کی طرف پھینک دے اور وہ اس کی طرف پھینک دے۔ اور یہ جاہلیت میں ہوتی تھی۔

فوائد:...... (۱) مصنف رحمہ اللہ کتاب البیوع میں مقصود حدیث کے جزء کو ہی فقط بیان کیا ہے حدیث کا بقیہ حصہ بخاری میں ابوسعید رضی اللہ عنہ سے یوں ہے ''نهى رسول الله ﷺ عن اشتمال الصماء وأن يحتبي الرجل في ثوب واحد ليس على فرجه منه شيء'' آپ نے اشتمال الصماء (یعنی، کپڑے کو جسم کے گرد ایسے لپیٹ لینا کہ آدمی کا ہاتھ باہر نہ نکل سکے) اور آدمی کے اس طرح کپڑے کو لپیٹ

❶ صحيح: اخرجه البخاري، كتاب المساقة، باب الرجل يكون له ممر أو شرب في حائط أو في نخل (2379) ومسلم، كتاب البيوع، باب من باع نخلا وعليه اثمر (1543)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الصلاة، باب مايستر من العورة (367) ومسلم، كتاب البيوع، باب إبطال بيع الملامسة والمنابذة (1512)

لینے سے روکا کہ اس کی شرم گاہ پر کچھ نہ ہو۔ (۲) ''منابذۃ'' کہتے ہیں دو آدمی طے کرلیں کہ میں اپنے ہاتھ میں جو چیز اسے تمہاری طرف پھینکتا ہوں اور تم اپنے ہاتھ کی چیز میری طرف پھینکو اس طرح دونوں کی آپس میں بیع منعقد ہو جائے۔ ''ملامسہ'' ہے کہ کہا جائے تم نے ان تھانوں میں سے کپڑے کے جس تھان کو ہاتھ لگایا وہ تمہارا ہوگا دیکھنے پرکھنے کی اجازت نہ ہو ان دونوں بیعوں میں چونکہ غرر ہے اس لیے ممنوع ہیں۔

[29]..... بَاب فِي بَيْعِ الْحَصَاةِ

بیع حصاۃ کا بیان

2605۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ قَالَ عَبْد اللّٰهِ إِذَا رَمَى بِحَصًا وَجَبَ الْبَيْعُ . ❶

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دھوکے کی بیع اور بیع حصاۃ سے (کنکریوں کے ذریعے بیع سے) منع کیا۔ عبداللہ کہتے ہیں: جب کنکری پھینکتے تو بیع ہو جاتی تھی۔

فوائد:...... کنکریوں کی بیع یوں ہے کہ یہ طے کیا جائے کہ مشتری، خریدنے والا کنکری پھینکے گا جس چیز کو لگی وہ اتنی قیمت میں ہوگی لہٰذا یہ غرر و جہالت کی بناء پر حرام ہے۔

[30]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ

جانور کی جانور سے بیع کی ممانعت کا بیان

2606۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً ثُمَّ إِنَّ الْحَسَنَ نَسِيَ هَذَا الْحَدِيثَ وَلَمْ يَقُلْ جَعْفَرٌ ثُمَّ إِنَّ الْحَسَنَ نَسِيَ هَذَا الْحَدِيثَ . ❷

سیّدنا سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جانور کے بدلے جانور ادھا بیچنے سے منع فرمایا پھر حسن یہ حدیث بھول گئے اور جعفر نے یہ بات نہیں کہی کہ پھر حسن یہ حدیث بھول گئے۔

---

❶ صحيح: اخرجه مسلم، كتاب البيوع، باب بطلان بيع الحصاة (3787) والترمذى، كتاب البيوع، باب ماجاء فى كراهية بيع الغرر (1230) وابن ماجه، كتاب التجارات، باب النهى عن بيع الحصاة وعن بيع الغرر (2194)

❷ طرق وشواہد کی بناء پر قوی ہے۔ اخرجه ابوداؤد كتاب البيوع، باب الحيوان بالحيوان نسيئة (3356) والترمذى، كتاب البيوع، باب ماجاء فى كراهية بيع الحيوان بالحيوان (1237) والنسائى، كتاب البيوع، باب بيع الحيوان نسيئة (4634)

فوائد:...... مذکورۃ حدیث کی سند اگر چہ ضعیف ہے لیکن ابن ماجہ :1841 میں امام البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے جس سے اس روایت کو تقویت حاصل ہو جاتی ہے جب کہ دوسری جانب ابو داؤد میں حسن درجے کی روایت ہے جس میں ہے کہ آپ ﷺ نے عبداللہ بن عمرو کو لشکر کی تیاری کا حکم دیا اونٹ کم پڑ جانے پر آپ ﷺ نے انہیں صدقے کے دو اونٹوں کے بدلے ایک اونٹ خریدنے کا حکم دیا سو اس بناء پر علماء میں اس بارے بہت اختلاف ہے امام شافعی رحمہ اللہ ان میں یوں تطبیق دیتے ہیں یہاں ادھار سے مراد دونوں طرف سے ادھار ہے (تحفۃ الاحوذی :۴/۳۶۶) امام خطابی نے بھی اسی کو پسند کیا ہے اور یہی بات درست ہے۔

[31]..... بَاب فِي الرُّخْصَةِ فِي اسْتِقْرَاضِ الْحَيَوَانِ

جانور قرض لینے کی اجازت کا بیان

2607- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَالِكٍ قِرَائَةً عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.........

عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَكْرًا فَجَائَتْ إِبِلٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ قَالَ أَبُو رَافِعٍ فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَقُلْتُ لَمْ أَجِدْ فِي الْإِبِلِ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْطِهِ إِيَّاهُ فَإِنَّ خَيْرَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً [قَالَ عَبْد اللَّهِ هَذَا يُقَوِّي قَوْلَ مَنْ يَقُولُ الْحَيَوَانُ بِالْحَيَوَانِ]. ❶

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابو رافع کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ قرض لیا۔ جب زکوٰۃ کے اونٹ آئے تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ اس آدمی کا اونٹ واپس کر دوں تو میں نے کہا: ''مجھے عمدہ رباعی (جس کے رباعی دانت گر چکے ہوں) کے سوا اور کوئی اونٹ نہیں ملتا۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے وہی دے دؤ لوگوں میں سے بہتر وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں اچھا ہو۔'' عبداللہ کہتے ہیں: یہ حدیث اس آدمی کی بات کو تقویت دیتی ہے جو کہتا ہے: ''جانور سے جانور کا بدلہ ہو سکتا ہے۔''

فوائد:...... 100 روپیہ قرض دے کر یہ طے کر لینا کہ واپسی 120 کی صورت میں ہو گی تو یہ سود ہے جو کہ حرام ہے لیکن گر طے کیے بغیر قرض واپس کرنے والا اپنی طرف سے کچھ زائد رقم دے دیتا ہے تو یہ جائز بلکہ آدمی کے بہتر ہونے کی علامت ہے جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان (فانّ خيرا لناس احسنهم قضاء)

---

❶ صحيح : اخرجه مسلم، كتاب المساقاة، باب من استسلف شيئا فقضىٰ خيراً منه وخيركم احسنكم قضاء (4084) والنسائي، كتاب البيوع، باب استسلاف الحيوان واستقراضه (4631)

[32]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ
قافلہ سے ملنے کی ممانعت کا بیان

2608۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَلَقَّوْا الْجَلَبَ مَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَيْئًا فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ)). [1]

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مال تجارت کے (قافلہ کے) پاس پہلے نہ پہنچو جو پہلے ملا اور کچھ خریدا تو وہ بازار میں داخل ہونے کے بعد (اس کے قائم رکھنے یا نہ رکھنے کا) اختیار رکھتا ہے۔''

فوائد:...... کسان، زمیندار جب اپنا غلّہ وغیرہ شہر کی منڈی میں فروخت کے لیے لا رہے ہیں تو ان سے راستے میں غلّہ خریدنا مکروہ ہے کیونکہ اس طرح انہیں نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے کہ کہیں ان سے کوئی منڈی کے ریٹ سے کم میں نہ خرید لے، اگر کوئی خرید لے تو اب کسان کو جائز ہے کہ منڈی میں نرخ معلوم کرنے کے بعد سودے کو برقرار رکھے یا منسوخ کر دے۔

[33]..... بَاب لَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ
اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرنے کا بیان

2609۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَلَقَّوْا السِّلَعَ حَتَّى يُهْبَطَ بِهَا الْأَسْوَاقَ وَلَا تَنَاجَشُوا)). [2]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور قافلوں سے نہ ملو حتی کہ وہ سامان بازار میں لا کر ڈال دیں۔ اور (دوسرے کو نقصان پہنچانے کے لیے) بولی نہ لگاؤ۔''

فوائد:...... (۱) بیع پر بیع کا یہ مطلب ہے ایک شخص کی بات ابھی چل رہی ہے کہ دوسرا بیچ میں دلچسپی کا اظہار کر دے چونکہ یہ پہلے مشتری کی دل شکنی کا باعث ہے لہٰذا یہ حرام ہے (۲) ''بولی بڑھانا'' یہ چونکہ بیع

[1] صحيح : اخرجه مسلم، كتاب البيوع، باب تحريم تلقي الجلب (3802) والبخاري، كتاب البيوع، باب النهي عن تلقي الركبان

[2] متفق عليه : البخاري، كتاب البيوع، باب لا يبيع على بيع أخيه ولا يسوم على سوم أخيه حتى يأذن له أو يترك (2139) ومسلم، كتاب البيوع، باب تحريم بيع الرجل على بيع اخيه......(3790)

ہی بولی والی ہوتی ہے جوزیادہ نرخ لگا دے وہی چیز کا مستحق قرار پاتا ہے لیکن ہوتا یہ ہے بعض شخص جو کہ خریدار نہیں ہوتے بلکہ بائع بیچنے والے کے مقرر کردہ ہوتے ہیں جن کا کام فقط بولی بڑھانا ہوتا ہے اور وہ بڑھ چڑھ کر قیمت لگاتے ہیں ایسا کرنا حرام ہے۔

[34]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ

کتے کی قیمت کھانے کی ممانعت کا بیان

2610- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ ....

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ قَالَ عَبْد اللَّهِ حُلْوَانُ الْكَاهِنِ مَا يُعْطَى عَلَى كَهَانَتِهِ. ❶

سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت کنجری کے مہر اور کاہن کی اجرت سے منع کیا۔ عبداللہ کہتے ہیں: ”حلوان الکاہن وہ مال ہے جو فال کھولنے پر دیا جاتا ہے۔“

فوائد:...... (۱) کتے کو بیچنا اس کی قیمت کھانا حرام ہے سوائے شکاری کتے کے کیونکہ جابر سے مروی ہے ”نهى رسول الله ﷺ عن ثمن الكلب الا كلب صيد .“ (صحیح نسائی: ٤٣٠٣) نے کتے کی قیمت کھانے سے روکا سوائے شکاری کتے کے۔ لہٰذا امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث قابل حجت ہو تو مطلق کو مقید پر محمول کرتے ہوئے شکاری کتے کے علاوہ باقی کتوں کی تجارت حرام ہوگی۔ (نیل الاوطار 3/ 012) (۲) زنا سے حاصل ہونے والی کمائی حرام ہے (۳) غیب کی خبر بتانے پر جیسے آج کل علم النجوم یا پامسٹری وغیرہ ہے ان سے ہونے والی آمدن حرام ہے۔ ان وجوہات کی بناء پر یہ کہنا ممکن ہے کہ کسی حرام کام کے عوض ہونے والی آمدن حرام ہے۔

[35]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ

شراب بیچنے کی ممانعت کا بیان

2611- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ ....

---

❶ متفق علیه : اخرجه البخاری، کتاب البیوع، باب ثمن الکلب (2237) ومسلم، کتاب المساقاة، باب تحریم ثمن الکلب...... (3985)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ الْآيَةُ فِي آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَتَلَاهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ . [1]

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب سود کے متعلق سورۃ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نکلے اور لوگوں کے پاس ان کی تلاوت کی پھر شراب کی تجارت کو حرام کر دیا۔

فوائد:...... شراب چونکہ حرام ہے لہٰذا اس کی خرید وفرخت بھی حرام ہے اسی طرح ہر وہ حلال چیز جس کا پتہ ہو کہ یہ حرام کام میں استعمال ہو گی ایسی بیع بھی حرام ہے آپ ﷺ نے فرمایا: "من حبس العنب ایام القطاف حتی یبیعه من یهودی او نصرانی اوممن یتخذه خمراً فقد تقحم النار علی بصیرة" (صحیح: مجمع الزوائد 4/90) جس نے انگوروں کی اترائی کے وقت ان کو اس لیے جمع رکھا تا کہ کسی یہودی، عیسائی یا شراب بنانے والے کو فروخت کرے تو یہ شخص جانتے بوجھتے آگ میں داخل ہو گیا۔ لہٰذا حرام چیزوں کے ساتھ ساتھ حلال چیزوں بھی حرام مقصد کے لیے فروخت کرنا حرام ہے (واللہ اعلم)

2612۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ أَوَاخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَتَلَاهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ نَهَى عَنِ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ . [2]

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب سورۃ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نکلے اور لوگوں کو پڑھ کر سنائیں۔ پھر شراب کی تجارت سے منع کر دیا۔

2613۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي يَزِيْدَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ جُلُودِ الْمَيْتَةِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((دِبَاغُهَا طَهُورُهَا)).

سیّدنا عبدالرحمٰن بن وعلۃ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مردار کے چمڑے کے متعلق پوچھا تو کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ دباغت (رنگنے) سے پاک ہو

---

[1] متفق علیه: البخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب تحریم تجارۃ الخمر فی المسجد (459) ومسلم، کتاب المساقاۃ، باب تحریم بیع الخمر (4022)

[2] صحیح: سابقہ حدیث مکرر آئی ہے۔

وَسَأَلْتُهُ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ لَنَا أَعْنَابًا وَإِنَّا نَتَّخِذُ مِنْهَا هَذِهِ الْخُمُورَ فَنَبِيعُهَا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَهْدَى رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ أَوْ دَوْسٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَاوِيَةً مِنْ خَمْرٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَمَا عَلِمْتَ يَا أَبَا فُلَانٍ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَهَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ قَالَ: ((فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَهَا)) فَالْتَفَتَ إِلَى غُلَامِهِ فَقَالَ اخْرُجْ بِهَا إِلَى الْحَزْوَرَةِ فَبِعْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَوَ مَا عَلِمْتَ يَا أَبَا فُلَانٍ أَنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا)). قَالَ فَأَمَرَ بِهَا فَأُفْرِغَتْ فِي الْبَطْحَاءِ. [1]

جاتا ہے۔'' میں نے ان سے کافر کو شراب بیچنے کے متعلق پوچھا۔ کہ ہمارے پاس انگور ہوتے ہیں اور ہم ان سے شراب بنا کر کافروں کو بیچتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: قبیلہ ثقیف یا دوس کے ایک شخص نے حجۃ الوداع کے موقع پر شراب کا ایک مشکیزہ رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ دیا۔ تو نبی ﷺ نے اس سے کہا: اے ابو فلاں! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ نے اسے حرام کر دیا ہے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں فرمایا کہ اللہ نے اسے حرام کر دیا ہے۔ تو اس نے مڑ کر اپنے غلام سے کہا: اسے حزورہ کی طرف لے جا کر بیچ دو' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابو فلاں! تجھے معلوم نہیں کہ جس نے اس کا پینا حرام کیا ہے؟ اس نے اس کا بیچنا بھی حرام کر دیا ہے۔ آپ نے اس کے متعلق حکم دیا وہ نالی میں بہادی گئی۔

فوائد:...... (۱) مردار جانور کی چمڑی رنگنے (کیکر کی چھال سے دھونے) سے پاک ہو جاتی ہے (۲) جس چیز کا پینا حرام ہے اس کی بیع بھی حرام ہے۔

[36]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ
ولاء کو بیچنے کی ممانعت کا بیان

2614۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ الْأَمْرُ عَلَى هٰذَا لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ. [2]

سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔ عبداللہ کہتے ہیں: ''اس پر عمل ہے۔ نہ اسے بیچا جائے گا اور نہ ہبہ کیا جائے گا۔''

---

[1] صحیح: اخرجه مالك، كتاب الأشربة، باب جامع تحريم الخمر (12) واخرجه مسلم، كتاب الحيض، باب طهارة جلود الميتة بالدباغ (813) وابوداؤد، كتاب اللباس، باب في إهاب الميتة (4123)

[2] متفق عليه: اخرجه البخاري، كتاب العتق، باب عن بيع الولاء وهبته (2535) ومسلم، كتاب العتق، باب النهي عن بيع الولاء وهبته (16) ومالك، كتاب العتق باب مصير الولاء لم أعتق (20)

فوائد:...... ''ولاء'' ایک رشتہ، ناطہ ہے جو کہ غلام کو آزاد کرنے کی صورت میں غلام کا غلام آزاد کرنے والے کے ساتھ قائم ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ نہ تو اسے عطیہ کیا جا سکتا ہے اور نہ بیچا۔

[37]..... بَاب فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

بیع مدبر کا بیان

2615۔ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ ....

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنَّا عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ قَالَ فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَبَاعَهُ قَالَ جَابِرٌ وَإِنَّمَا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ [قِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ: تَقُولُ بِهِ؟ قَالَ: قَوْمٌ يَقُولُونَ]. ❶

سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم سے ایک آدمی نے مرنے کے بعد غلام کو آزاد کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور بیچ دیا۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پہلے سال فوت ہوا۔ عبداللہ سے کہا گیا: ''آپ بھی اس کے قائل ہیں؟'' انہوں نے کہا: کچھ لوگ قائل ہیں۔

فوائد:...... (۱) ''المُدَبَّر'' ایسے غلام کو کہا جاتا ہے جس کو اس کا مالک کہہ دے کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔ تو اب یہ غلام مالک کی زندگی میں اس کی خدمت کرے گا اس کے مرنے کے بعد ورثہ کے حصے میں آنے کی بجائے آزاد ہو گا (۲) مدبر غلام کو کسی پیش آمدہ سبب کی بناء پر بیچا بھی جا سکتا ہے۔

[38]..... بَاب فِي بَيْعِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ

ام ولد کا لونڈیوں کے بیچنے کا بیان

2616۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((قَالَ إِذَا وَلَدَتْ أَمَةُ الرَّجُلِ مِنْهُ فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ أَوْ بَعْدَهُ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کسی آدمی کی لونڈی کو اس سے اولاد ہو جائے تو وہ اس کے بعد آزاد ہو جائے گی۔''

فوائد:...... (۱) ''ام الولد'' ایسی لونڈی کو کہتے ہیں جس کا مالک سے بچہ پیدا ہو گیا ہو ایسی لونڈی بیچی نہیں جا سکتی بلکہ یہ مالک کی وفات کے بعد آزاد ہوتی ہے (۲) مذکورۃ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن موطا

---

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الإيمان، باب جواز بيع المدبر (259) والبخاري، كتاب البيوع، باب بيع المدبر (2141)

❷ ضعيف جداً: اخرجه ابن ماجه، كتاب العتق، باب امهات الاولاد (2515) والدار قطنى 131/4 والحاكم 19/2

میں عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے "لا تباع ولا تورث یستمتع مابدا له، فاذا مات فهی حُرَّةٌ." (موطا 2/ 776) (ام الولد) نہ وہ بیچی جا سکتی ہے اور نہ وراثت بنائی جا سکتی ہے مالک کے لیے جب تک ممکن ہو اس سے فائدہ اٹھالے جب وہ مر جائے تو وہ آزاد ہے۔ جب کہ اس کے برعکس (ابوداؤد:3340) سے ان کے بیچنے کا بھی ثبوت ملتا ہے۔ امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ اس بارے یوں فرماتے ہیں: ممکن پہلے بیع جائز ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا ہو اور یہ بات زیادہ مشہور نہ ہوئی ہو اور عمر رضی اللہ عنہ نے پتہ چلنے پر اس سے روک دیا ہو (معالم السنن 4 /74) جمہور بھی ام ولد کی بیع ناجائز ہونے کے قائل ہیں جب کہ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ اس پر صحابہ کا اجماع نقل فرماتے ہیں (المغنی) بہر حال ام ولد کو بیچنا منع ہے اگر ضرورت ہو تو ابوداؤد کی حدیث کے مطابق بیچا بھی جا سکتا ہے (واللہ اعلم بالصواب)

[39]..... بَاب فِي صَاعِ الْمَدِينَةِ وَمُدِّهَا

مدینہ کے صاع اور مد کا بیان

2617- أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَنَفِيُّ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ يَعْنِي الْمَدِينَةَ)).[1]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے اللہ! ان کے پیمانے میں برکت دے ان کے صاع اور مد میں برکت دے یعنی مدینہ والوں کے۔

[40]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ

غلہ کی بیشی کے ساتھ بیچنے کی ممانعت کا بیان

2618- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَنْبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ مَسْرُوقٍ..........

عَنْ بِلَالٍ قَالَ كَانَ عِنْدِي مُدُّ تَمْرٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَوَجَدْتُ أَطْيَبَ مِنْهُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ فَأَتَيْتُ بِهِ

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مد کھجوریں میرے پاس تھیں۔ میں نے دو صاع دے کر اس کے بدلہ میں ایک صاع اچھی کھجوریں لے لیں۔ اور انہیں

---

[1] متفق علیه: البخاری، کتاب البیوع، باب برکة صاع النبی صلعم (2130) ومسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینه ودعاء النبی صلعیم فیها بالبرکة (3312)

النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ لَكَ هَذَا يَا بِلَالُ قُلْتُ اشْتَرَيْتُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ قَالَ: ((رُدَّهُ وَرُدَّ عَلَيْنَا تَمْرَنَا)). ❶

نبی ﷺ کے پاس لے آیا۔ آپ نے فرمایا: ''اے بلال (رضی اللہ عنہ!) یہ کہاں سے لی ہیں؟'' میں نے کہا: ''دو صاع دے کر ایک صاع لی ہیں۔'' آپ نے فرمایا: ''انہیں واپس کر دو اور ہماری کھجوریں لے آؤ۔''

2619۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ هُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ ....

أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ فَاسْتَعْمَلَهُ عَلَى خَيْبَرَ فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ يَعْنِي جَيِّدًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هَكَذَا؟)) قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَفْعَلُوا وَلَكِنْ مِثْلًا بِمِثْلٍ أَوْ بِيعُوا هَذَا وَاشْتَرُوا بِثَمَنِهِ مِنْ هَذَا وَكَذَلِكَ الْمِيزَانُ)). ❷

سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو عدی کے انصاری شخص کو خیبر کا حاکم بنا کر بھیجا۔ وہ عمدہ کھجوریں لائے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمام خیبر کی ایسی ہی کھجوریں ہوتی ہیں؟ کہا: نہیں، اللہ کی قسم یا رسول اللہ ہم ادنی درجے کے دو صاع دے کر ایک صاع کھجوریں لیتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا نہ کرو، بلکہ برابر بیچو یا انہیں بیچ دو اور ان کی قیمت سے اچھی کھجوریں خریدو، ایسے ہی وزنی چیز کے متعلق ہے۔''

فوائد:...... کھجور یا اس جیسا غلہ ان کو آپس میں تبدیل کرنے یا ان کی بیع کرتے ہوئے برابری کا خیال رکھنا لازم ہے ہاں اگر معیار دونوں جانب ایک سا نہ ہو تب بھی کمی بیشی جائز نہیں یہ طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے کہ ایک قسم کی کھجور نقد فروخت کر کے اس کے بدلے دوسری قسم خرید لی جائے۔

---

❶ صحيح : نیز اس کے شواہد بھی ہیں، اخرجه الطحاوی فی معانی الآثار 68/4 والطبرانی الکبیر 359/1 (1097) مجمع الزوائد (6638-6639) ومسند موصلی (5710) دیکھئے آئندہ حدیث۔

❷ متفق علیه : اخرجه البخاری، کتاب البیوع، باب اذا اراد بیع تمر بتمر خیر منه (2201-2202) ومسلم، کتاب المساقاة باب بیع الطعام مثلاً بمثل (4057)

[41]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الصَّرْفِ

نقد کے بدلے نقد کمی بیشی کے ساتھ بیچنے کی ممانعت کا بیان

2620۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيِّ ....

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقُولُ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ هَاءَ وَهَاءَ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ هَاءَ وَهَاءَ وَلَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا)). ❶

سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے: ''سونے کے بدلے سونے کی بیع ہاتھوں ہاتھ ہو۔ اور چاندی کے بدلے چاندی کی بیع کھجور کے بدلے کھجور کی اور گندم کے بدلے گندم کی' جو کے بدلے جو کی بیع ہاتھوں ہاتھ ہو۔ دونوں میں کمی بیشی نہ ہو۔''

2621۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ....

عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ قَالَ قَامَ نَاسٌ فِي إِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ يَبِيعُونَ آنِيَةَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ إِلَى الْعَطَاءِ فَقَامَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى. ❷

ابواشعث صنعانی کہتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں کچھ لوگ سونے اور چاندی کے برتن وظیفہ ملنے تک کے وعدہ پر فروخت کرتے تھے۔ تو سیّدنا عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے بدلے سونے' چاند کے بدلے چاندی' گندم کے بدلے گندم' کھجور کے بدلے کھجور' جو کے بدلے جو اور نمک کے بدلے نمک کی بیشی کے ساتھ بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ لہٰذا جس نے زیادہ دیا یا لیا وہ سود ہے۔''

فوائد:...... تجارتی سود کی دو قسمیں ہیں (ا) ''ربا الفصل'' دوہم جنس اشیاء کو کمی بیشی کے ساتھ

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب البیوع، باب ما یذکر فی بیع الطعام والحکرۃ (2134) ومسلم، کتاب المساقاۃ، باب الصرف وبیع الذھب بالورق نقداً (4035)

❷ صحیح: اخرجہ مسلم، کتاب المساقاۃ، باب فی الصرف وبیع الذھب بالورق نقداً (4037) وابو داؤد، کتاب البیوع، باب فی الصرف (3249-3250) صحیح ابن حبان (5015)

فروخت کرنا (ب) "ربا النسیئه" یہ ہے کہ مقدار تو برابر ہو لیکن ایک جانب سے ادھار ہو۔ موجودہ حدیث دلیل ہے کہ ان چھ چیزوں کو آپس میں نقد و نقد اور برابر، برابر کی بنیاد پر تبدیل کیا جائے گا۔ جب کہ ان مذکورۃ اشیاء کے علاوہ دوسری اشیاء میں سود کے پائے جانے بارے اختلاف ہے جمہور کا موقف ہے کہ جہاں بھی ان چھ اجناس کے علاوہ سود والی علّت پائی جائے گی ان میں بھی وہ سود ہی ہو گا۔

[42]..... بَاب لَا رِبَا إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ

سود صرف ادھار میں ہوتا ہے

2622۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا الرِّبَا فِي الدَّيْنِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَعْنَاهُ دِرْهَمٌ بِدِرْهَمَيْنِ. [1]

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سود صرف ادھار میں ہے۔" عبداللہ کہتے ہیں: "اس کا مطلب یہ ہے کہ دو درہم کے بدلہ میں ایک درہم ہو۔"

فوائد:...... " ربا النسیئة " کی تعریف پچھلی حدیث میں گزر چکی ہے جب کہ پچھلی حدیث میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ سابقہ ذکر کردہ اجناس میں بھی سود ہوتا ہے جسے ربا الفضل کہا جاتا ہے لو پھر اس حصر کے کیا معنی، کہ سود صرف قرض ادھار میں ہے اسکے علماء نے مختلف جواب دیے ہیں (۱) حصر زیادتی میں ہے کہ ادھار میں انتہائی زیادہ سود ہے (۲) یہ حدیث عام ہے جب کہ پچھلی حدیث خاص تھی (واللہ اعلم)

[43]..... بَاب الرُّخْصَةِ فِي اقْتِضَاءِ الْوَرِقِ مِنَ الذَّهَبِ

سونے کے بدلے چاندی لینے کی رخصت کا بیان

2623۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِيرَ وَرُبَّمَا

سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بقیع میں اونٹ بیچتا تھا۔ اور دینار کے بدلے بیچ کر درہم لیتا تھا۔ اور درہم کے بدلے بیچ کر دینار لیتا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے

[1] متفق علیه: البخاری، کتاب البیوع، باب الدینار بالدینار نساء (2178) ومسلم، کتاب المساقاة، باب بیع الطعام مثلاً بمثل (4065)

قَالَ أَقْبِضُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رُوَيْدَكَ أَسْأَلُكَ إِنِّي أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِيرَ قَالَ: ((لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَ بِسِعْرِ يَوْمِكَ مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ)). ❶

پاس جا کر کہا: یا رسول اللہ! ذرا رکیے میں نے آپ سے سوال پوچھنا ہے۔ میں بقیع میں اونٹ بیچتا ہوں۔ دینار کے بدلے بیچ کر درہم لیتا ہوں اور درہم کے بدلے بیچ کر دینار لیتا ہو۔ آپ نے فرمایا: ''اس میں کوئی حرج نہیں کہ تم اس دن کی قیمت لے لو جب تک تم جدا نہ ہو اور قیمت کا کچھ حصہ باقی نہ رہ جائے۔''

فوائد:...... دینار سونے اور درھم چاندی کا ہوتا ہے لہٰذا ان کے تبادلے کے وقت مقدار کا برابر ہونا ناممکن ہے دور نبوی ﷺ میں ایک دینا بارہ درھموں کے برابر ہوتا تھا معلوم ہوا جب جنسیں مختلف ہو جائیں تو کمی بیشی جائز ہے لیکن بیع نقد ہو۔

[44]..... بَاب فِي الرَّهْنِ

رہن کا بیان

2624۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَإِنَّ دِرْعَهُ لَمَرْهُونَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ بِثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب فوت ہوئے تو آپ کی زرہ تیس صاع جو کے بدلہ میں ایک یہودی کے پاس گروی رکھی ہوئی تھی۔

فوائد:...... (۱) جب اشیاء کی جنس مختلف ہو تو کمی بیشی اور ادھار دونوں جائز ہے (۲) عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، عثمان غنی رضی اللہ عنہ جیسے جلیل اور امیر صحابہ کی موجودگی میں ایک یہودی سے قرض لینا اس کی یہی وجہ سمجھ آتی ہے کہ آپ پر کوئی رحم کھا کر یہ نہ کہہ دے کہ چلیں رہنے دیں یا ویسے عطیہ کر دے بلکہ قرض کے لیے ایسے شخص کا انتخاب کیا جو مطالبے میں کسی قسم کی نرمی نہ کرے (۳) آپ ﷺ مختار کل خزانوں کے مالک نہ تھے

❶ حسن: صحیح ابن حبان (4920) والترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی الصرف (1242) والنسائی، کتاب البیوع، باب بیع الذھب، بالفضة والفضة بالذھب (4596)

❷ صحیح: اخرجه احمد 236/1 وابن ابی شیبه 18/6 (63) کتاب البیوع، باب ماجاء فی الرخصة فی الشراء إلی أجل (1214) والنسائی، کتاب البیوع، باب مبایعة أهل الکتاب (4665) وابن ماجه، کتاب الرهون، باب أبواب الرهون (2439)

ورنہ آپ کی یہ حالت نہ ہوتی۔

[45]..... بَاب فِي السَّلَفِ

بیع سلف کا بیان

2625۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثِّمَارِ فِي سَنَتَيْنِ وَثَلَاثٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَسْلِفُوا فِي الثِّمَارِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ وَقَدْ كَانَ سُفْيَانُ يَذْكُرُهُ زَمَانًا إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ ثُمَّ شَكَّكَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ)). ❶

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے۔ اور لوگ دو اور تین برس تک پھلوں میں بیع سلم کرتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وزن اور ناپ معلوم ہو تو بیع سلم کرو۔ اور سفیان ایک زمانہ تک یہ بھی ذکر کرتے تھے کہ مدت بھی معلوم ہو پھر عبداللہ بن کثیر نے انہیں شک میں ڈال دیا۔

فوائد:...... (ا) ''سلف'' یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے نقد ادائیگی کر دے کہ تم مجھے یہ مال اتنی مدت تک دے دینا اگرچہ وہ مال اس شخص کے پاس ہو یا نہ ہو (۲) بیدع سلف کے لیے مذکورۃ شرائط کا پایا جانا لازم ہے (ا) اس کا وزن وصف معلوم ہو (ب) مدت متعین ہو۔

[46]..... بَاب فِي حُسْنِ الْقَضَاءِ

قرض کو اچھی طرح ادا کرنے کا بیان

2626۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ..........

عَنْ مُحَارِبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَزَنَ لَهُ دَرَاهِمَ فَأَرْجَحَهَا. ❷

محارب کہتے ہیں میں نے سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے درہم کا وزن کیا تو زیادہ کیا۔

---

❶ متفق علیه: البخاری، کتاب السلم، باب السلم فی کیل معلوم(2239) ومسلم، کتاب المساقاة، باب السلم(4094)

❷ متفق علیه: البخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة اذا قدم من السفر(443) ومسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها، باب استحباب تحیة المسجد برکعتین(653)

فوائد:...... (۱) یہ اصل میں ایک سفر سے واپسی کا واقعہ تھا دوران سفر آپ ﷺ نے جابر رضی اللہ عنہ سے سواری خریدی تھی جس کی قیمت گھر پہنچ کر ادا کرنا تھی۔ (۲) مذکورۃ حدیث دلیل ہے کہ ادائیگی کرتے ہوئے متعین مقدار سے زیادہ دینا جائز و مسنون ہے۔

[47]...... بَاب الرُّجْحَانِ فِي الْوَزْنِ

زیادہ تولنے کا بیان

2627- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ....

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَمَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنَ الْبَحْرَيْنِ إِلَى مَكَّةَ فَأَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِي فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيلَ أَوْ اشْتَرَى مِنَّا سَرَاوِيلَ وَثَمَّ وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ فَقَالَ لِلْوَزَّانِ: ((زِنْ وَأَرْجِحْ)). فَلَمَّا ذَهَبَ يَمْشِي قَالُوا هَذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. [1]

سیّدنا سوید بن قیس کہتے ہیں: کہ میں اور مخرمہ عبدی بحرین سے کپڑا لے کر مکہ گئے۔ تو رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس پیدل آئے۔ اور ہم سے ایک شلوار خریدی۔ وہاں ایک وزن کرنے والا تھا جو قیمت پر وزن کر رہا تھا آپ نے اسے فرمایا: ''وزن کرو تو زیادہ کرو۔'' جب آپ چلے گئے تو لوگوں نے کہا: ''یہ رسول اللہ ﷺ تھے۔''

فوائد:...... یہ نبی لبیب کا فرمان عالیشان ہے کہ تولو تو جھکتا دیا کرو تا کہ کمی نہ ہو بیشی ہو جائے جو کہ باعث رحمت ہے جب کہ بعض عاقبت نا اندیش لوگوں نے لینے دینے کے باٹ الگ رکھے ہوتے ہیں یا تولتے ہوئے عین پورا پورا تولنے کی کوشش کرتے ہیں چاہے وہ کم ہی رہ جائے یہ چیزیں فرمان نبوی ﷺ کی مخالفت کی بناء پر برکات کے محو ہو جانے کا باعث ہیں۔

[48]...... بَاب فِي مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ

غنی کا تاخیر کرنا ظلم ہے

2628- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ....

---

[1] اسنادہ قوی: صحیح ابن حبان(5147)اخرجہ ابوداؤد، کتاب البیوع،باب فی الرجحان فی الوزن بالأجر (3336-3337) وابن ماجہ، کتاب التجارات،باب الرجحان فی الوزن(2220-2221)والنسائی، کتاب البیوع،باب الرجحان فی الوزن(4606)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيءٍ فَلْيَتْبَعْ)). ❶

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”غنی کو تاخیر کرنا (قرض کی ادائیگی میں) ظلم ہے۔ جب کسی کا امیر سے واسطہ پڑ جائے تو چاہیے کہ اس کے پیچھے لگ جائے۔“

فوائد:...... (۱) مال، پیسے ہونے کے باوجود ٹال مٹول کرنا، پھیرے لگوانا ظلم ہے (۲) جب قرض خواہ پیسے لینے کے طالب کو جب کسی آدمی بارے کہا جائے کہ فلاں سے پیسے لے لینا اور اگلا آدمی بھی مان جائے کہ میں دے دوں گا تو پھر بلا وجہ اٹکنا اور اپنے قرض دار سے ہی لینے پر اصرار کرنا بیوقوفی اور خلاف سنت ہے۔

[49]..... بَاب فِي إِنْظَارِ الْمُعْسِرِ
تنگدست کو مہلت دینے کا بیان

2629۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا فَنَادَى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ: ((ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ الشَّطْرَ)). قَالَ قَدْ فَعَلْتُ قَالَ: ((قُمْ فَاقْضِهِ)). ❷

سیّدنا عبد اللہ بن کعب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے مسجد میں ابن ابو حدرد سے قرض کے پیسے مانگے جو ان کے ذمہ تھے۔ ان کی آوازیں اس قدر بلند ہو گئیں کہ نبی ﷺ نے اپنے گھر میں سن لیں تو آپ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ اور پکارا: ”اے کعب!“ اس نے کہا: جی اے اللہ کے رسول! تو آپ نے فرمایا: ”اپنے قرض سے اس قدر چھوڑ دو“ اس کی طرف نصف کا اشارہ کیا۔ اس نے کہا: میں نے چھوڑ دیا۔ آپ نے (ابن ابو حدرد) سے فرمایا: ”کھڑے ہو جاؤ اور اسے دو۔“

فوائد:...... (۱) مسجد میں ذاتی مسائل زیر بحث لائے جاسکتے ہیں (۲) اگر قرض دار تنگ دست ہو

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الحوائج، باب إذا لحال علی مي فليس له رد (2288) مسلم، کتاب المساقاة، باب تحریم مطل الغنی (3978)

❷ صحیح: اخرجه مسلم، کتاب الزهد، باب حدیث جابر الطویل وقصه ابی الیسر (7437) وابن ماجه، کتاب الصدقات، باب انظار المعسر (2419)

تو قرض خواہ کو نرمی والا معاملہ اختیار کرنا چاہیے (۳) بلا مطالبہ فریقین میں ثالثی کی جاسکتی ہے بشرطیکہ وہ راضی ہوں۔

[50]..... بَاب فِيمَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا

تنگدست کو مہلت دینے والے کی فضیلت کا بیان

2630۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ ....

عَنْ أَبِي الْيَسَرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَظَلَّهُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ)). قَالَ فَبَزَقَ فِي صَحِيفَتِهِ فَقَالَ اذْهَبْ فَهِيَ لَكَ لِغَرِيمِهِ وَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ مُعْسِرًا. ❶

سیّدنا ابو یسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو کسی تنگدست کو مہلت دے گا یا اسے (کچھ) قرض معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس دن اسے سایہ دے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ربعی کہتے ہیں: ابو یسر نے اپنے باقی تحریر کاغذوں پر تھوک کر اس اپنے قرض دار سے کہا: جاؤ یہ تمہارے لیے ہے۔اور ذکر کیا کہ وہ غریب آدمی تھا۔

فوائد:...... (۱) تنگدست قرض دار کو مہلت دینا یا قرض معاف کر دینا انتہائی فضیلت کا باعث ہے (۲) قیامت کو صرف عرش الٰہی کا سایہ ہوگا۔ (۳) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عمل بالسنۃ کے انتہائی شائق تھے قران یا آپ کا فرمان ہوتا تو فوری اس پر عمل پیرا ہو جاتے۔

2631۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ ....

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ غَرِيمِهِ أَوْ مَحَا عَنْهُ كَانَ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❷

سیّدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو اپنے قرض دار کو مہلت دے یا قرض معاف کر دے تو قیامت کے دن وہ عرش کے سایہ تلے ہوگا۔''

---

❶ صحیح: اخرجه مسلم، كتاب الزهد، باب حديث جابر الطويل وقصه ابن اليسر(7437)وابن ماجه، كتاب الصدقات، باب انظار المعسر(2419)

❷ صحیح: اخرجه احمد1/300-308وابن ابی شيبه 23/7

[51]..... فِي الْمُفْلِسِ إِذَا وُجِدَ الْمَتَاعُ عِنْدَهُ

مفلس کے پاس بعینہ سامان پائے جانے کا بیان

2632۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ....

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ إِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ أَوْ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ)). ❶

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنا مال بعینہ مفلس آدمی کے پاس پالے تو وہ دوسروں کے علاوہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔''

فوائد:...... کسی شخص یا کمپنی کے مفلس، دیوالیہ ہو جانے کی صورت میں اس شخص یا کمپنی کی جائداد اس کے اثاثے وغیرہ فروخت کر کے حاصل ہونے والی رقم کو قرض خواہوں کے درمیان ان کے حصے کے مطابق برابر تقسیم کر دیا جائے گا البتہ اگر کسی آدمی کا مال بعین اسی حالت میں مل جاتا ہے جس حالت میں اس نے بھجوایا تھا تو وہ آدمی اپنے مال کا زیادہ حقدار ہوگا۔

[52]..... بَاب مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي الدَّيْنِ

قرض کے متعلق وعید کا بیان

2633۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ مَا كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ)). ❷

سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تک مومن پر قرض ہوگا اس کی جان لٹکی رہے گی۔''

فوائد:...... تکبر، خیانت اور قرض یہ ایسی نحوستیں ہیں جو بڑے سے بڑے عمل، اور عامل سمندر کی

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الاستقراض، باب اذا وجد ماله عند مفلس في البيع...... (2402) ومسلم، كتاب المساقاة، باب من ادرك ما باعه عند المشترى وقد أفلس فله الرجوع فيه (3963)

❷ اسناده حسن: لیکن حدیث صحیح ہے۔ صحيح ابن حبان (3061) اخرجه الترمذي، كتاب الجنائز، باب ما جاء عن النبي صلعم أنه قال (نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى عنه (1078-1079) وابن ماجه، كتاب الصدقات، باب التشديد في الدين (2413)

جھاگ کی طرح کر دیتے ہیں۔ آخر الذکر دونوں امور خیانت اور قرض ان کے کفارے کا سبب نہیں بن سکتی۔

(دیکھیے سابقہ حدیث 2532)

2634۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ....

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ فَارَقَ الرُّوحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُولِ وَالدَّيْنِ)). ❶

رسول اللہ ﷺ کے غلام ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کی روح اس حال میں اس کے جسم سے جدا ہوئی کہ تین باتوں سے مبرا تھا۔ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ تکبر، خیانت اور قرض سے۔''

[53]..... بَاب فِي الصَّلَاةِ عَلَى مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

مقروض کی نماز جنازہ کا بیان

2635۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَأَبُو الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ ((صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَإِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا)). قَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُوَ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ . ❷

سیدنا عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا تا کہ اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے کہ آپ نے فرمایا: ''اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو کیونکہ اس پر قرض ہے۔'' ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''یا رسول اللہ! میں اس کا قرض اپنے ذمہ لیتا ہوں۔'' آپ نے فرمایا: سارا ہی؟ اس نے کہا: ''سارا ہی۔'' تب آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

فوائد:...... (۱) قرض دار کا جنازہ پڑھا جاسکتا ہے جبھی تو آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو پڑھنے کا

❶ صحيح : أخرجه الترمذي، كتاب السير، باب ماجاء في الغلول (1573) وابن ماجه، كتاب الصدقات، باب التشديد في الدين (2412)

❷ صحيح : ابن حبان (3058-3059-3060) أخرجه النسائي، باب الصلاة على من عليه دين (1959) وابن ماجه، كتاب الصدقات، باب الكفالة (3407)

حکم دیا آپ ﷺ کا جنازہ نہ پڑھنا تنبیہ کے لیے تھا (۲) بیہقی میں ہے کہ آپ ﷺ نے بعد میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہونے پر دریافت کیا کہ قرض چکا دیا ہے تو انہوں نے کہا نہیں پھر بعد میں قرض چکانے کے بعد انکا آپ ﷺ سے سامنا ہوا تو انہوں نے آپ ﷺ کو بتایا آپ ﷺ نے کہا کہ اب اس میت کا چمڑا ٹھنڈا ہوا ہے۔یعنی قرض کی ادائیگی تک میت قبر میں معذب رہتی ہے۔لہٰذا قرض جیسی خطرناک چیز سے ہر وقت متنبہ رہنا چاہیے کہیں دائمی خسارے کا باعث نہ بن جائے۔(العیاذ باللہ) نیز آپ ﷺ کا فرمان بھی ہے کہ جو بچنا چاہے اللہ اسے بچالے گا۔

[54]..... بَاب فِي الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِ

قرض دار کی نماز جنازہ کی رخصت کا بیان

2636۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ إِلَّا أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَلْأُدْعَ لَهُ فَأَنَا مَوْلَاهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِعَصَبَتِهِ مَنْ كَانَ)). قَالَ عَبْد اللَّهِ ضَيَاعًا يَعْنِي عِيَالًا وَقَالَ فَلْأُدْعَ لَهُ يَعْنِي ادْعُونِي لَهُ أَقْضِ عَنْهُ . ❶

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے روئے زمین پر جتنے مومن ہیں میرا ان کے ساتھ سب سے زیادہ تعلق ہے۔لہٰذا جو قرض، ضیاع چھوڑ جائیں میں اس کے لئے بلایا جاؤں کیونکہ میں اس کا سرپرست ہوں۔ اور جو مال چھوڑے وہ اس کے عصبہ کے لئے ہے۔“ عبداللہ کہتے ہیں: ضیاع اہل وعیال کو کہتے ہیں۔ میں اس کے لئے بلایا جاؤں یعنی اس کی طرف سے مجھے بلاؤ اور ادا کروں گا۔

فوائد:...... ابتداء میں یہ طریقہ تھا کہ اگر کوئی مر جاتا تو اس کے قرضے کی ذمہ داری اس کے گھر والوں پر ہوتی یا پھر اہل ثروت میں سے کوئی اٹھا لیتا لیکن جب اللہ نے اسلام کو وسعت دی جہاد کے ذریعے مال آنا شروع ہوگیا تو آپ ﷺ نے یہ بوجھ اپنے ذمّے لے لیا۔

---

❶ متفق علیه: البخاری، کتاب النفقات، باب قول النبی صلعم من ترك كلا أو ضياعًا فإلی (5371) ومسلم، کتاب الفرائض، باب من ترك مالًا لورثته (4135)

[55]..... بَاب فِي الدَّائِنُ مُعَانٌ — قرض دار کی مدد کی جاتی ہے

2637۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُفْيَانَ مَوْلَى الْأَسْلَمِيِّينَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الدَّائِنِ حَتّٰى يُقْضٰى دَيْنُهُ مَا لَمْ يَكُنْ فِيمَا يَكْرَهُ اللّٰهُ)). قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ يَقُولُ لِخَازِنِهِ اذْهَبْ فَخُذْ لِي بِدَيْنٍ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَبِيتَ لَيْلَةً إِلَّا وَاللّٰهُ مَعِي بَعْدَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. [1]

سیّدنا عبداللہ بن جعفر کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تک قرض دار، قرض ادا نہ کرے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ جب کہ وہ ایسے کام میں قرض نہ لے جو اللہ کو نا پسند ہو۔'' راوی کہتا ہے: عبداللہ بن جعفر اپنے خزانچی سے کہتے تھے: ''جاؤ میرے لئے قرض لو کیوں کہ رسول اللہ ﷺ سے سننے کے بعد یہ برا معلوم ہوتا ہے کہ میری ایک رات بھی اللہ کی معیت کے بغیر گزرے۔''

فوائد:...... قرض دار جب اس کی نیت ادائیگی کی ہو تو اللہ اس کی اچھی نیت کی بناء پر اس کا معاون بن جاتا ہے حتی کہ وہ قرض ادا کر دے پچھلی احادیث میں قرض لینے کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے جب کہ مذکورۃ حدیث میں اس کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے کہ اچھائی کا اچھائی کی صورت میں تو وینا ہے جب کہ برائی کے بدلے میں برائی نہیں کرنی یعنی پھول کی طرح رہنا ہے جو مسلنے والے کے ہاتھ کو خوشبودار کر دیتا ہے۔

[56]..... بَاب فِي الْعَارِيَّةُ مُؤَدَّاةٌ

اُدھار لی ہوئی چیز واپس کر دینے کا بیان

2638۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَهُ)). [2]

سیّدنا سمرۃ بن جندب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ چیز آدمی کے ذمہ ہے جو اس نے کسی سے لی حتی کہ اسے واپس کر دے۔''

---

[1] اسناده جيد: أخرجه ابن ماجه في الصدقات، باب من دان دينا وهو ينوى قضاءه (2409) وأخرجه البخاري في الكبير 476/3) والحاكم 23/2

[2] اسناده ضعيف: أخرجه احمد 5/8-12) وابو داؤد، كتاب البيوع، باب في تضمين العارية (3561) والترمذي، كتاب البيوع، باب ماجاء في ان العارية مؤداه (1266) وابن ماجه، كتاب الصدقات، باب العارية (2400)

[57]..... بَاب فِي أَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَاجْتِنَابِ الْخِيَانَةِ

امانت ادا کرنا اور خیانت سے بچنے کا بیان

2639- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ شَرِيكٍ وَقَيْسٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ)). ❶

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''امانت مال والے کو واپس کر دو' جس نے تم سے خیانت کی تم اس سے خیانت نہ کرو۔''

[58]..... بَاب مَنْ كَسَرَ شَيْئًا فَعَلَيْهِ مِثْلُهُ

چیز ٹوٹ جائے تو وہ چیز اس کے ذمہ ہے

2640- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَهْدَى بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَيْهِ قَصْعَةً فِيهَا ثَرِيدٌ وَهُوَ فِي بَيْتِ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ فَضَرَبَتِ الْقَصْعَةَ فَانْكَسَرَتْ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْخُذُ الثَّرِيدَ فَيَرُدُّهُ فِي الصَّحْفَةِ وَهُوَ يَقُولُ كُلُوا غَارَتْ أُمُّكُمْ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتَّى جَائَتْ بِقَصْعَةٍ صَحِيحَةٍ فَأَخَذَهَا فَأَعْطَاهَا صَاحِبَةَ الْقَصْعَةِ الْمَكْسُورَةِ قَالَ عَبْد اللَّهِ نَقُولُ بِهَذَا. ❷

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی نے آپ کو ثرید کا پیالہ تحفہ بھیجا آپ اپنی کسی بیوی کے گھر تھے تو اس نے اسے توڑ دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ثرید پکڑ کر پیالے میں ڈالنے لگے۔ اور آپ نے فرمایا: ''کھاؤ تمہاری ماں کو غیرت آ ئی۔ پھر ٹھہرے رہے حتی کہ وہ صحیح پیالہ لائی آپ نے وہ پیالہ لیا اور اسے دے دیا جس کا پیالہ ٹوٹا تھا۔ عبداللہ کہتے ہیں: ہم بھی اسی کے قائل ہیں۔

فوائد:...... (ا) رحمۃ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم، مربی انسانیت کے گھر جب ان کی بیویاں سوکناپے پر غیرت کھا جاتی ہیں تو کوئی دوسرا کیسے ان کو اکٹھا رکھ کر اس کی نفی کر سکتا ہے لہٰذا عورتوں کو الگ ہی رکھنا بہتر ہے۔

❶ حسن: أخرجه ابوداؤد، كتاب البيوع، باب في الرجل يأخذ حقه من تحت يده(3535)والترمذي، كتاب البيوع، باب ماجاء ان العارية مؤادة(1264)

❷ صحيح : اخرجه البخاري، كتاب المظالم والغضب، باب اذا كسر قصعة أو شيئا لغير(1125)وابوداؤد، كتاب البيوع، باب فيمن أفسد شيئًا يغرم مثله(3567)

(۲) نیچے گری چیز کو اٹھا کر استعمال کرنا سنت نبوی ﷺ ہے۔ (۳) اگر کسی کی چیز کا آپکے ہاتھوں نقصان ہو جائے تو اس کے بدلے صحیح چیز فراہم کرنا لازم ہے۔

[59]..... بَاب فِي اللُّقَطَةِ

گری ہوئی چیز کا بیان

2641۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو ابْنُ شُعَيْبٍ..........

عَنْ عَمْرٍو وَعَاصِمٍ ابْنَيْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيعَةَ الثَّقَفِيِّ أَنَّ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَجَدَ عَيْبَةً فَأَتَى بِهَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ عُرِفَتْ فَذَاكَ وَإِلَّا فَهِيَ لَكَ فَلَمْ تُعْرَفْ فَلَقِيَهُ بِهَا فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي الْمَوْسِمِ فَذَكَرَهَا لَهُ فَقَالَ عُمَرُ هِيَ لَكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَنَا بِذٰلِكَ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي بِهَا فَقَبَضَهَا عُمَرُ فَجَعَلَهَا فِي بَيْتِ الْمَالِ.[1]

عمرو اور عاصم سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ ثقفی کے بیٹوں سے منقول ہے کہ سفیان بن عبداللہ کو ایک گٹھڑی ملی۔ تو وہ اسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ انہوں نے کہا: ''ایک برس تک اس کا اعلان کرو۔ اگر پہچان لی گئی تو صحیح ورنہ تمہاری ہے۔ تو وہ نہیں پہنچانی گئی۔ وہ دوسرے سال عمر رضی اللہ عنہ سے حج کے موقع پر ملے اور ان سے اس کا ذکر کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ تمہاری ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے۔ اس نے کہا: مجھے اس کی ضرورت نہیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے لے کر اسے خزانہ میں جمع کر دیا۔

فوائد:...... ''لقطة'' گری پڑی چیز اگر مل جائے تو اٹھانے والے کے ذمے لازم ہے کہ اگر تو وہ تھوڑی بہت ہے جس کی عام طور پر کوئی پرواہ نہیں کی جاتی تو اسے اٹھا کر استعمال کرے جیسا کہ آپ ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کو راستہ میں کھجور ملی تو آپ ﷺ نے صدقہ کے خدشہ سے نہ کھایا (بخاری 2431) اور اگر کوئی ذیشان اہمیت والی شئے ہے تو ایک سال تک اس کا اعلان کرنا لازم ہے اس کے بعد اٹھانے والا اس کی نشانی دیکھ لے اور اس کو اپنے استعمال میں لے آئے اب یہ اٹھانے والے کے لیے جائز ہے استعمال کے بعد اگر کوئی آدمی آپکے پاس آ کر آپکو وہی نشانی بتا دیتا ہے تو وہ چیز ادا کرنا لازم ہے، بخاری میں زید بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ لقطة بارے پوچھنے والے کو فرمایا ایک سال تک تشہیر

[1] اسناده جيد: اخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) 4/137-138 وأخرجه النسائي في الكبرىٰ (5818)

کے بعد اسے استعمال کر لو لیکن یہ تمہارے پاس امانت ہوگی۔ (بخاری :2429)

[60]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ

حاجی کی گری ہوئی چیز اٹھانے کی ممانعت

2642۔ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ....

حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ عَامَ فُتِحَتْ مَكَّةُ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :((فَقَالَ إِنَّ اللهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَالْمُؤْمِنِينَ أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ)). ❶

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن کھڑے ہو کر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے ہاتھی کو مکہ سے روکا اور اہل مکہ پر اپنے رسول اور مسلمانوں کو غالب کیا۔ خبردار! مکہ میں لڑائی نہ مجھ سے پہلے جائز ہوئی اور نہ میرے بعد کسی کے لیے جائز ہوگی اور خبردار! میرے اس وقت سے یہ (مکہ) حرام (اس میں لڑائی کرنا حرام ہے)۔ اس کی گھاس اور اس کے درخت نہ کاٹے جائیں۔ اور نہ اس کی گری ہوئی چیز کو کوئی اٹھائے۔ البتہ اعلان کرنے کے لئے اٹھا سکتا ہے۔“

فوائد:...... (۱) مکہ سے ہاتھیوں کو روکنا اس سے ابرہہ کے لشکر کی تباہی کی طرف اشارہ ہے (۲) مکہ شروع کائنات سے اخیر تک حرمت والا ہے (۳) مکہ فقط رسول مکرم ﷺ کے لیے کچھ گھڑیاں حلال ہوا تھا کہ آپ یہاں لڑائی کر لیں (۴) مکہ حرم میں سے گھاس کاٹنا اور درخت کاٹنا دونوں ممنوع ہیں (۵) مکہ میں گمشدہ چیز کو فقط اعلان کرنے والا ہی اٹھا سکتا ہے کسی کو وہاں سے اٹھا کر استعمال کرنا جائز نہیں جمہور کے نزدیک مکہ سے شئی اٹھانے والا ہمیشہ اس کا اعلان کرے گا۔

[61]..... بَاب فِي الضَّالَّةِ

گمشدہ چیز کا بیان

2643۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب اللقطة، باب كيف تعرف اهل المكة (2434) ومسلم، كتاب الحج، باب تحريم مكة وتحريم صيدها وخلاها وشجرها ولقطتها (3292)

عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ ....

عَنِ الْجَارُودِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ)). ❶

سیّدنا جارود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کی گمشدہ چیز دوزخ کی آگ ہے۔''

فوائد:...... کسی مسلمان کے گمشدہ جانور کو پکڑ لینا اسے چھپا لینا حرام ہے بخاری میں اس بارے مروی ہے آپ ﷺ سے گمشدہ اونٹ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دے اس کے پاس اس کا جوتا اور مشکیزہ ہے وہ پانی کے گھاٹ پر جائے گا درختوں سے کھائے گا یہاں تک کہ اسے اس کا مالک مل جائے پھر آپ ﷺ سے بکری بارے پوچھا گیا۔آپ ﷺ نے فرمایا پکڑ لے وہ یا تو تیرے لیے ہے یا تیرے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے (بخاری:2429)

2644۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْجَذْمِيِّ ....

عَنِ الْجَارُودِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ لَا تَقْرَبَنَّهَا)). قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اللُّقَطَةُ نَجِدُهَا قَالَ أَنْشِدْهَا وَلَا تَكْتُمْ وَلَا تُغَيِّبْ فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا فَمَالُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ. ❷

سیّدنا جارود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کی گمشدہ چیز بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔مسلمان کی گمشدہ چیز بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔مسلمان کی گمشدہ چیز بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔اس کے قریب نہ جانا ایک آدمی نے کہا: ''یا رسول اللہ! جو ہم گری ہوئی پائیں؟'' آپ نے فرمایا: ''اس کا اعلان کر دو اسے نہ چھپاؤ اور نہ ہی غائب کرو۔اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے واپس کر دو وگرنہ وہ اللہ کا مال ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔''

[62]..... بَاب فِيمَنْ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ

قسم کھا کر مسلمان آدمی کا مال لینے والے شخص کا بیان

2645۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُوفِيُّ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ

---

❶ اسناده صحيح: اخرجه الطبراني في الكبير 265/2(2112) والبيهقي في القطة باب مايجوز له اخذه ومالا يجوز ما يحده 191/6)

❷ صحیح: سابقہ تخریج ملاحظہ فرمائیں۔

كَعْبٍ السَّلَمِيِّ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ ....

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)). فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((وَإِنْ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ)). ❶

سیّدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق لے لے۔ اللہ تعالیٰ دوزخ اس کے لئے لازم کردے گا۔ اور اس پر جنت حرام کرے گا۔'' آپ سے کسی آدمی نے کہا: اگرچہ چھوٹی سے چیز ہو یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: ''اگرچہ پیلو کی شاخ ہو۔''

فوائد:...... اسلام میں فقط اللہ، اس کی صفات کی قسم کھانا جائز ہے کیونکہ جس کی قسم کھائی جا رہی ہوتی ہے اصل میں یہ اس کی عظمت کا اعتراف ہوتا ہے اور عظمت کے لائق فقط اللہ بزرگ و برتر کی ذات ہی ہے قسم کے ذریعے چونکہ اللہ کا واسطہ ڈالا جا رہا ہوتا ہے لہٰذا اللہ کو ثالث بنا کر کی جانے والی بات انتہائی پر اہمیت ذیشان ہو جاتی ہے اگرچہ وہ کسی حقیر شئی بارے ہی ہو اس لیے قسم کھا کر کی جانے والی بات انتہائی محتاط رویے کی متقاضی ہوتی ہے۔

2646۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَخَاهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ ....

أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ الْحَارِثِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ. ❷

سیّدنا ابو امامہ حارثی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

[63]..... بَابٌ فِي الْيَمِينِ الْكَاذِبَةِ

جھوٹی قسم کا بیان

2647۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَحَجَّاجٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ يُحَدِّثُ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ ....

---

❶ صحيح: اخرجه مسلم، كتاب الإيمان، باب وعيد من اقتطع حق مسلم بيمين فاجرة بالنار (351) والنسائي، كتاب آداب القضاة، باب القضاة في قليل المال و كثيره (4434)

❷ صحیح: سابقہ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ)). فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ هُمْ خَابُوا وَخَسِرُوا فَأَعَادَهَا فَقُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ: ((الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ كَاذِبًا)). [1]

سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ بات کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔ اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔'' میں نے کہا:''یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ جو نامراد ہوئے اور خسارے میں پڑ گئے تو آپ نے پھر وہی بات دوھرائی۔ میں نے کہا:''یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا:''تہہ بند ٹخنوں سے نیچے رکھنے والا' بہت زیادہ احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم سے اپنا مال نکالنے والا۔''

فوائد:...... ''اللہ ان سے کلام نہیں کرے گا'' اس سے مراد رحمت والی کلام ہے اور اس طرح نہ دیکھنے کا بھی یہی معنی ہے کہ ان پر رحمت بھری نگاہ نہیں ڈالے گا اور نہ ان کے گناہ معاف کرے گا۔ فیض القدیر 3/329 علامہ الطیبی سے منقول ہے کہ تینوں قسم کے اشخاص ایک صفت میں متفق ہیں وہ ہے اپنی بڑائی ''مسبل'' تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا تکبر میں مبتلا ہوتا ہے اور خود کو لوگوں سے اونچا سمجھتا ہے اسی طرح ''منّان'' احسان جتلانے والا یہ بھی حاجت مند کو عطاء کر کے احساس تفاخر میں مبتلا ہو کر اس کو جتلاتا ہے اور جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے والا اسے بھی اپنے تئیں بڑا ناز ہوتا ہے اسی لیے دوسرے کا مال ہضم کرنا اپنا حق سمجھتا ہے سب کا حاصل یہ ہے کہ یہ سبھی احساس تفاخر میں مبتلا ہو کر دوسرے کو حقیر سمجھ رہے ہوتے ہیں تو آخرت میں اللہ بھی ان سے حقارت آمیز ہی سلوک کرے گا۔

[64]..... بَاب مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ

ناحق ایک بالشت زمین پر قبضہ کرنے والے شخص کا بیان

2648۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَهْلٍ أَخْبَرَهُ..........

[1] صحیح: اخرجه ،مسلم، کتاب الإیمان،باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار(289) وابو داؤد، کتاب اللباس،باب ماجاء فی اسبال الازار(4087) والترمذی، کتاب البیوع،باب ماجاء فی من حلف علی سلعة کاذبة(1211)

أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ:((مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْأَرْضِ شِبْرًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ)). ❶

سیّدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جوشخص ظلم سے کسی کی ایک بالشت زمین لے لے گا۔ اسے ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔''

فوائد:...... غاصب کے گلے میں زمینوں کوطوق بنا کر ڈالنا اس کی علماء یہ صورت بیان کرتے ہیں کہ اسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور زمین اس کے گلے میں طوق کی طرح ہو جائے گی ایک قول یہ ہے کہ اسے طوق کی صورت زمینوں کو اپنے گلے میں ڈالنے کا کہا جائے گا یعنی اسے طوق پہننے کا مکلّف بنایا جائے گا نہ کہ طوق اس کے گلے میں لٹکایا جائے گا۔

[65]...... بَاب مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ
جوشخص بنجر زمین آباد کرے وہ اسی کے لئے ہے

2649۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ

أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:((مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَلَهُ فِيهَا أَجْرٌ وَمَا أَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهَا فَلَهُ فِيهَا صَدَقَةٌ)). قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْعَافِيَةُ الطَّيْرُ وَغَيْرُ ذٰلِكَ. ❷

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جوشخص بنجر زمین آباد کرے گا اس کے لئے وہ باعث اجر ہے۔ جو پرندے اس سے کھائیں گے وہ اس کے لئے صدقہ ہے۔'' ابو محمد کہتے ہیں: عافیہ پرندوں کو کہتے ہیں۔

فوائد:...... (۱)''العافية'' اس کی مذکر عافی اور جمع عوافی آتی ہے اور یہ ہر طالب رزق کو کہتے ہیں چاہے وہ انسان ہو یا حیوان (۲) جوشخص بنجر بے آباد زمین جو کہ کسی کی ملکیت نہ ہو اسے آباد کرے وہ اسی کی ملکیت ہوگی (۳) فصل یا باغ میں سے اگر کوئی انسان یا چرند، پرند کوئی دانہ لے جاتے ہیں وہ صاحب کھیت و باغ کا صدقہ ہوگا۔

---

❶ متفق عليه : البخاري، كتاب المظالم، باب إثم من ظلم شيئا من الارض (2452) ومسلم، كتاب المساقاة، باب تحريم الظالم وغصب الأرض وغير (4108)

❷ صحيح : أخرجه الترمذي، كتاب الأحكام، باب مايذكر في احياء ارض الموات (1379)

[66]..... بَاب فِي الْقَطَائِعِ

زمین دینے کا بیان

2650۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ سَعِيدِ ابْنِ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ السَّبَائِيُّ الْمَأْرِبِيُّ حَدَّثَنِي عَمِّي ثَابِتُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبْيَضَ أَنَّ أَبَاهُ سَعِيدَ ابْنَ أَبْيَضَ حَدَّثَهُ..........

عَنْ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ اسْتَقْطَعَ الْمِلْحَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِي يُقَالُ لَهُ مِلْحُ سُدِّ مَأْرِبَ فَأَقْطَعَهُ ثُمَّ إِنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ التَّمِيمِيَّ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ وَرَدْتُ الْمِلْحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ بِأَرْضٍ لَيْسَ لَهَا مَاءٌ وَمَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ وَهُوَ مِثْلُ مَاءِ الْعِدِّ فَاسْتَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْأَبْيَضَ فِي قَطِيعَتِهِ فِي الْمِلْحِ فَقُلْتُ قَدْ أَقَلْتُهُ عَلَى أَنْ تَجْعَلَهُ مِنِّي صَدَقَةً .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((هُوَ مِنْكَ صَدَقَةٌ وَهُوَ مِثْلُ مَاءِ الْعِدِّ مَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ)). قَالَ وَقَطَعَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَرْضًا وَنَخْلًا وَكَذَا بِالْجُوفِ جَوْفِ مُرَادٍ مَكَانَهُ حِينَ أَقَالَهُ مِنْهُ قَالَ الْفَرَجُ فَهُوَ عَلَى ذٰلِكَ مَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ. ❶

سیّدنا ابیض بن حمال بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے نمک کا ایک قطعہ مانگا جسے ''ملح سدّ مأرب'' (وادیٔ مأرب کا نمک) کہتے ہیں۔ آپ نے ان کو وہ قطعہ دے دیا۔ پھر اقرع بن حابس تمیمی نے کہا: ''اے اللہ کے نبی! میں جاہلیت میں نمک کی زمین سے گزرا تھا جہاں پانی نہیں ہے۔ جو شخص وہاں جاتا ہے اسے لے لیتا ہے۔ اور وہ دائمی پانی کی طرح ہے۔ تو نبی ﷺ نے ابیض سے وہ نمک کا قطعہ واپس لے لیا۔ ابیض رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے آپ سے کہا: ''میں اس شرط پر واپس کروں گا کہ میری طرف سے اسے صدقہ کر دیں۔'' آپ نے فرمایا: ''تیری طرف سے صدقہ ہے۔ اور وہ ایسی چیز ہے، جیسے دائمی ہوا پانی جو بھی اس کے پاس جاتا ہے وہ اس سے لیتا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے جب اسے واپس لے لیا تو اس کی جگہ انہیں زمین اور کھجور کا باغ جرف مراؤ میں دیا۔ فرج کہتے ہیں: وہ ایسی چیز ہے جو اس کے پاس جاتا ہے وہ اس سے لے لیتا ہے۔

فوائد:...... (۱) امام، حکّام بے آباد زمین کسی کو الاٹ کر سکتے ہیں۔ (۲) ''الماءُ العِدّ'' یہ ہمیشہ

❶ حسن: أخرجه ابوداؤد، كتاب الخراج والإمارة والفئى باب فى اقطلاع الأرضين(3058)والترمذى، كتاب الأحكام، باب ماجاء فى الاقطاع(1380)وابن ماجه، كتاب الرهون، باب اقتطلاع الأنهار والعيون(2475)

ٹھہرے رہنے والے پانی کو کہتے ہیں جو کبھی ختم نہ ہو اس کو "ملح" نمک سے اس لیے تشبیہ دی گئی ہے کیونکہ ایک تو یہ ختم نہیں ہوتا دوسرا بلا مشقہ حاصل ہو جاتا ہے جیسے کہ نمک۔

2651۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ..........

عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَقْطَعَهُ أَرْضًا قَالَ فَأَرْسَلَ مَعِيَ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَعْطِهَا إِيَّاهُ قَالَ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ. ❶

سیّدنا علقمہ بن وائل اپنے والد سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے زمین کا ایک ٹکڑا دیا اور آپ نے میرے ساتھ معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا فرمایا: "یہ زمین اسے دے دینا۔" یحییٰ کہتے ہیں محمد بشار نے اور غندر نے اس حدیث کو بیان کیا۔

[67]..... بَاب فِي فَضْلِ الْغَرْسِ
درخت لگانے کی فضیلت کا بیان

2652۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ..........

حَدَّثَتْنِي أُمُّ مُبَشِّرٍ امْرَأَةُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَائِطٍ لِي فَقَالَ يَا أُمَّ مُبَشِّرٍ أَمُسْلِمٌ غَرَسَ هَذَا أَمْ كَافِرٌ قُلْتُ مُسْلِمٌ فَقَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ أَوْ طَيْرٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ)). ❷

سیّدنا زید بن حارثہ کی بیوی ام مبشر کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس باغ میں تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: اے ام مبشر! یہ باغ کسی مسلمان نے لگایا ہے یا کافر نے؟ میں نے کہا: "مسلمان نے۔" آپ نے فرمایا: "کوئی مسلمان جو درخت لگاتا ہے اس سے انسان، جانور یا پرندے کھاتے ہیں وہ اس کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔"

فوائد:..... (۱) آج ماحول کی بہتری کے لیے شجر کاری کا بہت شور وغوغا ہے جب کہ اسلام میں شجر کاری دین کا حصہ ہے اسی لیے اسلام کو دین فطرت کہا جاتا ہے کہ یہ فطرت کے اصولوں کی نگہبانی کرتا ہے اور

---

❶ صحيح: یہ شرط مسلم پر ہے، ابوداؤد، كتاب الخراج والإمارة باب اقطاع الأرضين (3058) والترمذي، كتاب الأحكام، باب ماجاء في الاقطاع (1381)

❷ صحيح: اخرجه مسلم، كتاب المساقاة، باب فضل الغرس والزرع (3948)

ایسے مفید امور کو جو دنیا وانسانیت کی بہبود وفلاح کا باعث ہوں انہیں اپنے وسیع دامن میں سمیٹ لیتا ہے۔
(۲) کھیتی یا درخت سے کسی بھی قسم کا اٹھایا جانے والا نفع اس کے بونے والے کے لیے اجر کا باعث ہے۔ (واللہ ولی التوفیق)

[68]..... بَاب فِي الْحِمَى
زمین گھیرنے کا بیان

2653۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمِّي ثَابِتُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ.........

أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ حِمَى الْأَرَاكِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا حِمَى فِي الْأَرَاكِ فَقَالَ أَرَاكَةٌ فِي حِظَارِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا حِمَى فِي الْأَرَاكِ)). قَالَ فَرَجٌ يَعْنِي أَبْيَضُ بِحِظَارِي الْأَرْضَ الَّتِي فِيهَا الزَّرْعُ الْمُحَاطُ عَلَيْهَا.[1]

سیّدنا ابیض بن حمال کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پیلو کا درخت گھیرنے کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پیلو کے درخت کو گھیرنا جائز نہیں۔'' اس نے کہا: میں چاہتا ہوں پیلو کا ایک ٹکڑا زمین میرے قبضہ میں ہو۔'' تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''پیلو کو گھیرنا جائز نہیں۔'' فرج کہتے ہیں: قبضہ سے ابیض کی مراد یہ تھی کہ زمین میں کھیتی ہو اور اس پر احاطہ کیا ہوا ہو۔

فوائد:...... پیلو یہ صحراء میں پایا جانے والا خودرو پودا ہے معلوم ہوا کہ ایسی جڑی بوٹیوں کو جو عام لوگوں کے لیے نفع کا باعث ہوں ان کو اپنے لیے خاص نہیں کیا جا سکتا ہے بلکہ وہ استفادۂ عام کے لیے سب کی مشترکہ شمار ہونگی بلکہ کسی کی خاص زمین میں بھی ہوں تو ان سے کسی کو روکنا درست نہیں۔

[69]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ
پانی بیچنے کی ممانعت کا بیان

2654۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ.........

سَمِعْتُ إِيَاسَ بْنَ عَبْدٍ الْمُزَنِيَّ وَكَانَ

سیّدنا ایاس بن عبدالمزنی جو نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہ سے

[1] حسن: اخرجه ابو داؤد، كتاب الخراج، باب في اقتطاع الارضين (3066)

مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَبِيعُوا الْمَاءَ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ لَا نَدْرِي أَيَّ مَاءٍ قَالَ يَقُولُ لَا أَدْرِي مَاءً جَارِيًا أَوِ الْمَاءَ الْمُسْتَقَى. ❶

تھے۔ کہتے ہیں ''پانی نہ بیچو کیونکہ میں نے نبی ﷺ سے سنا وہ پانی بیچنے سے منع فرماتے تھے۔ اور عمرو بن دینار نے کہا: ہمیں علم نہیں کہ کون سا پانی؟ راوی نے کہا: مجھے علم نہیں کہ جاری پانی یا کنویں سے لیا ہوا؟

فوائد:...... اس پانی سے مراد کھیتی باڑی سے بچ رہنے والا پانی ہے آپ ﷺ نے فریایا: کہ زائد پانی سے لوگوں کو نہ روکو کہ اس کے ذریعے تم زائد گھاس بھی روک لو (بخاری)۔ کیونکہ گھاس پانی کے پاس ہوتی ہے اب جانوروں کے چرنے کے بعد پانی کی حاجت ہوتی تو گویا پانی سے روکنا گھاس سے روکنا ہے۔ (واللہ اعلم)

[70]..... بَاب فِي الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ

وہ چیز جس سے منع کرنا ناجائز ہے

2655۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ سَيَّارٍ رَجُلٍ مِنْ فَزَارَةَ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ بُهَيْسَةَ عَنْ أَبِيهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاسْتَأْذَنَهُ فَدَخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَمِيصِهِ وَقَدْ قَالَ عُثْمَانُ فَالْتَزَمَهُ فَقَالَ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ فَقَالَ: ((الْمِلْحُ وَالْمَاءُ)) قَالَ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ: ((إِنْ تَفْعَلِ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ)). قَالَ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ: ((إِنْ تَفْعَلِ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ)) وَانْتَهَى إِلَى الْمِلْحِ وَالْمَاءِ قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ تَقُولُ بِهِ فَأَوْمَأَ بِرَأْسِهِ. ❷

سیدنا بہیسہ اپنے والد سے بیان کرتی ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے پاس گئے۔ اور آپ سے اجازت لے کر آپ کے اور آپ کی قمیض کے درمیان داخل ہوگئے عثمان نے کہا: ''انہوں نے آپ کو گلے لگا لیا اور کہا: وہ کون سی چیز ہے جس سے روکنا ناجائز ہے؟'' آپ نے فرمایا: ''نمک اور پانی۔'' انہوں نے کہا: اور کون سی چیز؟ آپ نے فرمایا: ''نیکی کرنا تمہارے لئے بہتر ہے۔'' انہوں کہا: کس چیز سے روکنا ناجائز ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نیکی کرنا تمہارے لئے بہتر ہے۔'' نمک اور پانی پر ہی انتہا کی' عبداللہ سے کہا گیا: آپ بھی اس کے قائل ہیں؟ انہوں نے اپنے سر سے اشارہ کیا۔

❶ صحیح: شرط بخاری پر ہے، ابوداؤد، کتاب البیوع، باب بیع فضل الماء (3478) والترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی بیع فضل الماء (1271)

❷ صحیح: أخرجه ابن حزم فی المحلی 54/6، وابوداؤد، کتاب الإجارة، باب فی منع الماء (3476)

فوائد:...... یہ دونوں چیزیں چونکہ سہل الحصول اور عام ہیں لہٰذا ان سے لوگوں کو روکنا غیر مناسب ہے۔

[71]..... بَاب إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَامَلَ خَيْبَرَ

نبی ﷺ نے اہل خیبر سے معاملہ طے کرنے کا بیان

2656۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ أَوْ زَرْعٍ.❶

سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر سے آدھی پیداوار کھجور یا غلے کی کھیتی پر معاملہ طے کیا۔

فوائد:...... خیبر میں منعقد ہونے کی بناء پر اس بیع کو بیع مخابرۃ بھی کہا جاتا ہے اور آپ ﷺ کے عمل کی بناء پر یہ بلا شبہ جائز ہے آدھے، تہائی یا چوتھائی جس حصے پر بات طے ہو جائے اس کے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

[72]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُخَابَرَةِ

بیع مخابرہ کی ممانعت کا بیان

2657۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ....

أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ كُنَّا نُخَابِرُ قَبْلَ أَنْ يَنْهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخِبْرِ بِسَنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ عَلَى الثُّلُثِ وَالشَّطْرِ وَشَيْءٍ مِنْ تِبْنٍ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَحْرُثْهَا فَإِنْ كَرِهَ أَنْ يَحْرُثَهَا فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ كَرِهَ أَنْ يَمْنَحَهَا أَخَاهُ فَلْيَدَعْهَا)).❷

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم دو یا تین برس کے لئے تہائی اور آدھے اور کچھ بھوسے پر زمین بونے کے لئے دیا کرتے تھے حتی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کر دیا۔ پھر ہم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کی زمین ہے وہ خود کاشت کرے اگر خود کاشت کرنا نہیں چاہتا تو اپنے بھائی کو دے دے۔ اگر وہ اپنے بھائی کو نہیں دینا چاہتا تو تو اسے چھوڑ دے۔“

---

❶ متفق عليه: البخاری، كتاب الإجارة، باب اذا استاجر ارضاً فمات احدهما(2275) ومسلم، كتاب المساقاة، باب المساقاة والمعاملة بجزء من الثمر والزرع(3941)

❷ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب البيوع، باب كراء الارض(3901) والبخاري، كتاب الحرث والمزارعة، باب ما كان يواسي اصحاب النبي صلعم بعضهم بعضا في الزراعة(2340)

فوائد:...... پچھلی حدیث میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ بیع مخابرۃ جائز ہے جب کہ اس حدیث کے مطابق آپ ﷺ نے اس سے روک دیا تھا۔ اس میں تطبیق یوں ہوگی جیسا کہ رافع بن خدیج سے بخاری میں مروی ہے۔ فرماتے ہیں: انصار میں سے ہم سب سے زیادہ کھیتیاں والے تھے "کنا نکری الارض علی ان لنا هذه ولهم هذه فربما اخرجت هذه ولم تخرج هذه فنهانا عن ذلك و اما بالورق فلم ينهانا." (بخاری:2332) ہم اس شرط پر زمین کرائے پر دیتے کہ زمین کے اس حصے کی فصل ہماری اور اس کی ان کی کبھی اس حصے کی فصل ہو جاتی اس کی نہ ہوتی تو آپ ﷺ نے ہم کو اس سے روک دیا۔ جب کہ چاندی کے عوض ایسے کرنے سے نہ روکا۔ تو گویا منع ایسی صورت میں جب قطعہ اراضی خاص ہو اور اس میں غرر کا امکان ہو اگر پیداوار میں سے حصہ طے ہے غرر کا اندیشہ نہیں تو بلا شبہ یہ جائز ہے (واللہ اعلم)

2658۔ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْقِلٍ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ.........

أَخْبَرَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَارَعَةِ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ تَقُولُ بِهِ قَالَ لَا أَقُولُ بِالْأَوَّلِ. ❶

سیّدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزارعت سے منع فرمایا' عبداللہ سے کہا گیا: آپ اس کے قائل ہیں: انہوں نے کہا: نہیں' میں پہلی بات کا قائل ہوں۔

[73]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْأَرْضِ سَنَتَيْنِ
دو برس کے لئے زمین بٹائی پر دینے کی ممانعت کا بیان

2659۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ سَنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. ❷

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو یا تین برس کے لئے سادہ زمین بٹائی پر دینے سے منع کیا۔

[74]..... بَاب فِي الرُّخْصَةِ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
سونے اور چاندی کے بدلہ میں زمین کرائے پر دینے کی اجازت

2660۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ

---

❶ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب البيوع، باب في الزراعة والمؤاجرة (3933) واحمد 33/3

❷ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب البيوع، باب كراء الأرض (3906) واحمد 33/3

بْـنِ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَبِيبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ....

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمَا عَلَى السَّوَاقِي مِنَ الزَّرْعِ وَبِمَا سَعِدَ مِنَ الْمَاءِ مِنْهَا فَنَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ وَأَذِنَ لَنَا أَوْ قَالَ رَخَّصَ لَنَا فِي أَنْ نُكْرِيَهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ . ❶

سیّدنا سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نالیوں کی پیداوار پر زمین کرائے پر دیتے تھے۔ تو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا اور ہمیں سونے اور چاندی کے بدلے زمین کرائے پر دینے کی اجازت دے دی۔

فوائد:...... یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے مگر بخاری میں رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما کی حدیث اس کی شاھد ہے جس سے اس کے معنی کو تقویت حاصل ہو جاتی ہے مزید تفصیل کے لیے حدیث (2657) کا فائدۃ ملاحظہ کیجیے۔

[75]..... بَاب فِي الْخَرْصِ
اندازے کے متعلق

2661۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ مَسْعُودِ بْنِ نِيَارٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ ....

جَاءَ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ إِلَى مَجْلِسِنَا فَحَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ : ((قَالَ إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَإِنْ لَمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ)). ❷

سیّدنا سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم اندازہ کرو تو معین مقدار لو اور ایک تہائی چھوڑ دو۔ اگر تہائی نہ چھوڑ و تو چوتھائی چھوڑ دو۔“

فوائد:...... اس حدیث کا اصل تعلق تو باب الزکوۃ سے ہے بہر حال جب بھی کسی موقع پر درخت لگے پھل کا اندازہ کرنا مقصود ہو تو اندازہ کرنے والا اندازے سے ایک تہائی یا چوتھائی کم پھل کا حساب کرے۔

❶ ضعيف : أخرجه ابو داؤد، كتاب البيوع،باب في المزارعة(3391) وابن ماجه، كتاب الرهون،باب مايكره من المزارعة (2461)

❷ صحيح : فتح البارى 3/347أخرجه ابو داؤد، كتاب الزكاة،باب في الخرص،(1605) والترمذى، كتاب الزكاة،باب ماجاء في الخرص

[76]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ كَسْبِ الْأَمَةِ
لونڈی کی کمائی کھانے کی ممانعت

2662۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ . ❶

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لونڈی کی کمائی کھانے سے منع فرمایا۔

[77]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ
سینگی لگانے والے کی کمائی کی ممانعت کا بیان

2663۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ.........

أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: ((قَالَ كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ)) . ❷

سیّدنا رافع بن خدیج بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سینگی لگانے والے کی کمائی خبیث ہے' اور بازاری عورت کا مہر خبیث ہے' اور کتے کی قیمت خبیث ہے۔''

فوائد:...... (۱) "حجّام" سینگی لگانے والے کو کہتے ہیں یہ سینگ کی شکل کا کھوکھلا آلہ ہوتا ہے جس کے ذریعے جسم کے فاسد حصّے پر پچ لگا کر خون کھینچا جاتا ہے یہ انتہائی مجرّب ومسنون طریقہ علاج ہے (۲) حجّام کا اجرت لینا مکروہ ہے جیسا کہ اگلی حدیث سے اس کی وضاحت ہو رہی ہے (۳) زنا کار عورت کی کمائی ناپاک ہے (۴) کتے کی قیمت کھانا حرام ہے البتہ شکاری کتے کی قیمت حاصل کی جاسکتی ہے کیونکہ ایک حدیث میں ''إلا كلب صيد'' کا استثناء آتا ہے۔

[78]..... بَاب فِي الرُّخْصَةِ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ
سینگی لگانے والے کی کمائی کی رخصت کا بیان

2664۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ ....

---

❶ صحیح : أخرجه البخاري، كتاب الإجارة، باب كسب البغي والإماء (22283) وابوداؤد، كتاب البيوع، باب في كسب الإماء (2425)

❷ صحیح : أخرجه مسلم، كتاب المساقاة، باب تحريم ثمن الكلب، وحلوان الكاهن ومهرا لبغي (1568ح) وابو داؤد، كتاب البيوع، باب في كسب الحجام (3421)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ وَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ . ❶

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوطیبہ نے سینگی لگائی۔ آپ نے اس کے لئے دو صاع غلہ دینے کا حکم دیا۔

[79]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ

جانور کو حاملہ کروانے کی اجرت منع ہے

2665۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ عَسْبِ الْفَحْلِ . ❷

سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو حاملہ کروانے کی اجرت سے منع کیا۔

فوائد:...... جانور کی جفتی کے عوض میں پیسے لینا حرام ہے ہاں کوئی کرامۃً دے دے تو کوئی حرج نہیں ترمذی میں حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کرامۃ کی رخصت دی کہ کرامۃً (یعنی ایسا عطیہ جو بلا طے کیے مادہ جانور کا مالک دے دے) ملنے والے عطیے کو تم لے سکتے ہو۔

2666۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْمَهْرِيِّ قَالَ..........

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ وَأَجْرِ الْمُومِسَةِ . ❸

سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو حاملہ کروانے کی اجرت اور بدکار عورت کی اجرت سے منع کیا ہے۔

[80]..... بَاب فِيمَنْ بَاعَ دَارًا فَلَمْ يَجْعَلْ ثَمَنَهَا فِي مِثْلِهَا

مکان بیچ کر اسکی قیمت مکان ہی میں نہ صرف کرنے والے شخص کے متعلق

2667۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ هُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ عَنْ أَخِيهِ ....

❶ متفق عليه : البخاري، كتاب الطب، باب الحجامة في الداء (5696) ومسلم، كتاب المساقاة، باب حل أجرا الحجامة (4014)

❷ صحيح : أخرجه البخاري، كتاب البيوع، باب بيع الغرر وحبل الحبلة (2143) وابو داؤد، كتاب البيوع، باب في عسب الفحل (3429) وابن ماجه، كتاب التجارات، باب النهي عن ثمن الكلب (2160)

❸ اسناده جيد : اخرجه احمد 2/332 وعلقه البخاري في الكبير 7/115

سَعِيدِ بْنِ حُرَيْثٍ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ بَاعَ مِنكُمْ دَارًا أَوْ عَقَارًا قَمِنٌ أَنْ لَا يُبَارَكَ لَهُ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَهُ فِي مِثْلِهِ)) . ❶

سیّدنا سعید بن حریث کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: ''جو شخص مکان یا زمین بیچے اس لائق نہیں کہ اسے برکت دی جائے۔ مگر جب اس کی قیمت اسی میں صرف کرے۔''

[81]..... بَاب فِي حَرِيمِ الْبِئْرِ

کنویں کے احاطہ کا بیان

2668۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَرْعَرَةُ بْنُ الْبِرِنْدِ السَّامِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ((مَنِ احْتَفَرَ بِئْرًا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْفِرَ حَوْلَهُ أَرْبَعِينَ ذِرَاعًا عَطَنًا لِمَاشِيَتِهِ)). ❷

سیّدنا عبداللہ بن مغفل سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کنواں کھودے۔ اس کے اردگرد چالیس ہاتھ تک کسی اور کو کنواں کھودنا جائز نہیں' تا کہ اس کے جانور کے لئے بیٹھنے کی جگہ ہو۔''

فوائد:...... عربوں میں پانی چونکہ انتہائی اہمیت کا حامل تھا پانی کی موجودگی پر پورا پورا قبیلہ اس کے پاس پڑا جمان ہو جاتا اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ ﷺ نے کنویں کے گرد چالیس ہاتھ زمین کے استعمال کو ناجائز ٹھہرادیا تا کہ اس کا خاندان اگر نہ بھی آئے تو کم از کم وہ اپنا مال واسباب، ریوڑ وغیرہ تو ادھر رکھ سکے۔

[82]..... بَاب فِي الشُّفْعَةِ — شفعہ کا بیان

2669۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الشُّفْعَةِ إِذَا كَانَ طَرِيقُهُمَا وَاحِدًا قَالَ يُنْظَرُ بِهَا وَإِنْ كَانَ صَاحِبُهَا غَائِبًا . ❸

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے شفعہ کے متعلق فرمایا: ''جب دونوں کا راستہ ایک ہو تو اس کے متعلق انتظار ہوگا اگر چہ اس کا ساتھی غائب ہو۔''

---

❶ قوی بشواهد: أخرجه ابن ماجه، کتاب الرهون، باب من باع عقاراً لم يجعل ثمنه فی مثله (2490) و مجمع الزوائد (6627)

❷ ضعيف : اخرجه ابن ماجه، کتاب الرهون، باب حريم البئر (2486) لیکن ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی حدیث بطور شاہد آتی ہے دیکھیے نصب الراية 4/291-293 و تلخيص الحبير 3/63 والحاكم 4/97

❸ صحيح : أخرجه مسلم، کتاب المساقاة، باب الشفعه (4103) وابو داؤد، کتاب البيوع، باب فی الشفعة (3514)

فوائد:...... (۱)" الشُّفعة " یہ شفع سے ہے جس کا معنی جوڑنا، ملانا وغیرہ ہے اور شرعی طور پر یہ اجنبی کی طرف منتقل کرنا ہے۔(فتح الباری 192/0) (۲) مشترک زمین وغیرہ میں سے اگر کوئی اپنا حصہ فروخت کرنا چاہے تو اس کے لیے لازم ہے کہ پہلے اپنے شریک پر اس کو پیش کرے اگر وہ خرید لے تو فبہا ورنہ اب اسے اجازت ہے کہ کہیں باہر فروخت کر دے بشرطیکہ راستہ ایک ہو لیکن اگر راستہ مختلف ہو گیا ہے تو اب حق شفعہ ختم ہو گیا۔ امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ محض ہمسائیگی کی بناء پر حق شفعہ ثابت نہیں ہوتا بلکہ راستے مشترک ہونا لازم ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اس کا مؤید ہے: جب حد بندی ہو جائے راستے جدا جدا ہو جائیں تو پھر شفعہ کا استحقاق نہیں رہتا۔ (نیل الأوطار 43/3)

2670۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شِرْكٍ لَمْ يُقْسَمْ رَبْعَةٍ أَوْ حَائِطٍ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ فَإِنْ بَاعَ فَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ تَقُولُ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ. [1]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مشترک چیز میں شفعہ کا فیصلہ کیا جو تقسیم نہ ہوئی ہو۔ مکان ہو یا باغ، شریک کو اپنے ساتھی کی اجازت کے بغیر اسے بیچنا جائز نہیں۔ اگر چاہے تو لے لے اگر چاہئے تو چھوڑ دے اگر اس کی اجازت کے بغیر بیچ دے تو وہی اس کا مستحق ہو گا۔" ابو محمد سے کہا گیا: آپ بھی اس کے قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: "جی ہاں۔"

فوائد:......(۱) شفعہ کا حق ہر مشترکہ چیز میں ہے چاہے وہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ یہی قول مالک رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور احناف کا ہے جب کہ جمہور فقط غیر منقولہ اشیاء میں ہی اسے درست قرار دیتے ہیں المغنی 44/7 (۲) اگر شریک بلا اطلاع اپنا حصہ فروخت کر دیتا ہے تو شریک کو حق شفعہ حاصل ہے وہ عدالت کے ذریعے اپنا حق لے سکتا ہے۔



[1] متفق عليه: أخرجه البخاری، کتاب البیوع، باب بیع الشریك من شریك (2213) ومسلم، کتاب المساقاة، باب الشفعة (1608)

١٩...... ومن كتاب الاستئذان

اجازت کے بیان میں

[1]..... بَاب الِاسْتِئْذَانِ ثَلَاثٌ

اجازت تین دفعہ لی جائے

2671- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَرَجَعَ فَقَالَ مَا رَجَعَكَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا اسْتَأْذَنَ الْمُسْتَأْذِنُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنْ أُذِنَ لَهُ وَإِلَّا فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ لَتَأْتِيَنَّ بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ أَوْ لَأَفْعَلَنَّ وَلَأَفْعَلَنَّ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَتَانَا وَأَنَا فِي قَوْمٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ فَزِعٌ مِنْ وَعِيدِ عُمَرَ إِيَّاهُ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَنْشُدُ اللَّهَ مِنْكُمْ رَجُلًا سَمِعَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا شَهِدَ لِي بِهِ قَالَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَقُلْتُ

سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے تین دفعہ اجازت مانگی۔ اور انہیں اجازت نہ دی گئی وہ واپس چلے گئے۔ انہوں نے کہا: واپس کیوں چلے؟ کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے: ''اجازت لینے والے کو تین دفعہ اجازت لینی چاہیے اگر اسے اجازت مل جائے تو ٹھیک وگرنہ واپس لوٹ آئے۔'' سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اس بات کا گواہ لاؤ ورنہ میں تم سے برا سلوک کروں گا'' ابوسعید کہتے ہیں: میں مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے چند اصحاب کے ساتھ بیٹھا تھا وہ عمر رضی اللہ عنہ کی دھمکی سے گھبرائے ہوئے آئے۔ اور ہمارے پاس کھڑے ہو کر کہا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں جس نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے وہ میرے لئے گواہی دے تو میں نے سر اٹھا کر کہا: ان سے کہو میں

أَخْبِرُهُ أَنِّي مَعَكَ عَلَى هٰذَا وَقَالَ ذَاكَ آخَرُونَ فَسُرِّيَ عَنْ أَبِي مُوسَى. ❶

اس بات میں تمہارے ساتھ ہوں، دوسرے لوگوں نے بھی ایسا ہی کہا تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ مطمئن ہو گئے۔

فوائد:...... (۱) آنے والے پر لازم ہے کہ وہ اجازت حاصل کر کے کسی کے گھر داخل ہو (۲) تین بار اجازت مانگنے پر اگر نہ ملے تو لوٹ آنا چاہیے۔ (۳) عمر رضی اللہ عنہ کا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے گواہی طلب کرنا اس سے خبر واحد کے حجت نہ ہونے پر استدلال کرنا درست نہیں کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فعل حیرانی وتعجب کی بنا پر تھا کیونکہ محال ہے کہ روزمرّہ زندگی میں پیش آنے والا یہ عام واقعہ کسی کو معلوم نہ ہو اسی بات نے عمر رضی اللہ عنہ کو گواہی طلب کرنے پر مجبور کیا ورنہ بہت سے دلائل ہیں جن سے خبر واحد کے حجت ہونے کی دلیل ملتی ہے۔ جس طرح قرآن میں ہے: ﴿إِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوْا﴾ (الحجرات) اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو واضح ہوا کہ اگر کوئی فاسق نہ ہو تو اس کی بات بلاتحقیق قبول کر لی جائے گی اسی طرح رمضان کے روزے ایک عادل کی گواہی پر رکھنے کا مسئلہ ہے۔ (دیکھئے: ابوداؤد) (۴) کوئی کیسی بھی جلیل القدر ہستی کیوں نہ ہو شرعی مسئلے میں اس پر کلی اعتماد ہرگز نہیں کیا جاسکتا۔

[2]...... بَاب كَيْفَ الِاسْتِئْذَانُ

اجازت کیسے لی جائے

2672ـ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ ....

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَضَرَبْتُ بَابَهُ فَقَالَ ((مَنْ ذَا؟)). فَقُلْتُ أَنَا قَالَ: ((أَنَا أَنَا !)) فَكَرِهَ ذَاكَ. ❷

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر دروازہ کھٹکھٹایا آپ نے فرمایا: کون؟ میں نے کہا: ''میں۔'' آپ نے فرمایا: ''میں، میں'' کیا آپ نے اسے ناپسند کیا۔

فوائد:...... گویا دروازہ کھولنے والے کو جواب میں ''میں'' کے ذریعے جواب دینا غیر مہذبانہ انداز ہے جس کو رسول معظم ﷺ نے ناپسند کیا ہے چونکہ پوچھنے والا آپ کی ذات بارے دریافت کر رہا ہوتا ہے

❶ متفق علیه : البخاری، کتاب الإستیذان، باب التسلیم والاستئذان ثلاثاً (6245) ومسلم، کتاب الآداب، باب الاستئذان (5592)

❷ متفق علیه : البخاری، کتاب الإستئذان، باب اذا قال من ذا؟ فقال أنا (6250) ومسلم، کتاب الآداب، باب فی کراهیة قول المستأذن، أنا، إذا قیل من هذا؟ (5600)

لہٰذا اسے اپنا نام بتانا اپنا تعارف کرانا ہی قرین قیاس ہے۔ جب کہ میں، میں کی رٹ لگانا جاہلانہ طرز عمل ہے جس سے احتراز برتنا چاہیے۔

[3]..... بَاب فِي النَّهْيِ أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا

رات کو (سفر سے) آتے ہی بیوی کے پاس آنے کی ممانعت کا بیان

2673۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَارِبَ بْنَ دِثَارٍ يَذْكُرُ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا أَوْ يُخَوِّنَهُمْ أَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ قَالَ سُفْيَانُ قَوْلُهُ أَوْ يُخَوِّنَهُمْ أَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ مَا أَدْرِي شَيْءٌ قَالَهُ مُحَارِبٌ أَوْ شَيْءٌ هُوَ فِي الْحَدِيثِ .[1]

سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا کہ آدمی سفر سے آتے ہی اپنی بیوی کے پاس آئے۔ اور اس کو خائن قرار دے اور اس کے عیب تلاش کرے۔ سفیان کہتے ہیں: مجھے علم نہیں کہ نقصان اور عیب ڈھونڈنے کی ممانعت محارب کا قول ہے یا حدیث کے الفاظ ہیں۔

فوائد:...... (۱) شادی شدہ مرد کے لیے یہ مسنون ہے کہ وہ رات کو گھر نہ لوٹے نبی ﷺ اس کی وجہ یوں بیان کرتے ہیں کہ: تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ" عورت اپنے بال صاف کر لے اور کنگھی وغیرہ کر کے صاف ستھری ہو جائے کہیں دیر بعد آنے والا مرد اس کی پراگندہ حالت دیکھ کر متنفر نہ ہو جائے لہٰذا یہ معاشرے کی بنیادی اکائی، خاندان کو بچانے کا اصول ہے۔ (۲) بیوی سے مشکوک، بدگمان رہنا، اس کی جاسوسی کرنا یہ اس احساس رشتے کے لیے انتہائی خطرناک ہے لہٰذا مرد اگر کسی عیب پر مطلع ہوتا ہے تو اس کی اصلاح کر دے لیکن بلاوجہ عیب ٹٹولنے سے احتراز کرے۔

[4]..... بَاب فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ

سلام کو عام کرنے کا بیان

2674۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ اسْتَشْرَفَهُ

سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے۔ لوگ آپ کو دیکھنے گئے وہ

---

[1] متفق علیہ: البخاری، کتاب العمرة، باب لایطرق أهله اذا بلغ المدینہ (1801) ومسلم، کتاب الإمارة، باب کراهية الطروق (4946)

النَّاسُ فَقَالُوا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَخَرَجْتُ فِيمَنْ خَرَجَ فَلَمَّا رَأَيْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ أَوَّلَ مَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)). ❶

کہہ رہے تھے: ''رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ اور لوگوں کے ساتھ میں بھی آپ کو دیکھنے گیا۔ جب میں نے آپ کی صورت دیکھی اسی وقت پہچان گیا کہ یہ جھوٹی صورت نہیں ہے۔ اور پہلی بات جو میں نے آپ سے سنی وہ یہ تھی۔'' آپ فرما رہے تھے: ''سلام تو عام کرو' کھانا کھلاؤ' رشتہ داروں کے ساتھ نیکی کرو' اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں' تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

فوائد:...... (۱) عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ یہ یہودی عالم اور چہرہ شناس تھے (۲) کسی معزز شخصیت کا آگے بڑھ کر استقبال کرنا درست ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے بنو قریظہ کے متعلق سعد رضی اللہ عنہ کو بلایا تو ان کے آنے پر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا: ''قُوْمُوْا الی سیدکم'' ''اپنے سردار کی جانب بڑھو'' (۳) فرائض، حقوق اللہ کے علاوہ جنت میں داخلے کے لیے حقوق العباد کی ادائیگی بھی ضروری ہے جو کہ داخلے کو سلامتی والا بنا دیتے ہیں اور حقوق العباد میں سے مذکورہ بالا حقوق کو خصوصاً اس لیے ذکر کیا گیا کیونکہ یہ دیگر حقوق کی ادائیگی میں مہمیز کا کام دیتے ہیں لہٰذا جوان خصائل حسنہ کو اپنائے گا اس کے لیے دیگر امور خیر کی انجام دہی قطعی مشکل نہیں ہوگی۔

[5]...... بَاب فِي حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ
ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق کا بیان

2675۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ.........

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں: جب اسے ملے تو سلام کہے' جب وہ چھینکے اسے دعا دے' جب بیمار ہو اس کی عیادت کرے' جب وہ دعوت دے تو قبول کرے' اور جب

❶ صحيح: أخرجه الترمذي، كتاب صفة القيامة، باب (42)(2485) وابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها (1334) والحكام 13/3

وَيَشْهَدُهُ إِذَا تُوُفِّيَ وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ وَيَنْصَحُ لَهُ بِالْغَيْبِ)). ❶

وہ مر جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہو۔ جو بات اپنے لئے پسند کرے وہی اس کے لئے پسند کرے اور اس کی غیر حاضری میں اس کی خیر خواہی کرے۔''

فوائد:...... یہ روایت مختلف حوالوں اور الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ مروی ہے ایک روایت میں لفظ ''وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْهُ (مسلم) اور جب وہ تجھ سے مشورہ مانگے تو اس کی خیر خواہی کر اچھا مشورہ دے۔ اس کے علاوہ دیگر بہت سے حقوق العباد میں سے ان کو خاص کرنے کا مقصد ان کا ذی شان ہونا ہے ان حقوق کی پاسداری معاشرے میں صالحیت کا عنصر پیدا کر کے اسے ایک بہترین معاشرہ بنا دیتی ہے۔

[6]..... بَاب فِي تَسْلِيمِ الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِي

سوار کا پیدل کو سلام کرنے کا بیان

2676۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ أَخْبَرَنَا أَبُو هَانِيءٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْجَنْبِيَّ حَدَّثَهُ..........

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْقَائِمُ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ)). ❷

سیّدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سوار پیدل کو کھڑا بیٹھے کو اور کم لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔''

[7]..... بَاب فِي رَدِّ السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ

اہل کتاب کو سلام کا جواب دینے کا بیان

2677۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ أَحَدُهُمْ فَإِنَّمَا يَقُولُ السَّامُ عَلَيْكَ قُلْ عَلَيْكَ)). ❶

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہود جب تم کو سلام کہتے ہیں تو وہ السام علیکم (تم پر موت ہو) کہتے ہیں۔ تو تم کہو: علیک (تم پر ہو)۔

❶ حسن: أخرجه ترمذی، کتاب الأدب، باب ماجاء تشمیت العاطس (2736) وابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عیادة المریض (4133)

❷ صحیح: اخرجه الترمذی، کتاب الإستئذان، باب ماجاء فی تسلیم الراکب علی الماشی (2705)

❸ متفق علیه: البخاری، کتاب الإستیذان، باب کیف الرد علی اهل الذمّة (6257) ومسلم، کتاب السلام، باب النهی عن ابتداء أهل الکتاب بالسلام 5620)

فوائد:...... یہودی قوم ہمیشہ سے ہی شریر رہی ہے لہٰذا نہ تو ان کو ابتداء سلام کہا جائے گا (دیکھیے مسلم) اور نہ ہی جواب میں مسنون کلمہ ادا کیا جائے گا بلکہ فقط ''علیک'' پر ہی اکتفا کیا جائے گا یہ ان کی بددعا کو انہیں پر پلٹانے کا باعث ہوگا نیز ہمیں بھی سلام کو کہتے ہوئے صحیح ادائیگی کا خیال رکھنا چاہیے جو کہ " السَّلَامُ عَلَيكُم " یا سَلامٌ عَلَيكَ ہے جب کہ عدم اعتنا کی وجہ سے لہجے بدل کر سلام کہنا معنیٰ کچھ کا کچھ بنا دیتا ہے (واللہ الموفق و المعین)

[8]..... بَاب فِي التَّسْلِيمِ عَلَى الصِّبْيَانِ
بچوں کو سلام کہنے کا بیان

2678۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ....

عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ ثَابِتٌ أَنَّهُ كَانَ مَعَ أَنَسٍ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ أَنَسٌ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ. ❶

سیّدنا سیار رحمہ اللہ کہتے ہیں میں ثابت بنانی رحمہ اللہ کے ساتھ جا رہا تھا، وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کہا اور ثابت نے رحمہ اللہ بتایا کہ وہ انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کہا۔

فوائد:...... بچوں کو سلام کہنا یہ آپ ﷺ کی سنت اور تربیت کا ایک انداز ہے اور دعا ہے کہ جس میں عموماً ہم سستی کر جاتے ہیں حالاں بچوں کی انہیں خطوط پر کی ہوئی تربیت انہیں جوانی میں اعلیٰ کردار کا مالک بناتی ہے۔

[9]..... بَاب فِي التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَاءِ
عورتوں کو سلام کرنے کا بیان

2679۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنِي شَهْرٌ..........

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ إِحْدَى

سیّدنا اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ عنہا بنو عبدالاشہل کی ایک

---

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب الإستیذان، باب التسلیم علی الصبیان (6247) و مسلم، کتاب السلام، باب استحباب السلام علی الصبیان (5630)

نِسَاءِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ أَنَّهَا بَيْنَا هِيَ فِي نِسْوَةٍ مَرَّ عَلَيْهِنَّ النَّبِيُّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ . ❶

عورت سے منقول ہے کہ وہ چند عورتوں کے ساتھ تھی۔ نبی ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور انہیں سلام کہا۔

فوائد:...... معلوم ہوا، عورتوں کو سلام کہا جاسکتا ہے بشرطیکہ فتنے کا خوف نہ ہو۔

[10]..... بَاب إِذَا قُرِءَ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامُ كَيْفَ يَرُدُّ

جب آدمی کو (کسی کا) سلام کہا جائے تو اس کا جواب کیسے دے؟

2680۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا عَائِشُ هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ)). قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى . ❷

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا زوج النبی ﷺ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا عائشہ! یہ جبریل تمہیں سلام کہتے ہیں۔'' میں نے کہا: ''وعلیہ السلام و رحمة الله الیہ و برکاتہ۔'' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ''آپ وہ چیز دیکھتے تھے جو مجھے نظر نہ آتی تھی۔''

فوائد:...... جس طرح ہدیہ، تحفہ انسان کسی کے ہاتھ کسی اپنے بھائی کو بھیج سکتا ہے بعینہ سلام بھی ایک تحفہ ہے جو کہ آدمی کسی دوسرے کے ذریعے بھیج سکتا ہے اس کے جواب کا طریقہ کار یہ ہے کہ ''وعلیک وعلیہ السّلام'' اور تجھ پر اور (سلام بھیجنے والے) اس پر سلامتی ہو (دیکھیے مسند احمد) جبکہ فقط بھیجنے والے کو ''وعلیہ السلام'' اور اس پر سلامتی ہو کہ بھی جواب دیا جاسکتا ہے

[11]..... بَاب فِي رَدِّ السَّلَامِ

سلام کا جواب دینے کا بیان

2681۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ هُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ ....

---

❶ حسن: أخرجه ابو داؤد، كتاب الأدب، باب في السلام على النساء (5204) وترمذی، كتاب الإستئذان، باب ماجاء فی التسلیم (2697)

❷ متفق عليه: البخاری، كتاب الإستئذان، باب تسلیم الرجال على النساء والنساء على الرجال (6249) ومسلم، كتاب فضائل الصحابه، باب من فضل عائشة (6240)

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ حِينَ قَضَى صَلَاتَهُ فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ حَيَّا بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ قَالَ ((عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ مِمَّنْ أَنْتَ)). قَالَ قُلْتُ مِنْ غِفَارٍ قَالَ فَأَهْوَى بِيَدِهِ قُلْتُ فِي نَفْسِي كَرِهَ أَنِّي انْتَمَيْتُ إِلَى غِفَارٍ . ❶

سیّدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو میں آپ کے پاس گیا۔ میں پہلا شخص تھا جس نے آپ کو سلام کا تحفہ پیش کیا۔ آپ نے فرمایا: ’’علیک السلام ورحمۃ اللہ‘‘ کس قبیلے سے ہو؟ میں نے کہا: ’’غفار سے۔‘‘ آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو میں نے اپنے دل میں کہا: ’’آپ نے ناپسند کیا کہ میں قبیلہ غفار سے ہوں۔‘‘

فوائد:...... (۱) ابو ذر رضی اللہ عنہ یہ قدیم الاسلام تھے یہ مکہ میں پانچویں نمبر پر اسلام لائے یہ غالبًا اسی وقت کا واقعہ ہے (۲) سلام کے جواب میں اس سے بہتر کلمات ادا کرنے چاہیں قرآن میں ہے ﴿اذا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا﴾ (النساء:86) جب تمہیں کوئی تحفہ دیا جائے تو اس سے بہتر لوٹاؤ یا ویسا ہی لوٹا دو نیز السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہنے والے کے جواب میں وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ کہنا ضروری ہے۔ (۳) نئے ساتھی سے پہلے تعارف کرنا مسنون ہے۔

[12]..... بَابٌ فِي فَضْلِ التَّسْلِيمِ وَرَدِّهِ

سلام کا جواب دینے کی فضیلت کا بیان

2682۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ....

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ وَقَالَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ وَقَالَ ((عِشْرُونَ)) ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ وَقَالَ:

سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس نے کہا: السلام علیکم آپ نے اسے جواب دیا اور فرمایا: اس کے لئے دس نیکیاں ہیں۔ پھر ایک آدمی آیا اس نے کہا: السلام علیکم و رحمۃ اللہ آپ نے اسے جواب دیا اور فرمایا: ’’اس کے لئے بیس نیکیاں ہیں۔‘‘ پھر ایک آدمی آیا اس نے کہا: السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ آپ نے اسے جواب دیا اور فرمایا: ’’اسے تیس

❶ صحيح : أخرجه مسلم، كتاب فضائل الصحابه، باب من فضائل ابی ذر رضی اللہ عنہ (6309) والبيهقي في الحج، باب سقاية الحاج والشرب منها من ماء زمزم 147/5

((ثَلَاثُونَ)). ❶ نیکیاں ملیں گی۔"

فوائد:...... معلوم ہوا سلام کے مندرجہ ذیل الفاظ ہیں السّلام علیکم ورحمتہ اللہ برکاتہ ابن جریر میں اسی طرح کی حدیث ہے اس کے آخر میں ہے السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ کہنے والے شخص نے کہا کہ حضور ﷺ آپ ﷺ نے سبھی کو بڑھ کر جواب دیا ہے جب کہ مجھے وہی الفاظ لوٹا دیے آپ ﷺ نے کہا تم نے ہمارے لیے کچھ چھوڑا ہی نہیں ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ سلام کے کلمات اتنے ہی ہیں اگر زیادہ ہوتے تو آپ آخری صحابی کے لیے لازماً بولتے (دیکھیے تفسیر ابن کثیر "اذا حییتم بتحیة" کی تفسیر")

[13]...... بَاب إِذَا سُلِّمَ عَلَى الرَّجُلِ وَهُوَ يَبُولُ

پیشاب کرنے والے آدمی کو سلام کہنے کا بیان

2683۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْحُضَيْنِ..........

عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ أَنَّهُ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتَّى تَوَضَّأَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ رَدَّهُ عَلَيْهِ. ❷

سیّدنا مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو سلام کیا اور آپ پیشاب کر رہے تھے آپ نے سلام کا جواب نہ دیا۔ حتیٰ کہ وضو کیا، اور جب وضو کر لیا تب اس کا جواب دیا۔

فوائد:...... (۱) پیشاب کرنے والے کو سلام نہیں کہنا چاہیے ابن ماجہ میں حسن سند سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ایک ایسے شخص کو فرمایا" اذا رأیتنی علی مثل هذه الحالة فلا تسلم عل فانك اذا فعلت ذلك لم ارد علیك ." (سلسله صحیحة 1/ 170) جب تو مجھے ایسی حالت میں دیکھے تو مجھے سلام نہ کہہ اگر تو نے ایسا کیا تو میں تجھے جواب نہیں دوں گا (۲) بیت الخلاء میں ذکر جائز نہیں البتہ عدم طہارت پر جائز ہے جیسا کہ آپ ﷺ کی عادت تھی "کان یذکر الله علی کل احیانه ." (او کما قال) کہ آپ ﷺ ہر وقت ذکر اللہ میں مصروف رہتے تو یہ طہارت اور عدم طہارت دونوں حالتوں کو شامل ہے لیکن وضوء کی حالت میں ذکر اللہ افضل ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے سمجھا کہ اب سلام کے جواب کو موخر کر ہی دیا تو ذرا مزید موخر کر کے حالت طہر میں ہی جواب دے دوں گا۔

---

❶ صحیح: أخرجه ابو داؤد، کتاب الأدب، کیف السلام (5195) والترمذی، کتاب الاستیذان، باب ماذکر فی فضل السلام (2689) احمد 4/439

❷ صحیح: أخرجه ابو داؤد ۱ کتاب الطهارة، باب أیرد السلام، رد السلام وهو یبول (17) والنسائی، کتاب الطهارة، باب رد السلام بعد الوضوء (38) وابن ماجه، کتاب الطهارة وسننها، باب الرجل یسلم علیه وهو یبول (350)

[14]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ

عورتوں کے پاس جانے کی ممانعت کا بیان

2684۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ..........

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَدْخُلُوا عَلَى النِّسَاءِ)). قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْحَمْوُ قَالَ: ((الْحَمْوُ الْمَوْتُ)). قَالَ يَحْيَى الْحَمْوُ يَعْنِي قَرَابَةَ الزَّوْجِ. [1]

سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں کے پاس مت جاؤ۔'' کہا گیا: یا رسول اللہ 'حمو' کی اجازت دی جائے ۔فرمایا: ''وہ تو موت ہے۔'' یحیٰ کہتے ہیں: 'حمو' خاوند کے قریبی رشتہ دار کو کہتے ہیں۔

فوائد:...... (۱) اگر صرف عورتیں ہی گھر میں ہوں تو ایسی حالت میں گھر داخل نہیں ہونا چاہیے خصوصاً اکیلی عورت کے پاس جانا تو انتہائی خطرناک ہے آپ ﷺ نے فرمایا "لا یخلونّ رجل بامراۃ الا ثالثھما الشیطان ." کہ جب بھی کوئی آدمی کسی عورت سے علیحدگی اختیار کرتا ہے تو ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ایسی حالت میں برائی بچنا محال ہے۔(۲) "الحمو" یہ لفظ شوہر کے باپ دادا اور اولاد کو چھوڑ کر اس کے سبھی قریبی مردوں پر بولا جاتا ہے (مرقاۃ) تو جس طرح موت سے فرار ممکن نہیں اس طرح ان کے ساتھ علیحدگی سے بچنا بھی بہت مشکل ہے لہٰذا جس طرح موت سے زندگی کی حفاظت حتی الوسع ہے اسی طرح ان کی علیحدگی سے بچنا بھی فرض ہے (واللہ المستعان)

[15]..... بَاب فِي نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ

اچانک نظر پڑنے کا بیان

2685۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يُونُسَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ..........

---

[1] متفق علیه : البخاری، کتاب النکاح، باب لا یخلون رجل بامرأة إلا ذی محرم والدخول علی المغیبة (5232) و مسلم ، کتاب السلام، باب تحریم الخلوة بالأجنبیة (5638)

عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ ،عَنْ جَرِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ نَظْرَةِ الْفَجْأَةِ فَقَالَ:((اصْرِفْ بَصَرَكَ)). ❶

سیّدنا ابوزرعہ بن عمرو بن جریر رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے اچانک نظر کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اپنی نظر پھیر لو۔''

فوائد:...... (۱)'' نظر الفجاء ۃ'' کا مطلب ہے کہ اجنبیہ کے چہرے پر بلا مقصد نظر پڑ جائے تو ایسے میں بندے پر کوئی گناہ نہیں البتہ اسے نظر پھیر لینی چاہیے (۲) مردوں کو غض نظر یعنی نظریں جھکا کر رکھنی چاہیں (۳) عورتوں کو چہرہ ڈھانپ کر نکلنا چاہیے خصوصا ایسی جگہوں میں جہاں انسانوں کی آمدورفت زیادہ ہو۔

[16]..... بَاب فِي ذُيُولِ النِّسَاءِ

عورت کی چادر کا بیان

2686۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ ....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَيْلِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ ((شِبْرًا)) فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَنْ تَبْدُوَ أَقْدَامُهُنَّ قَالَ:((فَذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ)). قَالَ عَبْد اللّٰهِ النَّاسُ يَقُولُونَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ . ❷

نبی ﷺ کی بیوی ام سلمۃ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ سے عورت کی چادر کے متعلق پوچھا گیا' آپ نے فرمایا: ایک بالشت لٹکائے۔میں نے کہا یا رسول اللہ! اس سے تو پاؤں ظاہر ہوں گے۔'' فرمایا: ''ایک ہاتھ اس سے زیادہ نہ ہونے دیں۔''

فوائد:...... یہ حدیث اگر چہ ضعیف ہے بہر حال اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ احکام شریعت کو بجا لاتے ہوئے غلو سے بچنا بھی ضروری ہے تا کہ اسراف کا شکار ہو کر کہیں گناہ ہی لازم نہ ہو جائے۔

---

❶ صحيح : أخرجه مسلم،كتاب الآداب،باب نظر الفجأة(5609)وابوداؤد،كتاب النكاح،باب ما يومر به من غض البصر(2148)

❷ضعيف : أخرجه ابوداؤد،كتاب اللباس،باب قدر ذيل(4117)والترمذى،كتاب اللباس،باب ماجاء فى خير ذيول ذيول (1731)والنسائى،كتاب الزينة،باب ذيول النساء (5353)

[17]..... بَاب فِي كَرَاهِيَةِ إِظْهَارِ الزِّينَةِ
زینت ظاہر کرنے کی ممانعت کا بیان

2687۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ حَدَّثَنِي رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ امْرَأَتِهِ..........

عَنْ أُخْتٍ لِحُذَيْفَةَ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ بِهِ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَتْ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَحَلَّى الذَّهَبَ فَتُظْهِرَهُ إِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ)). ❶

سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن کہتی ہیں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا: ''اے عورتوں کے گروہ! کیا تمہارے لئے چاندی کا زیور کافی نہیں؟ خبردار! جو سونے کا زیور پہن کر ظاہر کرے گی اسے عذاب ہوگا۔''

[18]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الطِّيبِ إِذَا خَرَجَتْ
باہر نکلتے وقت خوشبو لگانے کی ممانعت کا بیان

2688۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ..........

عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ لِيُوجَدَ رِيحُهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ وَكُلُّ عَيْنٍ زَانٍ وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ يَرْفَعُهُ بَعْضُ أَصْحَابِنَا. ❷

غنیم بن قیس ابوموسیٰ سے نقل کرتے ہیں: ''جو عورت خوشبو لگا کر باہر نکلے اور اس کی خوشبو پائی جائے وہ بدکار ہے۔ اور ہر آنکھ زانی ہے۔'' ابو عاصم کہتے ہیں: ''ہمارے بعض ساتھی اسے مرفوع بیان کرتے ہیں۔''

فوائد:...... (۱) عورت کا عطر لگا کر باہر نکلنا کبیرہ گناہ ہے (۲) زانیہ سے مراد یہ ایسی عورت ہے جو کج رو اور لوگوں کو مائل کرنے والی ہے۔ واللہ اعلم

[19]..... بَاب فِي الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ
نقلی بال لگانے اور لگوانے والی کا بیان

2689۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ..........

---

❶ ضعيف : أخرجه ابو داؤد، كتاب الخاتم، باب ماجاء في الذهب للنساء (4237) والنسائي، كتاب الزينة، باب كراهية للنسائي في إظهار الزينة الحلي والذهب (5152)

❷ صحيح : أخرجه الترمذي، كتاب الأدب، باب ماجاء في كراهية خروج المرأة متعطرة (2786) والنسائي، كتاب الزينة، باب مايكره للنساء في الطيب (5141)

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ فَجَائَتْ فَقَالَتْ بَلَغَنِي أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَالَ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ قَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ أَمَا قَرَأْتِ: ﴿ مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴾[الحشر:٧] فَقَالَتْ بَلٰى قَالَ فَإِنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنْهُ. فَقَالَتْ فَإِنِّي أَرٰى أَهْلَكَ يَفْعَلُونَهُ. قَالَ فَادْخُلِي فَانْظُرِي فَدَخَلَتْ فَنَظَرَتْ فَلَمْ تَرَ مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا فَقَالَ لَوْ كَانَتْ كَذٰلِكَ مَا جَامَعْتُهَا. ❶

سیّدنا علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عبداللہ نے کہا: ''اللہ کی ان پر لعنت ہو جو نیل بھرتی اور بھرواتی ہیں بھنوؤں اور چہرے کے بال اکھاڑتی ہیں اور حسن کے لئے دانت باریک کرتی ہیں۔ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز کو بدلتی ہیں یہ بات بنی اسد کی ایک عورت کو پہنچی جسے ام یعقوب کہتے تھے، اس نے آ کر کہا: ''مجھے خبر ملی ہے کہ آپ ایسے لعنت کرتے ہیں۔'' انہوں نے کہا: ''جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اور اس کا ذکر قرآن میں ہے۔ اس پر میں کیوں نہ لعنت کروں؟ اس نے کہا: ''میں نے تو مکمل قرآن پڑھ لیا ہے میں نے آپ کی بات اس میں نہیں پائی' انہوں نے کہا اگر تم پڑھتی تو ضرور پاتی کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی: ''رسول تمہیں جو دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔'' (سورۃ الحشر: ۷) اس نے کہا: ''کیوں نہیں۔'' انہوں نے کہا: اس سے آپ نے منع کیا ہے۔ اس نے کہا: میں تمہاری بیوی کو دیکھتی ہوں وہ ایسا کرتی ہے۔ انہوں نے کہا: جاؤ دیکھ لو۔ اس نے جا کر دیکھا تو اسے اپنی غرض کی کوئی چیز نظر نہ آئی۔ انہوں نے کہا: ''اگر وہ ایسی ہوتیں تو میں ان کے ساتھ نہ رہتا۔''

فوائد:...... (۱) اللہ کی تخلیق میں تبدیلی موجب لعنت اور کبیرہ گناہ ہے (۲) صحابہ رضی اللہ عنہم عمل بالحدیث کا التزام کیا کرتے تھے اور عمل بالحدیث کو عمل بالقرآن سمجھتے تھے (۳) حدیث پر عمل حقیقت میں قرآن پر عمل کرنا جب تک حدیث کو تسلیم نہیں کیا جائے گا قرآن پر عمل محض خواب اور دیوانے کی آرزو

---

❶ متفق علیه: كتاب اللباس، باب متفلجات للحسن (5931) ومسلم، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة والنامصة والمتنامصة ......(5538)

ہے۔فافهم يهديك الله

[20]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَالْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ

مرد کومرد اور عورت کوعورت کے ساتھ لیٹنے کی ممانعت کا بیان

2690۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْحَضْرَمِيُّ أَخْبَرَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْحَجْرِيِّ عَنْ أَبِي عَامِرٍ قَالَ ....

سَمِعْتُ أَبَا رَيْحَانَةَ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ عَشْرِ خِصَالٍ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ فِي شِعَارٍ وَاحِدٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ وَمُكَامَعَةِ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَفِي شِعَارٍ وَاحِدٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ وَالنَّتْفِ وَالْوَشْمِ وَالنُّهْبَةِ وَرُكُوبِ النُّمُورِ وَاتِّخَاذِ الدِّيبَاجِ هَا هُنَا عَلَى الْعَاتِقَيْنِ وَفِي أَسْفَلِ الثِّيَابِ قَالَ عَبْد اللَّهِ أَبُو عَامِرٍ شَيْخٌ لَهُمْ وَالْمُكَامَعَةُ الْمُضَاجَعَةُ . [1]

رسول اللہ ﷺ کے صحابی ابو ریحانہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دس خصلتوں سے منع کرتے تھے۔آدمی کا آدمی کے ساتھ لیٹنا ایسے کہ دونوں کے درمیان کوئی چیز نہ ہو۔ عورت کا عورت کے ساتھ لیٹنا ایسے کہ دونوں کے درمیان کوئی چیز نہ ہو۔ بال اکھاڑنے گودنے لوٹنے اور چیتے کی کھال کی زین پر سواری کرنے۔ کندھوں اور کپڑوں کے نیچے ریشم پہننے سے' عبداللہ کہتے ہیں: ابو عامر ان کے استاد ہیں۔مکامعہ کا معنی لیٹنا ہے۔

فوائد:...... (۱)''شعار'' اس کپڑے کو کہا جاتا ہے جو جسم سے مس ہو یعنی اسے چھوئے کیونکہ شعار کا شعر سے تعلق ہے جس کے معنی بال کے ہوتے ہیں تو جسمانی بالوں کو چھونے والے کپڑے کو شعار کہا جاتا ہے اور''مکامعۃ'' کہتے ہیں باہم لیٹنے کو(۲) دو مردوں یا عورتوں کا اس طرح آپس میں لیٹنا کہ دونوں کے چمڑے ایک دوسرے سے مس ہو رہے ہوں اس میں چونکہ فتنے کا خدشہ اس لیے یہ ممنوع ہے(۳) چیتے کی کھال پر سواری چونکہ تکبر میں مبتلا کرنے کا باعث اس لیے یہ بھی ممنوع ہے اسی طرح ریشم کا استعمال بھی مردوں پر حرام ہے ہاں دو انگلیوں یا تین جتنا چوڑا ریشم کی خوبصورتی کے لیے کپڑے پر لگایا جا سکتا ہے۔(دیکھیے مسلم)

2691۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامٌ هُوَ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى

---

[1] صحیح : ابو داؤد، کتاب اللباس، باب فی کراھہ(4049) والنسائی، کتاب الزینۃ، باب تحریم الوشر (5126) واحمد 134/4

عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ قَالَ فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فُلَانًا وَأَخْرَجَ عُمَرُ فُلَانًا أَوْ فُلَانَةً. ❶

سیّدنا ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اُن مردوں پر لعنت فرمائی جو مخنثین (ہیجڑوں) کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔ اور اُن عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں، اور فرمایا: تم ان کو اپنے گھروں سے نکالو۔ پھر کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فلاں کو نکالا، اسی طرح عمر رضی اللہ عنہ نے بھی فلاں، فلاں کو نکالا۔

فوائد:...... (۱) ''مخنث'' یہ مرد اور عورت کی درمیانی مخلوق کو کہتے ہیں ان کے اعضاء کی مشابہت کے اعتبار دے ان پر مرد یا عورت والا حکم لگایا جاتا ہے (۲) مرد یا عورت کا جنس مخالف کی مشابہت کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

[21]..... بَاب فِي أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ

مخنثوں اور مردوں جیسی وضع بنانے والی پر لعنت ہے

2692۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ..........

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ قَالَ جَلَسَ عِنْدَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَفَخِذِي مُنْكَشِفَةٌ فَقَالَ خَمِّرْ عَلَيْكَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ. ❷

سیّدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ جو اصحاب صفہ سے ہیں کہتے ہیں ایک دفعہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ بیٹھے تھے۔ میرا زانو کھلا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''زانو ڈھانپ لو کیا تمہیں علم نہیں کہ زانو پردہ ہے۔''

فوائد:...... ران شرمگاہ کا حصہ ہے اور اسے ڈھانپا جائے گا البتہ اسے ڈھانپنا ضروری نہیں بلکہ مستحب ہے جیسے کہ بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ اپنے گھر میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں ننگا کر کے بیٹھے رہے اور عثمان رضی اللہ عنہ کی آمد پر اسے ڈھانپ لیا لہٰذا احادیث کے تتبع سے پتہ چلتا ہے کہ شرمگاہ دو

❶ صحيح البخاري، كتاب الحدود، باب نفي أهل المعاصي والمخنثين (6834) والترمذي، كتاب الآدب، باب ماجاء في المتشابهات بالرجال من النساء (2785)

❷ جيد: أخرجه ابو داؤد، كتاب الحمام، باب النهي عن التعري (4014) والترمذي، كتاب الأدب، باب ماجاء أن الفخذ عورة (2795)

قسم کی ہے ایک کو ڈھانپنا فرض ہے جیسے قبل ود بر جب کہ دوسری مستحب ہے جیسے رانیں (تنقیح الرواۃ 3/6)

[22]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ دُخُولِ الْمَرْأَةِ الْحَمَّامَ

عورت ذات کا حمام میں داخل ہونا (جانا) ممنوع ہے۔

2693- أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ....

عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ نِسْوَةٌ مِنْ أَهْلِ حِمْصَ يَسْتَفْتِينَهَا فَقَالَتْ لَعَلَّكُنَّ مِنَ النِّسْوَةِ اللَّاتِي يَدْخُلْنَ الْحَمَّامَاتِ قُلْنَ نَعَمْ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ امْرَأَةٍ تَضَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا هَتَكَتْ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ . ❶

عمرو بن مرہ سالم بن ابی الجعد سے بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کچھ خواتین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں اور وہ آنے والی خواتین حمص کے علاقہ کی تھیں۔ خواتین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مسئلہ دریافت کیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہیں وہ خواتین حمامات میں تو داخل نہیں ہونے والیں۔ انہوں نے جواباً عرض کیا: ہاں۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: جو عورت اپنے کپڑے اُتارے اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ۔ تو ایسی عورت اپنے اور اللہ کے درمیان والا پردہ پھاڑ دیتی ہے۔

2694- قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ..........

عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ عَائِشَةَ هَذَا الْحَدِيثَ . ❷

ابو ملیح نے بھی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کا بیان کیا۔

[23]..... بَاب لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ

کوئی اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے

2695- أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ يَعْنِي أَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ

سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی آدمی اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے۔ تاکہ

---

❶ منقطع : جب کہ حدیث آئندہ سند کی بناء پر صحیح ہے۔ أخرجه ابو داؤد، كتاب الحمام، باب في فاتحته (4010) والترمذي، كتاب الأدب، باب دخول الحمام (3750)

❷ اسناده صحيح : سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

ثُمَّ يَقْعُدُ فِيهِ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا. ❶

وہاں خود بیٹھ جائے۔ بلکہ مجلس کشادہ کرو اور کھلے ہو کر بیٹھو۔''

[24]..... بَاب إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

جب کوئی آدمی اپنی جگہ سے اٹھ جائے پھر واپس آئے تو وہی اس کا مستحق ہے

2696۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ أَوِ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ. ❷

سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی آدمی اپنی جگہ سے اٹھ جائے پھر واپس آئے تو وہی اس جگہ کا مستحق ہے۔''

[25]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ فِي الطُّرُقَاتِ

راستوں میں بیٹھنے کی ممانعت

2697۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ ....

عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِنَاسٍ جُلُوسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِينَ فَاهْدُوا السَّبِيلَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ وَأَعِينُوا الْمَظْلُومَ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ أَبُو إِسْحٰقَ مِنَ الْبَرَاءِ. ❸

سیّدنا براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چند انصاریوں کے پاس سے گزرے۔ جو راستہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اگر تم یہ کام کرنا (راستے میں بیٹھنا) ہی چاہتے ہو تو راستہ بتاؤ اور سلام کو عام کرو اور مظلوم کی مدد کرو۔'' شعبہ کہتے ہیں: ابواسحٰق نے براء رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نہیں سنی۔

فوائد:...... راستوں میں بیٹھنا مکروہ ہے البتہ اگر کہیں متبادل جگہ میسر نہ ہو تو مذکورۃ بالا حقوق کی ادائیگی کی صورت میں بیٹھنے کی اجازت ہے۔

---

❶ متفق علیه: البخاری، کتاب الإستیذان، باب اذا قیل لکم تفسحوا...... (6270) ومسلم، کتاب السلام، باب تحریم إقامة الإنسان من موضعه المباح الذی سبق الیه (5648)

❷ صحیح: أخرجه مسلم، کتاب السلام، باب اذا قام من مجلسه ثم عاد فهوا حق به (5653) وابوداؤد، کتاب الأدب، باب اذا قام من مجلس ثم رجع (4853)

❸ حدیث صحیح أخرجه الترمذی، کتاب الاستیذان، باب ماجاء فی المجالس علی الطریق (3726)

[26]..... بَاب فِي وَضْعِ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى

ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھنے کے متعلق

2698۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ..........

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى. [1]

سیّدنا عباد رضی اللہ عنہ بن تمیم اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے مسجد میں پیٹھ کے بل لیٹے ہوئے تھے۔

فوائد:...... (۱) مسجد میں آرام کرنا لیٹنا درست ہے اگرچہ آدمی بالغ ہی ہو (۲) چت لیٹ کر ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھنا جائز ہے بشرطیکہ بے پردگی کا خطرہ نہ ہو۔

[27]..... بَاب لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا

دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں

2699۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ. [2]

سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم تین آدمی ہو تو دو آدمی اپنے ساتھی کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں۔ کیونکہ اسے اس سے غم پہنچے گا۔''

فوائد:...... اسلام نے اپنے ساتھی کے احوال کا خیال رکھنے کا کس قدر حکم دیا ہے مذکورۃ حدیث سے صاف واضح ہے کہ ایک جائز بات جائز طریقے سے کرنے کی بھی اجازت نہیں اگر وہ کسی دوسرے مسلمان بھائی کی پریشانی کا سبب بن رہی ہو تو البتہ اگر تین زیادہ افراد ہوں تو پھر ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

[28]..... بَاب فِي كَفَّارَةِ الْمَجْلِسِ مجلس کا کفارہ

2700۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ رُفَيْعٍ أَبِي

---

[1] متفق عليه : البخاری، كتاب الصلاة، باب الإستلقاء في المسجد (475) ومسلم، كتاب اللباس والزينة، باب اباحة الاستلقاء و وضع إحدى الرجلين (5471)

[2] متفق عليه : البخاری، كتاب الاستيذان، باب اذا كان اكثر من ثلاثة (6290) ومسلم، كتاب السلام، باب تحريم منا جاة الاثنين دون الثالث بغير رضاه (5660)

الْعَالِيَةِ..........

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ بِأَخَرَةٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ فِي الْمَجْلِسِ فَأَرَادَ أَنْ يَقُومَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَتَقُولُ الْآنَ كَلَامًا مَا كُنْتَ تَقُولُهُ فِيمَا خَلَا فَقَالَ هٰذَا كَفَّارَةٌ لِمَا يَكُونُ فِي الْمَجَالِسِ. [1]

سیّدنا ابوبرزہ رضی اللہ عنہ اسلمی کہتے ہیں آخری عمر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھتے اور اٹھنا چاہتے تو اس طرح کہتے: ''اے اللہ اپنی تعریف کے ساتھ تو پاک ہے میں گواہی دیتا ہوں تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔'' لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ ایسی بات کہتے ہیں جو پہلے نہیں کہا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ مجلس کی باتوں کا کفارہ ہے۔''

فوائد:...... (۱) سبحانك اللهمَّ و بحمدك ......اتوب اليك۔ تک یہ کفارۂ مجلس کہ دعا ہے مجلس کے اندر ذرا سی اونچ نیچ ہو جانا قطعی بعید نہیں لہٰذا یہ دعا مجلس کے دوران ہونے والے لغزشوں کے ازالے کا باعث بن جاتی ہے (۲) صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ معمول اور علم کی حرص تھی کہ کوئی بھی چیز جو انہیں خلاف معمول نظر آتی فوری اس بارے دریافت کر لیتے یہی ایک سچے طالب علم کی علامت ہے۔

[29]..... بَاب إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ مَا يَقُولُ

جب کوئی چھینکے تو کیا کہے

2701۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عِيسَى عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ....

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعَاطِسُ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَيَقُولُ الَّذِي يُشَمِّتُهُ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ وَيَرُدُّ عَلَيْهِ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ. [2]

سیّدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کو چھینک آئے وہ ایسے کہے: ''ہر حال میں تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔'' اور سننے والا شخص ایسے کہے: ''اللہ تم پر رحم کرے۔'' چھینکنے والا پھر اسے یوں کہے: ''اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے معاملے کو درست کر دے۔''

[1] صحيح: أخرجه ابو داؤد، كتاب الأدب، باب فی كفارة المجلس (4859)

[2] ضعيف: لیکن اس کے شواہد موجود ہونے کی بناء پر یہ قوی ہو جاتی ہے۔ دیکھئے بخاری كتاب الأدب، باب اذا عطس كيف يشمت (6224) و ابو داؤد، كتاب الأدب، باب ماجاء فی تشميت العاطس (5433)

فوائد:...... (۱) چھینک اللہ کی نعمت ہے لہٰذا جب بھی کسی کو چھینک آئے تو اسے الحمد للہ کہنا چاہیے اور سننے والا یرحمك الله کے ساتھ جواب دے لیکن اگر کوئی غیر مسلم اسلام کی تعلیم سے متاثر ہو کر چھینک کر الحمد للہ کہہ دیتا تو اس کو جواب میں (یھدیکم اللہ) اللہ تمہیں ہدایت دے کہا جائے گا جیسا کہ آپ ﷺ یہود کے ساتھ یہی طریقہ عمل اختیار کرتے تھے (۲) "الحمد لله على كل حال" یہ الفاظ ضعیف ہیں البتہ فقط الحمد للہ یا الحمد للہ رب العالمین (ابوداؤد سندہ صحیح) کہنا مسنون ہے۔

[30]..... بَاب إِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ لَا يُشَمِّتْهُ

جب چھینکنے والا الحمد للہ نہ کہے تو اسے جواب نہ دو

2702۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ ....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَمَّتَ أَوْ سَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتْ الْآخَرَ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَمَّتَّ هَذَا وَلَمْ تُشَمِّتْ الْآخَرَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهَ وَإِنَّ هَذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ قَالَ عَبْد اللَّهِ سُلَيْمَانُ هُوَ التَّيْمِيُّ. ❶

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی آپ نے ایک کا جواب دیا دوسرے کا جواب نہ دیا۔ کہا گیا: یا رسول اللہ! آپ نے اس کا جواب دیا ہے اور دوسرے کا نہیں دیا تو آپ نے فرمایا: ''ایک نے الحمد للہ کہا ہے اور دوسرے نے نہیں کہا۔''

[31]..... بَاب كَمْ يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ

چھینکنے والے کو کتنی دفعہ جواب دیا جائے

2703۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ هُوَ ابْنُ عَمَّارٍ قَالَ..........

حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ ثُمَّ عَطَسَ أُخْرَى فَقَالَ الرَّجُلُ مَزْكُومٌ. ❷

سیّدنا ایاس بن سلمۃ کہتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے پاس کسی آدمی نے چھینکا۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ تجھ پر رحم کرے۔'' پھر وہ دوسری دفعہ چھینکا تو آپ نے فرمایا: ''اس کو زکام ہے۔''

❶ متفق علیه: البخاری، کتاب الأدب، باب الحمد للعاطس (6221) و مسلم، کتاب الزهد، باب تشمیت العاطس (7411)

❷ متفق علیه: البخاری، کتاب الأدب، باب اذا عطس کم یشمت (6224) مسلم، کتاب الزهد، باب تشمیت العاطس (7414)

فوائد:...... معلوم ہوا ایک دفعہ چھینکنا یہ رحمت الٰہی جب کہ دو بارہ چھینکنا یہ زکام کی علامت ہے لہٰذا دوبارہ یا سہ بارہ چھینکنے والے کو جواب دینا ضروری نہیں۔

[32]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ التَّصَاوِيرِ

تصویر رکھنے کی ممانعت

2704- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ....

قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ لَنَا ثَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ فَجَعَلْتُهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي فَنَهَانِي أَوْ قَالَتْ فَكَرِهَهُ قَالَتْ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ . ❶

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہمارا ایک تصویروں والا کپڑا تھا۔میں نے اسے نبی ﷺ کے آگے کر دیا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے۔آپ نے مجھے منع کیا۔یا انہوں نے کہا: آپ نے اسے برا سمجھا۔میں نے اس کے تکیے بنا دیے۔

فوائد:...... (۱) نمازی کے سامنے تصاویر اور نقش ونگار والا کپڑا ہونا خشوع کے زوال کا باعث ہے اس لیے اس سے احتراز برتنا چاہیے اسی طرح آجکل استعمال ہونے والے جائے نماز جو کہ دیدہ زیب نقوش سے مزین ہوتے ہیں ان کی بجائے سادہ جائے نماز استعمال کرنے چاہئیں (۲) اسی طرح تصاویر والا کپڑا اس کا گدا یا نمدہ بنا لیا جائے تو اس اک استعمال درست ہے۔

[33]..... بَاب لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ تَصَاوِيرُ

تصویروں والے گھر میں فرشتے نہیں جاتے

2705- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ الْعُكْلِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَيٍّ ....

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمَلَكَ لَا يَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ وَلَا جُنُبٌ . ❷

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے ایسے گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا اور تصویریں ہوں۔اور نہ یہ جنبی کے گھر میں جاتے ہیں۔''

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب المظالم، باب هل تكسر الدنان التي فيها خمر أو تخرق الزقاق (2476) ومسلم، كتاب اللباس والزينة باب تحريم تصوير صورة الحيوان (5478)

❷ اسناده جيد: عبداللہ بن نجی کا علی رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے دیکھئے ابن حبان كي الثقات 30/5، أخرجه ابوداؤد، كتاب الطهارة، باب في الجنب يومر بالغسل (2207) والنسائي، كتاب الطهارة، باب في الجنب اذالم يتوضا (2301) وابن ماجه، كتاب اللباس، باب الصور في البيت (3650)

فوائد:...... معلوم ہوا جس گھر میں تصویر یا کتا ہو یا بلا وجہ جنابت کی حالت میں ہو وہ گھر اللہ کی رحمت سے محروم اور معدوم البرکتہ ہے ہاں اگر کسی مجبوری کی بناء پر فوری غسل نہ کیا جا سکتا ہو یا آدمی فقط وضوء کر لے تو وہ اس سے مستثنیٰ ہوگا کیونکہ بخاری میں ہے کہ آپ ﷺ جب جنابت کی حالت میں کھانے پینے یا سونے کا ارادہ ہوتا تو وضو کر لیتے واللہ اعلم۔ دیکھیے تلخیص سبل السلام (لسلیمان کیلانی)

[34]...... باب فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ

اہل وعیال پر خرچ کرنا

2706۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ ......

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْمُسْلِمُ إِذَا أَنْفَقَ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا فَهِيَ لَهُ صَدَقَةٌ . [1]

سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ بدری کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان جب اپنے اہل پر خرچ کرتا ہے اسے باعث اجر سمجھتا ہے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہے۔''

[35] باب فِي الدَّابَّةِ يَرْكَبُ عَلَيْهَا ثَلَاثَةٌ

سواری پر تین آدمیوں کا سوار ہونا

2707۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ مُوَرِّقٍ ......

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَفَلَ تُلُقِّيَ بِي وَبِالْحَسَنِ أَوْ بِالْحُسَيْنِ قَالَ وَأُرَاهُ قَالَ الْحَسَنَ فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْحَسَنَ وَرَائَهُ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ عَلَى الدَّابَّةِ الَّتِي عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ . [2]

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کہیں سے سفر کر کے واپس آ رہے تھے۔ تو مجھ سے اور حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ میرا خیال ہے انہوں نے کہا: حسن رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے مجھے اپنے آگے اور حسن کو اپنے پیچھے بٹھایا، ہم اسی سواری پر مدینہ پہنچے جس پر نبی ﷺ تھے۔

[1] متفق علیہ: البخاری، کتاب الإیمان، باب ماجاء ان الأعمال بالنیات (55) ومسلم، کتاب الزکاة، باب فضل النفقة والصدقة علی الأقربین والزوج والأولاد والوالدین ولو کانوا مشرکین (2319)

[2] صحیح أخرجه مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل عبدالله بن جعفر (6218) أخرجه ابوداؤد، کتاب الجهاد، باب فی رکوب ثلاثة علی دابة (2566) وابن ماجه، کتاب الأدب، باب رکوب ثلاثة علی دابة (3773)

فوائد:...... یہ آپ ﷺ کی بچوں سے خصوصی محبت کا ثبوت ہے بچے چونکہ قوم کا مستقبل اور والدین کے لیے ذخیرہ آخرت ہوتے ہیں اس لیے آپ ﷺ ان سے شفقت فرماتے اور انہیں اپنے سے مانوس کرتے کیونکہ یہ طرزِ عمل بچوں کی تربیت میں بڑا موثر ہوتا ہے۔

[36].... بَاب فِي صَاحِبُ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِهَا

سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا مستحق ہے

2708۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ وَمَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْكُوفَةِ قَالَ أَتَيْنَا قَيْسَ بْنَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِي بَيْتِهِ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ وَقُلْنَا لِقَيْسٍ قُمْ فَصَلِّ لَنَا فَقَالَ لَمْ أَكُنْ لِأُصَلِّيَ بِقَوْمٍ لَسْتُ عَلَيْهِمْ بِأَمِيرٍ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْسَ بِدُونِهِ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَنْظَلَةَ بْنِ الْغَسِيلِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلُ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهِ وَصَدْرِ فِرَاشِهِ وَأَنْ يَؤُمَّ فِي رَحْلِهِ قَالَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عِنْدَ ذَاكَ يَا فُلَانُ لِمَوْلًى لَهُ قُمْ فَصَلِّ لَهُمْ. ❶

سیّدنا عبداللہ بن یزید خطمی جو کوفہ کے امیر تھے کہتے ہیں کہ ہم قیس بن سعد بن عبادہ کے پاس اس کے گھر گئے۔تو مؤذن نے نماز کے لئے اذان کہی ہم نے قیس سے کہا: ہمیں نماز پڑھاؤ۔انہوں نے کہا:"میں ایسے لوگوں کو نماز نہیں پڑھاؤں گا جن کا میں امیر نہیں ہوں تو ایک آدمی نے کہا جو ان سے کم نہیں تھے جنہیں عبداللہ بن حنظلہ بن غسیل کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"آدمی اپنی سواری اور فرش کے اگلے مقام کا زیادہ مستحق ہے اور اس کا بھی کہ اپنی جگہ میں خود امامت کرے۔" اس وقت قیس بن سعد نے اپنے آزاد کردہ غلام سے کہا:"اے فلاں! اٹھو اور انہیں نماز پڑھاؤ۔"

فوائد:...... (۱) اگر مسجد سے دور کہیں کسی کے گھر افراد اکھٹے ہوں تو اذان دے کر جماعت کروائی جا سکتی ہے (۲) آدمی جس چیز کا مالک ہو وہ اس کا زیادہ حقدار ہوتا ہے الا یہ کہ وہ اپنا حق کسی کے لیے ہبہ کر دے یعنی کسی کو نماز کو پڑھانے یا سواری پر آگے بیٹھنے کی اجازت دے دے (۳) صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین "سمعنا و اطعنا" ہم نے سن لیا اور مان لیا۔کے مرقع تھے۔

---

❶ قوی بشواھدہ

[37]..... بَاب مَا جَاءَ أَنَّ عَلَى ذِرْوَةِ كُلِّ بَعِيرٍ شَيْطَانًا

ہر اونٹ پر ایک شیطان ہونے کا بیان

2709۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ..........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ قَالَ وَقَدْ صَحِبَ أَبُوهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ذِرْوَةِ كُلِّ بَعِيرٍ شَيْطَانٌ فَإِذَا رَكِبْتُمُوهَا فَسَمُّوا اللَّهَ وَلَا تُقَصِّرُوا عَنْ حَاجَاتِكُمْ .❶

محمد بن حمزہ بن عمرو اسلمی کہتے ہیں ان کے والد رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے۔کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر اونٹ پر ایک شیطان ہوتا ہے لہٰذا جب سوار ہوتو بسم اللہ پڑھو اور اپنے ضروری کاموں میں کوتاہی نہ کرو۔''

فوائد:..... کسی بھی سواری پر سوار ہوتے ہوئے اللہ کا نام لینا اور سواری کی دعا پڑھنا مسنون ہے خصوصا اونٹ پر سوار ہوتے ہوئے جیسا کہ حدیث میں اس کی وجہ مذکور ہے یہی وجہ ہے کہ اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔

[38]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ أَنْ تُتَّخَذَ الدَّوَابُّ كَرَاسِيَّ

سواری کو کرسی بنانے کی ممانعت کا بیان

2710۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ..........

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ارْكَبُوا هَذِهِ الدَّوَابَّ سَالِمَةً وَلَا تَتَّخِذُوهَا كَرَاسِيَّ .❷

سہل بن معاذ بن انس اپنے والد سے نقل کرتے ہیں وہ نبی ﷺ کے اصحاب میں سے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان سواریوں پر ایسی حالت میں سوار ہو جب سلامتی والی ہوں اور انہیں کرسی نہ بناؤ۔''

فوائد:..... (۱) ''کراسیّ'' یہ کُرسِیٌّ کی جمع ہے اس کے معنی پشتہ ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے

---

❶ حسن: أخرجه الطبرانی،فی الاوسط(1945)وابن ابی شیبه10/391(9772)

❷ صحیح: أخرجه مسلم،کتاب الحج،باب رکوب البدنة المهداة لم احتاج الیها(319)والنسائی،کتاب المناسك باب رکوب البدنة(2799)

"اِجْعَل لِهذَا لَحائِطِ كرسِيًّا" اس دیوار کا پشتہ بنا دو (المنجد) (۲) سواریوں کا بھی خیال رکھنا چاہیے اور ان سے سواری کا کام ہی لیا جائے نہ کہ اس کو ٹیک یا سیڑھی یا دیگر مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے۔

2711۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ..........

عَنِ اللَّيْثِ إِلَّا أَنَّهُ يُخَالِفُ شَبَابَةَ فِي شَيْءٍ. ❶

سیّدنا لیث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں شبابہ نے اس حدیث کی کسی بات کی مخالفت کی۔

[39]..... بَاب السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ

سفر عذاب کا ٹکڑا ہے

2712۔ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ الرَّجْعَةَ إِلَى أَهْلِهِ. ❷

سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سفر عذاب کا ٹکڑا ہے۔ اس سے تمہارا سونا، کھانا اور پینا بند ہو جاتا ہے لہٰذا سفر میں جب تم اپنی ضرورت سے فارغ ہو جاؤ تو جلد اپنے گھر کی طرف لوٹ آؤ۔"

فوائد:...... گھر میں انسان جس طرح اپنے معمولات کو پابندی اور بلا پریشانی ادا کرسکتا ہے سفر میں ان کی انجام وہی مشکل وصعب ہوتی ہے اسی لیے اس کو عذاب کا ٹکڑا قرار دیا گیا ہے۔

[40]..... بَاب مَا يَقُولُ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا

کسی کو الوداع کرتے ہوئے کیا کہا جائے

2713۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي كَعْبٍ أَبُو الْحَسَنِ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مَيْسَرَةَ الْعَبْدِيُّ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا: "اے اللہ کے نبی!

---

❶ صحیح: سابقہ تخریج ہی ہے۔

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب العمرة، باب السفر قطعة من العذاب (1804) ومسلم، كتاب الإمارة، باب السفر قطعة من العذاب (4938)

أُرِيدُ السَّفَرَ فَقَالَ لَهُ مَتَى قَالَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ فَأَتَاهُ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ لَهُ فِي حِفْظِ اللَّهِ وَفِي كَنَفِهِ زَوَّدَكَ اللَّهُ التَّقْوَى وَغَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ وَوَجَّهَكَ لِلْخَيْرِ أَيْنَمَا تَوَخَّيْتَ أَوْ أَيْنَمَا تَوَجَّهْتَ شَكَّ سَعِيدٌ فِي إِحْدَى الْكَلِمَتَيْنِ. ❶

میں سفر کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''کب؟'' اس نے کہا: کل انشاء اللہ۔ وہ آپ کے پاس آیا آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''اللہ کی حفاظت میں اور اس کی نگہبانی میں، اللہ تجھے تقویٰ کے زادِراہ سے سرفراز کرے۔ اور تمہارے گناہوں کو بخش دے۔ اور جہاں بھی تو قصد کرے تجھے بھلائی سے نوازے یا جدھر بھی تیرا رخ ہو۔ دونوں کلمات میں سے ایک میں سعید نے شک کیا ہے۔

[41]..... بَاب فِي الدُّعَاءِ إِذَا سَافَرَ وَإِذَا قَدِمَ

سفر کی دعا اور جب سفر سے واپس آئے

2714۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ هُوَ الْأَحْوَلُ قَالَ وَثَبَّتَنِي شُعْبَةُ.........

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَافَرَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ. ❷

سیّدنا عبداللہ بن سرجس کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب سفر کرتے تو کہتے: ''اے اللہ! میں تجھ سے سفر کی مشقت، نامراد واپس لوٹنے، اچھی حالت کے بعد بری حالت آنے، مظلوم کی بد دعا، اور اپنے اہل و مال میں برے منظر سے پناہ چاہتا ہوں۔''

2715۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَارِقِيِّ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ كَبَّرَ ثَلَاثًا وَيَقُولُ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب سفر کے لیے سواری پر سوار ہوتے تو تین دفعہ اللہ اکبر کہتے۔ اور کہتے: ''پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے

---

❶ جيد: أخرجه ترمذي، كتاب الدعوات، باب مناقب عبدالله بن زبير رضی اللہ عنہ (3444)

❷ صحيح. أخرجه مسلم، كتاب الحج، باب ما يقول اذا ركب الى السفر الحج (3263) والترمذي، كتاب الدعوات باب ما يقول اذا خرج مسافراً (3439) والنسائي، كتاب الاستعادة، باب الإستعاذه من الحور بعد الكور (5513)

لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي سَفَرِيْ هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ واطْوِ لَنَا بُعْدَ الْأَرْضِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِي أَهْلِنَا بِخَيْرٍ . ❶

لیے مسخر کیا اور ہم اس پر قابو پانے والے نہیں تھے، اور ہمیں اپنے رب کی طرف ہی لوٹنا ہے۔ اے اللہ! میں اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتا ہوں اور ایسے عمل کا جسے تو پسند کرے۔ اے اللہ! ہمارے سفر کو آسان کر دے۔ اور ہمارے لیے زمین کی دوری کم کر دے۔ اے اللہ! سفر میں تو ہی ساتھی ہے۔ اور اہل میں تو ہی خلیفہ ہے۔ اے اللہ! ہمارے سفر میں ہمارا ساتھی بن جا اور ہمارے اہل میں ہمارا بہتر خلیفہ بن جا''۔

[42] .... بَاب مَا يَقُولُ عِنْدَ الصُّعُودِ وَالْهُبُوطِ

چڑھتے اور اترتے ہوئے کیا کہا جائے

2716۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو زُبَيْدٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ ....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا هَبَطْنَا سَبَّحْنَا . ❷

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب ہم اوپر چڑھتے تو 'اللہ اکبر' کہتے' اور اترتے تو 'سبحان اللہ' کہتے۔

[43]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الْجَرَسِ

گھنٹی کی ممانعت

2717۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي الْجَرَّاحِ مَوْلَى أُمِّ حَبِيبَةَ ....

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعِيرُ الَّتِي فِيهَا الْجَرَسُ لَا تَصْحَبُهَا الْمَلَائِكَةُ . ❸

سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس قافلے میں گھنٹی ہو فرشتے ان کے ساتھ نہیں رہتے۔''

2718۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ ......

---

❶ صحیح : أخرجه مسلم، كتاب الحج، باب ما يقول اذا ركب إلى سفر الحج وغيره (3262) وابو داؤد، كتاب الجهاد، باب ما يقول الرجل اذا سافر (2599) والترمذی، كتاب الدعوات، باب مايقول اذا ركب الناقة (3447)

❷ صحيح البخاری، كتاب الدعوات، باب الدعاء اذا هبط واديا (تعليقًا) واحمد 333/3

❸ صحيح : ابو داؤد، كتاب الجهاد، باب فی تعليق الجرس (2554)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رِفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ أَوْ جَرَسٌ. ❶

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فرشتے اس جماعت کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں کتا یا گھنٹی ہو۔''

[44]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الدَّوَابِّ

جانوروں پر لعنت کی ممانعت

2719۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ..........

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ فَسَمِعَ لَعْنَةً فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا فُلَانَةُ لَعَنَتْ رَاحِلَتَهَا فَقَالَ ضَعُوا عَنْهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ قَالَ فَوَضَعُوا عَنْهَا قَالَ عِمْرَانُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهَا نَاقَةً وَرْقَاءَ. ❷

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے آپ نے لعنت کی آواز سنی تو آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں عورت نے اپنی سوری پر لعنت کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے اس سواری سے اتار دو' کیونکہ وہ ملعون ہے۔'' لوگوں نے اسے اونٹنی سے اتار دیا۔ عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: گویا کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں وہ گندمی رنگ کی اونٹنی تھی۔

فوائد:...... (۱) نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم غیب دان نہیں تھے اسی لیے آپ کو لاعنہ کے متعلق پوچھنا پڑا (۲) سواری پر لعنت چونکہ اس کو رحمت الٰہی سے دور کر دیتی ہے چنانچہ ایسی سواری باعث خیر نہیں ہو سکتی اسی لیے سواری پر لعنت سے بچنا چاہیے۔

[45]..... بَاب لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ

عورت کا محرم کے بغیر سفر ناجائز ہے

2720۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ....

---

❶ صحيح: اخرجه مسلم، كتاب اللباس، باب في كراهة الكلب والجرس في السفر (5512) وابو داؤد كتاب الجهاد، باب في تعليق الجرس (2555)

❷ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب البر والصلة، باب النهي عن لعن الدواب وغيرها (6547) وابو داؤد، كتاب الجهاد، باب النهي عن لعن البهيمة (2561)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ سَفَرًا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا أَوْ أَخُوهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا. [1]

سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت اپنے باپ، بھائی، شوہر، یا اپنے کسی محرم کے علاوہ تین دن سے زیادہ سفر نہ کرے''۔

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا لمبے سفر پر عورت کے ساتھ محرم کا ہونا لازم ہے کیونکہ اکیلی عورت جو وطن سے دور اکیلی ہو تو اس کے لیے سفری صعوبتوں سے نمٹنا ناممکن ہوتا ہے (۲) یہ جو طریقہ اختیار کیا جاتا ہے کہ عورتیں جب اکٹھی سفر کریں تو ان میں سے ایک اپنے محرم کو ساتھ لے لے باقی ویسے ساتھ ہو لیں یہ غلط ہے حدیث کے مطابق ہر عورت کے ساتھ اس کا ذی محرم رشتہ دار ہونا ضروری ہے۔

[46]..... بَاب إِنَّ الْوَاحِدَ فِي السَّفَرِ شَيْطَانٌ

اکیلا سفر کرنے والا شیطان ہے

2721۔ أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ لَمْ يَسْرِ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ أَبَدًا. [2]

سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگوں تنہائی کی برائی جان لیتے تو کوئی سوار رات کو اکیلا سفر نہ کرتا''

[47]..... بَاب مَا يَقُولُ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

کسی جگہ اترتے ہوئے کیا کہنا چاہیے

2722۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ ....

عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ

سیّدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: ''جب تم میں سے کوئی کسی جگہ پر اترے اگر اس طرح کہہ لے: ''میں اللہ کے تمام

[1] متفق علیه: البخاری، کتاب فضل الصلاة، باب مسجد بیت المقدس (1197) مسلم، کتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم ابی حج وغیرہ (3248)

[2] صحیح: أخرجه البخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب سیر الرجل وحده باللیل (2998) والترمذی، کتاب الجهاد، باب ماجاء فی کراهیة أیسافر الرجل وحده (1673)

التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذٰلِكَ الْمَنْزِلِ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْهُ. ❶

کلمات کے ساتھ اس کی پیدا کردہ ہر شر سے پناہ مانگتا ہوں۔'' تو اس جگہ اسے کوئی چیز نقصان نہ دے گی۔حتی کہ وہ اس جگہ سے کوچ کر جائے۔''

فوائد:...... یہ چھوٹی سی دعا جو کہ صبح وشام کے اذکار کا بھی حصہ ہے اس کا عظیم الفائدۃ ہونا واضح ہے لہٰذا سستی کوتاہی کو چھوڑ کر انسان کو کوشش کرنی چاہیے کہ ایسے مختلف مقامات کے وظائف یاد کرے اور انہیں پڑھے جہاں یہ آخرت میں نیکیوں پہاڑ بنانے کا باعث ہیں وہیں دنیا میں بندے کے لیے امن وحفاظت کے ضامن ہیں۔

[48]..... بَاب فِي الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

کسی جگہ اتر کر دو رکعت پڑھنے کا بیان

2723۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَحِلْ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ أَوْ يُوَدِّعَ الْمَنْزِلَ بِرَكْعَتَيْنِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ ضَعِيفٌ. ❷

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کسی جگہ اترتے تو دو رکعت پڑھنے سے پہلے کوچ نہ کرتے۔ یا کہا: ''اس منزل کو دو رکعت سے خیر باد کہتے تھے۔'' عبداللہ کہتے ہیں: ''اس حدیث کے راوی عثمان بن سعد ضعیف ہیں۔''

[49]..... بَاب مَا يَقُولُ إِذَا قَفَلَ مِنَ السَّفَرِ

سفر سے واپسی پر کیا کہا جائے

2724۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَارِقِيِّ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِهِ قَالَ آيِبُونَ

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب سفر سے واپس آتے تو کہتے: ''واپس لوٹنے والے اگر اللہ نے

❶ صحيح: اخرجه مسلم، كتاب الدعوات، باب في التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء وعيره (6817) والترمذى، كتاب الدعوات باب ماجاء مايقول اذا نزل منزلاً (3437)

❷ ضعيف: عثمان بن سعد ضعیف راوی ہے، اخرجه ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب المسافر يصلي وهو يشك في الوقت (1205) والنسائي، كتاب المواقيت، باب تعجيل الظهر في السفر (4907)

إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ . ❶

چاہا توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔"

[50]..... بَاب الدُّعَاءِ عِنْدَ النَّوْمِ

سونے کی دعا

2725۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ ....

سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ أَنْ يَقُولَ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مَاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ . ❷

سیّدنا براء بن عازب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ جب آدمی اپنے بستر پر لیٹے تو یوں کہے: "اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کیا۔ اور اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا۔ اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کیا۔ اور میں نے اپنی پیٹھ کو تیری پناہ میں دیا۔ تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے پناہ گاہ اور نجات تیری ہی طرف ہے۔ میں تیری نازل کردہ کتاب اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان رکھتا ہوں۔" پس اگر (اسے پڑھنے والا اسی رات) مر گیا تو وہ فطرت پر مرے گا۔

2726۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ فِيهِ وَلْيَقُلْ اللّٰهُمَّ بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ اللّٰهُمَّ إِنْ

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی اپنے بستر کی طرف جائے تو اپنی چادر سے اسے جھاڑے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد اس پر کیا رہا ہے پھر یوں کہے: "اے اللہ! تیری مدد سے میں اپنا پہلو (بستر پر) رکھتا ہوں اور تیری ہی مدد سے

❶ متفق علیہ: البخاری، کتاب العمرة، باب مایقول اذا رجع من الحج أو العمرة أو الغزوة (1797) ومسلم، کتاب الحج، باب مایقول اذا قفل من سفر الحج وغیرہ (3266)

❷ متفق علیہ: البخاری، کتاب الوضوء، باب فضل من مات علی الوضوء (247) ومسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب مایقول عند النوم وأخذ مضجعہ (6820)

أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ . ❶

اٹھاؤں گا۔اے اللہ! اگر تو میری روح کو روک لے تو اسے معاف کر دینا اگر واپس کرے تو اس کی حفاظت کرنا جیسے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔''

[51]..... بَاب فِي التَّسْبِيحِ عِنْدَ النَّوْمِ

سونے وقت تسبیح کرنا

2727۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ....

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى وَضَعَ قَدَمَهُ بَيْنِي وَبَيْنَ فَاطِمَةَ فَعَلَّمَنَا مَا نَقُولُ إِذَا أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً قَالَ عَلِيٌّ فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ . ❷

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان اپنا قدم رکھا۔اور ہمیں سکھایا کہ جب ہم اپنے بستر پر لیٹیں تو ۳۳ دفعہ سبحان اللہ' ۳۳ دفعہ الحمد للہ اور ۳۴ دفعہ اللہ اکبر کہا کریں۔''علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کے بعد میں نے اسے کبھی نہیں چھوڑا' ایک شخص نے کہا: 'صفین' کی رات کو بھی نہیں چھوڑا؟ کہا: 'صفین' کی رات کو بھی نہیں چھوڑا۔

فوائد:...... مختلف مواقع پر پڑھی جانے والی یہ دعائیں جہاں انسانی زندگی کو عبادت کا مرقع بنا دیتی ہیں وہیں دنیاوی فوائد سے بھی محروم نہیں رکھتیں مثلا ان تسبیحات کا تعلق فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اس مطالبے سے جو انہوں نے آپ ﷺ سے کیا تھا کہ مجھے کام کاج میں ہاتھ بٹانے کے لیے ایک غلام عنایت فرما دیں تو آپ ﷺ نے یہ تسبیحات سکھلائیں کہ سوتے وقت ان کے کرنے کے بعد تمہیں غلام کی ضرورت نہیں رہے گی اللہ تمہاری تھکاوٹ کو دور کر دیا کرے گا واللہ اعلی واجل۔

---

❶ متفق عليه : البخارى، كتاب الدعوات، باب اذا آوى الى فراشه فلينفض فراشه (6320) ومسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب مايقول عندالنوم وأخذ المضجعه(6830)

❷ متفق عليه : البخارى، كتاب النفقة، باب خادم المرأة(5362) ومسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب التسبيح اول النهار عند النوم(9855)

[52]..... بَاب مَا يَقُولُ إِذَا انْتَبَهَ مِنْ نَوْمِهِ

نیند سے جاگے تو کیا کہے

2728ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ.........

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ. ❶

سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نیند سے بیدار ہوتے تو کہتے: ''تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے ہماری موت کے بعد ہمیں زندہ کیا۔اور اسی کی طرف اکٹھے ہوکر جانا ہے۔''

2729ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ الْعَنْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ ....

حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي أَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِنْ عَزَمَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ. ❷

سیّدنا عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص رات کو نیند سے بیدار ہوکر یوں کہے: ''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہی اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ پاک ہے اللہ کے لئے تعریف ہے اور اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے۔نیکی کی قوت اور برائی سے بچنے کی قوت صرف اللہ کی توفیق سے ہے پھر کہے: ''اے میرے رب ! مجھے بخش دے یا آپ نے فرمایا: پھر دعا کرے اس کی دعا قبول کی جائے گی۔پھر اگر وہ چاہے تو وضو کر کے نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول کی جائے گی۔''

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الدعوات، باب مايقول اذا نام(6312) وابو داؤد كتاب الأدب، باب مايقول عند النوم (5049) والترمذي، كتاب الدعوات، باب منه(3417)

❷ صحيح : أخرجه البخاري، كتاب التهجد، باب فضل من تعار من الليل وفصلى(1154) وابو داؤد، كتاب الأدب باب ما يقول الرجل اذا تعار من الليل(5060) والترمذي، كتاب الدعوات، باب ماجاء في الدعاء اذا انتبه من الليل(3414)

[53]..... بَاب مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ

صبح کے وقت کیا کہنا چاہیے

2730۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَدِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَمِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا. ❶

سیّدنا عبداللہ اپنے والد عبدالرحمٰن بن ابزی سے بیان کرتے ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ : نبی ﷺ جب صبح کرتے تو اس طرح کہتے تھے :''ہم نے اسلام کی فطرت، اخلاص کے کلمے اور اپنے نبی محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ ابراہیم جو کہ یکطرفہ مسلمان تھے کے دین پر صبح کی ۔''

2731۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَاصِمٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُوبَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مُرْنِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ قَالَ قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ. ❷

سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا:''یا رسول اللہ! مجھے ایسی چیز کا حکم دیں جو میں صبح و شام کہا کروں'' آپ نے فرمایا کہو''اے اللہ! آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے' غیب و حاضر کو جاننے والے ہر چیز کے مالک اور پالنے والے میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ میں اپنے نفس اور شیطان کے شر سے اور اس کی شرکت سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' آپ نے فرمایا: ''صبح و شام اور اپنے بستر پر لیٹتے ہوئے اسے پڑھ لیا کرو۔''

[54]... بَاب مَا يَقُولُ إِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا

نیا کپڑا پہنتے وقت کیا کہنا چاہیے

2732۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ..........

---

❶ حسن: أخرجه ابن ابی شیبه9/77(6591)واحمد3/407

❷ صحیح: أخرجه الترمذی،کتاب الدعوات،باب(90)الحدیث(3529)

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ . ❶

سیّدنا سہل بن معاذ بن انس اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص نیا کپڑا پہنے وہ ایسے کہے: ''تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور مجھے رزق دیا۔ میری قوت و طاقت کے بغیر۔'' تو اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

فوائد:...... انسان جس قدر بھی محنت ومشقت کر لے اسے رزق مالک کی تقسیم اور اس کی عطاء کے مطابق ہی ملتا ہے اگر فقط محنت رزق حاصل ہوتا ہو تو کائنات میں مزدور سب سے زیادہ صاحب ثروت ہوں جب کہ معاملہ اس کے برعکس ہے کہ ان کو پیٹ بھرنے کے لیے بسا اوقات روٹی ملنا مشکل ہو جاتی ہے لہٰذا کوئی بھی نعمت کے ملنے کو اپنی محنت کا یا طاقت کا نتیجہ قرار دینے کی بجائے اپنی بے مائیگی کا اقرار کرتے ہوئے اللہ کی عطا کے نغمے ہی گنگنانے ہیں یہی تعلیم ہمیں اس دعا سے ملتی ہے۔

[55] بَاب مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَإِذَا خَرَجَ
مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا

2733۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ ....

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ . ❷

ابو حمید یا ابو اسید کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ یوں کہے: ''اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔'' اور جب باہر نکلے تو کہے: ''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔''

فوائد:...... مسجد چونکہ اللہ کا گھر ہے ظاہری بات ہے کہ اللہ کا گھر رحمتوں کا خزینہ ہوتا ہے چنانچہ مسجد

❶ صحیح : أخرجه الحاكم 162/4 وابو داؤد، كتاب اللباس با(1)(الحديث 4023) والترمذي، كتاب الدعوات، باب ما يقول اذا فرغ من الطعام(3458)

❷ صحیح : أخرجه مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب ما يقول اذا دخل المسجد(1649) وابو داؤد، كتاب الصلاة، باب في مايقول الرجل دخوله المسجد(465)

جاتے ہوئے رحمت کو طلب کرتے ہوئے جانا ہے اور واپسی پر اللہ کا فضل مانگتے ہوئے باہر آنا ہے کیونکہ باہر کا روبار، محنت ومزدوری کے ذریعہ ہی اللہ کے فضل کو تلاش کرنا ہوتا ہے۔

[56]..... بَاب مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ

بازار میں داخل ہونے کی دعا

2734- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ بْنُ سِنَانٍ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيتُ بِهَا أَخِي سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ قَالَ فَقَدِمْتُ خُرَاسَانَ فَلَقِيتُ قُتَيْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُكَ بِهَدِيَّةٍ فَحَدَّثْتُهُ فَكَانَ يَرْكَبُ فِي مَوْكِبِهِ فَيَأْتِي السُّوقَ فَيَقُومُ فَيَقُولُهَا ثُمَّ يَرْجِعُ. [1]

محمد بن واسع کہتے ہیں میں مکہ گیا تو اپنے بھائی سالم بن عبداللہ سے ملا انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا۔وہ ان کے دادا سے نقل کرتے تھے نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بازار میں داخل ہو وہ کہے: ''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اسے موت کبھی نہیں آئے گی۔اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس ہزار نیکیاں لکھ دے گا۔اور اس کے دس ہزار گناہ مٹائے گا اور دس ہزار درجے بلند کرے گا۔محمد بن واسع کہتے ہیں: میں خراسان گیا تو قتیبہ بن مسلم سے ملا میں نے کہا: میں آپ کے لئے ایک تحفہ لایا ہوں۔میں نے اس سے یہ حدیث بیان کی۔وہ اپنے سواروں میں سوار ہو کر بازار میں جاتے تھے۔کھڑے ہو کر اس طرح پڑھتے تھے اور پھر واپس آتے۔

فوائد:...... (۱) یہ چند کلمات عظیم مراتب کا باعث ہیں لہٰذا ان کے سیکھنے اور پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہیے (۲) سلف صالحین نیکیوں کے انتہائی دلدادہ ہوتے تھے ان کی ساری تگ و دو حصول اجر کے لیے ہوتی

---

[1] حسن بشواهده وطرقه: أخرجه الترمذي، كتاب الدعوات، باب ما يقول اذا دخل السوق (3428) وابن ماجه، كتاب التجارات، باب الاسواق ودخولها (2235)

اور وہ اس سے متلاشی رہتے یہی طرز فکر فلاح دارین کا سبب وذریعہ ہے۔

[57]..... بَاب تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي

نبی ﷺ کے نام پر نام رکھنا مگر کنیت نہ رکھنا

2735۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي. ❶

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت نہ رکھو۔‘‘

فوائد:...... عرب چونکہ اکراما اپنے ساتھیوں کو کنیت سے پکارتے تھے لہٰذا کنیت کے عام استعمال کے بسبب آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں اپنی کنیت رکھنے سے منع فرمادیا جیسا کہ محمد بن حنیفہ رضی اللہ عنہ سے ابو داؤد میں ہے کہ ان کے والد آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں ’’يا رسول الله ان ولدلي بعد ولد اسميه باسمك و اكنيه بكنيتك قال نعم.‘‘ اے اللہ کے رسول اگر آپ کے بعد میرے بیٹا ہو تو کیا میں اس کا نام آپ کے نام اور اس کی کنیت آپکی کنیت پر رکھ سکتا ہوں تو آپ ﷺ اجازت مرحمت فرمائی ۔ لہٰذا اب کوئی اپنی کنیت ابوالقاسم رکھ لے تو کوئی حرج نہیں

[58]..... بَاب فِي حُسْنِ الْأَسْمَاءِ

اچھے ناموں کے متعلق

2736۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَكَرِيَّا الْخُزَاعِيِّ ....

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَأَحْسِنُوا أَسْمَائَكُمْ. ❷

سیّدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’تمہیں قیامت کے دن تمہارے اور تمہارے باپوں کے نام سے پکارا جائے گا لہٰذا اپنے نام اچھے رکھو۔‘‘

---

❶ متفق عليه : أخرجه البخاري، كتاب المناقب، باب كنية النبي صلعم (3539) ومسلم، كتاب الأداب، باب النهي عن التكني بأبي القاسم......(5562)

❷ منقطع ضعيف : أخرجه ابو داؤد، كتاب الأدب، باب في تغيير الأسماء (4948)

فوائد:...... نام رکھنا چونکہ بڑوں والدین کی ذمہ داری ہوتی ہے اس لیے ان کے ذمے بچے کا یہ حق لازم ہے کہ وہ اس کا اچھا نام رکھیں ورنہ وہ حق میں خائن شمار ہوں گے۔

[59]..... بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ

کون سے نام مستحب ہیں؟

2737۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے محبوب نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔''

[60]..... بَاب مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ

کون سے نام مکروہ ہیں؟

2738۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنِ الرُّكَيْنِ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ نُسَمِّيَ أَرِقَّائَنَا أَرْبَعَةَ أَسْمَاءٍ أَفْلَحُ وَنَافِعٌ وَرَبَاحٌ وَيَسَارٌ. ❷

سیدنا سمرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا کہ ہمارے غلاموں کے یہ چار نام ہوں۔ ''افلح، نافع، رباح، نجاح۔''

فوائد:...... مسلم میں اس کے ممنوع ہونے کی وجہ آپ ﷺ سے یوں مروی ہے کہ "فانك تقول أثَمّ هو فلا يكون فيقول لا." آپ کہتے ہیں (ان چار میں سے ایک نام لیتے ہوئے) وہ وہاں ہے اگر وہ نہ ہو تو جواب دینے والا کہتا ہے کہ نہیں۔ مراد یہ ہے کہ یسار کا معنی آسانی، رباح کا نفع جب کہ نافع وافلح کا معنی کامیابی ہے گویا پوچھا یسار ہے کہنے والا کہتا ہے نہیں اس میں اشارۃ ہے یہ یسار، آسانی نہیں ہے تو تنگی ہوگی۔ لہٰذا اس غلط مفہوم سے بچنے کے لیے آپ نے ان سے روک دیا۔ واللہ اعلم

[61]..... بَاب فِي تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ — نام تبدیل کرنا

2739۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ ....

---

❶ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب الآداب، باب النهى عن التكنى بابى القاسم وبيان مايستحب من الأسماء (5552) وابوداؤد، كتاب الأدب، باب فى تغيير الأسماء (4949)

❷ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب الآداب، باب كراهية التسمية بالاسماء القبيحة وبنافع ونحوه (5564) وابوداؤد، كتاب الأدب، باب فى تغيير الاسماء القبيحة (4958) والترمذى، كتاب الأدب، باب مايكره من الاسماء (2836)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أُمَّ عَاصِمٍ كَانَ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا النَّبِيُّ ﷺ جَمِيلَةَ. ❶

سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ام عاصم کو 'عاصیہ' کہا جاتا تھا۔ تو نبی ﷺ نے اس کا نام 'جمیلہ' رکھا۔

2740۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ اسْمُ زَيْنَبَ بَرَّةَ فَسَمَّاهَا النَّبِيُّ ﷺ زَيْنَبَ. ❷

سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں زینب کا نام 'برۃ' تھا تو نبی ﷺ نے اس کا نام زینب رکھ دیا۔

فوائد:...... معلوم ہوا اگر کوئی نام بڑوں کی نادانی و ناسمجھی کی بناء پر غلط رکھا گیا ہو تو اسے بدلا جا سکتا ہے۔

[62]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنْ أَنْ يَقُولَ مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فُلَانٌ

اللہ نے اور فلاں نے چاہا' کہنے کی ممانعت

2741۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ....

عَنِ الطُّفَيْلِ أَخِي عَائِشَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ لِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ نِعْمَ الْقَوْمُ أَنْتُمْ لَوْلَا أَنَّكُمْ تَقُولُونَ مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَلَكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ مُحَمَّدٌ. ❸

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی طفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مشرکوں کے کسی آدمی نے مسلمانوں کے کسی آدمی سے کہا: ''تم کیا ہی اچھے تھے اگر تم اس طرح کہتے: ''جو اللہ اور محمد نے چاہا۔'' نبی ﷺ نے سنا تو فرمایا: ''ایسے نہ کہو: جو اللہ اور محمد نے چاہا' البتہ یوں کہو: جو اللہ نے چاہا پھر محمد نے چاہا۔

فوائد:...... اللہ کے برابر کسی کا نام بولنا اگرچہ وہ پیغمبر آخر الزماں ہی کیوں نہ ہوں غلط و ناجائز ہے

---

❶ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب الآداب، باب استحباب تغيير الاسماء القبيحة الى حسن...... (5570) وابن ماجه كتاب الأدب، باب تغيير الاسماء (3733)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الأدب، باب تحويل الاسماء الى اسم احسن منه (6192) ومسلم، كتاب الآداب، باب استحباب تغيير الاسماء القبيحة الى حسن...... (5572)

❸ صحيح: أخرجه ابن قانع في معجم الصحابه (489)

کیونکہ آپ ﷺ اللہ کی منشاء ورضا کے تابع ہیں جیسا کہ آپ چاہت کے باوجود اپنے چچا ابو طالب کو کلمہ نہ پڑھا سکے اور نہ ہی آپ کو ان کے حق میں دعا خیر کی اجازت ملی معلوم ہوا منشاء ومرضی اللہ ہی کی کارگر ہے باقی ہر ہستی اس کی منشاء کے تابع ہے۔

[63]..... بَاب لَا يُقَالُ لِلْعِنَبِ الْكَرْمُ

انگور کو "کرم" کہنے کی ممانعت

2742۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُولُوا لِحَائِطِ الْعِنَبِ الْكَرْمُ إِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ . [1]

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "انگور (کے باغ کو کرم نہ کہو، کرم تو ایک مسلمان آدمی ہے۔"

فوائد..... عرب انگور کو کرم اس لیے کہتے تھے کہ یہ شراب پینے والے کو سخاوت کرنے اور عزت سے سرفراز کرتی تھی لیکن جب شراب حرام ہوگئی تو آپ ﷺ نے اس کی تکریم سے روک دیا اور اس کی تحقیر کی بناء پر اس سے یہ نام چھین لیا مسلم کی روایت میں لفظ ہیں "فان الكرم قلب المومن" یقیناً کرم، عزت والا مومن کا دل ہے۔ مراد عزت فقط بندہ مومن کی میراث ہے۔

[64]..... بَاب فِي الْمُزَاحِ

مذاق کرنا

2743۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَسُوقُ بِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ . [2]

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک غلام تھا جو نبی ﷺ کی ازواج کے اونٹوں کو ہانک رہا تھا۔ اور گیت گایا کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا: "اے انجشہ! شیشوں کو آہستگی سے چلاؤ۔"

---

[1] متفق عليه : أخرجه البخاری، كتاب الأدب، باب لاتسبو الدهر (6182) ومسلم، كتاب الألفاظ، باب كراهية تسمية العنب كرمًا (5832)

[2] اسناده واہ : لیکن حدیث متفق علیہ ہے أخرجه البخاری فی الأدب باب مايجوز من الشعر والرجز والحداء (6149) ومسلم ، كتاب فضائل باب رحمته النبی صلعم للنساء (2322)

فوائد:...... انجشة آپ ﷺ کی عورتوں کی سواریوں کا حدی خواں تھا یعنی یہ سفر میں جب اپنی مترنم آواز سے اشعار گنگناتا تو سواریاں جھوم کر تیز بھاگنے لگتیں اس لیے آپ ﷺ اسے فرما رہے ہیں کہ عورتیں شیشوں کی مانند ہیں اپنی لے طرز ذرا ہلکی رکھو تاکہ سواریوں کے تیز بھاگنے سے کہیں عورتیں چوٹ نہ کھا جائیں۔

[65]..... بَاب فِي الَّذِي يَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ

وہ شخص جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے

2744۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا..........

بَهْز بن حكيم، عن أبيه، عن جدّه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ! وَيْلٌ لَهُ! [1]

بہز بن حکیم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اس شخص پر افسوس ہے جو بات کرتے ہوئے صرف اس لئے جھوٹ بولتا ہے تاکہ لوگ ہنسیں۔ اس پر افسوس ہے، اس پر افسوس ہے۔“

فوائد:...... معلوم ہوا لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنا یہ باعث وعید اور کبیرہ گناہ ہے یہ انتہائی پرخطر معاملہ ہے جس میں عموماً ہم چشم پوشی کر جاتے ہیں حالاں یہ زبان اور کانوں کا لطف کل کو عظیم خسارے کا باعث بننے والا اس لیے یہ انتہائی توجہ طلب اور حساس معاملہ ہے۔

[66]..... بابٌ فِي الشِّعْرِ

شعر کہنا

2745۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَدَّقَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَيَّةَ بْنَ أَبِي الصَّلْتِ فِي بَيْتَيْنِ مِنَ الشِّعْرِ فَقَالَ:

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے امیہ بن ابوصلت کے دو شعروں کی تصدیق فرمائی۔ اس نے کہا:

---

[1] جيد: أخرجه ابو داؤد، كتاب الأدب، باب في التشديد في الكذب(4990)أخرجه احمد5/7والحاكم(144)

رَجُلٌ وَثَوْرٌ تَحْتَ رِجْلِ يَمِينِهِ
وَالنَّسْرُ لِلْأُخْرَى وَلَيْثٌ مُرْصَدُ

''تمام چیزیں اس طرح اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں جس طرح آدمی اور ایک بیل اس کے دائیں پاؤں کے نیچے ہیں۔ اور گدھ دوسرے پاؤں کے نیچے اور ایک شیر ہے جو گھات لگایا گیا ہے۔''

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ قَالَ: تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا۔'' اس نے کہا:

وَالشَّمْسُ تَطْلُعُ كُلَّ آخِرِ لَيْلَةٍ
حَمْرَاءَ يُصْبِحُ لَوْنُهَا يَتَوَرَّدُ

''سورج ہر رات کے بعد سرخ رنگ پر نکلتا ہے پھر اس کا رنگ گلابی ہونے لگتا ہے۔''

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ قَالَ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا۔'' اس نے کہا:

تَأْبَى فَمَا تَطْلُعُ لَنَا فِي رِسْلِهَا
إِلَّا مُعَذَّبَةً وَإِلَّا تُجْلَدُ

''وہ انکار کرتے رہے اور آہستی اور سکون سے ہمارے لیے طلوع نہیں ہوتا مگر جب کہ اس پر سختی کی جائے ورنہ اس کو کوڑے مارے جائیں گے۔''

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ . [1] نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا۔''

فوائد:...... بے مقصد شعر وشاعری کرنا یا اس کا سننا ضیاع وقت اور باعث خسارہ ہے ہاں نعت گوئی اور جنگی، اسلامی ترانے اور با مقصد اشعار کا سننا ان میں دلچسپی لینا آپ ﷺ سے ثابت ہے۔ عمرو بن شدید سے مروی ہے کہ میرا باپ آپ کے پیچھے سواری پر سوار تھا کہ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ کیا تمہیں اُمیہ بن ابی صلت کے کچھ اشعار یاد ہیں لہٰذا شدید سناتے گئے اور آپ مزید کا تقاضا کرتے گئے حتی کہ انہوں نے سو اشعار سنا دیے۔ (مسلم)

[67]..... بَاب فِي إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً

بعض شعر فائدہ مند ہوتے ہیں

2746۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادٍ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ

---

[1] ضعیف : أخرجه ابن ابی شیبه 693/8 (6064) والطبرانی فی الكبير 233/11

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ ابْنِ عَبْدِ يَغُوثَ..........

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً. ❶

ابی بن کعب کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بعض شعر فائدہ مند ہوتے ہیں۔''

فوائد:...... بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ متکلم جو ایک بات دس منٹ میں سمجھانے سے قاصر ہوتا ہے وہ شاعر کے ایک شعر سے دو منٹ میں سمجھ آجاتی ہے اور شعر کا ایک ایک مصرعہ ایک ایک مضمون کا احاطہ کیے ہوئے ہوتا ہے۔ لہٰذا کسی وقت ایسے اشعار میں دلچسپی لینا یہ باعث فائدہ ہے جیسا کہ سابقہ فائدے میں گزر چکا ہے۔

[68]..... بَابُ لَأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ

باب

2747۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا أَوْ دَمًا خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ یا خون سے بھرا ہوا ہو تو وہ اس سے بہتر ہے کہ شعر سے بھرا ہو۔''

فوائد:...... (۱)..... بخاری ومسلم میں ''یَرِیه'' کے لفظ آتے ہیں کہ وہ پیپ وخون اس کے پیٹ کو خراب کر دیں یعنی اشعار کے بالمقابل یہ چیز اس کے لیے باعث خیر ہے۔ (۲)..... دنیاوی طور پر ہر آدمی جس قدر بھی تباہی سے دوچار ہو جائے حتی کہ موت کی گھاٹیوں پر آوارد ہو اگر اس کا دین محفوظ رہے تو یہ سودا اس کے لیے خسارے کا نہیں۔ (۳)..... بخاری رحمہ اللہ اس روایت پر یہ باب باندھتے ہیں: ''باب ما یکرہ أن یکون الغالب علی الانسان الشعر ..... الخ'' کہ اشعار بندے پر اس قدر غالب آجائیں کہ وہ ذکر اللہ، علم وقرآن کی راہ میں آڑے آجائیں تو یہ ناپسندیدہ ہے۔'' لہٰذا یہ باب مذکورہ اور سابقہ حدیث کے درمیان تطبیق کی صورت بھی واضح کر دیتا ہے۔ (فافهم ايدك الله)

❶ صحيح: أخرجه البخاري، كتاب الأدب، باب مايجوز من الشعر و الرجز والحداء وما يكره منها (6145) وابو داؤد، كتاب الأدب، باب ماجاء في الشعر (5010) وابن ماجه، كتاب الأدب، باب الشعر (3755)

❷ صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب مايكره أن يكون الغالب على الإنسان الشعر حتى يصده عن ذكر الله والعلم والقران (1654) وابو داؤد، كتاب الأدب، باب ماجاء في الشعر (5009)

٢٠...... ومن كتاب الرقاق

نرمی (رحم دلی، ترس) کے متعلق

"الرقاق" یہ رقیق کی جمع جو کہ باب رق یرِقُ سے جس کا معنی پتلا ہونا ہے، اگر اس کے بعد لام آئے تو اس کا مطلب رحم کرنا، ترس کھانا وغیرہ ہوتا ہے۔ (المنجد) یہاں سے مراد ایسی احادیث ہیں جن سے انسان کے دل نرم پڑ جائیں اور دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی جانب توجہ ہو جائے۔

امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان احادیث کا نام یہ اس لیے رکھا گیا ہے چونکہ یہ نرمی و رحمت پیدا کرتی ہیں (المرقاۃ)

[1]..... بَاب مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ

جس شخص کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرے اسے دین کی سمجھ دے دیتا ہے

2748۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُرِدْ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ. ❶

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص سے اللہ بھلائی کا ارادہ کرے اسے دین کی سمجھ دے دیتا ہے۔''

فوائد:......(۱) مال و دولت کی فراوانی یہ اللہ کی طرف سے خیر کی دلیل نہیں بلکہ اس کا انحصار بندے پر ہے کہ وہ اس کے خرچ کو خیر کا باعث بناتا ہے یا شر کا۔

(۲) دین کی سمجھ مل جانا یہ انسان کے بہترین ہونے کی دلیل ہے۔

---

❶ صحيح : أخرجه الترمذي، كتاب العلم، باب اذا اراد الله بعبد خيرا يفقهه في الدين (2645) واحمد 306/1

[2]..... بَاب فِي الصِّحَّةِ وَالْفَرَاغِ
صحت وفراغت کے متعلق

2749۔ أَخْبَرَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الصِّحَّةَ وَالْفَرَاغَ نِعْمَتَانِ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ. ❶

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صحت وفراغت اللہ کی نعمتوں سے دو نعمتیں ہیں۔ جن کے بارے میں بہت سے لوگ خسارے میں ہیں۔''

فوائد:......(۱) صحت اور فراغت یہ اللہ کی دو نعمتیں ہیں۔قرآن میں ہے ﴿لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ ''اس دن تم سے ہر نعمت کے بارے میں سوال ہوگا۔'' سو مومن کو ان کی جواب دہی کی فکر کرنی چاہیے۔

(۲) ان دو نعمتوں کا حق یہ ہے کہ ان کی موجودگی میں زیادہ سے زیادہ اللہ کی عبادت کی جائے۔ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بسا اوقات آدمی صحیح تو ہوتا ہے لیکن اپنی معاشی مصروفیات سے فراغت حاصل نہیں کر سکتا اور کبھی فارغ تو ہوتا ہے لیکن صحیح نہیں ہوتا اور اگر دونوں چیزیں حاصل ہو جائیں تو اطاعت کے معاملے میں سستی کا شکار ہو جاتا ہے، تو یہی آدمی خسارے میں ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے، یہاں کی گئی تجارت کا نفع آخرت میں جا کر ملے گا۔ جس نے یہاں صحت و فراغت کو اللہ کی اطاعت میں صرف کیا وہ تو قابل رشک ہوگا اور جس نے انہیں اللہ کی معصیت میں صرف کر دیا وہ خسارے میں ہوگا کیونکہ صحت کے بعد بیماری اور فراغت کے بعد مصروفیت راہ تک رہی ہوتی ہے اگر ان دونوں سے انسان بچ بھی جائے تو بڑھاپا انسان کا منتظر ہوتا ہے۔(تنقيح الرواة : ٤ / ٧)

[3]..... بَاب فِي حِفْظِ السَّمْعِ
کان کی حفاظت کرنا

2750۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

---

❶ صحيح : أخرجه البخاري، كتاب الرقاق،باب ماجاء في الرقاق وان لاعيش الاعيش الآخرة (6412) واحمد 258/1 والحاكم 306/4

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنُ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ. ❶

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں کی وہ بات سنیں جسے وہ سنانا ناپسند کرتے ہوں اس کے کان میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔''

فوائد: ......(۱) اسلام تہذیب کی اعلیٰ قدریں فراہم کرنے والا ایک عظیم مذہب ہے۔ (۲) مسلمان کی جاسوسی کرنا حرام ہے۔ (۳) اگر بات کرنے والے اخفاء کا ارادہ نہ رکھتے ہوں تو ان کی بات سنی جا سکتی ہے۔ (۴) اس پر عذاب کی وعید اس کے کبیرہ گناہ ہونے پر دال ہے۔

2751۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي الطُّفَيْلِ ....

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ الْأُولَى لَكَ وَالْآخِرَةَ عَلَيْكَ. ❷

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(نامحرم عورت پر) پہلی نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالو کیونکہ پہلی نظر جائز ہے اور دوسری ناجائز ہے۔''

فوائد: ......(۱) نظر برائی کی ابتدا کا ذریعہ ہے اور انتہا شرمگاہ پر ہوتی ہے وہ یا تو اس کی تصدیق کر دیتی ہے یا تکذیب۔ چنانچہ ابتدا چونکہ نظر سے ہوتی ہے اس لیے اس کی حفاظت کو خصوصی طور پر بیان کیا گیا ہے۔ بخاری میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((فَاحْفَظُوا الرَّأْسَ وَمَا وَعَى)) ''سر اور جو اس میں ہے اس کی حفاظت کرو۔'' (۲) پہلی نظر چونکہ غیر اختیاری اور اچانک ہوتی ہے، لہٰذا آیت ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا﴾ (البقرہ) کے تحت اس کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ (۳) اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آدمی پہلی نظر ہی میں مسلسل گھورنا شروع کر دے بلکہ پہلی نظر سے مراد نظر کا اچانک ابتدائی لحظہ ہے اس کے بعد جب معلوم ہو گیا کہ اس کا دیکھنا ممنوع ہے تو اس کے بعد مسلسل ادھر نظر ٹکائے رکھنا یا نظر ہٹا کر دوبارہ دیکھنا دونوں دوسری نظر شمار ہوں گی۔

[4] ...... بَابٌ فِي حِفْظِ اللِّسَانِ
زبان کی حفاظت کرنا

2752۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ..........

❶ صحيح: أخرجه البخاري، كتاب التعبير، باب من كذب في حلمه (7042) وابو داؤد، كتاب الأدب، باب في الرؤيا (5024) والترمذي، كتاب اللباس، باب ماجاء في المصورين (1751)

❷ جيد: سلمہ بن ابو طفیل کو ابن حبان نے الثقات 4/318 میں ذکر کیا ہے، اخرجه ابن ابی شيبه 4/326

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ فِي الْإِسْلَامِ لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا قَالَ اتَّقِ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَقِمْ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيَّ شَيْءٍ قَالَ فَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ. [1]

عبداللہ بن سفیان اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے کہا: ''یا رسول اللہ! مجھے اسلام کا ایسا کام بتایئے کہ اس کے بعد اس کے متعلق پوچھنے کی حاجت نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ سے ڈرو پھر اس پر قائم رہو۔'' میں نے کہا: پھر کون سی چیز؟ آپ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا۔

فوائد:......(۱) صحابہ رضی اللہ عنہم اُمورِ دنیا کے ساتھ ساتھ امور دین کو بھی اپنی دلچسپی کا محور بنائے ہوئے تھے جو کہ انہیں دین میں بڑھوتری کے اقدام پر برانگیختہ کیے رکھتا۔ (۲) آپ کی یہ امتیازی صفت تھی کہ آپ کو جامع کلمات عطا کیے گئے تھے۔ (۳) تقویٰ پر استقامت ایسی چیز ہے جس کو اپنا لینے کے بعد دینی اُمور میں اقدام و ترقی کے لیے مزید کسی چیز کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ تقویٰ انسان کو نیکیوں کی طرف راغب کرنے اور برائیوں سے بچنے کی تلقین کرتا ہے یعنی اس سے انسان نیکی کا مرقع بن جاتا ہے۔ (۴) انسان کو ہلاکتوں میں ڈالنے والی سب سے بڑی چیز یہ زبان ہی ہے اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ.)) (متفق علیہ) ''جو مجھے زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کی ضمانت دے دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔'' اس طرح ترمذی کی حدیث میں ہے ((وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ.)) ''لوگوں کو زبانوں کا کیا ہی جہنم میں اوندھے منہ گرانے کا سبب ہوگا۔''

چنانچہ زبان کے معاملے میں انتہا درجے کی احتیاط کی ضرورت ہے۔

2753۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ ....

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مُرْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ قَالَ قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا أَكْثَرُ مَا تَخَوَّفُ عَلَيَّ قَالَ فَأَخَذَ

سفیان بن عبداللہ کہتے ہیں: میں نے کہا: ''یا رسول اللہ! مجھے ایسا کام بتایئے جس کو میں مضبوطی سے تھام لوں۔ آپ نے فرمایا: ''کہو میرا رب اللہ ہے۔ پھر اس پر قائم رہو۔'' میں نے کہا: ''اے اللہ کے نبی! کون سی چیز ہے

---

[1] صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الإيمان، باب جامع اوصاف الاسلام (18) والترمذي، كتاب الزهد، باب ماجاء في حفظ السان (2410) وابن ماجه، كتاب الفتن، باب حفظ اللسان في الفتن (3982)

نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ بِلِسَانِهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا. ❶

جس سے میرے متعلق آپ کو خوف ہو؟ تو اللہ کے نبی ﷺ نے اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا: ''یہ۔''

2754۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ..........

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ. ❷

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہا گیا: ''یا رسول اللہ! کون سا مسلمان افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ شخص جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔''

فوائد: ......اسلام پر عمل پیرا ہونا انسان کی کامیابی کا باعث ہوگا۔ جب کہ اس کے مقابلے میں برائیاں انسان کی کامیابی کی راہ میں رکاوٹیں ہوں گی۔ کبیرہ گناہ تو انسان سوچ سمجھ کر کرتا ہے اور بسا اوقات نادم ہو کر تائب بھی ہو جاتا ہے لیکن زبان سے کسی کو تنگ کرنا یا ہاتھ سے چھیڑ چھاڑ عموماً لوگ ایسی چیزوں کو درخور اعتنا نہیں سمجھتے نتیجتاً ایسی غلطیاں بڑھتے بڑھتے برائیوں کے پہاڑ اور کامیابی کی راہ میں حائل سنگ گراں بن جاتے ہیں۔ جیسا کہ آپ مفلس کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز ایک آدمی نیکیوں سے مالا مال آئے گا ((وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَأَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا أَوْ كَمَا قَالَ......)) لہٰذا ان زبان اور دست درازیوں کی وجہ سے اس کے سارے اعمال مظلومین میں بانٹ دیے جائیں گے حتی کہ اعمال ختم ہو جانے پر لوگوں کے گناہ اس کے ذمے لگا دیے جائیں گے۔ نتیجتاً نیکیوں کے پہاڑ برائیوں کے پہاڑوں میں تبدیل ہو جائیں گے اور انسان جنت میں جاتا جاتا جہنم کا ایندھن بن جائے گا۔ (العیاذ باللہ)

لہٰذا زبان اور ہاتھ کا درست استعمال کامیابی کی گارنٹی ہے۔

[5]......بَابٌ فِي الصَّمْتِ — خاموش رہنے کے متعلق

2755۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَمَتَ نَجَا. ❸

سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو خاموش رہا اس نے نجات پائی۔''

---

❶ صحيح: سابقہ تخریج ملاحظہ فرمائیں

❷ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان تفاضل الإسلام وأى اموره افضل (161)

❸ قوى بشواهد: أخرجه الترمذى، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب (50) (والحديث 2501) نیز دیکھئے (الترغيب والترهيب) للمنذرى 3/536 وفتح البارى 7/151

فوائد: ......اس ''صمت'' کا تعلق بُرے کلام سے ہے کہ بُری بات کرنے سے خاموش رہے تو بہتر ہے۔ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: ((لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ.)) (ترمذی ،حسن)
ذکر اللہ کے علاوہ زیادہ کلام نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ذکر کے علاوہ زیادہ کلام دل کی سختی کا باعث ہے اور سخت دل آدمی سب سے زیادہ اللہ سے دُور ہوگا۔سو ذکر اللہ کی کثرت، امور خیر میں زیادت کا باعث ہے۔

[6]..... بَاب فِي الْغِيبَةِ
غیبت کے متعلق

2756۔ أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ مَا الْغِيبَةُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ وَإِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ فَإِنْ كَانَ فِيهِ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ. [1]

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ سے کہا گیا: غیبت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کی وہ باتیں کرو جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔'' کہا گیا: جو کچھ میں کہتا ہوں وہ اگر میرے بھائی میں ہو؟ آپ نے فرمایا: ''اگر اس میں وہ موجود ہے تو وہ غیبت ہے اگر وہ بات اس میں نہ ہو تو وہ اس پر بہتان ہوگا۔''

فوائد: ......(۱) معلوم ہوا بھائی کی عدم موجودگی میں اس میں پائے جانے والے عیب کو بیان کرنا بشرطیکہ وہ اس بیان کو ناپسند کرتا ہو۔غیبت ہے۔(۲) قرآن کی رو سے یہ حرام ہے۔اللہ تعالیٰ کا قول ہے ﴿لَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾ ''تم ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو'' حتیٰ کہ اسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔(۳) اپنی طرف سے کسی مسلمان پر جھوٹا الزام لگانا یہ بہتان ہے۔(۴) کچھ صورتیں ہیں جن میں غیبت کو علماء نے جائز قرار دیا ہے۔مثلاً مظلوم شخص، سلطان کے پاس کسی کے خلاف فریاد کرسکتا ہے۔برائی روکنے کے لیے کسی سے مدد طلب کرنا مثلاً کسی سے کہنا کہ فلاں یہ یہ بُرا کام کرتا ہے۔اس کا مقصد بُرائی کو دُور کرنا ہو ورنہ یہ حرام ہے۔فتویٰ طلب کرتے ہوئے۔مسلمانوں کی خیر خواہی، ان کو شر سے بچانے کی غرض سے کسی کی خرابی بیان کرنا مثلاً حدیث کے رواۃ پر جرح کرنا۔اس طرح اگر کسی شخص کے بارے میں کسی سے مشورہ طلب کیا جائے تو مشورہ دینے والے پر لازم ہے اس آدمی کی نیکی یا برائی

[1] صحیح: أخرجه مسلم، كتاب البر والصلة، باب تحريم الغيبة (6536) وابو داؤد كتاب الأدب، باب في الغيبة (4874)

سے آگاہ کر دے۔ اور اسی طرح جب علاقے کا حکمران، والی اُمور سلطنت صحیح ادا نہ کرتا ہو اس کی شکایت بڑے امیر سے کر دی جائے۔ اگر کوئی ظاہراً گناہ کا مرتکب ہوتا ہے مثلاً ظاہر فسق و بدعت میں مبتلا ہونے والا، شرابی وغیرہ ایسے شخص کی تشہیر کی جا سکتی ہے۔ اگر کوئی شخص کسی عیب والے لقب سے مشہور ہو تو اسے اس لقب سے پکارنا مثلاً اعمیٰ، احول، اصم وغیرہ۔ (ان اُمور کے دلائل کے لیے دیکھیے: ریاض الصالحین، ص:۴۵۱)

[7]..... بَاب فِي الْكَذِبِ
جھوٹ کے متعلق

2757۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ....

أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ شَرَّ الرَّوَايَا رَوَايَا الْكَذِبِ وَلَا يَصْلُحُ مِنَ الْكَذِبِ جِدٌّ وَلَا هَزْلٌ وَلَا يَعِدُ الرَّجُلُ ابْنَهُ ثُمَّ لَا يُنْجِزُ لَهُ إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّهُ يُقَالُ لِلصَّادِقِ صَدَقَ وَبَرَّ وَيُقَالُ لِلْكَاذِبِ كَذَبَ وَفَجَرَ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيقًا وَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا وَإِنَّهُ قَالَ لَنَا هَلْ أُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ وَإِنَّ الْعَضْهَ هِيَ النَّمِيمَةُ الَّتِي تُفْسِدُ بَيْنَ النَّاسِ.[1]

سیّدنا عبداللہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''برے راوی جھوٹ کے راوی ہیں اور جھوٹ کسی طرح بھی جائز نہیں مذاق سے اور اور نہ کوشش سے اور نہ آدمی اس طرح کرے کہ اپنے بیٹے سے وعدہ کر کے پھر وعدہ خلافی کرے' کیونکہ سچائی نیکی کی راہ دکھاتی ہے۔ اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے اور جھوٹ برائی کی راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم میں لے جاتی ہے۔ اور سچے سے کہا جاتا ہے اس نے سچ کہا اور اچھا کام کیا اور جھوٹے سے کہا جاتا ہے اس نے کہا جھوٹ بولا اور برائی کی آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتی کہ اللہ کے نزدیک سچا ہی لکھا جاتا ہے آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے حتی کہ اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔'' عبداللہ کہتے ہیں: آپ نے ہم سے یہ بھی فرمایا: ''کیا میں تمہیں بتا دوں غصہ کسے کہتے ہیں؟ غصہ وہی چغل خوری ہے جو لوگوں کے درمیان فساد ڈالتا ہے۔''

فوائد:......(۱) ''العضه'' یہ ''فَتَحَ'' باب سے جھوٹ بولنا، چغل خوری کرنا وغیرہ کے معنی میں آتا

[1] صحيح: أخرجه مسلم، كتاب البر والصلة، باب تحريم النميمة (6579)

ہے۔اس کی جمع ''عضون'' آتی ہے۔(المنجد)(۲)جھوٹ ایک معاشرتی ناسور ہے،ایک حدیث میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ مومن بڑے سے بڑا گناہ کرسکتا ہے لیکن وہ جھوٹا نہیں ہوسکتا۔(۳)مذاق میں بھی خلافِ واقع کی گئی بات جھوٹ شمار ہوگی۔(۴)"الفجور"کا معنی امام راغب فرماتے ہیں کہ(شق) پھٹنا ہے،سو''فجور'' دیانت کے پردے کو چاک کرنے کو کہا جاتا ہے۔اور یہ شر کا جامع نام ہے۔(تنقیح الرواۃ: ۳۱۱/۲)

(۵)''یُکْتَبُ'' سے مراد کسی آدمی پر جھوٹا یا سچا ہونے کا حکم لگ جانا ہے اور مخلوق و ملا اعلیٰ میں اس کا اس صفت سے معروف ہو جانا ہے۔(حوالہ سابقہ)(۶)بعض حالتوں میں جھوٹ کی اجازت ہے مثلاً ام کلثوم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے((یَقُوْلُ لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِيْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ فَیَمِتی خَیْرًا أَوْ یَقُوْلُ خَیْرًا.))سنا۔(متفق علیه) آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں میں صلح کرواتا ہے یا خیر کی بات لے کر چلتا ہے یا کہتا ہے۔'' نیز مسلم میں اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کے الفاظ مروی ہیں کہ ''میں نے آپ ﷺ کو تین باتوں میں جھوٹ کی اجازت دیتے ہوئے سنا ہے: (۱)جنگ۔ (۲)صلح۔(۳)میاں بیوی کا آپس میں باتیں کرنا۔

لہٰذا اس سے ان امور کی علوشان بھی ظاہر ہوتی ہے۔

[8]..... بَاب فِي حِفْظِ الْيَدِ
ہاتھ کی حفاظت کرنا

2758۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ..........

سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ. [1]

سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کامل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔''

فوائد: ......(۱)مسلم میں ہے کسی آدمی نے آپ ﷺ سے سوال کیا تھا((اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْر))''مسلمانوں میں بہترین کون سا ہے؟'' تو جواب میں آپ ﷺ نے یہ کلمات ارشاد فرمائے۔جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کامل مسلمان ہونے کی علامت ہے اس کے برعکس نفاق کی علامت ہے۔(۲)زبان اور

---

[1] صحیح: أخرجه مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان تفاضل الاسلام وأی اموره افضل(160) والبخاری فی الإیمان، باب المسلم، من سلم المسلمون من لسانه ویده(10)

ہاتھ کا خصوصاً تذکرہ اس لیے کیا گیا ہے کیونکہ یہ دونوں دل کے معبر ہیں اور اکثر افعال میں یہی وسیلہ ہوتے ہیں۔ (۳) معلوم ہوا مسلمان کو تکلیف دینے سے حتی الوسع احتیاط کرنی چاہیے۔

[9]..... بَاب فِي أَكْلِ الطَّيِّبِ
پاکیزہ چیز کھانا

2759۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا الطَّيِّبَ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ قَالَ ﴿ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴾ وَقَالَ ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴾ قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَغُذِّيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ. [1]

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے لوگو! اللہ پاک ہے اور پاک چیز ہی پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو وہی حکم دیا ہے جو اس نے رسولوں کو حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو جو تم عمل کرتے ہو میں اسے جانتا ہوں۔'' (مومنون:۵۱) اور اللہ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! جو ہم نے تمہیں رزق دیا ہے اس سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ'' سورۃ البقرۃ: ۱۷۲) ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر آپ نے ذکر کیا کہ ایک آدمی لمبا سفر کرتا ہے وہ بکھرے ہوئے بالوں والا خاک آلودہ ہوتا ہے۔ وہ آسمان کی طرف اپنے ہاتھ اٹھا کر یا الٰہی! یا الٰہی! کہتا ہے حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے، اس کا لباس حرام اس کا پینا حرام اور اس کی خوراک حرام سے ہے، تو اس کی دعا کیسے قبول کی جائے گی۔

[10]..... بَاب مَا يَكْفِي مِنَ الدُّنْيَا دنیا کی کتنی چیزیں کافی ہیں

2760۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْلَةَ......

---

[1] صحيح: أخرجه مسلم، كتاب الزكاة، باب قبول الصدقات من الكسب الطيب وتربيتها (2343) والترمذي، كتاب تفسير القران باب سورة البقرة (2989)

عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَكْفِي أَحَدَكُمْ مِنَ الدُّنْيَا خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ. [1]

بریدۃ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے لئے دنیا کی چیزوں سے ایک خادم اور ایک سواری کافی ہے۔''

فوائد:...... کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

جگہ دل لگانے کی یہ دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ .)) (بخاری) ''دنیا میں ایسے رہو جیسے اجنبی یا راستہ عبور کرنے والے ہو۔'' لہٰذا سمجھ دار وہی ہے جس کا مطمح نظر اور مبلغ علم آخرت ہو اور دنیا میں فقط وقت گزارنے کے برابر ساماں اس لیے کافی ہے۔

[11]..... بَاب فِي ذَهَابِ الصَّالِحِينَ

نیک لوگوں کا اٹھ جانا

2761- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَيَانٍ هُوَ ابْنُ بِشْرٍ الْأَحْمَسِيُّ عَنْ قَيْسٍ..........

عَنْ مِرْدَاسٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ أَسْلَافًا وَيَبْقَى حُثَالَةٌ كَحُثَالَةِ الشَّعِيرِ. [2]

سیّدنا مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھے سلف (پہلے لوگ) چلے جائیں گے اور برے جو کی طرح برے لوگ رہ جائیں گے۔''

[12]..... بَاب فِي الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّوْمِ

روزے کی حفاظت کرنا

2762- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظَّمَأُ

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کتنے ہی روزہ دار ایسے ہوتے ہیں جنہیں پیاس کے سوا کچھ بھی

---

[1] صحیح: أخرجه احمد5/360 وابن ابی شیبۃ13/245 وابو نعیم فی حلیۃ الأولیاء6/206

[2] صحیح: أخرجه البخاری، کتاب الرقاق، باب ذهاب الصالحین(6434) والحاکم4/401

وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ. ❶

حاصل نہیں ہوتا۔ اور کتنے ہی تہجد گذار ایسے ہوتے ہیں جنہیں جاگنے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔"

فوائد: ......(۱) جب عبادات کی ادائیگی میں ان کے لوازمات اور ضروریات کو مدنظر نہ رکھا گیا ہو ایسی عبادات اللہ کے ہاں مقبولیت کے درجات حاصل نہیں کرسکتیں۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ((مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلُ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ.)) (رواه البخاری) "جس نے جھوٹی بات اور اس پر عمل نہ چھوڑا پس اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا اور پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔"

[13]..... بَاب فِي الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَاةِ

نماز کی حفاظت کرنا

2763۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُورًا وَلَا نَجَاةً وَلَا بُرْهَانًا وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ. ❷

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک دن نماز کا ذکر کیا فرمایا: "جو شخص نماز کی پابندی کرے گا۔ وہ قیامت کے دن اس کے لئے روشنی دلیل اور آگ سے نجات کا سبب ہوگی۔ اور جو اس کی پابندی نہ کرے گا وہ اس کے لئے نہ روشنی ہو گی نہ نجات اور دلیل۔ بلکہ وہ قیامت کے دن قارون فرعون ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔"

[14]......بَاب فِي قِيَامِ اللَّيْلِ تہجد پڑھنا

2764۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ

---

❶ صحيح: أخرجه ابن ماجه، كتاب الصيام، باب ماجاء فى الغيبة والرفث للصائم (1690)

❷ صحيح: ابن حبان (1467)

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْغَبُ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ رَكْعَةً. ❶

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تہجد کی ترغیب دیتے تھے۔حتی کہ فرمایا: ''اگرچہ ایک رکعت پڑھو۔''

فوائد: ......اللہ تعالیٰ کی قربت کے ذرائع میں سے تہجد کی ادائیگی ایک بہترین ذریعہ ہے کیونکہ اس وقت اللہ آسمان دنیا پر آ کرخود آوازیں دیتے ہیں کہ ہے کوئی مجھ سے بخشش مانگنے والا کہ میں اس کو بخشوں وغیرہ۔
اسی لیے آپ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس کی خصوصی ترغیب دیتے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ((نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ .)) (متفق عليه) ''عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) اچھا آدمی ہے اگر وہ رات کا قیام کرے۔''

[15]......بَاب فِي الِاسْتِغْفَارِ بخشش طلب کرنا

2765۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَمْرٍو أَبِي الْمُغِيرَةِ ....

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ فِي لِسَانِي ذَرَبٌ عَلَى أَهْلِي وَلَمْ يَكُنْ يَعْدُهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ أَنْتَ عَنِ الِاسْتِغْفَارِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ فَحَدَّثْتُ أَبَا بُرْدَةَ وَأَبَا بَكْرٍ ابْنَيْ أَبِي مُوسَى قَالَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ. ❷

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اپنے خاندان والوں سے بدزبانی کیا کرتا تھا۔مگر غیروں سے بدزبانی نہ کرتا تھا میں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ سے بخشش کیوں نہیں چاہتے؟ میں ہر دن میں سو دفعہ اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں۔'' ابو اسحاق کہتے ہیں: ''میں نے ابو موسیٰ کے بیٹوں ابوبکر اور ابو بردۃ سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں ہر روز اللہ تعالیٰ سے سو دفعہ بخشش چاہتا ہوں اور توبہ بھی کرتا ہوں۔''

---

❶ صحيح : مجمع الزوائد(3565)
❷ جيدأخرجه ابن ابى شيبه13/463(61928)وابو نعيم فى (حلية الأولياء)1/276

فوائد: ......(۱)"الذَّرَبُ" زبان کی خرابی، لاعلاج بیماری، زنگ پر یہ لفظ بولا جاتا ہے۔(۲)اس کے باوجود کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے ہوئے تھے۔آپ ﷺ سو مرتبہ دن میں اللہ سے بخشش طلب کرتے۔ایک حدیث میں اس کی یوں وجہ بیان کرتے ہیں:((إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَىٰ قَلْبِي وَإِنِّي لَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ.)) (مسلم) ''یقیناً میرے دل پر میل کچیل غالب آجاتی ہیں(جس بنا پر میں ذکر سے غافل ہو جاتا ہوں لہٰذا) میں اللہ سے روزانہ سو دفعہ استغفار کرتا ہوں۔''

جب کہ ترمذی میں صحیحاً آپ سے استغفار کے درج ذیل الفاظ مروی ہیں:((رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ.))

[16]..... بَاب فِي تَقْوَى اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ سے ڈرنا

2766- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَلْمِ بْنِ قُتَيْبَةَ عَنْ سُهَيْلٍ الْقُطَعِيِّ عَنْ ثَابِتٍ ....

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَرَأَ ﴿ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴾ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ أَنَا أَهْلٌ أَنْ أُتَّقَى فَمَنْ اتَّقَانِي فَأَنَا أَهْلٌ أَنْ أَغْفِرَ لَهُ. ❶

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴾ (سورۃ المدثر:۵۶) پھر فرمایا تمہارا رب فرماتا ہے:''میں ہی اس لائق ہو کہ مجھ سے ڈرا جائے اور جو مجھ سے ڈرے گا تو میں اس لائق ہوں کہ اسے بخش دوں۔''

2767- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ..........

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَأَعْلَمُ آيَةً لَوْ أَخَذَ بِهَا النَّاسُ لَكَفَتْهُمْ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا. ❷

سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایک آیت جانتا ہوں اگر لوگ اس پر عمل کر لیں تو ان کے لئے کافی ہو۔''جو اللہ سے ڈر گیا اللہ تعالیٰ اس کی رہائی کا ذریعہ بنا دے گا۔'' (سورۃ الطلاق:۲)

❶ ضعيف: أخرجه ابن ماجه، كتاب الزهد،باب مايرجى من رحمة الله يوم القيامة(4299)

❷ ضعيف: أخرجه احمد فى الزهد(ص 146)

[17]..... بَاب فِي الْمُحَقَّرَاتِ
چھوٹے گناہوں کے متعلق

2768۔ أَخْبَرَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ مُسْلِمِ بْنِ بَانَكَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَائِشُ إِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللَّهِ طَالِبًا. [1]

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''اے عائشہ! گناہوں کو چھوٹا سمجھنے سے اپنے آپ کو بچانا کیونکہ ان کے متعلق اللہ کی طرف سے باز پرس ہوگی۔''

فوائد: ......(۱)''یَا عَائِشُ'' یہ منادی کی مرخم ہے جس میں آخری حرف کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ (۲) جس طرح قطرے قطرے سے دریا بنتا ہے اور ریزے ریزے سے پہاڑ وجود میں آ جاتا ہے، اسی طرح چھوٹے چھوٹے گناہ انسان مسلسل کرتا رہے تو یہ پہاڑوں کی صورت اختیار کر جاتے ہیں اور ان کے چھوٹے ہونے کی غلط فہمی میں انسان بخشش کا سامان بھی نہیں کر سکتا۔ چنانچہ یہ انسان کی راہ میں ایک عظیم رکاوٹ بن سکتے ہیں لہٰذا ان سے متنبہ رہنے کی انتہائی ضرورت ہے۔

[18]..... بَاب فِي التَّوْبَةِ — توبہ کے متعلق

2769۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ. [2]

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمام آدمی گنہگار ہیں اور بہتر گنہگار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔''

فوائد: ......(۱) غلطی ہو جانا غلط نہیں بلکہ اس پر اصرار نقصان دہ ہے۔ (۲) ''کل بنی آدم'' ساری اولاد آدم، اس میں انبیاء بھی آ گئے لیکن فرق یہ ہے، اللہ انہیں اسی وقت متنبہ کر دیتے اور ان کی غلطی کی فوراً اصلاح فرما دیتے، چنانچہ ان کی غلطی غلط نہ رہتی۔

---

[1] جيد: أخرجه احمد فى الزهد(ص 14)

[2] حسن: أخرجه الترمذى، كتاب صفة القيامة الرقائق والورع باب(49)(الحديث 2499)وابن ماجه، كتاب الزهد، باب ذكر التوبة (4251)

[19]..... بَاب لَلَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ

اللہ اپنے بندوں کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے

2770۔ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ....

عَنِ النُّعْمَانِ هُوَ ابْنُ بَشِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَافَرَ رَجُلٌ فِي أَرْضٍ تَنُوفَةٍ فَقَالَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ فَعَلَا شَرَفًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ عَلَا شَرَفًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ عَلَا شَرَفًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِهَا تَجُرُّ خِطَامَهَا فَمَا هُوَ بِأَشَدَّ فَرَحًا بِهَا مِنَ اللّٰهِ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ إِذَا تَابَ إِلَيْهِ. ❶

سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک شخص نے اونٹنی پر بے آب صحرا میں سفر کیا اس نے درخت کے نیچے آرام کیا۔ اس کے پاس اس کی سواری تھی اس پر اس کا زادراہ اور کھانا تھا جب وہ بیدار ہوا تو اس کی سواری جا چکی تھی۔ وہ ایک ٹیلے پر چڑھا مگر اسے کچھ نظر نہ آیا۔ پھر ایک اور ٹیلے پر چڑھا اسے کچھ نظر نہ آیا پھر اور ٹیلے پر چڑھا تو اسے کچھ نظر نہ آیا۔ پھر پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ اس کے نزدیک ہی اپنی مہار گھسیٹ رہی تھی۔ اس وقت اسے جتنی خوشی ہوئی اللہ اپنے بندے کی توبہ کے ساتھ اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے۔“

[20]..... بَاب فِي الْأَمَلِ وَالْأَجَلِ

امید اور موت کے درمیان

2771۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي يَعْلَى عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَطًّا مُرَبَّعًا ثُمَّ خَطَّ وَسَطَهُ خَطًّا ثُمَّ خَطَّ حَوْلَهُ خُطُوطًا وَخَطَّ خَطًّا خَارِجًا مِنَ الْخَطِّ فَقَالَ هَذَا الْإِنْسَانُ لِلْخَطِّ الْأَوْسَطِ وَهَذَا الْأَجَلُ مُحِيطٌ بِهِ وَهَذِهِ الْأَعْرَاضُ لِلْخُطُوطِ فَإِذَا

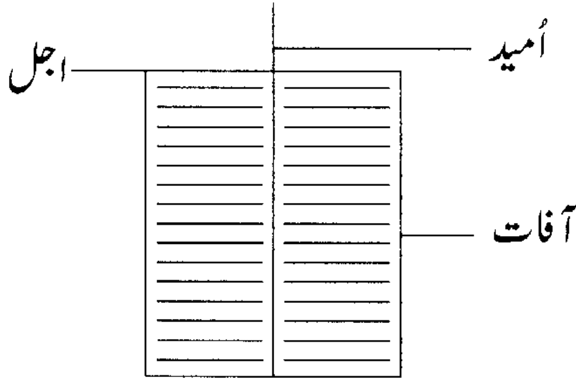
سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے ایک چوکور خط کھینچا پھر اس کے درمیان میں ایک خط کھینچا پھر اس کے اردگرد چند خط کھینچے اور ایک خط اس کے باہر کھینچا۔ پھر درمیانی خط کے متعلق فرمایا: ”یہ آدمی ہے اور یہ موت اس کو گھیرے ہوئے ہے اور اردگرد کے خطوط کے متعلق فرمایا: ”یہ مصائب ہیں ایک اسے

❶ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب التوبة، باب في الحض على التوبة والفرح بها (6893)

أَخْطَأَهُ وَاحِدٌ نَهَشَهُ الْآخَرُ وَهَذَا الْأَمَلُ لِلْخَطِّ الْخَارِجِ. ❶

چھوڑتی ہے تو دوسری لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ اور باہر والے خط کے متعلق فرمایا: ''یہ مصائب ہیں ایک اسے چھوڑتی ہے تو دوسری لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ اور باہر والے خط کے متعلق فرمایا: ''یہ امید ہے۔''

فوائد:



(۱) نبی کریم ﷺ اس طرح اپنے ہاتھ سے نقشہ بنا کر لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں کہ مربع خط یہ موت ہے اور درمیان کھینچی سیدھی لائن یہ انسان کی امید ہے جو کہ اتنی لمبی ہوتی ہے کہ موت آ جاتی ہے لیکن وہ ختم نہیں ہوتی اور درمیان میں پائے جانے والے خطوط اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں: ا۔ دنیا میں حاصل ہونے والی خیر وشر۔ ۲۔ آفات۔ یعنی انسان آفات برداشت کر کرتا آخر اُمید کے سہارے موت کی وادی میں جا داخل ہوتا ہے حتی کہ اس کی اُمید ابھی باقی ہوتی ہے لیکن موت کا فرشتہ اسے آ دبوچتا ہے۔

(۲) معلم اور استاذ کا شاگردوں کو سمجھاتے ہوئے مثال وتختہ سیاہ وغیرہ کا استعمال بات کو ذہن میں راسخ کرنے کے لیے عمدہ وبہتر ہے۔ (واللہ الموفق)

[21]..... بَاب مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ

دو بھوکے بھیڑیوں کی حیثیت

2772۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنِ ابْنِ.........

❶ صحيح: أخرجه البخاري، كتاب الرقاق، باب في الأمل وطوله (6417) والترمذي، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب (22) و(الحديث 2454)

كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ. ❶

سیّدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو بھوکے بھیڑیے جو بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں انہیں اتنا نقصان نہیں پہنچائیں گے جتنا کہ آدمی کا دولت اور عزت کا لالچ اس کے دین کو خراب کر دیتا ہے۔''

فوائد: ...... مال اور مرتبے کی ہوس انسان کو باؤلہ کر دیتی ہے حتی کہ انسان اپنے اُصولوں اور دینداری کو تھوڑی قیمت پر آمادہ ہو جاتا ہے ایک روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا: ((إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةٌ وَ فِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ .)) (ترمذی) ''یقیناً ہر اُمت کا ایک فتنہ ہوتا ہے اور میری اُمت کا فتنہ مال ہے۔''

لہٰذا خوش قسمت ہے وہ انسان جو اپنے آپ کو ان فتنوں سے بچا کر اللہ تعالیٰ کے ہاں سرخرو ہو جائے۔ اَللّٰهُمَّ نَعُوْذُبِكَ الْفِتَنَ .

[22]...... بَاب فِي حُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ
اللہ سے حسن ظن رکھنا

2773۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ عَنْ حَيَّانَ أَبِي النَّضْرِ ....

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي فَلْيَظُنَّ بِي مَا شَاءَ. ❷

سیّدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''میں اپنے بندے سے ویسے ہی پیش آؤں گا جیسے وہ میرے متعلق گمان کرتا ہے۔''

فوائد: ......انسان اللہ کے بارے جیسا گمان رکھے گا اللہ اس سے اسی کے مطابق سلوک کرے گا اگر وہ یہ سمجھتا ہے اللہ اسے معاف کر کے اسے اپنی جنت کا مستحق بنائے گا تو اللہ اس کی لاج رکھے گا اس کے برعکس گمان پر اس کے مطابق سلوک ہو سکتا ہے۔ لیکن گمان کے ساتھ ساتھ اعمال شرط ہیں کیونکہ وہی ملازم ترقی کی اُمید رکھ سکتا ہے جو فیکٹری کے اُصول وضوابط کی پابندی کرتا ہو۔ (فتنبه و فقك الله)

---

❶ صحیح: الترمذی، کتاب الزهد، باب (53) (الحدیث 2376)

❷ صحیح: ابن حبان (633)

[23]......تفسير ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾
﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ کی تفسیر

2774۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا. [1]

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت "وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ" نازل ہوئی تو نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا: "اے قریش کے گروہ! اپنے نفسوں کو اللہ سے بچا لو میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے بنی عبدمناف! میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے عباس بن عبدالمطلب! میں اللہ کے ہاں آپ کے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے صفیہ بنت عبدالمطلب! میں اللہ کے ہاں آپ کے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے فاطمہ بنت محمد ﷺ! مجھ سے جو مانگنا چاہتی ہو ابھی مانگ لو میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔"

فوائد: ......(۱) اپنے اعزا و اقرباء کو تبلیغ کرنے کا خصوصی خیال رکھنا چاہیے۔ (۲) نبی کریم ﷺ مختارِ کل نہیں تھے جبھی تو ہر ایک کو عمل کی دعوت دے کر اللہ کے ہاں اپنی معذوری کا اظہار کر رہے ہیں۔ (۳) جب تک اعمال پاس نہ ہوں تو اونچی نسبت بھی انسان کے کام نہیں آ سکتی۔ (۳) معلوم ہوا "اللہ کا پکڑا چھڑائے محمد ﷺ اور محمد کا پکڑا چھڑا کوئی نہیں سکتا" یہ جملہ صریح جہالت پر مبنی ہے، شرع میں اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ فافھم و تدبر

[24]..... بَاب لَا يُنْجِي أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ
کسی کو اس کا عمل نجات نہ دے گا

2775۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ....

[1] صحيح: أخرجه مسلم، كتاب الإيمان، باب في قوله تعالىٰ (وأنذر عشيرتك الأقربين) (500) والترمذي، كتاب تفسير القران باب ومن سورة الشعراء (3185)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَارِبُوا وَسَدِّدُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ لَنْ يُنْجِيَهُ عَمَلُهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا أَنْتَ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ. ❶

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(کاموں میں) کمی بیشی نہ کرو اور جان لو تم میں سے کوئی اپنے عملوں کی بدولت نجات نہیں پا سکتا۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ بھی نہیں؟ فرمایا: ''میں بھی نہیں مگر اس طرح کہ اللہ کی رحمت اور فضل مجھے ڈھانپ لے۔''

فوائد: ...... نجات کا دارومدار فقط اللہ کی رحمت پر ہے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ عمل میں کوتاہی و کمی کا کوئی نقصان نہیں یا عمل نہ بھی ہوئے تو رحمت کی بنا پر نجات ممکن ہے کیونکہ عمل باعث رحمت ہیں جتنے عمل زیادہ ہوں گے اتنی ہی اللہ کی رحمت زیادہ ہوگی، جس طرح کہ کوئی بھی والد کا نافرمان اس سے رحمت اور عطا کی اُمید نہیں باندھ سکتا۔

[25]..... بَاب مَا مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا وَمَعَهُ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ

ہر ایک کے ساتھ اس کا ایک ساتھی جن ہوتا ہے

2776۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَمَعَهُ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالُوا وَإِيَّاكَ قَالَ نَعَمْ وَإِيَّايَ وَلَكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد مِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ أَسْلَمَ اسْتَسْلَمَ يَقُولُ ذَلَّ. ❷

سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک جن اور فرشتہ اس کا ساتھی ہوتا ہے۔'' لوگوں نے کہا: آپ کے ساتھ بھی؟ فرمایا: ''ہاں' میرے ساتھ بھی مگر اس کے مقابلہ میں اللہ نے میری مدد کی اور وہ فرمانبردار ہو گیا۔'' ابو محمد کہتے ہیں: بعض لوگ کہتے ہیں: اسلم سے مراد استسلم یعنی 'ذلیل' ہے اور میں بھی یہی کہتا ہوں۔''

فوائد: ...... '' فَأَسْلَمَ '' اس کے اعراب بارے اختلاف ہے کہ ''أَسْلَمَ '' میم فتح کے ساتھ (وہ مسلمان یا مطیع ہو گیا) یا ''أَسْلَمُ '' میم ضمہ کے ساتھ (میں محفوظ رہتا ہوں) قاضی عیاض نے فتح کو ہی ترجیح

---

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب صفات المنافقين، باب لن يدخل أحد الجنة......(2817)

❷ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب صفات المنافقين، باب تحريش الشيطان وبعثه سراياه الفتنة الناس......(7039)

دی ہے۔(تنقیح الرواۃ: ۱/ ۲۱) یہ درست معلوم ہوتا ہے کیونکہ مسلم میں اس سے آئے الفاظ ہیں ((فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ .)) ''وہ مجھے صرف خیر کا ہی حکم دیتا ہے۔''

[26]..... بَاب لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ
اگر تم وہ جانتے ہو جو میں جانتا ہوں

2777۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ ....

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا . ❶

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم وہ جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے۔''

2778۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ..........

حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هَذَا. ❷

سیّدنا قتادۃ رضی اللہ عنہ' انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

[27]..... بَاب فِي هَوَانِ الدُّنْيَا عَلَى اللّٰهِ
اللہ کے نزدیک دنیا کا ذلیل ہونا

2779۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِسَخْلَةٍ جَرْبَاءَ قَدْ أَخْرَجَهَا أَهْلُهَا قَالَ تُرَوْنَ هَذِهِ هَيِّنَةً عَلَى أَهْلِهَا قَالُوا نَعَمْ قَالَ وَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا. ❸

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک جنگلی بکری کے پاس سے گذرے جس پر تارکول ملا ہوا تھا اور اس کے مالک نے اسے گھر سے نکال دیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''تمہارے نزدیک یہ اپنے مالک کے ہاں ذلیل ہے؟ انہوں نے کہا: ''جی ہاں۔'' آپ نے فرمایا: ''جس قدر یہ اپنے مالک کے پاس ذلیل ہے اس سے کہیں زیادہ اللہ کے نزدیک دنیا ذلیل ہے۔''

---

❶ صحیح: أخرجه البخاری، كتاب التفسير، باب (لا تسألوا عن أشيا إن تبدلكم تسؤكم) (4661) ومسلم، كتاب الفضائل، باب توقيره صلى الله عليه وسلم وترك إكثار سؤاله عمالا ضرورة اليه ......(6072)

❷ صحیح: سابقہ تخریج ہی ہے۔ ❸ صحیح: اس کا شاہد مسلم، فی الزھد (2957) نیز ترمذی، کتاب الزهد، باب ماجاء فی هوان الدنیا علی الله (2321) میں ہے۔

فوائد: ...... یہ حدیث اس بارے صریح ہے کہ دنیا اللہ کے ہاں انتہائی حقیر ہے۔ ''احمد'' میں ایک حدیث ہے ((لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بِعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شِرْبَةً .)) ''اگر دنیا اللہ کے ہاں مچھر کے پر کے برابر بھی اہمیت کی حامل ہوتی تو اللہ اس سے کسی کافر کو پانی کا گھونٹ بھی نہ پلاتے ، یہ دنیا کی انتہائی رزالت وحقارت پر دال ہے۔ لہٰذا اس دنیا میں دل لگا لینا اور اسی کو سب کچھ سمجھ کر اپنی محنتوں توانائیوں کا مقصد و ہدف ٹھہرا لینا پرلے درجے کی بیوقوفی ہے۔

[28]..... بَاب أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ

کون سے اعمال افضل ہیں؟

2780۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْمُرَاوِحِ ....

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ. ❶

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نے نبی ﷺ سے سوال کیا۔ کون سے اعمال افضل ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ پر ایمان لانا اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔''

فوائد: ......(۱) اس سے جہاد کی اہمیت واضح ہوتی ہے اسی لیے اسے ((ذِرْوَةُ سَنَامِهَا)) ''اسلام کے کوہان کی چوٹی قرار دیا گیا ہے۔ (۲) بسا اوقات نماز وغیرہ کو سب سے افضل عمل قرار دیا گیا ہے۔ تو ان میں تطبیق یہی ہے کہ یہ مختلف اوقات کے لحاظ سے ہے کسی وقت کوئی عمل افضل کسی وقت کوئی یعنی جیسے حالات کا تقاضا ہو۔

2781۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَمِعَ ....

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ عِنْدَ اللّٰهِ إِيمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَبُو جَعْفَرٍ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ. ❷

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک افضل عمل ایسا ایمان ہے جس میں شک نہ ہو۔ ابومحمد کہتے ہیں: ''ابوجعفر ایک انصاری تھے۔''

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب العتق، باب اى الرقاب أفضل(2382) ومسلم، كتاب الإيمان، باب بيان كون الإيمان بالله افضل الأعمال(646)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الإيمان، باب من قال إن الإيمان هو العمل(26) ومسلم، كتاب الإيمان، باب بيان و كون الإيمان بالله افضل الاعمال(244)

[29]..... بَاب لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

مومن وہ ہے جو اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے

2782۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ. [1]

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہ پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔''

2783۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَهَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ....

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. [2]

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کے والدین اولاد اور سب لوگوں سے محبوب نہ ہو جاؤں۔''

فوائد: ......(۱) سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے جس میں ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے محبت اپنی جان سے بھی زیادہ ہونی چاہیے، تبھی ایمان مکمل ہوسکتا ہے۔ (۲) محبت کا یہ اُصول ہے کہ ((إِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْكَ يُحِبُّ يُطِيعُ .)) ''محبّ اپنے محبوب کی پیروی کرتا ہے۔'' لہٰذا اگر آپ کو کوئی شخص رسول اللہ ﷺ سے زیادہ محبوب ہے تو یقیناً تم مقابلتاً اسی کی پیروی کرو گے اور اسی کا حکم مانو گے جس کو آپ زیادہ چاہتے ہیں ایسی صورت میں ایمان میں نقص اور گناہ لازم ہو جائے گا لہٰذا کمال ایمان کے لیے آپ کی محبت سب سے زیادہ دل میں ہونا شرط ہے۔

(۳) حدیث میں ہے: ((مَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ .)) (او كماقال) ''جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔'' گویا اللہ کے نبی ﷺ کی سنت سے پیار ہونا یہ دعویٰ محبت رسول کے لیے ضروری ہے۔

---

[1] متفق عليه: البخاري، كتاب الإيمان، باب من الإيمان أن يحب لأخيه مايحب لنفسه (13) ومسلم، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن خصال الإيمان أن يحب......(168)

[2] متفق عليه: البخاري، كتاب الإيمان، باب حب الرسول صلى الله عليه وسلم من الإيمان (10) ومسلم، كتاب الإيمان، باب وجوب محبة رسول الله أكثر......(167)

(۴) امام خطابی رحمہ اللہ اس سے اختیاری محبت مراد لیتے ہیں نہ کہ طبعی کیونکہ یہ انسان کے بس سے باہر ہے۔ (تنقيح الرواة : ١/ ١٠)

[30]..... بَاب أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ خَيْرٌ

کون سا مومن بہتر ہے؟

2784۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ..........

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ قَالَ فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ .[1]

سیّدنا ابوبکرة رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نے کہا: ''یا رسول اللہ! کون سے لوگ بہتر ہیں۔'' آپ نے فرمایا: ''جن کی عمر لمبی ہو اور عمل اچھے ہوں۔'' اس نے کہا: کون سے لوگ برے ہیں؟ فرمایا: ''جن کی عمر لمبی ہو اور اعمال برے ہوں۔''

فوائد: ...... (۱) جو جس قدر اعمال کا حامل ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اسی قدر رفعتوں اور عظمتوں کا مالک ہوگا اور کثرت اعمال زیادتی عمر کے بغیر ناممکن ہے سو معلوم ہوا کہ ایمان کے ساتھ لمبی عمر انسان کے لیے فائدے کا باعث ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ نے اُمت محمدیہ کو لیلۃ القدر سے نوازا کیونکہ یہ اپنی چھوٹی عمر کی بنا پر سابقہ لمبی لمبی عمروں والے مومنین سے پیچھے نہ رہ جائیں۔

2785۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ..........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.[2]

علی بن زید سے اسی طرح روایت ہے۔

[31]..... بَاب فِي فَضْلِ آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ

اس امت کے آخری لوگوں کی فضیلت

2786۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَسِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ خَالِدِ بْنِ دُرَيْكٍ..........

---

[1] صحيح بالشواهد : أخرجه الترمذى، كتاب العمر للمؤمن (2338) اس کا شاہد حاکم 1/339، والبيهقى فى الجنائز، باب طوبىٰ لمن طال عمره وحسن عمله 3/381 میں ہے۔

[2] مسند ضعیف: سابقہ تخریج ہی ملاحظہ کریں۔

عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جُمُعَةَ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا جَيِّدًا تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا أَسْلَمْنَا وَجَاهَدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُونَ بِي وَلَمْ يَرَوْنِي. [1]

ابن محیریز کہتے ہیں میں نے ابو جمعہ سے کہا جو صحابی ہیں کہ ہم سے کوئی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو انہوں نے کہا: ''ہاں' میں تم سے بہت عمدہ حدیث بیان کروں گا۔ ہم صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور ہمارے ساتھ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے کہا: ''یا رسول اللہ! کوئی ہم سے بھی بہتر ہے؟ ہم ایمان لائے اور آپ کے ساتھ جہاد کیا' آپ نے فرمایا: ''ہاں' وہ لوگ جو تمہارے بعد ہوں گے اور مجھے دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لائیں گے۔''

فوائد: ......(۱)((قُلْتُ لِأَبِي جُمُعَةَ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ .)) ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو جمعہ صحابی رسول تھے کسی ذات کے بارے اتنا ہی معلوم ہو جانا اس کی تعدیل، ثقاہت کے لیے کافی ہے کیونکہ محدثین، اصولیین کا قاعدہ ہے((اَلصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عَدُوْلٌ .))صحابہ سارے کے سارے عادل ہیں۔(۲) صحابہ کی سوچ کا محور عموماً دینی اعتبار سے بہتر یا افضل ہونا ہوتا تھا۔(۳) صحابہ رضی اللہ عنہم اسلام کے بعد جہاد کو انتہائی عظیم عمل سمجھتے تھے۔(۴) جو شخص آپ ﷺ پر بن دیکھے ایمان لائے وہ صحابہ سے بہتر ہے، لیکن یہ بہتری مطلق نہیں ہوگی کیونکہ ((لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ .)) کہ سنی سنائی بات آنکھوں دیکھی کی طرح نہیں ہو سکتی کیونکہ سننے سے بات اس طرح دل میں نہیں جمتی جس طرح دیکھنے یا مشاہدہ کرنے سے اس کا اثر دل پر ہوتا ہے، اب جب انہوں نے اللہ کے نبی کو دیکھا ہے، آپ کی زندگی کا اُٹھنے بیٹھنے کا مشاہدہ کیا ہے، آپ پر وحی اور فرشتوں کے نزول اور دیگر نشانیوں کو دیکھا ان کے لیے ایمان لانا آسان ہے، بنسبت ان لوگوں کے جو ان چیزوں کا مشاہدہ نہ کر سکے۔ انہوں نے غیب پر ایمان لا کر زیادہ جرأت کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس سے ہٹ کر صحابہ کو دوسروں کی نسبت ہر اعتبار سے برتری حاصل ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:((لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِيْ فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهُ .)) ''میرے صحابہ کو گالی نہ دو، سو اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کرے تو وہ ان کے ایک مد غلہ یا اس کے نصف کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔'' (متفق علیہ)

[1] صحیح: أخرجه الطبرانی فی الکبیر 22/4(3538) واحمد 160/4

[32]..... بَاب فِي تَعَاهُدِ الْقُرْآنِ

قرآن کی حفاظت کرنا

2787۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بِئْسَمَا لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ فَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَسْرَعُ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا. [1]

سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''بری بات ہے کہ تم میں سے کوئی یوں کہے: ''میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں۔'' بلکہ اسے بھلا دیا گیا تم قرآن کو یاد کرو کیونکہ وہ آدمی کے سینے سے اس سے بھی جلدی نکل جاتا ہے جتنی جلدی جانور اپنی رسی سے نکلتا ہے۔''

فوائد: ......(۱) اللہ اگر قرآن یاد کرنے کی توفیق دے تو اس کو دھراتے رہنا چاہیے تاکہ وہ بھول نہ جائے کیونکہ عدم خیال سے قرآن جلد ذہن سے نکل جاتا ہے۔ (۲) قرآن کے بھولنے پر وارد ہونے والی احادیث جن میں اس پر وعید کا ذکر ہے کوئی بھی صحت کے درجے تک نہیں پہنچتی لہٰذا اس کے بھولنے پر گناہ تو نہیں البتہ اپنی سستی کی بناء پر بھلا دینے کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا گیا جیسا کہ حدیث کے الفاظ اس پر شاہد ہیں کہ آدمی بھولنے کی نسبت اپنی طرف نہ کرے جو اس کی تقصیر ظاہر ہو بلکہ اس کی نسبت شیطان کی طرف کی جائے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: فتح الباری، کتاب فضائل القرآن، باب استذکار القرآن و تعاھدہ) کے تحت۔

[33]..... بَاب لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى

کسی کے لائق نہیں ہے کہ وہ یوں کہے: ''میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔''

2788۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ

سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایسے نہ کہے: میں یونس بن متی سے بہتر

[1] متفق علیہ: البخاری، کتاب فضائل القران، باب استذکار القرآن وتعاھدہ (5032) ومسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضائل القران یتعلق بہ (1838)

بْنِ مَتَّى. ❶

ہوں۔"

فوائد: ......اس سے معلوم ہوا اپنے آپ کو کسی پیغمبر سے افضل قرار دینا ممنوع ہے حتیٰ کہ آپ نے انبیا کے درمیان بھی تفضیل سے منع کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ((لا تخيّروا بين الانبياء)) (متفق علیہ) انبیا کو آپس میں ایک دوسرے سے بہتر قرار نہ دو۔"

[34]..... بَاب عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ

ہر مسلمان پر صدقہ واجب ہے

2789۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يَعْتَمِلُ بِيَدَيْهِ فَيَأْكُلُ مِنْهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يَأْمُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوا أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ. ❷

سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر مسلمان کے ذمہ صدقہ ہے۔" لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! اگر وہ طاقت نہ رکھے یا نہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا: "اپنے ہاتھ سے کمائے پھر اس سے کھائے اور صدقہ کرے۔" کہا: اگر ایسا بھی نہ کر سکے؟ فرمایا: حاجت مند مصیبت زدہ کی مدد کرے۔" اس نے کہا: اگر وہ ایسا بھی نہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا: "بھلائی کا حکم دے۔" کہا: اگر ایسا بھی نہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا: "کسی کے ساتھ برائی سے باز رہے یہ بھی صدقہ ہے۔"

[35]..... بَاب مَنْ رَائَى رَائَى اللَّهُ بِهِ

جو ریا کاری کرتا ہے اللہ اسے اس کے ساتھ رسوا کرے گا

2790۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُولُ..........

حَدَّثَنِي أَبُو هِنْدٍ الدَّارِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَامَ مَقَامَ رِيَاءٍ

سیّدنا ابوہند داری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے تھے: "جو شخص شہرت حاصل

❶ صحيح: أخرجه البخاري، كتاب الأنبياء، باب قول الله تعالىٰ (وإن يونس لمن المرسلين) (3412)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب الزكاة، باب صدقة العبد (1445) ومسلم، كتاب الزكاة، باب بيان إن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف (2330)

وَسُمْعَةٍ رَائَى اللّٰهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَسَمَّعَ. ❶

کرنے کے لئے کام کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے رسوا کرنے کے لئے اس کی شہرت کرے گا۔"

[36]..... بَاب مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ

مسلمان کی مثال کھیتی کی طرح ہے

2791۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ..........

كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيِّئُهَا الرِّيَاحُ تُعَدِّلُهَا مَرَّةً وَتُضْجِعُهَا أُخْرَى حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ عَلَى أَصْلِهَا لَا يُصِيبُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً قَالَ أَبُو مُحَمَّد الْخَامَةُ الضَّعِيفُ. ❷

سیّدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مومن کی مثال کمزور کھیتی کی طرح ہے جسے ہوا ہلاتی رہتی ہے ایک دفعہ اسے سیدھا کر دیتی ہے دوسری دفعہ لٹا دیتی ہے حتی کہ اسے موت آ جاتی ہے اور کافر کی مثال اس تنے کی ہے جو اپنی جڑ پر سیدھا کھڑا ہے اسے کوئی مصیبت نہیں پہنچتی حتی کہ ایک ہی دفعہ وہ اکھڑ جاتا ہے۔"

ابو محمد کہتے ہیں: خامۃ کا معنی کمزور ہے۔

فوائد: ......(۱) "الخامة" جمع خام، خامات۔ تروتازہ گھاس کو کہا جاتا ہے۔ (المنجد مادہ خ، ی، م)......(۲) مومن کا رویہ لچک دار ہونا چاہیے یعنی ایمان پر جما رہنے والا اور حالات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال لینے والا نہ کہ اپنے نظریات میں تعصب کو اپنا لے اور کسی غلطی سے رجوع کرنے کی بجائے اسلام سے ہی جاتا رہے۔

[37]..... بَاب الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ

دنیا سرسبز کھیتی ہے

2792۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ....

---

❶ صحیح: أخرجه احمد 270/5 والطبراني والكبير 319/22 والدولابي في الكنى 60/1

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب المرض، باب في كفارة المرض (5643) ومسلم، كتاب صفة المنافق، باب مثل المؤمن كمثل الزرع ومثل الكافر كشجر الأرز (7025)

أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى. ❶

سیّدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے مجھے دیا پھر میں نے سوال کیا تو آپ نے مجھے دی ا، پھر میں نے سوال کیا تو آپ نے مجھے دے دیا۔ پھر آپ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''اے حکیم! یہ مال ہرا بھرا ہے جو شخص اسے بے پروائی سے لے گا اللہ تعالیٰ اسے برکت دے گا۔ جو شخص اسے لالچ سے لے گا اس کے لئے اس میں برکت نہیں ہوگی اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔ اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔''

فوائد: ...... دنیا ایک حسینہ کے روپ میں بدشکل چڑیل ہے۔ اسی لیے قرآن میں اسے متاع غرور سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے: ﴿وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾ لہٰذا جو اس کی حقیقت کو سمجھ کر اس کو مدنظر رکھتا ہے اور اس سے بقدرِ ضرورت لیتا ہے وہ تو اس کے دھوکے سے بچ جاتا ہے اور جو اس کے ظاہری حسن میں کھو کر اس کی حقیقت سے صرف نظر کر لیتا ہے وہ بالآخر ہولناکیوں کے مہیب گڑھوں میں جا گرتا ہے جن میں گر جانے کے بعد سوائے حسرت ویاس کے انسان کے ہاتھ کچھ نہیں آتا۔ (اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا.)

[38]..... بَاب إِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ

زیادہ باتیں کرنا اللہ کو ناپسند ہے

2793۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ..........

عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ وَأْدِ الْبَنَاتِ وَعُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ وَعَنْ مَنْعٍ وَهَاتِ وَعَنْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ

سیّدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے، ماؤں کی نافرمانی کرنے، روکنے اور مانگنے، زیادہ بولنے، کثرت سوال اور مال کو ضائع کرنے سے منع

❶ صحيح: أخرجه البخاري، كتاب الزكاة، باب الاستعفاف عن المسالة (1472) والترمذي، كتاب صفة القيامة، باب (29) الحديث (2463) والنسائي، كتاب الزكاة، باب اليد العليا (2530)

السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ. ❶ فرمایا۔

فوائد: ...... (منع و هات) کا معنی ہے کہ خود تو اپنا ہاتھ دبا کر رکھے کسی پر کچھ خرچ نہ کرے لیکن اگلے سے مطالبہ کرتا رہے یہ غلط ہے۔

[39] ..... بَاب فِي الْأَئِمَّةِ الْمُضِلِّينَ
گمراہ پیشواؤں کے متعلق

2794۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ ....

عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ. ❷

سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں سب سے زیادہ اپنی امت کے گمراہ پیشواؤں کا خوف رکھتا ہوں۔''

فوائد: ...... معاشرے میں دو طبقے ایسے ہیں کہ اگر وہ سدھر جائیں تو معاشرے کی اصلاح ممکن ہے اور اگر یہ بگڑ جائیں تو سارا معاشرہ بگاڑ کی لپیٹ میں آ جاتا ہے: ایک علماء اور دوسرے اساتذہ۔ حکمران عموماً انہی کی تربیت سے گزر کر اعلیٰ مناصب اور منصب حکومت پر فائز ہوتے ہیں اگر یہ سیدھی راہ پر گامزن ہوں۔

[40] ..... بَاب انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا
اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم

2795۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِيَنْصُرِ الرَّجُلُ أَخَاهُ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَإِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْهَهُ فَإِنَّهُ لَهُ نُصْرَةٌ وَإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَلْيَنْصُرْهُ. ❸

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کی وہ ظالم یا مظلوم مدد کرو، اگر وہ ظالم ہے تو اسے روکو وہی اس کی مدد ہے اگر مظلوم ہو تو اس کی مدد کرو۔''

---

❶ متفق عليه : البخاري، كتاب الزكاة، باب قوله الله تعالىٰ (لا يسئلون الناس الحافًا) (1477) ومسلم، كتاب الأقضية، باب النهي عن كثرة المسائل من غير الحاجة (4458)

❷ صحيح : (215) کے تحت اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

❸ صحيح : أخرجه مسلم، كتاب البر والصلة، باب لصد الأخ ظالمًا أو مظلومًا (2584) والبيهقي، كتاب آداب القاضي، باب القاضي يكف كل واحد من الخصمين عن عرض صاحبه 137/10

[41]..... بَاب الدِّينُ النَّصِيحَةُ

دین خیر خواہی ہے

2796۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَنَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدِّينُ النَّصِيحَةُ قَالَ قُلْنَا لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ. ❶

سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دین خیر خواہی ہے۔'' ہم نے کہا: یا رسول اللہ! کس کے لئے؟ فرمایا: ''اللہ اس کے رسول، اس کی کتاب، مسلمان کے رہنما اور عام مسلمانوں کے لئے۔''

[42]..... بَاب الْإِسْلَامُ بَدَأَ غَرِيبًا

اسلام کی ابتداء غرباء سے ہوئی

2797۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا أَظُنُّ حَفْصًا قَالَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ قِيلَ وَمَنِ الْغُرَبَاءُ قَالَ النُّزَّاعُ مِنَ الْقَبَائِلِ. ❷

سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اسلام کی ابتداء غرباء سے ہوئی اور عنقریب وہ غرباء میں لوٹ آئے گا۔'' میرا خیال ہے حفص نے کہا: ''غرباء کے لئے خوش خبری ہو۔'' کہا گیا: ''غرباء کون ہیں؟ کہا: ''قبیلے کے مسافر لوگ۔''

فوائد:......(۱)(النزاع) یہ جمع ہے "النزیع" سے اس کے معنی مسافر و اجنبی ہونا ہے۔ اور ''نزاع القبائل'' قبائل کے پڑوس میں رہنے والے اجنبی لوگوں پر بولا جاتا ہے۔ (المنجد مادہ نزع) (۲) مسلم میں یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں (کما بدأ) کے بعد (فطوبی للغرباء) کے الفاظ بلا تردد منقول ہیں۔ (۳) ابتدا اسلام میں مسلمانوں کی قلت کی بنا پر انہیں معاشرے میں اجنبی سمجھا جاتا تھا آخر دور

❶ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان ان الدين النصيحه (194) وابو داؤد، كتاب الأدب، باب في النصيحة (4944)

❷ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب الإيمان، باب بدأ الاسلام غريبًا وسيعود كما بدأ وهو يأرز بين المسجدين (370) وابن ماجه، كتاب الفتن، باب بدأ الاسلام غريبا (3986)

میں پھر اسلام کے ماننے والے تھوڑے رہ جائیں گے اور معاشرے میں اجنبی اجنبی سے محسوس ہوں گے حتی کہ وہ سکڑتے ہوئے مدینہ تک محدود ہو جائیں گے جیسا کہ بخاری ومسلم میں حدیث ہے: ((اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَارِزُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ کَمَا تَارِزُ الْحَیَّةُ اِلٰی جُحْرِھَا .)) ''یقیناً ایمان مدینہ کی طرف سکڑ آئے گا جس طرح سانپ اپنی بل کی جانب سکڑ آتا ہے۔''

[43]..... بَاب فِي حُبِّ لِقَاءِ اللّٰهِ

اللہ سے ملاقات کو پسند کرنا

2798- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ ....

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ. [1]

سیّدنا عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اور جو اللہ سے ملاقات کو نا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو نا پسند کرتا ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یا آپ کی کسی بیوی نے کہا: ''ہم موت کو نا پسند کرتے ہیں۔'' آپ نے فرمایا: ''یہ بات نہیں ہے مومن کو جب موت آتی ہے تو اسے اللہ کی رضا مندی اور عزت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اسے اپنے اگلے انجام سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہوتی۔ تو وہ اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ کافر کو جب موت آتی ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی بشارت دی جاتی ہے تو اسے اپنے اگلے انجام سے زیادہ کوئی چیز بری معلوم نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ اللہ سے ملاقات کو نا پسند کرتا ہے اور اللہ اس سے ملاقات کو نا پسند کرتا ہے۔''

---

[1] متفق عليه: البخاري، كتاب الرقاق، باب من أحب لقاء الله أحب الله لقائه (6507) ومسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب من أحب ذكر الله أحب الله لقائه...... (6861)

[44]..... بَاب فِي الْمُتَحَابِّينَ فِي اللّٰهِ

اللہ کے لئے محبت کرنا

2799۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي الْحُبَابِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِ الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي. [1]

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ فرمائے گا: ”میری عظمت کی خاطر محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ میں آج انہیں اپنے سایہ میں جگہ دوں گا آج میرے سائے کے علاوہ اور جوئی سایہ نہیں ہے۔“

فوائد: ......(۱) حدیث میں سات افراد کا ذکر آتا ہے کہ جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ مرحمت فرمائیں گے کہ جس دن عرش کے علاوہ کسی چیز کا سایہ نہیں ہوگا جب کہ اس حدیث میں اختصاراً ان میں سے فقط ایک کا ہی تذکرہ کیا گیا ہے۔(۲) اللہ کے لیے محبت یہ ہے کہ اس کے محبوب بندوں سے پیار کیا جائے ان کی محبت کو دل میں بسایا جائے یہ گویا محبوب کی ذات سے نہیں بلکہ اس کی صفات جو کہ عبادت و ریاضت کی اس نے اپنائی ہوئی ہیں ان سے محبت ہے۔جس کی قدر کرتے ہوئے اللہ اس سے یہ کریمانہ سلوک کرے گا۔(اللهم و فقنا لذلك)

[45]..... بَاب لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ

تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے

2800۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنِي شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ....

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ إِحْسَانًا وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ. [1]

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: ”تم میں سے کوئی موت کی تمنا کرے اگر کوئی نیک ہو تو شاید وہ زیادہ نیکیاں کر لے، اگر وہ برا ہے تو شاید توبہ کر لے۔“

فوائد: ......موت کی تمنا یہ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ایک تو جو صریح وجہ ہے وہ حدیث میں وارد

[1] صحيح: أخرجه مسلم،كتاب البر والصلة،باب في فضل الحب في الله(6494)

ہو چکی ہے نیز یہ گویا اللہ کے عطیے کی ناقدری بھی ہے۔ صراحتاً موت کی طلب حرام ہے جیسا کہ مذکورہ حدیث سے واضح ہے ہاں اگر کوئی ایسی مجبوری پڑ گئی ہے کہ انسان کو موت کے علاوہ اس سے چھٹکارے کا کوئی حل سجھائی نہیں دے رہا تو پھر آپ ﷺ نے ان الفاظ کے استعمال کی اجازت دی ہے کہ بندہ کہے: ((اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرُ اِلِيْ وَتُوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرٌ لِّيْ .))(متفق عليه) ''اے اللہ! مجھے جب تک میرے لیے میری زندگی بہتر ہے تب تک زندہ رکھ اور جب میرے لیے موت بہتر ہو تو مجھے فوت کر لینا۔''

[46]..... بَاب فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ

نبی ﷺ کے اس قول کے متعلق ''میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح قریب قریب ہیں''

2801۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ....

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ وَهْبٌ بِالسَّبَّاحَةِ وَالْوُسْطَى. ❷

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح بھیجے گئے ہیں اور آپ نے اپنا شہادت کی انگلی اور درمیان انگلی کی طرف اشارہ کیا۔''

[47]..... بَاب فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ

نبی ﷺ کا قول ''تم آخری امت ہو۔''

2802۔ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ..........

حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّكُمْ وَفَّيْتُمْ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ آخِرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ. ❸

بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: ''تم سے ستر امتیں پوری ہو گئی ہیں تم آخری امت ہو اور اللہ کے نزدیک معزز ہو۔''

---

❶ صحيح: أخرجه البخاري، كتاب المرض، باب تمني المريض الموت (7235) والنسائي، كتاب الجنائز، باب تمني الموت (1818)

❷ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب الرقاق باب قول النبي صلعم (بعثت أنا والساعة كهاتين (6504) ومسلم، كتاب الفتن، باب قرب الساعة (7330)

❸ جيد: أخرجه احمد 3/5-5 والترمذي، كتاب تفسير القرآن، باب (4) ومن سورة آل عمران (1300) وابن ماجه، كتاب الزهد، باب صفة أمة محمد صلعم (4288)

[48]..... بَاب فِي فَضْلِ أَهْلِ بَدْرٍ

اہل بدر کی فضیلت

2803۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَيْنَ فُلَانٌ فَغَمَزَهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ إِنَّهُ وَإِنَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَلَيْسَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا قَالُوا بَلَى قَالَ فَلَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ. ❶

سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''فلاں کہاں ہے؟'' اس آدمی نے اسے برا کہا: وہ ایسا اور ایسا ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا وہ جنگ بدر میں موجود نہ تھا'' انہوں نے کہا: ''کیوں نہیں۔'' آپ نے فرمایا: ''شاید اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کی طرف متوجہ ہو کر یہ فرمایا ہو: ''(آج کے بعد) تم جو چاہو عمل کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔''

[49]..... بَاب النَّهْيِ أَنْ يَقُولَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا

''فلاں فلاں ستارے کی بدولت بارش ہوئی'' کہنا ممنوع ہے

2804۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَتَّابِ بْنِ حُنَيْنٍ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْ حَبَسَ اللَّهُ الْقَطْرَ عَنْ أُمَّتِي عَشْرَ سِنِينَ ثُمَّ أَنْزَلَ لَأَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي بِهَا كَافِرِينَ يَقُولُونَ هُوَ بِنَوْءِ مِجْدَحٍ قَالَ الْمِجْدَحُ كَوْكَبٌ. ❷

سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ میری امت سے دس سال تک بارش روک لے پھر بارش برسائے تو ایک گروہ اس کا انکار کرے گا اور وہ کہیں گے: ''یہ بارش ''مجدح ستارے کی وجہ سے ہوئی ہے۔'' راوی کہتا ہے: ''مجدح ستارے کو کہتے ہیں اسے دبران بھی کہا جاتا ہے۔''

فوائد: ......(۱) بارش برسانے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے، اگر وہ اسے روک لے تو کوئی بھی اسے مجبور نہیں کر سکتا۔ (۲) اصل مؤثر اور عامل ذات اللہ وحدہ ہی کی ہے مادی اسباب فقط ایک بہانہ ہیں ورنہ ان

---

❶ حسن: أخرجه ابوداؤد، كتاب السنة، باب في الخلفاء (4654)

❷ جيد: صحيح ابن حبان (6130)

کا پایا جانا مسبب کے وجود کے لیے ضروری نہیں بلکہ اس کا انحصار اللہ کی ذات پر ہے۔ (۳) کسی بھی قسم کے عذاب یا رحمت کے لیے مادی سبب کو اصل مؤثر قرار دینا شرک ہے۔

[50]..... بَاب الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا

نیکی کا دس گناہ ثواب ہے

2805۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ عَنْ بَشَّارِ بْنِ أَبِي سَيْفٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ..........

عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ نَعُودُهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا. ❶

عیاض بن غطیف کہتے ہیں ہم ابوعبیدہ بن جراح کے پاس ان کی عیادت کے لئے آئے انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: ''ایک نیکی کا دس گنا تک اجر ملتا ہے۔''

[51]..... بَاب مَا قِيلَ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ

خوشامد کرنے والے کے متعلق وعید

2806۔ أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الرُّكَيْنِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ شَرِيكٌ وَرُبَّمَا قَالَ النُّعْمَانُ بْنِ حَنْظَلَةَ ....

عَنْ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ. ❷

سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''دنیا میں جو خوشامد کرتا ہے قیامت کے دن آگ کی دو زبانیں لگائی جائیں گی۔''

فوائد: ......(۱) ''ذوالوجھین'' ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو ضمیر میں موجود بات کے برعکس بات کرے۔ (المنجد: مادہ: وجہ) (۲) خوشامد کرنے والا انسان یقیناً خود غرض ہوتا ہے جو کہ کسی کی جھوٹی تعریف کر کے اپنا کام نکلوانا چاہتا ہے اس کو صرف اپنی غرض سے مطلب ہے اگلے کا بے شک نقصان ہی ہو لہٰذا ایسے بندے کو مذکورہ وعید کی روشنی میں اپنا انجام یاد رکھنا چاہیے۔

---

❶ جید: رواه البخاري، في الأدب المنفرد بسند حسن

❷ حسن: أخرجه ابوداؤد، كتاب الأدب، باب في ذي الوجهين(4873)

[52]..... بَاب فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ أَيُّمَا رَجُلٍ لَعَنْتُهُ أَوْ سَبَبْتُهُ

نبی ﷺ کے اس قول کے متعلق: ”الٰہی جسے میں نے لعنت کی یا برا کہا ہو اسے رحمت کر“

2807۔ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُسْلِمِينَ لَعَنْتُهُ أَوْ شَتَمْتُهُ أَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَرَحْمَةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ❶

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! میں انسان ہوں لہٰذا جس مسلمان کو میں نے لعنت کی یا اسے برا کہا یا اسے مارا ہو اسے اس کے لئے بخشش اور رحمت اور قربت کا باعث بنا جس کی بنا پر قیامت کے دن مجھے تیری قربت حاصل ہو۔“

2808۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ..........

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّ فِيهِ زَكَاةً وَرَحْمَةً. ❷

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے پہلی حدیث کی طرح فرمایا۔ مگر اس میں بخشش کی جگہ پاکی اور رحمت کا لفظ ہے۔

[53]..... بَاب فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَوْ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا

نبی ﷺ کے اس قول کے متعلق ”اگر میرے لئے احد پہاڑ جتنا سونا ہو تو میں کچھ بھی چھوڑ دینا پسند نہیں کرتا“

2809۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ الْحَارِثِ..........

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ جَبَلَ أُحُدٍ لِي ذَهَبًا أَمُوتُ يَوْمَ أَمُوتُ عِنْدِي دِينَارٌ أَوْ نِصْفُ دِينَارٍ إِلَّا لِغَرِيمٍ. ❸

سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو تو میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ قرضدار کے قرض کے علاوہ ایک دینار یا آدھا دینار چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہو جاؤں۔“

---

❶ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب البر والصلة، باب من لعنه النبى صلعم أو سبه أو دعا عليه......(6559)

❷ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب البر والصلة، باب من لعنه او سبه أو دعا عليه......(6560)

❸ جيد: سوید بن حارث کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ أخرجه احمد 5/148-149

فوائد: ...... مال رکھنا اسے جمع کرنا اسلام میں قطعی معیوب نہیں بشرطیکہ اس میں سے حقوق کی ادائیگی ہوتی رہے ورنہ وہ وبال جان ہوگا مثلاً زکوٰۃ وصدقات کا آدمی اہتمام کرتا رہے بلکہ اس کام کی نیت کر کے مال اکٹھا کرنا ثواب کا کام ہے۔ مسلم میں حدیث ہے: ((ان اللّٰہ یحب العبد التقی الغنیّ الخفیّ)) ''یقیناً اللہ تعالیٰ متقی امیر اور گم نام آدمی کو پسند کرتا ہے۔''

صاحب مشکوٰۃ نے اس پر باب باندھ ہے: ((باب استحباب المال والعمر للطاعة)) ''مال وعمر کا طاعت کے لیے ہونا مستحب ہے۔'' لہٰذا معلوم ہوا کہ مال کو اپنے پاس رکھنا معیوب نہیں ہاں اتنا ضروری ہے کہ مال پاس ہو تو اس کی دیکھ بھال کرنا اس کو بڑھانے کی فکر میں رہنا یہ انسان کو بسا اوقات غفلت میں مبتلا کر دیتا ہے لہٰذا آپ فقر کو ہی پسند رکھتے تھے تاکہ بندہ مال و دولت کے جھنجھٹ سے بچ کر زیادہ وقت اطاعت الٰہی میں صرف کر سکے، سو اس روایت کو بیان کرنے والے صحابہ رسول بھی ساری عمر آپ کی اسی سیرت کو اپنائے رہے اور فقر کی حالت میں ہی اس دنیا سے تشریف لے گئے۔

[54]..... بَاب فِي الْمُوبِقَاتِ

ہلاک کرنے والے افعال

2810۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ..........

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ قُرْطٍ قَالَ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ أُمُورًا هِيَ أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمُوبِقَاتِ فَذُكِرَ لِمُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ سِيرِينَ فَقَالَ صَدَقَ فَأَرَى جَرَّ الْإِزَارِ مِنْ ذَلِكَ. [1]

حمید بن ہلال کہتے ہیں عبادۃ بن قرطہ نے کہا: ''تم لوگ بعض ایسے کام کرتے ہو جو تمہاری نظر میں بال سے بھی زیادہ باریک ہوتے ہیں حالانکہ ہم اسے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہلاک کرنے والے افعال میں شمار کرتے تھے۔'' محمد یعنی ابن سیرین سے کہا گیا: انہوں نے کہا: اس نے سچ کہا۔ میرے نزدیک تہہ بند نیچے لٹکانا بھی انہیں سے ہے۔

[55]..... بَاب الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

بخار دوزخ کے جوش سے ہوتا ہے

2811۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ ....

---

[1] صحيح: أخرجه أحمد 370/3 و 89/5 نیز مجمع الزوائد (404) میں خدری کی حدیث اس شاہد بھی ہے۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ أَوْ مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ. ❶

سیدنا رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخار جہنم کے جوش سے ہوتا ہے یا فرمایا: جہنم کی بھاپ سے لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

فوائد: ......(۱)''فیح '' فاح یفیح (ضرب) سے مصدر ہے اور ''فور'' باب فار یفور سے مصدر ہے، دونوں کا معنی گرمی کی تیزی ہے۔ (دیکھئے: المنجد: مادۃ، فورو فیح)......(۲) بخار کو جہنم کی گرمی اس لیے قرار دیا گیا ہے کیونکہ بخار زدہ کے جسم میں جو حرارت ہوتی ہے وہ جہنم کا ہی ایک حصہ ہوتا ہے جس کو اللہ عبرت بنا کر اسباب کے تقاضوں کے مطابق ظاہر کر دیتا ہے۔ اگرچہ اس بارے اور بھی اقوال ہیں بہر حال یہی بات بہتر معلوم ہوتی ہے۔(۳)(فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ .) ابن ماجہ میں (بِالْمَاءِ الْبَارِدِ) ٹھنڈا پانی، جب کہ مسند احمد (بِمَاءِ زَمْزَم) کے الفاظ ہیں بہر حال کوئی بھی ٹھنڈا یا سادہ پانی استعمال کر لیا جائے وہ ان شاء اللہ نافع ہوگا جیسا کہ آپ ﷺ نے اپنی مرض الموت میں سات کنوؤں کا پانی منگوا کر ان کو اپنے اوپر بہایا تھا۔ (۳) مولانا احمد حسن محدث دہلوی اور شرف الدین محدث دہلوی تنقیح الرواۃ میں فرماتے ہیں: ((والخطاب فی هذا الحديث خاص باهل الحجاز وما والاهم اذ كان اكثر الحميات التى تعرض لهم من العرضية الحادثة عن شدة الحرارة......)) (تنقیح الرواۃ: ۲۵۸/۳)''اس حدیث کے مخاطب اہل حجاز اور ان کے ارد گرد کے لوگ ہیں جیسا کہ انہیں اکثر بخار سخت گرمی لگنے سے ہی ہوتے ہیں۔'' ایسی حالت میں ٹھنڈا پانی پینا اور اس سے غسل کرنا مفید ہے کیونکہ بخار دل میں پیدا ہونے والی حرارت سے ہوتا ہے جو کہ خون کے توسط سے سارے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ (۶) بخار جتنی دیر رہے یہ بندے کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔ آپ ﷺ اُم سائب یا مسیّب کو فرماتے ہیں: ((لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ .))(مسلم) ''بخار کو گالی نہ دے یہ بندے کے گناہ ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کی میل کچیل کو ختم کر دیتی ہے۔'' نیز آئندہ حدیث کا عموم بھی اس کا شاہد ہے۔

[56]..... بَابُ الْمَرَضُ كَفَّارَةٌ

بیماری (گناہ کا) کفارہ ہے

2812۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ......

❶ متفق علیه : البخاری، کتاب الطب ، باب الحمی من فیح جهنم(5726) ومسلم، کتاب السلام، باب لکل داء دواء واستحباب التداوی(5723)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُصَابُ بِبَلَاءٍ فِي جَسَدِهِ إِلَّا أَمَرَ اللّٰهُ الْحَفَظَةَ الَّذِينَ يَحْفَظُونَهُ فَقَالَ اكْتُبُوا لِعَبْدِي فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مِثْلَ مَا كَانَ يَعْمَلُ مِنَ الْخَيْرِ مَا كَانَ مَحْبُوسًا فِي وِثَاقِي. ❶

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان بدنی آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے محافظ فرشتوں سے فرماتا ہے: ''میرا بندہ جب تک میری بندش میں قید ہے ہر دن اور رات میں اس کے لئے ویسی ہی نیکی لکھو جیسی وہ صحت کی حالت میں کرتا تھا۔''

[57]..... بَاب أَجْرُ الْمَرِيضِ مریض کا اجر

2813- أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُوعَكُ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَقَالَ إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ قُلْتُ ذٰلِكَ بِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلْ وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مَرَضٌ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حُطَّ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا. ❷

سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا آپ کو بخار تھا میں نے اپنا ہاتھ آپ پر رکھ کر کہا: ''یا رسول اللہ! آپ کو تو بہت بخار ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''مجھے تمہارے دو آدمیوں جتنا بخار ہوتا ہے۔'' میں نے کہا: ''اس کے بدلہ میں آپ کے لئے دوہرا اجر ہوگا۔'' آپ نے فرمایا: ''جی ہاں، جس مسلمان کو بیماری کی وجہ سے کوئی مصیبت پہنچی ہو اس کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جس طرح درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔''

فوائد: ......(۱) آپ ﷺ کو بخار دو آدمیوں کے برابر ہوتا تھا۔ (۲) جو ذات خود مصائب کا شکار ہو وہ دوسروں کی مصیبتوں کا مداوا نہیں کر سکتی ہے لہٰذا آپ مختار کل نہ ہوئے جب آپ مختار کل نہیں تو پھر کوئی دوسرا کیسے اس مقام پر فائز ہو سکتا ہے، چاہے وہ کتنا بڑا ولی ہی کیوں نہ ہو۔ (فافهم و تدبر زادك الله فهماً) (۳) مومن کی کوئی حالت بھی خیر سے خالی نہیں اس کی ایک ایک مصیبت اس کی ترقی کا زینہ بن جاتی ہے۔

❶ متفق عليه أخرجه البخاری، كتاب المرض، باب شدة المرض 5647) ومسلم، كتاب البر والصلة ، باب ثواب المومن فيما يصيبه ......(6504)

❷ صحيح : أخرجه البخاری، كتاب المرض، باب شدة المرض(5647) ومسلم، كتاب البر والصلة ، باب ثواب المومن يصيبه......(2571)

[58]..... بَاب فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ پر درود پڑھنے کی فضیلت

2814۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرِ الْمَدَنِيُّ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا. ❶

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں کرتا ہے۔''

2815۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ..........

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَهُوَ يُرَى الْبِشْرُ فِي وَجْهِهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرَى فِي وَجْهِكَ بِشْرًا لَمْ نَكُنْ نَرَاهُ قَالَ أَجَلْ إِنَّ مَلَكًا أَتَانِي فَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ لَكَ أَمَا يُرْضِيكَ أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمَ عَلَيْكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا قَالَ قُلْتُ بَلَى. ❷

سیدنا عبداللہ بن ابوطلحہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ''ایک دن نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے چہرہ پر خوشی تھی کہا گیا: یا رسول اللہ! ہم آپ کے چہرے پر ایسی خوشی دیکھ رہے ہیں جو پہلے نہیں دیکھی' آپ نے فرمایا: ''جی ہاں' ایک فرشتے نے میرے پاس آ کر مجھ سے کہا: یا محمد آپ کا رب فرماتا ہے کیا آپ اس بات پر خوش نہیں ہیں کہ آپ کی امت میں سے جو شخص ایک بار آپ پر درود بھیجے میں اس پر دس بار رحمتیں نازل کروں گا۔ جو شخص آپ پر ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں گا۔'' میں نے کہا: ''کیوں نہیں۔''

2816۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ ....

❶ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب الصلاة، باب في ثواب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم (911) وابوداؤد، كتاب الصلاة، باب في الاستغفار (1530) والنسائي، كتاب السهو، باب الفضل في الصلوٰة على النبي صلى الله عليه وسلم (1295)

❷ جيد: أخرجه النسائي، كتاب السهو، باب فضل التسليم على النبي صلى الله عليه وسلم (1282)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ. ❶

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے کچھ فرشتے ہیں جو روئے زمین پر گھومتے رہتے ہیں مجھے میری امت کی طرف سے سلام پہنچاتے رہتے ہیں۔''

[59]..... بَاب فِي أَسْمَاءِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کے متعلق

2817۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ.........

جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ. ❷

سیّدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ''میرے کئی نام ہیں میں محمد ہوں اور احمد ہوں میں ماحی ہوں اللہ تعالیٰ میری وجہ سے کفر مٹاتا ہے اور میرا نام حاشر ہے لوگ میرے پیچھے جمع ہوں گے اور میرا نام عاقب ہے اور عاقب وہ شخص ہے جس کے بعد کوئی نہ ہو۔''

فوائد: ......(۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی نام ہیں کچھ ذاتی اور کچھ صفاتی جیسا کہ حدیث میں بھی اشارہ موجود ہے کہ آپ کے ذاتی نام محمد اور احمد کی تفصیل بیان کی گئی جب کہ صفاتی نام کی ساتھ ہی توجیہ وتفسیر کر دی گئی ہے۔ (۲) اس کے علاوہ بھی آپ کے بہت سے نام ہیں جو کہ یہاں ذکر نہیں ہوئے، جیسے قرآن میں مذکور ہیں مثلاً مزمل، مدثر وغیرہما۔

[60]..... بَاب فِي أَكْلِ السُّحْتِ

حرام کھانے کے متعلق

2818۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ

❶ صحيح: ابن حبان(913)

❷ متفق عليه: البخاري، كتاب المناقب، باب ماجاء في أسماء رسول الله صلى الله عليه وسلم...... (3532) ومسلم، كتاب الفضائل، باب في أسمائه صلى الله عليه وسلم (6058)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ إِنَّهُ لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ. ❶

سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ فرمایا: ''اے کعب بن عجرہ! جنت میں وہ شخص ہرگز داخل نہیں ہوگا جس کا گوشت حرام بنا ہوا ہو۔''

[61]..... بَاب الْمُؤْمِنِ يُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ

مومن کے لئے ہر کام میں اجر ہے

2819۔ أَخْبَرَنَا أَبُو حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ هُوَ رَوْحُ بْنُ أَسْلَمَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ....

عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ إِذْ ضَحِكَ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُونِي مِمَّا أَضْحَكُ فَقَالُوا مِمَّ تَضْحَكُ قَالَ عَجَبًا مِنْ أَمْرِ الْمُؤْمِنِ كُلُّهُ لَهُ خَيْرٌ إِنْ أَصَابَهُ مَا يُحِبُّ حَمِدَ اللَّهَ عَلَيْهِ فَكَانَ لَهُ خَيْرٌ وَإِنْ أَصَابَهُ مَا يَكْرَهُ فَصَبَرَ كَانَ لَهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ كُلُّ أَحَدٍ أَمْرُهُ لَهُ خَيْرٌ إِلَّا الْمُؤْمِنَ. ❷

سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ مسکرائے اور فرمایا: ''تم مجھ سے پوچھتے نہیں کہ آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟'' لوگوں نے کہا: آپ کیوں ہنسے؟ آپ نے فرمایا: ''مسلمان کی حالت عجیب ہے اس کی ہر بات اچھی ہے اگر اسے کوئی نعمت ملتی ہے تو وہ اللہ کا شکر کرتا ہے۔ وہ اس کے لئے نیکی ہوتی ہے اگر اسے کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اس پر صبر کرتا ہے وہ بھی اس کے لئے نیکی ہے۔ اور مومن کے علاوہ کوئی نہیں جس کی ہر بات نیکی ہو۔''

[62]..... بَاب لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ

اگر ابن آدم کے پاس مال سے بھری ہوئی دو وادیاں ہوں تو.........

2820۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَلَا أَدْرِي أَشَيْءٌ أُنْزِلَ عَلَيْهِ أَمْ

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے مجھے معلوم نہیں کہ وہ آپ پر نازل

---

❶ اسنادہ قوی: صحیح ابن حبان(1723)

❷ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الزهد، باب المؤمن امره كله خير (7425)

شَيْءٌ يَقُولُهُ وَهُوَ يَقُولُ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى إِلَيْهِمَا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ. ❶

ہوئی تھی یا آپ کا فرمان تھا وہ یہ تھی: ''اگر ابن آدم کے پاس مال سے بھرے ہوئے دو میدان ہوں تو وہ ان کے ساتھ تیسرا بھی تلاش کرے گا' مٹی کے علاوہ کسی چیز سے انسان کا پیٹ نہیں بھرتا' جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ توبہ قبول کرتا ہے۔''

فوائد: ......انسان جس قدر مال حاصل کرتا جاتا ہے اسی قدر اس کی حرص مزید بڑھتی چلی جاتی ہے حتی کہ وہ ہر کام سے بیگانہ ہو کر دنیاوی مال کے حصول کو ہی اپنا ہدف و آرزو بنا لیتا ہے حالانکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ((وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إلا مِثْلَ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَه فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَا يَرْجِعُ .)) (مسلم) ''اللہ کی قسم! دنیا آخرت کے مقابلے میں فقط اس قدر ہے کہ انسان انگلی کو دریا میں ڈبوئے اور دیکھے کہ اس کو کتنا پانی لگا ہے۔ گویا کس قدر غافل ہے یہ شخص کہ اتنی عظیم شے کے مقابل میں کس قدر حقیر شے کا انتخاب کئے ہوئے ہے۔ یہ دولت کی حرص و ہوس انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی جب کہ اس کے بالمقابل حقیقی کامیابی وہ ہے جس سے آپ نے آگاہ فرما دیا۔ ((قد افلح من اسلم و رزق كفافاً و قَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ)) (مسلم) ''تحقیق کامیاب ہو گیا وہ شخص جس نے اسلام قبول کر لیا اور اسے پورا پورا رزق دے دیا گیا اور اللہ نے اسے اپنی عطا پر قناعت دے دی۔'' حقیقت میں قناعت ہی اصل دولت وغناء ہے کہ جس کے حاصل ہو جانے پر بندہ غنی و امیر ہو جاتا ہے ورنہ خزانے بھی مل جائیں تو انسان فقیر ہی رہتا ہے اور اس کی فقیری ختم ہونے پر نہیں آتی۔ (اللّٰهم قنّعنا على عطائك)

[63]..... بَاب فِي النَّهْيِ عَنِ الْقَصَصِ
وعظ کہنے کی ممانعت

2821۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ..........

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقُصُّ إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُرَاءٍ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ إِنَّا كُنَّا نَسْمَعُ مُتَكَلِّفٌ فَقَالَ

سیّدنا عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وعظ وہ کرتا ہے جو امیر جماعت ہو یا وہ جسے امیر کی طرف سے اجازت ہو۔ وہ شخص جو شہرت چاہتا ہوں۔''

---

❶ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب الزكاة، باب لو أن لا بن آدم واديان لا بتغى ثالثا (2412)

هَذَا مَا سَمِعْتُ. ❶

میں نے عمرو بن شعیب سے کہا: ہم نے 'شہرت' کی جگہ 'تکلف' کا لفظ سنا ہے انہوں نے کہا: ''میں نے یہ نہیں سنا۔''

فوائد: ...... معلوم ہوا کہ امیر جب چاہے عوام سے مخاطب ہو کر انہیں نصیحت کر سکتا ہے یا اگر وہ کسی کو نامزد کر دے اسے نصیحت کرنے کے لیے آگے کھڑا کر دے اس سے ہٹ کر اگر کوئی خود آگے بڑھ کر خود مسند ارشاد پر فروکش ہو کر لوگوں کو وعظ شروع کر دیتا ہے تو یہ سراسر خود نمائی اور ریا ہے، جہاں یہ بندہ اپنے اعمال کو برباد کرتا ہے، وہیں مخاطبین کی بلاوجہ سمع خراشی کرتا ہے، ہاں البتہ اس سے وہ شخص مستثنیٰ ہے جو کوئی بُرا کام ہوتا دیکھتا ہے یا لوگوں کا جم غفیر دیکھ کر اس موقع کو دعوت کے لیے ساز گار پاتا ہے تو وہ انہیں نصیحت آموز باتیں بتا دیتا ہے جیسا کہ آپ ﷺ کفار کی مجالس میں جا کر انہیں وعظ ارشاد کیا کرتے تھے۔

[64]..... بَاب فِي الرُّخْصَةِ وعظ کرنے کی اجازت

2822- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ ....

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ كُرْدُوسًا وَكَانَ قَاصًّا يَقُولُ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَأَنْ أَقْعُدَ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَجْلِسِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَ رِقَابٍ قَالَ قُلْتُ أَنَا أَيَّ مَجْلِسٍ يَعْنِي قَالَ كَانَ حِينَئِذٍ يَقُصُّ قَالَ أَبُو مُحَمَّد الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ هُوَ عَلِيٌّ. ❷

عبدالملک بن میسرہ بیان کرتے ہیں کہ کردوس (واعظ) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک بدری صحابی رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی:

انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میرا اس محفل میں بیٹھنا میرے نزدیک چار غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اس سے مراد کون سی مجلس ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: وہ مجلس جس میں آپ نے وعظ کیا ہو۔

امام دارمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے صحابی سے مراد سیّدنا علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

---

❶ صحیح بالشواهد: أخرجه احمد3/178 ومجمع الزوائد(921-922-923)

❷ اسناده جيد: اور دیکھئے حدیث نمبر (924_746)

فوائد: ......قصہ گوئی اگر فضولیات اور جھوٹ سے پاک ہو تو یہ انتہائی مفید چیز ہے کیونکہ قصہ، گزشتہ واقعہ یہ انسان کی توجہ کو مرتکز کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ قرآن میں بھی اکثر واقعاتی انداز اختیار کیا گیا ہے جیسا کہ سابقہ انبیا اور ان کی قوموں کے واقعات اسی طرح یوسف علیہ السلام کے واقعہ کو "احسن القصص" ...... بہترین بیان" قرار دیا گیا ہے۔ میں نے خود ایک مجلس کا مشاہدہ کیا جو کہ جید علماء کرام پر مشتمل تھی اور وہ ایک قاص، قصہ گو کی تقریر سن کر ہچکیاں لے کر رو رہے تھے جو کہ اس کی تاثیر کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

[65]..... الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنِ ابْنِ آدَمَ كَمَجْرَى الدَّمِ

شیطان انسان میں خون کی طرح چلتا ہے

2823- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ ....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ وَرُبَّمَا سَكَتُّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَدْخُلُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنِ ابْنِ آدَمَ كَمَجْرَى الدَّمِ)). قَالُوا وَمِنْكَ قَالَ: ((نَعَمْ وَلَكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَأَسْلَمُ)). [1]

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ان عورتوں کے پاس مت جاؤ جن کے شوہر گھر میں نہیں ہیں کیونکہ "شیطان انسان میں خون کی طرح چلتا ہے۔" لوگوں نے پوچھا: آپ کے جسم میں بھی؟ آپ نے فرمایا: "جی ہاں، لیکن اس کے متعلق اللہ نے میری مدد کی تو وہ فرمانبردار ہو گیا۔"

[66]..... بَاب فِي أَشَدِّ النَّاسِ بَلَاءً

لوگوں میں سے زیادہ آزمائش میں مبتلا ہونے والے شخص کا بیان

2825- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ....

عَنْ سَعْدٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ: ((الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِيْنِهِ فَإِنْ كَانَ فِي دِيْنِهِ صَلَابَةٌ زِيدَ صَلَابَةً وَإِنْ كَانَ فِي دِيْنِهِ رِقَّةٌ

سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: "لوگوں میں سب سے زیادہ کون آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے۔" آپ نے فرمایا: "انبیاء پھر جو اس کے قریب ہوں پھر جو اس کے قریب ہوں آدمی کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے۔ اگر وہ اپنے دین میں مضبوط ہو

---

[1] متفق عليه: البخاري، كتاب الأدب، باب لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين (6133) وأخرجه مسلم، كتاب الزهد، باب لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين (7423)

خُفِّفَ عَنْهُ وَلَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَمْشِيَ عَلَى الْأَرْضِ مَا لَهُ خَطِيئَةٌ)). ❶

تو مضبوطی اور بڑھ جاتی ہے۔ اگر وہ اپنے دین میں کمزور ہو تو وہ اس سے بالکل کمزور ہو جاتا ہے۔ آدمی کا مسلسل امتحان ہوتا رہتا ہے حتی کہ وہ بے گناہ ہو کر زمین پر چلتا ہے۔"

فوائد:...... ایک سمجھدار آدمی کی علامت ہے کہ وہ اپنے قریبی چاہنے والے کو ٹھونک بجا کر دیکھتا ہے کہ واقعی وہ اس کے ساتھ مخلص ہے یا فقط آسانیوں کا ساتھی ہے اور ضرورت پڑتے پر بھاگ جانے والے ہیں ایسے ہی اللہ بھی اپنے محبوبوں، بندوں کو آزما کر ان کی چھان پھٹک کرتا ہے اگر وہ ڈٹے رہیں تو ان کو مزید اپنے قرب سے ہمکنار کرتا ہے اور انہیں اپنے لیے خالص کر لیتا ہے لہٰذا مومن بندے کو اول تو آزمائش سے پناہ مانگنی چاہیے لیکن اگر آزمائش آپڑے تو پھر صبر و استقامت کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور اسے اپنے لیے قرب کا ذریعہ سمجھنا چاہیے۔

[67]..... بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا تُطْرُونِي

نبی ﷺ کا فرمان: مجھے حد سے نہ بڑھاؤ

2826۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُطْرُونِي كَمَا تُطْرِي النَّصَارَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ وَلَكِنْ قُولُوا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے حد سے نہ بڑھاؤ' جس طرح نصاریٰ عیسیٰ بن مریم کو حد سے بڑھاتے ہیں۔ البتہ مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔"

فوائد:...... قران میں ہے ﴿وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ﴾ عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے اس کے وجود سے نکلنے والا اس کا ایک حصہ ہے چنانچہ آپ ﷺ نے مسلمانوں کو ایسی غلو کاری اور افتراء پردازی سے روک دیا کہ کہیں تم بھی اندھی عقیدت میں مبتلا ہو کر حق سے روگردانی نہ کرنا جب کہ ہمارے کچھ صاحبوں نے تعلیمات نبوی کو پس پشت ڈالتے ہوئے، اور اہل کتاب کی روش کو اپناتے ہوئے آپ ﷺ کو اللہ حصہ قرار دے دیا کہا کہ آپ ﷺ نورٌ من نور اللہ ہیں (نعوذ باللہ) حالانکہ اللہ کا واضح فرمان ہے ﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ﴾ نہ اس سے کچھ نکلا اور نہ وہ خود کسی سے نکلا ہے چنانچہ اس کج روی سے

❶ صحیح: أخرجه الترمذي، كتاب الزهد، باب ماجاء في الصبر على البلاء (2398) وابن ماجه، كتاب الفتن، باب الصبر على البلاء (4023)

❷ صحیح: أخرجه البخاري، كتاب الأنبياء، باب (واذكر في الكتاب مريم) (3445)

احتراز برتنا چاہیے اور آپ کی واضح تعلیم (عبداللہ) اللہ کا بندہ اس کو تسلیم کر لینا ہی باعث خیر ہے نیز مشرکین مکہ کا آپ ﷺ پر اعتراض ہی یہ تھا کہ ہماری طرح بشر بندے ہیں اگر آپ کوئی نورانی مخلوق، فرشتے ہوتے تو ہم آپ کی نبوت کو تسلیم کر لیتے۔ علينا البلاغ و عند الله رشاد

[68]..... بَاب إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ

یقیناً اللہ کی رحمت کے سو حصے ہیں

2827۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ:((جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْئًا وَاحِدًا فَمِنْ ذَٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ حَتَّى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ)). ❶

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ نے رحمت کے سو حصے کئے اپنے پاس ننانوے حصے رکھے اور زمین میں ایک حصہ بھیجا جس کی بدولت لوگ آپس میں رحم کرتے ہیں۔ حتی کہ گھوڑا اپنا پاؤں اپنے بچے سے اٹھا لیتا ہے تا کہ اس خوف سے کہ اسے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔''

فوائد:...... جب اس رحمت کے سویں حصے میں سے رحم کچھ حصہ حاصل کر کے ماں اپنے بچے پر اس قدر رحیم ہوسکتی ہے تو وہ الرحمٰن والرحیم ذات اپنی مخلوق کے حق کس قدر شفیق و رحیم ہوگی سو اس کے باوجود رحمت الٰہی سے محروم ہو کر جہنم کا ایندھن بن جانا انتہائی خسارے کا باعث ہوگا

[69]..... بَاب مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ

نیکی کا ارادہ کرنے والے شخص کا بیان

2828۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْجَعْدُ أَبُو عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ قَالَ ....

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ قَالَ

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ربّ عزّ وجل سے نقل کیا' فرمایا: ''تمہارا رب مہربان

❶ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب التوبه، باب في سعة رحمة الله(606)وابن ماجه، كتاب الزهد، باب مايرجى من رحمة الله يوم القيامة(4293)

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :((إِنَّ رَبَّكُمْ رَحِيمٌ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ عَشْرًا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ وَاحِدَةً أَوْ يَمْحُوهَا وَلَا يَهْلِكُ عَلَى اللّٰهِ إِلَّا هَالِكٌ)). ❶

ہے' جو شخص نیکی کا ارادہ کرتا ہے مگر اس پر عمل نہیں کرتا اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اگر وہ اس پر عمل کرتا ہے تو اس کے لئے دس سے لے کر سات سو گنا تک (یا اس سے بھی) کئی گنا بڑھا کر لکھا جاتا ہے' جو شخص برائی کا ارادہ کرتا ہے مگر ارتکاب نہیں کرتا اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ اگر وہ اسے کرتا ہے تو ایک برائی لکھی جاتی ہے یا وہ اسے مٹا دیتا ہے اور اللہ کے ہاں وہی ہلاک ہوتا ہے جو خود ہلاک ہونا چاہتا ہے۔''

[70]..... بَاب الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ

آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ محبت کرتا ہے

2829۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ ....

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهِمْ قَالَ:((أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)) قُلْتُ فَإِنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ:((أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)) . ❷

سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: ''یا رسول اللہ! آدمی لوگوں سے محبت کرتا ہے اور وہ ان کی طرح عمل نہیں کرسکتا آپ نے فرمایا:''اے ابو ذر (رضی اللہ عنہ!) تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔'' میں نے کہا:''میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔'' آپ نے فرمایا:''تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔''

[71]..... بَاب إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى

اس چیز کا بیان کہ آدمی جب اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جائے

2730۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مَعْدِي كَرِبَ......

---

❶ متفق عليه : أخرجه البخاري، كتاب الرقاق، باب من هم بحسنة أو بسيئة(6491)ومسلم، كتاب الإيمان، باب اذا هم العبد بحسنة (336)

❷ صحيح : أخرجه ابو داؤد، كتاب الأدب، باب إخبار الرجل الرجل بمحبته إليه(5126)

عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَىٰ مَا كَانَ فِيكَ ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ إِنْ تَلْقَانِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا لَقِيتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً بَعْدَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا، ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ إِنْ تُذْنِبْ حَتَّى يَبْلُغَ ذَنْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ تَسْتَغْفِرُنِي أَغْفِرُ لَكَ وَلَا أُبَالِي)) . ❶

سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو جب تک مجھے پکارے گا اور مجھ سے امید رکھے گا تو اس سے پہلے تُو جس حالت پر بھی ہوا میں تجھے بخش دوں گا۔ اے ابن آدم! اگر تو بھری ہوئی زمین بھی گناہوں کی لے کر مجھ سے ملے گا تو میں اسی کے برابر بخشش لے کر تجھ سے ملوں گا مگر جبکہ تو نے میرے ساتھ شریک نہ کیا ہو تو' اے ابن آدم! اگر تو گناہ کرے حتی کہ تیرے گناہ آسمان کے برابر ہو جائیں۔ پھر تو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں تجھے بخش دوں گا مجھے کوئی پرواہ نہیں۔''

فوائد:...... (۱) شرک ناقابل معافی جرم ہے حتی کہ اللہ اپنے رسول کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ اگر آپ نے بھی شرک کیا تو ''لَيَحْبَطَنَّ عملك'' آپ کے عمل بھی لازماً ضائع ہو جائیں (اعاذنا الله منه) (۲) اللہ کی رحمت کے سبب بڑے بڑے گناہوں کی بخشش کی امید کی جاسکتی ہے بشرطیکہ سیئات میں شرک کی شمولیت نہ ہو۔

[72]..... بَاب فِي الْبِرِّ وَالْإِثْمِ
نیکی اور گناہ کے متعلق

2831۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الْقَاضِي......

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ ((الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَعْلَمَهُ النَّاسُ)). ❷

نواس بن سمعان کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اچھا اخلاق نیکی ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے تو اس بات کو برا سمجھے کہ لوگوں کو اس کا علم ہو۔''

❶ حسن: اخرجه احمد5/172 و5/148 نیز ترمذی میں انس رضی اللہ عنہ کی حدیث اس کی شاہد ہے کتاب الدعوات،باب غفران الذنوب مهما عظمت(3534)

❷ صحيح: أخرجه مسلم،كتاب البر والصلة،باب تفسير البر والإثم(6463)والترمذي،كتاب الزهد،باب ماجاء في البر والإثم(2389)

فوائد:...... اس حدیث کا تعلق جوامع الکلم سے ہے کہ آپ ﷺ نے کوزے میں دریا کو سمو دیا کہ اللہ نے ایک صالح الفطرت انسان کے اندر ضمیر ایک ایسی چیز رکھی ہے جو کہ افعال محمودہ و سیئہ میں تفریق کر دیتا ہے لہٰذا نیکی اچھا اخلاق اور برائی وہ جس کو انجام دیتے ہوئے ضمیر مضطرب ہو جائے اور تو اسے لوگوں سے چھپانے کی کوشش کرے لیکن شرط یہ ہے کہ ضمیر زندہ ہو۔

2832۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى عَنْ مَعْنِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ بِنَحْوِهِ. ❶

نواس بن سمعان کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کامل ایمان والا وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔“

[73]..... بَاب فِي حُسْنِ الْخُلُقِ

اچھے اخلاق کا بیان

2833۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ......

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتْبِعُ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ)). ❷

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتے رہو اور برائی کے بعد نیکی کرو اس سے برائی مٹ جائے گی۔ اور لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔“

فوائد:...... برائی کرنے سے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے جیسا کہ حدیث سے اس کا ثبوت ملتا ہے چنانچہ برائی سرزد ہو جانے پر فوری نیکی کر ڈالی جائے تو وہ اس نقطے کو صاف کرنے کا باعث ہو گی بعینہ کہ جس طرح قلم سے کوئی حرف غلط لکھ دیا جائے تو اسے ربڑ سے فوری مٹا دیا جاتا ہے۔

2834۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کامل ایمان والا وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔“

---

❶ صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

❷ قوی بشواهد: أخرجه الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی معاشرة الناس (1987)

أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا)) . ❶

[74]..... بَاب فِي الرِّفْقِ
نرمی سے پیش آنے کا بیان

2835۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ وَحُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَيْهِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ)) . ❷

سیّدنا عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نرم ہے نرمی کو پسند کرتا ہے جو ثواب نرمی کرنے پر دیتا ہے وہ سختی پر نہیں دیتا۔''

2836۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ)) . ❸

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔''

فوائد:...... ''رفق'' نرمی یہ انسانیت کا ذریعہ ہے اس سے آراستہ انسان معاشرے میں محبوب الخلائق اور اللہ کے ہاں بڑا معزز ہوتا ہے لہٰذا اپنی شخصیت کو ہر وقت ایسے اعلیٰ اخلاق سے مزین کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیے۔

[75]..... بَاب فِيمَنْ ذَهَبَ بَصَرُهُ فَصَبَرَ
نظر ختم ہونے پر صبر کرنے کا بیان

2837۔ أخبرنا عبداللہ بن محمد الكرماني حدثنا جرير عن الاعمش عن أبي صالح ......

2837. قال رسول الله صلّى الله عليه وسلم من أذهبت حبيبتيه فصبر

سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی دو محبوب چیزیں چلی جائیں وہ صبر کرے اور اجر

❶ حسن: أخرجه ابو داؤد، كتاب السنة، باب الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه (4682) وأخرجه ابن ابی شیبه 516/8

❷ صحيح: أخرجه ابو داؤد، كتاب الأدب، باب في الرفق (4807) واحمد 87/4

❸ متفق عليه: أخرجه البخاری، كتاب الأدب، باب الرفق في الأمر كله (6024) ومسلم، كتاب السلام، باب النهي عن الابتداء أهل الكتاب بالسلام (5621)

واحتسب لم ارض له بثواب دون الجنة .

کی امید رکھے۔تو اسے اس کے بدلہ میں جنت دی جائے گی۔"

[76]..... بَاب فِي الْعَدْلِ بَيْنَ الرَّعِيَّةِ

رعیت میں انصاف کرنے کا بیان

2838ـ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ : جَعْفَرُ بْنُ حَيَّانَ ....

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ بِي حَيَاةً مَا حَدَّثْتُكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ:((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)) . [1]

سیدنا حسن کہتے ہیں عبیداللہ بن زیاد نے معقل بن یسار کی عیادت کی جب وہ مرض الموت میں مبتلا تھا۔پس معقل نے ان سے کہا: میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی اگر مجھے علم ہوتا کہ میری زندگی ابھی باقی ہے تو میں اسے بیان نہ کرتا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ:"جس آدمی کو اللہ رعیت کا نگران بنا دے اور وہ رعیت کی خیانت کرتے ہوئے مرے گا اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا۔"

[77]..... بَاب فِي الطَّاعَةِ وَلُزُومِ الْجَمَاعَةِ

امیر کی اطاعت اور جماعت کے ساتھ رہنے کا بیان

2839ـ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زُرَيْقُ بْنُ حَيَّانَ مَوْلَى بَنِي فَزَارَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ قَرَظَةَ الْأَشْجَعِيَّ يَقُولُ......

سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ

سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے :"تمہارے اچھے سردار وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔تمہارے برے سردار وہ ہیں جن سے تم بغض رکھتے ہو اور وہ تم سے بغض رکھتے ہوں اور تم ان پر لعنت

[1] متفق عليه : البخاری، کتاب الأحکام، باب من استرعى رعية فلم ينصح(6731-6732)ومسلم، کتاب الإيمان، باب استحقاق الوالی(361)

تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ)). قُلْنَا أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ ((لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ أَلَا مَنْ وُلِّيَ عَلَيْهِ وَالٍ فَرَآهُ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَلْيَكْرَهْ مَا يَأْتِي مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ)). قَالَ ابْنُ جَابِرٍ فَقُلْتُ آللّٰهِ يَا أَبَا الْمِقْدَامِ أَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ آللّٰهِ لَسَمِعْتُ هَذَا مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَمِّي عَوْفَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُهُ. [1]

کرتے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے ہیں۔" میں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم ایسی حالت میں ہم لڑائی اختیار نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: "نہیں، جب تک وہ تم میں نماز قائم کریں۔ مگر جو شخص اپنے حاکم کو اللہ کی نافرمانی کا کام کرتے ہوئے دیکھے اسے چاہئے کہ اسے برا جانے اور اس کی فرمانبرداری سے ہاتھ نہ کھینچے۔" ابن جابر کہتے ہیں: میں نے کہا: اے ابومقدام! اللہ کی قسم یہ حدیث تم نے مسلم بن قرظہ سے سنی؟ تو وہ قبلہ رو ہر کر دونوں زانوؤں کو موڑ کر بیٹھے اور کہا: اللہ کی قسم! میں نے مسلم بن قرظہ سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے اپنے چچا عوف بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔

فوائد:...... (۱) بہترین ائمہ، حکمران وہ ہے جو عوام سے محبت کریں اور عوام ان سے جب کہ بد ترین وہ جو عوام سے خار کھاتے ہوں اور عوام ان سے (۲) حکمران اگر معصیت کا ارتکاب کرتا ہے تو تب بھی اس کی اطاعت لازم ہے البتہ اس کی برائی سے نفرت کی جائے گی (۳) حکام کی اطاعت تب تک لازم ہے جب تک وہ نماز کو قائم کرتے رہیں اگر وہ اس میں سستی برتیں تو ان کی لازم نہیں لیکن یاد رہے ایسی صورت میں اگر صالحین اتنی قوت و استعداد رکھتے ہیں کہ وہ ایسے حکمرانوں کو اپنے سروں سے اتار سکیں تو فبہا و نعمت۔ ورنہ وہ اصلاح احوال کی حتی الوسع کوشش کرتے رہیں اور کسی ایسے انتشار کا سبب نہ بنیں جو مسلمانون کے کلمے کو تقسیم کر دے اور کفار کو اپنی ریشہ دوانیوں کا موقع ملے۔

[78]..... بَاب فِي نَفْخِ الصُّورِ

صور پھونکے جانے کا بیان

2840۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَسْلَمَ الْعِجْلِيِّ عَنْ بِشْرِ

[1] صحيح : أخرجه مسلم، كتاب الإمارة، باب خيار الأئمة وشرارهم (4781)

بْنِ شَغَافٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الصُّورِ فَقَالَ: ((قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ)). ❶

سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ سے صور کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا: ''وہ ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا۔''

[79]..... بَاب فِي شَأْنِ السَّاعَةِ وَنُزُولِ الرَّبِّ تَعَالَى

قیامت کی حالت اور ربّ تعالیٰ کے نزول کا بیان

2841۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ..........

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ وَيَطْوِي السَّمٰوَاتِ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ)). ❷

سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ زمین کو سمیٹے گا اور آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹے گا۔ پھر فرمائے گا: ''میں بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟''

2842۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الصَّعْقُ بْنُ حَزْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ ....

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قِيلَ لَهُ مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ قَالَ: ((ذَاكَ يَوْمٌ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى كُرْسِيِّهِ يَئِطُّ كَمَا يَئِطُّ الرَّحْلُ الْجَدِيدُ مِنْ تَضَايُقِهِ بِهِ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَيُجَاءُ بِكُمْ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَيَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى اكْسُوا خَلِيلِي فَيُؤْتَى بِرَيْطَتَيْنِ

سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ سے پوچھا گیا: مقام محمود کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس دن اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر اترے گا اور وہ تنگی کی وجہ سے اس طرح چر چراتی ہو گی جیسے نیا پالان چر چراتا ہے حالانکہ وہ اتنی کشادہ ہو گی جتنی آسمان اور زمین کے درمیان مسافت ہے۔ تم ننگے پاؤں، ننگے بدن بغیر ختنوں کے لائے جاؤ گے تو سب سے پہلا شخص جسے لباس پہنایا جائے گا وہ سیّدنا ابراہیم ہوں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''میرے خلیل کو لباس پہناؤ۔'' تو

❶ صحیح: أخرجه ابوداؤد، کتاب السنة، باب في ذكر البعث والصور (4742) وترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة الزمر (3344)

❷ صحیح: أخرجه البخاری، کتاب التفسیر، باب والأرض جميعا قبضته يوم القيامة (4812)

بِيْضَاوَيْنِ مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أُكْسَى عَلَى إِثْرِهِ ثُمَّ أَقُومُ عَنْ يَمِينِ اللّٰهِ مَقَامًا يَغْبِطُنِي الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ)). ❶

جنت سے دو (سفید) چادریں لائی جائیں گی پھر مجھے لباس پہنایا جائے گا پھر میں اللہ کے دائیں طرف ایسے مقام میں کھڑا ہوں گا کہ پہلے اور بعد والے تمام لوگ مجھ پر رشک کریں گے۔“

فوائد:...... قیامت کو سب سے پہلے ابراہیم خلیل علیہ السلام لباس پہنایا جائے گا۔ یہ نمرود کی طرف سے آپ کو آگ میں پھینکے جانے پر جو آپ کے کپڑے جل گئے تھے اس کا بدلہ ہوگا۔ دیکھیے الفتح 11/384

[80].....بَاب النَّظَرِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا بیان

2843۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ ....

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ النَّاسَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْ تُمَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ)) قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: ((فَهَلْ تُمَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے نبی ﷺ سے پوچھا: کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر بادل نہ ہوں تو چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں تم کوئی تنگی محسوس کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں، یا رسول اللہ! پھر آپ نے فرمایا: ”اگر مطلع ابر آلود نہ ہو تو تمہیں سورج دیکھنے میں کوئی تنگی ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا: ”نہیں“ آپ نے فرمایا: ”تم اسی طرح اپنے رب کو دیکھو گے۔“

[81]..... بَاب فِي صِفَةِ الْحَشْرِ

میدان حشر کا بیان

2844۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ ....

❶ اسنادہ ضعیف جداً: عثمان بن عمیر کو احمد و بخاری نے منکر الحدیث قرار دیا ہے لیکن اس کے شواہد موجود ہیں دیکھیے فتح الباری 11/384-385

❷ صحیح: أخرجه البخاري، كتاب الأذان، باب فضل السجود (806)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ ﴿ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ﴾ [الأنبياء: ١٠٤]. [1]

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے لوگو! بے شک تم اللہ تعالیٰ کے پاس ننگے جسم اور ننگے بدن والے اکٹھے کیے جاؤ گے پھر یہ آیت پڑھی: ''جس طرح ہم نے تمہیں پہلی دفعہ پیدا کیا اسی حالت میں لوٹائیں گے یہ ہمارا وعدہ ہے اور ہم اسے پورا کرنے والے ہیں۔'' (انبیاء:۱۰۴)

[82]..... بَاب فِي سُجُودِ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن مومنین کے سجدہ کرنے کا بیان

2845۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْبَزَّازُ عَنْ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ إِسْحٰقَ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ..........

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْعِبَادَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ نَادَى مُنَادٍ لِيَلْحَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ فَيَلْحَقُ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ وَيَبْقَى النَّاسُ عَلَى حَالِهِمْ فَيَأْتِيهِمْ فَيَقُولُ مَا بَالُ النَّاسِ ذَهَبُوا وَأَنْتُمْ هَا هُنَا فَيَقُولُونَ نَنْتَظِرُ إِلٰهَنَا فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُونَهُ فَيَقُولُونَ إِذَا تَعَرَّفَ إِلَيْنَا عَرَفْنَاهُ فَيَكْشِفُ لَهُمْ عَنْ سَاقِهِ فَيَقَعُونَ سُجُودًا فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى ﴿ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴾ يَبْقَى كُلُّ

سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ایک ہی جگہ پر جمع کرے گا تو ایک پکارنے والا پکارے گا: ''سب لوگ اپنے ان معبودوں کے ساتھ ہو جائیں جن کی وہ عبادت کرتے تھے۔'' تو سب لوگ ان کے ساتھ مل جائیں گے جن کی وہ عبادت کرتے تھے۔ اور (موحد) لوگ اپنے حال پر باقی رہ جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا: ''کیا معاملہ ہے؟ سب لوگ چلے گئے تم یہاں ہو۔'' وہ کہیں گے ''ہم اپنے معبود کا انتظار کر رہے ہیں۔'' اللہ فرمائے گا: ''کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے: جب وہ ہمیں پہچان کرائے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ پھر وہ اپنی پنڈلی کھول دے گا تو وہ سب

[1] صحيح البخاري، كتاب احاديث الأنبياء، باب قول الله تعالى (واتخذ الله ابراهيم خليلا)...... (3349) ومسلم، كتاب الجنة ونعيمها، باب فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيامة (7130)

مُنَافِقٍ فَلا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ يَقُودُهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ)) . ❶

سجدہ میں گر پڑیں گے اور اسی کا بیان اس آیت میں ہے:''جس دن پنڈلی کھولی جائے گی اور وہ سجدہ کے لئے بلائے جائیں گے تو وہ طاقت نہیں رکھیں گے۔'' (القلم: ۴۲)اور منافق باقی رہ جائیں گے وہ سجدہ کرنے کی طاقت نہ رکھیں گے۔ پھر اللہ انہیں جنت میں لے جائے گا۔

[83]..... بَاب فِي الشَّفَاعَةِ

شفاعت کا بیان

2846۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا دُخَيْنٌ الْحَجْرِيُّ ....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ:((إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فَقَضَى بَيْنَهُمْ وَفَرَغَ مِنَ الْقَضَاءِ قَالَ الْمُؤْمِنُونَ قَدْ قَضَى بَيْنَنَا رَبُّنَا فَمَنْ يَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّنَا فَيَقُولُونَ انْطَلِقُوا إِلَى آدَمَ فَإِنَّ اللّٰهَ خَلَقَهُ بِيَدِهِ وَكَلَّمَهُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُونَ قُمْ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا فَيَقُولُ آدَمُ عَلَيْكُمْ بِنُوحٍ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَدُلُّهُمْ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَدُلُّهُمْ عَلَى مُوسَى فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَدُلُّهُمْ عَلَى عِيسَى فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ أَدُلُّكُمْ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ قَالَ فَيَأْتُونِي فَيَأْذَنُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِي أَنْ أَقُومَ إِلَيْهِ فَيَثُورُ مَجْلِسِي أَطْيَبَ رِيحٍ

سیّدنا عقبہ بن عامر جہنی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے:''جب اللہ تعالیٰ پہلے اور پچھلے سب لوگوں کو جمع کرے گا ان کے درمیان فیصلہ کرے گا جب فیصلہ سے فارغ ہو جائے گا تو مومن کہیں گے ہمارے رب نے تو ہمارے درمیان فیصلہ کر دیا اب کون ہماری شفاعت کرے گا؟ وہ کہیں گے سیّدنا آدم کے پاس چلو اللہ نے اسے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا۔ اور اس سے کلام کیا وہ ان کے پاس جائیں گے اور کہیں گے:''اٹھئے اور اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کیجئے آدم علیہ السلام کہیں گے نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ سیّدنا نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ انہیں ابراہیم علیہ السلام کی خبر دیں گے۔ وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ انہیں موسیٰ علیہ السلام کی خبر دیں گے وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ انہیں عیسیٰ علیہ السلام کا بتائیں گے سیّدنا عیسیٰ کہیں گے: میں تمہیں نبی امی کی خبر دیتا ہوں'

❶ صحيح: أخرجه البخاري، كتاب التوحيد، باب قوله (وجوه يومئذ ناضرة)(7437)والترمذي، كتاب صفة الجنة، باب خلود أهل الجنة (2557)

شَمَّهَا أَحَدٌ قَطُّ حَتَّى آتِيَ رَبِّي فَيُشَفِّعُنِي وَيَجْعَلَ لِي نُورًا مِنْ شَعْرِ رَأْسِي إِلَى ظُفُرِ قَدَمِي فَيَقُولُ الْكَافِرُونَ عِنْدَ ذٰلِكَ لِإِبْلِيسَ قَدْ وَجَدَ الْمُؤْمِنُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَهُمْ فَقُمْ أَنْتَ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّكَ أَنْتَ أَضْلَلْتَنَا قَالَ فَيَقُومُ فَيَثُورُ مَجْلِسُهُ أَنْتَنَ رِيحٍ شَمَّهَا أَحَدٌ قَطُّ ثُمَّ يَعْظُمُ نَحِيبُهُمْ فَيَقُولُ عِنْدَ ذٰلِكَ ﴿ وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ . [ابراهيم : ۲۲]. ❶

فرمایا: ''پھر وہ میرے پاس آئیں گے اللہ تعالیٰ مجھے اجازت دے گا میں اس کے پاس کھڑا ہوں گا میری مجلس سے ایسی خوشبو اٹھے گی جو پہلے کسی نے نہ سونگھی ہوگی۔ حتی کہ میں اپنے رب کے پاس آؤں گا اور وہ میری سفارش قبول کریں گے اور اللہ میرے سر سے میرے قدموں کو نور سے بھر دیں گے۔ پھر کافر لوگ شیطان سے کہیں گے: ''مومنین کو تو ایسا آدمی مل گیا جس نے ان کی سفارش کی اب تو کھڑا ہو اور اپنے ربّ کے پاس ہماری سفارش کر کیونکہ تو نے ہی ہمیں گمراہ کیا تھا'' جب وہ اٹھے گا تو اس کی مجلس سے ایسی بدبو اٹھے گی جو اس سے پہلے کسی نے نہ سونگھی ہوگی پھر وہ بہت گریہ زاری کریں گے، گا اس وقت شیطان کہے گا: ''جب فیصلہ ہو جائے تو شیطان کہے گا بے شک اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا اور میں نے تم سے وعدہ کیا تو وعدہ خلافی کرے۔'' مکمل آیت (سورۃ ابراہیم:۲۲)

[84]..... بَاب إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً

یقیناً ہر نبی کے لئے ایک (مقبول) دعا ہے

2847- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ ....

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ وَأُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى أَنْ أَخْتَبِءَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❷

سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کے لئے ایک دعا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ میں اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے کروں گا۔''

❶ ضعیف : اس میں عبدالرحمان بن زیاد بن انعم ضعیف ہے۔ أخرجه الطبراني في الكبير 320/17

❷ صحيح : أخرجه مسلم، كتاب الإيمان، باب اختباء النبي صلعم دعوة الشفاعة لامته (489)

فوائد:...... (۱)"نـكـل نبیٌّ دعوة" سے مراد ہر نبی کو ایک مقبول دعا عطا کی گئی کہ وہ جو مانگیں انہیں عطا کیا جائے گا۔ (۲) نبی کائنات ﷺ نے اپنی دعا قیامت کے دن کے لیے اپنی امت کی سفارش کے لیے رکھ چھوڑی یہ آپ کے رحمۃ العالمین ہونے کی دلیل ہے (اللهم صلّ وسلمّ علی نبیّنا محمد)

2848- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ ابْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ❶

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے سابق حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[85]..... بَاب يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ أُمَّتِي بِغَيْرِ حِسَابٍ

میری امت کے ستر ہزار آدمی (بغیر حساب) جنت میں داخل ہو جائیں گے کا بیان

2849- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ..........

أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ أُمَّتِي بِغَيْرِ حِسَابٍ)). فَقَالَ عُكَّاشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا فَقَالَ آخَرُ ادْعُ اللّٰهَ لِي فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ. ❷

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میری امت کے ستر ہزار آدمی بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔'' عکاشہ نے کہا: ''یا رسول اللہ! میرے لئے اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان سے کر دے۔ آپ نے دعا کی تو ایک اور آدمی نے کہا: میرے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ آپ نے فرمایا: ''عکاشہ تم سے پہلے سبقت لے گیا۔''

[86]..... بَاب فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا

نبی ﷺ کے اس قول کے متعلق: ''میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت سے ستر ہزار آدمی جنت میں جائیں گے

2850- أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ ....

---

❶ صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر ہے۔

❷ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب الإيمان، باب الدليل على دخول طوائف من المسلمين بغير حساب أو عذاب (519)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْجَذْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ)) قَالُوا سِوَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((سِوَايَ)). ❶

سیّدنا عبداللہ بن ابوجدعاء کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے۔ ''میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت سے بنوتمیم کی تعداد جتنے لوگ جنت میں جائیں گے۔'' لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ کے سوا؟ آپ نے فرمایا: ''میرے سوا۔''

فوائد:...... (۱) معلوم ہوا مومنین ایک دوسرے کی سفارش کریں گے (۲) اس سفارش کرنے والے آدمی بارے مختلف اقوال مروی ہیں کہ وہ اویس قرنی رحمہ اللہ ہیں دوسرا قول ہے کہ وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں مزید قول بھی ہیں۔

[87]..... بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوَاتُ
یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات کی تفسیر

2851۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا خَالِدٌ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ ....

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالَى: ﴿ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوَاتُ وَبَرَزُوا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴾ أَيْنَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: ((عَلَى الصِّرَاطِ)). ❷

سیّدنا مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ''اے ام المومنین! اللہ کا فرمان ہے: جس دن زمین اس زمین کے علاوہ بدل دی جائے اور آسمان بھی اور سب اللہ واحد زبردست کے روبرو حاضر ہوں گے۔'' تو اس دن لوگ کہاں ہوں؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا: ''پل صراط پر ہوں گے۔''

فوائد:...... قیامت والے دن لوگوں صاف ٹکیہ کی مانند سفید زمین پر اکٹھا کیا جائے گا جیسا کہ بخاری و مسلم میں سھل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث آتی ہے اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ اس زمین کے مفہوم بارے سلف میں اختلاف رہا ہے کہ کیا زمین ذاتی و صفاتی دونوں اعتبار سے تبدیل ہو

❶ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب صفات المنافقين، باب في البعث والنشور وصفة (6987) والترمذي، كتاب تفسير القران، باب ومن سورة ابراهيم (3121)

❷ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب في البعث والنشور و صفة الأرض يوم القيامة (2798) والترمذي، كتاب التفسير القران، باب ومن سورة ابراهيم (3121)

گی یا فقط صفاتی اعتبار سے تو حدیث کے مطابق اول الذکر بات ہی راجح ہے (دیکھیے تفسیر جلالین)

[88]..... بَاب فِي وُرُودِ النَّارِ
آگ پروارد ہونے کا بیان

2852۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ..........

عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ مُرَّةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ مِنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا فَحَدَّثَنِي أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُونَ عَنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ فَأَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهِ)). [1]

سعدی کہتے ہیں میں نے مرۃ سے اللہ عزوجل کے اس قول کے متعلق ''وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا'''' پوچھا تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن مسعود نے ان کو بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ آگ میں داخل ہوں گے پھر اپنے اعمال کے مطابق اس سے نکلیں گے پہلے لوگ بجلی کی طرح، پھر تیز گھوڑے کی طرح، پھر سواری پر سوار کی طرح، پھر جس طرح آدمی دوڑتا ہے، پھر جس طرح آدمی چلتا ہے۔''

فوائد:...... سبھی لوگ آگ پر وارد ہوں گے اس سے مراد پل صراط پر سے گزرنا ہے جو کہ جہنم کے اوپر بچھایا جائے گا اور ہر ایک کے لیے اس پر سے گذرنا لازم ہوگا قرآن میں اسی طرف اشارۃ ہے (ان من احد الا واردھا) کہ ہر کوئی اس میں (یعنی جہنم) وارد ہونے والا ہے۔

[89]..... بَاب فِي ذَبْحِ الْمَوْتِ
موت کو ذبح کرنے کا بیان

2853۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يُؤْتَى بِالْمَوْتِ بِكَبْشٍ أَغْبَرَ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ وَيُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَرَوْنَ أَنْ

سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''موت کو خاکستری مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا۔ اسے جنت اور دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا اور کہا جائے گا اے جنت والو! وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے۔ پھر کہا جائے گا: اے دوزخ والو! وہ بھی سر اٹھا کر دیکھیں گے۔

[1] حسن: أخرجه الترمذي، كتاب تفسير القران، باب ومن سورة مريم (3159)

قَدْ جَاءَ الْفَرَجُ فَيُذْبَحُ وَيُقَالُ خُلُودٌ لَا مَوْتَ)). ❶

خیال کریں گے کہ کشادگی (کی کوئی راہ نکل) آئی ہے، تو مینڈھا ذبح کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا: "اب ہمیشگی ہے اور موت نہیں۔"

[90]..... بَاب فِي تَحْذِيرِ النَّارِ

دوزخ سے ڈرانے کا بیان

2854۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ..........

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ: ((أَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ أَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ أَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ)). فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتّٰى لَوْ كَانَ فِي مَقَامِي هٰذَا لَسَمِعَهُ أَهْلُ السُّوقِ حَتّٰى سَقَطَتْ خَمِيصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ. ❷

سیّدنا نعمان بن بشر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ خطبہ دیتے ہوئے فرماتے تھے: "میں نے تمہیں آگ سے ڈرا دیا ہے میں نے تمہیں آگ سے ڈرا دیا ہے میں نے تمہیں آگ سے ڈرا دیا ہے وہ کہتے رہے حتی کہ اگر وہ میری اس جگہ ہوتے تو بازار والے بھی سن لیتے۔ حتی کہ آپ کی چادر آپ کے قدموں میں گر پڑی۔"

[91]..... بَاب فِيمَنْ قَالَ إِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي بِالنَّارِ

اس شخص کے متعلق جس نے کہا: جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا ڈالنا

2855۔ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ..........

أَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((كَانَ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَكَانَ لَا يَدِينُ لِلّٰهِ دِينًا وَإِنَّهُ لَبِثَ حَتّٰى ذَهَبَ مِنْهُ عُمُرٌ وَبَقِيَ عُمُرٌ فَعَلِمَ أَنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ

بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: "اللہ کا ایک بندہ تھا وہ اللہ کی بالکل عبادت نہ کرتا تھا وہ زندہ رہا حتی کہ اس کی کچھ عمر گزر گئی اور کچھ باقی رہی تو اسے خیال ہوا کہ اس نے کوئی نیکی اللہ کے ہاں جمع نہ کی

---

❶ حسن: أخرجه ابن ماجه، كتاب الزهد، باب صفة النار (4327)

❷ جيد: اخرجه البيهقي، كتاب الجمعة، باب رفع الصوف بالخطبة 3/207 مجمع الزوائد (3169)

عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا فَدَعَا بَنِيهِ فَقَالَ أَيُّ أَبٍ تَعْلَمُونِيْ قَالُوْا خَيْرُهُ يَا أَبَانَا قَالَ فَإِنِّيْ لَا أَدَعُ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مَالًا هُوَ مِنِّيْ إِلَّا أَخَذْتُهُ مِنْكُمْ أَوْ لَتَفْعَلُنَّ مَا آمُرُكُمْ قَالَ فَأَخَذَ مِنْهُمْ مِيثَاقًا وَرَبِّي قَالَ أَمَّا أَنَا إِذَا مُتُّ فَخُذُوْنِيْ فَأَحْرِقُوْنِيْ بِالنَّارِ حَتّٰى إِذَا كُنْتُ حُمَمًا فَدُقُّوْنِيْ ثُمَّ اذْرُوْنِيْ فِي الرِّيْحِ قَالَ فَفَعَلُوا ذٰلِكَ بِهِ وَرَبِّ مُحَمَّدٍ حِينَ مَاتَ فَجِيءَ بِهِ أَحْسَنَ مَا كَانَ قَطُّ فَعُرِضَ عَلَى رَبِّهِ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى النَّارِ قَالَ خَشْيَتُكَ يَا رَبِّ قَالَ إِنِّيْ أَسْمَعُكَ لَرَاهِبًا قَالَ فَتِيبَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد يَبْتَئِرُ يَدَّخِرُ)) . ❶

اس نے اپنے بیٹوں کو بلایا اور پوچھا: مجھے کس طرح کا باپ سمجھتے ہو؟ انہوں نے کہا: ''ہم آپ کو اچھا باپ جانتے ہیں۔'' اس نے کہا: میں اپنا سارا مال تم سے لے لوں گا ورنہ وہ کام کرو جو تمہیں حکم دوں' آپ نے فرمایا: ''میرے رب کی قسم! اس نے ان سے وعدہ لیا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ سے جلا دینا۔ حتی کہ جب میں کوئلہ ہو جاؤں تو کوٹ کر ہوا میں اڑا دینا' آپ نے فرمایا: ''محمد کے رب کی قسم! جب وہ مر گیا تو انہوں نے ایسا ہی کیا پھر وہ اچھا بنا کر لایا گیا اور اپنے رب کے سامنے پیش کیا گیا تو فرمایا: ''تجھے جلائے جانے پر کس بات نے آمادہ کیا؟ اس نے کہا: ''اے رب! تیرے خوف نے۔'' فرمایا: ''میں تجھے خوفزدہ سمجھتا ہوں' اور اسے بخش دیا گیا۔ ابو محمد کہتے ہیں ''یَبْتَئِرُ'' ذخیرہ کرنے کو کہتے۔

فوائد:...... یہ رحمت الٰہی کی بہت بڑی دلیل وعلامت ہے لیکن ایسے واقعات کو اپنی عملی کوتاہی پر دلیل بنا لینا غلط اور عمل رسول ﷺ اور عمل صحابہ رضی اللہ عنہم کے برعکس ہے۔

[92]..... بَاب دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ

بلی کی وجہ سے دوزخ میں جانے والی عورت کا بیان

2856- أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنْبَأَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ فَقِيلَ لَا أَنْتِ أَطْعَمْتِيهَا وَسَقَيْتِيهَا وَلَا أَنْتِ أَرْسَلْتِهَا فَتَأْكُلَ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ . ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت بلی کی وجہ سے دوزخ میں گئی۔'' کہا گیا: ''تو نے اسے کھلایا نہ پلایا نہ ہی چھوڑا کہ وہ خود زمین کے حشرات کھا لیتی۔''

❶ جيد: أخرجه احمد5/5والطبراني في الكبير423/19(1076-1077)

❷ صحيح: أخرجه البخاري، كتاب المساقاة، باب فضل سقي الماء(2365) ومسلم، كتاب السلام، باب تحريم قتل الهرة(2242)

[93]..... بَاب فِي شِدَّةِ عَذَابِ أَهْلِ النَّارِ

اہل دوزخ کو شدید عذاب ہونے کا بیان

2857۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ بْنِ مِقْلَاصٍ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَكُنْيَتُهُ أَبُو يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ دَرَّاجًا أَبَا السَّمْحِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الْهَيْثَمِ يَقُولُ ....

سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ تِنِّينًا تَنْهَشُهُ وَتَلْدَغُهُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَلَوْ أَنَّ تِنِّينًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ خَضْرَاءَ)). ❶

سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کافر پر اس کی قبر میں ننانوے سانپ مسلط کئے جائیں گے جو اسے قیامت تک مسلسل کاٹتے اور ڈستے رہیں گے اگر ان میں سے ایک زمین پر پھونک مار دے تو سبزہ نہ اگے۔''

[94]..... بَاب فِي أَوْدِيَةِ جَهَنَّمَ

دوزخ کی وادیوں کا بیان

2858۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ بْنُ سِنَانٍ..........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى بِلَالِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَاكَ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي جَهَنَّمَ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ هَبْهَبُ يَسْكُنُهُ كُلُّ جَبَّارٍ)). فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ. ❷

محمد بن واسع کہتے ہیں میں بلال بن ابوبردۃ رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور اسے کہا کہ: ''تمہارے والد نے اپنے والد سے نقل کر کے مجھ سے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دوزخ میں ایک وادی ہے جس کا نام 'ہبہب' ہے اس میں سرکش لوگ رہیں گے تم ان میں شامل ہونے سے بچنا۔''

[95]..... بَاب مَا يُخْرِجُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِهِ

وہ لوگ جنہیں اللہ اپنی رحمت سے دوزخ سے آزاد کر دے گا

2859۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ

---

❶ ضعیف: جب کہ مسند موصلی (6644) میں اس کا شاہد بھی ہے۔

❷ ضعیف: أخرجه ابو نعيم في الحلية 256/2 والحاكم 596/4-597

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَمَّا أَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُ النَّارِ فَإِنَّهُمْ لَا يَمُوتُونَ فِي النَّارِ وَأَمَّا نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَإِنَّ النَّارَ تُصِيبُهُمْ عَلَى قَدْرِ ذُنُوبِهِمْ فَيُحْرَقُونَ فِيهَا حَتّٰى إِذَا صَارُوا فَحْمًا أُذِنَ فِي الشَّفَاعَةِ فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَيُنْشَرُونَ عَلَى أَنْهَارِ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يُفِيضُوا عَلَيْهِمْ مِنَ الْمَاءِ قَالَ فَيُفِيضُونَ عَلَيْهِمْ فَتَنْبُتُ لُحُومُهُمْ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ)). ❶

سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کچھ لوگ قطعی دوزخی ہیں انہیں وہاں موت نہ آئے گی کچھ ایسے ہوں گے کہ اپنے گناہوں کے موافق وہاں جلتے رہیں گے حتی کہ وہ کوئلہ ہو جائیں گے تو شفاعت کی اجازت دی جائے گی تو دوزخ سے جوق در جوق نکالے جائیں گے پھر وہ جنت کی نہروں میں غوطے لگائیں گے جنتیوں سے کہا جائے گا: ان پر پانی بہاؤ تو وہ اُن پر بہائیں گے ان کا گوشت ایسے اگے گا جیسے سیلاب کے کیچڑ میں دانہ اگتا ہے۔“

[96]..... بَاب فِي أَبْوَابِ الْجَنَّةِ

جنت کے دروازوں کا بیان

2860۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي صَادِقٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ)). ❷

سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔“

[97]..... بَاب مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَا يَبْؤُسُ

جنتی شخص ہمیشہ خوش رہے گا اور محتاج نہ ہوگا

2861۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الإيمان، باب اثبات الشفاعة (458) وابن ماجه، كتاب الزهد، باب ذكر الشفاعة (4309)

❷ حسن: أخرجه الطرابى فى الكبير 10/254 (10479) وذكره المنذرى فى الترغيب والترهيب 4/89

((مَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لَا يَبْؤُسُ لَا تَبْلَى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ فِي الْجَنَّةِ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ)) . ❶

''جو شخص جنت میں داخل ہوگا ہمیشہ خوش رہے گا اور کبھی محتاج نہ ہوگا نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ جوانی ختم ہوگی اس کے لئے جنت میں وہ چیزیں ہوں گے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی کے دل میں اس کا خیال گذرا۔''

[98]..... بَاب لَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

جنت میں کوڑا بھر جگہ تمام دنیا سے بہتر ہونے کا بیان

2862۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ ﴿ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾ الْآيَةَ . ❷

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں کوڑا بھر جگہ تمام دنیا سے بہتر ہے دلیل چاہو تو یہ آیت پڑھو: ''ہر نفس موت چکھنے والا ہے، اور قیامت کے دن تم اپنے اجر پورے دیئے جاؤ گے پس جو جہنم کی آگ سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہو گیا۔''

(آل عمران: ۱۸۵)

[99]..... بَاب فِي بِنَاءِ الْجَنَّةِ

جنت کی عمارت کا بیان

2863۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سَعْدَانَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِي مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُدِلَّةَ ....

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ: ((لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ مِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا الْيَاقُوتُ وَاللُّؤْلُؤُ وَتُرَابُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: یا رسول اللہ! جنت کے مکان کس طرح کے ہوں گے آپ نے فرمایا: ''اس کی ایک اینٹ سونے کی ہوگی اور ایک چاندی کی اور اس کا گارا نفیس کستوری کا ہوگا۔ اور اس کی کنکریاں یاقوت اور موتی ہوں گے اور اس کی مٹی زعفران ہوگی۔ جو شخص

❶ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب الجنة، باب دوام نعيم أهل الجنة(7085)

❷ صحيح: أخرجه البخاري، كتاب الجهاد، باب الغدوة والروحة في سبيل الله......(2793) والترمذي، كتاب التفسير، باب ومن سورة آل عمران(3013)

يَـخْـلُـدُ فِيهَـا يَـنْـعَـمُ لَا يَبْؤُسُ لَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهُمْ)). ❶

اس میں داخل ہوگا وہ اسی میں ہمیشہ رہے گا وہ خوش رہے گا کبھی محتاج نہیں ہوگا۔ نہ ہی ان کی جوانی ختم ہوگی اور نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے۔''

[100]..... بَاب فِي جَنَّاتِ الْفِرْدَوْسِ

جنت الفردوس کا بیان

2864۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو قُدَامَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ..........

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((جَنَّاتُ الْـفِـرْدَوْسِ أَرْبَـعٌ ثِـنْتَـانِ مِـنْ ذَهَـبٍ حِلْيَتُهُـمَـا وَآنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَثِنْتَانِ مِـنْ فِضَّةٍ حِلْيَتُهُمَا وَآنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَلَيْـسَ بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلٰى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهِ فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ وَهَذِهِ الْأَنْهَارُ تَشْخُبُ مِنْ جَـنَّـاتِ عَدْنٍ فِي جَوْبَةٍ ثُمَّ تَصَـدَّعُ بَعْدُ أَنْهَـارًا)). قَـالَ: عَبْـدُ الـلّٰـهِ جَوْبَةٌ مَـا يُجَابُ عَنْهُ الْأَرْضُ. ❷

سیّدنا ابو بکر بن عبداللہ بن قیس اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت الفردوس کی چار اقسام ہیں: دو قسم کی وہ ہیں کہ ان کے زیور، برتن اور تمام چیزیں سونے کی ہوں گی اور دو قسم کی وہ ہیں کہ ان کے زیور، برتن اور تمام چیزیں چاندی کی ہوں گی۔ اور عدن کی جنتوں میں لوگوں کے اپنے ربّ کو دیکھنے میں کوئی چیز بھی حائل نہیں ہوگی سوائے اس کبریائی کی چادر کے جو اللہ تعالیٰ کے چہرہ پر ہوگی اور یہ نہریں جنت عدن سے ایک گڑھے کی شکل میں پھوٹتی ہیں، پھر بعد میں نہریں بن جاتی ہیں عبداللہ کہتے ہیں کہ ''جوبۃ'' گڑھے کو کہتے ہیں۔

فوائد:...... جنت الفردوس یہ عرش کے نیچے سب سے اعلیٰ جنت ہے یہیں سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں اور اول درجے کے مومنین کو یہاں ٹھہرایا جائے گا اس لیے اللہ سے جب بھی مانگی جنت الفردوس ہی مانگی جائے (فاذا سالتم الله فا سئلوهُ الفردوس) (ترمذی)

---

❶ جید: أخرجه الترمذی، کتاب صفة الجنة، باب صفة الجنة (2526)

❷ متفق علیه: أخرجه البخاری، کتاب الرقاق، باب من نوقش الحساب عذب (6539-6540) ومسلم، کتاب الزکاة، باب (20) الحدیث (2345)

[101]..... بَاب فِي أَوَّلِ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ

جنت میں پہلے داخل ہونے والے گروہ کا بیان

2865- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ مِنَ الْجَنَّةِ مِنْ أُمَّتِي عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَحْسَنِ كَوْكَبٍ إِضَاءَةً فِي السَّمَاءِ)) فَقَامَ عُكَّاشَةُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ: ((سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ)). [1]

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کی سب سے پہلی جماعت جو جنت میں جائے گی وہ ایسی ہوگی جیسے چودھویں رات کا چاند' پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہوں گے۔ وہ ایسے ہوں گے جیسے عمدہ ستارہ آسمان میں روشن ہو۔“ تو عکاشہ نے کھڑے ہو کر کہا: ”یا رسول اللہ! دعا کیجئے اللہ مجھے بھی ان سے کر دے۔“ آپ نے فرمایا: ”یا اللہ! اسے ان لوگوں سے کر دے۔“ پھر دوسرے نے کھڑے ہو کر کہا: ”یا رسول اللہ! دعا کیجئے اللہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔“ آپ نے فرمایا: ”عکاشہ تم سے سبقت لے گیا۔“

[102]..... بَاب مَا يُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا

جنت میں داخلہ کے وقت جنتیوں سے کہے جانے والے کلمات کا بیان

2866- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَغَرِّ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : ﴿ وَنُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ ﴾ قَالَ ((نُودُوا صِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا وَانْعَمُوا فَلَا تَبْؤَسُوا وَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا وَاخْلُدُوا فَلَا تَمُوتُوا)). [2]

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ”آواز دی جائے گی یہ تمہاری جنت ہے جس کا تمہیں وارث بنایا گیا۔“ اس آیت کے متعلق نبیؐ نے فرمایا: ”انہیں کہا جائے گا: تندرست رہو بیمار نہ ہو' خوش رہو محتاج نہ ہو' جوان رہو بوڑھے نہ ہو' ہمیشہ رہو تمہیں موت نہ آئے۔“

---

[1] متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب بدء الخلق، باب صفة الجنة و أنها مخلوقة(3254) و مسلم، كتاب الجنة، باب اول زمرة تدخل الجنة(7078)

[2] صحيح بشواهده: أخرجه احمد 95/3 و مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها ،باب صفة الجنة و أهلها(2837) و الترمذى فى التفسير، باب و من سورة الزمر(3241)

[103]..... بَاب فِي أَهْلِ الْجَنَّةِ وَنَعِيمِهَا

اہل جنت اور اس کی نعمتوں کا بیان

2867۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عُقْبَةَ الْمُحَلِّمِيِّ قَالَ ....

سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُعْطَى قُوَّةَ مِائَةِ رَجُلٍ فِي الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْجِمَاعِ وَالشَّهْوَةِ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ تَكُونُ مِنْهُ الْحَاجَةُ قَالَ: ((يَفِيضُ مِنْ جِلْدِهِ عَرَقٌ فَإِذَا بَطْنُهُ قَدْ ضَمَرَ)). [1]

سیّدنا زید بن ارقم کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنتیوں میں سے ایک آدمی کو کھانے پینے، صحبت اور شہوت میں سو آدمیوں کی قوت دی جائے گی۔'' ایک یہودی نے کہا: ''جو شخص کھائے پیئے گا اسے قضائے حاجت ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''اس کے جسم سے پسینہ بہے گا اسی سے اس کا پیٹ سمٹ جائے گا۔''

فوائد:...... (۱) جنت کی خصوصی و اعلیٰ نعمتوں میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی سو جوانوں جتنی طاقت کا حاصل ہوگا (۲) جنتی پیشاب و پاخانے کی حاجت سے مبترا ہونگے۔

2868۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَهْلُ الْجَنَّةِ شَبَابٌ جُرْدٌ مُرْدٌ كُحْلٌ لَا تَبْلَى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ)). [2]

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''جنتی جوان ہوں گے ان کے جسم پر نہ بال ہوں گے اور نہ داڑھی مونچھیں، سرمئی آنکھوں والے، ان کے کپڑے بھی پرانے نہ ہوں گے اور نہ ان کی جوانی ختم ہوگی۔''

2869۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ....

---

[1] صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها، باب صفات الجنة وأهلها (8076) والترمذى، كتاب تفسير القران، باب من سورة الزمر (3246)

[2] حسن: أخرجه الترمذى، كتاب صفة الجنة، باب ثياب أهل الجنة (2539) والطبرانى فى الصغير 140/2

أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا قِيلَ لِأَبِي عَاصِمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَعَمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ لَا يَبُولُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتَمَخَّطُونَ وَيَكُونُ ذٰلِكَ مِنْهُمْ جُشَاءً يَأْكُلُونَ وَيَشْرَبُونَ وَيُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالْحَمْدَ كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفَسَ . ❶

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ابو عاصم سے کہا گیا: ''کیا نبی ﷺ نے اسی طرح فرمایا؟ انہوں نے کہا: ''جی ہاں' جنتی نہ پیشاب کریں گے اور نہ ناک صاف کریں گے اور نہ ہی پاخانہ کریں گے۔ ان سب کے بدلہ صرف ڈکار لیں گے کھائیں گے اور پئیں گے۔ ان کے دل میں سبحان اللہ اور الحمدللہ اس طرح ڈال دیا جائے گا۔ جیسا سانس لینا ان کے دل میں ڈالا گیا ہے۔''

[104]..... بَاب مَا أَعَدَّ اللّٰهُ لِعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ

اللہ کی اپنے نیک بندوں کے لیے تیار کی ہوئی اشیاء کا بیان

2870۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَئُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [السجدة:١٧]. ❷

سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیز تیار کر رکھی ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا نہ ہی کسی کے دل میں ان کا خیال آیا۔ اگر اس کی دلیل چاہو تو یہ آیت پڑھو: ''کسی کے علم میں نہیں کہ مسلمانوں کے عمل کے بدلہ میں ان کے آنکھوں کی ٹھنڈک کی کیا کیا چیزیں چھپا کر رکھی گئی ہیں۔'' (السجدۃ: ۱۷)

[105]..... بَاب فِي أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا

ادنیٰ مرتبہ کے جنتی کا بیان

2871۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

❶ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب الجنة، باب صفات الجنة وأهلها (7081) وابو داؤد، كتاب السنة، باب في الشفاعة (4741)

❷ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب الجنة نعيمها، باب الجنة وصفة نعيمها وأهلها (7066)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا مَنْ يَتَمَنَّى عَلَى اللّٰهِ فَيُقَالُ لَهُ لَكَ ذَالِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ 1إِلَّا أَنَّهُ يُلَقَّى سِوٰى كَذَا وَكَذَا فَيُقَالُ لَهُ ذَالِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ)). قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَيُقَالُ لَهُ ذَاكَ وَعَشْرَةُ أَمْثَالِهِ)). ❶

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ادنیٰ مرتبہ کا جنتی وہ شخص ہو گا کہ اللہ سے کوئی خواہش کرے گا تو اس سے کہا جائے گا: تمہارے لئے یہ بھی ہے اور اس کی مثل اور بھی حتی کہ اس کے دل میں یہ بات ڈالی جائے گی کہ فلاں فلاں چیز مانگ، وہ مانگے گا تو اس سے کہا جائے گا۔ تیرے لئے یہ بھی ہے اور اس کی مثل اور بھی۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے کہا جائے گا:'' تیرے لئے یہ بھی ہے اس کے ساتھ دس گنا اور بھی۔''

فوائد:...... جنت کے سب سے ادنیٰ مکین کا یہ حال ہوگا کہ اسے اس کی مانگ کے مطابق ہر شے دی جائے گی حتی کہ اسے یاد کروا کر عطا کیا جائے گا اور جب اس کے مانگنے کی انتہا ہو جائے گی تب اللہ اسے دس گنا مزید عطا فرما دے گا تو مراتب کے فرق کے باوجود وہ ادنی مرتبے کا جنتی اپنے آپکو ہفت اقلیم کا شہنشاہ سمجھے گا لہٰذا کسی کا اعلیٰ رتبہ اس کے لیے حسرت و پشیمانی کا باعث نہیں ہو گا۔

[106]..... بَاب فِي غُرَفِ الْجَنَّةِ

جنت کے بالا خانے کا بیان

2872۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ ....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَائَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي السَّمَاءِ)). ❷

سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنتی جنت کے بالا خانوں کے اہل کو ایسے دیکھیں گے جیسے تم آسمان میں روشن ستارے کو دیکھتے ہو۔''

2873۔ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ فَحَدَّثَنِي ....

❶ حسن: أخرجه مسلم، كتاب الإيمان، باب معرفة طريق الرؤية (183)(130) والبخاري، كتاب اذان، باب فضل السجود (806)

❷ متفق عليه: اخرجه البخاري، كتاب الرقاق باب صفة الجنة والنار (6555) ومسلم، كتاب الجنة، باب ترائی أهل الجنة اهل العرف (2830)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: ((الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ فِي السَّمَاءِ الشَّرْقِيُّ وَالْغَرْبِيُّ)). ❶

سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: ''آسمان کا روشن ستارہ شرقی اورغربی ہے۔''

[107]..... بَاب فِي صِفَةِ الْحُورِ الْعِينِ
بڑی آنکھوں والی حوروں کا بیان

2874۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الْقُرْدُوسِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا فِي الْجَنَّةِ أَحَدٌ إِلَّا لَهُ زَوْجَتَانِ إِنَّهُ لَيَرَى مُخَّ سَاقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ سَبْعِينَ حُلَّةً مَا فِيهَا مِنْ عَزَبٍ)). ❷

سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ہر آدمی کے پاس دو بیویاں ہوں گی۔ ستر جوڑے لباس کے پہنے ہوئے ہوں گی۔ اوران کی پنڈلیوں سے اندر سے مخ (بھجا) نظر آئے گا،ان میں کوئی بھی بیوی کے بغیر نہ ہوگا۔''

[108]..... بَاب فِي خِيَامِ الْجَنَّةِ
جنت کے خیموں کا بیان

2875۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ..........

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ لِلْمُؤْمِنِ لَا يَرَاهُمُ الْآخَرُونَ)). ❸

سیّدنا عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت کا خیمہ اندر سے خالی موتیوں کا ہوگا جس کی لمبائی آسمان میں ساٹھ میل ہوگی۔ اس کے ہر کونے میں مومن کے گھر والے۔ یہ لوگ ایک دوسرے کو نہ دیکھیں گے۔''

---

❶ صحیح: سابقہ والی تخریج ہی ہے۔ ❷ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب احاديث الانبياء، باب خلق آدم وذريته (3327) ومسلم، كتاب الجنة ونعيمها، باب اول زمرة تدخل الجنة (7078)

❸ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب بدء الخلق، باب صفة الجنة (3243) ومسلم، كتاب الجنة، باب في صفة خيام الجنة (7087)

[109]..... بَاب فِي وَلَدِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

جنتیوں کی اولاد کا بیان

2876۔ اَخْبَرَنَا مُحَمّد بْن يَزِيْدَ وَالْقَوَارِيْرِیُّ عَنْ مُعاذِ بنِ هَشَّامٍ عَنْ اَبِیْ عَنْ عَامِرٍ اْلاَحْوَالِ عَنْ اَبِی الصِّدِّيْقِ النَّاجِیِّ......

عَنْ اَبِی السَّعِيْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا شْتَهَى الْوَلَدَ فِی الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسِنُّهُ فِی سَاعَةٍ كَمَا اشْتَهٰى.

سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''مومن جنت میں جب اولاد کی خواہش کرے گا۔ تو اس کی خواہش کے مطابق تھوڑی دیر میں حاملہ ہونا، جننا اور بڑھنا سب کچھ ہو جائے گا۔''

[110]..... بَاب فِي صُفُوفِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

جنتیوں کی صفوں کا بیان

2877۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ..........

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ أُرَاهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُونَ مِنْهَا أُمَّتِي وَأَرْبَعُونَ سَائِرُ النَّاسِ)). [1]

علقمہ بن مرثد سے روایت ہے کہتے ہیں: سیّدنا سلیمان میرا خیال ہے، اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنتیوں کی ایک سو بیس (۱۲۰) صفیں ہوں گی ان سے اسّی (۸۰) میری امت کی ہوں گی اور چالیس (۴۰) باقی لوگ ہوں گے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا کہ دو تہائی اہل جنت امت محمدیہ کے افراد ہوں گے۔

[111]..... بَاب فِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ جنت کی نہروں کا بیان

2878۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ..........

عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ

سیّدنا حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک دودھ کا سمندر ہے ایک شہد کا اور ایک شراب کا سمندر ہے۔ پھر اس

[1] صحيح: أخرجه الترمذي، كتاب صفة الجنة، باب ماجاء في وصف أهل الجنة(2546) وابن ماجه، كتاب الزهد، باب صفة أمة محمد صلعم(4389)

الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ)). ❶

سے اور نہریں نکلتی ہیں۔"

[112]..... بَاب فِي الْكَوْثَرِ

حوض کوثر کا بیان

2879- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ..........

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ﴾ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :((هُوَ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَّتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ يَجْرِي عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَطَعْمُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَمَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ)). ❷

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی: "ہم نے آپ کو حوض کوثر عطا کیا۔" (کوثر:۱) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوثر جنت میں ایک نہر ہے جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں۔ وہ موتی اور یاقوت پر بہتی ہے اس کی مٹی کستوری سے۔ زیادہ خوشبودار ہے اس کا ذائقہ شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس کا پانی برف سے زیادہ سفید ہے۔"

[113]......بَاب فِي أَشْجَارِ الْجَنَّةِ — جنت کے درختوں کا بیان

2880- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿ وَظِلٍّ مَمْدُودٍ ﴾ [الواقعه:۳۰]. ❸

سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سوار سو برس بھی چلے تو وہ ختم نہ ہو" اور اگر دلیل چاہئے ہو تو یہ آیت پڑھو: "اور لمبے لمبے سائے۔" (واقعہ:۳۰)

2881- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الضَّحَّاكِ قَالَ سَمِعْتُ......

---

❶ صحيح : أخرجه الترمذي، كتاب صفة الجنة، باب ماجاء في صفة انهار الجنة(2571)

❷ صحيح بشواهد : أخرجه الترمذي، كتاب التفسير، باب من سورة الكوثر(3361)وابن ماجه، كتاب الزهد، باب صفة الجنة(4334)

❸ متفق عليه : أخرجه البخاري، كتاب بدء الخلق باب في صفة الجنة وأنه مخلوقة(3252)ومسلم، كتاب الجنة، باب إن في الجنة شجرة يسير الراكب في ظلها مئة عام لا يقطعها(7067)

أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا هِيَ شَجَرَةُ الْخُلْدِ)). ❶

سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سوار ایک برس بھی چلے تو وہ ختم نہ ہو وہ دائمی درخت ہے۔''

[114]..... بَاب فِي الْعَجْوَةِ

عجوۃ کا بیان

2882۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبَّادٌ هُوَ ابْنُ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ..........

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ)) ❷

سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عجوۃ جنت کی کھجور ہے اور وہ زہر سے شفاء دیتی ہے۔''

فوائد:...... عجوۃ یہ حجاز کی بہترین کھجور ہے اور حدیث کے مطابق یہ زہر کا بہترین تریاق ہے اسی طرح روزانہ سات عدد عجوۃ کھجوروں کا کھانا یہ جادو کے دفیعے کے لیے بھی موثر ہے۔

[115]..... بَاب فِي سُوقِ الْجَنَّةِ

جنت کے بازار کا بیان

2883۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ....

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا)). قَالُوا وَمَا هِيَ قَالَ: ((كُثْبَانٌ مِنْ مِسْكٍ يَخْرُجُونَ إِلَيْهَا فَيَجْتَمِعُونَ فِيهَا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ رِيحًا فَتُدْخِلُهُمْ بُيُوتَهُمْ فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ لَقَدْ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَيَقُولُونَ لِأَهْلِيهِمْ مِثْلَ ذٰلِكَ)). ❸

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں ایک بازار ہے' لوگوں نے کہا: وہ کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس میں کستوری کے ٹیلے ہیں۔ لوگ وہاں جا کر جمع ہوں گے اللہ تعالیٰ ان پر ہوا بھیجے گا جس سے وہ اپنے گھروں میں داخل ہو جائیں گے۔ ان کے گھر والے ان سے کہیں گے: ہمارے بعد تمہارا حسن بڑھ گیا ہے' اور وہ اپنے گھر والوں سے یوں کہیں گے۔

❶ صحیح: سابقہ مکرر ہے۔

❷ صحيح: أخرجه الترمذي، كتاب الطب، باب ماجاء في الكماة والعجوة (2066) واحمد 511/5

❸ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب الجنة ونعيمها، باب في سوق الجنة (7075)

2884۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ ....

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ. ❶

سیدنا انس نبی ﷺ سے پہلی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[116]..... بَاب حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ
جنت مشقتوں سے گھری ہوئی ہے

2885۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ ....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : ((حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ)). ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت نفسانی مشقات سے گھری ہوئی ہے اور دوزخ نفسانی خواہشات سے گھری ہوئی ہے۔“

فوائد:..... حصول جنت کے لیے آسائشوں کو خیر باد کہنا مشقتوں کے درپے ہونا لازم ہے کیونکہ جان کو مصیبت میں ڈال کر ہی کچھ حاصل ہوتا ہے جب کہ اس کے برعکس نفس کی خواہشوں کو پورا کرنے اور لطف ولذت کی تگ ودو یہ آدمی کو جہنم کا ایندھن بنانے کا باعث ہے۔

[117]..... بَاب فِي دُخُولِ الْفُقَرَاءِ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ
غرباء کا امیروں سے پہلے جنت میں داخل ہونے کا بیان

2886۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَيْنَا أَنَا قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَلْقَةٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ قُعُودٌ إِذْ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَعَدَ إِلَيْهِمْ فَقُمْتُ إِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَهُمْ: ((لِيُبْشِرْ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ بِمَا

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دفعہ میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور غریب مہاجرین کا ایک حلقہ بھی تھا۔ نبی ﷺ تشریف لائے اور ان کے ساتھ بیٹھ گئے۔ میں بھی اٹھ کر ان کے پاس چلا گیا' نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ”غریب مہاجرین کو خوشخبری ہو۔ جو ان کے چہروں

---

❶ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❷ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب الجنة ونعيمها، باب صفة الجنة (7061) والترمذي، كتاب صفة الجنة، باب ماجاء حفت الجنة بالمكاره وحفت النار بالشهوات (2559)

يَسُرُّ وُجُوهَهُمْ فَإِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِأَرْبَعِينَ عَامًا)). قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَلْوَانَهُمْ أَسْفَرَتْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ. ❶

پر خوشی لائے؛ کیونکہ وہ امیروں سے چالیس برس پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔" عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا ان کے رنگ چمکنے لگے۔ حتی کہ مجھے خواہش ہوئی کہ میں بھی اس کے ساتھ ہوتا۔

فوائد:...... فقراء چونکہ محرومیوں کا شکار رہے ہونگے ان کے پاس حساب دینے کے لیے کچھ ہوگا ہی نہیں چنانچہ وہ اغنیاء سے قبل فارغ ہوکر جنتوں کے وارث بن جائینگے اسی لیے یہ دعا کرنی چاہیے "اللهم احيني مسكينا و امتني مسكينا وا حشرني في ذمرتي المساكين" اے اللہ مجھے مسکین ہی زندہ رکھنا مسکین ہی مارنا اور (قیامت کو) مسکینوں کے زمرے میں ہی اکٹھا کرنا۔

[118]..... بَاب فِي نَفَسِ جَهَنَّمَ
دوزخ کا سانس لینے کا بیان

2887۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ: يَا رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ)). ❷

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دوزخ نے اپنے رب سے شکایت کی کہ: اے میرے رب! میرے ایک حصہ نے دوسرے حصے کو کھا لیا تو اللہ نے اسے دو سانسوں کی اجازت دی ایک سانس گرمی میں اور ایک سردی میں، اسی وجہ سے تمہیں سخت گرمی اور سخت سردی کی تکلیف پہنچتی ہے۔"

2888۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ. ❸

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سابق حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

---

❶ صحيح: اس میں عبداللہ بن صالح ضعیف ہے لیکن اس کی متابعت عبداللہ بن وہب کے ساتھ موجود ہے۔ أخرجه ابو نعيم في الحلية 5/137 وابن حبان في صحيحه (277)

❷ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الإبراد بالظهر في شدة الحر (1400)

❸ اسناده حسن: جب کہ سابقہ حدیث ہی مکرر ہے۔

[119]..... بَاب فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ نَارُكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِنْ كَذَا جُزْئًا

نبی ﷺ کے قول: تمہاری آگ اتنے حصوں کا ایک حصہ ہے اس کا بیان

2889۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا الْهَجَرِيُّ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ نَارَكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْئًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ)). ❶

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری یہ آگ دوزخ کی آگ کے ستر حصوں کا ایک حصہ ہے۔''

[120]..... بَاب فِي أَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا

ہلکے عذاب والے دوزخی کا بیان

2890۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَهْوَنُ النَّاسِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ)). ❷

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''سب سے ہلکا عذاب اس شخص کا ہوگا جو آگ کی دو جوتیاں پہنے ہوئے ہوگا جن سے اس کا دماغ کھولتا ہوگا۔''

فوائد:...... اس سے مراد آپ ﷺ کے چچا ابو طالب ہیں جن کو آپ ﷺ کی حمایت ونصرت کی بناء پر اس ہلکے عذاب سے دوچار کیا جائے گا لیکن وہ ایسا محسوس کرے گا کہ اسے سب سے سخت عذاب دیا جا رہا ہے۔

[121]..... بَاب قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿هَلْ مِنْ مَزِيدٍ﴾

اللہ تعالیٰ کے فرمان ''کیا کچھ اور زیادہ بھی'' کا بیان

2891۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يُلْقَى فِي النَّارِ أَهْلُهَا وَتَقُولُ:

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دوزخی دوزخ میں ڈالے جائیں گے وہ کہے گی: ''کیا اور

---

❶ صحیح: أخرجه مسلم، کتاب الجنة ونعیمها، باب فی شدة حر نار جهنم وبعد قعرها......(7094)

❷ حسن: أخرجه احمد 2/432 وابن ابی شیبه 13/157(15979)

هَـلْ مِنْ مَزِيدٍ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ ثَـلَاثًا حَتّٰى يَـأْتِيَهَـا رَبُّهَا فَيَضَعَ قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتُزْوَى وَتَقُولُ قَطْ قَطْ قَطْ)). ❶

کچھ بھی ہے؟ کیا اور کچھ بھی ہے؟ تین بار کہے گی حتی کہ اس کا رب تعالیٰ اس کے پاس آئے گا اپنا قدم اس پر رکھے گا تو وہ سمٹنے لگے گی اور کہے گی: ''بس، بس، بس۔''



❶ متفق علیه: أخرجه البخاری، کتاب التفسیر، باب (وتقول هل من مزید) (4850) ومسلم، کتاب الجنة ونعیمها، باب النار یدخلها الجبارون (7104)

۲۱...... ومن كتاب الفرائض

علم میراث کے بیان میں

"فرائض" یہ فرض کی جمع ہے اس سے مراد اللہ کا بندوں پر مقرر کیا ہوا قانون ہے (المنجد:40) شرعی طور پر یہ ایسے اموال یا حقوق ہیں جنہیں میت کے چھوڑ جانے کی وجہ سے شرعی وارث ان کا مستحق قرار پاتا ہے۔ فرائض کو میراث سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے جو کہ فی الحقیقت ایک ہی ہیں۔

[1]..... بَاب فِي تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ

مسائل وراثت سیکھنے کا بیان

2892۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ ....

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَاللَّحْنَ وَالسُّنَنَ كَمَا تَعَلَّمُونَ الْقُرْآنَ . ❶

سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم میراث، صحت اغلاط اور سنتیں اس طرح سیکھو جس طرح تم قرآن سیکھتے ہو۔"

فوائد:...... (۱) علم الفرائض ایک اہم علم ہے لیکن جس قدر یہ اہم ہے اسی قدر اسے قابو رکھنا مشکل ہے لہٰذا بہت کم اہل علم ایسے ملیں گے جو علوم دینیہ کے ساتھ ساتھ فرائض، میراث کے فن سے بہرہ ور ہوں یہی وجہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس جانب خصوصاً راغب کر رہے ہیں (۲) اسی طرح قرآن وحدیث کو سمجھنے کے لیے لغت کو سیکھنا لازم ہے کیونکہ جب تک معلوم نہ ہو یہ لفظ اس دور میں کس معنی ومفہوم میں استعمال ہوتا تھا تب تک قرآن وحدیث کا مفہوم سمجھنا دشوار ہے (۳) سنت کی تعلیم کا رجحان دور صحابہ میں بھی بدرجہ اتم موجود تھا اور ان کے بعد اسی طرح یہ مسلسل ذوق وشوق سے سیکھی جاتی رہی ہے چونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم اس کی

---

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 459/10(9975) والبیهقی فی الفرائض، باب الحث علی تعلیم الفرائض 209/6

اہمیت سے آگاہ تھے اور جانتے تھے کہ سنت کے بغیر قرآن کا سمجھنا دشوار و ناممکن ہے لہٰذا انہوں نے اس کے سیکھنے وسکھانے میں بھرپور توانائیاں صرف کیں (واللہ المستعان)

2893- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ..........

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ: عُمَرُ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ فَإِنَّهَا مِنْ دِينِكُمْ . ❶

ابراہیم کہتے ہیں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''علم وراثت سیکھو کیونکہ وہ تمہارے دین میں شامل ہے۔''

2894- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى..........

حَدَّثَنَا يُوسُفُ الْمَاجِشُونُ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَوْ هَلَكَ عُثْمَانُ وَزَيْدٌ فِي بَعْضِ الزَّمَانِ لَهَلَكَ عِلْمُ الْفَرَائِضِ لَقَدْ أَتَى عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ وَمَا يَعْلَمُهَا غَيْرُهُمَا . ❷

یوسف ماجشون کہتے ہیں کہ ابن شہاب نے کہا: ''اگر ایک زمانہ میں عثمان اور زید فوت ہو جاتے تو وراثت کا علم ضائع ہو جاتا۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آیا ہے کہ ان دونوں کے علاوہ کوئی بھی ایک علم المیراث نہ جانتا تھا۔''

فوائد:...... (۱) علم الفرائض چونکہ کثرت اہتمام کا متقاضی ہے اس کی محافظت پر دوام کی ضرورت ہے یہی وجہ ہے کہ اس علم کے ماہر ہر دور میں کم رہے ہیں۔ (۳) فرائض کے مسئلے میں ان دو بزرگ صحابہ رضی اللہ عنہما کی بات کو ترجیح حاصل ہوگی۔

2895- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ..........

عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَالْفَرَائِضَ فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يَفْتَقِرَ الرَّجُلُ إِلَى عِلْمٍ كَانَ يَعْلَمُهُ أَوْ يَبْقَى فِي قَوْمٍ لَا يَعْلَمُونَ . ❶

قاسم کہتے ہیں، عبداللہ نے کہا: ''قرآن اور علم وراثت سیکھو کیونکہ قریب ہے آدمی ایسے علم کا محتاج ہوگا جسے وہ جانتا تھا۔ یا وہ ایسی قوم میں رہ جائے گا جو جاہل ہوں گے۔''

2896- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ قَالَ ....

---

❶ منقطع ضعيف: أخرجه ابن ابى شيبه 11/234(11081) والبيهقى فى الفرائض، باب الحث على تعليم الفرائض 6/209

❷ مقطوعا صحيح: أخرجه البيهقى فى الفرائض، باب ترجيح قول زيد بن ثابت على قول غيره من الصحابه h فى علم الفرائض 6/210

❸ صحيح بشواهد: أخرجه ابن منصور(3) ومجمع الزوائد(7232)

قَالَ أَبُو مُوسَى مَنْ عَلِمَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يَعْلَمِ الْفَرَائِضَ فَإِنَّ مَثَلَهُ مَثَلُ الْبُرْنُسِ لَا وَجْهَ لَهُ أَوْ لَيْسَ لَهُ وَجْهٌ. ❶

ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ: ''جس نے قرآن پڑھا اور مسائل میراث نہ پڑھے اس کی مثال ایسی چادر کی ہے جس کا چہرہ نہ ہو۔''

2897۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِعَلْقَمَةَ مَا أَدْرِي مَا أَسْأَلُكَ عَنْهُ قَالَ أَمِتْ جِيرَانَكَ. ❷

ابراہیم سے مروی ہے کہ میں نے علقمہ سے کہا: ''میری سمجھ میں نہیں آتا میں تجھ سے کس چیز کے متعلق پوچھوں؟'' انہوں نے کہا: ''اپنے پڑوسیوں کو مار ڈالو۔''

فوائد:...... ''أَمِتْ جِيرَانَكَ'' سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی سوال ذہن میں نہیں آ رہا ہے تو پڑوسیوں کے افراد بارے تو تمہیں علم ہی ہوگا لہٰذا یہ پوچھ سکتے ہو کہ ایک آدمی فوت ہو جاتا ہے اس کے چار بچے ہیں ایک بیوی، والدین حیات ہیں اس کی میراث کس طرح تقسیم ہوگی یعنی پڑوسی کو فوت تصور کر کے اس کے لیے میراث کی تقسیم بارے پوچھ لو۔ واللہ اعلم۔

2898۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ الْهَمْدَانِيِّ ....

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالطَّلَاقَ وَالْحَجَّ فَإِنَّهُ مِنْ دِينِكُمْ. ❸

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''وراثت طلاق اور حج کے مسائل سیکھو کیونکہ وہ تمہارے دین میں شامل ہیں۔''

2899۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيرٍ ....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانُوا يُرَغِّبُونَ فِي تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ وَالْفَرَائِضِ وَالْمَنَاسِكِ. ❹

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''لوگ قرآن، وراثت اور حج کے مسائل سیکھنے کی ترغیب دیتے تھے۔''

فوائد:...... مناسک حج سے بھی چونکہ کبھی کبھار یا زندگی میں ایک بار واسطہ پڑتا ہے اس لیے ان کے سیکھنے کی طرف دھیان نہیں دیا جاتا یا سیکھ کر بھلا دیا جاتا ہے۔ اسی لیے مناسک کا خصوصی تذکرہ آیا ہے۔

2900۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ....

---

❶ ضعيف: أخرجه ابن ابی شيبه 11/234(11082)

❷ صحيح: أخرجه ابن ابی شيبه 11/236(11090) والبيهقی فی الفرائض، باب الحث علی تعليم الفرائض 6/209

❸ منقطع ضعيف: أخرجه البيهقی، فی الفرائض، باب الحث علی تعليم الفرائض 6/209

❹ صحيح:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَتَعَلَّمِ الْفَرَائِضَ فَإِنْ لَقِيَهُ أَعْرَابِيٌّ قَالَ يَا مُهَاجِرُ أَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَإِنْ قَالَ نَعَمْ قَالَ تَفْرِضُ فَإِنْ قَالَ نَعَمْ فَهُوَ زِيَادَةٌ وَخَيْرٌ وَإِنْ قَالَ لَا قَالَ فَمَا فَضْلُكَ عَلَيَّ يَا مُهَاجِرُ ؟ ❶

عبداللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''جس نے قرآن پڑھا وہ میراث کا علم بھی سیکھے کیونکہ اگر اسے کوئی دیہاتی ملے اور کہے: ''اے مہاجر! کیا تو نے قرآن پڑھا ہے؟ اگر وہ کہے جی ہاں' تو پھر وہ اس سے کہے کیا تو علم میراث کا علم رکھتا ہے تو وہ کہے نہیں تو وہ دیہاتی اس کو کہے گا: ''اے مہاجر! تجھے مجھ پر کیا فضیلت ہے؟''

2901۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ.........

عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْنَا مَسْرُوقًا كَانَتْ عَائِشَةُ تُحْسِنُ الْفَرَائِضَ قَالَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ لَقَدْ رَأَيْتُ الْأَكَابِرَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ يَسْأَلُونَهَا عَنِ الْفَرَائِضِ . ❷

مسلم کہتے ہیں ہم نے سیّدنا مسروق رضی اللہ عنہ سے پوچھا: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اچھی طرح مسائل میراث جانتی تھیں؟ انہوں نے کہا: ''مجھے اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے صحابہ کو دیکھا کہ وہ وراثت کے متعلق سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھتے تھے۔''

فوائد:...... (۱) عائشہ رضی اللہ عنہا فرائض کی ماہر تھیں بیشتر صحابہ رضی اللہ عنہم آپ سے استفادہ کیا کرتے تھے۔

(۲) ثیبہ شوہر دیدہ عورتوں سے شادی کے بعد کنواری اور نوعمر ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے شادی میں ایک یہ بھی حکمت تھی کہ بہت سے مسائل جوانسان کو گھریلو زندگی میں پیش آتے ہیں اور بسا اوقات ان کے پوچھنے کی نوبت نہیں آتی تو ایسے مسائل کو گھریلو عورت ہو جو اچھی طرح یاد رکھے اور لوگوں کو آگاہ کر سکے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ ذمہ داری بخوبی نبھائی (رضی اللہ عنہا ارضاها)

[2]..... بَاب مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ
اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرنے والے شخص کا بیان

2902۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ....

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ شُعْبَةُ هَذَا أَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ

سیّدنا سعد بن ابی وقاص اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہما جن کے متعلق شعبہ نے کہا کہ وہ سب سے پہلے انہوں نے اللہ کے راستہ میں

❶ منقطع ضعيف : أخرجه ابن ابی شيبه 233/11 (11080) والطبرانی فی الكبير 9/161-162 (8742)
❷ صحيح : أخرجه الفسوی فی (المعرفة والتاريخ) 489/1 وابن ابی شيبه 234/11 (11084)

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَهٰذَا تَدَلّٰى مِنْ حِصْنِ الطَّائِفِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهُمَا حَدَّثَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ)). ❶

تیر اندازی کی تھی۔ اور ابوبکرہ طائف سے قلعہ اتر کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے باپ کے علاوہ غیر کی طرف نسبت کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں۔ اس پر جنت حرام ہے۔''

فوائد:...... (۱) اسلام کے سب سے پہلے رامی، تیرانداز ابوبکرہ رضی اللہ عنہ تھے (۲) اپنے حقیقی باپ کو چھوڑ کر کسی غیر کی طرف نسبت کرنے والا کبیرہ گناہ کا مرتکب اور جہنمی ہے جب تک کہ اس گناہ سے توبہ نہ کرے اور باز نہ آ جائے۔ اگر چہ منہ بولا بیٹا ہی کیوں نہ ہو اس کے ولدیت کے خانے میں حقیقی باپ کا نام ہی درج کیا جائے گا جیسا کہ آپ ﷺ کے منہ بولے بیٹے زید کو زید بن محمد (ﷺ) کہنے سے روک دیا گیا۔

2903۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ..........

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ كُفْرٌ بِاللّٰهِ ادِّعَاءٌ إِلٰى نَسَبٍ لَا يُعْرَفُ وَكُفْرٌ بِاللّٰهِ تَبَرُّؤٌ مِنْ نَسَبٍ وَإِنْ دَقَّ. ❷

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''یہ اللہ کی بہت بڑی ناشکری ہے کہ نا معلوم نسب کی طرف نسبت کی جائے۔ اور اللہ کی بڑی ناشکری ہے کہ کسی نسب کا انکار کیا جائے۔ اگر چہ ہلکا سا ہی ہو۔''

2904۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَكَرِيَّا أَبِي يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ..........

أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ نَحْوًا مِنْهُ. ❸

ابووائل بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پہلی حدیث کی طرح نقل کیا۔

2905۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ عَنْ جَعْفَرٍ الْأَحْمَرِ عَنِ السَّرِيِّ بْنِ إِسْمَعِيلَ ....

---

❶ متفق عليه: البخاري، كتاب الفرائض، باب من ادعى الى غير ابيه (6766-6767) ومسلم، كتاب الإيمان، باب بيان حال ايمان من رغب عن ابيه وهو يعلم (63)

❷ صحيح على شرط مسلم: أخرجه ابن ابى شيبه 762/8 (6160)

❸ صحيح شرط بخاري: معجم الطبراني الكبير 261/17 (719)

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ لِأُبَايِعَهُ فَجِئْتُ وَقَدْ قُبِضَ وَأَبُو بَكْرٍ قَائِمٌ فِي مَقَامِهِ فَأَطَابَ الثَّنَاءَ وَأَكْثَرَ الْبُكَاءَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((كُفْرٌ بِاللَّهِ انْتِفَاءٌ مِنْ نَسَبٍ وَإِنْ دَقَّ وَادِّعَاءُ نَسَبٍ لَا يُعْرَفُ)). ❶

سیّدنا قیس بن ابو حازم رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں بیعت کرنے کے لئے نبی ﷺ کے پاس گیا۔ میں پہنچا تو آپ فوت ہو چکے تھے اور ابوبکر آپ کے خلیفہ تھے۔ انہوں نے حمد و ثناء کی اور بہت زیادہ روئے اور انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ کی بڑی ناشکری ہے کہ کسی غیر کی طرف نسبت کی جائے اگرچہ ہلکا ہی ہو۔ اور یہ کہ کسی نا معلوم نسب کا دعویٰ کیا جائے۔

2905۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا رَجُلٍ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ وَالِدِهِ أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ الَّذِينَ أَعْتَقُوهُ فَإِنَّ عَلَيْهِ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ. ❷

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اپنے باپ کے علاوہ اور کی طرف نسبت کرے یا غلامی سے آزاد ہو کر اپنے آزاد کرنے والے سے بھاگ جائے اور اس کے علاوہ کسی اور شخص کو مالک قرار دے تو قیامت تک اس پر اللہ فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہوتی ہے۔ نہ اس کے نفل قبول ہوتے ہیں اور نہ فرض۔''

فوائد:...... غیر آباء کی طرف نسبت اور غلام کا اپنے آزاد کرنے والے کو چھوڑ کر کسی دوسری طرف منسوب ہونا یہ دائمی لعنت اور فرض و نفل کی عدم قبولیت کا باعث ہیں۔ حتیٰ کہ بندہ تائب ہو جائے اور اپنی اصلاح کر لے ورنہ ان گناہوں پر اصرار کے ساتھ کوئی بھی نیکی جہنم سے چھٹکارے کا سبب نہیں بن سکتی۔

[3]...... بَاب فِي زَوْجٍ وَأَبَوَيْنِ وَامْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ

شوہر اور والدین اور بیوی اور والدین کا بیان

2907۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ.........

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كَانَ عُمَرُ إِذَا سَلَكَ بِنَا طَرِيقًا وَجَدْنَاهُ

ابراہیم کہتے ہیں سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ جب ہمیں کسی راستہ پر چلاتے تھے تو ہم اسے آسان پاتے

❶ فعناً صحیح: دیکھئے احادیث الباب، خصوصاً آئندہ حدیث نیز العلل للدار قطنی 253/1

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 727/8(6162)

سَهْلًا وَإِنَّهُ قَالَ فِي زَوْجٍ وَأَبَوَيْنِ لِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَلِلْأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ. ❶

تھے اور شوہر اور والدین کے متعلق انہوں نے کہا: ''شوہر کے لئے نصف ہے اور ماں کے لئے بقیہ مال کا تہائی حصہ ہے۔''

فوائد:...... (۱) عمر رضی اللہ عنہ کی جرأت مندانہ فقاہت کو اسلام میں وہ اہمیت حاصل ہوئی جو کہ کسی اور کے حصے میں نہیں آئی حتی کہ بعض مقامات پر اس العلیم ذات نے عمر کے فیصلوں کو وحی کی صورت میں ڈھالا جس سے آپ کی سوچ منشاء الٰہی کے مطابق قرار پائی (اللہ اکبر) (۲) بیوی کے فوت ہونے پر خاوند کو نصف حصہ ملے گا بشرطیکہ عورت کی اولاد نہ ہو قرآن میں ہے ﴿وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَا أَوْدَيْنٍ﴾ (النسا:11) اور تمہارے لیے آدھا ہے جو تمہاری بیویاں چھوڑ جائیں اگر ان کا بچہ نہ ہو اگر ان کا بچہ ہو تو تمہارے لیے چوتھا حصہ ہے اس سے جو وہ چھوڑ جائیں ان کی کی گئی وصیت کے بعد یا قرض کے ماں تہائی حصے کی وارث ہوگی جب میت کی اولاد اور ایک سے زیادہ بہن بھائی نہ ہوں قرآن میں ہے: ﴿فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ وَلَدٌ وَّ وَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُث فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ﴾ (النساء:11) اگر اس (میت) کی اولاد نہ ہو اور اس کے والدین وارث بن رہے ہوں تو اس کی ماں کے لیے تہائی حصہ ہے اور اگر اس میت کے (زیادہ) بھائی ہوں تو اس کی ماں کے لیے چھٹا حصہ ہے۔ لیکن یاد رہے کہ ماں کو کل مال کی بجائے خاوند کا حصہ نکال لینے کے بعد بچنے والے مال سے تہائی حصہ دیا جائے گا نیز باقی ماندہ مال میں سے ثلث یہ دو مقامات پر ماں کو دیا جاتا ہے۔ (ا) جب میت کے ورثہ میں خاوند اور والدین ہوں (ب) جب میت بیوی اور والدین کو چھوڑے۔ فافهم زادكَ الله فهما ان دونوں مسائل کو غراوین یا عمریتین کہا جاتا ہے کیونکہ ان مسئلوں میں سب سے پہلے عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا تھا۔ مذکورہ مسئلے میں ماں کو بقیہ مال میں سے ثلث دینے کی وجہ یہ ہے کہ کل مال میں سے ثلث دینے سے ماں کا حصہ باپ سے بڑھ جاتا ہے جو کہ غیر مناسب ہے لہٰذا ماں کو بقیہ مال میں سے تہائی حصہ دیا گیا۔ جمہور بھی اسی کو ترجیح دیتے ہیں اور یہی بات درست ہے۔

2908۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ....

حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرِّشْكُ قَالَ سَأَلْتُ

یزید رشک کہتے ہیں میں نے سعید بن مسیّب سے اس

❶ صحيح بشواهد: أخرجه ابن ابى شيبه(11104) والبيهقى فى الفرائض،باب ومن الأم 228/6

سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَجُلٍ تَرَكَ امْرَأَتَهُ وَأَبَوَيْهِ فَقَالَ قَسَّمَهَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ أَرْبَعَةٍ. ❶

آدمی کے متعلق پوچھا جس نے اپنے والدین اور بیوی چھوڑے انہوں نے کہا: ''زید بن ثابت اسے چار حصوں میں تقسیم کرتے۔''

فوائد:...... میت کے ورثہ میں ایک بیوی اور والدین ہونے کی صورت میں 4 سے مسئلہ بنے گا یہ مسئلہ بھی چونکہ غراوین میں سے ہے لہٰذا بیوی کو چوتھا حصہ اور ماں کو بقیہ ثلث اور باقی ماندہ مال باپ قریبی مذکر ہونے کی بنا پر بطور عصبہ لے لے گا۔ اس کی صورت یوں ہوگی:

4	
بیوی	1
ماں	1
باپ	2

2909۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ.........

أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ لِلْمَرْأَةِ الرُّبُعُ وَلِلْأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ. ❷

سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بیوی اور والدین کے متعلق کہا کہ: ''بیوی کے لئے چوتھا حصہ ہے اور ماں کے لئے بقیہ مال کا تہائی حصہ ہے۔''

2910۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ..........

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ قَالَ لِلْمَرْأَةِ الرُّبُعُ سَهْمٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ وَلِلْأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ سَهْمٌ وَلِلْأَبِ سَهْمَانِ. ❸

سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''بیوی کے لئے چوتھائی یعنی چار حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ اور ماں کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی یعنی ایک حصہ اور باپ کے لئے دو حصے۔''

2911۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَجَّاجٍ ....

❶ صحیح: أخرجه البيهقي في الفرائض، باب فرض الأم 228/6 وأخرجه عبدالرزاق (19-21)
❷ صحیح: أخرجه ابن ابي شيبه 238/11 (97-11) والبيهقي في الفرائض باب فرض الأم 228/6
❸ صحیح: سابقہ حدیث ہی مکرر ہے۔

عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَأَلَ الْحَارِثَ الْأَعْوَرَ عَنِ امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عُثْمَانَ . ❶

عمیر بن سعید نے حارث اعور سے بیوی اور والدین کے متعلق پوچھا تو انہوں نے عثمان کے قول کی طرح کہا۔

2912۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَأَبَوَيْهَا لِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَلِلْأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ . ❷

سیّدنا سعید بن مسیّب کہتے ہیں کہ سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے متعلق کہا جس نے اپنا شوہر اور والدین چھوڑے کہ: ''شوہر کے لئے نصف ہے اور ماں کے لئے بقیہ مال کا تہائی حصہ۔''

2913۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ ....

عَنْ عَلِيٍّ فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ قَالَ مِنْ أَرْبَعَةٍ لِلْمَرْأَةِ الرُّبُعُ وَلِلْأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأَبِ . ❸

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیوی اور والدین کے متعلق کہا: ''بیوی کے لئے چار حصوں میں سے چوتھائی حصہ ہے اور ماں کے لئے بقیہ مال کا تہائی حصہ ہے اور ماں کے لئے بقیہ مال کا تہائی حصہ اور بقیہ باپ کے لئے ہے۔''

2914۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ....

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ عُمَرُ إِذَا سَلَكَ بِنَا طَرِيقًا اتَّبَعْنَاهُ فِيهِ وَجَدْنَاهُ سَهْلًا وَإِنَّهُ قَضَى فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ مِنْ أَرْبَعَةٍ فَأَعْطَى الْمَرْأَةَ الرُّبُعَ وَالْأُمَّ ثُلُثَ مَا بَقِيَ وَالْأَبَ سَهْمَيْنِ . ❹

سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ جب ہمیں کسی راستے پر چلاتے جس میں ہم ان کی پیروی کریں تو ہم اسے آسان پاتے تھے۔ اور انہوں نے بیوی اور والدین کے متعلق فیصلہ کیا۔ ''چار سے تقسیم کر کے بیوی کو چوتھائی حصہ دیا جائے اور ماں کو باقی کا تہائی اور باپ کو دو حصے دیئے جائیں۔''

2915۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عِيسَى..........

❶ ضعيف: حجاج بن أرطاة ضعيف هے، أخرجه البيهقي في الفرائض باب فرض الأم 228/6

❷ صحيح: أخرجه ابی شيبه (11098)

❸ ضعيف: محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلی ضعیف ہے، أخرجه ابن ابی شيبه 11/238-239 (11099) و (11103)

❹ صحيح: أخرجه ابن ابی شيبه (11104) وابن منصور (6) وعبدالرزاق (19010)

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَ ذٰلِكَ.❶

شعبی کہتے ہیں سیّدنا زید بن ثابت نے سابق حدیث کی طرح کہا۔

2916۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ يَقُولُ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَرَانِيَ أَنْ أُفَضِّلَ أُمًّا عَلَى أَبٍ.❷

سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے تھے: ''اللہ تعالیٰ کبھی مجھے اس حال میں نہ دیکھے کہ میں ماں کو باپ سے بڑھا دوں۔''

2917۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ ....

عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ أَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَتَجِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ لِلْأُمِّ ثُلُثَ مَا بَقِيَ فَقَالَ زَيْدٌ إِنَّمَا أَنْتَ رَجُلٌ تَقُولُ بِرَأْيِكَ وَأَنَا رَجُلٌ أَقُولُ بِرَأْيِي.❸

سیّدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس (آدمی) بھیجا اور پوچھا کہ آپ کو کتاب اللہ میں یہ بات ملتی ہے کہ ماں کے بقیہ مال کا تہائی ہے؟ تو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ''تم ایک آدمی ہو، اپنی رائے سے کہتے ہو اور میں ایک آدمی ہوں اپنی رائے سے کہتا ہوں۔''

فوائد:...... (۱) جمہور کی رائے کے برعکس ابن عباس رضی اللہ عنہما کا موقف تھا کہ ماں کو مذکورہ مسئلے میں بھی کل مال کا تہائی حصہ ملے گا۔ یہ سات مرجح ہے کیونکہ قرآن میں ﴿فان لم یکن لہ ولد ورثہ ابواہ فلامہ الثلث﴾ (النساء:11) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ماں کا ثلث، تہائی حصے کا مستحق ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ میت کی اولاد نہ ہو دوسرا ایک سے زیادہ بہن بھائی نہ ہوں تو یہ دوصورتیں ہوں گئیں یعنی ان کی موجودگی سدس، چھٹا حصہ، عدم موجودگی یعنی جب والدین اکیلے ہوں تو تہائی حصہ، ان دوصورتوں کے علاوہ تیسری صورت یہ ہے کہ اولاد، بہن بھائیوں میں بھی کوئی نہ ہو اور اکیلے بھی نہ ہوں تو یہ صورت یہی ہے کہ والدین کے ساتھ زوجین میں سے کوئی ایک ہو۔ سوقرآن وسنت اس حالت کا ذکر نہیں کہ اس حالت میں والدہ کا کیا حصہ ہوگا لہٰذا جمہور اہل علم اسی بات کو ترجیح دیتے ہیں کہ وہ اس صورت میں باقی ماندہ تہائی حصے کی وارث

❶ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (19017)

❷ منقطع ضعیف: میّب بن رافع علیہ السلام نے مسعود علیہ السلام سے نہیں سنا۔ أخرجه عبدالرزاق (19019) وابن ابی شیبہ 241/11 (11107) اس کو حاکم نے صحیح قرار دیا ہے 336/4 اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

❸ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (19020) وابن ابی شیبہ 241/11 (11110) وابن حزم فی المحلی 261/9-262

ہوگی۔(ربنا زدنا علما وفهما) مزید تفصیل کے لیے دیکھیے۔اعلام الموقعین ص358,357)

2918- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ..........

عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَحَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا قَالَا فِي زَوْجٍ وَأَبَوَيْنِ لِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَلِلْأُمِّ ثُلُثُ جَمِيعِ الْمَالِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأَبِ. ❶

حجاج، شعبی سے اور عطاء ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے شوہر اور والدین کے متعلق کہا: ''شوہر کے لئے نصف ہے اور ماں کے لئے تمام مال کا تہائی اور بقیہ باپ کے لئے ہے۔''

2919- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ أَنْبَأَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ..........

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لِلْأُمِّ ثُلُثُ جَمِيعِ الْمَالِ فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ وَفِي زَوْجٍ وَأَبَوَيْنِ. ❷

ابراہیم کہتے ہیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بیوی اور والدین کے متعلق اور شوہر اور والدین کے متعلق کہا: تمام مال سے ماں کے لئے تہائی حصہ ہے۔''

2920- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو..........

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ خَالَفَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَهْلَ الْقِبْلَةِ فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ، جَعَلَ لِلْأُمِّ الثُّلُثَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ. ❸

ابراہیم کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس نے بیوی اور والدین کے متعلق تمام مسلمانوں کے خلاف کہا اور ماں کے لئے تمام مال سے تہائی مقرر کی۔

[4]..... بَاب فِي بِنْتٍ وَأُخْتٍ

بیٹی اور بہن کا بیان

2921- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ..........

عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَضَى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالْيَمَنِ فِي بِنْتٍ وَأُخْتٍ فَأَعْطَى

اسود بن زید کہتے ہیں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یمن میں بیٹی اور بہن کے متعلق فیصلہ کیا۔ بیٹی کو نصف دیا اور بہن کو بھی

---

❶ صحيح بالشواهد: أخرجه ابن ابی حزم فی المحلی 260/9

❷ منقطع ضعیف: ابراہیم نے علی کو نہیں پایا، اخرجه ابن ابی حزم المحلّی 260/9

❸ رجاله ثقات: أخرجه ابن ابی شيبه 240/11(1105) وعبدالرزاق(19018) والبيهقي في الفرائض، باب فرض الأم 2281/6

الْبِنْتَ النِّصْفَ وَالْأُخْتَ النِّصْفَ . ❶ نصف دیا۔

فوائد:...... بیٹی اور بہن ان کے درمیان مال نصف نصف تقسیم ہوگا کیونکہ شریعت میں ان کے اکیلے ہونے کی صورت میں ان کے لیے نصف حصہ مقرر کیا گیا ہے قرآن میں بیٹی کا تذکرہ یوں ہے ﴿وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ﴾ (النساء:11) اور اگر وہ اکیلی ہو تو اسی کے لیے نصف ہے اور بہن بارے یوں ارشاد ہوتا ہے: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ﴾ (النساء:176) تم سے وہ فتویٰ مانگتے ہیں کہہ دو اللہ تمہیں کلالہ بارے فتویٰ دیتا ہے اگر کوئی شخص ہلاک ہوجائے اور اس کا بیٹا نہ ہو اور اس کی بہن ہو تو اس کے لیے نصف (حصہ) ہے اور وہ اسے وارث بنا رہا ہو اگر اس کا بیٹا نہیں۔

2922۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ..........

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ لَا يُوَرِّثُ الْأُخْتَ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ مَعَ الْبِنْتِ حَتّٰى حَدَّثَهُ الْأَسْوَدُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ جَعَلَ لِلْبِنْتِ النِّصْفَ وَلِلْأُخْتِ النِّصْفَ فَقَالَ أَنْتَ رَسُولِي إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ فَأَخْبِرْهُ بِذَاكَ وَكَانَ قَاضِيَةً بِالْكُوفَةِ . ❷

ابراہیم اسود بن یزید سے نقل کرتے ہیں کہ ابن زبیر حقیقی بہن کو بیٹی کے ساتھ وارث نہ ٹھہراتے تھے۔ حتیٰ کہ اسود نے ان سے بیان کیا کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے نصف بیٹی کے لئے اور نصف بہن کے لئے مقرر کیا۔ تو ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے کہا: تم میری طرف سے قاصد بن کر عبداللہ بن عتبہ کے پاس جاؤ اسے اس بات کی خبر دو اور وہ کوفہ کے قاضی تھے۔

فوائد:...... معلوم ہوا علاّتی (یعنی باپ کی طرف سے) اخیافی (ماں کی طرف سے) بہن کا حکم بھی شقائق، سگی بہنوں والا ہے۔

2923. حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ رَجُلٍ تَرَكَ بِنْتًا وَأُخْتًا فَقَالَ لِابْنَتِهِ النِّصْفُ وَلِأُخْتِهِ مَا

بشر بن عمر کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابوزناد سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے ایک بیٹی اور بہن چھوڑی تو انہوں نے کہا بیٹی کے لیے نصف ہوگا اور جو باقی رہ گیا وہ بہن کو

---

❶ صحیح: شرط بخاری پر ہے۔ اخرجه ابن ابی شیبه 243/11 (1110) أخرجه البخاري في الفرائض، باب ميراث البنات (6734)

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 244/11 (11118)

بَقِيَ وَقَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَجْعَلُ الْأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةً لَا يَجْعَلُ لَهُنَّ إِلَّا مَا بَقِيَ. ❶

ملے گا اور انہوں نے کہا: میرے والد نے خارجہ بن زید کی روایت سے مجھے بیان کیا۔ کہ زید بن ثابت بیٹیوں کے ساتھ بہنوں کو عصبہ بناتے تھے۔ اور ان کو وہی دیتے تھے جو باقی بچتا تھا۔

فوائد:...... ایک سے زیادہ بیٹیاں اور بہنیں ہونے کی صورت میں بیٹیوں کو ان کا فرض حصہ دو تہائی یعنی 2/3 ملے گا جبکہ بہنیں بطور عصبہ ایک تہائی یعنی 1/3 حصہ لیں گی۔

[5]..... بَاب فِي الْمُشَرَّكَةِ

سب رشتہ داروں کو وراثت میں شریک ٹھہرانے کا بیان

2924۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي زَوْجٍ وَأُمٍّ وَإِخْوَةٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ وَإِخْوَةٍ لِأُمٍّ قَالَ كَانَ عُمَرُ وَعَبْدُ اللَّهِ وَزَيْدٌ يُشَرِّكُونَ وَقَالَ عُمَرُ لَمْ يَزِدْهُمُ الْأَبُ إِلَّا قُرْبًا. ❷

براہیم کہتے ہیں کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اور سیّدنا زید رضی اللہ عنہ شوہر، ماں، حقیقی اور اخیافی بھائیوں سب کو شریک کرتے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے حقیقی بھائیوں کو باپ کی وجہ سے قرب حاصل ہوتا ہے۔"

فوائد:...... اقرب یعنی قریبی وارث کی موجودگی میں دور والا محروم ہوتا ہے لیکن سگے بھائیوں کو موجودگی میں اخیافی بھائی بھی ان کے ساتھ وراثت میں شریک ہوں گے اور موجودہ صورت میں سبھی بطور عصبہ وراثت سے حصہ پائیں گے۔

2925۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ..........

عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ لَا يُشَرِّكُ. ❸

حارث کہتے ہیں کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ تمام وارثوں کو ورثہ میں شریک نہ کرتے تھے۔

2926۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ....

---

❶ صحیح بخاری نے اسے کتاب الفرائض، باب میراث الولد من أبیه وأمه بصیغة الجزم...... میں معلق روایت کیا ہے۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ سعید بن منصور نے اسے موصولاً بیان کیا ہے۔

❷ صحیح: شرط بخاری پر ہے۔ أخرجه عبدالرزاق (1909) والبیهقی فی الفرائض، باب فرض الأم 256/6

❸ حسن: أخرجه ابن ابی شیبه 258/11 (11154) والبیهقی فی الفرائض، باب فرض الأم 357/6

عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ أَنَّ عُثْمَانَ كَانَ يُشَرِّكُ وَعَلِيٌّ كَانَ لَا يُشَرِّكُ . ❶

ابومجلز کہتے ہیں کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ تمام وارثوں کو شریک کرتے تھے اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ شریک نہیں کرتے تھے۔

فوائد:...... علی رضی اللہ عنہ عمر وعثمان رضی اللہ عنہما اور جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم کے برعکس موقف رکھتے تھے کہ سگے بھائی چونکہ قریبی ہیں لہٰذا ان کی موجودگی اخیافی یعنی صرف ماں کی جانب سے بھائی محروم ہوں گے لیکن ان کی یہ بات مرجوح ہے۔

2927۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ....

عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ أَنَّ زَيْدًا كَانَ يُشَرِّكُ . ❷

ابن ذکوان کہتے ہیں کہ سیّدنا زید رضی اللہ عنہ تمام وارثوں کو شریک کرتے تھے۔

2928۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ..........

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ كَانَ يُشَرِّكُ . ❸

عبدالملک بن عمیر کہتے ہیں شریح تمام وارثوں کو شریک کرتے تھے۔

2929۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ..........

عَنْ سَعِيدِ بْنِ فَيْرُوزَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ فِي الْمُشَرَّكَةِ لَمْ يَزِدْهُمُ الْأَبُ إِلَّا قُرْبًا . ❹

سعید بن فیروز اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مشرکہ کے متعلق کہا: ''حقیقی بھائیوں کو باپ کی وجہ سے زیادہ قربت ہوتی ہے۔''

[6]..... بَاب فِي ابْنَيْ عَمٍّ أَحَدُهُمَا زَوْجٌ وَالْآخَرُ أَخٌ لِأُمٍّ

دو چچازاد بھائیوں کے متعلق جن میں سے ایک شوہر ہے اور دوسرا اخیافی بھائی ہو

2930۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ....

---

❶ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (19011) وابن ابی شيبه 256/11 (11147) والبيهقی فی الفرائض، باب فرض الأم 255/6

❷ صحیح شرط بخاری پر ہے: اخرجه ابن منصور (27) وابن حزم فی المحلّى 282/9

❸ جيد: أخرجه ابن منصور (25) وابن ابی شيبه 257/11 (11148)

❹ ضعيف: أخرجه ابن ابی شيبه 255/11 وعبدالرزاق (19009)

عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ قَالَ أُتِيَ عَبْدُ اللّٰهِ فِي فَرِيضَةِ بَنِي عَمٍّ أَحَدُهُمْ أَخٌ لِأُمٍّ فَقَالَ الْمَالُ أَجْمَعُ لِأَخِيهِ لِأُمِّهِ فَأَنْزَلَهُ بِحِسَابِ أَوْ بِمَنْزِلَةِ الْأَخِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ سَأَلْتُهُ عَنْهَا وَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ إِنْ كَانَ لَفَقِيهًا أَمَّا أَنَا فَلَمْ أَكُنْ لِأَزِيدَهُ عَلَى مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهُ سَهْمٌ السُّدُسُ ثُمَّ يُقَاسِمُهُمْ كَرَجُلٍ مِنْهُمْ .[1]

حارث اعور کہتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس چچا زاد بھائیوں کے متعلق پوچھنے کے لئے آدمی آیا جن میں سے ایک اخیافی بھائی تھا۔ انہوں نے کہا: تمام مال اس کے اخیافی بھائی کو ملے گا انہوں نے اسے حقیقی بھائی کی طرح شمار کیا۔ یا حقیقی بھائی کے مرتبہ پر گمان کیا۔ جب سیّدنا علی رضی اللہ عنہ آئے تو میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا اور انہیں سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کا قول بتایا تو انہوں نے کہا: ''اللہ ان پر رحم کرے وہ عالم تھے میں تو اسے چھٹے حصے سے زیادہ ہرگز نہ دیتا جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مقرر کیا۔ پھر ایک آدمی کی طرح ان میں تقسیم کرتا۔

فوائد:...... مذکورہ حدیث میں عبداللہ رضی اللہ عنہ اخیافی بھائی کو قریبی مذکر ہونے کی بنا پر بطور عصبہ سبھی مال کے مستحق گردانتے ہیں جبکہ علی رضی اللہ عنہ قرآن کی اس آیت کے مطابق ﴿وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلٰلَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَّلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصٰى بِهَا أَوْ دَيْنٍ﴾ (النساء:12) اگر وارث بننے والا کلالہ مرد یا عورت ہو اور اس کا کوئی بھائی یا بہن تو ہر ایک کے لیے ان میں چھٹا حصہ ہے اور اگر وہ زیادہ ہیں تو وہ ثلث میں شریک ہیں کی جانے والی وصیت یا قرض کے بعد۔ اخیافی بھائی کو چھٹا حصہ دیتے ہیں اور پھر باقی ماندہ مال کو اس اخیافی بھائی سمیت چچازادوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ سو اس مسئلے میں ترجیح علی رضی اللہ عنہ کے قول کو ہی ہوگی۔ (دیکھیے: الوجیز فی المیراث لمنشاوی عثمان عبود ص:29)

2931۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ.........

عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ أُتِيَ فِي ابْنَيْ عَمٍّ أَحَدُهُمَا أَخٌ لِأُمٍّ فَقِيلَ لِعَلِيٍّ إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يُعْطِيهِ الْمَالَ كُلَّهُ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنْ كَانَ لَفَقِيهًا

حارث کہتے ہیں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس دو چچا زاد بھائیوں کے متعلق پوچھنے کے لئے آدمی آیا ان میں سے ایک اخیافی بھائی تھا۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ اُسے تمام مال دیتے ہیں۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے

[1] حسن: أخرجه عبدالرزاق(19133) وابن ابی شیبه 250/11(11134) وابن منصور(128) للدار قطنی 87/4

وَلَوْ كُنْتُ أَنَا أَعْطَيْتُهُ السُّدُسَ وَمَا بَقِيَ كَانَ بَيْنَهُمْ. ❶

کہا: "وہ عالم آدمی تھے۔ اگر میں ہوتا تو اسے چھٹا حصہ دیتا۔ اور باقی دوسرے لوگوں کے درمیان تقسیم کرتا۔

[7]..... بَاب فِي بِنْتٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ

بیٹی، پوتی اور حقیقی بہن کا بیان

2932۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ ....

عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَإِلَى سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَسَأَلَهُمَا عَنْ بِنْتٍ وَبِنْتِ ابْنٍ وَأُخْتٍ لِأُمٍّ وَأَبٍ فَقَالَا لِلِابْنَةِ النِّصْفُ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ وَأْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَإِنَّهُ سَيُتَابِعُنَا فَجَاءَ الرَّجُلُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ وَإِنِّي أَقْضِي بِمَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلِابْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الِابْنِ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ. ❷

ہزیل بن شرحبیل سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک آدمی ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور سلیمان بن ربیعہ کے پاس گیا اور ان سے بیٹی، پوتی اور حقیقی بہن کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا: "بیٹی کے لئے نصف ہے اور باقی بہن کے لئے۔" ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ امید ہے کہ وہ بھی ہماری طرح ہی بیان کریں گے اس آدمی نے سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر اس کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا: "ایسا ہوا تو میں گمراہ ہو جاؤں گا۔ اور میں ہدایت یافتہ نہیں ہوں گا۔ اور میں وہی فیصلہ کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا۔ بیٹی کے لئے نصف پوتی کے لئے چھٹا اور باقی بہن کے لئے ہوگا۔"

فوائد:...... بیٹی، پوتی، سگی بہن ان میں میراث یوں تقسیم ہوگی بیٹی کو نصف قران میں ﴿فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ﴾ (النساء:11) پس اگر عورتیں دو سے زیادہ ہوں تو ان کے لیے دوثلث ہے جو میت چھوڑ جائے اور اگر ایک ہی ہوتو اس کے لیے نصف (حصہ) ہے اور پوتی کو 2/3 یعنی دوثلث مکمل کرنے لیے چھٹا حصہ دیا جائے گا جبکہ بہن چونکہ بیٹیوں کے ساتھ عصبہ ہوتی ہے اس لیے باقی مال بہن کے حصے میں آئے گا۔ یہ مسئلہ چھے سے بنے گا۔

---

❶ حسن: سابقہ ہی مکرر ہے۔

❷ صحیح: أخرجه البخاري، كتاب الفرائض، باب ميراث ابنة ابن مع ابنة (2736) أخرجه البيهقي في الفرائض، باب فرض ابنة الابن مع ابنة الصلب ليس معهما ذكر 230/6

6	
بیٹی	3
پوتی	1
بہن	2

[8]..... بَاب فِي الْإِخْوَةِ وَالْأَخَوَاتِ وَالْوَلَدِ وَوَلَدِ الْوَلَدِ

بھائیوں' بہنوں' بیٹوں اور پوتوں کا بیان

2933۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ.........

عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ أَخَوَاتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ وَإِخْوَةٍ وَأَخَوَاتٍ لِأَبٍ لِلْأَخَوَاتِ لِلْأَبِ وَالْأُمِّ الثُّلُثَانِ وَمَا بَقِيَ فَلِلذُّكُوْرِ دُوْنَ الْإِنَاثِ فَقَدِمَ مَسْرُوْقٌ الْمَدِيْنَةَ فَسَمِعَ قَوْلَ زَيْدٍ فِيْهَا فَأَعْجَبَهُ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ أَتَتْرُكُ قَوْلَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ إِنِّيْ أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ مِنَ الرَّاسِخِيْنَ فِي الْعِلْمِ قَالَ أَحْمَدُ فَقُلْتُ لِأَبِيْ شِهَابٍ وَكَيْفَ قَالَ زَيْدٌ فِيْهَا قَالَ شَرَّكَ بَيْنَهُمْ .[1]

مسروق کہتے ہیں کہ سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ حقیقی بہنوں اور علاتی بھائیوں اور بہنوں کے متعلق کہتے تھے۔ ''حقیقی بہنوں کے لئے دو تہائی ہوگی۔ اور باقی مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں تو مسروق مدینہ گئے اور اس کے متعلق زید رضی اللہ عنہ کا قول سنا انہیں یہ پسند آیا ان کے کچھ ساتھیوں نے کہا: ''آپ سیّدنا عبداللہ کا قول چھوڑتے ہیں۔'' انہوں نے کہا: میں مدینہ گیا تو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو عظیم عالموں سے پایا۔ احمد کہتے ہیں: میں نے ابوشہاب سے پوچھا: زید اس کے متعلق کیسے کہتے تھے؟ انہوں نے کہا: ''وہ تمام وارثوں کو شریک کرتے تھے۔''

فوائد:...... سگی بہنیں جب دو یا دو سے زیادہ ہوں تو میت کے کلالہ ہونے کی صورت میں 2/3 دو تہائی حصے کی وراث بنتی ہیں قرآن میں ہے: ﴿فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ﴾ (النساء: 176) اگر وہ دو ہوں تو ان کے لیے دوثلث ہیں (میت) کے چھوڑے ہوئے مال سے۔ اور سگی بہنوں کی موجودگی میں علاتی بہنیں محروم ہوتی ہیں لیکن معصب یعنی علاتی بھائی ہوتو اس کے ساتھ یہ بھی عصبہ بن کر

---

[1] صحيح: أخرجه ابن منصور (18) وابن حزم في المحلى 239/9 وعبدالرزاق (19013)

وارث حق دار ٹھہرتی ہیں۔لہٰذا زید رضی اللہ عنہ کا موقف ہی قابل ترجیح ہے۔

2934۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ ....

عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ ذَكَرْنَا عِنْدَ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ فِي أَخَوَاتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ وَإِخْوَةٍ وَأَخَوَاتٍ لِأَبٍ أَنَّهُ كَانَ يُعْطِي لِلْأَخَوَاتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلذُّكُورِ دُونَ الْإِنَاثِ فَقَالَ حَكِيمٌ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ هَذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَرِثَ الرِّجَالُ دُونَ النِّسَاءِ إِنَّ إِخْوَتَهُنَّ قَدْ رَدُّوا عَلَيْهِنَّ.[1]

اسماعیل کہتے ہیں ہم نے حکیم بن جابر کے پاس ذکر کیا۔ کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ حقیقی بہنوں اور علاتی بھائیوں اور بہنوں کے متعلق کہتے ہیں: ''حقیقی بہنوں کو دو تہائی دی جاتی تھی اور باقی مردوں کو دیا جاتا تھا عورتوں کو نہیں۔'' حکیم نے کہا: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے تھے: ''یہ جاہلیت کی رسم ہے کہ مردوں کو وارث بنایا جائے اور عورتوں کو نہ بنایا جائے۔ان کے بھائیوں نے ان تک ان کا حصہ پہنچایا ہے یعنی جو بھائیوں سے بچ گیا ہے وہ عورتوں کو مل جائے گا۔''

2935۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ..........

عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تُشَرِّكُ بَيْنَ ابْنَتَيْنِ وَابْنَةِ ابْنٍ وَابْنِ ابْنٍ تُعْطِي الِابْنَتَيْنِ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَشَرِيكُهُمْ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ لَا يُشَرِّكُ يُعْطِي الذُّكُورَ دُونَ الْإِنَاثِ وَقَالَ الْأَخَوَاتُ بِمَنْزِلَةِ الْبَنَاتِ.[2]

مسروق کہتے ہیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا دو بیٹیوں ایک پوتی اور ایک پوتے کو وراثت میں شریک کرتی تھیں۔ دونوں بیٹیوں کو دو تہائی اور باقی میں پوتے اور پوتی کو شریک کرتی تھیں۔اور سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ شریک نہ کرتے تھے۔مردوں کو دیتے تھے عورتوں کو نہ دیتے تھے۔اور کہتے تھے: بہنیں بیٹیوں کی مانند ہیں۔

فوائد:...... دو بیٹیاں پوتی اور پوتا ان میں وراثت یوں تقسیم ہوگی کہ بیٹیاں قرآن کے مطابق دو ثلث (۲/۳) کی مستحق قرار پائیں گی اور بقیہ مال پوتی پوتے میں بطور عصبہ تقسیم ہوگا۔بیٹیوں کے ہوتے پوتی محروم ہوتی ہیں لیکن معصب یعنی پوتے کی موجودگی میں یہ بھی بطور عصبہ وارث ٹھہرتی ہے۔چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا موقف ہی راجح ہے۔

---

[1] صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 11/247(11127)وابن حزم 270/9

[2] صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 11/347(11126)وابن حزم فی المحلی 270/9 والبیهقی فی الفرائض،باب میراث أولاد الابن 230/6

2936۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي سَهْلٍ ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ فِي بِنْتٍ وَبَنَاتِ ابْنٍ وَابْنِ ابْنٍ إِنْ كَانَتِ الْمُقَاسَمَةُ بَيْنَهُمْ أَقَلَّ مِنَ السُّدُسِ أَعْطَاهُمُ السُّدُسَ وَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ مِنَ السُّدُسِ أَعْطَاهُمُ السُّدُسَ . ❶

شعبی کہتے ہیں سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیٹی' پوتیوں اور پوتے کے متعلق کہتے تھے: ''اگر ان میں چھٹے حصے سے کم مال تقسیم ہو تو انہیں چھٹا حصہ دو اگر چھٹے حصے سے زیادہ ہو تو پھر بھی انہیں چھٹا حصہ دو۔''

فوائد:...... یہ اثر اگرچہ ضعیف ہے بہرحال مذکورہ مسئلے میں بیٹی نصف کی حقدار ہوگی جبکہ بقیہ ایک حصہ پوتیوں میں تقسیم ہوگا۔

2937۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ....

عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ كَانَ يُشَرِّكُ فَقَالَ لَهُ عَلْقَمَةُ هَلْ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَثْبَتُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا وَلَكِنِّي رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَأَهْلَ الْمَدِينَةِ يُشَرِّكُونَ فِي ابْنَتَيْنِ وَبِنْتِ ابْنٍ وَابْنِ ابْنٍ وَأُخْتَيْنِ . ❷

مسروق سے مروی ہے کہ وہ تمام وارثوں کو ترکے میں شریک کرتے تھے۔ ان سے علقمہ نے کہا: ''کیا کوئی شخص سیّدنا عبداللہ سے بڑھ کر بھی تھا؟ تو اس نے کہا: نہیں لیکن اس نے سیّدنا زید بن ثابت اور اہل مدینہ کو دیکھا کہ وہ دو بیٹیوں اور ایک پوتی، ایک پوتے اور دو بہنوں کو ترکہ میں شریک کرتے تھے۔''

2937۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامٍ..........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ شُرَيْحٍ فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَأُمَّهَا وَأُخْتَهَا لِأَبِيهَا وَأُمِّهَا وَأُخْتَهَا لِأَبِيهَا وَأَخَوَتَهَا لِأُمِّهَا جَعَلَهَا مِنْ سِتَّةٍ ثُمَّ رَفَعَهَا فَبَلَغَتْ عَشَرَةً لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ثَلَاثَةُ أَبِيهِمْ

محمد بن سیرین کہتے ہیں شریح نے ایک عورت کے متعلق جس نے شوہر، ماں اور حقیقی بہن' علاتی بہن اور اخیافی بھائی چھوڑے تھے چھ سے تقسیم کیا، پھر اسے اٹھایا تو دس تک پہنچا' شوہر کے لئے نصف یعنی تین حصے' حقیقی بہن کے لئے نصف یعنی تین حصے' ماں کے لئے چھٹا حصہ' اخیافی

---

❶ صحیح بالشواھد: أخرجه ابن ابی شیبه 249/11(11122)

❷ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (19013) وابن ابی شیبه 247/11-248(11128-11129) وابن حزم فی المحلی 270/9 والبیهقی فی الفرائض،باب میراث الاولاد الابن230/6

وَلِلْأُخْتِ لِلْأَبِ وَالْأُمِّ النِّصْفُ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ وَلِلْأُمِّ السُّدُسُ سَهْمٌ وَلِلْإِخْوَةِ مِنَ الْأُمِّ الثُّلُثُ سَهْمَانِ وَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ سَهْمٌ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ. ❶

بھائیوں کے لئے ایک تہائی دو حصے اور علاتی بہن کے لے ءایک حصہ مقرر کیا تا کہ دو تہائی مکمل ہو جائے۔

فوائد:...... مرنے والی درج ذیل ورثہ کو پیچھے چھوڑ گئی۔(۱) خاوند (۲) ماں (۳) سگی بہن (۴) علاتی بہن (۵) اخیافی بہن بھائی۔لہٰذا میت کے کلالہ ہونے کی وجہ سے خاوند نصف، جبکہ ایک سے زیادہ بہن بھائی ہونے کی وجہ سے ماں اور سگی بہن میت کے کلالہ ہونے کی وجہ سے نصف جب کہ اخیافی بہن بھائی ایک سے زیادہ ہونے کی بنا پر ثلث اور علاتی بہن ایک حصہ یعنی سدس حاصل کرے گی جو کہ بہن کو ملنے والے نصف کو 2/3 میں تبدیل کرنے کا باعث ہوگا۔

[9]..... بَاب فِي الْمَمْلُوكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ

غلاموں اور اہل کتاب کا بیان

2939۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ أَشْعَثَ ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عَلِيًّا وَزَيْدًا كَانَا لَا يَحْجُبَانِ بِالْكُفَّارِ وَلَا بِالْمَمْلُوكِينَ وَلَا يُوَرِّثَانِهِمْ شَيْئًا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَحْجُبُ بِالْكُفَّارِ وَبِالْمَمْلُوكِينَ وَلَا يُوَرِّثُهُمْ. ❷

شعبی کہتے ہیں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ غلاموں اور کافروں کے ساتھ وارثوں کو محجوب نہ کرتے تھے۔اور نہ ان کو وارث بناتے تھے۔اور سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کافروں اور غلاموں کے ساتھ محجوب کر دیتے تھے اور انہیں وارث نہ بناتے تھے۔

فوائد:...... (۱) کافر مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث نہیں بن سکتا ہے (۲) محروم کسی کے لیے حاجب یعنی اس کو حصے سے محروم نہیں کرسکتا (۳) جمہور کے نزدیک علی وزید رضی اللہ عنہما کا موقف ہی قابل ترجیح ہے۔

2940۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ..........

عَنْ إِبْرَاهِيمَ: أَنَّ عَلِيًّا وَزَيْدًا قَالَا: الْمَمْلُوكُونَ وَأَهْلُ الْكِتَابِ لَا يَحْجُبُونَ

ابراہیم کہتے ہیں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیّدنا زید رضی اللہ عنہ نے کہا: ''غلام اور اہل کتاب محجوب نہیں کریں گے اور نہ ہی وہ خود

---

❶ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (19034) وابن ابی شیبه 283/11 (11238)

❷ صحيح: أخرجه سعد بن منصور (148) وابن ابی شیبه 27/11 (11193) وعبدالرزاق (19103)

وَلَا يَرِثُوْنَ،وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَحْجُبُوْنَ وَلَا يَرِثُوْنَ. ❶

وارث ہوں گے۔ اورسیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''وہ محجوب تو کریں گے مگر خود وارث نہ بنیں گے۔''

[10]..... بَابُ الْجَدِّ

دادا کی وراثت کا بیان

2941۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا يَحْيٰى ....

عَنْ سَعِيْدٍ أَنَّ عُمَرَ كَانَ كَتَبَ مِيْرَاثَ الْجَدِّ حَتّٰى إِذَا طُعِنَ دَعَا بِهِ فَمَحَاهُ ثُمَّ قَالَ سَتَرَوْنَ رَأْيَكُمْ فِيْهِ . ❷

سعید کہتے ہیں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دادا کی میراث لکھی تھی۔ حتی کہ جب وہ زخمی ہوئے تو اس کو منگوایا اور مٹا دیا۔ اور فرمایا: ''اس کے متعلق تم اپنی رائے دیکھو۔''

فوائد:...... (۱) ''جدّ'' دادا کی میراث کتاب وسنت سے ثابت نہ ہونے کی وجہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم اس میں مختلف آراء رکھتے تھے۔ (۲) جس مسئلے میں شریعت کی طرف سے وسعت ہو اسے مقید کرنا غیر مناسب ہے بلکہ ایسے میں اجتہاد کا دروازہ کھلا رکھنا چاہیے (۳) عمر رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی کی بات بھی جب کتاب وسنت سے ہٹ کر ہو تو وہ بھی مردود چہ جائیکہ کسی امام کا قول ہو (۴) ایک مسئلے میں اپنی رائے کے غلط ثابت ہونے پر اس سے رجوع کر لینا عظمت کی علامت ہے۔

2942۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ ....

عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ لِعَبِيْدَةَ حَدِّثْنِي عَنِ الْجَدِّ فَقَالَ إِنِّي لَأَحْفَظُ فِي الْجَدِّ ثَمَانِيْنَ قَضِيَّةً مُخْتَلِفَةً . ❸

ابن سیرین کہتے ہیں میں نے عبیدہ سے کہا: دادا کے متعلق مجھ سے کچھ بیان کریں انہوں نے کہا: ''دادا کے متعلق مجھے مختلف قسم کے فیصلے یاد ہیں۔''

2943۔ أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ..........

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَمْرٍو الْخَارِفِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ فَرِيضَةٍ فَقَالَ إِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا جَدٌّ فَهَاتِهَا . ❹

عبید بن عمرو خارفی کہتے ہیں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور فرائض کا مسئلہ پوچھنا چاہا تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اگر اس میں دادا نہ ہو میں اسے بیان کروں۔''

---

❶ صحیح ❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 320/11 (11317) وعبدالرزاق (19183)

❸ صحیح: أخرجه البیهقی فی الفرائض، باب التشدید فی الکلام فی مسئلة الجد 245/6 وعبدالرزاق (19044)

❹ اسناده جید عبداللہ بن عمرو الخارفی کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے 137/5 دیکھئے الأنساب 14/5 وأخرجه ابن ابی شیبه 319/11 (11303)

فوائد:...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جس بات بارے انہیں جزم وایقان انشراح صدر نہ ہوتا اس کے بارے رائے زنی میں حددرجہ احتیاط برتتے یہی وجہ ہے کہ علی رضی اللہ عنہ دادا کی میراث کو بیان کرنے سے احتراز کررہے ہیں۔

2944۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ..........

عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُرَادٍ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَقَحَّمَ جَرَاثِيمَ جَهَنَّمَ فَلْيَقْضِ بَيْنَ الْجَدِّ وَالْإِخْوَةِ. ❶

قبیلہ مراد کے ایک آدمی سے مروی ہے کہ اس نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”جس کو اصل دوزخ جانا پسند ہو وہ دادا اور بھائیوں کے متعلق فیصلہ کرے۔“

[11]..... بَاب قَوْلِ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَدِّ

دادا کے متعلق سیّدنا ابوبکر کے قول کا بیان

2945۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ..........

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ح. ❷

ابونضرہ سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے (دادا کو باپ قرار دینے کے متعلق) روایت کرتے ہیں۔“

2946. وَعَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ جَعَلَ الْجَدَّ أَبًا. ❸

سیّدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دادا کو باپ قرار دیا۔

فوائد:...... معلوم ہوا ابوبکر رضی اللہ عنہ جد، دادا کو باپ کی عدم موجودگی میں اس کے قائم مقام گردانتے تھے اور یہی بات راجح ہے لیکن چار جگہوں میں یہ باپ کی طرح نہیں ہوگا۔مزید دیکھیے ابوجیز فی المیراث، لمنشاوی،ص:14,13)

2947۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ كُرْدُوسٍ عَنْ أَبِي بردة..........

---

❶ ضعيف: أخرجه ابن منصور(57) وابن ابی شيبه 319/11(11313) والبيهقی فی الفرائض،باب التشديد فی الكلام فی سألة الجد245/6

❷ صحيح: أخرجه ابن ابی شيبه 288/11(11250) والبيهقی فی الفرائض،باب من لم يورث الإخوة مع الجد246/6

❸ صحيح: (2952) کے تحت اس کی صحیح سند آئے گی۔

عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ جَعَلَ الْجَدَّ أَبًا. ❶

سیّدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دادا کو باپ قرار دیا۔

2948۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ كُرْدُوسٍ ....

عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَعَلَ الْجَدَّ أَبًا. ❷

سیّدنا ابوموسیٰ کہتے ہیں: سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دادا کو باپ قرار دیا تھے۔

2949۔ أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ مَرْوَانَ..........

عَنْ عُثْمَانَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَجْعَلُ الْجَدَّ أَبًا. ❸

سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ دادا کو باپ قرار دیتے تھے۔

2950۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ومُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ....

عَنْ عُثْمَانَ : أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَجْعَلُ لِلْجَدِ أَبًا. ❹

سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ دادا کو باپ قرار دیتے تھے۔

2951۔ أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ....

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ لَقِيتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَبِي مُوسَى أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّ الْجَدَّ لَا يُنْزَلُ فِيكُمْ مَنْزِلَةَ الْأَبِ وَأَنْتَ لَا تُنْكِرُ؟ قَالَ قُلْتُ وَلَوْ كُنْتَ أَنْتَ لَمْ تُنْكِرْ. قَالَ مَرْوَانُ فَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ شَهِدَ

سیّدنا ابوبردة رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مدینہ میں مروان بن حکم سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے کہا: اے ابن ابوموسیٰ؟ مجھے خبر ملی ہے کہ تم لوگوں میں دادا کو باپ کی جگہ پر شمار نہیں کیا جاتا اور تم اسے روکتے بھی نہیں ہو میں نے کہا: ''آپ ہوتے تو آپ بھی نہ روکتے۔'' مروان نے کہا: ''میں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ انہوں

---

❶ اسناده جيد: أخرجه ابن حزم فى المحلى حزم فى المحلى 287/9 وابن منصور (43) والبيهقى فى الفرائض، باب من لم يورث الإخوة مع الجد 246/6

❷ جيد: سابقہ ہی مکرر آئی ہے۔

❸ جيد: سابق ولاحق حدیث ملاحظ فرمائیں۔

❹ اسناده جيد: أخرجه ابن منصور (43) والدار قطنى 92/4

عَلَى أَبِيْ بَكْرٍ أَنَّهُ جَعَلَ الْجَدَّ أَبًا إِذَا لَمْ يَكُنْ دُونَهُ أَبٌ. ❶

نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق گواہی دی کہ انہوں نے دادا کو باپ قرار دیا۔ جبکہ اس کے نیچے کوئی اور باپ نہ ہو۔"

2952۔ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ وَعَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَجْعَلُ الْجَدَّ أَبًا. ❷

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ دادا کو باپ قرار دیتے تھے۔

2953۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَعَلَهُ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا أَحَدًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهُ خَلِيلًا وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ)). يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ جَعَلَهُ أَبًا يَعْنِي الْجَدَّ. ❸

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: دادا کو باپ اس شخص نے قرار دیا جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر میں کسی کو دوست بناتا تو اسی کو بناتا لیکن اسلام میں بھائی چارہ افضل ہے۔" اس سے مراد ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے دادا کو باپ قرار دیا۔"

فوائد:...... (۱) اہل ارض میں سے کوئی بھی آپ کا خلیل نہ تھا (۲) آپ ﷺ سے سب سے زیادہ قریب ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے (۳) اعلیٰ کی بات بھی اعلیٰ ہوتی ہے۔

2954۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ..........

عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَعَلَ الْجَدَّ أَبًا. ❹

ابن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دادا کو باپ قرار دیا۔

2955۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ..........

أَخْبَرَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِنَّ الْجَدَّ قَدْ مَضَتْ سُنَّتُهُ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ جَعَلَ

اشعث کہتے ہیں کہ سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: "دادا کے متعلق شرعی طریقہ گذر چکا ہے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دادا کو باپ قرار

---

❶ صحیح: (2949) میں یہ مختصراً گزر چکی ہے۔

❷ صحیح: أخرجه ابن منصور (42) والمحلی 288/9

❸ صحیح: أخرجه الحاکم 339/4، والبخاری، فی الفرائض، باب میراث الجامع الأب والأخوة (6738)

❹ صحیح: أخرجه البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلعم، باب قول النبی صلعم، و کنت متخذا خلیلًا (3658) وعبدالرزاق (19049)

الْجَدَّ أَبًا وَلَكِنَّ النَّاسَ تَحَيَّرُوا. ❶

دیا مگر لوگوں نے خودمختاری پسند کی۔"

[12]..... بَابٌ فِي قَوْلِ عُمَرَ فِي الْجَدِّ

دادا کے متعلق سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے قول کا بیان

2956۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ..........

عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ جَدٍّ وَرِثَ فِي الْإِسْلَامِ عُمَرُ. ❷

سیّدنا عاصم کہتے ہیں شعبی نے کہا: سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے شخص ہیں جو دادا کی حیثیت سے اسلام میں وارث بنائے گئے۔

فوائد:...... کسی بھی میدان میں اولیت کا حامل ہونا یہ وجہ التفات اور باعث فضیلت ہوتا ہے اس اعتبار سے عمر رضی اللہ عنہ صاحب فضیلت ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے بطور دادا وراثت پانے والے آپ ہی ہیں۔

2957۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ عَاصِمٍ ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَوَّلُ جَدٍّ وَرِثَ فِي الْإِسْلَامِ عُمَرُ فَأَخَذَ مَالَهُ فَأَتَاهُ عَلِيٌّ وَزَيْدٌ فَقَالَا لَيْسَ لَكَ ذَاكَ إِنَّمَا أَنْتَ كَأَحَدِ الْأَخَوَيْنِ. ❸

شعبی کہتے ہیں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جو دادا کی حیثیت سے اسلام میں وارث بنائے گئے۔ انھوں نے اپنا مال لے لیا تو سیّدنا علی اور زید رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس جا کر کہا: "یہ آپ کے لئے جائز نہیں ہے آپ تو ایسے ہیں جیسے دو بھائیوں میں سے ایک بھائی۔"

2958۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عِيسَى الْخَيَّاطِ ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ عُمَرُ يُقَاسِمُ بِالْجَدِّ مَعَ الْأَخِ وَالْأَخَوَيْنِ فَإِذَا زَادُوا أَعْطَاهُ الثُّلُثَ وَكَانَ يُعْطِيهِ مَعَ الْوَلَدِ السُّدُسَ. ❹

شعبی کہتے ہیں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک دو بھائیوں کے ساتھ دادا کو تقسیم میں شریک کرتے تھے جب زیادہ بھائی ہوتے تو دادا کو تہائی دیتے تھے۔ اور اولاد کے ساتھ چھٹا حصہ دیتے تھے۔

---

❶ ضعیف: لیکن اس معنی کا حسن کا صحیح قول ابن منصور (53) میں ہے۔ ❷ جید: أخرجه عبدالرزاق (19041)

❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 11/296 (11277) وأخرجه البیهقی فی الفرائض، باب من ورث الإخوة للأب والأم 6/647

❹ صحیح بالشاهد: أخرجه البیهقی فی الفرائض، باب کیفیة المقاسمة بین الجد والإخوة والأخوات 6/249 اور دیکھئے المحلی /285

2959۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمَّا طُعِنَ اسْتَشَارَهُمْ فِي الْجَدِّ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ رَأَيْتُ فِي الْجَدِّ رَأْيًا فَإِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تَتَّبِعُوهُ فَاتَّبِعُوهُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ إِنْ نَتَّبِعْ رَأْيَكَ فَإِنَّهُ رَشَدٌ وَإِنْ نَتَّبِعْ رَأْيَ الشَّيْخِ فَلَنِعْمَ ذُو الرَّأْيِ كَانَ. [1]

مروان بن حکم کہتے ہیں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب جب زخمی ہوئے تو لوگوں سے مشورہ کر کے دادا کے متعلق کہا: ”میں نے دادا کے بارے میں ایک رائے اختیار کی تھی، اگر تم چاہو تو اس کی پیروی کرو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ”اگر ہم آپ کی رائے مان لیں تو ٹھیک ہے کیونکہ یہ بھلائی کی بات ہے۔اور اگر شیخ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بات مانیں تو وہ بھی درست ہے کیونکہ ان کی رائے بہت اچھی تھی۔

فوائد:...... (۱) اکابر کی غلط رائے کو غلط کہنا یہی طریقہ سلف ہے (۲) ائمہ حق کی بھی یہ شان ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں کو ہر رطب و یابس ماننے کا نہیں کہتے بلکہ انہیں چناؤ کا اختیار دیتے ہیں (۳) اجتہاد پر مبنی فیصلہ ہی رشد و ہدایت کا منبع ہوتا ہے جب تک کہ اس کا قرآن وسنت کے منافی ہونا ثابت نہ ہو جائے۔

[13]..... بَاب قَوْلِ عَلِيٍّ فِي الْجَدِّ
دادا کے متعلق سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے قول کا بیان

2960۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى عَلِيٍّ وَابْنُ عَبَّاسٍ بِالْبَصْرَةِ إِنِّي أُتِيتُ بِجَدٍّ وَسِتَّةِ إِخْوَةٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَلِيٌّ أَنْ أَعْطِ الْجَدَّ سُبُعًا وَلَا تُعْطِهِ أَحَدًا بَعْدَهُ. [2]

شعبی سے مروی ہے کہتے ہیں سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بصرۃ سے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیجا میرے پاس دادا اور چھ بھائیوں کا مسئلہ آیا ہے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ”دادا کو چھٹا حصہ دو۔ اور اس کے علاوہ کسی اور کو کچھ نہ دو۔“

فوائد:...... باپ چونکہ وراثت سے سدس، چھٹے حصے کا مستحق ہوتا ہے اس اعتبار سے علی رضی اللہ عنہ نے دادا کو باپ کا قائم مقام ٹھہراتے ہوئے اسے سدس دینے کا حکم دیا لیکن اس مسئلے میں جزم وایقان نہ ہونے کے

---

[1] اسناده جيد: أخرجه عبدالرزاق (19051) وابن حزم في المحلى 283/9 والحاكم 340/4

[2] صحيح: أخرجه البيهقي في الفرائض، باب كيفية المقاسمة بين الجد والإخوة والأخوات 249/6 وابن حزم في المحلى 284/9 وابن ابي شيبه 293/11 (11269)

باعث مستقل ایسا کرنے سے روک دیا (واللہ اعلم)

2961۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ ....

عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي سِتَّةِ إِخْوَةٍ وَجَدٍّ قَالَ أَعْطِ الْجَدَّ السُّدُسَ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ كَأَنَّهُ يَعْنِي عَلِيًّا الشَّعْبِيُّ يَرْوِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه. ❶

اسماعیل کہتے ہیں شعبی نے چھ بھائیوں اور دادا کے متعلق کہا: ''دادا کو چھٹا حصہ دو۔'' ابومحمد (دارمی) کہتے ہیں: گویا کہ شعبی علی رضی اللہ عنہ کے قول کی طرح مراد لیتے ہیں۔

2962۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَجْعَلُ الْجَدَّ أَخًا حَتّٰى يَكُونَ سَادِسًا. ❷

سیّدنا عبداللہ بن سلمۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں میں چھٹے حصے تک شریک کرتے تھے۔

فوائد:...... دادا کو باپ کے قائم مقام سمجھا جائے تب بھی اور اگر پانچ بھائیوں میں چھٹا دادا ہوتب بھی دونوں قسم کے مؤقف رکھنے والے علماء کی مراد برآتی ہے کہ دادا کو چھٹا حصہ دے دیتے ہیں اصل میں دادا اور بھائیوں میں تقسیم مختلف فیہ اور علماء فرائض کا خاص موضوع ہے امام ابوحنیفہ دادا کو باپ کا مقام دیتے ہوئے دادا کی موجودگی میں باپ کی طرح بھائیوں کو محجوب قرار دیتے ہیں جبکہ ابویوسف اور محمد اور مالک وشافعی کا مؤقف اس کے برعکس ہے۔ وہ دادا کی موجودگی میں بھائیوں کو حصہ دینے کے قائل ہیں یعنی یہ ایک صورت ہے جس میں دادا کا حکم باپ سے کچھ مختلف ہوتا ہے۔ اس کی توضیح کچھ یوں ہے جب دادا اور بھائیوں کے ساتھ کوئی صاحب فرض، حصہ دار نہیں ہے تو دادا ان دو معاملوں میں سے افضل کا حقدار ہوگا (۱) جمیع مال کا ثلث، تہائی حصہ (۲) بھائیوں کے ساتھ برابر کی تقسیم اور مونثوں کے ساتھ ان کے بالمقابل دوگنا حصہ۔

اور اگر کوئی حصہ دار بھی ہو تو پھر دادا کو تین امور میں سے افضل کا اختیار ہوگا۔ (۱) جمیع مال کا سدس (۲) اصحاب الفروض کے بعد باقی ماندہ مال سے ثلث تہائی (۳) بھائیوں کے ساتھ شراکت۔

2963۔ أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ ....

---

❶ صحيح: أخرجه ابن ابى شيبه 293/4 (11268)

❷ حسن: أخرجه ابن ابى شيبه 293/4 (11268) والبيهقي في الفرائض 249/6، باب كيفية المقاسمة بين الجد والإخوة والأخوات وابن حزم في المحلى 284/9

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يُشَرِّكُ الْجَدَّ مَعَ الْإِخْوَةِ إِلَى السُّدُسِ. ❶

سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ چھٹے حصے تک شریک کرتے تھے۔

فوائد:...... سدس، چھٹے حصے تک شریک کرنے سے مراد یہ ہے کہ اگر بھائیوں کے ساتھ دادا کا حصہ سدس سے کم ہوتا تو حصے کے مطابق دے دیتے لیکن اگر سدس سے زیادہ بن رہا ہوتا تو سدس تک ہی دیتے زائد نہ دیتے۔

2964- حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ....

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ يُشَرِّكُ بَيْنَ الْجَدِّ وَالْإِخْوَةِ حَتَّى يَكُونَ سَادِسًا. ❷

عبداللہ بن سلمۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں میں چھٹے حصے تک شریک ٹھہراتے تھے۔''

2965- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ.........

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ يُشَرِّكُ الْجَدَّ إِلَى سِتَّةٍ مَعَ الْإِخْوَةِ يُعْطِي كُلَّ صَاحِبِ فَرِيضَةٍ فَرِيضَتَهُ وَلَا يُوَرِّثُ أَخًا لِأُمٍّ مَعَ جَدٍّ وَلَا أُخْتًا لِأُمٍّ وَلَا يَزِيدُ الْجَدَّ مَعَ الْوَلَدِ عَلَى السُّدُسِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ غَيْرُهُ وَلَا يُقَاسِمُ بِأَخٍ لِأَبٍ مَعَ أَخٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ وَإِذَا كَانَتْ أُخْتٌ لِأَبٍ وَأُمٍّ وَأَخٌ لِأَبٍ أَعْطَى الْأُخْتَ النِّصْفَ وَالنِّصْفَ الْآخَرَ بَيْنَ الْجَدِّ وَالْأَخِ نِصْفَيْنِ وَإِذَا كَانُوا إِخْوَةً وَأَخَوَاتٍ شَرَّكَهُمْ مَعَ الْجَدِّ إِلَى السُّدُسِ. ❸

ابراہیم کہتے ہیں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ چھٹے حصہ تک شریک کرتے تھے۔ ہر حصہ دار کو اس کا حصہ دیتے تھے۔ اخیافی بھائی بہن کو دادا کے ساتھ وارث نہیں بناتے تھے۔ اور اولاد کے ساتھ دادا کو چھٹے حصہ سے زیادہ نہ دیتے تھے۔ مگر اس وقت کہ ان کے ساتھ کوئی اور بھی ہو اور حقیقی بھائی کے ساتھ علاتی بھائی کو تقسیم میں شریک کرتے تھے۔ اور جب حقیقی بہن اور علاتی بھائی ہوتا تو بہن کو نصف دیتے۔ اور دوسرے نصف میں نصف نصف دادا اور بھائی میں تقسیم کرتے۔ جب بھائی اور بہنیں ہوتی تو انہیں چھٹے حصے تک دادا کے ساتھ شریک کرتے تھے۔

---

❶ صحيح: أخرجه ابن حزم في المحلى 284/9

❷ حسن: پیچھے (2963) میں گزر چکی ہے۔

❸ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (19067) وابن ابی شيبه 298/11 (11282) والبيهقي في الفرائض، باب كيفية المقاسمة بين الجد و الإخوة والأخوات 249/6

[14]..... بَاب قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْجَدِّ
دادا کے متعلق ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول کے بیان

2966۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْعَبْسِيِّ هو عبدالله بن خالد..........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْجَدِّ فَقَالَ أَيُّ أَبٍ لَكَ أَكْبَرُ فَقُلْتُ أَنَا آدَمُ قَالَ أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا بَنِيَّ آدَمَ . ❶

سیّدنا عبدالرحمٰن بن معقل کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دادا کے متعلق پوچھا گیا۔ تو انہوں نے کہا: تمہارے کون سے والد سب سے بڑے ہیں میں نے کہا: ''سیّدنا آدم علیہ السلام۔'' انہوں نے کہا: تم نے سنا نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے آدم کے بیٹو۔''

2967۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ..........

عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوَدِدْتُ أَنِّي وَالَّذِينَ يُخَالِفُونَنِي فِي الْجَدِّ تَلَاعَنَّا أَيُّنَا أَسْوَأُ قَوْلًا . ❷

ایک آدمی سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میرا دل چاہتا ہے میں اور وہ لوگ جو دادا کے متعلق میری مخالفت کرتے ہیں دونوں آپس میں لعان کریں کہ کس کا قول برا ہے۔''

2968۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهِيب..........

حدثنا ابن طاووس ، عن أبيه عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّهُ جعلَ الْجَدَّ أَبًا . ❸

طاؤس نقل کرتے ہیں کہ ابن عباس نے دادا کو باپ قرار دیا۔

فوائد:...... معلوم ہوا ابن عباس رضی اللہ عنہما دادا کو باپ کے قائم مقام قرار دیتے تھے اور اس میں بہت سختی کرتے تھے۔

[15]..... بَاب قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي الْجَدِّ
دادا کے متعلق ابن مسعود کے قول کا بیان

2969۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ....

❶منقطع ضعيف: عبداللہ بن عباس سے سماع ثابت نہیں أخرجه ابن ابی شیبه 289/11(11254)والبيهقی فی الفرائض،باب من لم يورث الإخوة مع الجد246/6

❷صحيح بالشاهد: أخرجه عبدالرزاق(19024)وسعيد بن منصور(37)

❸صحيح: أخرجه عبدالرزاق(19055-19056)

عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى شُرَيْحٍ وَعِنْدَهُ عَامِرٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِي فَرِيضَةِ امْرَأَةٍ مِنَّا الْعَالِيَةِ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَأُمَّهَا وَأَخَاهَا لِأَبِيهَا وَجَدَّهَا فَقَالَ لِي هَلْ مِنْ أُخْتٍ قُلْتُ لَا قَالَ هَلْ مِنْ أُخْتٍ قُلْتُ لَا قَالَ لِلْبَعْلِ الشَّطْرُ وَلِلْأُمِّ الثُّلُثُ قَالَ فَجَهِدْتُ عَلٰى أَنْ يُجِيبَنِي فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَّا بِذٰلِكَ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ وَعَامِرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَا جَاءَ أَحَدٌ بِفَرِيضَةٍ أَعْضَلَ مِنْ فَرِيضَةٍ جِئْتَ بِهَا قَالَ فَأَتَيْتُ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيَّ وَكَانَ يُقَالُ لَيْسَ بِالْكُوفَةِ أَحَدٌ أَعْلَمَ بِفَرِيضَةٍ مِنْ عَبِيدَةَ وَالْحَارِثِ الْأَعْوَرِ وَكَانَ عَبِيدَةُ يَجْلِسُ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا وَرَدَتْ عَلٰى شُرَيْحٍ فَرِيضَةٌ فِيهَا جَدٌّ رَفَعَهُمْ إِلٰى عَبِيدَةَ فَفَرَضَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنْ شِئْتُمْ نَبَّأْتُكُمْ بِفَرِيضَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي هٰذَا جَعَلَ لِلزَّوْجِ ثَلَاثَةَ أَسْهُمٍ النِّصْفَ وَلِلْأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ السُّدُسُ مِنْ رَأْسِ الْمَالِ وَلِلْأَخِ سَهْمٌ وَلِلْجَدِّ سَهْمٌ قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ الْجَدُّ أَبُو الْأَبِ. [1]

ابواسحاق کہتے ہیں میں شریح کے پاس اپنی قوم کی ایک معزز عورت کی وراثت کے متعلق پوچھنے گیا۔ جس نے شوہر، ماں، علاتی بھائی اور دادا چھوڑا تھا اور شریح کے پاس عامر ابراہیم اور عبدالرحمٰن بن عبداللہ موجود تھے۔ شریح نے مجھ سے پوچھا کیا کوئی بہن بھی ہے میں نے کہا: ''نہیں۔'' انہوں نے کہا: ''شوہر کے لئے نصف اور ماں کے لئے تہائی۔'' میں نے بہت کوشش کی کہ مجھے کوئی اور جواب بھی دیں گے مگر انہوں نے صرف یہی جواب دیا۔ تو ابراہیم، عامر اور عبدالرحمٰن بن عبداللہ نے کہا: ''تمہارے جیسا مشکل فرائض کا مسئلہ کسی نے نہ دیا۔'' میں پھر عبیدہ سلمانی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور کہا جاتا تھا کوفہ میں عبیدۃ اور حارث اعور سے بڑھ کر فرائض کا مسئلہ کوئی اور نہیں جانتا۔ اور عبیدہ مسجد میں بیٹھتے تھے۔ جب شریح کے پاس کوئی ایسا مسئلہ آتا جس میں دادا ہوتا تھا تو وہ اسے عبیدہ کے پاس بھیج دیتے تھے وہ حصے بنا دیتے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: ''اگر تم چاہو تو میں اس کے متعلق تمہیں عبداللہ بن مسعود کے قول کے مطابق حصے بتا دوں انہوں نے اس طرح حصے مقرر کئے۔ نصف یعنی تین حصے شوہر کے لئے باقی کا تہائی ماں کے لئے یعنی اصل مال کا چھٹا حصہ اور بھائی کے لئے ایک حصہ اور دادا کے لئے بھی ایک حصہ۔ ابواسحٰق کہتے ہیں: 'جد' سے صرف 'دادا' مراد ہیں۔

[1] ابواسحاق تک اس کی سند صحیح ہے۔ أخرجه عبدالرزاق (19071) وابن ابی شیبه 208/11 (11303) واخرجه البیهقی فی الفرائض، باب میراث ابنی عم احدهما زوج والآخ ألأم 240/6

فوائد:...... (۱) انشراح صدر نہ ہونے کے باعث عالم جواب دینے سے احتراز کرسکتا ہے بشرطیکہ کوئی اور عالم قریب موجود ہو جس سے لوگ دریافت کرسکتے ہوں ورنہ عالم کے ذمے اجتہاد لازم ہے (۲) عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرح مسئلے کی ذمہ داری خود لینے کی بجائے کسی دوسرے کا قول جو کہ اقرب الی الصواب ہوا سے بیان کردینا زیادہ مناسب ہے (۳) یہ کتاب الفرائض کے شروع میں گزرنے والا مسئلہ غراوین ہے البتہ علاتی بھائی کا واسطہ زیادہ ہے جسے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق باپ کے برابر ایک حصہ ملے گا۔

[16]..... بَاب قَوْلِ زَيْدٍ فِي الْجَدِّ

دادا کے متعلق سیّدنا زید رضی اللہ عنہ کے قول کا بیان

2970- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ..........

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ زَيْدًا كَانَ يُشَرِّكُ الْجَدَّ مَعَ الْإِخْوَةِ إِلَى الثُّلُثِ. ❶

سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیّدنا زید رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ تہائی تک شریک کرتے تھے۔

فوائد:...... زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دادا اور بھائیوں میں مشترکہ میراث تقسیم کرتے اس طرح کہ دادا کا حصہ ثلث 1/3 سے کم نہ ہو (مزید دیکھیے فوائد حدیث نمبر 2962)

2971- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ..........

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ كَانَ يُقَاسِمُ بِالْجَدِّ مَعَ الْإِخْوَةِ إِلَى الثُّلُثِ ثُمَّ لَا يُنْقِصُهُ. ❷

ابراہیم کہتے ہیں کہ زید بن ثابت دادا کو بھائیوں کے ساتھ تہائی حصہ پر تقسیم میں شریک کرتے تھے پھر اسے کم نہ کرتے۔

2972- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ..........

عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ قَالَ عُمَرُ خُذْ مِنْ أَمْرِ الْجَدِّ مَا اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد يَعْنِي قَوْلَ زَيْدٍ. ❸

اسماعیل کہتے ہیں سیّدنا عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''دادا کے متعلق وہ بات اختیار کرو جس پر لوگوں کا اتفاق ہوا ہے۔'' ابو محمد کہتے ہیں یعنی سیّدنا زید کا قول۔

فوائد:...... (۱) غیر مبین مسئلے میں جمہور کی رائے کو ترجیح دی جاسکتی ہے (۲) اہل علم زید رضی اللہ عنہ کے

---

❶ صحيح الى الحسن : أخرجه ابن ابى شيبه 11/295 (11274)

❷ سند : صحيح انى ابراهيم أخرجه عبدالرزاق (19063) وابن ابى شيبه 11/317 (11309)

❸ صحيح : أخرجه مالك فى الفرائض، باب ميراث الجد (2) وعبدالرزاق (19042) وابن ابى شيبه 11/ 319-320 (11316)

موقف کو ہی ترجیح گردانتے ہیں۔

[17]..... بَاب الْأَكْدَرِيَّةِ زَوْجٌ وَأُخْتٌ لِأَبٍ وَأُمٍّ وَجَدٌّ وَأُمٌّ
شوہر، حقیقی بہن، دادی، اور ماں کے متعلق

2973۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هَمَّامٍ ....

عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فِي أُخْتٍ وَأُمٍّ وَزَوْجٍ وَجَدٍّ قَالَ جَعَلَهَا مِنْ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ لِلْأُمِّ سِتَّةٌ وَلِلزَّوْجِ تِسْعَةٌ وَلِلْجَدِّ ثَمَانِيَةٌ وَلِلْأُخْتِ أَرْبَعَةٌ . ❶

سیّدنا قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے شوہر، ماں، حقیقی بہن اور دادا کے متعلق ستائیس سے تقسیم کر کے ماں کو چھ حصے، شوہر کو نو، دادا کو آٹھ اور بہن کو چار حصے دیئے۔

فوائد:...... (۱) اس مسئلے کو اکدریہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس نے زید رضی اللہ عنہ کے مسلک کو مکدر، گدلا کر دیا ہے کیونکہ وہ اس مسئلے کے علاوہ کہیں بھی دادا کے ساتھ بہن کا حصہ مقرر نہیں کرتے بلکہ میراث نہ بچنے کی صورت میں بھائی بہن کو گرادیتے ہیں پھر دو فرضوں کے جمع ہونے پر انہیں عصبہ کی صورت میں سب میں تقسیم کر دیا۔ یا پھر اس لیے کہ مرنے والی کا تعلق اکدر قبیلے سے تھا۔ واللہ اعلم۔ (۲) مسئلے کی صورت یوں ہوگی ایک عورت خاوند، ماں، حقیقی بہن اور دادا چھوڑ کر فوت ہو جاتی ہے تو اس میں مسئلہ 6 سے بنے گا جو کہ نو کی طرف عول ہوگا۔ بہن اور دادا میں ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾ کے مطابق تقسیم کریں تو کسر واقع ہے نسبت تخالف کی وجہ سے تین کو نو سے ضرب دی تو ستائیس حاصل ہوا ہر وارث کے حصے کو 3 سے ضرب دیں تو ہر وارث کا حق نکل آئے گا۔ اس طرح بہن اور دادا کو چار ملے جب تین سے ضرب دی تو 12 ہو گئے اب دادا کو 8 اور بہن کو 4 حصے ملیں گے اس کی صورت یوں ہوگی۔

مسئلہ بنا ہے	6	9	27
خاوند	3	3	9
ماں	2	2	6
بہن	3	3	4
دادا	1	1	8

❶ سنده : صحيح أخرجه عبدالرزاق (19074) وابن ابى شيبه 301/11 (11289)

اس مسئلے کو منفصلاً بیان کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اصولاً دادا کے ساتھ بہن صاحبہ فرض نہیں ہوتی بلکہ وہ اپنے بھائی کی طرح عصبہ ہوتی ہے مگر اس مسئلے میں اسے صاحبہ فرض قرار دے کر نصف ترکہ دیا گیا ہے اور پھر دونوں کے حصے ملا کر تقسیم کر لیے گئے ہیں اس طرح بہن نصف کی بجائے چھٹے جب کہ دادا تہائی کا وارث ہوا۔

[18]..... بَاب فِي الْجَدَّاتِ

دادیوں کے متعلق

2974۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ..........

عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ جَدَّةٍ أُطْعِمَتْ فِي الْإِسْلَامِ سَهْمًا أُمُّ أَبٍ وَابْنُهَا حَيٌّ. ❶

ابن سیرین کہتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ''سب سے پہلے دادی کی حیثیت سے جسے اسلام میں حصہ دیا گیا وہ باپ کی ماں تھی اور اس کا بیٹا زندہ تھا۔''

فوائد:...... سنداً اگر چہ یہ حدیث ضعیف ہے لیکن مذکورہ مسئلے میں اختلاف ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کے موافق مروی ہے جیسا کہ ابوعمر الشیبانی کہتے ہیں (کان یورث) کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ دادی کو باپ کی موجودگی میں وراث بناتے تھے لیکن راجح بات اور جمہور کا موقف یہی ہے کہ باپ کی موجودگی میں دادی وارث بنے گی۔(واللہ اعلم)

2975۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَطْعَمَ جَدَّةً سُدُسًا. ❷

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دادی کو چھٹا حصہ دیا۔

فوائد:...... دادیوں کے حصے بارے کتاب وسنت سے کوئی بھی صحیح ثبوت نہیں ملتا بعض روایات میں سدس کا ذکر آتا ہے کہ آپ ﷺ نے دادیوں کو چھٹا حصہ دیا جو کہ ہیں تو ضعیف بہر حال ائمہ ومحدثین نے اسی کو ترجیح دی ہے۔

2976۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ....

---

❶ضعیف : أخرجه ابن ابی شیبه 331/11(11348)وابن منصور(109)والبیهقی فی الفرائض 226/2،باب لا میرث مع الأب ابواه اس مسالہ بارے امام ترمذی فرماتے ہیں بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیٹے کے ہوتے ہوئے دادی کو وارث بنایا ہے اور بعض نے نہیں۔

❷ضعیف : أخرجه ابن ماجه،کتاب الفرائض،باب میراث الجدة(2725)وابن ابی شیبه 331/11(11320)والبیهقی فی الفرائض،باب فرائض الجدة والجدتین234/6

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ وَرَّثَ جَدَّةً مَعَ ابْنِهَا . ❶

سعید بن مسیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دادی کو اس کے بیٹے کے ساتھ وارث بنایا۔

2977۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ....

سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَطْعَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلاثَ جَدَّاتٍ سُدُسًا قَالَ قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ مَنْ هُنَّ قَالَ جَدَّتَاكَ مِنْ قِبَلِ أَبِيكَ وَجَدَّتُكَ مِنْ قِبَلِ أُمِّكَ . ❷

سیّدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین دادیوں کو چھٹا حصہ دیا۔ میں نے ابراہیم سے پوچھا: وہ کون تھیں؟ انہوں نے کہا: ''دو تیرے باپ کی طرف سے اور ایک تیری ماں کی طرف سے تھی۔''

فوائد:...... حدیث میں ضعیف ہونے کے باوجود عمل اسی پر ہے کہ اگر ایک ہی رتبے میں ایک سے زیادہ دادیاں جمع ہو جائیں تو سدس ان میں برابر تقسیم ہوگا۔

2978۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ..........

إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنِي الْحَسَنُ قَالَ تَرِثُ الْجَدَّةُ وَابْنُهَا حَيٌّ . ❸

ابراہیم کہتے ہیں سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: ''دادی اپنے بیٹے کی زندگی میں وارث بنے گی۔''

2979۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ..........

عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَا تَرِثُ أُمُّ أَبِ الْأُمِّ ابْنُهَا الَّذِي تُدْلِي بِهِ لَا يَرِثُ فَكَيْفَ تَرِثُ هِيَ . ❹

داؤد کہتے ہیں شعبی نے کہا: ''میت کی پرنانی وارث نہیں بنے گی جس بیٹے کی وجہ سے وہ میت سے تعلق رکھتی ہے وہ تو وارث ہوتا نہیں تو اس کی ماں کیسے وارث ہوگی؟''

---

❶ صحیح: أخرجه عبدالرزاق(19094) وابن منصور(90) وابن ابی شیبه 331/11(11347) والبیهقی فی الفرائض،باب لا لمث مع الأب ابواه 226/6)

❷ معضل ضعیف: أخرجه ابن ابی شیبه 322/11(11323) والبیهقی فی الفرائض،باب تو ریت،ثلاث جدات متحاذیات أو اكثر 231/6

❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 11353/11) وابن منصور(97) وابن ابی حزم فی المحلّی 281/9 اور دیکھئے سنن البیهقی 226/6

❹ صحیح: أخرجه البیهقی فی الفرائض،باب توریت ثلاث الجدات المتحاذیات أر أكثر 236/6 وابن منصور(89) وابن حزم 275/9

فوائد:...... دادی کے وارث بننے کے لیے الجدۃ الصحیحۃ ہونا لازم ہے یعنی صحیح دادی یہ ہراس دادی پر بولا جاتا ہے جس کے اور میت کے درمیان جدّ فاسد یعنی فاسد دادا نہ ہو جدّ فاسد اس دادے پر بولا جاتا ہے جس کے اور میت کے درمیان مونث ہو مثلاً اَب الاُم یعنی نانا اب نانے کی ماں وارث نہیں بن سکتی ہے۔

2980۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ..........

عَنْ أَبِي الدَّهْمَاءِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ تَرِثُ الْجَدَّةُ وَابْنُهَا حَيٌّ. [1]

ابودھماء کہتے ہیں عمران بن حصین رحمہ اللہ نے کہا: ”دادی اپنے بیٹے کی زندگی ہی میں وارث بنے گی۔“

فوائد:...... یہ حدیث اس بات کی تصدیق کرتی ہے جو کہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا ”وقد ورث بعض اصحاب النبی ﷺ الجدۃ مع ابنھا ولم یورثھا بعضھم۔“ الترمذی مع التحفد 6/2880 بعض صحابہ (دادی کو) اس کے بیٹے کی موجودگی میں وارث بناتے ہیں جب کہ بعض نہیں۔ نیز مالکی وشافعی، حنفی اور حنبلی ایک روایت کے مطابق۔ دادی کو اس کے بیٹے کی موجودگی میں محروم گردانتے ہیں اور یہی بات ان شاء اللہ درست ہے۔

[19]...... بَاب قَوْلِ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَدَّاتِ
دادیوں کے متعلق سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے قول کا بیان

2981۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْأَشْعَثُ..........

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ جَائَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ جَدَّةٌ أُمُّ أَبٍ أَوْ أُمُّ أُمٍّ فَقَالَتْ إِنَّ ابْنَ ابْنِي أَوِ ابْنَ ابْنَتِي تُوُفِّيَ وَبَلَغَنِي أَنَّ لِي نَصِيبًا فَمَا لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِيهَا شَيْئًا وَسَأَسْأَلُ النَّاسَ فَلَمَّا صَلَّى الظُّهْرَ قَالَ أَيُّكُمْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي

زہری کہتے ہیں سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دادی آئی جو باپ کی ماں تھی یا ماں کی ماں تھی۔ اس نے کہا: میرا پوتا یا میرا نواسا فوت ہو گیا ہے اور مجھے پتہ چلا ہے کہ میرا بھی حصہ ہے مجھے کیا ملے گا؟ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا نہیں کہ آپ نے اس کے متعلق کچھ فرمایا ہے مگر میں لوگوں سے پوچھوں گا جب ظہر کی نماز پڑھ لی تو انہوں نے کہا: تم سے کس نے سنا ہے کہ رسول

[1] صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 331/11(11349) والبیهقی فی الفرائض، باب لایرث مع الأب أبواه 226/6

الْـجَدَّةِ شَيْئًا فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَنَا قَـالَ مَـاذَا قَالَ أَعْطَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سُـدُسًـا قَالَ أَيَعْلَمُ ذَاكَ أَحَدٌ غَيْرُكَ فَـقَـالَ مُـحَـمَّـدُ بْنُ مَسْـلَـمَةَ صَدَقَ فَأَعْطَاهَا أَبُو بَكْرٍ السُّدُسَ فَجَائَتْ إِلَى عُـمَـرَ مِثْـلُهَا فَقَالَ مَا أَدْرِي مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيهَا شَيْئًا وَسَأَسْأَلُ النَّـاسَ فَـحَدَّثُوهُ بِحَدِيثِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَمُـحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ فَقَالَ عُمَرُ أَيُّـكُـمَـا خَـلَـتْ بِـهِ فَلَهَا السُّدُسُ فَإِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَيْنَكُمَا . ❶

اللہ ﷺ نے دادی کے متعلق کچھ فرمایا ہو۔ مغیرہ بن شعبہ نے کہا: ''میں نے سنا ہے۔'' حضر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا؟ مغیرہ بن شعبہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے دادی کو چھٹا حصہ دیا۔ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارے علاوہ کوئی اور بھی اس بات کو جانتا ہے؟ محمد بن مسلمہ نے کہا: مغیرہ نے سچ کہا۔ تو سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے چھٹا حصہ دیا۔ پھر ایسا ہی واقعہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں میں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کچھ نہیں سنا البتہ میں لوگوں سے پوچھوں گا۔ تو لوگوں نے ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: دادی اور نانی سے جو اکیلی ہو اسے چھٹا حصہ ملے گا۔ اگر دونوں ہوں تو وہی دونوں کو تقسیم کر کے دیا جائے گا۔''

فوائد:...... (۱) جس مسئلے بارے اشکال ہو وہ اہل علم سے دریافت کر لینا چاہیے (۲) اہل علم کی یہ شان ہے کہ کسی مسئلے بارے جزم نہ ہونے پر وہ تکلف برتنے کی بجائے اس کی تحقیق کرنا اور سائل سے وقت لے لینا بہتر خیال کرتے ہیں (۳) مغیرہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کا چاہنا اس بنا پر نہیں تھا کہ خبر واحد حجت نہیں ہوتی بلکہ مسئلے کی حساسیت کی بنا پر اور کبھی کبھار پیش آنے کی بنا پر اس بارے مزید دریافت کیا گیا ورنہ رمضان کا روزہ ایک آدمی کی گواہی پر رکھنا اسی طرح ایک عورت کی گواہی پر رضاعت کو تسلیم کر لینا اور عمر رضی اللہ عنہ کا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو گواہی پر مجوس سے جزیہ لینا ایسے مسائل سے بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ خبر واحد اسلام میں حجت ہے (۴) جب ایک رتبے میں جدّات اکٹھی ہو جائیں تو وہ بھی سدس میں شریک ہوں گی۔

[20]..... بَاب قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ فِي الْجَدَّاتِ

دادیوں کے متعلق سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیّدنا زید رضی اللہ عنہ کے قول کا بیان

2982۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ.........

❶ ضعيف : أخرجه عبدالرزاق(19083)

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ قَالَا إِذَا كَانَتِ الْجَدَّاتُ سَوَاءً وَرِثَ ثَلَاثُ جَدَّاتٍ جَدَّتَا أَبِيهِ أُمُّ أُمِّهِ وَأُمُّ أَبِيهِ وَجَدَّةُ أُمِّهِ فَإِنْ كَانَتْ إِحْدَاهُنَّ أَقْرَبَ فَالسَّهْمُ لِذَوِي الْقُرْبَى . ❶

شعبی کہتے ہیں سیّدنا علی اور زید نے کہا: ”جب دادیاں برابر ہوں تو تین دادیاں وارث ہیں۔ دو دادیاں میت کے باپ کی یعنی اس کی ماں کی ماں اور باپ کی ماں۔ اور تیسری اس کی ماں کی دادی اگر ان میں سے کوئی زیادہ قریبی ہو تو اور رشتہ داروں کا حصہ ہوگا۔

2983۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ أَشْعَثَ.........

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ أَنَّهُمَا كَانَا لَا يُوَرِّثَانِ الْجَدَّةَ أُمَّ الْأَبِ مَعَ الْأَبِ . ❷

شعبی کہتے ہیں کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ دادی یعنی باپ کی ماں کو باپ کے ساتھ وارث نہیں ٹھہراتے تھے۔

2984۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ ....

عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُثْمَانَ كَانَ لَا يُوَرِّثُ الْجَدَّةَ وَابْنُهَا حَيٌّ . ❸

زہری کہتے ہیں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ دادی کو بیٹے کی زندگی میں وارث نہ بناتے تھے۔

فوائد:...... زہری رحمہ اللہ کے مطابق عثمان رضی اللہ عنہ بھی اَب۔ یعنی باپ کی موجودگی میں دادی کو وارث بنانے کے قائل نہیں امام ترمذی رحمہ اللہ کے قول سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے کہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم اس کے قائل نہیں تھے اور یہی بات راجح اور درست ہے۔ (واللہ اعلم)

[21]...... بَاب قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي الْجَدَّاتِ
دادیوں کے متعلق سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کا بیان

2985۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْأَشْعَثُ.........

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ الْجَدَّاتِ لَيْسَ لَهُنَّ مِيرَاثٌ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أُطْعِمْنَهَا وَالْجَدَّاتُ أَقْرَبُهُنَّ وَأَبْعَدُهُنَّ سَوَاءٌ . ❹

ابن سیرین کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ”دادیوں کے لئے میراث نہیں اور وہ جو دادی کو دیا گیا تھا اسے کچھ کھانے کے لئے دیا گیا تھا۔ اور اس کے متعلق نزدیک اور دور کی دادیاں برابر ہیں۔

❶ حسن لغیرہ: أخرجه ابن منصور (84) والبیهقی 236/6 وابن حزم 275/9

❷ ضعیف: اشعث ضعیف ہے سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

❸ سند صحیح الی الزهری: أخرجه عبدالرزاق (19091) والبیهقی فی الفرائض 225/6-226 باب لا یرث مع الأب، ابواه

❹ حسن لغیرہ: أخرجه ابن ابی شیبه 326/11 (11337) وعبدالرزاق (19089) وابن حزم فی المحلی 277/9

2986- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ تَرِثُ الْجَدَّةُ وَابْنُهَا حَيٌّ . ❶

ابراہیم کہتے ہیں سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''دادی اپنے بیٹے کی زندگی میں وارث بنے گی۔''

[22]..... بَاب قَوْلِ مَسْرُوقٍ فِي الْجَدَّاتِ

دادی کے متعلق سیّدنا مسروق رضی اللہ عنہ کے قول کا بیان

2987- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْأَشْعَثُ ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ جِئْنَ أَرْبَعُ جَدَّاتٍ يَتَسَاوَقْنَ إِلَى مَسْرُوقٍ فَأَلْغَى أُمَّ أَبِ الْأَبِ وَوَرَّثَ ثَلَاثًا جَدَّتَيْ أَبِيهِ أُمَّ أُمِّهِ وَأُمَّ أَبِيهِ وَجَدَّةَ أُمِّهِ. ❷

شعبی کہتے ہیں: مسروق کے پاس آگے پیچھے چار دادیاں آئیں انہوں نے باپ کے باپ کی ماں کو ساقط قرار دیا۔ اور تین کو وارث بنایا۔ دو دایاں میت کے باپ کی یعنی اس کی ماں کی ماں اور باپ کی ماں اور تیسری اس کی ماں کی دای ہے۔

فوائد:...... یہ اثر اگرچہ ضعیف ہے لیکن مسئلہ اسی طرح ہے کہ ایسی جدۃ جو جد فاسد کے بعد واقع ہو وہ محروم ہوگی (جد فاسد کی تعریف حدیث 2979 کے تحت دیکھیے) جب کہ ایک مرتبے میں پائے جانے والی سبھی جدّات سدس میں شریک ہوں گی۔

[23]..... بَاب قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ وَزَيْدٍ فِي الرَّدِّ

وراثت لوٹانے میں سیّدنا علی، عبداللہ اور سیّدنا زید رضی اللہ عنہم کے قول کا بیان

2988- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ..........

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِي ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ قَالَ النِّصْفُ وَالسُّدُسُ وَمَا بَقِيَ فَرَدٌّ عَلَى الْبِنْتِ . ❸

ابراہیم کہتے ہیں عبداللہ نے ایک بیٹی اور پوتی کے متعلق کہا: ''بیٹی کے لئے نصف اور پوتی کے لئے چھٹا حصہ ہوگا اور جو باقی بچے گا وہ بیٹی کو دوبارہ ملے گا۔

❶ منقطع ضعيف: أخرجه ابن منصور(109) وابن ابی شیبه 331/11(11348) والبیهقی فی الفرائض، باب لایرث مع الأب أبواه 226/6

❷ ضعيف: أخرجه البیهقی فی الفرائض، باب من لم یورث اکثر من جدتین 236/6 وعبدالرزاق(19081) وابن حزم فی المحلی 275/9

❸ صحيح: أخرجه ابن ابی شیبه 277/11(11224) ومصنف عبدالرزاق(19128) دیکھئے بطور شاهد، البخاری، کتاب الفرائض، باب میراث الإخوه مع البنات عصبة

فوائد:...... (۱) مذکورہ صورت میں بیٹی کوقران کے مطابق نصف جب کہ پوتی کو 2/3 دوتہائی مکمل کرنے کے لیے سدس دیا جائے گا (۲) جب ترکہ سہام، حصوں سے زیادہ ہوتو پھر اصحاب الفروض کوان کا حصہ دینے کے بعد بقیہ ان پر ان کے حصوں کے بقدر لوٹا دیا جاتا ہے یہی جمہور کا موقف ہے۔

2989۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ..........

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ أُتِيَ فِي إِخْوَةٍ لِأُمٍّ وَأُمٍّ فَأَعْطَى الْإِخْوَةَ مِنَ الْأُمِّ الثُّلُثَ وَالْأُمَّ سَائِرَ الْمَالِ وَقَالَ الْأُمُّ عَصَبَةُ مَنْ لَا عَصَبَةَ لَهُ. ❶

سیّدنا علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی آدمی اخیافی بھائیوں اور ماں کے متعلق پوچھنے آیا تو انہوں نے اخیافی بھائیوں کوتہائی حصہ دیا اور باقی تمام مال ماں کو دے دیا۔ اور کہا: ''جس کا 'عصبہ' نہ ہو اس کی ماں 'عصبہ' ہے۔''

فوائد:...... رد کا یہ طریقہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کے اجتہاد ورائے پر مبنی ہے جب کہ جمہور اہل علم جمیع اصحاب الفروض النسبیۃ پر رد کے قائل ہیں نیز النسبیۃ کی قید لگانے سے میاں بیوی دونوں خارج ہو گئے کیونکہ ان کا آپس میں نسبی تعلق نہیں ہوتا۔

2990۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ..........

حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ لَا يُعْلَمُ لَهُ وَارِثٌ غَيْرُهَا قَالَ لَهَا الْمَالُ كُلُّهُ. ❷

سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے شعبی سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جو اپنی بیٹی چھوڑ کر فوت ہوا اور اس کے علاوہ اس کا کوئی اور وارث معلوم نہیں۔ انہوں نے کہا کہ: ''تمام مال اسی کو ملے گا۔''

2991۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ..........

عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ لَا يَرُدُّ عَلَى أَخٍ لِأُمٍّ مَعَ أُمٍّ وَلَا عَلَى جَدَّةٍ إِذَا كَانَ مَعَهَا غَيْرُهَا مَنْ لَهُ فَرِيضَةٌ

شعبی کہتے ہیں کہ ابن مسعود ماں کے ساتھ اخیافی بھائی کو دوبارہ نہیں دیتے تھے۔ اور نہ اس وقت دادی کو دوبارہ دیتے تھے جب اس کے ساتھ کوئی اہل فریضہ ہوتا۔ اور نہ

---

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 274/11 (11213) وابن منصور (127)

❷ صحیح ابی شعیب: أخرجه ابن ابی شیبه 276/11 (11218) وعبدالرزاق (19130)

وَلَا عَلَى ابْنَةِ ابْنٍ مَعَ ابْنَةِ الصُّلْبِ وَلَا عَلَى امْرَأَةٍ وَزَوْجٍ وَكَانَ عَلِيٌّ يَرُدُّ عَلَى كُلِّ ذِي سَهْمٍ إِلَّا الْمَرْأَةَ وَالزَّوْجَ . ❶

حقیقی بیٹی کے ساتھ پوتی کو دوبارہ دیتے تھے۔ اور نہ بیوی اور شوہر کو دوبارہ دیتے تھے۔ اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بیوی اور شوہر کے علاوہ ہر حصہ دار کو دوبارہ دیتے تھے۔

2992۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ....

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ أُتِيَ فِي ابْنَةٍ أَوْ أُخْتٍ فَأَعْطَاهَا النِّصْفَ وَجَعَلَ مَا بَقِيَ فِي بَيْتِ الْمَالِ و قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ . ❷

خارجہ بن زید کہتے ہیں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی آدمی ایک بیٹی یا ایک بہن کے متعلق پوچھنے آیا انہوں نے اسے نصف دیا۔ اور باقی بیت المال میں جمع کروا دیا۔

فوائد:...... زید بن ثابت رضی اللہ عنہ پر موقوف یہ حدیث اگر چہ ضعیف ہے لیکن ردمخالفین جیسے مالک وشافعی وہ اسی بات کے قائل ہیں کہ رد کی بجائے بقیہ مال کو بیت المال میں داخل کر دیا جائے گا کیونکہ رد سے مقررہ حصوں میں زیادتی ہو جائے گی جو کہ درست نہیں کیونکہ دادا بھی سدس لینے کے بعد بقیہ مال بطور عصبہ لے سکتا ہے جب وہ زیادتی شمار نہیں ہوتی تو یہ بھی درست ہے۔ (واللہ اعلم)

[24]..... بَابٌ فِي مِيرَاثِ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ
لعان کرنے والے کی اولاد کی میراث کا بیان

2993۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ..........

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فِي ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ قَالَ مِيرَاثُهُ لِأُمِّهِ. ❸

ابراہیم کہتے ہیں کہ سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے لعان کرنے والے کے بیٹے کے متعلق کہا: ''اس کی میراث اس کی ماں کو ملے گی۔''

فوائد:...... یہ اثر اگر چہ منقطع ہونے پر ضعیف ہے بہر حال ابوداؤد میں صحیح سند سے ہے کہ ''ان

❶ ضعیف: محمد بن سالم ضعیف ہے۔ أخرجه ابن منصور (115-116) والبیهقی فی الفرائض، باب من جعل مافضل عن أهل الفرائض 244/6

❷ اسناده ضعیف: محمد سالم ضعیف ہے۔ أخرجه ابن منصور (114) والبیهقی فی الفرائض 244/6 نیز ابن منصور (113) اور عبدالرزاق (19131) میں اس معنی کی شعبی تک صحیح سند روایت ملتی ہے۔

❸ حسن لغیره: أخرجه الحاکم 341/4 واعبدالرزاق (1247) والبیهقی فی الفرائض، باب میراث الملاعنة 258/6

النبی ﷺ جعل میراث ابن الملاعنة لامه ولو رثتهامن بعدها ."(ابوداؤد:2523) یقیناً نبی ﷺ نے ابن الملاعنہ کی میراث اس کی ماں اور اس (ماں) کے بعد اس کے ورثہ کے لیے مقرر کی۔ نیز امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لعان کرنے والی عورت کا بچہ اس کے شوہر کا وارث نہیں بنے گا۔ (نیل الاوطار: 4/ 133)

2994۔ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِءٍ..........

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا سَأَلَ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ وَلَدِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ لِمَنْ مِيرَاثُهُ قَالَ لِأُمِّهِ وَأَهْلِهَا . ❶

ابراہیم بن طہمان کہتے ہیں میں نے ایک آدمی سے سنا وہ عطاء بن ابو رباح سے لعان والوں کی اولاد کے متعلق پوچھ رہا تھا کہ اس کی میراث کسے ملے گی۔ انہوں نے کہا: "اس کی ماں اور اس کے اہل کو۔"

2995۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ أَبِي سَهْلٍ ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ فِي ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ تَرَكَ أَخَاهُ لِأُمِّهِ وَأُمَّهُ لِأَخِيهِ السُّدُسُ وَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ثُمَّ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ فَيَصِيرُ لِلْأَخِ الثُّلُثُ وَلِلْأُمِّ الثُّلُثَانِ و قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لِأَخِيهِ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُمِّ. ❷

شعبی کہتے ہیں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے لعان کرنے والے کے بیٹے کے متعلق فرمایا جس نے ایک اخیافی بھائی اور ماں چھوڑی تھی۔ "اس کے بھائی کے لئے چھٹا حصہ اور ماں کے لئے تہائی۔ پھر انہیں دوبارہ دیا جائے گا تو بھائی کی ایک تہائی ہوگی اور ماں کے لئے دو تہائیاں۔" ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کے بھائی کو چھٹا حصہ ملے گا اور جو باقی ہے وہ ماں کے لئے ہے۔

2996۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ..........

عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ تَرَكَ ابْنَ أَخٍ وَجَدًّا قَالَ الْمَالُ لِابْنِ الْأَخِ . ❸

ابو سہل کہتے ہیں۔ کہ شعبی نے لعان والے کے بیٹے کے متعلق کہا: جس نے ایک بھتیجا اور دادا چھوڑا اس کا تمام مال بھتیجے کو ملے گا۔

2997۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ..........

❶ صحيح: أخرجه عبدالرزاق(12483)

❷ ضعيف: ابوسہل محمد ضعیف ہے۔ أخرجه البيهقي في الفرائض،باب ميراث ولد الملاعنة 6/258وابن ابي شيبه 11/341 (11383)

❸ضعيف: محمد بن سالم ضعیف ہے۔ أخرجه ابن ابي شيبه 11/341(11382)

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي مِيرَاثِ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ لِأُمِّهِ الثُّلُثُ وَالثُّلُثَانِ لِبَيْتِ الْمَالِ. ❶

سیّدنا سعید بن میّب کہتے ہیں کہ سیّدنا زید بن ثابت نے لعان والے کے بیٹے کی میراث کے متعلق کہا: ''اس کی ماں کو تہائی ملے گی اور دو تہائی بیت المال میں جمع ہوگا۔

فوائد:...... زید رضی اللہ عنہ رد کے قائل نہیں بلکہ بچ جانے والے مال کو بیت المال کا حصہ قرار دیتے ہیں لیکن یہ بات درست نہیں بلکہ بقیہ مال کو بھی ماں ہی وارث ہوگی (تفصیل پیچھے گزر چکی ہے دیکھیے سابقہ 2993 باب الرّد)

2998۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ حَمَّادٍ..........

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مِيرَاثُهُ لِأُمِّهِ تَعْقِلُ عَنْهُ عَصَبَةُ أُمِّهِ و قَالَ قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ لِأُمِّهِ الثُّلُثُ وَبَقِيَّةُ الْمَالِ لِعَصَبَةِ أُمِّهِ. ❷

ابراہیم کہتے ہیں' عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: لعان والے کے بیٹے کی میراث اس کی ماں کو ملے گی اس کی ماں کے عصبہ اس کی طرف سے دیت دیں گے اور قتادۃ رضی اللہ عنہ نے سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ اس کی ماں کو تہائی ملے گی۔ اور باقی مال ماں کے عصبہ کو ملے گا۔

فوائد:...... فائدہ 2993 میں گزرنے والی حدیث کے مطابق عبداللہ رحمہ اللہ کا موقف ہی قابل ترجیح ہے کہ میراث ماں کے عصبہ کی بجائے فقط ماں کو ہی ملے گی البتہ بچے کے جرم پر دیت اس عورت کے عصبہ ادا کریں گے۔ (واللہ اعلم)

2999۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ..........

أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ أَنَّ عَلِيًّا وَابْنَ مَسْعُودٍ قَالَا فِي وَلَدِ مُلَاعَنَةٍ تَرَكَ جَدَّتَهُ وَإِخْوَتَهُ لِأُمِّهِ قَالَ لِلْجَدَّةِ الثُّلُثُ وَلِلْإِخْوَةِ الثُّلُثَانِ و قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ لِلْجَدَّةِ السُّدُسُ وَلِلْإِخْوَةِ لِلْأُمِّ الثُّلُثُ وَمَا بَقِيَ فَلِبَيْتِ الْمَالِ. ❸

سیّدنا قتادۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے لعان والے کی اولاد کے متعلق کہا: جس نے نانی اور اخیافی بھائی چھوڑا ہو۔ تو نانی کو تہائی ملے گی اور بھائیوں کو دو تہائی' اور زید بن ثابت نے کہا: ''نانی کو چھٹا حصہ ملے گا اور اخیافی بھائیوں کو تہائی۔ اور بقیہ بیت المال میں جمع کروایا جائے گا۔''

❶ حسن: أخرجه البيهقي في الفرائض، باب ميرات و لد الملاعنة 259/6

❷ حسن لغيره: أخرجه ابن ابي شيبه 339/11 (11365) والحاكم 341/4 وابن منصور (119)

❸ ضعيف: أخرجه البيهقي في الفرائض، باب ميرات و لد الملاعنة 258/6-259 وابن منصور (119)

3000۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ.........

أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَحُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ تَرِثُهُ أُمُّهُ يَعْنِي ابْنَ الْمُلَاعَنَةِ . ❶

سیّدنا یونس اور حمید کہتے ہیں کہ سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: ''لعان والے کی ماں اس کی وارث ہوگی۔''

3001۔ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ.........

حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ أَنَّ النَّخْعِيَّ وَالشَّعْبِيَّ قَالَا تَرِثُهُ أُمُّهُ. ❷

حجاج کہتے ہیں نخعی اور شعبی نے کہا: ''لعان والے کی ماں اس کی وارث ہوگی۔''

3002۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَخٍ لِي مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ أَسْأَلُهُ لِمَنْ قَضَى النَّبِيُّ ﷺ فِي ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِهِ لِأُمِّهِ هِيَ بِمَنْزِلَةِ أُمِّهِ وَأَبِيهِ و قَالَ سُفْيَانُ الْمَالُ كُلُّهُ لِلْأُمِّ هِيَ بِمَنْزِلَةِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ. ❸

عبداللہ بن عبید بن عمیر کہتے ہیں میں نے بنو زریق سے اپنے بھائی کو لکھ کر پوچھا کہ نبی ﷺ نے لعان والے کی اولاد کے متعلق کس کے لیے فیصلہ کیا؟ اس نے مجھے لکھا کہ نبی ﷺ نے اس کی ماں کے لئے فیصلہ کیا۔ وہی اس کی ماں اور باپ کے مرتبہ پر ہے اور سفیان نے کہا: ''تمام مال ماں کے لئے ہے وہی اس کی ماں اور باپ کے مرتبہ پر ہے۔''

فوائد: ...... فرمانِ رسول ﷺ کے مطابق ولد الملاعنہ کی ماں اس کی ماں باپ دونوں کے قائم مقام ہوگی۔ نیز مال سارا ماں کے حصے آئے گا۔

3003۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ.........

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ فِي ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ تَرَكَ أُمَّهُ وَعَصَبَةَ أُمِّهِ قَالَ الثُّلُثُ لِأُمِّهِ وَمَا بَقِيَ فَلِعَصَبَةِ أُمِّهِ. ❹

ہشام کہتے ہیں سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ نے لعان کرنے والے کے بیٹے کے متعلق کہا جس نے اپنی ماں اور ماں کا عصبہ چھوڑا تو تہائی حصہ اس کی ماں کے لئے ہے اور بقیہ مال ماں کے عصبہ کے لئے ہے۔''

---

❶ صحیح : یہ (3005) کے تحت مطولاً آئے گی۔

❷ ضعیف : حجاج بن أرطاة ضعیف ہے، أخرجه ابن ابی شیبه 348/11(11405) وعبدالرزاق(12486)

❸ صحیح : أخرجه عبدالرزاق(12477) والحاکم 341/4 والبیهقی فی الفرائض، باب میراث ولد الملاعنة 259/6

❹ صحیح : دیکھیے سنن البیهقی، باب میراث ولد الملاعنة 258/6 وابن ابی شیبه(11383)

فوائد:...... اس کی تفصیل (2998) میں گزر چکی ہے۔

3004۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى..........

عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ فِيْ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ قَالَا عَصَبَتُهُ عَصَبَةُ أُمِّهِ. [1]

عامر کہتے ہیں کہ سیّدنا علی اور عبداللہ رضی اللہ عنہما نے لعان والے کے بیٹے کے متعلق کہا: ''اس کے عصبہ اس کی ماں کے عصبہ ہیں۔''

3005۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْحَلَبِيُّ مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ..........

عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مِيرَاثُ وَلَدِ الْمُلَاعَنَةِ لِأُمِّهِ قُلْتُ فَإِنْ كَانَ لَهُ أَخٌ مِنْ أُمِّهِ قَالَ لَهُ السُّدُسُ. [2]

یونس کہتے ہیں کہ سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: ''لعان کرنے والے کی اولاد کی میراث اس کی ماں کے لئے ہے۔'' میں نے کہا: اگر اس کا اخیافی بھائی ہو۔ انہوں نے کہا: اس کے لئے چھٹا حصہ ہے۔

فوائد:...... اخیافی بہن یا بھائی اگر اکیلا ہو تو وہ سدس کا مستحق ہوتا ہے لہٰذا اسے چھٹا حصہ دیا جائے گا۔

3006۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ..........

حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ وَلَدُ الْمُلَاعَنَةِ لِأُمِّهِ تَرِثُ فَرِيضَتَهَا مِنْهُ وَسَائِرُ ذٰلِكَ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ. [3]

اوزاعی کہتے ہیں زہری نے ہمیں بیان کیا: لعان کرنے والے کی اولاد اپنی ماں کے پاس ہوگی۔ ماں اس کے مال سے اپنا حصہ لے گی۔ اور باقی بیت المال میں جمع کیا جائے گا۔

فوائد:...... زید رضی اللہ عنہ کی طرح امام زہری رحمۃ اللہ علیہ بھی بچ جانے والی میراث کو بیت المال میں داخل کرنے کے قائل ہیں لیکن ان کی یہ بات مرجوح ہے جبکہ رد ہی اولیٰ ہے۔

3007۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ..........

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا تَلَاعَنَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَجْتَمِعَا وَدُعِيَ الْوَلَدُ

نافع کہتے ہیں کہ سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''جب میاں بیوی لعان کریں تو ان کو جدا کر دیا جائے گا۔ اور وہ دونوں

[1] ضعیف: محمد بن ابی لیلیٰ حافظ خراب ہے۔ أخرجه عبدلا رزاق (12482) والطبراني في الكبير 9/390 (9663)

[2] صحیح:

[3] صحیح: أخرجه ابن ابي شيبه 11/337 (11370)

لِأُمِّهِ يُقَالُ ابْنُ فُلَانَةَ هِيَ عَصَبَتُهُ يَرِثُهَا وَتَرِثُهُ وَمَنْ دَعَاهُ لِزِنْيَةٍ جُلِدَ . ❶

اکٹھے نہیں ہوں گے۔ اور اولا د اپنی ماں کے نام سے پکاری جائے گی' کہا جائے گا: فلاں کا بیٹا ہے وہی عصبہ ہو گی اور وہی اس کی وارث ہو گی۔ اور بیٹا ماں کا وارث ہو گا اور جو اسے کہے' زانیہ کا بیٹا ہے اسے کوڑے لگائے جائیں گے۔

فوائد:...... یہ حدیث اگر چہ ضعیف ہے بہر حال مسئلہ صحیح ہے یعنی (۱) لعان کے بعد خاوند اور بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی (۲) ولد الملاعنہ کے ولدیت کے خانہ میں ماں کا نام لکھا اور پکارا جائے گا (۳) مذکورہ بچے کو ولد زنا یا حرام کا نطفہ کہنے والے پر کوڑوں کی حد جاری کی جائے گی۔ (واللہ اعلم)

3008۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ..........

حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي وَلَدِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَنَّهُ تَرِثُهُ عَصَبَةُ أُمِّهِ وَهُمْ يَعْقِلُونَ عَنْهُ . ❷

شیبانی کہتے ہیں شعبی نے لعان کرنے والے کی اولاد کے متعلق کہا: اس کی ماں کے عصبے اس کے وارث ہوں گے۔ اور وہی اس کی طرف سے دیت دیں گے۔

3009۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ..........

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي وَلَدِ الْمُلَاعَنَةِ هُوَ الَّذِي لَا أَبَ لَهُ تَرِثُهُ أُمُّهُ وَإِخْوَتُهُ مِنْ أُمِّهِ وَعَصَبَةُ أُمِّهِ فَإِنْ قَذَفَهُ قَاذِفٌ جُلِدَ قَاذِفُهُ . ❸

سیّدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے لعان کرنے والے کی اولاد کے متعلق کہا: ''جس کا باپ نہ ہو' اس کی ماں، اس کے اخیافی بھائی اور اس کی ماں، کے عصبے اس کے وارث بنیں گے۔ اگر کوئی اس پر زنا کی تہمت لگائے تو اسے کوڑے لگائے جائیں گے۔''

3010۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ..........

عَنِ النُّعْمَانِ عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مِيرَاثِ وَلَدِ الْمُلَاعَنَةِ لِمَنْ هُوَ قَالَ جَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأُمِّهِ فِي سَبَبِهِ

نعمان کہتے ہیں کہ مکحول سے لعان کرنے والی کی اولاد کی میراث کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ کسے ملے گی۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اسے ماں کے لئے مقرر کیا

---

❶ ضعیف: أخرجه عبدالرزاق (12478) وابن ابی شیبه 340/11 (11376)

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 336/11 (11367)

❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 561/9 (8522)

لِمَا لَقِيَتْ مِنَ الْبَلَاءِ وَلِإِخْوَتِهِ مِنْ أُمِّهِ. و قَالَ مَكْحُولٌ فَإِنْ مَاتَتِ الْأُمُّ وَتَرَكَتِ ابْنَهَا ثُمَّ تُوُفِّيَ ابْنُهَا الَّذِي جُعِلَ لَهَا كَانَ مِيرَاثُهُ لِإِخْوَتِهِ مِنْ أُمِّهِ كُلُّهُ لِأَنَّهُ كَانَ لِأُمِّهِمْ وَجَدِّهِمْ وَكَانَ لِأَبِيهَا السُّدُسُ مِنِ ابْنِ ابْنَتِهِ وَلَيْسَ يَرِثُ الْجَدُّ إِلَّا فِي هَذِهِ الْمَنْزِلَةِ لِأَنَّهُ إِنَّمَا هُوَ أَبُ الْأُمِّ وَإِنَّمَا وَرِثَ الْإِخْوَةُ مِنَ الْأُمِّ أُمَّهُمْ وَوَرِثَ الْجَدُّ ابْنَتَهُ لِأَنَّهُ جُعِلَ لَهَا فَالْمَالُ الَّذِي لِلْوَلَدِ لِوَرَثَةِ الْأُمِّ وَهُوَ يُحْرِزُهُ الْجَدُّ وَحْدَهُ إِذَا لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ. ❶

ہے۔ اس کی ماں کی مصیبت اٹھانے کی وجہ سے اس کے اخیافی بھائیوں کے لئے بھی مقرر کیا۔ اور مکحول نے کہا: ”اگر ماں اپنے بیٹے کو چھوڑ کر فوت ہو جائے۔ پھر اس کا بیٹا بھی فوت ہو جائے جو اس کا قرار دیا گیا تھا اس کی میراث اس کے اخیافی بھائیوں کے لئے ہوگی۔ کیونکہ لڑکا اپنے اخیافی بھائیوں کی ماں اور نانا کا ہے۔ اور لڑکے کے نانا کو اپنے نواسے سے چھٹا حصہ ملتا ہے۔ اور نانا اسی مرتبہ میں وارث ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ ماں کا باپ ہوتا ہے۔ اور اخیافی بھائی اپنی ماں کا اور نانا اپنی بیٹی کا صرف اس لئے وارث ہوتا ہے کہ لڑکا اپنی ماں کا قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا جو مال لڑکے کو ملتا ہے وہ ماں کے ورثاء کو ملے گا۔ اور وہ اکیلے نانا کو ملے گا جب اس کے علاوہ کوئی اور نہ ہو۔

3011۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ قَوْمًا اخْتَصَمُوا إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي وَلَدِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَجَاءَ عَصَبَةُ أَبِيهِ يَطْلُبُونَ مِيرَاثَهُ فَقَالَ إِنَّ أَبَاهُ كَانَ تَبَرَّأَ مِنْهُ فَلَيْسَ لَكُمْ مِنْ مِيرَاثِهِ شَيْءٌ فَقَضَى بِمِيرَاثِهِ لِأُمِّهِ وَجَعَلَهَا عَصَبَتَهُ. ❷

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کچھ لوگ لعان کرنے والوں کی اولاد کے متعلق سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس جھگڑا لے کر گئے' لڑکے کے والد کے عصبہ اس کی میراث کے لئے آئے تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اس کے باپ نے اس سے علیحدگی اختیار کی تھی لہٰذا تمہیں اس کی میراث سے کچھ نہیں ملے گا اور اس کی ماں کے لئے اس کی میراث کا فیصلہ کیا۔ اور اسی کو عصبہ قرار دیا۔

---

❶ صحيح: أخرجه ابوداؤد، كتاب الفرائض، باب ميراث ابن الملاعنة (2907) والبيهقي في الفرائض، باب ميراث ولد الملاعنة 259/6

❷ ضعيف: أخرجه البيهقي في الفرائض، باب ميراث ولد الملاعنة 258/6

[25]..... بَاب فِيْ مِيرَاثِ الْخُنثى

ہیجڑے کی میراث کا بیان

3012۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى..........

أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ مَا لِلرَّجُلِ وَمَا لِلْمَرْأَةِ مِنْ أَيِّهِمَا يُوَرَّثُ فَقَالَ مِنْ أَيِّهِمَا بَالَ . ❶

محمد بن علی بیان کرتے ہیں کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے ہیجڑے کے متعلق کہا: ''وہ جدھر سے پیشاب کرے گا اسی طرح سے وارث ہوگا۔''

فوائد:..... (۱)'' الخنثی '' یہ ایسے شخص کو کہتے ہیں جس میں بیک وقت زنانہ ومردانہ شرمگاہیں پائی جائیں جبکہ اصلاً کوئی بھی صحیح کام نہ کرتی ہو۔ (۲) ان کی میراث ان کی تبیین وتعیین پر ہوگی اگر یہ مردانہ صفات کے حامل ہوں تو مثلاً پستان ابھرے نہ ہوں، چہرے پر داڑھی ہو اور مردانہ شرمگاہ سے پیشاب کرے تو ان کا حکم مردوں والا ہوگا ورنہ عورتوں والا اگر تعیین مشکل ہو تو اسے خنثیٰ مشکل کہا جاتا ہے اور اس کو مرد یا عورت جس صورت میں کم میراث ملے وہ دی جائے گی۔ (واللہ اعلم)

3013۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ شِبَاكٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ..........

عَنْ عَلِيٍّ فِي الْخُنْثَى قَالَ يُوَرَّثُ مِنْ قِبَلِ مَبَالِهِ . ❷

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے مخنث کے متعلق کہا: ''وہ پیشاب کرنے کی طرف سے وارث بنایا جائے گا۔''

3014۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ..........

حَدَّثَنَا أَبُو هَانِئٍ قَالَ سُئِلَ عَامِرٌ عَنْ مَوْلُودٍ وُلِدَ وَلَيْسَ بِذَكَرٍ وَلَا أُنْثَى لَيْسَ لَهُ مَا لِلذَّكَرِ وَلَيْسَ لَهُ مَا لِلْأُنْثَى يُخْرِجُ مِنْ سُرَّتِهِ كَهَيْئَةِ الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ سُئِلَ عَنْ مِيرَاثِهِ فَقَالَ نِصْفُ حَظِّ

ابو ہانی کہتے ہیں کہ عامر سے اس بچے کے متعلق پوچھا گیا جو اس طرح پیدا ہوا کہ نہ مرد ہے اور نہ عورت' نہ اس کی مرد کی طرح شرم گاہ ہے اور نہ عورت کی طرح اس کی ناف سے پیشاب اور پاخانہ نکلتا ہے' اس کی میراث کس طرح مقرر ہوگی؟ انہوں نے کہا: ''نصف حصہ مرد کا نصف

---

❶ ضعیف: محمد بن علی اپنے پڑدادے علی رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔

❷ منقطع ضعیف: أخرجه ابن ابی شیبه 349/11(11410) وابن منصور(126) وعبدالرزاق(19204)

الذَّكَرِ وَنِصْفُ حَظِّ الْأُنْثَى. ❶ عورت کا۔"

[26]..... بَاب الْكَلَالَةِ

ایسے شخص کا بیان کہ جس کا باپ اور اولاد نہ ہو

3015۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سُئِلَ أَبُوْ بَكْرٍ عَنِ الْكَلَالَةِ فَقَالَ إِنِّي سَأَقُوْلُ فِيهَا بِرَأْيِي فَإِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰهِ وَإِنْ كَانَ خَطَأً فَمِنِّي وَمِنَ الشَّيْطَانِ أُرَاهُ مَا خَلَا الْوَالِدَ وَالْوَلَدَ فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ عُمَرُ قَالَ إِنِّي لَأَسْتَحْيِي اللّٰهَ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا قَالَهُ أَبُوْ بَكْرٍ. ❷

شعبی کہتے ہیں سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کلالہ کے متعلق پوچھا گیا۔ انہوں نے کہا: میں اس کے متعلق اپنی رائے سے کہوں گا۔ اور اگر درست ہوا تو اللہ کی طرف سے۔ اگر غلط ہوا تو وہ میری اور شیطان کی طرح سے ہے۔ میرے خیال میں کلالہ وہ وارث ہے جو باپ اور اولاد کے علاوہ ہو۔ جب سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے انہوں نے کہا: "مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کہ میں سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بات کو رد کر دوں۔"

فوائد:...... (۱) "کلالہ" ایسی میت پر بولا جاتا ہے جس کا باپ اور بیٹا نہ ہو یہ اکلیل سے مشتق ہے یہ ایسی چیز پر بولا جاتا ہے جو سر کو اطراف کو کناروں سے گھیر لے، کلالہ کو بھی کلالہ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ اصول وفروع میں سے تو کوئی اس کا وارث نہ بنے لیکن اطراف واکناف سے وارث قرار پائیں (فتح القدیر وابن کثیر) (بحوالہ تفسیر صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ) معلوم ہوا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بات درست ہے (۲) ہر طرح کے کمال کی نسبت اللہ کی جانب کرنا یہی طریقہ سلف اور درمیانہ راستہ ہے (۳) اگر کسی بڑے کی رائے کا قران و سنت کے خلاف ہونا ثابت ہو جائے تو اس کی رائے کو ٹھکرا دینا دیوار پر دے مارنا لازم ہے ورنہ اکابر کی رائے کا احترام آدمی کی سمجھداری سے ہے۔ (واللہ الموفق)

3016۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي

---

❶ ضعیف: أخرجه ابن ابی شیبه 350/11 (11413) والدارقطنی 81/4

❷ منقطع: ضعیف أخرجه عبدالرزاق (19191) والطبری 280/4 والبیهقیفی الفرائض، باب حجب الأخوة والأخوات من كانوا بالأب والابن وابن الابن 224/6

حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ ....

عَـنْ عُـقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ مَا أَعْـضَـلَ بِـأَصْـحَـابِ رَسُولِ اللّٰـهِ ﷺ شَيْءٌ مَا أَعْضَلَتْ بِهِمُ الْكَلَالَةُ. ❶

عقبہ بن عامر جہنی سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''صحابہ کو اسقدر مشکل کسی بات میں نہ ہوئی جس قدر ان کو کلالہ میں مشکل ہوئی۔''

3017۔ حَـدَّثَـنَـا مُـحَـمَّـدُ بْـنُ يُـوسُفَ حَـدَّثَـنَـا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ..........

عَنِ ابْـنِ عَبَّـاسٍ قَـالَ الْكَلَالَةُ مَـا خَلَا الْوَالِدَ وَالْوَلَدَ. ❷

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''کلالہ وہ وارث ہے جو باپ اور اولاد کے علاوہ ہو۔''

3018۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ..........

عَنِ الْـقَـاسِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعْدٍ أَنَّهُ كَـانَ يَـقْـرَأُ هَـذِهِ الْآيَةَ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ لِأُمٍّ. ❸

قاسم بن عبداللہ کہتے ہیں سعد یہ آیت پڑھتے تھے: ''اگر مرد یا عورت کلالہ (یعنی جس کا باپ واولاد نہیں ہے) کے وارث ہیں اور اس کی بھائی یا بہن ہیں۔'' (سورۃ النساء: ۱۲) سعد نے کہا: اخیافی۔''

فوائد:...... مذکورۃ حدیث میں مذکور بہن، بھائیوں سے مراد اخیافی بہن، بھائی ہیں جن کے حصے کا ذکر ہورہا ہے۔ (واللہ اعلم)

[27]..... بَاب فِي مِيرَاثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ
ان رشتہ داروں کی میراث کا بیان (جن کا حصہ مقرر نہیں کیا گیا)

3019۔ أَخْبَـرَنَـا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ..........

أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَـرَهُ أَنَّ عُـمَـرَ بْنَ الْخَطَّابِ الْتَمَسَ

عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہ انصاری بیان کرتے ہیں کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے اس شخص کو تلاش کیا جو ابن دحداحة

❶ صحيح: أخرجه ابن ابی شيبه 416/11(11648)

❷ صحيح: شرط بخاری پر ہے۔ أخرجه عبدالرزاق(19189) والطبرانی فی التفسير 284/4 والبيهقی فی الفرائض، باب حجب الإخوة والأخوات من كانو بالأب وابن وابن الاين 225/6

❸ صحيح: أخرجه ابن ابی شيبه 416-417/11(11650) والطبری 287/4

مَنْ يَرِثُ ابْنَ الدَّحْدَاحَةِ فَلَمْ يَجِدْ وَارِثًا فَدَفَعَ مَالَ ابْنِ الدَّحْدَاحَةِ إِلَى أَخْوَالِ ابْنِ الدَّحْدَاحَةِ. ❶

کا وارث ہوا انہوں نے کوئی وارث نہ پایا تو ابن دحداحۃ کا مال اس کے ماموؤں کو دے دیا۔

3020۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ.........

عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ. ❷

طاؤس کہتے ہیں کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''جس شخص کا کوئی حمایتی نہیں' اللہ اور اس کا رسول اس کے حمایتی ہیں۔ اور جس شخص کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں اس کا وارث ہے۔

فوائد:...... (۱) ایک مؤمن مسلمان کو کبھی بھی اپنے آپ کو تنہا نہیں سمجھنا چاہیے دور نبوی میں اللہ اور اس کے رسول جب کہ آپ کے فوت ہو جانے کے بعد اللہ مسلم کا حمایتی و مددگار ہے (۲) اگر مرنے والا کوئی بھی وارث موجود نہ ہو تو ماموں اس کا وارث قرار پائے گا۔

3021۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ..........

عَنْ زِيَادٍ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ فِيْ عَمٍّ لِأُمٍّ وَخَالَةٍ فَأَعْطَى الْعَمَّ لِلْأُمِّ الثُّلُثَيْنِ وَأَعْطَى الْخَالَةَ الثُّلُثَ. ❸

زیاد کہتے ہیں کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی آدمی سوتیلے چچا اور خالہ کے متعلق پوچھنے آیا تو انہوں نے اس کے چچا کو دو تہائی اور خالہ کو ایک تہائی دی۔

فوائد:...... میت کی ماں کا چچا اور خالہ اگرچہ وارث نہیں لیکن وارث کی عدم موجودگی میں خالہ کو ماں کا حصہ ایک تہائی جب کہ اس کے چچا کو بطور عصبہ (3/2) 2 تہائی دے دیا معلوم ہوا ترکہ میت کے ورثہ یا پھر ان کے نہ ہونے پر دوسرے رشتہ داروں میں تقسیم ہوگا ان کی عدم موجودگی میں بیت المال میں داخل کر دیا جائے گا۔

3022۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُونُسَ.........

---

❶ منقطع ضعيف

❷ حسن: أخرجه الترمذی، کتاب الفرائض، باب ماجاء فی میراث الخال (2105) وعبدالرزاق (19124) وابن منصور (171)

❸ اسناده جيد: زیادہ بن عیاض کو ابن حبان نے الثقات 4 / 368 میں ذکر کیا ہے جب کہ بخاری وابن ابی حاتم اس پر خاموش ہیں۔ أخرجه ابن ابی شیبه 260/11 (11161) وابن منصور (153) والطحاوی فی (شرح معانی الآثار) 399/4

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَعْطَى الْخَالَةَ الثُّلُثَ وَالْعَمَّةَ الثُّلُثَيْنِ. ❶

حسن کہتے ہیں کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے خالہ کو ایک تہائی اور پھوپھی کو دو تہائی دی۔

3023۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ غَالِبِ بْنِ عَبَّادٍ..........

عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ النَّهْشَلِيِّ قَالَ أُتِيَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ فِي خَالَةٍ وَعَمَّةٍ فَقَامَ شَيْخٌ فَقَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَعْطَى الْخَالَةَ الثُّلُثَ وَالْعَمَّةَ الثُّلُثَيْنِ قَالَ فَهَمَّ أَنْ يَكْتُبَ بِهِ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ زَيْدٌ عَنْ هٰذَا. ❷

قیس بن حبتر نہشلی کہتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان کے پاس کوئی آدمی خالہ اور پھپھو کے متعلق پوچھنے آیا تو ایک بوڑھے آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خالہ کو ایک تہائی اور پھوپھی کو دو تہائی دی۔ تو عبدالملک نے اسے لکھنے کا ارادہ کیا۔ پھر انہوں نے کہا: اگر ایسا ہوتا تو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو نہ معلوم ہوتا؟

3024۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ..........

عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَالْعَمَّةُ بِمَنْزِلَةِ الْأَبِ وَبِنْتُ الْأَخِ بِمَنْزِلَةِ الْأَخِ وَكُلُّ رَحِمٍ بِمَنْزِلَةِ رَحِمِهِ الَّتِي يُدْلِي بِهَا إِذَا لَمْ يَكُنْ وَارِثٌ ذُو قَرَابَةٍ. ❸

مسروق کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا: ''خالہ ماں کے مرتبہ پر ہے اور پھپھو باپ کے مرتبہ پر ہے اور بھتیجی بھائی کے مرتبہ پر ہے اور ہر رشتہ دار جب وارث رشتہ دار نہ ہو تو اس رشتہ دار کے مرتبہ پر ہوگا جس کے ذریعے اسے میت سے تعلق ہوگا۔''

فوائد:...... یہ اثر اگرچہ ضعیف ہے لیکن سابقہ صحیح آثار سے اسی موقف کا راجح ہونا ثابت ہوتا ہے۔ (واللہ اعلم)

[28]..... بَاب الْعَصَبَةِ
عصبہ کے متعلق

3025۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ ....

❶ حسن تک سند ''صحیح'' ہے۔ أخرجه عبدالرزاق (19113) وابن ابی شیبه 261/11 (11168)

❷ ضعیف جداً: أخرجه عبدالرزاق 19112

❸ ضعیف: محمد بن سالم ضعیف ہے۔ أخرجه عبدالرزاق (19115) وابن منصور (155) والبیهقی فی الفرائض، باب من قال بتوریث ذوی الأرحام 217/6

حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ أَنَّ عُمَرَ قَضَى فِي أَهْلِ طَاعُونِ عَمَوَاسَ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا كَانُوا مِنْ قِبَلِ الْأَبِ سَوَاءً فَبَنُو الْأُمِّ أَحَقُّ وَإِذَا كَانَ بَعْضُهُمْ أَقْرَبَ مِنْ بَعْضٍ بِأَبٍ فَهُمْ أَحَقُّ بِالْمَالِ. ❶

ضحاک بن قیس بیان کرتے ہیں کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے طاعون' عمواس'(یا زمانہ اسلام میں طاعون) والوں میں فیصلہ کیا کہ جب وہ باپ کی طرف سے برابر کے رشتہ دار ہوں تو ماں کی اولاد مقدم ہوگی۔ اور جب کوئی' دوسرے سے باپ کے زیادہ قریب ہو تو مال کے وہی زیادہ حق دار ہیں۔

فوائد:...... معلوم ہوا بھائی بھی عصبہ ہوتے ہیں جب باپ کی طرف سے برابر ہوں تو باپ اور ماں کی اولاد (سگے بھائی) زیادہ حقدار ہونگے اسی طرح جو باپ کا زیادہ قریبی ہوگا وہ اتنا ہی زیادہ مستحق ہوگا۔

3026۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ أُصِيبَ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ فَبَلَغَ مِيرَاثُهُ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَقَالَ عُمَرُ احْبِسُوهَا عَلَى أُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَ عَلَى آخِرِهَا. ❷

عبداللہ بن شداد بن ہاد کہتے ہیں یمامہ کے دن ابو حذیفہ کے غلام سالم قتل کیے گئے۔ تو ان کی میراث دوسو درہم کو پہنچی سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''مال اس کی ماں کے لئے روک رکھو حتی کہ وہ سب مال پالیں۔''

فوائد:...... پوتا میراث میں سے حصہ پائے گا جب کہ نواسہ اس کا شمار ذوی الارحام میں ہوتا ہے میراث میں اس کا کوئی حصہ مقرر نہیں۔ (واللہ اعلم)

3027۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ ....

عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْإِخْوَةُ مِنَ الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَّاتِ يَرِثُ الرَّجُلُ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ دُونَ أَخِيهِ لِأَبِيهِ. ❸

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''اخیافی بھائی آپس میں وارث ہوں گے سوتیلے بھائی وارث نہ ہوں گے آدمی اپنے حقیقی بھائی کا وارث ہوگا سوتیلے بھائی کا نہیں۔''

❶ صحیح: أخرجه البيهقي في الفرائض،باب من قال بتوريث ذوي الارحام 239/6

❷ اسناده قوی: أخرجه عبدالرزاق (16337) ❸ حسن: أخرجه ابن ماجه في الفرائض،باب ميراث العصبة (2739)

3028۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ....

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا تَرَكَ ابْنَ ابْنَتِهِ أَيَرِثُهُ قَالَ لَا . ❶

نعمان بن سلام کہتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: مجھے بتائے اگر ایک آدمی نے نواسہ چھوڑا کہ وہ اس کا وارث ہو گا؟ انہوں نے کہا: ''نہیں۔''

3029۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ....

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ الْأُمُّ عَصَبَةُ مَنْ لَا عَصَبَةَ لَهُ وَالْأُخْتُ عَصَبَةُ مَنْ لَا عَصَبَةَ لَهُ . ❷

عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس کا عصبہ نہیں اس کی عصبہ ماں ہے اور جس کے عصبہ نہیں اس کی عصبہ بہن ہے۔

3030۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ . ❸

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''حصے حصہ داروں کو پہنچا دو اور جو باقی بچے وہ قریبی رشتہ دار مرد کے لئے ہے۔''

فوائد:...... فرائض یعنی مقرر حصے ورثہ میں تقسیم کر دینے کے بعد بقیہ بچ جانے والا سارا مال قریبی مذکر کو دے دیا جائے گا جسے علم المیراث میں عصبہ کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

[29]..... بَاب فِي مِيرَاثِ أَهْلِ الشِّرْكِ وَأَهْلِ الْإِسْلَامِ
مشرک اور مسلمان کی میراث کا بیان

3031۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ............

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ أَنَّ عَمَّةً لَهُ تُوُفِّيَتْ يَهُودِيَّةً بِالْيَمَنِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَرِثُهَا أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَيْهَا مِنْ أَهْلِ دِينِهَا . ❹

محمد بن اشعث کہتے ہیں ان کی یہودیہ پھوپھی یمن میں فوت ہوئی انہوں نے اس بات کا ذکر عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب سے کیا انہوں نے کہا: ''اس کے وارث اس کے مذہب کے قریبی رشتہ داروں میں سے کوئی ہوگا۔''

---

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 286/11 (11245)

❷ منقطع ضعیف: ابراہیم نے عبداللہ بن مسعود سے نہیں سنا، أخرجه ابن منصور (166)

❸ صحیح: أخرجه البخاري، کتاب الفرائض، باب میراث الولد من ابیه وامه (6732) ومسلم، کتاب الفرائض، باب ألحقوا الفرائض بأهلها (1615)

❹ جید: أخرجه مالك في الفرائض، باب میراث اهل الملل (12) وعبدالرزاق (9859) وابن ابی شیبه 372/11 (11490)

فوائد:...... ثابت ہوا کوئی مسلمان کسی کافر اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا بلکہ میت کے ہم مذہب ہی آپس میں وارث ٹھہریں گے۔

3032۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ....

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ مَاتَتْ عَمَّةُ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ وَهِيَ يَهُودِيَّةٌ فَأَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ أَهْلُ دِينِهَا يَرِثُونَهَا. ❶

طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ اشعث بن قیس کی یہودیہ پھوپھی فوت ہوئی تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ انہوں نے کہا: ”وہ اس کے وارث اس کے مذہب کے لوگ ہوں گے۔“

3033۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَمَّادٍ ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَهْلُ الشِّرْكِ لَا نَرِثُهُمْ وَلَا يَرِثُونَا. ❷

ابراہیم کہتے ہیں کہ سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”مشرکوں کے نہ ہم وارث بنیں گے اور نہ ہی وہ ہمارے وارث بنیں گے۔“

3034۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ عِيسَى الْحَنَّاطِ ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ قَالُوا لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ دِينَيْنِ. ❸

شعبی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ تینوں نے فرمایا: ”دو مذہب والے آپس میں وارث نہیں ہوں گے۔“

3035۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ..........

عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ. ❹

عامر کہتے ہیں کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”دو مذہب والے آپس میں وارث نہ ہوں گے۔“

فوائد:...... ایک تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ کافر و مسلم باہم وارث نہیں بنیں گے دوسرا اس کے ظاہری مفہوم سے یہ بات بھی مترشح ہے کہ کفار بھی جب ان کی ملّت دین ایک نہیں ہوگا وہ آپس میں وارث نہیں

---

❶ صحیح : أخرجه ابن ابی شيبه 370/11 (11484) وعبدالرزاق

❷ ضعيف : أخرجه عبدالرزاق (9856 - 19294) وابن منصور (141)

❸ ضعيف : أخرجه عبدالرزاق (9871)

❹ متفق عليه : أخرجه البخاری، كتاب الفرائض، باب لايرث الكافر المسلم والمسلم الكافر (6764) و رواه مسلم فی الفرائض (1614)

بنیں گے یہی قول امام شوکانی رحمہ اللہ کا ہے۔ (الروضۃالندیۃ 2/ 706)

3036۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَا نَرِثُ أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا يَرِثُونَا إِلَّا أَنْ يَمُوتَ لِلرَّجُلِ عَبْدُهُ أَوْ أَمَتُهُ . [1]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”نہ ہم اہل کتاب کے وارث ہوں گے اور نہ وہ ہمارے وارث ہوں گے۔ اس کے علاوہ کہ آدمی کا غلام یا لونڈی مر جائے (تو وہ اس کا وارث ہو گا)۔“

فوائد:...... مذکورۃ حدیث کی سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن بات درست ہے غلام یا لونڈی چونکہ بندے کا مال ہوتا ہے تو وہ مال کی طرح ہی اس کا مالک ہوتا ہے چاہے وہ غلام کا نفس اس کی ذات ہو یا مال و سامان۔

3037۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا نَرِثُ أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا يَرِثُونَا إِلَّا الرَّجُلُ يَرِثُ عَبْدَهُ أَوْ أَمَتَهُ)) . [2]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہ ہم اہل کتاب کے وارث ہوں گے اور نہ وہ ہمارے وارث ہوں گے مگر آدمی اپنے غلام یا لونڈی کا ورث ہو گا۔“

3038۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ ....

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كَانَ مُعَاوِيَةُ يُوَرِّثُ الْمُسْلِمَ مِنَ الْكَافِرِ وَلَا يُوَرِّثُ الْكَافِرَ مِنَ الْمُسْلِمِ قَالَ قَالَ مَسْرُوقٌ وَمَا حَدَثَ فِي الْإِسْلَامِ قَضَاءٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ: تَقُولُ بِهَذَا قَالَ: لَا . [3]

مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ مسلمان کو کافر کا وارث بناتے تھے۔ اور کافر کو مسلمان کا وارث نہیں بناتے تھے۔ مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”اس سے زیادہ محبوب میرے نزدیک اسلام میں کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔“ ابو محمد سے کہا گیا آپ اس کے قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“

---

[1] ضعیف : أخرجه ابن ابی شیبه 11/373(11495)

[2] ضعیف

[3] صحیح : أخرجه ابن ابی شیبه 11/374(11497) وابن منصور (147)

فوائد:...... ابومحمد رحمہ اللہ کی رائے ہی سنت کے قریب ہے جیسا کہ سابقہ حدیث میں (لا یتوارث اهلُ مِلّتَیْنِ) کے الفاظ اس پر شاہد ہیں نیز عمر رضی اللہ عنہ کا محمد بن اشعث رضی اللہ عنہ کے لیے فیصلہ اس کا شاہد ہے۔

3039- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ....

عَنْ عَامِرٍ أَنَّ الْمُعْزِلَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ تُوُفِّيَتْ بِالْيَمَنِ وَهِيَ يَهُودِيَّةٌ فَرَكِبَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَكَانَتْ عَمَّتَهُ، إِلَى عُمَرَ فِي مِيرَاثِهَا فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ ذَاكَ لَكَ يَرِثُهَا أَقْرَبُ النَّاسِ مِنْهَا مِنْ أَهْلِ دِينِهَا لَا يَتَوَارَثُ مِلَّتَانِ . ❶

عامر کہتے ہیں معزلۃ بنت حارث یمن میں فوت ہوئی اور وہ یہودیہ تھی اشعث بن قیس ان کی میراث کے متعلق سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور وہ ان کی پھوپھی تھی تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''یہ تمہارا حق نہیں ہے اس کے مذہب کا قریبی رشتہ دار اس کا وارث ہوگا' دو مذہب والے آپس میں وارث نہیں ہوتے۔''

3040- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ....

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا يَتَوَارَثُ مِلَّتَانِ شَتَّى وَلَا يَحْجُبُ مَنْ لَا يَرِثُ . ❷

انس بن سیرین کہتے ہیں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے کہا: ''دومختلف مذہب والے آپس میں وارث نہیں ہوں گے اور نہ ہی لا وارث کو محجوب کریں گے۔''

3041- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ....

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ . ❸

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوگا اور نہ ہی کافر مسلمان کا وارث ہوگا۔''

3042- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ سَعِيدٍ.........

عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ وَجَبَتِ الْحُقُوقُ لِأَهْلِهَا

ابومعشر کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ''جب فوت ہونے والا فوت ہوگیا تو حقداروں کا حق ثابت ہوگیا۔ اور جو شخص

---

❶ صحیح: أخرجه ابن منصور(144)

❷ منقطع ضعیف: أخرجه ابن منصور(138) الكافر ولاالكافر المسلم(6764) ومسلم فی الفرائض(1614)

❸ متفق علیه: أخرجه البخاری،كتاب الفرائض،باب لايرث المسلم

وَلَمْ يَجْعَلْ لِمَنْ أَسْلَمَ أَوْ أُعْتِقَ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ الْمِيرَاثُ شَيْئًا . ❶

وراثت تقسیم ہونے سے پہلے مسلمان ہوا یا اسے آزاد کیا گیا تو اس کے لئے انہوں نے کچھ بھی مقرر نہیں کیا۔"

3043۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ....

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ . ❷

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نہ مسلمان کافر کا وارث ہوگا اور نہ کافر مسلمان کا۔"

3044۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ....

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ)) . ❸

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "نہ مسلمان کافر کا وارث ہوگا اور نہ کافر مسلمان کا۔"

[30]..... بَابُ الْمُكَاتَبِ

مال معین کے ادا کرنے کی شرط پر آزاد ہونے کا معاہدہ کرنے والے غلام کا بیان

3045۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ..........

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَيْسَ لِلْمُكَاتَبِ مِيرَاثٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ . ❹

مغیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: "مال معین ادا کرنے کی شرط پر آزاد ہونے کا معاہدہ کرنے والے غلام کے لیے اس وقت تک میراث نہیں جب تک اس کی مکاتبت کے مال سے اس کے ذمہ کچھ بھی قرض باقی ہو۔"

فوائد:...... (۱) "مکاتب" ایسے غلام کو کہتے ہیں جس نے اپنے مالک سے لکھت پڑت کر لی ہو کہ اتنی رقم کی ادائیگی کی عوض میں آزاد ہو جاؤں گا۔ (۲) معلوم ہوا ادائیگی مکمل ہونے تک وہ غلام ہی رہے گا اور

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 424/11(11675) وعبدالرزاق(9889)
❷ صحیح: (3041) حدیث ہی مکرر ہے۔
❸ صحیح: سابقہ ہی مکرر ہے۔
❹ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

وارث نہیں بنے گا کیونکہ غلام کسی رشتہ دار کا وارث نہیں بن سکتا۔

3046۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ....

عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ لَهُ بَنُونَ قَدْ أُعْتِقَ مِنْ بَعْضِهِمُ النِّصْفَ وَمِنْ بَعْضٍ الثُّلُثَ وَمِنْ بَعْضٍ الرُّبُعَ قَالَ لَا يَرِثُونَ حَتَّى يُعْتَقُوا . ❶

عطاء سے اس شخص کے متعلق مروی ہے کہ جس کے چند بیٹے ہوں اور بعض کا نصف حصہ آزاد ہوا ہو اور بعض کا تہائی اور بعض کا چوتھائی تو لڑکے وارث نہ ہوں گے حتی کہ وہ پورے پورے آزاد ہو جائیں۔''

فوائد:...... یعنی ایک آدمی کے کئی بیٹے غلام ہیں اب وہ ان کی آزادی کے لیے ادائیگی کر رہا ہے بعض کی آدھی رقم ادا کر دی ہوئی ہے جب کہ بعض کی تہائی اور بعض کی چوتھائی، چونکہ ان میں کوئی بھی ابھی مکمل آزاد نہیں ہوا لہٰذا ان میں سے کوئی بھی باپ کی وفات پر وارث نہیں بن سکتا۔

3047۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ ....

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى ابْنَهُ فِي مَرَضِهِ قَالَ إِنْ خَرَجَ مِنَ الثُّلُثِ وَرِثَهُ وَإِنْ وَقَعَتْ عَلَيْهِ السِّعَايَةُ لَمْ يَرِثْ . ❷

حماد کہتے ہیں ابراہیم نے اس شخص کے متعلق کہا جس نے اپنے مرض میں اپنے بیٹے کو خریدا اگر وہ تہائی آزاد ہو گیا تو وہ اس کا وارث ہو گا اور اگر اسے کمانا پڑا تو وہ اس کا وارث نہیں ہو گا۔

فوائد:...... کوئی بیمار آدمی اپنے غلام بیٹے کی ادائیگی کرتا ہے وہ تہائی مال تک خرچ کر سکتا ہے اگر تو وہ تہائی مال تک خرچ کر سکتا ہے اگر تو وہ تہائی مال سے ہی آزاد ہو جاتا ہے تو آزاد ہونے کی بناء پر وہ وارث ہو گا لیکن اگر ادائیگی مکمل نہیں ہو سکی بیٹے کو آزادی کے لیے مشقت وہ مزدوری کرنا پڑی تو لازماً ابھی اس کی غلامی باقی ہے ایسی حالت میں وہ وارث نہیں بن سکتا۔ (واللہ اعلم)

3048۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ....

حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ

حسن اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ شعبی نے کہا: ''مکاتب

---

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 149/6 (614) وعبدالرزاق (15722) والطحاوی فی (شرح معانی الآثار) 111/3 والبیهقی مرفوعاً فی المکاتب، باب المکاتب عبد مابقی علیه درهم 342/10 اس کی سند حسن ہے۔

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 177/11 (11872) وعبدالرزاق (16485)

قَالَ حَدُّ الْمُكَاتَبِ حَدُّ الْمَمْلُوكِ حَتّٰى يُعْتَقَ . ❶

کی حد (حالت) غلام کی طرح ہے حتی کہ وہ آزاد ہو جائے۔''

فوائد:...... جب مکاتب مکمل آزاد نہ ہونے کی بناء پر وارث نہیں بن سکتا تو اس پر آزاد والی حد بھی نہیں لگائی جا سکتی لہٰذا اس پر غلام والی حد ہی جاری ہوگی (واللہ اعلم)

[31]..... بَابُ الْوَلَاءِ

ولاء کا بیان

3049۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا يُونُسُ ....

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((الْمَوْلَى أَخٌ فِي الدِّينِ وَنِعْمَةٌ أَحَقُّ النَّاسِ بِمِيرَاثِهِ أَقْرَبُهُمْ مِنَ الْمُعْتِقِ)) . ❷

زہری کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''آزاد کردہ غلام دینی بھائی ہے اور اس کی میراث کا مستحق وہ شخص ہے جو آزاد کرنے والے کے سب سے زیادہ قریب ہو۔''

فوائد:...... (۱) ''الولاء'' آزاد کرنے والے اور ہونے والے کے درمیان پیدا ہونے والے رشتے کو کہتے ہیں نہ تو یہ ہبہ کی جا سکتی ہے اور نہ بیچی جا سکتی ہے (۲) ''مولیٰ'' آزاد کردہ غلام دینی بھائی ہوتا ہے اس کا مقام عام اہل اسلام جتنا ہوتا ہے ﷺ آزاد کردہ غلام کے اگر ورثہ نہ ہوں تو اس کے مال کا مستحق اس کو آزاد کرنے والا یا اس کے قریبی عزیز ہوں گے۔

3050۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ..........

حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا ثُمَّ مَاتَ الْمَوْلَى وَالْمَمْلُوكُ وَتَرَكَ الْمُعْتِقُ أَبَاهُ وَابْنَهُ قَالَا الْمَالُ لِلِابْنِ . ❸

منصور حسن سے اور محمد بن سالم شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ ان دونوں نے اس شخص کے متعلق کہا جس نے ایک غلام آزاد کیا پھر وہ اور غلام دونوں مر گئے اور آزاد کرنے والے نے اپنا باپ اور بیٹا چھوڑا تو (حسن اور شعبی) دونوں کا کہنا ہے وہ مال بیٹے کو ملے گا۔''

فوائد:...... معتق آزاد کرنے والے کی عدم موجودگی میں ولاء کا مستحق اس کا بیٹا یا پوتا ہوگا نیز آئندہ

❶ صحیح: اس کی شاہد ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ابن ابی شیبہ 6/148 (611) میں اور طحاوی (شرح معانی الآثار) 3/111 میں۔

❷ صحیح: دیکھئے مقدمہ فتح الباری (ص:455) وأخرجه والبيهقي في المكاتب، باب الولاء لكبر 10/304

❸ صحیح: الی الحسن أخرجه ابن منصور (262) وابن ابی شیبه 11/394 (11565)

حدیث ملاحظہ کیجیے۔

3051۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ..........

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي رَجُلٍ تَرَكَ أَبَاهُ وَابْنَ ابْنِهِ فَقَالَ الْوَلَاءُ لِابْنِ الِابْنِ. ❶

زید بن ثابت سے اس آدمی کے متعلق مروی ہے: ”جس نے اپنا باپ اور پوتا چھوڑا ولاء پوتے کو ملے گی۔“

3052۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ ....

عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ أَنَّ امْرَأَةً أَعْتَقَتْ عَبْدًا لَهَا ثُمَّ تُوُفِّيَتْ وَتَرَكَتْ ابْنَهَا وَأَخَاهَا ثُمَّ تُوُفِّيَ مَوْلَاهَا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ ابْنُ الْمَرْأَةِ وَأَخُوهَا فِي مِيرَاثِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مِيرَاثُهُ لِابْنِ الْمَرْأَةِ)) . فَقَالَ أَخُوهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّهُ جَرَّ جَرِيرَةً عَلَى مَنْ كَانَتْ قَالَ عَلَيْكَ. ❷

زیاد بن ابومریم کہتے ہیں ایک عورت اپنا غلام آزاد کر کے فوت ہوگئی اور اس نے اپنا ایک بیٹا اور بھائی چھوڑا پھر اس کا آزادہ کردہ غلام فوت ہوگیا۔ عورت کا لڑکا اور اس کا بھائی اس کی میراث کے متعلق پوچھنے کے لئے نبی ﷺ کے پاس گئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس کی میراث عورت کے بیٹے کو ملے گی۔“ اس کے بھائی نے کہا: ”یا رسول اللہ ﷺ! اگر اس نے کوئی جرم کیا ہوتا تو وہ کس کے ذمہ ہوتا؟ آپ نے فرمایا: ”تیرے ذمہ ہوتا۔“

فوائد:...... معلوم ہوا ”ولاء“ آزادکردہ غلام کے مال کا مستحق معتق کی عدم موجودگی میں اس کا بیٹا ہوگا البتہ اس کے جرم کی پوچھ گچھ وہ بڑوں سے ہوگی۔

3053۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ....

أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا لَهُ فَمَاتَ وَمَاتَ الْمَوْلَى فَتَرَكَ الْمُعْتِقُ أَبَاهُ وَابْنَهُ فَقَالَ لِأَبِيهِ كَذَا وَمَا بَقِيَ فَلِابْنِهِ. ❸

مغیرہ کہتے ہیں میں نے ابراہیم سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے اپنا غلام آزاد کیا پھر وہ خود بھی فوت ہوگیا اور اس کا غلام بھی فوت ہوگیا۔ اور آزاد کرنے والے نے اپنا باپ اور بیٹا چھوڑا انہوں نے کہا: ”اس کے باپ کو اتنا ملے گا اور بقیہ اس کے بیٹے کا ہے۔“

❶ حسن: أخرجه ابن ابی شیبه 393/11 (11566) وعبدالرزاق (16298)

❷ حسن: ارواء الغلیل (1697) وعبدالرزاق 35/9

❸ صحیح: أخرجه ابن منصور (261) وابن ابی شیبه 393/11 (11567) وعبدالرزاق (11257، 16297)

فوائد:...... موجودہ اثر کے برعکس سابقہ آثار کو ہی وجہ ترجیح پائے جانے کی بناء پر ترجیح حاصل ہوگی۔

3054۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ....

عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا يَقُولَانِ هُوَ لِلابْنِ . ❶

شعبہ کہتے ہیں میں نے حکم اور حماد دونوں سے سنا وہ فرماتے تھے: ''سارا مال بیٹے کو ملے گا۔''

3055۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا الْأَشْعَثُ ....

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْبُقِيعِ فَرَأَى رَجُلًا يُبَاعُ فَأَتَاهُ فَسَاوَمَ بِهِ ثُمَّ تَرَكَهُ فَرَآهُ رَجُلٌ فَاشْتَرَاهُ فَأَعْتَقَهُ ثُمَّ جَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي اشْتَرَيْتُ هٰذَا فَأَعْتَقْتُهُ فَمَا تَرَى فِيهِ فَقَالَ ((هُوَ أَخُوكَ وَمَوْلَاكَ)) . قَالَ مَا تَرَى فِي صُحْبَتِهِ فَقَالَ: ((إِنْ شَكَرَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَشَرٌّ لَكَ وَإِنْ كَفَرَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ وَشَرٌّ لَهُ)) . قَالَ مَا تَرَى فِي مَالِهِ قَالَ: ((إِنْ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ عَصَبَةً فَأَنْتَ وَارِثُهُ)) . ❷

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ بقیع کی طرف گئے ایک آدمی وہاں فرخت کیا جا رہا تھا آپ نے وہاں جا کر اس کی قیمت لگائی پھر اسے چھوڑ دیا۔ پھر اسے کسی اور آدمی نے دیکھا تو اسے خرید کر آزاد کر دیا۔ پھر اسے لے کر نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: ''میں نے اسے خرید کر اسے آزاد کیا ہے آپ کا اس کے متعلق کیا خیال ہے؟'' آپ نے فرمایا: ''وہ تیرا بھائی اور تیرا آزادہ کردہ غلام ہے۔'' اس نے کہا: اس کی صحبت کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اگر وہ تیرا شکر کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور تیرے لئے برا ہے اگر تیری ناشکری کرے تو وہ تیرے لئے بہتر اور اس کے لئے برا ہے۔'' اس نے کہا: ''اس کے مال کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اگر وہ مر جائے اور عصبہ نہ چھوڑے تو تو اس کا وارث ہوگا۔''

3056۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ أَنْبَأَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ أَنَّ ابْنَةَ حَمْزَةَ أَعْتَقَتْ عَبْدًا لَهَا فَمَاتَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ

---

❶ ضعيف: أخرجه ابن ابى شيبه 394/11 (11570) وعبدالرزاق (16267)

❷ ضعيف: أخرجه البيهقي في الفرائض، باب الميراث بالولاء 240/6، وعبدالرزاق (16214)

وَمَوْلَاتَهُ بِنْتَ حَمْزَةَ فَقَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِيرَاثَهُ بَيْنَ ابْنَتِهِ وَمَوْلَاتِهِ بِنْتِ حَمْزَةَ نِصْفَيْنِ. ❶

عبداللہ بن شداد کہتے ہیں کہ حمزہ کی بیٹی نے اپنا ایک غلام آزاد کیا پھر وہ فوت ہو گیا اور اس نے اپنی ایک بیٹی حمزہ کی ایک بیٹی اور اپنی آزاد کرنے والی چھوڑی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی میراث اس کی اپنی بیٹی اور حمزہ کی بیٹی آزاد کرنے والی میں نصف نصف تقسیم کر دی۔

فوائد:...... آزاد کردہ غلام کے اگر ورثہ موجود ہیں تو اس کے ترکے کے وہ مستحق ہوں گے لیکن اگر ان میں کوئی عصبہ نہیں ہے اور مال بچ گیا ہے تو وہ معتق آزاد کرنے والے کو ملے گا۔

3057۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَكَمِ ....

عَنْ شَمُوسَ الْكِنْدِيَّةِ قَالَتْ قَاضَيْتُ إِلَى عَلِيٍّ فِي أَبٍ مَاتَ فَلَمْ يَدَعْ أَحَدًا غَيْرِي وَمَوْلَاهُ فَأَعْطَانِي النِّصْفَ وَأَعْطَى مَوْلَاهُ النِّصْفَ. ❷

شموس کندیہ کہتی ہیں میں نے علی رضی اللہ عنہ سے والد کے متعلق بیان کیا جنہوں نے میرے اور آزاد کرنے والے کے علاوہ کوئی نہ چھوڑا۔ آدھا مال مجھے اور آدھا آزاد کرنے والے کو دیا۔

3058۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ ....

عَنْ أَبِي الْكَنُودِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ أُتِيَ بِابْنَةٍ وَمَوْلًى فَأَعْطَى الِابْنَةَ النِّصْفَ وَالْمَوْلَى النِّصْفَ قَالَ الْحَكَمُ فَمَنْزِلِي هٰذَا نَصِيبُ الْمَوْلَى الَّذِي وَرِثَهُ عَنْ مَوْلَاهُ. ❸

ابو الکنود کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکی اور آزاد کرنے والا لایا گیا۔ انہوں نے آدھا لڑکی کو دیا اور آدھا آزاد کرنے والے کو دیا۔

3059۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ عَنْ أَشْعَثَ ....

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُدْلِجٍ أَنَّهُ مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَمَوَالِيَهُ

حکم کہتے ہیں عبدالرحمٰن بن مدلج فوت ہوئے۔ اور اپنی بیٹی اور آزاد کرنے والے چھوڑے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے آدھا ان

❶ صحیح بالشواهد: أخرجه ابن ابی شیبه (885) والبیهقی 241/6 مزید دیکھئے شرح معانی الآثار 401/4

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 267/11 (11186) وابن منصور (176)

❸ ضعیف: أخرجه ابن ابی شیبه 268/11 (11188)

فَأَعْطَى عَلِيٌّ ابْنَتَهُ النِّصْفَ وَمَوَالِيَهُ النِّصْفَ . ❶

کی بیٹی کو دیا اور آدھا ان کے آزاد کرنے والوں کو۔"

3060ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَكَمِ ....

عَنِ الشَّمُوسِ أَنَّ أَبَاهَا مَاتَ فَجَعَلَ عَلِيٌّ لَهَا النِّصْفَ وَلِمَوَالِيهِ النِّصْفَ . ❷

شموس کہتی ہیں ان کے والد فوت ہوئے تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے نصف ان کی بیٹی کو دیا اور نصف ان کے آزاد کرنے والوں کو۔"

3061ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ..........

عَنْ جَهْمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أُخْتَيْنِ اشْتَرَتْ إِحْدَاهُمَا أَبَاهَا فَأَعْتَقَتْهُ ثُمَّ مَاتَ قَالَ لَهُمَا الثُّلُثَانِ فَرِيضَتُهُمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْمُعْتِقَةِ دُونَ الْأُخْرَى . ❸

ہم بن دینار کہتے ہیں کہ ابراہیم سے دو بہنوں کے متعلق پوچھا گیا جن میں سے ایک نے اپنے والد کو خرید کر آزاد کیا پھر والد فوت ہوا تو انہوں نے کہا ان دونوں کو دو تہائی ملے گی کتاب اللہ میں بھی ان کا یہی حصہ ہے اور جو باقی ہے وہ آزاد کرنے والی کو ملے گا دوسری کو نہیں ملے گا۔

فوائد:...... یہ اثر اگرچہ ضعف کا حامل ہے بہر حال ترکہ کی تقسیم مذکورۃ تقسیم کے مطابق ہی ہوگی۔ نیز یاد رہے کہ غلام محرم قریبی رشتے دار کے خریدتے ہی آزاد ہو جاتا ہے۔

3062ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ..........

حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي امْرَأَةٍ أُعْتِقَتْ أَبَاهَا فَمَاتَ الْأَبُ وَتَرَكَ أَرْبَعَ بَنَاتٍ هِيَ إِحْدَاهُنَّ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ مِنَّةٌ لَهُنَّ الثُّلُثَانِ وَهِيَ مَعَهُنَّ . ❹

اشعث کہتے ہیں شعبی نے اس عورت کے متعلق کہا جس نے اپنے والد کو آزاد کیا پھر وہ فوت ہوگیا۔ اور اس نے چار بیٹیاں چھوڑیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے، فرمایا: لڑکی کا اس پر کچھ احسان نہیں انہیں دو تہائی ملے گی اور وہ بھی ان کے ساتھ ہوگی۔

فوائد:...... باقی ماندہ حصہ معتقہ کو دینا ہی صحیح معلوم ہوتا ہے لہٰذا سابقہ اثر والا مسئلہ درست ہے۔ (واللہ اعلم)

❶ صحيح: أخرجه الطحاوى فى شرح معانى الآثار 204/4 والبيهقى فى الفرائض، باب ميراث بالولاء 241/6

❷ ضعيف: السموس مجہول ہے، أخرجه ابن ابى شيبه 268/11 (11187)

❸ ضعيف: أشعث ضعیف ہے۔ أخرجه عبدالرزاق (16215) یہ سند زهری تک صحیح ہے۔

❹ ضعيف: دارمی منفرد ہیں۔

[32]..... بَاب فِيمَنْ أَعْطَى ذَوِى الْأَرْحَامِ دُونَ الْمَوَالِي

آزاد کرنے والوں کے علاوہ ذوی الارحام کو میراث دینے والے شخص کا بیان

3063۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ....

عَنْ حَيَّانَ بْنِ سَلْمَانَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ فَجَائَهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ فَرِيضَةِ رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَهُ وَامْرَأَتَهُ قَالَ أَنَا أُنَبِئُكَ قَضَاءَ عَلِيٍّ .قَالَ حَسْبِي قَضَاءُ عَلِيٍّ قَالَ قَضَى عَلِيٌّ لِامْرَأَتِهِ الثُّمُنَ وَلِابْنَتِهِ النِّصْفَ ثُمَّ رَدَّ الْبَقِيَّةَ عَلَى ابْنَتِهِ. [1]

حیان بن سلمان کہتے ہیں میں سوید بن غفلۃ کے پاس تھا۔ ان کے پاس کسی آدمی نے آ کر اس شخص کی میراث کے متعلق پوچھا جس نے اپنی بیٹی اور بیوی چھوڑی تھی۔ انہوں نے کہا: میں تم سے علی رضی اللہ عنہ کا فیصلہ بیان کروں گا اس نے کہا: مجھے علی رضی اللہ عنہ کا فیصلہ کافی ہے۔ انہوں نے کہا: سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کی بیوی کے لئے آٹھویں حصے کا فیصلہ کیا۔ اور نصف اس کی بیٹی کے لئے۔ پھر بقیہ اس کی بیٹی کو واپس کر دیا۔

فوائد:...... باقی ماندہ مال کو مولیٰ کے ورثہ پر لوٹانے کی بجائے اس کے آزاد کرنے والے کو دینا یہی زیادہ اولیٰ ہے (ان شاء اللہ) جیسا کہ (3057) میں شموس کندیۃ بارے علی رضی اللہ عنہ کا فیصلہ گزر چکا ہے (واللہ اعلم)

3064۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ مَوْلَاةً لِإِبْرَاهِيمَ تُوُفِّيَتْ وَتَرَكَتْ مَالًا فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ إِنَّ لَهَا ذَا قَرَابَةٍ. [2]

ابراہیم سے نقل کیا گیا ہے کہ ابراہیم کی ایک آزاد لونڈی فوت ہوگئی۔ اس نے مال چھوڑا میں نے ابراہیم سے کہا تو انہوں نے کہا: اس کے رشتہ دار موجود ہیں۔

[33]..... بَاب الْوَلَاءُ لِلْكُبْرِ

ولاء بڑے شخص کو ملے گی

3065۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ..........

---

[1] صحیح: حیان بن سلمان، اس کو ابن ابی حاتم نے (الجرح والتعدیل) 3/245 میں ابن معین کی جانب سے ثقہ قرار دیا ہے۔
أخرجه ابن ابی شيبه 11/273 (11208) والفسوی فی المعرفة والتاريخ 3/191 وأخرجه البيهقی فی الفرائض 6/242

[2] صحيح: أخرجه ابن منصور (182) وعبدالرزاق (16196)

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَزَيْدٍ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَدْ ذَكَرَ عَبْدَ اللّٰهِ أَيْضًا أَنَّهُمْ قَالُوا الْوَلَاءُ لِلْكُبْرِ يَعْنُونَ بِالْكُبْرِ مَا كَانَ أَقْرَبَ بِأَبٍ أَوْ أُمٍّ . ❶

شعبی کہتے ہیں کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ اور میرا خیال ہے کہ شعبی نے عبداللہ کا بھی ذکر کیا ان سب نے کہا: ولاء بڑے شخص کو ملے گی۔ بڑے سے مراد وہ شخص ہے جو والدین کے واسطہ سے زیادہ قریب ہو۔

فوائد:...... مذکورۃ مسئلے میں تقریباً سبھی آثار ضعف سے خالی نہیں جب کہ اس کے برعکس زید رضی اللہ عنہ سے (3-51) میں گزر چکا ہے کہ انہوں نے معتق کے باپ اور پوتے میں سے پوتے کو ولاء کا مستحق ٹھہرایا یہی بات راجح ہے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے (واللہ اعلم)

3066۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ كُتِبَ إِلَى عُمَرَ فِي شَأْنِ فُكَيْهَةَ بِنْتِ سَمْعَانَ أَنَّهَا مَاتَتْ وَتَرَكَتْ ابْنَ أَخِيهَا لِأَبِيهَا وَأُمِّهَا وَابْنَ أَخِيهَا لِأَبِيهَا فَكَتَبَ عُمَرُ إِنَّ الْوَلَاءَ لِلْكُبْرِ . ❷

عبداللہ بن عتبہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ: سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف فکیہہ بنت سمعان کے متعلق لکھا گیا کہ وہ فوت ہو گئی ہے اس نے اپنا حقیقی بھائی اور سوتیلا بھتیجا چھوڑا، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا: اس کی ولاء بڑے شخص کو ملے گی۔

3067۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عَلِيًّا وَزَيْدًا قَالَا الْوَلَاءُ لِلْكُبْرِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَشُرَيْحٌ لِلْوَرَثَةِ . ❸

سیّدنا علی اور زید رضی اللہ عنہما دونوں نے بیان کیا کہ ولاء بڑے شخص کو ملے گی۔ عبداللہ اور شریح نے کہا: وارثوں کو ملے گی۔

3068۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ أَشْعَثَ ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَضَى عُمَرُ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَعَلِيٌّ وَزَيْدٌ لِلْكُبْرِ بِالْوَلَاءِ . ❹

شعبی کہتے ہیں سیّدنا عمر اور عبداللہ اور علی اور زید رضی اللہ عنہم نے ولاء کا فیصلہ بڑے شخص کیلئے کیا۔

3069۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ..........

---

❶ ضعیف: أخرجه البيهقي في الولاء باب الولاء للكبير...... 303/10

❷ صحیح: أخرجه البيهقي في الفرائض، باب ترتيب العصبة 239/6

❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شيبه 404/11 (11607) وابن منصور (268)

❹ ضعیف: اشعث ضعیف ہے۔

عَنْ أَشْعَثَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ تُوُفِّيَتْ فُكَيْهَةُ بِنْتُ سَمْعَانَ وَتَرَكَتْ ابْنَ أَخِيهَا لِأَبِيهَا وَبَنِي بَنِي أَخِيهَا لِأَبِيهَا وَأُمِّهَا فَوَرَّثَ عُمَرُ بَنِي أَخِيهَا لِأَبِيهَا . ❶

اشعث کہتے ہیں ابن سیرین نے کہا: فکیہہ بنت سمعان فوت ہوگئی اس نے اپنے علاتی بھتیجے اور حقیقی بھتیجوں کے بیٹے چھوڑے تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سوتیلے بھتیجے کو وارث ٹھہرایا۔

3070۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الْأَعْمَشِ.........

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَزَيْدٍ أَنَّهُمْ قَالُوا الْوَلَاءُ لِلْكُبْرِ . ❷

ابراہیم کہتے ہیں کہ سیّدنا عمر اور علی اور زید رضی اللہ عنہم نے کہا: ولاء بڑے شخص کو ملے گی۔

3071۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي أَخَوَيْنِ وَرِثَا مَوْلًى كَانَ أَعْتَقَهُ أَبُوهُمَا فَمَاتَ أَحَدُهُمَا وَتَرَكَ وَلَدًا قَالَ كَانَ عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَعَبْدُ اللَّهِ يَقُولُونَ الْوَلَاءُ لِلْكُبْرِ . ❸

ابراہیم کہتے ہیں کہ سیّدنا علی اور زید اور عبداللہ رضی اللہ عنہم ان دو بھائیوں کے متعلق کہتے تھے۔ جو آزاد کردہ غلام کے وارث ہوئے، جن کو ان کے والد نے آزاد کیا تھا۔ پھر ان میں سے ایک فوت ہوگیا اور اس نے ایک بیٹا چھوڑا'' کہ ولاء بڑے شخص کو ملے گی۔''

3072۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ.........

سَمِعْتُ مَطَرًا الْوَرَّاقَ يَقُولُ قَالَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ الْوَلَاءُ لِلْكُبْرِ . ❹

مطر وراق کہتے ہیں کہ سیّدنا عمر اور علی رضی اللہ عنہما نے کہا: ''ولاء بڑے شخص کو ملے گی۔''

3073۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى عَنْ رَوْحٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ.........

عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الْوَلَاءُ لِلْكُبْرِ . ❺

ابن طاؤس کہتے ہیں کہ: ''ولاء بڑے شخص کو ملے گی۔''

3074۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ ....

---

❶ضعیف: سابقہ (3066) آئندہ (3072) اثر ملاحظہ کیجئے۔

❷ضعيف: أخرجه ابن ابی شیبه 404/11 (11606) والبيهقي في الولاء، باب الولاء للكبير 303/10

❸ضعيف: أخرجه ابن منصور(266)

❹منقطع ضعيف: البتہ یہ جملہ حسن سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے۔

❺مدلس، ضعيف: أخرجه ابن ابی شیبه 405/11 (11610)

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْوَلَاءُ لِلْكُبْرِ . ❶

ابراہیم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''ولاء بڑے شخص کو ملے گی۔''

[34]..... بَاب فِيُ الرَّجُلِ يُوَالِي الرَّجُلَ

کسی دوسرے سے دوستی کرنے والے شخص کا بیان

3075۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ..........

عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَسُفْيَانُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ فِيُ الرَّجُلِ يُوَالِي الرَّجُلَ قَالَا هُوَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ سُفْيَانُ وَكَذٰلِكَ نَقُولُ . ❷

مطرف شعبی سے اور یونس حسن سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس شخص کے متعلق کہا جو کسی سے دوستی کرے کہ وہ بھی مسلمانوں کا ایک آدمی ہے۔ سفیان کہتے ہیں: ''ہمارا بھی یہی قول ہے۔''

3076۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ..........

سَمِعْتُ تَمِيمًا الدَّارِيَّ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا السُّنَّةُ فِيُ الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْكُفْرِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيْ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ)) . ❸

تمیم داری کہتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! اس شخص کے متعلق شرعی طریقہ کیا ہے جو کافر ہو اور مسلمانوں سے کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی زندگی اور موت (اور ہر حالت) میں وہی سب سے زیادہ اسے مقدم ہے۔''

فوائد:...... جو آدمی جس آدمی کے ذریعے اسلام جیسی نعمت سے سرفراز ہو وہی اس کا زیادہ قریبی ہوگا اور اس کے مال کا وارث بنے گا مزید آئندہ اثر ملاحظہ کیجیے۔

3077۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ..........

---

❶ صحیح: سابقه (3071) دیکھئے۔

❷ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (9875) وابن ابی شیبه 411/11 (13611)

❸ صحیح

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ إِذَا أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْ رَجُلٍ قَالَ يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهُ. ❶

منصور کہتے ہیں ابراہیم سے اس دیہاتی شخص کے متعلق پوچھا گیا جو کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو انہوں نے کہا: ''وہی اس کی طرف سے دیت دے گا اور وہی اس کا وارث ہوگا۔''

[35]..... بَاب مَنْ قَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

قتل عمد اور قتل خطا میں عورت اپنے شوہر کی دیت سے وارث ہوگی کہنے والے شخص کا بیان

3078- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ..........

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا فِي الْعَمْدِ وَالْخَطَإِ. ❷

مغیرہ کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ''عمد اور خطا میں عورت اپنے شوہر کی دیت میں سے وارث ہوگی۔''

فوائد:...... حدیث یہ بھی میراث کی طرح ہوتی ہے یہ بھی ورثہ میں ویسے ہی تقسیم ہوگی جس طرح عام میراث تقسیم ہوتی ہے آپ ﷺ کا فرمان ہے "ان العقل میراث بين ورثة القتيل على قرابتهم فما فضل فللعصبة." (سنن ابوداود 3818) دیۃ میں میراث ہے ورثہ کے درمیان مقتول کے ان کی قرابت کے مطابق اور جو بچ جائے تو وہ عصبہ کے لیے ہے۔لہٰذا اس میں سبھی اعزۃ حقدار ہوں گے۔

3079- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ..........

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الدِّيَةُ عَلَى فَرَائِضِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. ❸

مغیرہ کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ''دیت اللہ عزوجل کے فرائض کیطریقہ پر ہوگی۔''

3080- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ..........

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ الدِّيَةُ سَبِيلُهَا سَبِيلُ الْمِيرَاثِ. ❹

ابوقلابہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''دیت کا طریقہ میراث کا طریقہ ہے۔''

3081- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ..........

---

❶ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (9873، 16272) وابن منصور (204)

❷ صحيح: أخرجه ابن ابی شيبه 313/9 (7602) وابن حزم فی المحلّى 475/10

❸ صحيح: أخرجه ابن منصور (300) وابن ابی شيبه 314/9 (7607، 7609)

❹ صحيح: أخرجه ابن ابی شيبه 315/9 (7608) وابن حزم فی المحلى 475/10

عَنْ حُمَيْدٍ وَدَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ أَنْ يُوَرَّثَ الْإِخْوَةُ مِنَ الْأُمِّ مِنَ الدِّيَةِ. ❶

حمید اور داؤد بن ابو ہند کہتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ بن عبدالعزیز نے لکھا تھا اخیافی بھائی دیت کے وارث ہوں گے۔

3082- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ..........

حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ الْعَقْلُ مِيرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ وَفَرَائِضِهِ. ❷

یونس بیان کرتے ہیں ابن شہاب نے کہا: ''دیت کتاب اللہ اور فرائض کے مطابق مقتول کے وارثوں میں تقسیم ہو گی۔''

3083- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ بَعْضِ وَلَدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ..........

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَ مَنْ لَمْ يُوَرِّثِ الْإِخْوَةَ مِنَ الْأُمِّ مِنَ الدِّيَةِ. ❸

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''جس نے اخیافی بھائیوں کو دیت سے وارث نہ بنایا اس نے ظلم کیا۔''

3084- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ سَالِمٍ..........

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَزَيْدٍ قَالُوا الدِّيَةُ تُورَثُ كَمَا يُورَثُ الْمَالُ خَطَؤُهُ وَعَمْدُهُ. ❹

شعبی کہتے ہیں سیّدنا عمر و علی اور زید رضی اللہ عنہم نے کہا: ''خطا اور عمد کی دیت کا اسی طرح وارث بنایا جائے گا جس طرح مال کا وارث بنایا جاتا ہے، اسی طرح جاری ہو گی جس طرح وراثت کے مال میں جاری ہوتی ہے۔''

[36]..... بَاب مَنْ قَالَ لَا يُوَرَّثُ
اس شخص کا بیان جو کہتا ہے کہ کسی کو وارث نہیں بنایا جائے گا

3085- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ..........

عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ لَا يُوَرِّثُ الْإِخْوَةَ مِنَ الْأُمِّ وَلَا الزَّوْجَ وَلَا الْمَرْأَةَ

عامر کہتے ہیں: سیّدنا علی رضی اللہ عنہ دیت میں نہ اخیافی بھائیوں کو وارث بناتے تھے اور نہ میاں بیوی کو' عبداللہ کہتے ہیں:

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 316/9 (7616) وابن حزم فی المحلّی 475/10

❷ صحیح معناً: أخرجه ابن حزم فی المحلّی 475/10 وابن ابی شیبه 314/9 (7604)

❸ ضعیف: اس کی سند میں جہالت ہے، أخرجه ابن ابی شیبه 316/9 (7613) وابن منصور (303) وعبدالرزاق (17771)

❹ ضعیف: اس کی سند میں محمد بن سالم ضعیف ہے، أخرجه ابن ابی شیبه 314/9 وابن حزم فی المحلی 475/10

مِنَ الدِّيَةِ شَيْئًا قَالَ عَبْد اللّٰهِ بَعْضُهُمْ يُدْخِلُ بَيْنَ إِسْمَعِيلَ وَعَامِرٍ رَجُلًا . ❶

''بعض لوگ اسماعیل اور عامر کے درمیان ایک اور آدمی کا واسطہ دیتے ہیں۔''

فوائد:...... جیسا کہ پچھلی حدیث نمبر (3078) میں وضاحت ہو چکی ہے کہ دیت میراث کی طرح ہوتی ہے لہٰذا اسے سبھی اہل فرائض میں ان کے فریضوں کے مطابق ہی تقسیم کیا جائے گا یہی بات زیادہ درست ہے (واللہ اعلم)

3086۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ زِيَادِ الْأَعْلَمِ ....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا تُوَرَّثُ الْإِخْوَةُ مِنَ الْأُمِّ مِنَ الدِّيَةِ . ❷

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''اخیافی بھائیوں کو دیت سے میراث نہ ملے گی۔''

[37]......بَاب مِيرَاثِ الْغَرْقَى

ڈوب کر مرنے والے کی میراث کا بیان

3087۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُلُّ قَوْمٍ مُتَوَارِثِينَ عَمِيَ مَوْتُهُمْ فِي هَدْمٍ أَوْ غَرَقٍ فَإِنَّهُمْ لَا يَتَوَارَثُونَ يَرِثُهُمُ الْأَحْيَاءُ . ❸

خارجہ بن زید کہتے ہیں کہ زید بن ثابت نے کہا: ''جو لوگ آپس میں وارث ہوں اور وہ کسی چیز کے نیچے دب کر یا پانی میں ڈوب کر مرنے کی وجہ سے نامعلوم ہوں تو آپس میں وارث نہ ہوں گے بلکہ ان کے زندہ وارث ہوں گے۔''

فوائد:...... غرق، عمارت کے ڈھے جانے، یا جلنے کے باعث اگر کئی رشتے دار اکٹھے فوت ہو جاتے ہیں تو وہ آپس میں وارث نہیں بنیں گے بلکہ زندہ ہی وارث بنیں گے یہی بات راجح ہے۔

3088۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ....

عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ قَالَ قَرَأْتُ فِي بَعْضِ كُتُبِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي

---

❶ صحيح : أخرجه ابن منصور (305)

❷ صحيح : أخرجه ابن منصور (306)

❸ حسن : أخرجه ابن منصور (241) والدارقطني 119/4 والبيهقي في الفرائض، باب ميراث عن من عمى موته 222/6

الْقَوْمِ يَقَعُ عَلَيْهِمُ الْبَيْتُ لَا يُدْرَى أَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلُ قَالَ لَا يُوَرَّثُ الْأَمْوَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَيُوَرَّثُ الْأَحْيَاءُ مِنَ الْأَمْوَاتِ. ❶

یحییٰ بن عتیق کہتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہا کی بعض کتابوں میں ان لوگوں کے متعلق پڑھا جن پر مکان گر پڑتا ہے معلوم نہیں کہ پہلے کون شخص فوت ہوا کہ مرے ہوئے آپس میں وارث نہ ہوں گے بلکہ زندہ مُردوں کے وارث ہوں گے۔

3089۔ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ..........

حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أُمَّ كُلْثُومٍ وَابْنَهَا زَيْدًا مَاتَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَالْتَقَتْ الصَّائِحَتَانِ فِي الطَّرِيقِ فَلَمْ يَرِثْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ وَأَنَّ أَهْلَ الْحَرَّةِ لَمْ يَتَوَارَثُوا وَأَنَّ أَهْلَ صِفِّينَ لَمْ يَتَوَارَثُوا. ❷

جعفر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ام کلثوم اور ان کے بیٹے زید ایک ہی دن فوت ہوئے۔ رونے والیاں راستہ میں ملیں دونوں میں سے کوئی کسی کا وارث نہیں ہوا۔ اور 'حرۃ' والے آپس میں وارث نہیں ہوئے۔ اور اسی طرح 'صفین' والے آپس میں وارث نہیں ہوئے۔

3090۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ..........

أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ بَيْتًا بِالشَّامِ وَقَعَ عَلَى قَوْمٍ فَوَرَّثَ عُمَرُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ. ❸

ابولیلیٰ کہتے ہیں کہ شعبی نے کہا: ''ملک شام میں ایک مکان لوگوں پر گر پڑا تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں آپس میں وارث بنایا۔''

فوائد:...... راجح بات کے مخالف اور ضعیف ہونے کی بناء پر یہ اثر قابل التفات نہیں۔

3091۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ..........

عَنْ حُرَيْشٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ وَرَّثَ أَخَوَيْنِ قُتِلَا بِصِفِّينَ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ. ❹

حریش اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے دو بھائیوں کو آپس میں وارث بنایا جو صفین میں مارے گئے تھے۔

---

❶ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (19161) وابن ابی شیبه 345/11(11395)

❷ حسن: أخرجه ابن منصور (240) وأخرجه البيهقي، كتاب الفرائض، باب ميراث من عمي موته 222/6

❸ ضعيف: أخرجه ابن منصور (232) وابن ابی شیبه 343/11 (11390)

❹ ضعيف: ابوحریس مجہول ہے۔ أخرجه عبدالرزاق (19152) وابن ابی شیبه 343/11۔344

[38]..... بَاب مِيرَاثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ

ذوی الارحام کی میراث کا بیان

3092۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ....

عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا هَلَكَ وَتَرَكَ عَمَّتَهُ وَخَالَتَهُ فَأَعْطَى عُمَرُ الْعَمَّةَ نَصِيبَ الْأَخِ وَأَعْطَى الْخَالَةَ نَصِيبَ الْأُخْتِ. ❶

بکر بن عبداللہ مزنی کہتے ہیں کہ ایک شخص ہلاک ہو گیا اس نے اپنی پھپھو اور خالہ چھوڑی۔ تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پھپھو کو بھائی کا حصہ دیا اور خالہ کو بہن کا حصہ دیا۔

3093۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَنْ أَدْلَى بِرَحِمٍ أُعْطِيَ بِرَحِمِهِ الَّتِي يُدْلِي بِهَا. ❷

ابراہیم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''جو شخص کسی کے ذریعہ سے میت تک پہنچتا ہے اس کو اسی رشتہ کے مطابق ملے گا جس کے ذریعہ وہ پہنچتا ہے۔''

فوائد:...... ذوی الارحام کی میراث کے باب میں یہی قول درستگی کے زیادہ قریب ہے کہ جو رشتہ دار جس رشتے کی بناء پر میت کے قریب ہوتا ہے اس کو اسی اعتبار سے میراث میں سے حصہ دیا جائے گا (واللہ اعلم)

3094۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ قَالَ..........

حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ تَرَكَ عَمَّتَهُ وَابْنَةَ أَخِيهِ قَالَ الْمَالُ لِابْنَةِ أَخِيهِ. ❸

ابو اسحق شیبانی کہتے ہیں شعبی نے اس شخص کے متعلق کہا جس نے اپنی پھپھو اور بھتیجی چھوڑی۔ تمام مال اس کی بھتیجی کو ملے گا۔

3095۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْخَالُ وَارِثٌ. ❹

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کا کوئی وارث نہیں اس کا ماموں وارث ہے۔''

---

❶ منقطع،ضعيف: أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 400/4

❷ جيد: أخرجه ابن ابي شيبه 261/11، 279 (11167، 11229)

❸ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (19125) وابن ابي شيبه 278/11 (11227)

❹ صحيح بالشواهد: أخرجه الدارقطني 86/4 (62) والبيهقي في الفرائض، باب من قال بتوريث ذوي الأرحام 215/6

فوائد:...... یہ حدیث سنداً اگرچہ ضعیف ہے لیکن مسئلہ صحیح ہے کہ جس میت کا کوئی صاحب فرض نہ ہو اس کو وارث ماموں ہوگا۔

3096- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ عُبَيْدَةَ ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عُمَرَ وَعَبْدَ اللَّهِ رَأَيَا أَنْ يُوَرِّثَا خَالًا . ❶

ابراہیم کہتے ہیں: سیّدنا عمر وعبداللہ رضی اللہ عنہما کی رائے ہے کہ ماموں کو وارث بنایا جائے۔

3097- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ سُلَيْمَانَ أَبِي إِسْحٰقَ..........

عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي عَمَّةٍ وَبِنْتِ أَخٍ قَالَ الْمَالُ لِابْنَةِ الْأَخِ . ❷

شعبی پھوپھی اور بھتیجی کے بارے میں کہتے ہیں: ''مال بھتیجی کو ملے گا۔''

3098- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ أَخْبَرَنَا حَسَنٌ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ بَعْضِهِمْ ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لِلْعَمَّةِ . ❸

ابراہیم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''مال پھوپھی کو ملے گا۔''

3099- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي بِنْتِ أَخٍ وَعَمَّةٍ قَالَ أُعْطِي الْمَالَ لِابْنَةِ الْأَخِ . ❹

شعبی سے مروی ہے کہ انہوں نے پھوپھی اور بھتیجی کے متعلق کہا: ''تمام مال بھتیجی کو دیتا ہوں۔''

3100- حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا..........

عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ فِي رَجُلٍ تُوُفِّيَ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ إِلَّا ابْنَةُ أَخِيهِ وَخَالُهُ قَالَ لِلْخَالِ نَصِيبُ أُخْتِهِ وَلِابْنَةِ الْأَخِ نَصِيبُ أَبِيهَا . ❺

عامر کہتے ہیں: مسروق رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے متعلق کہا جو فوت ہوا تو اس کی بھتیجی اور ماموں کے علاوہ کوئی وارث نہیں: ''ماموں کو اس کی بہن کا حصہ ملے گا اور بھتیجی کو اس کے باپ کا۔''

3101- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ ....

---

❶ضعيف: أخرجه ابن منصور (159) وابن ابی شيبه 264/11 (11175) والطحاوی 400/4

❷صحيح: (3094) کے تحت یہ حدیث گزر چکی ہے۔

❸صحيح: أخرجه ابن ابی شيبه 278/11 (11228)

❹صحيح: أخرجه ابن ابی شيبه 278/11 (11227)

❺صحيح: أخرجه ابن ابی شيبه 264/11

عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ مَسْرُوْقٌ يُنَزِّلُ الْعَمَّةَ بِمَنْزِلَةِ الْأَبِ إِذَا لَمْ يَكُنْ أَبٌ وَالْخَالَةَ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ إِذَا لَمْ تَكُنْ أُمٌّ . ❶

عامر کہتے ہیں: مسروق پھوپھی کو باپ کے مرتبہ پر رکھتے تھے جبکہ باپ نہ ہو اور خالہ کو ماں کے مرتبہ پر جب نہ ہوں۔

3102- حَدَّثَنَا يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ..........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَبَّانَ نَسَبَهُ إِلَى جَدِّهِ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ تُوُفِّيَ ابْنُ الدَّحْدَاحَةِ وَكَانَ أَتِيًّا وَهُوَ الَّذِيْ لَا يُعْرَفُ لَهُ أَصْلٌ فَكَانَ فِيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَلَمْ يَتْرُكْ عَقِبًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ هَلْ تَعْلَمُونَ لَهُ فِيكُمْ نَسَبًا قَالَ مَا نَعْرِفُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَدَعَا ابْنَ أُخْتِهِ فَأَعْطَاهُ مِيرَاثَهُ . ❷

محمد بن حبان اپنے دادا اور اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ واسع بن حبان نے کہا: ابن دحداحہ نے انتقال کیا اور وہ "أتیّ" تھا یعنی اس کی اصل کا پتہ نہ تھا وہ بنو عجلان میں رہتا تھا۔ اس نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی رسول اللہ ﷺ نے عاصم بن عدی سے فرمایا: ''کیا تمہیں اپنے لوگوں میں اس کا نسب معلوم ہے؟'' اس نے کہا: ''یارسول اللہ! ہمیں معلوم نہیں۔'' تو آپ نے اس کے بھانجے کو بلا کر اسے اس کی میراث دے دی۔

فوائد:...... (۱)"أتیـا" ایسے اجنبی پر بولا جاتا ہے جو کسی قوم میں رہنے لگے اور ان کی طرف منسوب ہو جائے لیکن ان میں سے نہ ہو۔ (۲) مذکورۃ اثر اگرچہ ضعیف ہے لیکن وضاحت ہو چکی ہے کہ اصحاب الفروض کی موجودگی میں ذوی الارحام وارث ہوں گے۔

3103- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنِ الْأَعْمَشِ..........

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ أَعْطَى خَالًا الْمَالَ . ❸

ابراہیم کہتے ہیں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ماموں کو مال دیا۔

3104- حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ..........

حَدَّثَنَا أَبُوْ هَانِئٍ قَالَ سُئِلَ عَامِرٌ عَنِ امْرَأَةٍ أَوْ رَجُلٍ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ خَالَةً وَعَمَّةً

ابوہانی کہتے ہیں: عامر سے ایک عورت یا مرد کے متعلق پوچھا گیا جو فوت ہوا اور اس نے ایک خالہ اور پھوپھی

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 261/11 (11164) وابن منصور (161، 162) وعبدالرزاق (19116)

❷ ضعیف: أخرجه عبدالرزاق (19120) وابن ابی شیبه 265/11 (11170) وابن منصور (164) والطحاوی فی شرح معانی الآثار 396/4

❸ ضعیف: أخرجه ابن ابی شیبه 264/11 (11175) وابن منصور (159)

قَالَ لَيْسَ لَهُ وَارِثٌ وَلَا رَحِمٌ غَيْرُهُمَا فَقَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يُنَزِّلُ الْخَالَةَ بِمَنْزِلَةِ أُمِّهِ وَيُنَزِّلُ الْعَمَّةَ بِمَنْزِلَةِ أَخِيْهَا . ❶

چھوڑی ابو ہانی کہتے ہیں کہ ان کے علاوہ اس کا کوئی وارث اور رشتہ دار نہیں انہوں نے کہا: ''عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خالہ کو ماں کے مرتبہ پر ٹھہراتے اور پھوپھی کو اس کے بھائی کے مرتبہ پر ٹھہراتے۔''

[39]..... بَاب فِيْ الِادِّعَاءِ وَالْإِنْكَارِ

اقرار اور انکار کرنے کا بیان

3105۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ.........

عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْحَسَنِ فِيْ رَجُلٍ اعْتَرَفَ عِنْدَ مَوْتِهِ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ لِرَجُلٍ وَأَقَامَ آخَرُ بَيِّنَةً بِأَلْفِ دِرْهَمٍ وَتَرَكَ الْمَيِّتُ أَلْفَ دِرْهَمٍ فَقَالَ الْمَالُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ مُفْلِسًا فَلَا يَجُوْزُ إِقْرَارُهُ. ❷

عمرو کہتے ہیں سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق جس نے موت وقت ایک شخص کے لئے ہزار درہم کا اقرار کیا اور دوسرے شخص نے ہزار درہم کے متعلق گواہ پیش کیا اور میت نے ہزار درہم چھوڑے۔ انہوں نے کہا: ''دونوں میں نصف نصف مال تقسیم ہو جائے گا' اگر مفلس ہو تو اس کا اقرار جائز نہیں۔''

3106. أَخْبَرَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ قُلْتُ لِشَرِيْكٍ كَيْفَ ذَكَرْتَ فِيْ الْأَخَوَيْنِ يَدَّعِيْ أَحَدُهُمَا أَخًا قَالَ يَدْخُلُ عَلَيْهِ فِيْ نَصِيْبِهِ قُلْتُ مَنْ ذَكَرَهُ قَالَ جَابِرٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلِيٍّ . ❸

ابونعیم کہتے ہیں کہ میں نے شریک سے کہا: دو بھائیوں کے متعلق جن میں سے ایک بھائی کسی شخص کے بھائی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے انہوں نے کہا: ''وہ اس کے حصہ میں شریک ہو جائے گا۔'' میں نے کہا: یہ آپ سے کس نے بیان کیا؟ انہوں نے کہا: ''سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ نے سیّدنا عامر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔''

3107۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ.........

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِيْ الْإِخْوَةِ

اعمش کہتے ہیں ابراہیم نے ان بھائیوں کے متعلق کہا جن

---

❶ ضعیف : ابوھانی، عمر بن بشیر ضعیف ہے۔
❷ ضعیف : عمرو بن عبید بن باب ضعیف و متہم راوی ہے۔
❸ ضعیف : جابر بن یزید جعفی ضعیف ہے۔

يَدَّعِي بَعْضُهُمُ الْأَخَ وَيُنْكِرُ الْآخَرُونَ قَالَ يَدْخُلُ مَعَهُمْ بِمَنْزِلَةِ عَبْدٍ يَكُونُ بَيْنَ الْإِخْوَةِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ قَالَ وَكَانَ عَامِرٌ وَالْحَكَمُ وَأَصْحَابُهُمَا يَقُولُونَ لَا يَدْخُلُ إِلَّا فِي نَصِيبِ الَّذِي اعْتَرَفَ بِهِ . ❶

میں سے ایک بھائی کسی شخص کے متعلق یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ اس کا بھائی ہے اور دوسرے انکار کرتے ہیں۔ ''وہ بھی ان میں داخل ہوگا اس غلام کے مرتبہ پر جو چند بھائیوں میں مشترک ہو اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دے۔ کہا: عامر و حکم اور ان کے ساتھی کہتے تھے: ''وہ اس کے حصہ میں شریک ہوگا جس نے اس کے بھائی ہونے کا اقرار کیا۔''

3108. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ وَكِيعٍ قَالَ إِذَا كَانَا أَخَوَيْنِ فَادَّعَى أَحَدُهُمَا أَخًا وَأَنْكَرَهُ الْآخَرُ قَالَ كَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ هِيَ مِنْ سِتَّةٍ لِلَّذِي لَمْ يَدَّعِ ثَلَاثَةٌ وَلِلْمُدَّعِي سَهْمَانِ وَلِلْمُدَّعَى سَهْمٌ . ❷

ابوبکر رحمہ اللہ کہتے ہیں وکیع نے کہا: ''جب دو بھائی ہوں اور ان میں سے ایک کسی کے بھائی ہونے اقرار کرے اور دوسرا انکار کرے تو ابن ابو لیلیٰ کہتے تھے: ''ترکہ چھے سے تقسیم ہوکر تین حصے انکار کرنے والوں کو ملیں گے، دو اقرار کرنے والے کو اور ایک اسے جس کے متعلق اقرار کیا گیا۔''

3109۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ..........

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ حَمَّادٍ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ ثَلَاثَةُ بَنِينَ فَقَالَ ثُلُثِي لِأَصْغَرِ بَنِيَّ فَقَالَ الْأَوْسَطُ أَنَا أُجِيزُ وَقَالَ الْأَكْبَرُ لَا أُجِيزُ قَالَ هِيَ مِنْ تِسْعَةٍ يُخْرِجُ ثُلُثَهُ فَلَهُ سَهْمُهُ وَسَهْمُ الَّذِي أَجَازَ وَقَالَ حَمَّادٌ يَرُدُّ السَّهْمَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا وَقَالَ عَامِرٌ الَّذِي رَدَّ إِنَّمَا رَدَّ عَلَى نَفْسِهِ . ❸

مغیرہ کہتے ہیں حماد نے اس شخص کے متعلق کہا جس کے تین بیٹے ہوں اور وہ کہے: میرا تہائی مال میرے چھوٹے بیٹے کے لئے ہے اور درمیانہ بیٹا کہے: مجھے منظور ہے' بڑا کہے: مجھے منظور نہیں۔ ''نو سے تقسیم ہو کر تین حصہ نکال لئے جائیں گے پھر چھوٹے کو اس کا حصہ اور اس شخص کا حصہ ملے گا جس نے منظور کر لیا۔'' اور حماد نے کہا: ''سب کے حصے انہیں دیئے جائیں۔'' عامر نے کہا: ''جس نے واپس کیا اس نے واپس کر کے اپنے آپ کو ہی دے دیا۔''

---

❶ ضعیف: عبدالرحمٰن مدلس کا عنعنہ ہے۔ أخرجه ابن ابی شيبه 385/11 (11543) وعبدالرزاق (19143)

❷ ضعیف: محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ انتہائی ضعیف ہے۔ أخرجه ابن ابی شيبه 386/11۔ 387 (11547)

❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شيبه 11، 229۔230 (11072) وعبدالرزاق (19145)

فوائد:...... اگر باپ دولت میں سے کسی ایک بیٹے کو زیادہ دینا چاہے تو دوسرے بیٹوں کی اجازت لینا ضروری ہے پھر جو اجازت دے دے اس کے حق میں سے اس قدر منہا کر کے اس بیٹے کو مال دے دیا جائے گا جب کہ باقی کو ان کا پورا حصہ دیا جائے گا۔

3110۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ..........

عَنْ شُرَيْحٍ فِيْ رَجُلٍ أَقَرَّ بِأَخٍ قَالَ بَيِّنَتُهُ أَنَّهُ أَخُوْهُ . ❶

شریح سے اس شخص کے متعلق کہا جس نے بھائی ہونے کا اقرار کیا۔ ''فرماتے ہیں اس کی گواہی (معتبر) ہے کہ وہ اس کا بھائی ہے۔''

3111۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ..........

عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ فِيْ رَجُلٍ أَقَرَّ عِنْدَ مَوْتِهِ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ مُضَارَبَةً وَأَلْفٍ دَيْنًا وَلَمْ يَدَعْ إِلَّا أَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ يُبْدَأُ بِالدَّيْنِ فَإِنْ فَضَلَ فَضْلٌ كَانَ لِصَاحِبِ الْمُضَارَبَةِ . ❷

مغیرہ کہتے ہیں حارث عکلی نے اس شخص کے متعلق کہا جس نے موت کے وقت ہزار درہم مضاربت اور ہزار درہم قرض کا اقرار کیا اور ہزار درہم ہی چھوڑے ''پہلے قرض دیا جائے گا پھر اگر کچھ بچے وہ مضاربت والے کے لئے ہوگا۔

فوائد:...... قرض کا معاملہ چونکہ حساس ہوتا ہے اور میت کی پکڑ کا باعث ہوتا ہے لہٰذا سب سے پہلے اسے چکایا جائے گا پھر کوئی دوسرا معاملہ نبٹایا جائے گا۔ قرآن میں ہے (من بعد وصیۃ یوصی بھا او دین) (النساء) یعنی میت کی وصیت اور قرض کے بعد میراث تقسیم ہوگی اور علماء نے اتفاق کیا ہے کہ سب سے پہلے قرض کی ادائیگی کی جائے گی۔

3112۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ..........

عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِيْ رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ ثَلَاثَ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَثَلَاثَةَ بَنِيْنَ فَجَاءَ رَجُلٌ يَدَّعِي مِائَةَ دِرْهَمٍ عَلَى

مطرف کہتے ہیں شعبی نے اس شخص کے متعلق جو فوت ہوا اور تین سو درہم اور تین لڑکے چھوڑے ایک شخص نے آ کر میت کے ذمہ سو درہم کا دعویٰ کیا ان میں سے ایک نے

❶ حسن: أخرجه ابن ابی شیبه 386/11 (11545)
❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 225/11 (11057)

الْمَيِّتِ فَأَقَرَّ لَهُ أَحَدُهُمْ قَالَ يَدْخُلُ عَلَيْهِمْ بِالْحِصَّةِ ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ مَا أَرَى أَنْ يَكُونَ مِيرَاثًا حَتَّى يُقْضَى الدَّيْنُ . ❶

اس کا اقرار کیا' کہا: ''وہ شخص اپنے حصے کے مطابق شریک ہوگا۔'' شعبی نے کہا: ''میرے نزدیک قرض ادا کئے بغیر میراث نہیں ہوسکتی۔''

3113۔ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ مُصْعَبُ بْنُ سَعِيدٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ..........

عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ هَلَكَ وَتَرَكَ ابْنَيْنِ وَتَرَكَ أَلْفَيْ دِرْهَمٍ فَاقْتَسَمَا الْأَلْفَيْ دِرْهَمٍ وَغَابَ أَحَدُ الِابْنَيْنِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَحَقَّ عَلَى الْمَيِّتِ أَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ يَأْخُذُ جَمِيعَ مَا فِي يَدِ هَذَا الشَّاهِدِ وَيُقَالُ لَهُ اتَّبِعْ أَخَاكَ الْغَائِبَ وَخُذْ نِصْفَ مَا فِي يَدِهِ . ❷

اشعث کہتے ہیں حسن نے اس آدمی کے متعلق جوفوت ہوا اور دو بیٹے اور دو ہزار درہم چھوڑے دونوں نے دو ہزار تقسیم کر لیئے۔ ان میں سے ایک کہیں غائب ہوگیا ایک آدمی نے آ کر میت کے ذمہ ہزار درہم اپنا حق ہونے کا دعویٰ کیا' کہا: ''موجود بھائی کے پاس جو کچھ ہے وہ سارا لے لے گا اور اس سے کہا جائے گا اپنے غائب بھائی کے پیچھے جاؤ اور اس سے نصف لے لو۔''

3114۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ زِيَادٍ الْأَعْلَمِ ....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا أَقَرَّ بَعْضُ الْوَرَثَةِ بِدَيْنٍ فَهُوَ عَلَيْهِ بِحِصَّتِهِ . ❸

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''جب وارث کسی قرض کا اقرار کرے تو وہ اس پر اس کے حصہ کے مطابق ہو گا۔''

فوائد:...... یعنی اپنے حصّے کی فیصدی کے اعتبار سے جتنا قرض ہوگا اتنے فیصد ادا کر دے گا جب کہ بقیہ نہ مان رہے ہو اگر سارے ہی مان جائیں تو پھر پہلے قرض ادا کر کے بعد میں میراث تقسیم ہوگی۔

3115۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا شَهِدَ اثْنَانِ مِنَ الْوَرَثَةِ بِدَيْنٍ فَهُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

ابراہیم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''جب وارثوں میں سے دو شخص کسی قرض کی گواہی دیں تو وہ تمام مال سے

---

❶ صحيح: أخرجه ابن منصور (314) وابن ابى شيبه 223/11 (11049)

❷ حسن: أخر ابن ابى شيبه 223/11-225 (11045)

❸ صحيح: أخرجه سعيد بن منصور (316) وابن ابى شيبه 223/11 (11050)

إِذَا كَانُوا عُدُولًا وَقَالَ الشَّعْبِيُّ عَلَيْهِمَا فِي نَصِيبِهِمَا . ❶

ادا کیا جائے گا اگر وارث برابر ہوں تو شعبی نے کہا: ''انہیں دونوں کے ذمہ ان کے حصہ کے مطابق (قرض) ہوگا۔''

فوائد:...... ابراہیم رحمہ اللہ کا موقف ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتا ہے کیونکہ اسلام میں دو عادل گواہوں کی گواہی معتبر جانا گیا ہے۔(واللہ اعلم)

[40]..... بَاب فِي مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ

مرتد کی میراث کا بیان

3116- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي ....

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يُوَرِّثُ أَهْلَ الْمُرْتَدِّ إِذَا قُتِلَ . ❷

قاسم بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے وہ کہتے تھے کہ ابن مسعود مرتد کے رشتہ داروں کو وارث ٹھہراتے تھے جب وہ قتل کیا جاتا۔

3117- حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ....

عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ جَعَلَ مِيرَاثَ الْمُرْتَدِّ لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ . ❸

ابوعمرو شیبانی کہتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ مرتد کی میراث اس کے مسلمان وارثوں کو دیتے تھے۔

فوائد:...... احناف بھی علی رضی اللہ عنہ کے موقف کو ترجیح دیتے ہیں اور یہ فرق کرتے ہیں کہ حالت اسلام میں کمائی دولت تو مسلمانوں میں تقسیم ہوگی جب کہ بقیہ بیت المال میں جائے گی جب کہ اس کے برعکس جمہور، مالکیہ و شافعیہ، حنابلہ کے مطابق نہ تو وہ مسلمانوں کا وارث بنے گا اور نہ اس کا وارث بنایا جائے گا۔ (المغنی 6/298) اور یہی بات درست و راجح ہے (واللہ اعلم)

3118- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ ....

عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ عَلِيًّا قَضَى فِي مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ لِأَهْلِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ . ❹

حکم کہتے ہیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مرتد کی میراث کے متعلق اس کے مسلمان وارثوں کے لئے فیصلہ کیا۔

---

❶ صحیح: أخرجه ابن منصور (322)

❷ ضعیف: القاسم نے اپنے دادا کو نہیں پایا۔ أخرجه ابن ابی شیبه 11/354 والبیهقی فی الفرائض، باب میراث المرتد 6/255

❸ صحیح: أخرجه ابن منصور (311) و ابن ابی شیبه 11/355 (11430) والبیهقی فی الفرائض، باب میراث المرتد 6/254

❹ ضعیف: حجاج بن أرطاۃ ضعیف ہے۔ أخرجه عبدالرزاق (19301) والبیهقی فی الفرائض، باب میراث المرتد 6/254

[41]..... بَاب مِيرَاثِ الْقَاتِلِ

قاتل کی میراث کا بیان

3119۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو..........

عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ إِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ أَخَاهُ عَمْدًا لَمْ يُوَرَّثْ مِنْ مِيرَاثِهِ وَلَا مِنْ دِيَتِهِ فَإِذَا قَتَلَهُ خَطَأً وُرِّثَ مِنْ مِيرَاثِهِ وَلَمْ يُوَرَّثْ مِنْ دِيَتِهِ قَالَ وَكَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ ذٰلِكَ . ❶

عبدالکریم کہتے ہیں کہ حکم نے کہا: ”جب کوئی آدمی اپنے بھائی کو ارادہ سے قتل کر دے تو وہ نہ اس کی میراث سے وارث ہوگا اور نہ اس کی دیت سے۔ اور جب وہ اسے غلطی سے قتل کر دے تو اس کی میراث سے وارث بنے گا دیت سے وارث نہیں ہوگا۔ اور عطاء بھی اسی طرح کہتے ہیں۔

فوائد:...... قاتل مقتول کا وارث نہیں بنے گا چاہے وہ قتل عمد ہو شبہ عمد ہو یا خطا سوائے ایسے قتل کے جو کسی سبب کی بناء پر ہو قاتل کی محرومی کا سبب آپ ﷺ کا قول ہے ”القاتل لا یرث“ (ترمذی) قاتل وارث نہیں بنتا (الوجیز لمنشاری)

3120۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ خِلَاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَمٰى رَجُلٌ أُمَّهُ بِحَجَرٍ فَقَتَلَهَا فَطَلَبَ مِيرَاثَهُ مِنْ إِخْوَتِهِ فَقَالَ لَهُ إِخْوَتُهُ لَا مِيرَاثَ لَكَ فَارْتَفَعُوا إِلٰى عَلِيٍّ فَجَعَلَ عَلَيْهِ الدِّيَةَ وَأَخْرَجَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ . ❷

خلاس کہتے ہیں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ”کسی شخص نے اپنی ماں کو پتھر سے قتل کیا۔ پھر اس نے اپنے بھائیوں سے میراث طلب کی اس کے بھائیوں نے کہا: تمہیں میراث نہیں ملے گی‘ پھر وہ سب سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کے ذمہ دیت مقرر کی اور اسے میراث سے نکال دیا۔

3121۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ ....

عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَتَلَ امْرَأَتَهُ خَطَأً أَنَّهُ يُمْنَعُ مِيرَاثَهُ مِنَ الْعَقْلِ وَغَيْرِهِ . ❸

حکم سے مروی وہ کہتے ہیں جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو غلطی سے قتل کر دے تو اسے دیت سے میراث نہ ملے گی۔

---

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 11/361۔362 (11452)

❷ منقطع، ضعیف: خلاس بن عمرو نے علی رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ أخرجه البیهقی فی الفرائض 6/220 وعبدالرزاق (17796)

❸ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

فوائد:...... مالکیہ کے نزدیک قتل اگر خطا سے ہوا ہو تو پھر قاتل وارث بن سکتا ہے کیونکہ اس نے یہ کام بلا قصد کیا ہے البتہ الفاظ کے عموم کے اعتبار سے (3119) کے تحت بیان کردہ موقف راجح ہے۔ (واللہ اعلم)

3122۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ.........

عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَرِثُ الْقَاتِلُ مِنَ الْمَقْتُولِ شَيْئًا . ❶

مجاہد کہتے ہیں: سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''قاتل مقتول کا بالکل وارث نہ ہوگا۔''

3123۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ.........

عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ قَذَفَ امْرَأَتَهُ وَجَاءَ بِشُهُودٍ فَرُجِمَتْ قَالَ يَرِثُهَا . ❷

معمر کہتے ہیں کہ سیّدنا قتادة رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے متعلق کہا: جس نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائی اور گواہ پیش کیے وہ رجم کی گئی ''وہ شخص اس کا وارث ہوگا۔''

3124۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ.........

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حَمَّادٍ فِي رَجُلٍ جُلِدَ الْحَدَّ أُرَاهُ مَاتَ شَكَّ أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ يَتَوَارَثَانِ . ❸

ابو عوانہ کہتے ہیں کہ حماد نے اس آدمی کے متعلق جسے کوڑے کی حد لگائی گئی اور میرا خیال ہے وہ فوت ہوگیا۔ ابو نعمان کو شک ہے: کہا: ''وہ دونوں آپس میں وارث ہوں گے۔''

3125۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ.........

عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ وَلَا يَحْجُبُ . ❹

عامر کہتے ہیں کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ''قاتل نہ خود وارث ہوگا اور نہ اس کی وجہ سے کوئی اور وارث محجوب ہو گا۔''

فوائد:...... یہ حدیث ضعیف ہے لیکن بات یونہی ہے کہ جو خود محروم ہو وہ دوسرے کے حجب کا باعث نہیں بن سکتا ہے (واللہ اعلم) یعنی نہ کسی صاحب فرض کا حصہ کم کر سکتا ہے اور نہ کسی کو مجبور کر سکتا ہے۔

3126۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ لَيْثٍ.........

---

❶ ضعیف: لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔ أخرجه ابن ابی شيبه 359/11 (11443)

❷ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

❸ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

❹ ضعیف: محمد بن سالم ضعیف ہے۔ أخرجه البيهقي في الفرائض باب لايرث القاتل 220/6

عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْعَبْدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَا يُوَرَّثُ الْقَاتِلُ . ❶

ابو عمرو عبدی کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ''قاتل وارث نہ ہوگا۔''

3127۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَا يَرِثُ قَاتِلٌ خَطَأً وَلَا عَمْدًا . ❷

شعبی نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''قاتل وارث نہیں ہوگا خواہ قتل خطا سے ہو یا عمداً۔''

3128۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ..........

عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَرِثُ الْقَاتِلُ . ❸

طاؤس کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''قاتل وارث نہیں ہوگا۔''

[42]..... بَاب فَرَائِضِ الْمَجُوسِ
مجوس کے فرائض کا بیان

3129۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى..........

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ إِذَا اجْتَمَعَ نَسَبَانِ وُرِّثَ بِأَكْبَرِهِمَا يَعْنِي الْمَجُوسَ . ❹

معمر کہتے ہیں کہ زہری نے کہا: ''جب دو نسب جمع ہو جائیں تو بڑے کے اعتبار سے وارثت جاری ہوگی۔''

3130۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ..........

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ يَرِثُ مِنَ الْجَانِبِ الَّذِي يَصْلُحُ وَلَا يَرِثُ مِنَ الْجَانِبِ الَّذِي لَا يَصْلُحُ . ❺

حماد بن سلمہ کہتے ہیں کہ حماد بن ابو سلیمان نے کہا: ''وراثت اس طرف سے جاری ہوگی جس کی وراثت کی صلاحیت ہو اور اس طرف سے وراثت جاری نہ ہوگی جس کی صلاحیت نہ ہو۔''

3131۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ رَجُلٍ ....

---

❶ ضعيف : أخرجه ابن ابی شيبه 360/11 (11445)

❷ ضعيف : شعبی نے عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ أخرجه عبدالرزاق (17789) وابن ابی شيبه 259/11 (11442)

❸ ضعيف : أخرجه عبدالرزاق (17786)

❹ صحيح : أخرجه ابن ابی شيبه 365/11 (11467) والبيهقي في الفرائض، باب ميراث المجوس 260/6

❺ صحيح : أخرجه ابن ابی شيبه 366/11 (11471) والبيقي في الفرائض، باب ميراث المجوس 260/6

عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عَلِيًّا وَابْنَ مَسْعُودٍ قَالَا فِي الْمَجُوسِ إِذَا أَسْلَمُوا يَرِثُونَ مِنَ الْقَرَابَتَيْنِ جَمِيعًا. ❶

شعبی کہتے ہیں کہ سیّدنا علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ''مجوس جب مسلمان ہو جائیں تو دونوں رشتوں میں سے وارث ہوں گے۔''

[43]..... بَاب مِيرَاثِ الْأَسِيرِ

قیدی کی میراث کا بیان

3132۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي امْرَأَةِ الْأَسِيرِ أَنَّهَا تَرِثُهُ وَيَرِثُهَا. ❷

عمر رضی اللہ عنہ بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''قیدی کی بیوی اس کی وارث ہوگی اور وہ اس کا وارث ہوگا۔''

فوائد:..... اگر کوئی مسلم کسی کافر کی قید میں ہوتو وہ بھی بقیہ کی طرح وارث بنے گا اور اسے وارث بنایا بھی جائے گا۔ اور اگر اس کی موجودگی کا پتہ نہ چل رہا ہوتو اسکا مرتد والا حکم ہوگا۔

3133۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنِي مَعْمَرٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ رَاشِدٍ..........

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْأَسِيرِ يُوصِي قَالَ أَجِزْ لَهُ وَصِيَّتَهُ مَا دَامَ عَلَى دِينِهِ لَمْ يَتَغَيَّرْ عَنْ دِينِهِ. ❸

عمر رضی اللہ عنہ بن عبدالعزیز نے اس قیدی کے بارے میں کہا جو وصیت کرتا ہے کہ میرے نزدیک اس کی وصیت جاری ہوگی جب تک وہ اپنے دین سے پھر نہ گیا ہو۔''

3134۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ..........

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ يُوَرَّثُ الْأَسِيرُ إِذَا كَانَ فِي أَيْدِي الْعَدُوِّ. ❹

شعبی کہتے ہیں شریح نے کہا: ''قیدی جب دشمن کے قبضہ میں ہوتو وارث ہوگا۔''

---

❶ ضعيف: اس میں مجہول راوی ہے۔ أخرجه ابن ابی شيبه 366/11 (11470) والبيهقي في الفرائض، باب ميراث المجوس 260/6

❷ حسن: دارمی منفرد ہیں۔

❸ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (10150) اور بخاری نے اسے كتاب الفرائض، باب ميراث الأسير بقوله (وقال عمر بن عبدالعزيز......) میں معلق بیان کیا ہے۔ دیکھئے فتح الباری 45/12، عبدالرزاق نے اسے موصولاً بیان کیا ہے۔

❹ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (19202) وابن ابی شيبه 380/11 (11518)

3135۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ....

حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ يُوَرَّثُ الْأَسِيرُ. ❶

ابراہیم کہتے تھے: ''قیدی وارث ہوگا۔''

3136۔ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ..........

عَنْ دَاوُدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ لَا يُوَرِّثُ الْأَسِيرَ. ❷

داؤد کہتے ہیں سعید بن میسّب قیدی کو وارث ٹھہراتے تھے۔

[44]..... بَاب فِي مِيرَاثِ الْحَمِيلِ
پھینکے ہوئے بچّے کی میراث کا بیان

3137۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى شُرَيْحٍ أَنْ لَا يُوَرِّثُ الْحَمِيلَ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ وَإِنْ جَائَتْ بِهِ فِي خِرَقِهَا. ❸

شعبی کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شریح کو لکھا کہ حمیل بغیر دلیل کے وارث نہیں ہو گا اگرچہ عورت اسے اپنے کپڑے میں لپیٹ کر لائے۔

3138۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ ....

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يُوَرَّثُ الْحَمِيلَ. ❹

منصور کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ''حمیل وارث ہوگا۔''

فوائد:...... (۱) ابراہیم رحمہ اللہ کا قول ہی صحیح ہے (۲) حمل کی اکثر مدت بارے اختلاف ہے احناف کے نزدیک دو سال جب کہ مالک وشافعی واحمد کے نزدیک چار سال ہے لہٰذا چار سال یا دو سال تک انتظار کیا جائے گا اگر حمل موجود ہو تو پھر میراث تقسیم ہو گی ہاں جن کے حصّے پر حمل کا کوئی فرق نہیں پڑتا ان کو ان کا حصہ دے دینے میں کوئی حرج نہیں (واللہ اعلم) یا پھر حمل کو مذکر تسلیم کرتے ہوئے بقیہ حصّے تقسیم کر لیے جائیں اور وضع حمل کے بعد تصحیح کر لی جائے۔

❶ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (19202) وابن ابی شیبه 381/11 (11522)

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 381/11 (11524)

❸ قوی بطرق: أخرجه عبدالرزاق (19173) وابن حزم فی المحلّی 303/8 وابن منصور (252)

❹ صحیح: أخرجه ابن منصور (256) وابن حزم فی المحلی 303/9 وابن ابی شیبه 352/11 (11421)

3139- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ..........

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ ضَمْرَةَ وَالْفُضَيْلِ بْنِ فَضَالَةَ وَابْنِ أَبِي عَوْفٍ وَرَاشِدٍ وَعَطِيَّةَ قَالُوا لَا يُوَرَّثُ الْحُمَلَاءُ. ❶

ابوبکر بن عبداللہ بن ابومریم کہتے ہیں کہ ضمرہ فضیل بن فضالہ، ابن ابوعوف، راشد اور عطیہ سب نے کہا: ''حمیل وارث ہوں گے۔''

فوائد:...... ان کا یہ قول مرجوح ہے جمہور اہل علم حمل کی میراث کے قائل ہیں۔

3140- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ ....

حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَهُ قَوْلُ مَنْ يَقُولُ فِي الْحَمِيلِ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ وَقَالَ قَدْ تَوَارَثَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ بِنَسَبِهِمُ الَّذِي كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. ❷

ابن عون بیان کرتے ہیں کہ محمد نے کہا' ان کے پاس حمیل کے متعلق کچھ لوگوں کا قول نقل کیا گیا تو انہوں نے اس کا انکار کیا۔ اور انہوں نے کہا: ''مہاجر اور انصار اپنے کفر کے زمانہ میں نسب سے وارث ہوں گے۔''

3141- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ..........

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ قَالَا لَا يُوَرَّثُ الْحَمِيلُ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ. ❸

ہشام کہتے ہیں کہ حسن اور ابن سیرین دونوں نے کہا: ''حمیل بغیر دلیل کے وارث نہ ہوں گے۔''

3142- حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ حَمَّادٍ ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يُوَرِّثُونَ الْحَمِيلَ. ❹

ابراہیم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''سیّدنا ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم حمیل کو وارث نہ بناتے تھے۔''

3143- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ زَائِدَةَ ....

عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ أَقَرَّتْ امْرَأَةٌ مِنْ مُحَارِبٍ جَلِيبَةٌ اخٍ لَهَا جَلِيبٍ

اشعث بن ابوشعثاء سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''قبیلہ بنومحارب کی ایک عورت نے ایک حمیل کے نسب کا اقرار

❶ ضعيف جدًا: ابوسعید مجہول جبکہ ابوبکر بن عبداللہ بن ابی مریم ضعیف ہے۔

❷ صحيح: أخرجه ابن ابی شيبه 352/11(11420)

❸ صحيح: أخرجه ابن ابی شيبه 351/11 (11417) وعبدالرزاق (19177) وابن منصور (255)

❹ ضعيف: أخرجه ابن ابی شيبه 351/11 (11415)

فَوَرَّثَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ مِنْ أُخْتِهِ. ❶ کیا۔ تو عبداللہ بن عتبہ نے اسے بہن کی میراث دی۔"

3144۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ ....

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ عِنْدَ فِرَاقِ الدُّنْيَا أَنَا مَوْلَى فُلَانٍ قَالَ يَرِثُ مِيرَاثَهُ لِمَنْ سَمَّى أَنَّهُ مَوْلَاهُ عِنْدَ فِرَاقِ الدُّنْيَا إِلَّا أَنْ يَأْتُوا عَلَيْهِ بِبَيِّنَةٍ بِغَيْرِ ذٰلِكَ يَرُدُّونَ بِهِ قَوْلَهُ فَيُرَدُّ مِيرَاثُهُ إِلَى مَا قَامَتْ بِهِ الْبَيِّنَةُ. ❷

ابن شہاب کہتے ہیں اگر کسی آدمی نے مرتے ہوئے کہا: "میں فلاں آدمی کا دوست ہوں تو اس کی میراث اس آدمی کو دی جائے گی۔ جب کہ اس کے متعلق اس کی دلیل قائم ہو جائے تو پھر اس کی وراثت اس طرف لوٹائی جائے گی جس پر دلیل قائم ہوگی۔"

[45]..... بَابٌ فِي مِيرَاثِ وَلَدِ الزِّنَا

زنا سے پیدا شدہ اولاد کی میراث کا بیان

3145۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ.........

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ قَالَا وَلَدُ الزِّنَا بِمَنْزِلَةِ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ. ❸

شعبی کہتے ہیں کہ سیدنا علی اور عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "زانی کی اولاد لعان کرنے والی کی اولاد کے مرتبہ پر ہے۔"

3146۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ.........

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ أَنَّ وَلَدَ الزِّنَا لَا يَرِثُهُ الَّذِي يَدَّعِيهِ وَلَا يَرِثُهُ الْمَوْلُودُ. ❹

حسن بن حر کہتے ہیں مجھ سے حکم نے بیان کیا: "زنا کی اولاد کا نہ وہ شخص وارث ہوگا جس نے اس کا دعویٰ کیا اور نہ ہی اولاد اس کی وارث ہوگی۔"

فوائد:...... ولد الزنا اور زانی آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "الولد للفراش و للعاهر الحجر" (دیکھیے: ۳۱۴۸) لڑکا صاحب بستر (یعنی جس کی بیوی یا لونڈی) کا ہوگا اور زانی کو پتھر پڑیں گے۔

3147۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ.........

---

❶ صحيح: مصنف ابن ابی شیبه 354/11 (11427) وعبدالرزاق (19179) وابن حزم فی المحلی 303/9

❷ ضعیف: عبداللہ بن صالح کاتب لیث ضعیف ہے۔

❸ ضعیف: أخرجه ابن ابی شیبه 347/11 (11404) والبيهقى فى الفرائض، باب ميراث ولد الملاعنة (258/6)

❹ صحيح: أخرجه ابن ابی شیبه 365/11 (11466)

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يُوَرِّثُ وَلَدَ الزِّنَا وَإِنْ ادَّعَاهُ الرَّجُلُ. ❶

زہری کہتے ہیں علی رضی اللہ عنہ بن حسین زنا کی اولاد کو وارث نہیں ٹھہراتے تھے اگرچہ کوئی شخص اس کا دعویٰ کرے۔

3148۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ..........

عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَتَى إِلَى غُلَامٍ يَزْعُمُ أَنَّهُ ابْنٌ لَهُ وَأَنَّهُ زَنَى بِأُمِّهِ وَلَمْ يَدَّعِ ذٰلِكَ الْغُلَامَ أَحَدٌ فَهُوَ يَرِثُهُ قَالَ بُكَيْرٌ وَسَأَلْتُ عُرْوَةَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَقَالَ عُرْوَةُ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ. ❷

بکیر کہتے ہیں سلیمان بن یسار نے کہا: ”جو شخص کسی لڑکے کے متعلق کہے کہ وہ اس کا بیٹا ہے اور اس نے اس کی ماں سے زنا کیا ہے اور دوسرا کوئی شخص اس لڑکے دعویٰ نہ کرے تو وہی اس کا وارث ہوگا۔“ بکیر کہتے ہیں: میں نے عروۃ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے وہی بات کہی جو سلیمان بن یسار نے کہی' عروۃ نے کہا: ہمیں معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اولاد بستر والے کو ملے گی اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔“

3149۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ عَمْرٍو ....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ ابْنُ الْمُلَاعِنَةِ مِثْلُ وَلَدِ الزِّنَا تَرِثُهُ أُمُّهُ وَوَرَثَتُهُ وَرَثَةُ أُمِّهِ. ❸

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”لعان کرنے والی کی اولاد زنا کی اولاد کی طرح ہے۔“ اس کی ماں اور اس کی ماں کے وارث اس کے وارث ہوں گے۔“

فوائد:...... ولدزنا اگر کنواری کا بیٹا ہے تو اس کا معاملہ ولد الملاعنۃ والا ہی ہوگا یعنی وہ ماں کا وارث ہوگا اور ماں اس کی وارث ہوگی۔

3150۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ..........

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا يُوَرَّثُ وَلَدُ الزِّنَا. ❹

مغیرہ کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ”زانی کی اولاد وارث نہیں ہوگی۔“

❶صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 363/11 (11460)
❷سنده ضعیف: لیکن آخری عروۃ کے الفاظ مرفوعاً صحیح ہیں۔ دیکھئے مسند موصلی (5148، 7390)
❸صحیح: أخرجه البیهقی فی الفرائض، باب میراث و لد الملاعنة 258/6
❹صحیح: آگے یہ مطولاً آ رہی ہے۔

3151- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ أَوْ يُونُسَ ....

عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي أَوْلَادِ الزِّنَا قَالَ يَتَوَارَثُونَ مِنْ قِبَلِ الْأُمَّهَاتِ وَإِنْ وَلَدَتْ تَوْأَمًا فَمَاتَ وَرِثَ السُّدُسَ . ❶

زہری سے مروی ہے کہ انہوں نے زنا کی اولاد کے متعلق کہا: "وہ ماں کی طرف سے وارث ہو گی۔ اگر دن کو بچہ پیدا ہوا اور فوت ہو گیا تو وہ چھٹے حصے کا وارث ہو گا۔"

3152- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ شِبَاكٍ ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا يَرِثُ وَلَدُ الزِّنَا إِنَّمَا يَرِثُ مَنْ لَمْ يُقَمْ عَلَى أَبِيهِ الْحَدُّ أَوْ تُمْلَكُ أُمُّهُ بِنِكَاحٍ أَوْ شِرَاءٍ . ❷

ابراہیم نقل فرماتے ہیں کہ: "زنا کی اولاد کو میراث نہیں ملے گی، میراث اسی کو ملے گی جس کے باپ کو حد نہ لگائی گئی ہو یا اس کی ماں نکاح یا ملک میں ہو (لونڈی ہو)۔"

3153- حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ..........

عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يَفْجُرُ بِالْمَرْأَةِ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا قَالَ لَا بَأْسَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ حُبْلَى فَإِنَّ الْوَلَدَ لَا يَلْحَقُهُ . ❸

اسماعیل کہتے ہیں حسن نے اس شخص کے متعلق کہا جو کسی عورت سے زنا کر کے پھر اس سے نکاح کر لے۔ اس کا کوئی حرج نہیں ہے اگر وہ حاملہ ہو تو بچہ اسی کو نہیں ملے گا۔"

3154- حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى..........

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى أَنَّ لِكُلِّ مُسْتَلْحَقٍ اسْتُلْحِقَ بَعْدَ أَبِيهِ الَّذِي ادَّعَاهُ وَرَثَتُهُ بَعْدَهُ فَقَضَى إِنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ يَطَؤُهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنِ اسْتَلْحَقَهُ وَلَيْسَ لَهُ مِمَّا قُسِمَ قَبْلَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ وَمَا أَدْرَكَ مِنْ مِيرَاثٍ

عمرو بن شعیب اپنے والد اور اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا جس بچے کا نسب اس کے باپ کے مرنے کے بعد اس سے ملایا جائے، مثلاً اس کے وارث دعویٰ کریں (کہ یہ ہمارے وارث کا بچہ ہے) تو آپ ﷺ نے اس میں یہ فیصلہ کیا کہ اگر وہ بچہ لونڈی کے پیٹ سے ہو جس سے وہ وطی کرتا تھا اور وہ اس کا اس وقت مالک تھا تو وہ اولاد اس سے مل جائے کہ جس نے

❶ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (12493) وابن ابی شیبه 347/11 (11406)

❷ ضعيف: ہشیم مدلس عن سے بیان کرتا ہے۔ أخرجه ابن ابی شیبه 365/11 (11465)

❸ ضعيف: اسماعیل ضعیف ہے۔

لَـمْ يُـقْسَـمْ فَـلَـهُ نَصِيبُهُ وَلَا يَلْحَقُ إِذَا كَـانَ الَّـذِي يُـدْعَى لَهُ أَنْكَرَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ لَا يَمْلِكُهَا أَوْ حُرَّةٍ عَاهَرَهَا فَإِنَّهُ لَا يَلْـحَـقُ وَلَا يَـرِثُ وَإِنْ كَـانَ الَّذِي يُـدْعَى لَهُ هُوَ ادَّعَاهُ وَهُوَ وَلَدُ زِنًا لِأَهْلِ أُمِّهِ مَنْ كَانُوا حُرَّةً أَوْ أَمَةً. ❶

اس کا دعویٰ کیا ہے لیکن اس کو اس میراث میں سے حصہ نہ ملے گا، جو اسلام کے زمانہ سے پہلے جاہلیت کے زمانہ میں اس کے باپ کے دوسرے وارثوں نے تقسیم کرلی ہو اور البتہ ایسی میراث جو ابھی تقسیم نہ ہوئی ہو تو اس میں سے وہ بھی حصہ پائے گا، لیکن اگر اس (کے باپ) نے جس سے وہ ملایا جاتا ہے، اپنی زندگی میں اس کا انکار کیا ہے (یعنی یوں کہا ہو کہ یہ میرا بچہ نہیں ہے) تو وارثوں کے ملانے سے وہ اب اس کا بچہ نہ ہو گا۔ ہاں اگر وہ بچہ ایسی لونڈی سے جو اس مرد کی ملکیت نہ تھی یا آزاد عورت سے ہو۔ جس سے اس نے زنا کیا تھا۔ تو اس کا نسب کبھی اس مرد سے ثابت نہ ہو گا۔ (اگر چہ مرد کے وارث اس بچے کو اس سے ملا دیں) اور وہ بچہ اس مرد کا وارث بھی نہ ہو گا۔ (کیونکہ وہ ولد الزنا ہے) اگر چہ خود اس مرد نے بھی اپنی زندگی میں یہ کہا ہو کہ یہ میرا بچہ ہے۔ بلکہ وہ ولد الزنا ہو گا، اور عورت کے خاندان والوں کے پاس رہے گا۔ خواہ وہ آزاد ہو یا لونڈی (مرد کے کنبے والوں سے اس کا کچھ تعلق نہ ہو گا)

فوائد:...... (۱) اگر باپ کی وفات کے بعد پیدا ہونے والے لڑکے کو اس کے ورثہ قبول کر لیتے ہیں تو وہ انہیں میں شمار ہو گا ان میں تقسیم ہونیوالی میراث میں سے حصہ دار ہو گا سوائے اس کے جو پہلے تقسیم ہو چکی ہے۔ (۲) لڑکے کو صاحب بستر کے ساتھ ملایا جائے گا اس سے اس کی نسبت ملائی جائے گی زانی کا اس سے نسبی تعلق نہیں ہو گا اور نہ ہی ہو اس کا وارث بنے گا۔

3155۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنِ الْحَسَنِ ....

---

❶ حسن: أخرجه ابوداؤد، كتاب الطلاق، باب في الدعاء والد الزنا (2265، 2266) وابن ماجه، كتاب الفرائض، باب في ادعاء الوالد (2746) والبيهقي في الفرائض، باب لايرث ولد الزنا في الزاني ولايرث الزاني (260/6)

عَنْ عُمَيْرِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ مَمْلُوكٍ لِيْ وَلَدُ زِنًا قَالَ لَا تَبِعْهُ وَلَا تَأْكُلْ ثَمَنَهُ وَاسْتَخْدِمْهُ . ❶

عمیر بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے اپنے غلام کے متعلق پوچھا جو زنا کا بیٹا تھا انہوں نے کہا: ''اسے نہ بیچو اور نہ ہی اس کی قیمت کھاؤ اور اس سے خدمت لو۔''

فوائد:...... یہ ورع و پرہیز گاری کی علامت ہے کہ مذکورۃ کاموں سے احتراز کیا جائے ورنہ ولد زنا کا اس میں کوئی گناہ نہیں وہ عام انسانوں کی طرح ہی ہے اس کے والدین کا جرم اس کے ذمے تھونپا نہیں جاسکتا لہٰذا اس کو بیچنا وغیرہ سبھی جائز ہے

3156۔ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ..........

عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ سُئِلَ عَنْ وَلَدِ زِنًا يَمُوتُ قَالَ إِنْ كَانَ ابْنَ عَرَبِيَّةٍ وَرِثَتْ أُمُّهُ الثُّلُثَ وَجُعِلَ بَقِيَّةُ مَالِهِ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ وَإِنْ كَانَ ابْنَ مَوْلَاةٍ وَرِثَتْ أُمُّهُ الثُّلُثَ وَوَرِثَ مَوَالِيهَا الَّذِينَ أَعْتَقُوهَا مَا بَقِيَ قَالَ مَرْوَانُ سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ ذٰلِكَ . ❷

سعید کہتے ہیں کہ زہری سے زنا کی اولاد کے متعلق پوچھا گیا جو مر جائے۔ انہوں نے کہا: ''اگر عربی عورت کا لڑکا ہو تو اس کی ماں ایک تہائی کی وارث ہوگی اور اس کا باقی مال بیت المال میں داخل ہوگا اگر آزاد لونڈی کا لڑکا ہو تو اس کی ماں ایک تہائی کی وارث ہوگی اور باقی مال کے اس کے مالک وارث ہوں گے جنہوں نے اسے آزاد کیا۔'' مروان کہتے ہیں: میں نے مالک کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا۔

3157۔ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ..........

حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى بِمِيرَاثِ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ لِأُمِّهِ كُلِّهِ لِمَا لَقِيَتْ فِيهِ مِنَ الْعَنَاءِ . ❸

عمرو بن شعیب اپنے والد اور اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں۔ کہ نبی ﷺ نے لعان کرنے والے کی اولاد کی میراث کا فیصلہ اس کی ماں کے لئے کیا۔ کیونکہ اس نے اس کے لئے مشقت اٹھائی۔

3158۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ

❶ صحیح: عمیر کو ابن حبان نے الثقات 7/273 میں ذکر کیا ہے جبکہ امام بخاری و ابن ابی حاتم اس بارے خاموش ہیں۔

❷ صحيح: أخرجه مالك في الفرائض، باب ميراث والد الملاعنة وولدالزنا (16) والبيهقي في الفرائض، باب ميراث ولد الملاعنة 259/6

❸ حسن: أخرجه ابوداؤد، كتاب الفرائض، باب ميراث ابن الملاعنة والبيقي في الفرائض، باب ميراث ولد الملاعنة 259/6

حَصِيرَةَ..........

عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ فِيْ وَلَدِ الزِّنَا لِأَوْلِيَاءِ أُمِّهِ خُذُوا ابْنَكُمْ تَرِثُونَهُ وَتَعْقِلُونَهُ وَلَا يَرِثُكُمْ .❶

زید بن وہب کہتے ہیں کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے زنا کی اولاد کے متعلق اس کی ماں کے رشتہ داروں سے کہا اسے لوتم ہی اس کے وارث ہو گے۔ اورتم ہی اس کی دیت دو گے۔ اور وہ تمہارا وارث نہ ہوگا۔

[46]..... بَاب مِيرَاثِ السَّائِبَةِ

سائبہ کی میراث کا بیان

3159۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ....

عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ السَّائِبَةُ يَضَعُ مَالَهُ حَيْثُ شَاءَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا مِنْ سَلَمَةَ أَحَدٌ غَيْرِيْ .❷

عمرو شیبانی کہتے ہیں: عبداللہ نے کہا: سائبہ جہاں چاہے اپنا مال رکھ دے۔ عبداللہ بن یزید کہتے ہیں شعبہ نے کہا اس بات کوسلمۃ سے میرے علاوہ کسی نے نہیں سنا۔

فوائد:...... (۱)''السائبۃ'' سے مراد آزاد کردہ غلام ہے (۲) آزاد کردہ غلام کے اگر ورثہ وموالی نہ ہوں تو وہ اپنے مال کی جس طرح چاہے وصیت کرسکتا ہے۔

3160۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ..........

عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ سُئِلَ عَنْ مِيرَاثِ السَّائِبَةِ فَقَالَ كُلُّ عَتِيقٍ سَائِبَةٌ .❸

یونس کہتے ہیں حسن سے سائبہ کی میراث کے متعلق پوچھا گیا۔ انہوں نے کہا: ہر آزاد کردہ سائبہ ہے۔

3161۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ ....

عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ عُمَرُ الصَّدَقَةُ وَالسَّائِبَةُ لِيَوْمِهِمَا. ❹

ابوعثمان کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: صدقہ اور سائبہ اپنے دن یا اپنے وقت یعنی قیامت کے دن کے لئے ہے۔

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شيبه 347/11، 348 (11403)

❷ صحيح: أخرجه ابن ابی شيبه 369/11 (11480) والبيهقی فی الولاء باب من استحب من السلف التنزه 302/10

❸ صحيح: أخرجه ابن الحاشيه 368/11، 369 (11478)

❹ صحيح: أخرجه البيهقی فی الولاء، باب من استحب من السلف التنزه عن ميراث السائبة...... 301/10 وابن ابی شيبه 368/11 (11465)

فوائد:...... عمر رضی اللہ عنہ کے کہنے کا مطلب ہے صدقہ اور غلام آزاد کرنے کا ثواب، بدلہ یہ آخرت پر چھوڑ دینا چاہیے یعنی غلام کی ولاء بھی نہ لی جائے۔(واللہ اعلم)

3162۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا..........

عَنْ عَامِرٍ قَالَ سُئِلَ عَامِرٌ عَنِ الْمَمْلُوكِ يُعْتَقُ سَائِبَةً لِمَنْ وَلَاؤُهُ قَالَ لِلَّذِي أَعْتَقَهُ. ❶

عامر کہتے ہیں کہ عامر سے اُس غلام کے متعلق پوچھا گیا جو سائبہ کہہ کر آزاد کیا گیا ہو اس کی ولاء کسے ملے گی؟ انہوں نے کہا: اس شخص کو جس نے اسے آزاد کیا۔

فوائد:...... معلوم ہوا ولاء کا مستحق معتق آزاد کرنے والا ہوگا بشرطیکہ معتق کے ورثہ عصبہ نہ ہوں نیز معتق کے ولاء لینے میں کوئی حرج نہیں۔

3163۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ هُوَ رَوْحُ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَاتَ مَوْلًى عَلَى عَهْدِ عُثْمَانَ وَلَيْسَ لَهُ وَالٍ فَأَمَرَ بِمَالِهِ فَأُدْخِلَ بَيْتَ الْمَالِ. ❷

عبدالرحمٰن بن عمرو کہتے ہیں کہ سیّدنا عثمان کے زمانہ میں ایک آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا جس کا کوئی وارث نہ تھا۔تو سیّدنا عثمان کے حکم سے اس کا مال بیت المال میں داخل کر دیا گیا۔

3164۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ..........

عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ فِي رَجُلٍ مَاتَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَوْلَى عَتَاقَةٍ قَالَ مَالُهُ حَيْثُ أَوْصَى بِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَوْصَى فَهُوَ فِي بَيْتِ الْمَالِ. ❸

عامر کہتے ہیں مسروق نے اس آدمی کے متعلق کہا جو فوت ہو گیا اور اس کا کوئی آزاد کرنے والا موجود نہیں انہوں نے کہا: اس کا مال اسے دیا جائے گا جہاں اس نے وصیت کی۔ اگر اس نے وصیت نہ کی ہو گی تو وہ بیت المال میں داخل ہوگا۔

فوائد:...... اگر آزاد کردہ غلام کے ورثہ ومعتق نہ ہو تو پھر اگر اس نے مال بارے وصیت کر دی ہوئی

---

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 368/11 (11477)

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 413/11 (11637)

❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 413/11 (11638) وابن منصور (222،221)

ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے بیت المال میں جمع کروا دیا جائے گا یہی بات درست ہے (واللہ اعلم)

3165۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيدِ بْنُ عَمْرٍو.........

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ ضَمْرَةَ وَرَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ وَغَيْرِهِمَا قَالُوا فِيمَنْ أُعْتِقَ سَائِبَةً إِنَّ وَلَائَهُ لِمَنْ أَعْتَقَهُ إِنَّمَا سَيَّبَهُ مِنَ الرِّقِّ وَلَمْ يُسَيِّبْهُ مِنَ الْوَلَاءِ. ❶

ابوبکر بن ابومریم کہتے ہیں کہ ضمرۃ اور راشد بن سعد وغیرہ نے اس شخص کے متعلق کہا جو سائبہ کہہ کر آزاد کیا گیا۔ کہ اس کا مال ولاء اس شخص کی ہے جس نے اسے آزاد کیا۔ اس نے تو اسے غلامی سے آزاد کیا۔ ولاء سے نہیں۔

3166۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ.........

أَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ قَالَا لَا بَأْسَ بِبَيْعِ وَلَاءِ السَّائِبَةِ وَهِبَتِهِ. ❷

منصور کہتے ہیں ابراہیم شعبی نے کہا: سائبہ کی ولاء فروخت کرنے اور ہبہ کرنے میں کچھ حرج نہیں۔

3167۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ....

عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ غُلَامًا سَائِبَةً فَأَتَى عَبْدَ اللّٰهِ وَقَالَ إِنِّي أَعْتَقْتُ غُلَامًا لِي سَائِبَةً وَهَذِهِ تَرِكَتُهُ قَالَ هِيَ لَكَ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيهَا قَالَ فَضَعْهَا فَإِنَّ هَا هُنَا وَارِثًا كَثِيرًا. ❸

قاسم کہتے ہیں ایک آدمی نے ایک غلام کو سائبہ کہہ کر آزاد کیا۔ اور عبداللہ کے پاس جا کر کہا میں نے اپنے ایک غلام کو سائبہ کہہ کر آزاد کیا تھا اور یہ اس کا ترکہ ہے انہوں نے کہا: ''یہ تیرا ہے۔'' اس نے کہا: ''مجھے اس کی ضرورت نہیں۔'' انہوں نے کہا: ''رکھ دو یہاں بہت سے وارث ہیں۔''

[47]..... بَاب مِيرَاثِ الصَّبِيِّ

بچے کی میراث کا بیان

3168۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا الْأَشْعَثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

---

❶ ضعیف: جدًا أخرجه ابن منصور (228)

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 124/6 (519)

❸ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (16169) والبیهقی فی الفرائض، باب من جعل میراث من لم یدع وارثا ولا مولی فی بیت المال 243/6 وسعید بن منصور (225)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ وُرِّثَ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ . ❶

جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: جب بچہ چلائے تو اسے میراث ملے گی اور اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

فوائد:...... یہ اثر اگرچہ ضعیف ہے لیکن اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ جو بچہ زندہ پیدا ہو جس کا پتہ اس کی چیخ سے چل جائے تو وہ وارث بھی بنے گا اور بنائے گا بھی اور اس کا جنازہ بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

3169۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ وَرِثَ وَوُرِثَ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ . ❷

ابن عباس سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''جب بچہ چلائے تو وارث بنے گا اور وارث بنایا جائے گا اور اس کی نماز جنازہ پڑھائی جائے گی۔''

3170۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ مِنْ مَوْلُوْدٍ إِلَّا يَسْتَهِلُّ وَاسْتِهْلَالُهُ يَعْصِرُ الشَّيْطَانُ بَطْنَهُ فَيَصِيحُ إِلَّا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ . ❸

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عیسیٰ بن مریم کے سوا ہر بچہ پیدائش کے وقت چلاتا ہے کیونکہ شیطان اس کے پیٹ کو بھینچتا ہے۔

فوائد:...... (۱)''استھلال'' چلانا یہ بچے کی زندگی سے کنایہ ہے یعنی شیطان کے لازمی چھونے کی بناء چلانے یا کسی بھی سبب بچے کی زندگی ثابت ہو جانے پر اس پر وراثت کے احکام عام وارثوں کی طرح لاگو ہوں گے (۲) ہر بچے کی پیدائش پر شیطان اسے چوکا مارتا ہے (د) عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے شیطان سے محفوظ رکھا تھا۔

3171۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ ....

عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَرِثُ الْمَوْلُوْدُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ صَارِخًا

مکحول کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بچہ اگرچہ زندہ پیدا ہو جب تک نہ چلائے وارث نہ ہوگا۔''

---

❶ حسن لغيره : أخرجه الترمذي، كتاب الجنائز، باب ماجاء في ترك الصلاة على الجنين حتى يستهل (1032) وابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ماجاء في الصلاة على الطفيل (1508)

❷ ضعيف : شریک کا ابواسحاق سے سماع متاخر ہے۔

❸ متفق عليه : البخاري، كتاب بدء الخلق، باب صفة ابليس وجنوده (3286) ومسلم كتاب الفضائل، باب فضائل عيسىٰ عليه السلام (2366)

وَإِنْ وَقَعَ حَيًّا . ❶

فوائد:...... "ان وقع كحيتا" کے الفاظ حدیث مرسل ہونے کی وجہ سے حجت نہیں لہٰذا استھلال کو زندگی کی علامت پر محمول کیا جائے گا لہٰذا کسی بھی طرح ثابت ہو جانے پر وہ وارث ٹھہرے گا۔ استھلال چیخنا چونکہ ایک مکتوب، لابدی امر ہے لہٰذا اس کا خصوصی تذکرۃ کر دیا گیا۔ (واللہ اعلم) نیز آئندہ زھری رحمۃ اللہ علیہ کا قول اس کی تائید کر رہا ہے

3172۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنْ جَابِرٍ قَالَ إِذَا اسْتَهَلَّ الْمَوْلُودُ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَوُرِّثَ . ❷

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''جب بچہ چلائے تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اسے وارث بنایا جائے گا۔''

3173۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْنٌ..........

عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَرَى الْعُطَاسَ اسْتِهْلَالًا . ❸

ابن ابوذئب کہتے ہیں کہ زہری نے کہا: ''میرے نزدیک چھینکنا بھی چلانا ہی ہے۔''

3174۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ ``

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا يُوَرَّثُ الْمَوْلُودُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ وَلَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ فَإِذَا اسْتَهَلَّ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَوُرِّثَ وَكَمُلَتِ الدِّيَةُ. ❹

ابراہیم سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا: ''جب تک بچہ نہ چلائے وارث نہ ہوگا اور جب تک نہ چلائے اس پر نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی جائے گی جب وہ چلائے تو اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی اور اسے وارث بھی بنایا جائے گا اور اس کی دیت پوری ہوگی۔''

3175۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ..........

حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَسَأَلْنَاهُ عَنِ السِّقْطِ فَقَالَ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ

یونس بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ابن شہاب سے ناقص بچے کے متعلق پوچھا انھوں نے کہا: ''اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی

❶ مرسل، ضعیف: باب کی دوسری احادیث دیکھئے۔
❷ حسن لغیرہ: (3168) کے تحت یہ گزر چکی ہے۔
❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 385/11 (11541) وعبدالرزاق (6592، 18341، 18359)
❹ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (6595) وابن ابی شیبه 383/11 (11531)

وَلَا يُصَلَّى عَلَى مَوْلُودٍ حَتَّى يَسْتَهِلَّ صَارِخًا. ❶

جائے گی اور کسی بچے کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے گی جب تک وہ نہ چلائے۔"

[48]..... بَاب فِي وَلَاءِ الْمُكَاتَبِ

مال معین کے ادا کرنے کی شرط پر آزاد ہونے کا معاہدہ کرنے والے غلام کی ولاء کا بیان

3176۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ مَعْمَرٍ ....

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ إِذَا ابْتَاعَ الْمُكَاتَبَانِ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ هٰذَا هٰذَا مِنْ سَيِّدِهِ وَهٰذَا هٰذَا مِنْ سَيِّدِهِ فَالْبَيْعُ لِلْأَوَّلِ وَيَقُولُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ الْوَلَاءُ لِسَيِّدِ الْبَائِعِ وَيَقُولُونَ إِنَّمَا ابْتَاعَ هٰذَا مَا عَلَى الْمُكَاتَبِ فَالْوَلَاءُ لِلسَّيِّدِ. ❷

قتادة رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: "جب ایک مکاتب دوسرے مکاتب کو خریدے یہ اس کے مالک سے اور وہ اس کے مالک سے تو پہلے کی بیع معتبر ہوگی۔" اہل مدینہ کہتے ہیں: "ولاء بیچنے والے کے مالک کو ملے گی اور وہ کہتے ہیں، اس نے تو وہ چیز خریدی ہے جو مکاتب کے ذمہ تھی لہٰذا ولاء مالک کو ملے گی۔

[49]..... بَاب فِي الْحُرِّ يَتَزَوَّجُ الْأَمَةَ

جو لونڈی سے نکاح کرے اس آزاد شخص کا بیان

3177۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ....

عَنْ سَعِيدٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ أَيُّمَا حُرٍّ تَزَوَّجَ أَمَةً فَقَدْ أَرَقَّ نِصْفَهُ وَأَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ حُرَّةً فَقَدْ أَعْتَقَ نِصْفَهُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد يَعْنِي الْوَلَدَ. ❸

سعید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "جو آزاد آدمی لونڈی سے نکاح کرے اس نے اپنا آدھا حصہ غلام کر دیا اور جس غلام آدمی نے آزاد عورت سے نکاح کیا اس نے اپنا آدھا حصہ آزاد کر دیا۔ ابو محمد کہتے ہیں: "یعنی اولاد کو۔"

[50]..... بَاب مِيرَاثِ الْوَلَاءِ — ولاء کی میراث کا بیان

3178۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ..........

---

❶ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (6598) وابن ابی شیبه، كتاب الجنائز، باب من قال لایصلی علیه حتی یستهل صارخاً 318/3

❷ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (15810)

❸ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (13103) وابن منصور (739، 740) وابن ابی شيبه، باب الرجل يتزوج الأمة ومن كرهة 174/4)

عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْعَبْدِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا وَلَهُ مِنْهَا وَلَدٌ قَالَ إِنْ كَانَتْ حُرَّةً فَالنَّفَقَةُ عَلَى أُمِّهِ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا يَعْنِي الصَّبِيَّ فَعَلَى مُوَالِيهِ. ❶

شیبانی کہتے ہیں شعبی نے اس غلام کے متعلق کہا جو کسی عورت سے نکاح کر کے طلاق دے دے اور اس سے اس کا کوئی بچہ بھی ہو: ''اگر عورت آزاد ہو تو اس کا خرچ اس کی ماں کے ذمہ ہوگا اور اگر بچہ غلام ہو تو اس کے مالک کے ذمہ ہوگا۔''

3179- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ ح و..........

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُمَا قَالَا وَلَاؤُهُ لِمَنْ بَدَأَ بِالْعِتْقِ أَوَّلَ مَرَّةٍ. ❷

جریر کہتے ہیں مغیرہ اور ابراہیم دونوں نے کہا: ''ولاء اس شخص کو ملے گی جس نے پہلے اسے آزاد کیا۔

[51]..... بَاب فِي الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ

دو آدمیوں کا مشترک غلام ہو اور ایک اپنا حصّہ آزاد کر دے اس کا بیان

3180- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنْبَأَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ ح و حَدَّثَنَا جَرِيرٌ..........

عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُمَا قَالَا إِنْ ضَمِنَ كَانَ الْوَلَاءُ لَهُ وَإِنِ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ كَانَ الْوَلَاءُ بَيْنَهُمْ. ❸

ابان بن تغلب کہتے ہیں کہ حکم اور ابراہیم دونوں نے کہا: ''اگر اپنا حصہ آزاد کرنے والا باقی کا ضامن ہو تو ولاء اسے ملے گی اور اگر غلام سے کام لیا جائے تو ولاء سب میں مشترک ہوگی۔''

3181- حَدَّثَنَا يَعْلَى وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا..........

حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ فِي عَبْدٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ قَالَ يُتَمَّمُ عِتْقُهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ فِي النِّصْفِ بِقِيمَةِ عَدْلٍ وَالْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ. ❹

زکریا عامر سے اس غلام کے متعلق نقل کرتے ہیں جو دو آدمیوں میں مشترک ہوں اور ایک نے اپنا حصہ آزاد کر دیا ہو کہا: اس کی آزادی کو مکمل کیا جائے، پس اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو درمیان قیمت پر نصف کے بدلے میں غلام سے محنت کرائی جائے گی اور ولاء اس شخص کی ہوگی جس نے آزاد کیا۔''

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 153/5 ❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 521/6 (1901) 522/6 (1903)
❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 521/6 (1900) وعبدالرزاق (16720)
❹ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (16723) وابن ابی شیبه 521/6 (1901)

فوائد:...... (۱) اگر مشترکہ غلام میں سے کوئی مالک اپنا حصّہ آزاد کر دیتا ہے تو اگر اس کے پاس مال ہے تو اس کے مال کے ذریعے سارے غلام کو آزاد کروا لیا جائے گا اگر مال نہ ہو تو غلام سے محنت مزدوری کروائی جائے گی جس سے وہ رقم ادا کر کے تو آزاد ہو جائے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر غلام اسی قدر آزاد ہو گا جس قدر آزاد کرنے والے کا حصہ تھا۔ (۲) ایسے آزاد کردہ غلام کی ولاء آزاد کرنے والے کو ہی ملے گی (واللہ اعلم)

3182۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ الْمَعْمَرِيِّ عَنْ مَعْمَرٍ..........

عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ فِي عَبْدٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ وَأَمْسَكَهُ الْآخَرُ قَالَ مِيرَاثُهُ بَيْنَهُمَا. ❶

ابن طاؤس اپنے والد سے اس غلام کے متعلق نقل کرتے ہیں جو دو آدمیوں میں مشترک ہو اور ایک نے اپنا حصّہ آزاد کر دیا ہو اور دوسرے نے روک رکھا ہو کہا: ''اس کی میراث دونوں میں مشترکہ ہو گی۔''

فوائد:...... اس قول کے مطابق اگر غلام آدھا ہی آزاد ہوتا ہے بقیہ غلام ہی رہتا ہے تو اس کی میراث اس کے مالک کو آدھا مال جب کہ آزاد کرنے والے کو آدھی بطور ولاء دے دی جائے گی۔ (واللہ اعلم)

3183۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ..........

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ مِيرَاثُهُ لِلَّذِي أَمْسَكَهُ وَقَالَ قَتَادَةُ هُوَ لِلْمُعْتِقِ كُلُّهُ وَثَمَنُهُ عَلَيْهِ وَيَقُولُهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ. ❷

معمر رحمہ اللہ کہتے ہیں زہری نے کہا: اس کی میراث اسی شخص کو ملے گی جس نے اسے روک رکھا ہے اور قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''تمام میراث آزاد کرنے والے کو ملے گی اور اس کی قیمت اس کے ذمہ ہو گی۔'' اہل کوفہ اس کے قائل ہیں۔

[52]..... بَاب مَا لِلنِّسَاءِ مِنَ الْوَلَاءِ
عورتوں کے لیے ولاء کے حصّہ کے بیان

3184۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ..........

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ وَيَتْرُكُ مُكَاتَبًا وَلَهُ بَنُونَ وَبَنَاتٌ أَيَكُونُ لِلنِّسَاءِ مِنَ الْوَلَاءِ

عبدالملک کہتے ہیں عطاء سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو مکاتب چھوڑ کر مر جائے اس کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں کیا عورتوں کو ولاء سے کچھ ملے گا' انہوں نے کہا: ''عورتیں اس

---

❶ صحيح: أخرجه البيهقي في العتق، باب حكم المعتق نصفه 280/10

❷ صحيح: سابقہ حدیث ملاحظہ کریں۔

شَيْءٌ قَالَ تَرِثُ النِّسَاءُ مِمَّا عَلَى ظَهْرِهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِلرِّجَالِ دُونَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا كَاتَبْنَ أَوْ أَعْتَقْنَ . ❶

مال میں سے وارث ہوں گی جو مکاتب کے ذمہ اس کی کتابت سے باقی ہو اور ولاء مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں، مگر اس وقت جب وہ خود (اپنے غلام سے) مکاتبت کریں یا (اسے) آزاد کریں۔

فوائد:...... مالک فوت ہو گیا پیچھے مکاتب غلام چھوڑ گیا بعد میں وہ مکاتب بھی فوت ہو جاتا ہے مکاتب چونکہ غلام ہی ہوتا ہے اب جتنا حصہ غلام کا غلامی میں تھا یعنی ادائیگی نہ کر سکا تھا اتنی مقدار مالک کے عصبہ بچے بچیاں سب حصے کے مطابق شریک ہوں گے اور جتنی ادائیگی کے عوض وہ آزاد ہو چکا تھا اس قدر ولاء صرف بچوں میں تقسیم ہوگی کیونکہ عورتیں ولاء کی مستحق نہیں بن سکتیں اِلّا یہ کہ انہوں نے خود مکاتبت کی ہو یا آزادی دی ہو۔

3185۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ..........

عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ لَا تَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ إِلَّا مَا أَعْتَقْنَ أَوْ أَعْتَقَ مَنْ أَعْتَقْنَ . ❷

لیث کہتے ہیں طاؤس نے کہا: ''عورتیں ولاء سے وارث نہ ہوں گی مگر اس وقت کہ جب وہ خود غلام آزاد کریں یا وہ شخص آزاد کرے جسے انہوں نے آزاد کیا۔''

3186۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُوْ سُفْيَانَ عَنْ مَعْمَرٍ ....

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيرٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ وَتَرَكَ مُكَاتَبًا ثُمَّ مَاتَ الْمُكَاتَبُ وَتَرَكَ مَالًا فَجَعَلَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا بَقِيَ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ بَيْنَ بَنِي مَوْلَاهُ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ عَلَى مِيرَاثِهِمْ وَمَا فَضَلَ مِنَ الْمَالِ بَعْدَ كِتَابَتِهِ فَلِلرِّجَالِ مِنْهُمْ مِنْ بَنِي مَوْلَاهُ دُونَ النِّسَاءِ . ❸

یحییٰ بن ابوکثیر کہتے ہیں: ایک شخص ایک مکاتب چھوڑ کر فوت ہو گیا مکاتب بھی فوت ہو گیا اس نے کچھ مال چھوڑا تو ابن مسیب اور ابوسلمۃ بن عبدالرحمٰن نے کتابت کے باقی مال کو آزاد کرنے والے کی اولاد مردوں اور عورتوں میں ان کی میراث کے موافق تقسیم کیا اور کتابت کے بعد جو مال بچا وہ آزاد کرنے والے کی اولاد میں سے مردوں کو ملا عورتوں کو نہیں۔''

❶ صحيح: أخرجه البيهقي في المكاتب،باب ميراث المكاتب وولاءه 341/10

❷ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (16266)

❸ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (15759) والبيهقي في المكاتب، باب ميراث المكاتب وولاءه 341/10، وابن منصور (478)

3187۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الْأَعْمَشِ..........

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَزَيْدٍ أَنَّهُمْ قَالُوا الْوَلَاءُ لِلْكُبْرِ وَلَا يُوَرِّثُونَ النِّسَاءَ مِنَ الْوَلَاءِ إِلَّا مَا أَعْتَقْنَ أَوْ كَاتَبْنَ. ❶

ابراہیم کہتے ہیں سیّدنا عمر وعلی اور زید رضی اللہ عنہم نے کہا: ''ولاء بڑے شخص کو ملے گی۔ وہ عورتوں کو ولاء سے میراث نہ دیتے تھے مگر اس وقت جب وہ خود غلام آزاد کریں یا مکاتب کریں۔''

3188. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ح. ❷

خالد ابوقلابہ سے اور زہری سعید بن میبّب سے اور ابوزناد سلیمان بن یسار سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ''عورتیں ولاء سے وارث نہ ہوں گی مگر جب وہ خود آزاد کریں یا مکاتبت کریں۔''

3189. و حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ح. ❸

''..........

....

..........''

3190۔ و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمْ قَالُوا لَا تَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ إِلَّا مَا أَعْتَقْنَ أَوْ كَاتَبْنَ. ❹

خالد ابو قلابہ رحمہ اللہ اور زہری رحمہ اللہ سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے اور ابو زناد سلیمان بن یسار سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ''عورتیں ولاء سے وارث نہ ہوں گی مگر جب وہ خود آزاد کریں یا مکاتب کریں۔''

3191۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ..........

عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا تَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ إِلَّا مَا أَعْتَقْنَ أَوْ

اشعث رحمہ اللہ کہتے ہیں حسن نے کہا: ''عورتیں ولاء سے وارث نہ ہوں گی۔ مگر جب وہ خود آزاد کریں یا وہ شخص

---

❶ منقطع، ضعيف: أخرجه ابن ابی شيبه 388/11 (11550) والبيهقی فی الولاء، باب لاترث النساء الولاء إلاض لم عتقن 306/10

❷ صحيح: ابن ابی شيبه 11/388۔389 (11554)

❸ حسن: ابن ابی شيبه 389/11 (11555)

❹ حسن: أخرجه سيعد بن منصور (480)

أَعْتَقَ مَنْ أَعْتَقْنَ إِلَّا الْمُلَاعَنَةُ فَإِنَّهَا تَرِثُ مَنْ أَعْتَقَ ابْنُهَا وَالَّذِي انْتَفَى مِنْهُ أَبُوهُ . ❶

آزاد کرے جسے انہوں نے آزاد کیا۔ مگر لعان کرنے والی عورت اس شخص کی وارث ہوگی جیسا س کے اس لڑکے نے آزاد کیا جس کا اس کے باپ نے انکار کیا۔''

فوائد:...... عورتیں بذات خود ایسے غلام کی ولاء کی مستحق بن سکتی ہیں جن کو انہوں نے خود آزاد کیا ہو نیز ایسے آزاد کردہ غلام کی ولاء کی بھی وارث بن سکتیں ہیں جن کو ان کے آزاد کردہ غلاموں نے آزاد کیا ہو یا لعان کرنے والی عورت کے بیٹے نے آزاد کیا ہو۔ (واللہ اعلم)

3192۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.........

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَرِثُ مَوَالِيَ عُمَرَ دُونَ بَنَاتِ عُمَرَ . ❷

سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد غلاموں کے وارث ہوتے تھے۔ عمر کی بیٹیوں کے علاوہ۔

3193۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.........

عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ فِي امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَتَرَكَتْ بَنِيهَا فَوَرِثُوهَا مَالًا وَمَوَالِيَ ثُمَّ مَاتَ بَنُوهَا قَالَ يَرْجِعُ الْوَلَاءُ إِلَى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ . ❸

خالد حذاء کہتے ہیں ابو قلابہ نے کہا: ''جو عورت فوت ہو جائے اور بیٹے چھوڑے وہ اس کے مال اور (اس کے آزاد کردہ غلاموں کی) ولاء کے وارث ہوں گے پھر اس کے لڑکے مر جائیں۔ تو ولاء عورت کے عصبہ کو واپس ملے گی۔

3194۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ ....

عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ كَاتَبَ عَبْدًا لَهُ ثُمَّ مَاتَ وَتَرَكَ وَلَدًا رِجَالًا وَنِسَاءً قَالَ لِلذُّكُورِ دُونَ الْإِنَاثِ . ❹

منصور کہتے ہیں میں نے ابراہیم سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے اپنے کسی غلام سے مکاتبت کی پھر وہ مر گیا اور اس نے مرد و عورت اولاد میں چھوڑے انہوں نے کہا: ''ولاء مردوں کو ملے گی عورتوں کو نہیں۔''

---

❶ صحيح : أخرجه ابن ابی شیبه 388/11 (11552)

❷ صحيح : دارمی منفرد ہیں۔

❸ صحيح : أخرجه ابن ابی شیبه 388/11، 389 (11554)

❹ صحيح : أخرجه ابن ابی شیبه 389/11 (11557) والبيهقي في الولاء، باب ميراث المكاتب و ولاء ه 341/10

3195۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ..........

حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَتَرَكَتْ مَوْلًى قَالَ الْوَلَاءُ لِبَنِيهَا فَإِذَا مَاتُوا رَجَعَ إِلَى عَصَبَتِهَا. ❶

یونس بیان کرتے ہیں کہ حسن کہتے تھے جو عورت مر جائے اور آزاد کردہ غلام چھوڑے اس کی ولاء اس کے بیٹوں کو ملے گی۔ جب وہ مر جائیں گے تو اس کے عصبہ کی طرف لوٹ جائے گی۔"

3196۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ..........

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَيْسَ لِلنِّسَاءِ مِنَ الْوَلَاءِ شَيْءٌ إِلَّا مَا أَعْتَقَتْ هِيَ بِنَفْسِهَا. ❷

مغیرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں ابراہیم رحمہ اللہ نے کہا: "عورتوں کے لئے ولاء سے کچھ نہیں مگر اس وقت جب وہ خود غلام آزاد کریں۔"

3197۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ..........

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ مَاتَ مَوْلًى لِعُمَرَ فَسَأَلَ ابْنُ عُمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ هَلْ لِبَنَاتِ عُمَرَ مِنْ مِيرَاثِهِ شَيْءٌ؟ قَالَ مَا أَرَى لَهُنَّ شَيْئًا وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تُعْطِيَهُنَّ أَعْطِيَتَهُنَّ. ❸

ابن عون کہتے ہیں محمد نے کہا: "سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ایک آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا تو سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت سے پوچھا کیا عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹیوں کو میراث سے کچھ ملے گا؟ انہوں نے کہا: "میرے نزدیک ان کے لئے کچھ نہیں اگر تم انہیں کچھ دینا چاہو تو دے دو۔

3198۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ..........

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ يُحْرِزُ الْوَلَاءَ مَنْ يُحْرِزُ الْمِيرَاثَ. ❹

ہشام اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا: "ولاء بھی وہی شخص لے گا جو میراث لیتا ہے۔"

فوائد:...... اس سے مراد عصبہ ہیں یعنی جو ساری باقی ماندہ جائیداد سمیٹ لیتے ہیں وہی ولاء کے بھی وارث بنیں گے۔

3199۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى ....

---

❶ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (16254)

❷ صحيح: أخرجه ابن ابی شيبه 389/11 (11556) وابن منصور (481) وعبدالرزاق (16261)

❸ صحيح: أخرجه عبدالرزا (15776)

❹ صحيح: أخرجه البيهقي في الولاء، باب من قال، من أحرز الميراث، أحرز الولاء 305/10

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ مُحَارِبٍ وَهَبَتْ وَلَاءَ عَبْدِهَا لِنَفْسِهِ فَأَعْتَقَتْهُ فَوَهَبَ وَلَاءَ نَفْسِهِ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَمَاتَتْ فَخَاصَمَتِ الْمَوَالِي إِلَى عُثْمَانَ فَدَعَا عُثْمَانُ الْبَيِّنَةَ عَلَى مَا قَالَ قَالَ فَأَتَى الْبَيِّنَةَ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ اذْهَبْ فَوَالِ مَنْ شِئْتَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَوَالَى عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ . [1]

ابوبکر بن عمرو بن حزم کہتے ہیں محارب کی ایک عورت نے اپنے غلام کی ولاء اسی کو ہبہ کر کے اسے آزاد کر دیا۔ اور اس نے اپنی ولاء عبدالرحمٰن بن عمرو بن حزم کو ہبہ کی اور فوت ہو گئی۔ تو آزاد کرنے والے عثمان کے پاس جھگڑا لے گئے تو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس آزاد کردہ غلام کی دلیل مانگی تو اس نے دلیل پیش کی تو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: ''جس سے چاہو ولاء کا معاملہ کرو۔'' ابوبکر کہتے ہیں: ''اس نے عبدالرحمٰن بن عمرو بن حزم سے ولاء کا معاملہ کیا۔''

فوائد:...... ولاء ایک تعلق، رشتہ ہوتا ہے اسے نہ تو تحفتہً دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی بیچا وہ فقط معتق یا اس کے عصبہ کے ساتھ خاص ہوتا ہے مزید آئندہ ملاحظہ کیجئے۔

[53]..... بَاب بَيْعِ الْوَلَاءِ

ولاء بیچنے کا بیان

3200۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ. [2]

عبداللہ بن دینار کہتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ولاء بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

فوائد:...... جس طرح انسان اپنے نسبی تعلق اپنے رشتے کو فروخت نہیں کر سکتا بعینہٖ ولاء یہ بھی غلام کو آزادی دینے کے بدلے حاصل ہونے والا ایک تعلق ہے نہ تو اس کو بیچا جا سکتا ہے اور نہ ہی تحفتہً دیا جا سکتا ہے۔

3201۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ولاء بیچنے اور ہبہ

---

[1] صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه (518) 124/6 وابن منصور (226)

[2] صحیح: (2614) کے تحت یہ گزر چکی ہے۔

بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ . ❶ کرنے سے منع فرمایا۔

3202۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ.........

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَا يُبَاعُ الْوَلَاءُ وَلَا يُوهَبُ وَالْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ . ❷

عطاء کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''ولاء نہ بیچی جائے اور نہ ہبہ کی جائے اور ولاء اس کے لئے ہے جس نے آزاد کیا۔

3203۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ الْوَلَاءُ لُحْمَةٌ كَلُحْمَةِ النَّسَبِ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ . ❸

ابراہیم کہتے ہیں عبداللہ نے کہا: ''ولاء نسبی رشتہ کی طرح ایک رشتہ ہے نہ بیچی جائے اور نہ ہبہ کی جائے۔''

3204۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ.........

حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُمَا كَرِهَا بَيْعَ الْوَلَاءِ . ❹

سیّدنا قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حسن اور سعید بن مسیّب دونوں نے ولاء بیچنے کو برا سمجھا۔

3205۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ....

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يُبَاعُ الْوَلَاءُ أَيُؤْكَلُ بِرَقَبَةِ رَجُلٍ مَرَّتَيْنِ . ❺

عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''ولاء نہ بیچی جائے گی کیا ایک مرد کا مال دو دفعہ کھایا جائے گا؟''

فوائد:...... گردن کے بدلے دو دفعہ کھانے کا یہ مطلب ہے کہ ایک تو اسے آزاد کر کے ثواب کما لیا پھر دوبارہ اس کی ولاء فروخت کر کے دنیاوی نفع بھی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ (واللہ اعلم)

[54]..... بَاب فِي عَوْلِ الْفَرَائِضِ
وراثت کے مسئلہ ''عول'' کا بیان

3206۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.........

❶ صحیح: (2614) کے تحت یہ گزر چکی ہے۔

❷ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (16145) أخرجه البيهقي في الولاء، باب من أعتق مملوك له 294/10

❸ حسن لغيره: أخرجه عبدالرزاق (16142) وابن ابی شيبه 122/6 (507) والبيهقي في الولاء، باب من أعتق مملوكاً له 294/10

❹ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (16149) وابن منصور (294) وابن ابی شيبه 122/6 (510)

❺ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (16144)

عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْفَرَائِضُ مِنْ سِتَّةٍ لَا نُعِيلُهَا. ❶

عطاء کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''فرائض چھ سے تقسیم ہوں ہم اسے عول نہیں کریں گے۔''

فوائد:...... (۱) ''عول'' لغوی طور پر ظلم وزیادتی کی طرف مائل ہونے کو کہتے ہیں جب کہ اصطلاحی طور پر یہ اصحاب الفروض کے حصوں کا ترکے کے حصوں سے بڑھ جاتا ہے۔ (۲) اصول المسائل 7 قسموں پر منحصر ہیں جو کہ درج ذیل ہیں دو، تین، چار، آٹھ، چھے، بارہ، چوبیس ان میں سے پہلے چار میں تو عول نہیں ہوتا جب کہ آخر الذکر تین میں ہوتا ہے لہٰذا جب کبھی ورثہ کے سہام، حصے ترکے کے حصوں کے مطابق پورے پورے تقسیم نہ ہو رہے ہوں تو ترکے کے حصے سہام کے مطابق بڑھا لیے جائیں گے۔

3207۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ.......... شُرَيْحٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اخْتُصِمَ إِلَى شُرَيْحٍ فِي بِنْتَيْنِ وَأَبَوَيْنِ وَزَوْجٍ فَقَضَى فِيهَا فَأَقْبَلَ الزَّوْجُ يَشْكُوهُ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَبَاحٍ فَأَخَذَهُ وَبَعَثَ إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ مَا يَقُولُ هٰذَا قَالَ هٰذَا يَخَالُنِي امْرَأً جَائِرًا وَأَنَا إِخَالُهُ امْرَأً فَاجِرًا يُظْهِرُ الشَّكْوَى وَيَكْتُمُ قَضَاءً سَائِرًا فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ مَا تَقُولُ فِي بِنْتَيْنِ وَأَبَوَيْنِ وَزَوْجٍ فَقَالَ لِلزَّوْجِ الرُّبُعُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ وَلِلْأَبَوَيْنِ السُّدُسَانِ وَمَا بَقِيَ فَلِلابْنَتَيْنِ قَالَ فَلِأَيِّ شَيْءٍ نَقَصْتَنِي قَالَ لَيْسَ أَنَا نَقَصْتُكَ اللّٰهُ نَقَصَكَ لِلابْنَتَيْنِ الثُّلُثَانِ وَلِلْأَبَوَيْنِ السُّدُسَانِ وَلِلزَّوْجِ الرُّبُعُ فَهِيَ مِنْ سَبْعَةٍ وَنِصْفٍ فَرِيضَةٌ فَرِيضَتُكَ

شریح بن حارث کہتے ہیں شریح کے پاس دو لڑکیاں اور والدین اور شوہر کے متعلق جھگڑا ہو گیا تو انہوں نے اس میں فیصلہ کر دیا شوہر اس کی شکایت کرتا ہوا مسجد میں آیا تو عبداللہ بن رباح نے اس کے پاس آدمی بھیجا اور اسے پکڑ کر شریح کے پاس بھیجا اور کہا: آپ اسے کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ''یہ مجھے ظالم سمجھتا ہے اور میں اسے فاسق سمجھتا ہوں یہ اپنی شکایت ظاہر کرتا ہے اور باقی فیصلہ چھپاتا ہے اس آدمی نے ان سے کہا: ''آپ دو لڑکیوں' والدین اور شوہر کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ''شوہر کے لئے تمام مال سے چوتھائی' والدین کے لئے دو چھٹے حصے اور باقی دونوں لڑکیوں کے لئے۔'' اس نے کہا: پھر آپ نے مجھے کیوں کم دیا ہے؟ انہوں نے کہا: ''میں نے تمہیں کم نہیں دیا تمہیں اللہ نے کم دیا ہے۔ دونوں لڑکیوں کا دو تہائی والدین کا دو چھٹے اور شوہر کا چوتھائی ہے لہٰذا ترکہ ۱/۲ ۷ سے تقسیم ہوگا تیرے فریضہ میں عول ہوا ہے۔''

❶ صحیح: أخرجه ابن منصور (35)

عَائِلَةً . ❶

فوائد:...... یہ مثال عول کے سمجھنے کے لیے کافی ہے مثلاً والدین دو بیٹیاں اور خاوند۔ان کے درمیان تقسیم یوں ہوگی والدین دونوں کو چھٹا چھٹا حصّے ملے گا دو بیٹیوں کو دو تہائی (2/3) جب کہ اولاد کی موجودگی میں خاوند کو چوتھا حصہ (1/4) لہٰذا سدس ہونے کی بناء پر مسئلہ 6 سے بنے گا پھر سہام بڑھ جانے پر اسے $7^1/2$ کی طرف عول کر دیا۔

	6	$7^1/2$
ماں	1	1
باپ	1	1
2بیٹیاں	4	4
خاوند	$1^1/2$	$1^1/2$

[55]..... بَاب جَرِّ الْوَلَاء

ولاء حاصل کرنے کے حق کا بیان

3208۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ..........

عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ وَعُمَرَ وَزَيْدٍ قَالُوا الْوَالِدُ يَجُرُّ وَلَاءَ وَلَدِهِ . ❷

اشعث کہتے ہیں شعبی نے کہا: علی، عمر اور زید رضی اللہ عنہ سب نے کہا کہ: ”والد اپنے بیٹے کی ولاء لے سکتا ہے۔“

فوائد:...... بچے کا جب کوئی وارث یا عصبہ نہ ہو اور نہ ہی وہ براہ راست کسی کا غلام ہو جب کہ اس کا والد کسی کا آزاد کردہ غلام ہو تو بچے کا ترکہ بھی اس کے والد کے موالی کی طرف منتقل ہو جائے گا۔آئندہ صحیح آثار آ رہے ہیں جو اس پر دال ہیں۔(واللہ اعلم)

3209۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ..........

---

❶ صحيح: أخرجه وكيع فى كتابه (أخبار القضاة) 364/2

❷ ضعيف: أخرجه ابن ابى شيبه 397/11 (11583) و عبدالرزاق (16276، 16277)

عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ الْجَدُّ يَجُرُّ الْوَلَاءَ. ❶

اشعث کہتے ہیں شعبی نے کہا: ”دادا ولاء حاصل کرے گا۔“

3210۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ أَشْعَثَ..........

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ الْوَالِدُ يَجُرُّ وَلَاءَ وَلَدِهِ. ❷

ابن سیرین کہتے ہیں شریح نے کہا: ”والد اپنی اولاد کی ولاء حاصل کرے گا۔“

3211۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ..........

حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ فِي مَمْلُوكٍ تُوُفِّيَ وَلَهُ أَبٌ حُرٌّ وَلَهُ بَنُونَ مِنِ امْرَأَةٍ حُرَّةٍ لِمَنْ وَلَاءُ وَلَدِهِ قَالَ لِمَوَالِي الْجَدِّ. ❸

زکریا بیان کرتے ہیں عامر سے پوچھا گیا ایک غلام فوت ہو گیا اور اس کا باپ ہے آزاد اس کے چند بیٹے آزاد عورت سے ہیں اس کی اولاد کی ولاء کسے ملے گی؟ انہوں نے کہا: ”دادا کے آزاد کرنے والوں کو۔“

فوائد:...... معلوم ہوا عامر رحمۃ اللہ علیہ پوتے کی ولاء کو دادا کی طرف منتقل کرنے کے قائل تھے تو پھر باپ کی طرف انتقال تو بالا ولیٰ درست ہوا (واللہ اعلم)

3212۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ..........

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي مُكَاتَبٍ مَاتَ وَقَدْ أَدَّى نِصْفَ مُكَاتَبَتِهِ وَلَهُ وَلَدٌ مِنِ امْرَأَةٍ حُرَّةٍ قَالَ مَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ جَرَّ وَلَاءَ وَلَدِهِ. ❹

مغیرہ کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ”اگر کوئی مکاتب فوت ہو جائے اور اس نے اپنی مکاتبت کا نصف مال ادا کر دیا ہو اس کی اولاد آزاد عورت سے ہو تو میرے خیال میں اولاد اپنے والد کی ولاء لے سکتی ہے۔“

3213۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ شُرَيْحٌ لَا يَرْجِعُ عَنْ قَضَاءٍ يَقْضِي بِهِ فَحَدَّثَهُ الْأَسْوَدُ أَنَّ عُمَرَ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الْمَمْلُوكُ الْحُرَّةَ

ابراہیم کہتے ہیں: ”شریح اپنے کیے ہوئے فیصلے کو منسوخ نہیں کیا کرتے تھے۔“ اسود نے ان سے بیان کیا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”جب غلام آزاد عورت سے نکاح کرے

❶ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (16286) وابن ابی شیبه 400/11 (11594)

❷ ضعيف: أخرجه عبدالرزاق (16278) وابن ابی شیبه 398/11 (11578)

❸ صحيح: أخرجه البيهقي في الولاء، باب ماجاء في جرالولاء 307/10

❹ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (16287)

فَوَلَدَتْ أَوْلَادًا أَحْرَارًا ثُمَّ عُتِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَجَعَ الْوَلَاءُ لِمَوَالِي أَبِيهِمْ فَأَخَذَ بِهِ شُرَيْحٌ . ❶

اور اس سے آزاد اولاد پیدا ہو پھر غلام بھی آزاد ہو جائے تو تو ان کے اپنے باپ کے آزاد کردہ موالی کی طرف ولاء واپس ہو جائے گی۔'' شریح نے اسے اختیار کر لیا۔

3214۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى عَنِ الْأَعْمَشِ ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عُمَرُ الْمَمْلُوكُ يَكُونُ تَحْتَهُ الْحُرَّةُ يُعْتَقُ الْوَلَدُ بِعِتْقِ أُمِّهِ فَإِذَا عُتِقَ الْأَبُ جَرَّ الْوَلَاءَ . ❷

ابراہیم کہتے ہیں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''غلام کے نکاح میں آزاد عورت ہو تو اولاد اپنی ماں کے آزاد ہونے کی وجہ سے آزاد ہوتی ہے جب باپ آزاد ہو گا تو اولاد ولاء لے گی۔''

3215۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ..........

عَنْ كَثِيرِ بْنِ شِنْظِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْحُرَّةِ تَحْتَ الْعَبْدِ قَالَ أَمَّا مَا وَلَدَتْ مِنْهُ وَهُوَ عَبْدٌ فَوَلَاؤُهُمْ لِأَهْلِ نِعْمَتِهَا وَمَا وَلَدَتْ مِنْهُ وَهُوَ حُرٌّ فَوَلَاؤُهُمْ لِأَهْلِ نِعْمَتِهِ. ❸

کثیر بن شنظیر کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ''اگر کوئی آزاد عورت غلام کے نکاح میں ہو تو جو اولاد غلامی کی حالت میں اس سے پیدا ہو گی اس کی ولاء عورت آزاد کرنے والے کو ملے گی۔ اور جو اولاد اس سے آزادی کی حالت میں ہو گی اس کی ولاء غلام کو آزاد کرنے والے کو ملے گی۔''

3216۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ الْأَعْمَشِ..........

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عُمَرُ إِذَا كَانَتِ الْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوكِ فَوَلَدَتْ لَهُ غُلَامًا فَإِنَّهُ يُعْتَقُ بِعِتْقِ أُمِّهِ وَوَلَاؤُهُ لِمَوَالِي أُمِّهِ فَإِذَا أُعْتِقَ الْأَبُ جَرَّ الْوَلَاءَ إِلَى مَوَالِي أَبِيهِ . ❹

ابراہیم کہتے ہیں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''جب آزاد عورت غلام کے نکاح میں ہو اور اسی سے اس کا کوئی بچہ پیدا ہو تو وہ اپنی ماں کی آزادی کی وجہ سے آزاد ہو گا۔ اس کی ولاء اس کی ماں کے آزاد کرنے والوں کو ملے گی۔ جب باپ آزاد ہو جائے گا تو (پھر پیدا ہونے والا بچہ) ولاء کو اپنے باپ کے آزاد کرنے والوں کی طرف کھینچ لائے گا۔''

---

❶ صحيح: أخرجه البيهقي في الولاء، باب ماجاء في جر الولاء 307/10 وعبدالرزاق (11287)

❷ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (16276، 16277) وابن ابي شيبه (11582) والبيهقي في الولاء 306/10

❸ صحيح: أخرجه ابن ابي شيبه 403/11 (11597) وعبدالرزاق (16290)

❹ صحيح: أخرجه البيهقي في الولاء باب ماجاء في جرّ الولاء 306/10

3217۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ..........

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ أُمِّي مَوْلَاةً لِلْحُرَقَةِ وَكَانَ أَبِي يَعْقُوبُ مُكَاتَبًا لِمَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيِّ ثُمَّ إِنَّ أَبِي أَدَّى كِتَابَتَهُ فَدَخَلَ الْحُرَقِيُّ عَلَى عُثْمَانَ فَسَأَلَ لِيَ الْحَقَّ يَعْنِي الْعَطَاءَ وَعِنْدَهُ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ فَقَالَ ذَاكَ مَوْلَايَ فَاخْتَصَمَا إِلَى عُثْمَانَ فَقَضَى بِهِ لِلْحُرَقِيِّ. ❶

علاء بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ''میری والدہ 'حرقہ' قبیلے کی آزاد لونڈی تھی اور میرے والد یعقوب' مالک بن اوس بن حدثان نصری کے مکاتب تھے۔ پھر میرے والد نے اپنی کتابت کا مال ادا کر دیا تو حرقی آدمی نے عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر میرا حق (وظیفہ) مانگا ان کے پاس مالک بن اوس بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا: ''وہ تو میرا آزاد غلام ہے۔'' دونوں اپنا جھگڑا سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے تو انہو نے حرقی آدمی کے حق میں فیصلہ کیا۔

[56]..... بَاب الرَّجُلِ يَمُوتُ وَلَا يَدَعُ عَصَبَةً
جو شخص عصبہ چھوڑے بغیر فوت ہو جائے اس کا بیان

3218۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ..........

أَخْبَرَنِي سَهْمُ بْنُ يَزِيدَ الْحَمْرَاوِيُّ أَنَّ رَجُلًا تُوُفِّيَ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ فَكُتِبَ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ خَلِيفَةٌ فَكَتَبَ أَنْ قَسِّمُوا مِيرَاثَهُ عَلَى مَنْ كَانَ يَأْخُذُ مَعَهُمُ الْعَطَاءَ فَقُسِمَ مِيرَاثُهُ عَلَى مَنْ كَانَ يَأْخُذُ مَعَهُمُ الْعَطَاءَ فِي عِرَافَتِهِ. ❷

سہم بن یزید حمراوی بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی فوت ہوا اس کا کوئی وارث نہ تھا تو اس کے متعلق عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی طرف لکھا گیا وہ خلیفہ تھے۔ انہوں نے لکھا: ''اس کی میراث ان لوگوں میں تقسیم کردو جن کے ساتھ وہ وظیفہ لیتا تھا۔'' اس کی میراث ان لوگوں میں تقسیم کر دی گئی جن کے ساتھ وہ اپنی چودھری (سردار) ہونے کا وظیفہ لیتا تھا۔''

فوائد:..... اصحاب الفروض کی عدم موجودگی میں مال ذوی الارحام کو دیا جائے گا اگر وہ بھی نہ ہوں تو پھر بیت المال میں داخل کر دیا جائے گا یا پھر اس کے متعلق قاضی و حاکم جو فیصلہ فرما دیں وہی قابل عمل ہو گا۔ (واللہ اعلم)

---

❶ ضعیف: محمد بن اسحاق مدلس، عن سے بیان کرتے ہیں، لیکن دیکھئے سنن البیھقی (10/315)

❷ اسنادہ جید: دارمی منفرد ہیں۔ لیکن دیکھئے مصنف عبدالرزاق (16174)

۲۲...... ومن كتاب الوصايا

وصیتوں کا بیان

فوائد:...... وصایا یہ وصیۃ کی جمع ہے اس کے معنی زندگی میں یا موت کے بعد کسی کام کا عہد لینا ہے جب کہ شرعی طور پر یہ ایسے خاص عہد کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد کسی کام کی طرف منسوب ہو۔ نیل الاوطار 96/4 شروع اسلام میں مرنے سے قبل وصیت فرض تھی لیکن جب حقوق مقرر ہو گئے تو فرضیت منسوخ ہو گئی اور جواز باقی رہ گیا۔ قرآن میں ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ﴾ (البقرة:180) تم پر موت کی حاضری کے وقت وصیت فرض کر دی۔

[1]...... بَاب مَنْ اسْتَحَبَّ الْوَصِيَّةَ

وصیت کو مستحب سمجھنے والے شخص کا بیان

3219۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ)) . ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان کا حق نہیں کہ وہ دو راتیں وصیت کے بغیر گزار دے۔ اسے چاہئے کہ وصیت کے لائق کوئی چیز اس کے پاس لکھی ہوئی ہو۔“

فوائد:...... شروع میں وصیت فرض تھی لیکن اب ذوی الارحام یا دوسرے امور بارے وصیت کرنا مستحب ہے ضروری نہیں آپ ﷺ نے فرمایا (ان اللہ قد اعطی کل ذی حق حقہ فلا وصیۃ لوارث) (ابن کثیر) یقیناً اللہ نے ہر حق والے کو اس کا حق دے دیا ہے اب وارث کے حق میں وصیت درست نہیں۔

❶ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب الوصايا، باب قول النبي صلعم وصية الرجل مكتوبة عنده (2738) ومسلم في الوصية (1627)

3220۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ.........

حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ الْمُؤْمِنُ لَا يَأْكُلُ فِي كُلِّ بَطْنِهِ وَلَا تَزَالُ وَصِيَّتُهُ تَحْتَ جَنْبِهِ. ❶

ابواشہب بیان کرتے ہیں حسن رضی اللہ نے کہا: ''مومن پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھاتا اور اس کی وصیت ہمیشہ اس کے پاس ہوتی ہے۔''

[2]..... بَاب فَضْلِ الْوَصِيَّةِ

وصیت کی فضیلت کا بیان

3221۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ.........

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ لِي ثُمَامَةُ بْنُ حَزْنٍ مَا فَعَلَ أَبُوكَ قُلْتُ مَاتَ قَالَ فَهَلْ أَوْصَى فَإِنَّهُ كَانَ يُقَالُ إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ كَانَ وَصِيَّتُهُ تَمَامًا لِمَا ضَيَّعَ مِنْ زَكَاتِهِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد و قَالَ غَيْرُهُ الْقَاسِمُ بْنُ عَمْرٍو. ❷

قاسم بن عمر کہتے ہیں مجھے ثمامہ بن حزن نے کہا: تمہارے والد کو کیا ہوا؟ میں نے کہا: ''وہ فوت ہو گئے ہیں۔'' انہوں نے کہا: ''کوئی وصیت کی؟ کیونکہ کہا جاتا ہے جب آدمی وصیت کرتا ہے، اگر اس سے زکوۃ میں کچھ غلطی سرزد ہو گئی ہو تو دور ہو جاتی ہے۔'' ابو محمد کہتے ہیں: دوسرے ''القاسم بن عمرو'' کہتے ہیں۔

فوائد:...... زندگی میں واقع شدہ کمی وکوتاہی کی اصلاح کے لیے وصیت کر دینا بہتر ہے کیونکہ انسان زندگی وصحت کی حالت میں مال کا حریص ہوتا ہے لہذا کئی فرائض اور خیر کے کاموں سے پہلوتہی کر جاتا ہے جب کہ جاتے ہوئے چونکہ دل اگلے جہاں میں اٹکا ہوتا ہے دینا کی حرص دم توڑ چکی ہوتی ہے ایسے وقت وصیت سابقہ کوتاہیوں کے ازالے کا باعث ہوتی ہے (واللہ الموفق)

3222۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَان حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ.........

أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ يُقَالُ مَنْ أَوْصَى بِوَصِيَّةٍ فَلَمْ يَجُرْ وَلَمْ يَحِفْ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ مَا أَنْ لَوْ تَصَدَّقَ بِهِ فِي حَيَاتِهِ. ❶

ابو ہند کہتے ہیں شعبی نے کہا: کہا جاتا تھا: ''جو شخص وصیت کرے ظلم اور ناانصافی نہ کرے اسے ایسا ثواب ملتا ہے جیسے وہ اپنی زندگی میں صدقہ کرتا ہے۔''

❶ صحیح ❷ صحیح: القاسم بن عمرو کو بخاری وابن ابی حاتم نے ذکر تو کیا ہے لیکن جرح یا تعدیل نہیں کی، ابن حبان نے اسے الثقات 7/337 میں ذکر کیا ہے۔ أخرجه ابن ابی شيبه 11/205(10982) وعبدالرزاق(16330)

❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شيبه 11/203(10979) وابن منصور(245)

3223۔ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يُونُسَ ....

عَنْ قَزَعَةَ قَالَ قِيلَ لِهَرِمِ بْنِ حَيَّانَ أَوْصِهْ قَالَ أُوصِيكُمْ بِالْآيَاتِ الْأَوَاخِرِ مِنْ سُورَةِ النَّحْلِ وَقَرَأَ ابْنُ حَيَّانَ ﴿ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَo وَ اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَ لَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَo وَ اصْبِرْ وَ مَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَ لَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَ لَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَo اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴾ [سورة النحل:۱۲۵: ۱۲۸] [1]

قزعہ کہتے ہیں ہرم بن حیان سے کہا گیا۔ ہمیں وصیت کیجئے انہوں نے کہا: ''میں تمہیں سورۃ النحل کی آخری آیات کی وصیت کرتا ہوں اور ابن حیان نے یہ آیتیں لوگوں کو حکمت کے ساتھ اپنے رب کے راستہ کی طرف بلاؤ۔'' اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجیے یقیناً آپ کا ربّ اپنی راہ سے بھٹکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے اور وہ راہ یافتہ لوگوں سے بھی پورا واقف ہے۔ اور اگر بدلہ لو بھی بالکل اتنا ہی جتنا صدمہ تمہیں پہنچایا گیا ہو اور اگر صبر کر لو تو بے شک صابروں کے لیے یہی بہتر ہے۔ صبر کریں بغیر توفیق الٰہی کے آپ صبر کر ہی نہیں سکتے اور ان کے حال پر رنجیدہ نہ ہوں اور جو مکر وفریب یہ کرتے ہیں ان سے تنگ دل نہ ہوں یقیناً اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں اور نیک کاروں کے ساتھ ہے۔'' (سورۃ النحل: ۱۲۸،۱۲۵)

فوائد:...... ان آیات میں چونکہ دعوت الی اللہ ہدایت پر جمے رہنا، مصائب پر صبر کرنا ایسی عظیم نصائح ہیں جن میں حالات کے جبر کے ستائے ہوؤں کے لیے عظیم خوشخبری ہے لہٰذا ہرم بن حیان اپنے پسماندگان کے لیے ان آیات کا چناؤ کرتے ہیں۔

[3]...... بَاب مَنْ لَمْ يُوصِ
وصیت نہ کرنے والے شخص کا بیان

3224۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ....

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ الْيَامِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا قُلْتُ فَكَيْفَ

طلحہ بن مصرف یامی کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن ابو اوفی سے پوچھا کہ: ''کیا رسول اللہ ﷺ نے وصیت کی؟'' انہوں نے کہا: ''نہیں۔'' میں نے کہا: پھر وصیت لوگوں پر

[1] صحیح: أخرجه ابو نعیم فی (حلیة الاولیاء) 121/2 وابن ابی شیبه 562/13 (17283)

كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرُوا بِالْوَصِيَّةِ فَقَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ و قَالَ هُزَيْلُ بْنُ شُرَحْبِيلَ أَبُوْ بَكْرٍ كَانَ يَتَأَمَّرُ عَلَى وَصِيِّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَدَّ أَبُوبَكْرٍ أَنَّهُ وَجَدَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَهْدًا فَخَزَمَ أَنْفَهُ بِخِزَامَةٍ ذَالِكَ. ❶

کیوں فرض کی گئی یا کہا: لوگوں کو وصیت کا حکم کیوں دیا گیا؟ تو انہوں نے کہا: ''آپ نے اللہ عزوجل کی کتاب پر عمل کرنے کی وصیت کی اور ہزیل بن شرحبیل نے کہا: ''سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی وصیت پر ہی عمل کرتے تھے۔ اور وہ یہ بات پسند کرتے تھے۔ کہ رسول اللہ ﷺ کی کوئی وصیت پا کر اپنے ناک میں اس کی نکیل ڈال لیں۔''

فوائد:...... آپ ﷺ کا وصیت نہ کرنا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وصیت اب لازم نہیں ہے

3225۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَنْبَأَنَا..........

هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ إِنْ ﴿ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ قَالَ الْخَيْرُ الْمَالُ كَانَ يُقَالُ أَلْفًا فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ ﴾. ❷

ہمام کہتے ہیں کہ قتادۃ رضی اللہ عنہ نے ''ان ترك خیراً ن الوصیة'' کی تفسیر کرتے ہوئے کہا: ''خیر سے مراد مال ہے اور مال ایک ہزار یا اس سے زیادہ کو کہتے تھے۔''

فوائد:...... (۱) مفسر قرآن قتادۃ رحمۃ اللہ علیہ ''خیر'' کی تفسیر کرتے ہوئے آگاہ کرتے ہیں کہ خیر سے مراد مال ہے عام معروف بات کے مطابق وہ کم از کم ہزار درہم یا اس سے زیادہ ہے کیونکہ تھوڑے بہت مال میں وصیت اتنی اہمیت نہیں رکھتی (۲) یہ آیت آیت میراث کے ذریعے منسوخ ہے یعنی اب وصیت فرض نہیں رہی جیسا کہ فائدۃ (3219) میں گزر چکا ہے

[4]..... بَاب مَا يُسْتَحَبُّ بِالْوَصِيَّةِ مِنَ التَّشَهُّدِ وَالْكَلَامِ

بھلی باتوں اور شہادتین کی وصیّت کے استحباب کا بیان

3226۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ..........

أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ أَوْصَى ذِكْرُ مَا أَوْصَى بِهِ أَوْ هٰذَا

ابن عون کہتے ہیں محمد بن سیرین نے اس طرح وصیت کی اور اس چیز کا ذکر کیا یا کہا: یہ اس چیز کا ذکر ہے جس کی محمد

❶ متفق عليه: أخرجه البخاری، كتاب الوصايا، باب الوصايا (2740) ومسلم فی الوصية (1634)، نیز ہزیل والی حدیث سابقہ سند کے ساتھ ہی موصولاً مروی ہے۔ أخرجه ابن ماجه فی الوصايا (2696) وابن سعد فی الطبقات 2/1/49

❷ صحيح: أخرجه الطبری فی التفسير 2/121 وابن ابی شيبه 11/208 (10991)

ذِكْرُ مَا أَوْصَى بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ عَمْرَةَ بَنِيهِ وَأَهْلَ بَيْتِهِ أَنْ ﴿ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ ﴾ وَأَوْصَاهُمْ بِمَا وَوَصّٰى بِهِ إِبْرَاهِيْمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ ﴾ وَأَوْصَاهُمْ أَنْ لَا يَرْغَبُوْا أَنْ يَكُوْنُوْا مَوَالِيَ الْأَنْصَارِ وَإِخْوَانَهُمْ فِيْ الدِّيْنِ وَأَنَّ الْعِفَّةَ وَالصِّدْقَ خَيْرٌ وَأَتْقَى مِنَ الزِّنَا وَالْكَذِبِ إِنْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ فِيْ مَرَضِيْ هٰذَا قَبْلَ أَنْ أُغَيِّرَ وَصِيَّتِيْ هٰذِهِ ثُمَّ ذَكَرَ حَاجَتَهُ. ❶

بن ابوعمرہ اپنے بیٹوں اور گھر والوں کو وصیت کرتے ہیں: اللہ سے ڈرو اور آپس کے معاملات درست رکھو۔ اگر تم مومن ہوتو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور انہیں اس بات کی وصیت کی جس کی ابراہیم اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی: ''اے بیٹو! اللہ نے تمہارے لئے اس دین کو پسند کیا ہے لہٰذا تم اسلام کی حالت میں ہی مرو۔'' (سورۃ البقرۃ: ۱۳۲) اور انہیں اس بات کی وصیت کی کہ اس بات سے بے رغبت نہ ہونا کہ انصار کے حمایتی رہو اور ان کے دینی بھائی رہو اور پرہیز گاری اور سچائی زنا اور جھوٹ سے زیادہ بہتر اور باقی رہنے والی چیز ہے کہ میری اس بیماری میں اپنی وصیّت میں تبدیلی کرنے سے پہلے کوئی حادثہ ہو جائے پھر انہوں نے اپنی وصیت کا ذکر کیا۔

فوائد:...... عام ڈگر سے ہٹ کر ہر کام کے کچھ محاسن کچھ احسن انداز ہوتے ہیں جن کو اپنانے سے کام میں حسن و چاشنی پیدا ہو جاتی ہے چنانچہ وصیت و دیگر امور کی کتابت کرتے ہوئے ان میں حسن دلکشی پیدا کرنے کے لیے ابتداء میں مقصد کی وضاحت آیات و احادیث سے اس پر استدلال یہ اس میں عمدگی کا باعث ہیں۔

3227۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ..........

عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ هٰكَذَا كَانُوْا يُوْصُوْنَ هٰذَا مَا أَوْصَى بِهِ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَنَّهُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ

ابن سیرین کہتے ہیں کہ انس نے کہا: ''لوگ اس طرح وصیت کرتے تھے۔ یہ وہ چیز ہے جس کی فلاں کا بیٹا فلاں وصیت کرتا ہے وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک سیّدنا محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، قیامت

❶ صحيح: أخرجه ابن ابی شيبه 232/11 (11078) والبيهقی فی الوصايا، باب ماجاء فی كتابة الوصية 287/6

فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَأَوْصَى مَنْ تَرَكَ بَعْدَهُ مِنْ أَهْلِهِ أَنْ يَتَّقُوا اللَّهَ وَيُصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَأَنْ يُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ وَأَوْصَاهُمْ بِمَا أَوْصَى بِهِ إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ: ﴿ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴾ وَأَوْصَى إِنْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ مِنْ وَجَعِهِ هَذَا أَنَّ حَاجَتَهُ كَذَا وَكَذَا . [1]

آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ یقیناً اللہ قبروں والوں کو اٹھائے گا۔ میں انہیں وصیت کرتا ہوں جن کو اپنے گھر والوں میں سے اپنے پیچھے چھوڑا کہ وہ اللہ سے ڈریں اور اپنے معاملے درست رکھیں اگر وہ مسلمان ہیں تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں۔ اور انہیں اس بات کی وصیت کرتا ہوں جس کی یعقوب و ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ: ''اے میرے بیٹوں! اللہ نے تمہارے لئے دین کو پسند کیا ہے لہٰذا تم اسلام کو چھوڑ کر نہ مرنا۔'' اور میں اس بات کی وصیت کرتا ہوں اگر اس بیماری میں کوئی حادثہ ہو جائے تو یہ ضروری باتیں ہیں۔

3228۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ..........

عَنْ حَفْصِ بْنِ غَيْلَانَ عَنْ مَكْحُولٍ حِينَ أَوْصَى قَالَ: نَشْهَدُ هَذَا فَاشْهَدْ بِهِ نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَيُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيَكْفُرُ بِالطَّاغُوتِ عَلَى ذَلِكَ يَحْيَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَيَمُوتُ وَيُبْعَثُ وَأَوْصَى فِيمَا رَزَقَهُ اللَّهُ فِيمَا تَرَكَ إِنْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ وَهُوَ كَذَا وَكَذَا إِنْ لَمْ يُغَيِّرْ شَيْئًا مِمَّا فِي هَذِهِ الْوَصِيَّةِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ هَذِهِ وَصِيَّةُ

حفص بن غیلان کہتے ہیں کہ مکحول نے جب وصیت کی کہا: ''ہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں آپ اس پر گواہ رہنا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور سیّدنا محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور ہم اللہ پر یقین رکھتے ہیں اور بتوں کا انکار کرتے ہیں۔ اگر اللہ نے چاہا تو اسی بات پر زندہ رہیں گے اور مریں گے اور اٹھائے جائیں گے اور اللہ کا دیا ہوا جو کچھ چھوڑ کر جائیں گے اس کے متعلق وصیت کرتے ہیں۔ اگر کوئی حادثہ ہو جائے۔ یہ وہ باتیں ہیں اگر ان میں سے کچھ رد و بدل نہ کیا جائے۔

[1] صحيح: أخرجه ابو منصور(326) والدار قطنى 4/154 والبيهقى فى الوصايا،باب ماجاء فى كتاب الوصية 6/287

أَبِي الدَّرْدَاءِ. ❶

3229۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ.........

حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَتَبَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ وَصِيَّتَهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هٰذَا مَا أَوْصَى بِهِ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ وَأَشْهَدَ اللّٰهَ عَلَيْهِ وَكَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا وَجَازِيًا لِعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ وَمُثِيبًا بِأَنِّي رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَإِنِّي آمُرُ نَفْسِي وَمَنْ أَطَاعَنِي أَنْ نَعْبُدَ اللّٰهَ فِي الْعَابِدِينَ وَنَحْمَدَهُ فِي الْحَامِدِينَ وَأَنْ نَنْصَحَ لِجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ. ❷

ابوحیان تیمی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ''ربیع بن خثیم نے اس طرح وصیت کی تھی: ''بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ یہ وہ چیز ہے جس کی ربیع بن خثیم وصیت کرتا ہے۔ اس پر اللہ کا گواہ ہونا اور اپنے نیک بندوں کو ثواب اور بدلہ دینے کے لئے بھی وہ کافی ہے۔ میں اللہ کے رب ہونے' اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔ میں اپنے آپ کو اور اس شخص کو جو میری فرمانبرداری کرے اس بات کا حکم دیتا ہوں کہ عبادت کرنے والوں کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں۔ اور تعریف کرنے والوں کے ساتھ اس کی تعریف کریں۔ اور مسلمانوں کی جماعت کی خیر خواہی کریں۔''

3230۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ أَخْبَرَنِي بْنُ......

ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ هٰذِهِ وَصِيَّةُ أَبِي الدَّرْدَاءِ

ابن ثوبان اپنے والد سے نقل کرتے ہیں مکحول نے کہا: ''یہ ابودرداء کی وصیت ہے۔''

[5]..... بَاب مَنْ لَمْ يَرَ الْوَصِيَّةَ فِي الْمَالِ الْقَلِيلِ

کم مال میں وصیت نہ کرنے والے شخص کا بیان

3231۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.........

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ فَذَكَرُوا لَهُ الْوَصِيَّةَ فَقَالَ عَلِيٌّ

ہشام اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کسی بیمار کے پاس گئے۔ لوگوں نے اس سے وصیت کا ذکر کیا۔

---

❶ ضعیف: اس میں ولید بن مسلم کا عنعنہ ہے جب کہ وہ مدلس ہیں نیز دیکھئے آئندہ حدیث۔

❷ حسن: پچھلی حدیث دیکھئے۔

قَالَ اللّٰهُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا وَلَا أُرَاهُ تَرَكَ خَيْرًا قَالَ حَمَّادٌ فَحَفِظْتُ أَنَّهُ تَرَكَ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِ مِائَةٍ . ❶

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے۔''''اگر بہت سا مال چھوڑے۔'' (تورة البقرة:۱۸۰) اور میرا خیال ہے اس نے زیادہ مال نہیں چھوڑا۔'' حماد کہتے ہیں: ''مجھے یاد ہے اس نے سات سو سے زیادہ چھوڑے تھے۔''

فوائد:...... (۱) اس سے قتادۃ رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کردہ موقف کی تائید ہوتی ہے کہ ''خیر'' اس سے کم از کم ہزار درہم مراد ہیں۔ (۲) وصیت کی فرضیت کے ایام میں بھی تھوڑے بہت مال پر یہ فرض و لازم نہیں تھی۔

3232- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ..........

حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَى رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ يَعُودُهُ فَقَالَ أُوصِي قَالَ لَا لَمْ تَدَعْ مَالًا فَدَعْ مَالَكَ لِوَلَدِكَ . ❷

ہشام اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا: ''سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابو طالب اپنی قوم کے کسی آدمی کے پاس بیمار پرسی کے لئے گئے۔'' اس آدمی نے کہا: میں وصیت کروں؟ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں، تم نے مال نہیں چھوڑا اپنا مال اپنی اولاد کے لئے چھوڑ دو۔''

[6]..... بَاب فِي الَّذِي يُوصِي بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ
تہائی سے زیادہ وصیت کرنے کا بیان

3233- حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ أَوْصَى وَالْوَرَثَةُ شُهُودٌ مُقِرُّونَ فَقَالَ لَا يَجُوزُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد يَعْنِي إِذَا أَنْكَرُوا بَعْدُ . ❸

ابراہیم اس آدمی کے متعلق کہتے ہیں جو وصیت کرے اور اس کے وارث موجود ہوں تو وہ جائز نہیں۔ ابو محمد کہتے ہیں: یعنی جب وہ اس کے بعد انکار کر دیں۔

فوائد:...... قریب المرگ کو صرف ثلث مال تک کی وصیت کرنا جائز ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثلث، تہائی مال کو بھی کثیر قرار دیا۔ بقیہ مال چونکہ اب ورثہ کا ہے چنانچہ اگر وہ اجازت دیں پھر تو زائد مال کی وصیت بھی کی جا سکتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ دفنانے کے بعد بھی اس پر مقر ہیں ورنہ زائد مال کی وصیت نافذ

---

❶ صحیح: اگلی تعلیق ملاحظہ فرمائیں۔

❷ صحیح: أخرجه عبدالرزاق(16351-16352) وابن ابی شیبه 208/11(10992) والبیهقی فی الوصایا،باب من استحب ترك الوصية إذا لم يترك شيئًا كثيرًا 270/6

❸ صحیح: أخرجه ابن منصور(389)

نہیں ہوگی۔ کیونکہ مرتے کو دیکھ کر کوئی بھی انکار کی جرأت نہیں کرتا لہٰذا اس جذباتی کیفیت کے بعد بھی اگر ورثہ اجازت دے دیتے ہیں تو پھر وصیت نافذ العمل ہوگی (واللہ اعلم بالصواب)

3234۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ..........

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ الْأَوْلِيَاءِ يُجِيزُونَ الْوَصِيَّةَ فَإِذَا مَاتَ لَمْ يُجِيزُوا قَالَا لَا يَجُوزُ . ❶

شعبہ کہتے ہیں میں نے حکم اور حماد سے رشتہ داروں کے متعلق پوچھا جو وصیت قبول کرتے ہیں اور جب وصیت کرنے والا فوت ہو جائے تو وہ قبول نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا: ''یہ جائز نہیں۔''

3235۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ..........

عَنْ عَامِرٍ عَنْ شُرَيْحٍ فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِأَكْثَرَ مِنْ ثُلُثِهِ قَالَ إِنْ أَجَازَتْهُ الْوَرَثَةُ أَجَزْنَاهُ وَإِنْ قَالَتِ الْوَرَثَةُ أَجَزْنَاهُ فَهُمْ بِالْخِيَارِ إِذَا نَفَضُوا أَيْدِيَهُمْ مِنَ الْقَبْرِ . ❷

عامر کہتے ہیں شریح نے اس آدمی کے متعلق کہا جو تہائی سے زیادہ وصیت کرتا ہے' انہوں نے کہا: اگر اس کے وارث اسے قبول کریں تو ہم بھی اسے قبول کریں گے۔ اور اگر اس کے وارث کہہ دیں کہ ہمیں قبول ہے تو اس وقت انہیں اختیار ہوگا جب وہ قبر پر مٹی سے اپنے ہاتھ ہاتھ جھاڑیں۔

3236۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي عَوْنٍ ....

عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ وَرَثَتَهُ أَنْ يُوصِيَ بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ فَأَذِنُوا لَهُ ثُمَّ رَجَعُوا فِيهِ بَعْدَ مَا مَاتَ فَسُئِلَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ هَذَا التَّكَرُّهُ لَا يَجُوزُ . ❸

قاسم کہتے ہیں ایک آدمی نے اپنے وارثوں سے تہائی سے زیادہ وصیت کرنے کی اجازت مانگی انہوں نے اسے اجازت دے دی پھر مرنے کے بعد وہ بدل گئے۔ عبداللہ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: ''ناپسندیدگی جائز نہیں۔''

3237۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ..........

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شيبه 152/11 (10777) وابن منصور (391)

❷ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (16449) وابن منصور (388) وابن ابی شيبه 11/151-153 ووكيع فی أخبار القضاة 264/2

❸ ضعیف: المسعودی ضعیف ہے۔ أخرجه ابن ابی شيبه 152/11 (10779) وابن حزم فی المحلّی 319/9

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ فَرَضِيَ الْوَرَثَةُ قَالَ هُوَ جَائِزٌ قَالَ أَبُو مُحَمَّد أَجْزَنَاهُ يَعْنِي فِي الْحَيَاةِ . ❶

ہشام کہتے ہیں حسن نے اس آدمی کے متعلق کہا جو تہائی سے زیادہ وصیت کرے۔ اور اس کے وارث راضی ہو جائیں تو وہ وصیت جائز ہے۔ ابومحمد کہتے ہیں: ہم بھی اسے قبول کرتے ہیں۔

[7]..... بَاب الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

تہائی کی وصیت کرنے کا بیان

3238- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ..........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهِ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَلَيْسَ لَهُ إِلَّا ابْنَةٌ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُ لَيْسَ لِي إِلَّا ابْنَةٌ وَاحِدَةٌ فَأُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا قُلْتُ فَأُوصِي بِالنِّصْفِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ لَا قَالَ فَأُوصِي بِالثُّلُثِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ . ❷

محمد بن سعد اپنے والد سے نقل کرت ہیں کہ نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور وہ مکہ میں تھے۔ ایک بیٹی کے علاوہ ان کا کوئی نہ تھا۔ میں نے آپ سے کہا: ایک بیٹی کے علاوہ میرا کوئی نہیں ہے میں اپنے سارے مال کی وصیت کر دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے کہا: نصف کی وصیت کر دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے کہا: تہائی کی وصیت کروں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تہائی (کی کرلو) اور تہائی بھی زیادہ ہے۔''

فوائد:...... صدقے کا بہترین وقت وہ ہے جب آدمی صحیح شحیح یعنی تندرست اور مال کی لالچ رکھنے والا ہو کیوں کہ موت کے وقت تو مال اب صاف جاتا نظر آ رہا ہوتا ہے اب مال کے خرچ کا وہ ثواب نہیں جو پہلے ہوتا ہے اب چونکہ مال ورثہ کا ہونے والا لہٰذا قریب المرگ شخص کو فقط تہائی مال تک کی ہی وصیت جائز ہے۔

3239- أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

❶ صحیح: أخرجه الطبرانی فی الكبير 271/9 (3161) وابن ابی شيبه 151/11 (10775) وابن منصور (392) وعبد الرزاق (16456)

❷ صحيح: أخرجه البخاری، كتاب الجنائز، باب رثاء النبی صلعم سعد بن خوله ومسلم فی الوصية (1628) واحمد 137/1

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اشْتَكَيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَتَّى أُدْنِفْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أُرَانِي إِلَّا لِمَا بِي وَأَنَا ذُو مَالٍ كَثِيرٍ وَإِنَّمَا يَرِثُنِي ابْنَةٌ لِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَبِنِصْفِهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ إِنْ تَتْرُكْ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَتْرُكَهُمْ فُقَرَاءَ يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ بِأَيْدِيهِمْ وَإِنَّكَ لَا تُنْفِقُ نَفَقَةً إِلَّا آجَرَكَ اللَّهُ فِيهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ. ❶

عامر بن سعد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا: ''میں نبی ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں بیمار ہو گیا۔ حتی کہ جب بیماری بڑھ گئی تو رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لئے میرے پاس آئے۔ میں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! میرا خیال ہے میرا وقت قریب ہے اور میں بہت مالدار ہوں' میری ایک بیٹی کے علاوہ کوئی وارث نہیں' کیا میں اپنا سارا مال صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے کہا: نصف؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں'' میں نے کہا: تہائی آپ نے فرمایا: ''تہائی کافی ہے البتہ تہائی بھی بہت زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو امیر چھوڑو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں غریب چھوڑو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں اور تم جو کچھ خرچ کرو گے اللہ تمہیں اس کا ثواب دے گا۔ حتی کہ اس چیز کا بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو۔''

فوائد:...... (۱) مال کی زیادتی تقویٰ وطہارت کے متضاد نہیں (۲) قریب المرگ شخص تہائی مال تک کی وصیت کر سکتا ہے (۳) ورثہ کے لیے مال چھوڑنا جس سے وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں اس سے بہتر ہے کہ انہیں فقیر چھوڑا جائے (۴) گھر والوں جن پر خرچ کرنا بندے کی ذمہ داری ہوتی ہے پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔اللہ نے اپنی عبادت کو چند مخصوص عبادات تک محدود رکھنے کی بجائے ایک وسیع مفہوم عطا کیا ہے حتی کہ ضروریات و ذمہ داریوں کو بھی ان کو سنت کے مطابق ادا کرنے پر عبادت کا درجہ دے دیا ہے (اللهم وفقنا لما تحب و ترضى)

[8]..... بَاب الْوَصِيَّةِ بِأَقَلَّ مِنَ الثُّلُثِ

تہائی سے کم کی وصیت کا بیان

3240۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ سُوَيْدٍ ....

❶ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب الفرائض، باب ميراث البنات (6733) ومسلم في الوصايا (1628)

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّ أَبَاهُ زِيَادَ بْنَ مَطَرٍ أَوْصَى فَقَالَ وَصِيَّتِي مَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ فُقَهَاءُ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَسَأَلْتُ فَاتَّفَقُوا عَلَى الْخُمُسِ. ❶

علاء بن زیاد سے منقول ہے کہ ان کے والد زیاد بن مطر نے وصیت کی اور کہا: میری وصیت وہ ہوگی جس پر اہل بصرۃ کا اتفاق ہو میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے پانچویں حصے پر اتفاق کیا۔

فوائد:...... آپ ﷺ کے ثلث کو کثیر قرار دینے پر علماء نے اس سے کم کو ہی ترجیح دی ہے یہی وجہ ان کے خمس پر اتفاق کرنے کی ہے۔(واللہ اعلم)

3241۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ سُوَيْدٍ ....

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنَّ وَارِثِي كَلَالَةٌ أَفَأُوصِي بِالنِّصْفِ؟ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ؟ قَالَ لَا قَالَ فَالرُّبُعُ؟ قَالَ لَا قَالَ فَالْخُمُسُ؟ قَالَ لَا حَتَّى صَارَ إِلَى الْعُشُرِ قَالَ أَوْصِ بِالْعُشُرِ. ❷

علاء بن زیاد کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: میرا وارث کلالہ ہے کیا میں نصف مال کی وصیت کر دوں؟ کہا: ''نہیں'' اس نے کہا: ''تہائی حصہ؟ کہا ''نہیں'' اس نے کہا: ''چوتھا حصہ؟'' کہا نہیں۔'' اس نے کہا: پانچواں حصہ؟ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں حتی کہ دس تک پہنچ گئے اور فرمایا: ''دسویں حصے کی وصیت کرو۔''

3242۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى..........

حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ إِنَّمَا كَانُوا يُوصُونَ بِالْخُمُسِ وَالرُّبُعِ وَكَانَ الثُّلُثُ مُنْتَهَى الْجَامِحِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد يَعْنِي بِالْجَامِحِ الْفَرَسَ الْجَمُوحَ. ❸

اسماعیل بیان کرتے ہیں عامر نے کہا: لوگ چوتھے یا پانچویں حصے کی وصیت کرتے تھے اور تہائی انتہا کی سرکشی تھی۔ابومحمد کہتے ہیں کہ جامح سے مراد ''گھوڑے کی خودسری منہ زوری'' ہے۔

3243۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ ....

عَنْ بَكْرٍ قَالَ أَوْصَيْتُ إِلَى حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأَقْبَلَ

بکیر کہتے ہیں میں نے حمید بن عبدالرحمٰن کو وصیت کی انہوں نے کہا: ''میں اس شخص کی وصیت منظور نہیں کروں گا

---

❶ صحیح أخرجه ابن منصور(336)

❷ منقطع ضعیف(335) أخرجه سعید بن منصور

❸ صحیح أخرجه ابن ابی شیبه203/11(10971) وابن منصور(340)

وَصِيَّةَ رَجُلٍ لَهُ وَلَدٌ يُوصِي بِالثُّلُثِ. [1] جس کی اولاد ہو، اور وہ تہائی کی وصیت کرتا ہو۔"

3244- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ.........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ الثُّلُثُ جَهْدٌ وَهُوَ جَائِزٌ. [2]

محمد بن سیرین کہتے ہیں: شریح نے کہا: "تہائی میں سختی ہے لیکن وہ جائز ہے۔"

3245- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ.........

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ السُّدُسُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ الثُّلُثِ. [3]

منصور کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: "چھٹا حصہ لوگوں کو تہائی سے زیادہ پسند تھا۔"

[9]..... بَاب مَا يَجُوزُ لِلْوَصِيِّ وَمَا لَا يَجُوزُ

وصیّت کرنے والے کے لیے جائز وناجائز کا بیان

3246- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ.........

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْوَصِيُّ أَمِينٌ فِيمَا أُوصِيَ إِلَيْهِ بِهِ. [4]

مغیرہ کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: "جسے وصیت کی گئی وہ اس چیز میں امانت دار ہے جس کی اسے وصیت کی گئی۔"

فوائد:...... آپ ﷺ کا ارشاد ہے "المجالس بالأمانة" مجلسیں امانت ہوتی ہیں چونکہ یہ بھی وصیت کرنے والے کی "وصّی" جس کو وصیت بارے آگاہ کر رہا ہے اس سے مجلس کا انعقاد کرتا ہے لہٰذا وصّی کے ذمّے لازم ہے کہ وہ وصیت کو بطور امانت اپنے پاس وقت مقررۃ تک محفوظ رکھے اور کسی کو اس بارے آگاہ نہ کرے۔

3247- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ.........

عَنْ أَبِي وَهْبٍ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ أَمْرُ الْوَصِيِّ جَائِزٌ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي الرِّبَاعِ وَإِذَا بَاعَ بَيْعًا لَمْ يُقِلْ وَهُوَ رَأْيُ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ. [5]

ابن وہب کہتے ہیں مکحول نے کہا: "گھر کے علاوہ ہر چیز میں اس شخص کا تصرف جائز ہے جسے وصیت کی گئی۔ جب وہ کوئی چیز بیچے تو اسے واپس نہ کرے اور یہی یحییٰ بن حمزہ کی رائے ہے۔"

---

[1] صحيح: أخرجه ابن ابی شیبه 201/11 (10967)

[2] صحيح: أخرجه ابن ابی شیبه 201/11 (10967) وابن منصور (341) وعبدالرزاق (16369)

[3] صحيح: أخرجه ابن ابی شیبه 203/11 (10967) وابن منصور (341) وعبدالرزاق (16365)

[4] حسن: أخرجه ابن ابی شیبه 213/11 (11013)

[5] صحيح: أخرجه ابن ابی شیبه 214/11 (11015)

فوائد:...... (۱)"رباع" یہ ربع کی جمع ہے ربع القوم، ان کے محلے اور منزل کو کہتے ہیں (۲) مکحول ویحییٰ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے کے مطابق وصّی جسے وصیت بتائی گئی ہے وہ مکان، گھر کے علاوہ میت کے جمیع مال کے اندر دخل اندازی، اس کا لین دین کر سکتا ہے نیز اگر ورثے میں سے کوئی شئے بیچ دے تو پھر اسے واپس نہیں لے گا۔

3248۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ....

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ الْوَصِيُّ أَمِينٌ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي الْعِتْقِ فَإِنَّ عَلَيْهِ أَنْ يُقِيمَ الْوَلَاءَ . ❶

یحییٰ بن ابوکثیر کہتے ہیں: ''جس شخص کو وصیت کی گئی وہ آزادی کے علاوہ ہر چیز کا امانت دار ہے اس کے ذمہ یہ بات ہے کہ وہ ولاء کو قائم رکھے۔''

3249۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ..........

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ يَعْمَلُ بِهِ الْوَصِيُّ إِذَا أَوْصَى إِلَى الرَّجُلِ . ❷

منصور کہتے ہیں ابراہیم نے یتیم کے مال کے متعلق کہا: ''کسی شخص کی وصیت ہو تو وہ شخص جسے وصیت کی گئی ہو اس میں اسی کے ساتھ عمل کرے۔''

3250۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدٍ..........

عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ وَصِيُّ الْيَتِيمِ يَأْخُذُ لَهُ بِالشُّفْعَةِ وَالْغَائِبُ عَلَى شُفْعَتِهِ . ❸

اسماعیل کہتے ہیں حسن نے کہا: ''جس شخص کو یتیم کی وصیت کی گئی ہو وہی اس کے لئے شفعہ لے گا اور غائب شخص کا شفعہ قائم رہے گا۔''

3251۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ....

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ دِمَشْقَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَعِنْدَهُ سُلَيْمَانُ ابْنُ حَبِيبٍ وَأَبُو قِلَابَةَ إِذْ دَخَلَ غُلَامٌ فَقَالَ أَرْضُنَا بِمَكَانِ كَذَا

اہل دمشق سے ایک شیخ عکرمہ کہتے ہیں میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس تھا اور ان کے پاس سلیمان بن حبیب اور ابوقلابہ بھی تھے۔ اس وقت ایک لڑکے نے آ کر کہا: ہماری زمین جو فلاں فلاں مقام میں ہے وہ اس شخص نے

❶ ضعیف: ولید بن مسلم کا عنعنہ ہے جب کہ وہ مدلس ہیں۔
❷ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔
❸ ضعیف: اسماعیل بن مسلم مکی ضعیف ہے۔

وَكَذَا بَاعَكُمُ الْوَصِيُّ وَنَحْنُ أَطْفَالٌ فَالْتَفَتَ إِلَى سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ فَقَالَ مَا تَقُولُ فَأَضْجَعَ فِي الْقَوْلِ فَالْتَفَتَ إِلَى أَبِي قِلَابَةَ فَقَالَ مَا تَقُولُ فَقَالَ: رُدَّ عَلَى الْغُلَامِ أَرْضَهُ قَالَ إِذًا يَهْلِكُ مَالُنَا قَالَ أَنْتَ أَهْلَكْتَهُ. ❶

آپ کے ہاتھ بیچ دی ہے جسے وصیت کی گئی تھیں اور ہم بچے ہیں، تو انہوں نے سلیمان بن حبیب کی طرف دیکھ کر کہا: آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں کچھ صاف بات نہ کہی۔ پھر انہوں نے ابوقلابہ کی طرف دیکھ کر کہا: آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ''لڑکے کو اس کی زمین واپس کیجئے۔'' انہوں نے کہا: ''اس طرح تو ہمارا مال برباد ہو جائے گا۔'' انہوں نے کہا: تم نے اپنا مال خود ہی برباد کیا ہے۔

[10]..... بَاب إِذَا أُوصَى لِرَجُلٍ بِالنِّصْفِ وَلِآخَرَ بِالثُّلُثِ

ایک کو نصف اور دوسرے کو تہائی کی وصیّت کرنے والے شخص کا بیان

3252۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ..........

عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ أُوصَى لِرَجُلٍ بِنِصْفِ مَالِهِ وَلِآخَرَ بِثُلُثِ مَالِهِ قَالَ يَضْرِبَانِ بِذٰلِكَ فِي الثُّلُثِ هٰذَا بِالنِّصْفِ وَهٰذَا بِالثُّلُثِ. ❷

اشعث کہتے ہیں حسن نے کہا: ''اگر کوئی آدمی کسی کو آدھے مال کی وصیت کرے اور دوسرے کو تہائی مال کی تو دونوں تہائی میں سے لے لیں۔ ایک اس کے نصف سے اور دوسرا تہائی سے۔''

فوائد:...... یعنی ایک شخص مرنے سے قبل جمیع مال کا نصف ایک کو دوسرے کو ثلث مال کی وصیت کر جاتا ہے اب چونکہ قریب المرگ شخص کا مال فقط ثلث ہی ہوتا ہے جس میں وہ تصرف کر سکتا ہے لہٰذا اس کی وصیت کو ثلث مال میں ہی نافذ کیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

[11]..... بَاب الرُّجُوعِ عَنِ الْوَصِيَّةِ

وصیّت سے رجوع کرنے کا بیان

3253۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ..........

عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ يُغَيِّرُ صَاحِبُ الْوَصِيَّةِ مِنْهَا مَا شَاءَ غَيْرَ الْعَتَاقَةِ. ❸

شیبانی کہتے ہیں شعبی نے کہا: ''صاحب وصیت آزادی کے علاوہ جو کچھ وصیت میں چاہے بدل سکتا ہے۔''

---

❶ ضعیف: عکرمہ مجہول ہے أخرجه ابن منصور (329) وعبدالرزاق (16479) ❷ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔
❸ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (16386) وابن منصور (376) وابن ابی شیبه 173/11 (10856)

فوائد:...... وصیت کرنے والا وصیت کر چکنے کے بعد اگر اس میں کوئی کمی کوتاہی محسوس کرتا ہے تو اسے تبدیل کرنے میں کوئی حرج نہیں یہ کوئی ایسی دستاویز نہیں جسے چھیڑا نہیں جا سکتا ہاں کسی غلام کی آزادی کا فیصلہ کیا ہے تو اسے تبدیل نہ کرے لیکن اگر اس نے ورثہ کو نقصان پہنچانے کے لیے یا ثلث مال سے زائد میں ایسا کیا ہے تو پھر ایسی آزادی کوئی معنی نہیں رکھتی جیسا کہ آپ نے ایسے غلاموں کو بیچ کر ان کی قیمت ورثہ کو دے دی۔ (واللہ اعلم)

3254۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يُحْدِثُ الرَّجُلُ فِي وَصِيَّتِهِ مَا شَاءَ وَمِلَاكُ الْوَصِيَّةِ آخِرُهَا. ❶

عبداللہ بن ابی ربیعہ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے کہا: ''آدمی جس طرح چاہے اپنے وصیت کو بدل سکتا ہے اور اصل وصیت آخری وصیت ہے۔''

3255۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ قَالَ ....

حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ أَبَاهُ أَعْتَقَ رَقِيقًا لَهُ فِي مَرَضِهِ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَرُدَّهُمْ وَيُعْتِقَ غَيْرَهُمْ قَالَ فَخَاصَمُونِي إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فَأَجَازَ عِتْقَ الْآخِرِينَ وَأَبْطَلَ عِتْقَ الْأَوَّلِينَ. ❷

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے اپنی بیماری میں اپنے کچھ غلام آزاد کئے۔ پھر انہوں نے مناسب سمجھا تو انہیں واپس لے لیا اور دوسرے آزاد کر دیئے۔ انہوں نے عبدالملک بن مروان کے پاس جھگڑا کیا تو انہوں نے دوسروں کی آزادی قائم رکھی۔ پہلوں کی آزادی منسوخ کر دی۔

3256۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ..........

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ ، عَنِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ : يُحْدِثُ الرَّجُلُ فِي وَصِيَّتِهِ مَا شَاءَ ، وَمِلَاكُ الْوَصِيَّةِ اخِرُهَاقَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ :

---

❶ صحیح: أخرجه ابن حزم فی المحلّی 9/341، وعبدالرزاق (16379) وابن ابی شیبه 11/173 (10853)

❷ ضعیف: دینار مجہول ہے۔

هَمَّامٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَمْرٍو، وَبَيْنَهُمَا قَتَادَةُ. ❶

عبداللہ بن ابوربیعہ کہتے ہیں کہ شرید بن سوید نے کہا: ''عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے آدمی جیسے چاہئے اپنی وصیت بدل لے اور اصل وصیت اس کی آخری وصیت ہے۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ھمام نے عمرو سے نہیں سنا اور ان کے درمیان قتادۃ بھی تھے۔

3257۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ..........

حَدَّثَنَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِوَصِيَّةٍ ثُمَّ يُوصِي بِأُخْرَى قَالَ هُمَا جَائِزَتَانِ فِي مَالِهِ. ❷

معمر کہتے ہیں زہری نے کہا: ''اگر کوئی شخص وصیت کرے پھر دوسری وصیت کرے تو اس کے مال میں دونوں وصیتیں جاری ہوں گی۔''

فوائد:...... امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق اگر دونوں وصیتیں قابل عمل ہوں تو ٹھیک ورنہ معتبر آخری ہی ہوگی جیسا کہ (3254) میں عمر رضی اللہ عنہ کا قول گزر چکا ہے (واللہ اعلم)

3258۔ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ..........

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِلَاكُ الْوَصِيَّةِ آخِرُهَا. ❸

قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے کہا: ''اصل وصیت آخری وصیت ہے۔''

[12]..... بَاب فِي الْوَصِيِّ الْمُتَّهَمِ
مشکوک وصی کا بیان

3259۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ..........

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى قَالَ إِذَا اتَّهَمَ الْقَاضِي الْوَصِيَّ لَمْ يَعْزِلْهُ وَلَكِنْ يُوَكِّلُ مَعَهُ غَيْرَهُ وَهُوَ رَأْيُ الْأَوْزَاعِيِّ. ❹

اوزاعی کہتے ہیں یحییٰ نے کہا: ''جب قاضی کو وصی کے متعلق شک ہو جائے تو وہ اُسے الگ نہ کرے بلکہ اس کے ساتھ دوسرے کو مقرر کر دے۔'' اور یہی اوزاعی کی رائے ہے۔''

فوائد:...... موص، وصیت کرنے والا جس پر اعتبار کرتے ہوئے اسے اپنا وصی بنالیتا ہے اگر وہ

---

❶ اسناده منقطع: جب کہ یہ (3254) کے تحت گزر چکی ہے۔

❷ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (16389) وابن منصور (370)

❸ اسناده منقطع: أخرجه ابن حزم فی المحلّی 9/341 نیز یہ (3153) کے تحت گزر چکی ہے۔

❹ ضعیف: ولید بن مسلم عنعنہ ہے، أخرجه ابن ابی شیبه (10922) وعبدالرزاق (14810-14811)

قاضی کے نزدیک معتبر نہ بھی ہو تو اسے معزول کر کے دوسرے کو وصی مقرر کرنے کی بجائے اس کے ساتھ دوسرے شخص بطور نگران مقرر کر دینا زیادہ قرین قیاس ہے جیسا کہ (امام اوزاعی) کی رائے ہے۔

[13]..... بَاب وَصِيَّةِ الْمَرِيضِ

مریض کی وصیت کا بیان

3260- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ..........

عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَامِرٍ قَالَ يَجُوزُ بَيْعُ الْمَرِيضِ وَشِرَاؤُهُ وَنِكَاحُهُ وَلَا يَكُونُ مِنَ الثُّلُثِ. ❶

شیبانی کہتے ہیں عامر نے کہا: ''مریض کی خرید وفروخت اور اس کا نکاح جائز ہے۔ اور تہائی مال سے تعلق رکھے گا۔''

فوائد:...... مریض کے اگر حواس بحال ہوں تو اس کی خرید وفروخت میں کوئی حرج نہیں وہ بالکل درست ہے اور اس کا تہائی مال سے بھی کوئی تعلق نہیں کیونکہ تہائی مال کا تعلق صدقے سے ہے۔ (واللہ اعلم)

3261- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ..........

عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ قَالَ مَا حَابَى بِهِ الْمَرِيضُ فِي مَرَضِهِ مِنْ بَيْعٍ أَوْ شِرَاءٍ فَهُوَ فِي ثُلُثِهِ قِيمَةُ عَدْلٍ. ❷

حارث عکلی سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ: ''مریض اپنی بیماری میں خرید وفروخت وغیرہ جو کچھ کرے گا درمیانی قیمت سے اس کے تہائی مال میں جاری ہوگا۔''

3262- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ..........

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَعْطَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِنَا وَهِيَ حَامِلٌ فَسُئِلَ الْقَاسِمُ فَقَالَ هُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ قَالَ يَحْيَى وَنَحْنُ نَقُولُ إِذَا ضَرَبَهَا الْمَخَاضُ فَمَا أَعْطَتْ فَمِنَ الثُّلُثِ. ❸

حماد بن زید کہتے ہیں یحییٰ نے کہا جو سعید کے بیٹے ہیں ہمارے اہل کی ایک عورت نے حمل کی حالت میں مال دینے کو کہا، قاسم سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: وہ تمام مال سے ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں ہمارا قول یہ ہے کہ عورت درد زہ کی حالت میں جو مال دینے کو کہے وہ تہائی سے تعلق رکھے گا۔''

---

❶ حسن: أخرجه ابن ابی شیبه 362/4 باب فی الرجل یتزوج وهو مریض أیجوز

❷ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 211/11 (11005) وابن منصور (387)

3263- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ..........

عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْحَسَنِ فِيْ رَجُلٍ قَالَ لِغُلَامِهِ إِنْ دَخَلْتُ دَارَ فُلَانٍ فَغُلَامِيْ حُرٌّ ثُمَّ دَخَلَهَا وَهُوَ مَرِيضٌ قَالَ يُعْتَقُ مِنَ الثُّلُثِ وَإِنْ دَخَلَ فِيْ صِحَّتِهِ عُتِقَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ. ❶

عمرو کہتے ہیں حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر کوئی آدمی اپنے غلام سے کہے: میں اگر فلاں آدمی کے گھر جاؤں تو میرا غلام آزاد ہے پھر اس گھر میں بیماری کی حالت میں جائے تو تہائی مال سے آزاد ہوگا۔ اگر تندرستی کی حالت میں جائے تو سارے مال سے آزاد ہوگا۔"

[14]..... بَاب فِيمَنْ رَدَّ عَلَى الْوَرَثَةِ مِنَ الثُّلُثِ
تہائی میں سے وارثوں کو واپس دینے کا بیان

3264- حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ..........

حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ إِذَا كَانَ الْوَرَثَةُ مَحَاوِيجَ فَلَا أَرَى بَأْسًا أَنْ يُرَدَّ عَلَيْهِمْ مِنَ الثُّلُثِ قَالَ يَحْيَى فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلْأَوْزَاعِيِّ فَأَعْجَبَهُ. ❷

نعمان بن منذر بیان کرتے ہیں مکحول نے کہا: "جب وارث محتاج ہوں تو میرے نزدیک کچھ حرج نہیں کہ تہائی سے انہیں واپس کیا جائے۔ یحییٰ کہتے ہیں: میں نے یہ بات اوزاعی سے کہی۔ انہوں نے اسے پسند کیا۔

فوائد:..... قریب المرگ شخص تہائی مال کو خیر، فلاح و بہبود کے کاموں میں صرف کرسکتا ہے لیکن جب اس کے اہل و عیال ہی محتاج ہوں تو سب سے پہلے انہیں پر خرچ کرنے کا زیادہ حق بنتا ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا ان کو غنی چھوڑنا بہتر ہے لہٰذا بہتر کام کو اپنایا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

[15]..... بَاب إِذَا شَهِدَ اثْنَانِ فِي الْوَرَثَةِ
دو وارثوں کے گواہی دینے کا بیان

3265- أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ..........

عَنِ الْحَسَنِ ح و أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَا إِذَا شَهِدَ شَاهِدَانِ مِنَ

حسن اور ابراہیم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: جب دو وارث گواہی دیں تو تمام وارثوں پر ثابت ہو جائے گا اور

❶ ضعیف: دیکھئے ابن ابی شیبہ 6/495-496 (1810)

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 11/181 (10879) و عبدالرزاق (16875)

الْوَرَثَةِ جَازَ عَلَى جَمِيعِهِمْ وَإِذَا شَهِدَ وَاحِدٌ فَفِي نَصِيبِهِ بِحِصَّتِهِ. ❶

جب ایک شخص اقرار کرے تو اس کے حصے کے موافق اسی کے حصے سے ادا کیا جائے گا۔"

فوائد:...... اسلام میں چونکہ دو عادل گواہوں کی گواہی کو اہمیت حاصل ہے لہٰذا اگر ورثے میں قرض یا وصیت بارے دو عادل عزیز گواہی دے دیں تو ان کی گواہی قبول کرتے ہوئے مال میں ان کے قول کے مطابق تصرف کیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

3266۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ......

أَنَّهُ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ إِذَا شَهِدَ رَجُلٌ مِنَ الْوَرَثَةِ فَفِي نَصِيبِهِ بِحِصَّتِهِ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي جَمِيعِ حِصَّتِهِ. ❷

شعبی کہتے تھے کہ جب ایک وارث قرض کا اقرار کرے تو اس کے حصے کے موافق اسی کے حصہ سے دیا جائے گا پھر قرض کا اقرار کرے تو اس کے حصے کے موافق اسی کے حصہ سے دیا جائے گا پھر کہنے لگے۔"اس کے تمام حصہ سے دیا جائے گا۔"

[16]...... بَاب مَا يَكُونُ مِنَ الْوَصِيَّةِ فِي الْعَيْنِ وَالدَّيْنِ

اس وصیت کے متعلق جو موجود اور قرض میں ہوتی ہے

3267۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ......

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَفِي الْعَيْنِ وَالدَّيْنِ وَإِذَا أَوْصَى بِخَمْسِينَ أَوْ سِتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ فَفِي الْعَيْنِ حَتَّى يَبْلُغَ الثُّلُثَ. ❸

ابراہیم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: جب آدمی تہائی اور چوتھائی کی وصیت کرے تو موجود اور قرض دونوں رقموں میں ہوگی۔ جب وہ پچاس یا ساٹھ سے سو تک وصیت کرے تو وہ موجودہ رقم میں ہوگی حتی کہ وہ تہائی تک پہنچ جائے۔

فوائد:...... وصیت کرنے والے جب سو، پچاس یا مقرر مقدار میں وصیت کرے تو وہ موجود مال سے پوری کر دی جائے گی البتہ اگر وہ مال کے تہائی، چوتھائی حصّے کی وصیت کرتا ہے تو پھر موجود اور جو قرض لینا

---

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 223/11 (11050) وعبدالرزاق (19144)

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 223/11 (11049) وابن منصور (315)

❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 158/11 (10799) وابن منصور (252)

دینا ہے سبھی کا حساب کر کے اس جمیع مال سے چوتھائی یا تہائی حصے کو وصیت کے مطابق خرچ کیا جائے گا

[17]..... بَاب مَنْ أَحَبَّ الْوَصِيَّةَ وَمَنْ كَرِهَ

وصیت کو پسند اور ناپسند کرنے والے شخص کا بیان

3268۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ....

عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْمَرْءُ أَحَقُّ بِثُلُثِ مَالِهِ يَضَعُهُ فِي أَيِّ مَالِهِ شَاءَ)). [1]

یزید بن عبداللہ بن قسیط رضی اللہ عنہم کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی اپنے تہائی مال کا مستحق ہے جس مصرف میں چاہے اسے دے۔''

3269۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ..........

حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ دَرَاهِمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الَّذِي يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهِ أَوْ يُعْتِقُ كَالَّذِي يُهْدِي بَعْدَ مَا شَبِعَ. [2]

ابو اسحاق کہتے ہیں ابو حبیبہ نے کہا میں نے ابو درداء سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے کچھ درہم اللہ کی راہ میں صدقہ کیے؟ ابو درداء نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنی موت کے وقت صدقہ کرتا ہے یا آزاد کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو سیر ہونے کے بعد ہدیہ دے۔''

فوائد:...... سیر ہو جانے کے بعد جس لقمے، کھانے کی ضرورت نہ رہے اسے صدقہ کر دینے میں وہ اجر وثواب نہیں جو ایسی حالت میں کیا جائے جب آدمی صحت مند اور مال کی حرص رکھنے والا ہو کیونکہ ایسے وقت میں کیا گیا صدقہ خلوص کا حامل ہوتا ہے اور عظیم اجر کا باعث ہوتا ہے۔

[18]..... بَاب مَا يُبْدَأُ بِهِ مِنَ الْوَصَايَا

کون سی وصیت پہلے پوری کی جائے

3270۔ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ يُونُسَ ....

عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِأَشْيَاءَ وَفِيهَا الْعِتْقُ فَيُجَاوِزُ الثُّلُثَ قَالَ يُبْدَأُ

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''جب کوئی آدمی کچھ چیزوں کی وصیت کرے جن میں آزاد کرنا بھی ہو اور

[1] مرسل، ضعیف: لیکن اس کا شاہد دیکھئے مجمع الزوائد (7187-7188-7189)

[2] صحیح: أخرجه عبدالرزاق (16740)

بِالْعِتْقِ . ❶ تہائی سے بڑھ جائے تو آزادی سے شروع کئے جائیں۔''

فوائد:...... وصیت کرنے والا بہت سے امورِ خیر بتا جاتا ہے جب کہ ان سب میں مال خرچ کیا جائے تو وہ ترکے کے ثلث مال سے بڑھ جاتا ایسی صورت میں آزادی اور اس جیسے دیگر اہم امور کو اوّل فرصت میں سر انجام دے کر پھر بقیہ امور اگر تہائی مال سے سر انجام دے جاسکتے ہوں تو ٹھیک ورنہ ان کو چھوڑ دیا جائے گا۔

3271۔ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ..........

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ بِالْحِصَصِ . ❷

ایوب کہتے ہیں محمد نے کہا: آزادی سے شروع نہیں کیا جائے گا بلکہ حصہ کے موافق سب پر ڈالا جائے گا۔''

3272۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى..........

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ مَنْ أَوْصَى أَوْ أَعْتَقَ فَكَانَ فِي وَصِيَّتِهِ عَوْلٌ دَخَلَ الْعَوْلُ عَلَى أَهْلِ الْعَتَاقَةِ وَأَهْلِ الْوَصِيَّةِ قَالَ وَقَالَ عَطَاءٌ إِنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ غَلَبُونَا يَبْدَئُونَ بِالْعَتَاقَةِ قَبْلُ . ❸

عثمان بن اسود کہتے ہیں کہ عطاء نے کہا: ''جو شخص وصیت کرے یا آزاد کرے اور اس کی وصیت میں عول ہو تو عول آزادی اور وصیت والے دونوں میں داخل ہوگا۔'' عطاء کہتے ہیں: ''اہل مدینہ ہم پر غالب ہو گئے وہ آزادی سے شروع کرتے تھے۔''

فوائد:...... وصیت میں (عول) آنے سے مراد وصیت کیے گئے امور کا ثلث سے بڑھ جانا ہے عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم عول کو سبھی امر پر لاگو کرتے یعنی ایک طرف سے وصیت پر عمل شروع کر دیتے جو ثلث کے اندر وقوع پذیر ہو جاتے انہیں انجام دے لیا جاتا بقیہ کو چھوڑ دیا جاتا لیکن اہل مدینہ آزادی سے شروع کرتے بھی ان کا عمل ہی غالب آ گیا۔ اور یہی درست ہے۔ (ان شاء اللہ)

3273۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ....

قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ فِي الَّذِي يُوصِي بِعِتْقٍ وَغَيْرِهِ فَيَزِيدُ عَلَى الثُّلُثِ قَالَ بِالْحِصَصِ . ❹

عمرو بن دینار نے اس شخص کے متعلق کہا: ''آزادی وغیرہ کی وصیت کرے اور وہ تہائی سے بڑھ جائے کہ ''حصہ کے موافق پر ڈالا جائے گا۔''

❶ صحيح : أخرجه ابن ابی شيبه 191/11 (10927) وابن منصور (405)

❷ صحيح : ابن ابی شيبه 191/11 (10928) والبيهقی فی الوصايا، باب الوصية بالعتق وغير 277/6

❸ صحيح : أخرجه عبدالرزاق (16748) وابن ابی شيبه 192/11 (10934)

❹ صحيح : أخرجه عبدالرزاق (16748)

3274۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ شِنْظِيرٍ ....

عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ أَوْصَى بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ وَفِيهِ عِتْقٌ قَالَ يُبْدَأُ بِالْعِتْقِ. ❶

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''اگر کوئی شخص تہائی سے زیادہ کی وصیت کرے اور اس میں آزادی بھی ہو تو اس کو آزادی سے شروع کیا جائے۔''

3275۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ..........

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يُبْدَأُ بِالْعَتَاقَةِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ. ❷

منصور کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ''وصیت پہلے آزادی سے شروع ہوگی۔''

[19]..... بَاب فِي الَّذِي يُوصِي لِبَنِي فُلَان وَيُسْهِمُ مِنْ مَالِهِ

اپنے مال سے ایک حصہ کی بنوفلاں کے لیے وصیّت کرنے والے شخص کا بیان

3276۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ يُونُسَ ....

عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ يُوصِي لِبَنِي فُلَانٍ قَالَ غَنِيُّهُمْ وَفَقِيرُهُمْ وَذَكَرُهُمْ وَأُنْثَاهُمْ سَوَاءٌ. ❸

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''جو شخص بنوفلاں کے لئے وصیت کرے ان کے امیر وغریب، مرد وعورتیں سب برابر ہیں۔

3277۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ عَمْرٍو ....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا أَوْصَى لِبَنِي فُلَانٍ فَالذَّكَرُ وَالْأُنْثَى فِيهِ سَوَاءٌ. ❹

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''جب کوئی بنوفلاں کے لئے نصیحت کرے تو مرد وعورت اس میں برابر ہیں۔''

3278۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ مُوسَى الْهَمْدَانِيُّ ....

حَدَّثَنِي سَيَّارُ بْنُ أَبِي كَرْبٍ أَنَّ آتِيًا أَتَى شُرَيْحًا فَسَأَلَهُ عَنْ رَجُلٍ أَوْصَى بِسَهْمٍ مِنْ مَالِهِ قَالَ تُحْسَبُ الْفَرِيضَةُ

سیار بن ابوکرب کہتے ہیں کہ ایک آنے والا شریح کے پاس آیا اور اس نے ان سے ایک اس آدمی کے متعلق پوچھا۔ جو اپنے مال سے ایک حصے کی وصیت کرے، انہوں نے

---

❶ صحیح: (3270) کے تحت گزر چکی ہے۔

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 192/11 (10931) وعبدالرزاق (16741) والبیهقی فی الوصایا، باب الوصیة بالعتق وغیره 277/6

❸ صحیح: أخرجه ابو سعید بن منصور (366) وابن ابی شیبه 159/11 (10803)

❹ حسن: أخرجه ابن منصور (365)

فَمَا بَلَغَ سِهَامَهَا أُعْطِيَ الْمُوصَى لَهُ سَهْمًا كَأَحَدِهَا. ❶

کہا: ''حصے شمار کئے جائیں، پھر جب قدر حصے پہنچیں جس کے لیے وصیت کی گئی ہو اسے ایک حصہ دیا جائے گا۔''

فوائد:...... '' موصی له'' یعنی جس کے حق میں وصیت کی گئی ہے اس کو بطور فریضہ کے مال عطاء کرنا مرجوح ہے کیونکہ یہ عطیہ ہے (3276) کے تحت بیان کردہ بات ہی راجح ہے۔ (واللہ اعلم)

[20]..... بَاب إِذَا تَصَدَّقَ الرَّجُلُ عَلَي بَعْضِ وَرَثَتِهِ

اپنے بعض وارثوں کو صدقہ دینے والے شخص کا بیان

3279۔ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ....

عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ إِذَا تَصَدَّقَ الرَّجُلُ عَلَى بَعْضِ وَرَثَتِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ بِأَكْثَرَ مِنَ النِّصْفِ رُدَّ إِلَى الثُّلُثِ وَإِذَا أَعْطَى النِّصْفَ جَازَ لَهُ ذٰلِكَ قَالَ سَعِيدٌ وَكَانَ قُضَاةُ أَهْلِ دِمَشْقَ يَقْضُونَ بِذٰلِكَ. ❷

مکحول سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''جب کوئی شخص اپنے وارث کو صدقہ دے اور وہ صحت کی حالت میں نصف سے زیادہ صدقہ کرے تو وہ تہائی کی طرف لوٹایا جائے گا۔ اور جب نصف دے تو اس کے لئے جائز ہے۔'' سعید کہتے ہیں: ''دمشق کے قاضی اسی طرح فیصلہ کرتے تھے۔''

فوائد:...... وارث کے حق میں وصیت کرنا ناجائز و ناروا ہے ہاں صحت کی حالت میں اگر کوئی اپنے کسی وارث کو اپنے مال میں سے کچھ دینا چاہے تو یہ بلا حرج جائز ہے البتہ اولاد میں سے کسی کو عطیہ کرتے ہوئے باقیوں کو محروم رکھنا ناجائز ہے کیونکہ اولاد میں عدل لازم ہے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گواہ ہو جایئے میں نے اپنے اس فلاں بیٹے کو فلاں چیز ہبہ کی ہے آپ نے دریافت کیا کہ سبھی اولاد کو ایسے ہی ہبہ کیا ہے کہا نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہ بننے سے انکار کر دیا اور فرمایا میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔ (او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم)

[21]..... بَاب مَنْ قَالَ الْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

تمام مال میں سے کفن دینے کا بیان

3280۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ..........

---

❶ جید: أخرجه ابن ابی شیبه 11/170-171 (10846) وابن منصور (364)

❷ صحیح: دیکھئے عبدالرزاق (16398)

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ. ❶

حکم کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ''کفن تمام مال میں سے ہو گا۔''

فوائد:...... میت کا کفن جمیع مال سے تیار کیا جائے گا اگرچہ میت کے پاس اتنا کم مال ہو کہ سارا کفن کی تیاری میں صرف ہو جائے۔

3281۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى عَنْ مُعَاذٍ..........

عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ قِيمَةَ أَلْفَيْ دِرْهَمٍ وَعَلَيْهِ مِثْلُهَا أَوْ أَكْثَرُ قَالَ يُكَفَّنُ مِنْهَا وَلَا يُعْطَى دَيْنُهُ. ❷

اشعث کہتے ہیں حسن نے کہا: ''اگر کوئی شخص مر جائے اور دو ہزار درہم کا مال چھوڑے اور اتنا ہی یا اس سے زیادہ اس کے ذمہ ہو تو اسی میں سے اس کا کفن ہو گا قرض (پہلے) نہیں دیا جائے گا۔''

فوائد:...... یہی بات درست ہے کہ قرض سے بھی پہلے کفن کا انتظام کیا جائے گا دیگر امور پر غور اس کے بعد ہو گا۔

3282۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ..........

أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَمَّنْ سَمِعَ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يُبْدَأُ بِالْكَفَنِ ثُمَّ الدَّيْنِ ثُمَّ الْوَصِيَّةِ. ❸

سفیان کہتے ہیں انہوں نے ابراہیم سے سنا وہ کہتے تھے: ''پہلے کفن دیا جائے گا' پھر قرض کی ادائیگی اور پھر وصیت۔''

3283۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ فِرَاسٍ..........

عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْمَرْأَةِ تَمُوتُ قَالَ تُكَفَّنُ مِنْ مَالِهَا لَيْسَ عَلَى الزَّوْجِ شَيْءٌ. ❹

شعبی سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''اگر کوئی عورت فوت ہو جائے تو اس کو کفن اس کے مال سے دیا جائے گا شوہر کے ذمہ کچھ نہ ہو گا۔''

3284۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ..........

---

❶ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 526/6 (1920) اور اسی طرح (1931) وعبدالرزاق (6223)

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 527/6 (1922-1925)

❸ صحیح: أخرجه عبدالرزاق (6224) امام بخاری نے کتاب الجنائز، باب الکفن من جمیع المال میں اسے معلق بیان کیا ہے۔

❹ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 527/6 (1930)

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ الْحَنُوطُ وَالْكَفَنُ مِنْ رَأْسِ الْمَالِ . ❶

عطاء سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''خوشبو اور کفن اصل مال سے ہوگا۔''

3285۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ ....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْكَفَنُ مِنْ وَسَطِ الْمَالِ يُكَفَّنُ عَلَى قَدْرِ مَا كَانَ يَلْبَسُ فِي حَيَاتِهِ ثُمَّ يُخْرَجُ الدَّيْنُ ثُمَّ الثُّلُثُ . ❷

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''کفن اصل مال سے ہوگا اور کفن ایسا دیا جائے گا جیسا وہ اپنی زندگی میں کپڑا پہنتا تھا پھر قرض کی ادائیگی ہوگی پھر تہائی (وصیت کا) ہوگا۔''

[22]..... بَاب إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَهُوَ غَائِبٌ
غائب شخص کے لئے وصیت کرنے کا بیان

3286۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ....

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَهُوَ غَائِبٌ فَلْيَقْبَلْ وَصِيَّتَهُ وَإِنْ كَانَ حَاضِرًا فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ قَبِلَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ . ❸

حسن سے مروی ہے وہ فرمایا کرتے تھے: ''جب کوئی کسی کو وصیت کرے اور وہ غائب ہو تو چاہئے کہ وہ اس کی وصیت قبول کرے اگر حاضر ہو تو اختیار رکھتا ہے چاہے تو قبول کرے چاہے تو چھوڑ دے۔''

فوائد:...... کوئی قریب الموت شخص اگر کسی بارے وصیت کرتا ہے تو اگر چہ وہ حاضر ہو یا غائب تو اسے اختیار ہے کہ چاہے تو اس وصیت کو قبول کرے یا نہ کرے۔

3287۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ....

عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَأَلْتُ الْحَسَنَ وَمُحَمَّدًا عَنِ الرَّجُلِ يُوصِي إِلَى الرَّجُلِ قَالَا نَخْتَارُ أَنْ يَقْبَلَ . ❹

ایوب کہتے ہیں کہ میں نے حسن اور محمد سے اس آدمی کے متعلق پوچھا: ''تو کسی کو وصیت کرے؟ ان دونوں نے کہا: ''بہتر ہے کہ وہ قبول کرلے۔''

3288۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَسْعَدَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ هِشَامٍ ....

❶ صحیح : أخرجه عبدالرزاق (2622) اور دیکھئے ''المجموع'' نووی کی 189/5

❷ ضعیف : اسماعیل المکی ضعیف ہے۔

❸ صحیح : أخرجه ابن ابی شیبه 210/11 (10998)

❹ صحیح : أخرجه ابن ابی شیبه 199/11 (10957)

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَهُوَ غَائِبٌ فَإِذَا قَدِمَ فَإِنْ شَاءَ قَبِلَ فَإِذَا قَبِلَ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يَرُدَّ . ❶

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”جب کوئی آدمی غائب کو وصیت کرے۔تو جب وہ سامنے آئے تو چاہے تو قبول کر لے،اور جب قبول کر لے گا تو اس کے لئے (وصیت کو) رد کرنا جائز نہیں۔“

3289۔ حَدَّثَنَا الْوَضَّاحُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ هِشَامٍ ....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فَعُرِضَتْ عَلَيْهِ الْوَصِيَّةُ وَكَانَ غَائِبًا فَقَبِلَ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ . ❷

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”جب کوئی آدمی کسی غائب کو وصیت کرے پھر وہ وصیت اس پر پیش بھی کی جائے جبکہ وہ غائب تھا پھر اگر وہ قبول کر لے تو اسے وصیت رد کرنا جائز نہیں۔“

[23]..... بَاب الْوَصِيَّةِ لِلْمَيِّتِ

میت کو وصیت کرنے کا بیان

3290۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ سَعِيدٍ..........

عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ لِإِنْسَانٍ وَهُوَ غَائِبٌ وَكَانَ مَيِّتًا وَهُوَ لَا يَدْرِي فَهِيَ رَاجِعَةٌ . ❸

ابو معشر کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ”جب کوئی آدمی کسی غائب کے لیے وصیت کرے اور وہ مر چکا ہو۔ اور اسے معلوم نہ ہوتو وصیت واپس لوٹ آئے گی۔“

فوائد:...... موصیٰ لہ فوت ہو چکا ہے جب کہ موصی، وصیت کرنے والا عدم واقفیت کی بناء پر اس کے حق میں وصیت کر دیتا ہے تو وہ وصیت نا قابل عمل ہو گی۔ (واللہ اعلم)

[24]..... بَاب الْوَصِيَّةِ لِلْعَبْدِ

غلام کو وصیت کرنے کا بیان

3291۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ ....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا أَوْصَى لِعَبْدِهِ ثُلُثَ

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”جب کوئی اپنے

---

❶ حسن لغيره: أخرجه ابن ابی شیبه 11/209-210 (10998)

❷ حسن لغيره: سابقہ اثر ہی مکرر ہے۔

❸ صحيح: أخرجه ابن ابی شیبه 11/156 (10789) و ابن منصور (368)

مَالِهِ، رُبُعَ مَالِهِ، خُمُسَ مَالِهِ، فَهُوَ مِنْ مَالِهِ دَخَلَتْهُ عَتَاقَةٌ. ❶

غلام کو تہائی مال، چوتھائی اور پانچویں حصے کی وصیت کرے تو وہ بھی اس کے مال سے ہے (لہٰذا) آزاد کرنا بھی اس میں شامل ہوگا۔"

فوائد:...... یعنی جتنے مال کی مالک نے غلام کے حق میں وصیت کی ہے اگر وہ مال اس کی قیمت جتنا بنتا ہے تو مال دینے کی بجائے اسے آزاد کر دیا جائے گا۔

[25]..... بَاب مَنْ كَرِهَ أَنْ يُفَرِّقَ مَالَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ
موت کے قریب مال تقسیم کرنے کا ناپسند سمجھنے والے شخص کا بیان

3292۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ ....

عَنْ قَيْسٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ بَرَكَةَ مَالِهِ فِي حَيَاتِهِ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْمَوْتِ تَزَوَّدَ بِفَجْرَةٍ. ❷

قیس کہتے ہیں کہا جاتا تھا۔ آدمی اپنی زندگی میں اپنے مال کے فائدہ سے محروم رہتا ہے جب موت کا وقت سر پر آجاتا ہے تو وہ اپنے مال کی طرف جھکتا ہے۔"

3293۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو زُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ..........

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ الْمُرَّانِ الْإِمْسَاكُ فِي الْحَيَاةِ وَالتَّبْذِيرُ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ أَبُو مُحَمَّد يُقَالُ مُرٌّ فِي الْحَيَاةِ وَمُرٌّ عِنْدَ الْمَوْتِ. ❸

عبداللہ فرماتے ہیں کہ: "دو چیزیں بری ہیں: زندگی میں بخیلی اور موت کے وقت فضول خرچی۔" ابو محمد کہتے ہیں: "کہا جاتا تھا ایک بری چیز تو زندگی میں ہے اور ایک موت کے وقت۔"

فوائد:...... (۱) "المرّیان" یہ مُرّٰی کی تثنیہ ہے جو فعلیٰ کے وزن پر اَمرّ کی مونث ہے جو کہ مراوۃ، کڑواہٹ سے ہے (۲) معلوم ہوا سلف زندگی میں روکے رکھنے اور موت کے وقت کھلا خرچ کرنے کو معیوب سمجھتے تھے۔

[26]..... بَاب الرَّجُلِ يُوصِي بِمِثْلِ نَصِيبِ بَعْضِ الْوَرَثَةِ
(کسی کے لئے) کسی وارث کے حصے کے برابر وصیت کرنے والے شخص کا بیان

3294۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ ....

❶ صحیح: دیکھئے ابن ابی شیبہ 189/11 (10918) ❷ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔ ❸ صحیح

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ لِآخَرَ بِمِثْلِ نَصِيبِ ابْنِهِ فَلَا يَتِمُّ لَهُ مِثْلُ نَصِيبِهِ حَتَّى يَنْقُصَ مِنْهُ . ❶

ابراہیم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا ''جب کوئی آدمی دوسرے کے لئے اپنے بیٹے کے حصہ کے برابر وصیت کرے تو اسے اس کے برابر حصہ نہیں ملے گا بلکہ اس سے کم کیا جائے گا۔''

فوائد:...... کسی وارث کے حصے کی مثل وصیت تب قابل قبول ہوگی جب وہ ثلث سے کم ہو کیونکہ ثلث سے زیادہ کسی کو ترکے سے عطا نہیں کیا جاسکتا۔

3295۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ..........

عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ كَانَ لَهُ ثَلَاثَةُ بَنِينَ فَأَوْصَى لِرَجُلٍ مِثْلَ نَصِيبِ أَحَدِهِمْ لَوْ كَانُوا أَرْبَعَةً قَالَ الشَّعْبِيُّ يُعْطَى الْخُمُسَ . ❷

داؤد بن ابو ہند کہتے ہیں شعبی سے پوچھا گیا اگر کسی کے تین بیٹے ہوں اور اس نے کسی آدمی کے لئے اتنی وصیت کی جس قدر چار بیٹوں کی صورت میں ایک کا حصہ ہوتا ہے۔ شعبی نے کہا: ''اسے پانچواں حصہ دیا جائے گا۔''

3296۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ....

حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ قَالَ سَأَلْنَا عَامِرًا عَنْ رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَيْنِ وَأَوْصَى بِمِثْلِ نَصِيبِ أَحَدِهِمْ لَوْ كَانُوا ثَلَاثَةً قَالَ أَوْصَى بِالرُّبُعِ . ❸

داؤد بن ابو ہند کہتے ہیں ہم نے عامر سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے دو بیٹے چھوڑے ہوں اور اس نے کسی آدمی کے لئے اتنی وصیت کی۔ جس قدر تین لڑکوں کی صورت میں ایک کا حصہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا: ''اس نے چوتھائی کی وصیت کی۔''

3297۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ فِي رَجُلٍ أَوْصَى بِمِثْلِ نَصِيبِ بَعْضِ الْوَرَثَةِ قَالَ لَا يَجُوزُ وَإِنْ كَانَ أَقَلَّ مِنَ الثُّلُثِ قَالَ

ابراہیم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: اگر کوئی آدمی کسی وارث کے حصے کے برابر وصیت کرے تو جائز نہیں۔ اگرچہ تہائی سے کم ہو'' اور محمد کہتے ہیں: ''یہ اچھی بات ہے۔''

---

❶ صحيح: أخرجه ابن ابی شیبه 11/170(10844)

❷ صحيح: دیکھئے آئندہ اثر۔

❸ صحيح: أخرجه ابن ابی شیبه 11/168(90838) وابن منصور(349)

أَبُومُحَمَّد هُوَ حَسَنٌ . ❶

[27]..... بَاب فِيُ الرَّجُلِ يُوصِي بِغَلَّةِ عَبُدِهِ

غلام کی آمدن کی وصیت کرنے والے شخص کا بیان

3298۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي السَّفَرِ ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ فِيُ رَجُلٍ أَوُصَى فِيُ غَلَّةِ عَبُدِهِ بِدِرُهَمٍ وَغَلَّتُهُ سِتَّةٌ قَالَ لَهُ سُدُسُهُ. ❷

شعبی سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''اگر کوئی آدمی اپنے غلام کی آمدن سے ایک درہم کی وصیت کرے اور اس کی آمدنی چھ درہم ہو تو اسے اس میں سے چھٹا حصہ ملے گا۔''

[28]..... بَاب الُوَصِيَّةِ لِلُوَارِثِ

وارث کو وصیت کرنے کا بیان

3299۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ ....

سَمِعْتُ سُفُيَانَ يَقُولُ إِذَا أَقَرَّ لِوَارِثٍ وَلِغَيْرِ وَارِثٍ بِمِائَةِ دِرُهَمٍ قَالَ: أَرَى أَنُ أُبُطِلَهُمَا جَمِيعًا. ❸

سفیان کہتے تھے کہ: ''جب کوئی وارث یا غیر وارث کے لئے سو درہم کا اقرار کرے میری رائے ہے کہ اس کو منسوخ کردوں۔''

فوائد: ...... باطل کرنے کی وجہ یہ خدشہ ہے کہ ہوسکتا ہے وہ ان کو نوازنے کے لیے اس بات کا اقرار کر رہا ہو۔ (واللہ اعلم)

3300۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ ....

عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ لَا يَجُوزُ إِقْرَارٌ لِوَارِثٍ قَالَ و قَالَ الْحَسَنُ أَحَقُّ مَا جَازَ عَلَيْهِ عِنْدَ مَوْتِهِ أَوَّلَ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الْآخِرَةِ وَآخِرَ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا . ❹

شریح سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''وارث کے لئے اقرار (وصیت) کرنا جائز نہیں' حسن نے کہا: ''آدمی کی تمام باتوں سے بڑھ کر ماننے کے لائق موت کے وقت کی بات ہے۔ جو آخرت کا پہلا دن اور دنیا کا آخری دن ہے۔''

---

❶ صحيح: أخرجه ابن منصور (378) وابن ابی شیبه 11/170 (10844)

❷ صحيح: دارمی منفرد ہیں۔

❸ صحيح: دارمی منفرد ہیں۔

❹ صحيح: أخرجه البيهقي في الاقرار، باب ماجاء في القرار المريض 6/585 وابن ابی شیبه 6/196 (791)

فوائد:...... مذکورۃ مسئلے میں حسن رحمۃ اللہ علیہ کا قول راجح معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ مشکل ہے کہ کوئی جاتے ہوئے کسی اچھائی کی بجائے برائی کر جائے جو اس کے نامہ اعمال کو مزید سیاہ کرنے کا باعث بن جائے۔ دنیا چھوڑتے ہوئے چونکہ انسان کے کبھی (بل) نکل چکے ہوتے چنانچہ وہ حق بات ہی کرتا ہے۔ الا ماشاء اللہ

3301۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ ....

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ لَا يَجُوزُ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ. ❶

ابوقلابہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں۔''

3302۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ....

عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّ رَجُلًا يُكْنَى أَبَا ثَابِتٍ أَقَرَّ لِامْرَأَتِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ أَنَّ لَهَا عَلَيْهِ أَرْبَعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ مِنْ صَدَاقِهَا فَأَجَازَهُ الْحَسَنُ. ❷

حمید کہتے ہیں ایک آدمی جس کی کنیت ابو ثابت تھی نے اپنی بیوی کے لئے موت کے وقت اقرار کیا کہ اس کے مہر میں سے چار سو درہم اس کے ذمہ ہیں تو حسن سے اسے جائز کہا۔

3303۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ ....

عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ كُنْتُ تَحْتَ نَاقَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ تَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَلُعَابُهَا يَنُوصُ بَيْنَ كَتِفَيَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَلَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا يَجُوزُ وَصِيَّةٌ لِوَارِثٍ. ❸

عمرو بن خارجہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی اونٹنی کے نیچے تھا اور وہ جگالی کر رہی تھی۔ اس کا جھاگ میرے دونوں کندھوں کے درمیان گر رہا تھا۔ میں نے آپ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ''یاد رکھو! اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کا حق اسے دے دیا لہٰذا وارث کے لئے وصیت جائز نہیں۔''

فوائد:...... (۱) ''نقصع بجرّتها'' یعنی اپنے پیٹ سے نکلنے والے چارے کو چبا رہی تھی، جگالی کر رہی تھی۔ (۲) مذکورۃ حدیث اس بارے واضح ہے کہ وصیت کی فرضیت ختم ہو چکی ہے اور فرضیت کی ناسخ آیات میراث ہیں جیسا کہ آئندہ حدیث سے وضاحت ہو رہی ہے۔ البتہ غیر وارث اور ذوی الارحام کے حق

---

❶ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

❷ صحیح: دارمی منفرد ہیں۔

❸ حسن: (2571) کے تحت گزر چکی ہے۔

میں وصیت جائز ہے۔

3304۔ أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ.........

أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: ﴿ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِيْنَ ﴾ [البقرة: ١٨٠] أَمَرَ أَنْ يُوْصِيَ لِوَالِدَيْهِ وَأَقَارِبِهِ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ سُوْرَةِ النِّسَاءِ فَجَعَلَ لِلْوَالِدَيْنِ نَصِيبًا مَعْلُومًا وَأَلْحَقَ لِكُلِّ ذِي مِيرَاثٍ نَصِيبَهُ مِنْهُ وَلَيْسَتْ لَهُمْ وَصِيَّةٌ فَصَارَتِ الْوَصِيَّةُ لِمَنْ لَا يَرِثُ مِنْ قَرِيبٍ وَغَيْرِهِ . ❶

ہمام بیان کرتے ہیں کہ قتادۃ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''جب تم میں سے کسی کو موت آئے اور وہ مال چھوڑے تو والدین اور قریبی رشتہ داروں کے لیے اچھے طریقے سے وصّیت کرنا ہے یہ پرہیزگاروں پر واجب ہے۔'' [البقرۃ:١٨٠] : پس یہ حکم دیا: ''اپنے والدین اور رشتہ داروں کے لئے وصیت کی جائے۔'' (بقرۃ:١٨٠) پھر اس کے بعد سورۃ النساء میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ اور والدین کے لئے معین حصہ مقرر ہوا اور ہر حقدار کو اس کا حصہ دے دیا گیا۔ اور ان کے لئے وصیت نہیں رہی۔ وصیت ان رشتہ دار وغیرہ کے لئے ہو گی جو وارث نہیں۔''

3305۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ فَنَسَخَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ وَالثُّلُثَ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ . ❷

ابن عباس سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''پہلے مال اولاد کے لیے کا تھا۔ اور وصیت والدین اور رشتہ داروں کے لئے اس میں سے اللہ تعالیٰ نے جتنا چاہا منسوخ کر دیا۔ اور مرد کے لئے عورت کا دوگنا مقرر کیا۔ والدین میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ اور تہائی مقرر کیا۔ بیوی کے لئے آٹھواں حصہ اور چوتھائی شوہر کے لئے نصف اور چوتھائی مقرر کیا۔''

3306۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ تُمَيْلَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ يَزِيْدَ ....

❶ صحیح: اس کو ابن جوزی نے (ناسخ القران ومنسوخه) نواسخ القران ص (193) میں ذکر کیا ہے۔ نیز دیکھئے سفر طبری 117/2

❷ صحیح: أخرجه البخاری، کتاب الوصایا، باب لا وصیة لوارث (2747) والبیهقی فی الوصایا، باب نسخ الوصیة لوالدین 263/6

عَنْ عِكْرِمَةَ وَالْحَسَنِ ﴿ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ﴾ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ كَذٰلِكَ حَتّٰى نَسَخَتْهَا آيَةُ الْمِيْرَاثِ . ❶

عکرمہ اور حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: پہلے یہ حکم تھا۔ ''اگر کوئی مال چھوڑے تو والدین اور رشتہ داروں کے متعلق وصیت کر جائے۔ وصیت اسی طرح تھی حتی کہ اسے میراث کی آیت سے منسوخ کر دیا۔

[29]..... بَاب الْوَصِيَّةِ لِلْغَنِيِّ

مالدار کو وصیت کرنے کا بیان

3307۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ ....

عَنِ الْحَسَنِ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَوْصٰى وَلَهُ أَخٌ مُوْسِرٌ أَيُوْصِي لَهُ؟ قَالَ نَعَمْ وَإِنْ كَانَ رَبَّ عِشْرِينَ أَلْفًا ثُمَّ قَالَ وَإِنْ كَانَ رَبَّ مِائَةِ أَلْفٍ فَإِنَّ غِنَاهُ لَا يَمْنَعُهُ الْحَقَّ . ❷

حسن سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو وصیت کرے اور اس کا بھائی مالدار ہو کیا وہ اس کے لئے وصیت کرے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں' اگر چہ بیس ہزار کا مالک ہو' پھر کہا اگر چہ ایک لاکھ کا مالک ہو کیونکہ اس کی مالداری اسے حق سے نہیں روکے گی۔

فوائد:...... (موصِی) کے لیے ضروری نہیں کہ وہ وصیت کرتے ہوئے کسی حاجت مند، یا فقیر و امیر کا پاس کرے بلکہ وہ جس کے لیے چاہے وصیت کر سکتا ہے۔

[30]..... بَاب الرَّجُلِ يُوصِي لِفُلَانٍ فَإِنْ مَاتَ فَلِفُلَانٍ

اس آدمی کا بیان جو یوں وصیّت کرے یہ فلاں شخص کے لیے ہے اور اگر وہ مر جائے تو پھر فلاں شخص کے لیے ہے اگر مر جائے تو فلاں شخص کے لئے

3308۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ....

عَنِ الْحَسَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِيْ رَجُلٍ قَالَ سَيْفِيْ لِفُلَانٍ فَإِنْ مَاتَ فُلَانٌ فَلِفُلَانٍ فَإِنْ مَاتَ فُلَانٌ فَمَرْجِعُهُ إِلَيَّ قَالَا هُوَ لِلْأَوَّلِ .قَالَ وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ

حسن اور مسیّب دونوں سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''اگر کوئی کہے: میری تلوار فلاں کے لئے ہے اگر وہ مر جائے تو فلاں کے لئے اگر وہ بھی مر جائے تو میری طرف لوٹ آئے گی تو وہ پہلے شخص کی ہو گی۔ اور حمید بن

❶ صحيح: أخرجه الطبرى 119/2

❷ صحيح : أخرجه ابن منصور (178)

عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُمْضَى كَمَا قَالَ. ❶

عبدالرحمٰن نے کہا: ''اسی طرح کیا جائے گا جس طرح اس نے کہا۔''

فوائد:...... حسن وسعید رحمہ اللہ کی بات ہی راجح معلوم ہوتی ہے کیونکہ موصی کی وصیت کا مکمل پاس کرنا مشقت کا باعث ہے۔

3309۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ.........

أَنَّ عُرْوَةَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُعْطِي الرَّجُلَ الْعَطَاءَ فَيَقُولُ هُوَ لَكَ فَإِذَا مُتَّ فَلِفُلَانٍ فَإِذَا مَاتَ فُلَانٌ فَلِفُلَانٍ وَإِذَا مَاتَ فُلَانٌ فَمَرْجِعُهُ إِلَيَّ قَالَ يُمْضَى كَمَا قَالَ وَإِنْ كَانُوا مِائَةً. ❷

عروہ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں: ''اگر کوئی آدمی کسی کو کچھ عطیہ دے اور کہے: یہ چیز تمہاری ہے۔ جب تم مر جاؤ تو فلاں کی ہوگی۔ جب وہ بھی مر جائے فلاں کی ہے، اور جب وہ بھی مر جائے تو مجھے واپس کی جائے گی۔ تو اسی طرح ہوگا جیسے اس نے کہا اگرچہ سو آدمی ہوں۔''

[31]..... بَاب فِي الرَّجُلِ يُوصِي لِغَيْرِ قَرَابَتِهِ
غیر رشتہ داروں کے لئے وصیت کرنے والے شخص کا بیان

3310۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.........

حَدَّثَنَا شَيْبَةُ بْنُ هِشَامٍ الرَّاسِبِيُّ وَكَثِيرُ بْنُ مَعْدَانَ قَالَا سَأَلْنَا سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الرَّجُلِ يُوصِي فِي غَيْرِ قَرَابَتِهِ فَقَالَ سَالِمٌ هِيَ حَيْثُ جَعَلَهَا قَالَ فَقُلْنَا إِنَّ الْحَسَنَ يَقُولُ يُرَدُّ عَلَى الْأَقْرَبِينَ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ وَقَالَ قَوْلًا شَدِيدًا. ❸

شیبہ بنت ہشام راسبی اور کثیر بن معدان دونوں نے کہا: ہم نے سالم بن عبداللہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو غیر قرابت میں وصیت کرتا ہے؟ تو سالم نے کہا: وصیت وہیں ہوگی جہاں اس نے کی، کہتے: ہم نے کہا: حسن کہتے تھے: ''ایسی وصیت کا مال رشتہ داروں کو واپس ہوگا۔'' تو انہوں نے اس کا انکار کیا اور سخت بات کہی۔

فوائد:...... ادلہ کے عموم کے سبب قرابت داروں کی شرط درست نہیں بلکہ آدمی کو جائز ہے کہ وہ جس کے حق میں چاہے وصیت کر دے۔

---

❶ صحیح: ابن ابی شیبہ نے اس کو الگ الگ روایت کیا ہے۔ 160/11(10807-10808-10809)

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 161/11(10810)

❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 161/11(10810) اسی طرح 167/11(10824) وابن منصور(355)

3311- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ عَنْ عَمْرٍو ....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ فِيْ قَرَابَتِهِ فَهُوَ لِأَقْرَبِهِمْ بِبَطْنٍ الذَّكَرُ وَالْأُنْثٰى فِيهِ سَوَاءٌ. ❶

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”جب آدمی اپنے قرابت والوں میں وصیت کرے تو وصیت قریبی رشتہ دار کے لئے ہوگی مرد وعورت اس میں برابر ہوں گے۔“

[32]..... بَاب إِذَا قَالَ أَحَدُ غُلَامَيَّ حُرٌّ وَلَمْ يُبَيِّنْ

جب کوئی کہے: ”میرے دو غلاموں سے ایک آزاد ہے“ پھر مر جائے اور بیان نہ کرے

3312- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ ....

عَنِ الشَّعْبِيِّ فِيْ رَجُلٍ قَالَ أَحَدُ غُلَامَيَّ حُرٌّ ثُمَّ مَاتَ وَلَمْ يُبَيِّنْ قَالَ الْوَرَثَةُ بِمَنْزِلَتِهِ يُعْتِقُونَ أَيَّهُمَا أَحَبُّوا . ❷

شعبی سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: جب کوئی کہے: میرے دو غلاموں میں سے ایک آزاد ہے پھر وہ مر جائے اور ظاہر نہ کرے کہا: تو وارث بھی اس کے مرتبہ پر ہوں گے۔ دونوں میں سے جسے چاہیں آزاد کر دیں۔

[33]..... بَاب إِذَا أَوْصَى بِالْعِتْقِ فِيْ مَرَضِهِ ثُمَّ بَرَأَ

بیماری میں آزادی کی وصیت کر کے تندرست ہو جانے والے شخص کا بیان

3313- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ ....

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ فِيْ مَرَضِهِ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَعَبْدِي فُلَانٌ حُرٌّ وَلَمْ يَقُلْ إِنْ حَدَثَ بِيْ حَدَثٌ فَبَرَأَ قَالَ هُوَ مَمْلُوكٌ . ❸

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: اگر کوئی شخص اپنی بیماری میں کہے: ”فلاں کے لئے اتنا ہے اور فلاں کے لئے اتنا اور فلاں غلام آزاد ہے اور اس طرح نہ کہے: ”اگر مجھ پر کوئی حادثہ گزرے تو ایسا ہو۔ پھر وہ تندرست ہو جائے تو وہ غلام غلام ہی رہے گا۔“

[34]..... بَاب إِذَا أَعْتَقَ غُلَامَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ

جس کے پاس اور مال نہ ہو ایسے شخص کے موت کے وقت غلام آزاد کرنے کا بیان

3314- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ ....

---

❶ ضعیف: (3277) میں یہ حدیث گزر چکی ہے۔

❷ حسن: أخرجه ابن ابی شیبه 11/214 (11017)

❸ حسن: أخرجه ابن منصور (375)

عَنِ الشَّعْبِيِّ فِيْ رَجُلٍ أَعْتَقَ غُلَامَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَلَيْسَ لَهُ غَيْرُهُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالَ يَسْعَى لِلْغُرَمَاءِ فِيْ ثَمَنِهِ. ❶

شعبی سے اس شخص کے متعلق مروی ہے: ''موت کے وقت اپنا غلام آزاد کرے اور اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی مال نہ ہو اس کے ذمہ قرض ہو۔ تو اس کی قیمت سے قرض خواہوں کو ادا کیا جائے گا۔''

فوائد:...... یہی بات اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے کہ غلام کو اپنی قیمت کے بقدر کمانے پر مجبور کیا جائے۔

3315۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ....

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ رَجُلًا اشْتَرٰى عَبْدًا بِتِسْعِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَأَعْتَقَهُ وَلَمْ يَقْضِ ثَمَنَ الْعَبْدِ وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا فَقَالَ عَلِيٌّ يَسْعَى الْعَبْدُ فِيْ ثَمَنِهِ. ❷

حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''یقیناً ایک آدمی نے سات سو درہم میں غلام خرید کر آزاد کیا اور غلام کی قیمت ادا نہیں کی اور نہ کچھ چھوڑا۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: غلام اپنی قیمت کمائے گا۔''

[35]..... بَابٌ مَنْ قَالَ الْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ

مدبر کے تہائی مال سے شمار ہونے کا بیان

3316۔ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ شَرِيكٍ عَنِ الْأَشْعَثِ..........

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ. ❸

نافع کہتے ہیں ابن عمر نے کہا: ''مدبر تہائی مال سے شمار ہو گا۔''

3317۔ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ شَرِيكٍ..........

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ. ❹

منصور کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ''مدبر تہائی مال سے شمار ہو گا۔''

فوائد:...... (ا) ''المدبّر'' ایسے غلام کو کہا جاتا ہے جس کو مالک یہ کہہ دے تو میرے مرنے کے

❶ حسن: أخرجه ابن منصور(416) وعبدالرزاق(16760)

❷ صحيح: عبدالرزاق(16766) وابن منصور(315)

❸ ضعيف: أخرجه ابن ماجه، كتاب العتق، باب المدبر(2514) وابن عدى فى الكامل(1833/5) والخطيب فى تاريخ بغداد 444/11

❹ حسن: أخرجه ابن منصور(469) وابن ابى شيبه524/6(811)

بعد آزاد ہے (۲) غلام کو اگر مدبر صحت کی حالت میں بنایا گیا ہو تو وہ جمیع مال سے بنایا جا سکتا ہے جب کہ حالت مرض میں ثلث مال سے جیسا کہ یہاں ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مدبر کا ثلث سے ہونا مروی ہے جب کہ (3321) میں جمیع مال سے ان میں یونہی تطبیق دی جائے گی اور یہی بات درست ہے۔(واللہ اعلم)

3318۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ..........

عَنْ كَثِيرٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْمُعْتَقُ عَنْ دُبُرٍ مِنَ الثُّلُثِ . ❶

کثیر کہتے ہیں حسن نے کہا: ”آزاد کیا ہوا مدبر تہائی مال سے شمار ہوگا۔“

3319۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ..........

عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْمُعْتَقَةُ عَنْ دُبُرٍ وَوَلَدُهَا مِنَ الثُّلُثِ . ❷

حمید کہتے ہیں حسن نے کہا: ”مدبر لونڈی اور اس کی اولاد تہائی مال میں شمار ہوگی۔“

3320۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ..........

قَالَ مَنْصُورٌ أَخْبَرَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْمُعْتَقُ عَنْ دُبُرٍ مِنَ الثُّلُثِ . ❸

منصور کہتے ہیں: ابراہیم نے کہا: ”آزاد کیا ہوا مدبر تہائی مال سے شمار ہوگا۔“

3321۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ..........

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الشَّقَرِيِّ وَأَبِي هَاشِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْمُدَبَّرُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ . ❹

ابوعبداللہ شقری اور ابو ہاشم کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ”مدبر تمام مال میں شمار ہوگا۔“

3322۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ..........

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ الْمُعْتَقُ عَنْ دُبُرٍ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ قَالَ سُئِلَ أَبُو مُحَمَّد بِأَيِّهِمَا تَقُولُ قَالَ مِنَ الثُّلُثِ . ❺

سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”مدبر تمام مال سے شمار ہوگا۔“ ابومحمد سے پوچھا گیا: آپ کس کے قائل ہیں؟ انہوں نے کہا: تہائی مال میں شمار ہونے کے۔“

---

❶ صحيح: أخرجه ابن ابی شیبه 523/6 (1908)

❷ صحيح: سابقہ حدیث مکرر آئی ہے۔

❸ صحيح: (3317) میں گزر چکی ہے۔

❹ صحيح: أخرجه ابن منصور (4700) مزید دیکھئے سابقہ (3317-3320)

❺ صحيح: أخرجه ابن منصور (474) وابن ابی شیبه 525/6 (1915)

[36]..... بَاب مَنْ قَالَ لَا تَشْهَدُ عَلَى وَصِيَّةٍ حَتّٰى تُقْرَأَ عَلَيْكَ

اس شخص کا بیان جو کہتا ہے ''کسی کو وصیّت میں گواہی نہ دو یہاں تک کہ تجھ پر اس کو پڑھا جائے''

3323- أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ هِشَامٍ ....

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا تَشْهَدُ عَلَى وَصِيَّةٍ حَتّٰى تُقْرَأَ عَلَيْكَ وَلَا تَشْهَدُ عَلَى مَنْ لَا تَعْرِفُ . ❶

حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''کسی کی وصیت کے متعلق گواہی نہ دو حتی کہ سن لو اور اس کے متعلق گواہی نہ دو جسے تم پہچانتے نہیں ہو۔''

فوائد:..... وصیت سن کر شاہد، گواہ بننے کی وجہ یہ ہے کہ اگر اس میں خلاف شریعت بات ہو تو اس پر گواہی سے بچا جا سکے۔ اسی طرح غیر معروف کی شہادت سے احتراز کی بھی یہی وجہ ہے کہ کہیں عدم واقفیت پر غلط بندے کی شہادت نہ دے دی جائے۔ (واللہ اعلم)

[37]..... بَاب مَنْ أَوْصٰى لِأُمَّهَاتِ أَوْلَادِهِ

ام ولد کے لئے وصیت کرنے والے شخص کا بیان

3324- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ ....

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَوْصٰى لِأُمَّهَاتِ أَوْلَادِهِ بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ أَرْبَعَةِ آلَافٍ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ . ❷

حسن کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی ام ولد لونڈیوں کیلئے ہر ایک کے لئے چار ہزار کی وصیت کی۔

فوائد:..... یہ اثر اگرچہ ضعیف ہے بہر حال امہات الاولاد (یعنی ایسی لونڈیاں جن کی مالک سے اولاد ہو چکی ہو) کے حق میں مالک تہائی مال تک کی وصیت کر سکتا ہے۔

[38]..... بَاب وَصِيَّةِ الْغُلَامِ

لڑکے کے وصیت کرنے کا بیان

3225- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ ....

---

❶ صحيح: أخرج معناه ابن ابی شيبه 182/11 (18091)

❷ منقطع ،ضعيف : حسن نے عمر علیہ السلام سے نہیں سنا، أخرجه ابن منصور (438) وابن ابی شيبه 215/11 (11021) و عبد الرزاق (16458)

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّهُ أَجَازَ وَصِيَّةَ ابْنِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً. ❶

عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے تیرہ برس کے لڑکے کی وصیت کو جائز ٹھہرایا۔"

فوائد:...... لڑکا جب سن شعور کو پہنچ جائے برے بھلے میں تمیز کر سکتا ہو تو اس کے لیے وصیت کرنا جائز ہے۔ہاں البتہ اس کی وصیت میں اصلاح کی گنجائش ہے کہ اگر وہ کہیں غلطی کر بیٹھے تو اس کی اصلاح کر دی جائے۔

3326۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ....

عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ أَوْصٰى غُلَامٌ مِنَ الْحَيِّ ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ فَقَالَ شُرَيْحٌ إِذَا أَصَابَ الْغُلَامُ فِي وَصِيَّتِهِ جَازَتْ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ يُعْجِبُنِي وَالْقُضَاةُ لَا يُجِيزُونَ. ❷

ابواسحٰق کہتے ہیں قبیلے کے ایک سات برس کے لڑکے نے وصیت کی تو شریح نے کہا: "اگر لڑکے نے وصیت کی ہے تو جائز ہے۔" ابومحمد کہتے ہیں: "مجھے یہ قول اچھا لگتا ہے اور قاضی اسے جائز نہیں سمجھتے۔"

3327۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ ....

حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ أَنَّهُ شَهِدَ شُرَيْحًا أَجَازَ وَصِيَّةَ عَبَّاسِ بْنِ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مَرْثَدٍ لِظِئْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ وَعَبَّاسٌ صَبِيٌّ. ❸

ابواسحٰق بن اسماعیل کہتے ہیں کہ وہ شریح کے پاس موجود تھے جب انہوں نے عباس بن اسمٰعیل بن مرثد کی وصیت قبول کی جو انہوں نے حیرۃ کی ایک اپنی دائی کے لئے کی تھی اور عباس ابھی بچے تھے۔

3328۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا يُونُسُ ....

حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ قَالَ شُرَيْحٌ إِذَا اتَّقَى الصَّبِيُّ الرَّكِيَّةَ جَازَتْ وَصِيَّتُهُ. ❹

ابو اسحٰق کہتے ہیں کہ شریح نے کہا: "جب بچہ کنویں سے بچنے لگے تو اس کی وصیت جائز ہوگی۔"

3329۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ....

---

❶ صحيح: أخرجه ابن ابی شيبه 184/11(10898) وعبدالرزاق(16419)

❷ صحيح: أخرجه ابن ابی شيبه 185/4(10904) وابن منصور(434) وعبدالرزاق(16414)

❸ صحيح: آئندہ آنے والے دونوں اثر ملاحظہ کریں برائے تخریج۔

❹ صحيح: أخرجه ابن ابی شيبه 185/11(10906)

عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ أَنَّ غُلَامًا مِنْهُمْ حِينَ ثُغِرَ يُقَالُ لَهُ مَرْثَدٌ أَوْصٰى لِظِئْرٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ بِأَرْبَعِينَ دِرْهَمًا فَأَجَازَهُ شُرَيْحٌ وَقَالَ مَنْ أَصَابَ الْحَقَّ أَجَزْنَاهُ . ❶

ابواسحٰق کہتے ہیں کہ مرثد نامی ایک لڑکے نے (دودھ کے) دانت ٹوٹنے کی عمر میں اہل حیرۃ کی اپنی ایک دائی کے لئے چالیس درہم کی وصیت کی تو شریح نے اسے قائم رکھا اور کہا: ''جو حق تک پہنچا ہم اسے قائم رکھیں گے۔''

3330۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيٰى..........

أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ غُلَامًا بِالْمَدِينَةِ حَضَرَهُ الْمَوْتُ وَوَرَثَتُهُ بِالشَّامِ وَأَنَّهُمْ ذَكَرُوا لِعُمَرَ أَنَّهُ يَمُوتُ فَسَأَلُوهُ أَنْ يُوصِيَ فَأَمَرَهُ عُمَرُ أَنْ يُوصِيَ فَأَوْصٰى بِبِئْرٍ يُقَالُ لَهَا بِئْرُ جُشَمَ وَإِنَّ أَهْلَهَا بَاعُوهَا بِثَلَاثِينَ أَلْفًا ذَكَرَ أَبُو بَكْرٍ أَنَّ الْغُلَامَ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ أَوْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ . ❷

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم بیان کرتے ہیں کہ ایک لڑکا مدینہ میں مرنے کے قریب ہوا اس کے وارث شام میں تھے۔ لوگوں نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: وہ مر رہا ہے تو انہوں نے اسے وصیت کرنے کا کہا سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا کہ وہ وصیت کرے تو اس نے ایک کنویں کی وصیت کی جس کا نام بئر جشم تھا جو تیس ہزار میں خریدا گیا تھا۔ ابوبکر رحمہ اللہ نے ذکر کیا: ''لڑکا دس یا بارہ سال کا تھا۔''

3331۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ..........

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَجُوزُ وَصِيَّةُ الصَّبِيِّ فِي مَالِهِ فِي الثُّلُثِ فَمَا دُونَهُ وَإِنَّمَا يَمْنَعُهُ وَلِيُّهُ ذٰلِكَ فِي الصِّحَّةِ رَهْبَةَ الْفَاقَةِ عَلَيْهِ فَأَمَّا عِنْدَ الْمَوْتِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَمْنَعَهُ . ❸

حماد سے منقول ہے کہ ابراہیم نے کہا: ''بچے کی وصیت مال میں سے تہائی یا کم کے لئے جائز ہے اس کا ولی صحت کی حالت میں تنگدستی کے خوف سے اسے منع کر سکتا ہے۔ مگر موت کے وقت وہ اسے منع نہیں کر سکتا۔''

3332۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ وَأَيُّوبَ..........

---

❶ صحيح: أخرجه وكيع في اخبار القضاة 2/270-271 وعبدالرزاق (16412-16413)

❷ منقطع ضعيف: أخرجه عبدالرزاق (16410) وابن منصور (430) وابن حزم في المحلى 9/330 ومالك في الوصية، باب جواز وصية الصيغور، والضعيف والمصاب، والسقيه (2)

❸ صحيح: أخرجه ابن ابي شيبه 11/184 (10901) وابن منصور (436)

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ أُتِيَ فِيْ جَارِيَةٍ أَوْصَتْ فَجَعَلُوْا يُصَغِّرُوْنَهَا فَقَالَ مَنْ أَصَابَ الْحَقَّ أَجَزْنَاهُ. ❶

ابن سیرین کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عتبہ کے پاس ایک لڑکی کے متعلق پوچھنے آیا جس نے وصیت کی تھی لوگ اس کو چھوٹا قرار دینے لگے تو انہوں نے کہا: ''جو حق بات کہے گا ہم اسے قائم رکھیں گے۔''

فوائد:...... معلوم ہوا اگر بچہ یا بچی درست وصیت کرتے ہیں اور کسی ظلم یا غلطی کا شکار نہیں ہوتے تو ان کی وصیت قابل قبول ہوگی ان کو چھوٹا سمجھتے ہوئے اسے رد نہیں کیا جائیگا۔

3333۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ....

عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ أَنَّ سُلَيْمًا الْغَسَّانِيَّ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ عَشْرٍ أَوْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَوْصَى بِبِئْرٍ لَهُ قِيمَتُهَا ثَلَاثُوْنَ أَلْفًا فَأَجَازَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ أَبُوْ مُحَمَّد النَّاسُ يَقُوْلُوْنَ عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ. ❷

ابوبکر کہتے ہیں کہ سلیم غسانی دس یا بارہ سال کی عمر میں فوت ہو گئے انہوں نے ایک کنویں کی وصیت کی تھی جس کی قیمت تیس ہزار تھی۔ تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے اسے قائم رکھا تھا۔ ابو محمد کہتے ہیں: ''لوگ اسے عمر بن سلیم کہتے ہیں۔''

3334۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنَيْهِ ....

عَبْدِ اللّٰهِ وَمُحَمَّدٍ ابْنَيْ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ مَا مِثْلَ ذٰلِكَ غَيْرَ أَنَّ أَحَدَهُمَا قَالَ ابْنُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَقَالَ الْآخَرُ قَبْلَ أَنْ يَحْتَلِمَ قَالَ أَبُوْ مُحَمَّد عَنِ ابْنَيْهِ يَعْنِي ابْنَيْ أَبِيْ بَكْرٍ. ❸

عبداللہ اور محمد اپنے والد سے سابق قول کی طرح نقل کرتے ہیں اتنا فرق ہے ایک نے کہا: تیرہ برس کی عمر میں دوسرے نے کہا: بلوغت سے پہلے۔

[39]..... بَاب مَنْ قَالَ لَا يَجُوْزُ

لڑکے کی وصیت جائز نہیں قرار نہ دینے والے شخص کا بیان

3335۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ....

---

❶ صحيح: أخرجه عبدالرزاق (16415) وابن ابی شیبه 11/184 (10899) وابن منصور (433)

❷ منقطع: ضعیف عمرو بن سلیم نے ابن خطاب کو نہیں پایا۔ أخرجه عبدالرزاق (16409)

❸ منقطع: سابقہ حدیث ہی مکرر ہے۔

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ وَصِيَّتُهُ لَيْسَتْ بِجَائِزَةٍ إِلَّا مَا لَيْسَ بِذِي بَالٍ يَعْنِي الْغُلَامَ قَبْلَ أَنْ يَحْتَلِمَ. ❶

معمر سے منقول ہے کہ زہری کہتے تھے۔ کہ بلوغت سے پہلے لڑکے کا وصیت کرنا جائز نہیں۔

فوائد:...... جب بچہ سمجھدار ہو برا بھلا جانتا ہو تو اس کی وصیت میں کوئی حرج نہیں جب سات سال کا بچہ امامت کروا سکتا ہے تو لازماً ان امور کو بھی سرانجام دے سکتا ہے لہٰذا سابقہ اقوال ہی راجح ہوں گے۔ (واللہ اعلم)

3336۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ..........

عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا يَجُوزُ طَلَاقُ الْغُلَامِ وَلَا وَصِيَّتُهُ وَلَا هِبَتُهُ وَلَا صَدَقَتُهُ وَلَا عَتَاقَتُهُ حَتَّى يَحْتَلِمَ. ❷

یونس کہتے ہیں کہ حسن نے کہا: ''لڑکے کی طلاق' وصیت' ہبہ' صدقہ اور غلام کا آزاد کرنا جائز نہیں حتی کہ وہ بالغ ہو جائے۔''

فوائد:...... ان امور کو بلوغت کی بجائے سمجھداروں سے جوڑنا زیادہ قرین قیاس ہے۔ (واللہ اعلم)

3337۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حَجَّاجٍ..........

عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَجُوزُ طَلَاقُ الصَّبِيِّ وَلَا عِتْقُهُ وَلَا وَصِيَّتُهُ وَلَا شِرَاؤُهُ وَلَا بَيْعُهُ وَلَا شَيْءٌ. ❸

عطاء سے روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کہ بچے کا طلاق دینا' آزاد کرنا' وصیت کرنا' خرید و فروخت کرنا اور اس کی کوئی چیز جائز نہیں۔''

3338۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ..........

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَا يَجُوزُ طَلَاقٌ وَلَا وَصِيَّةٌ إِلَّا فِي عَقْلٍ إِلَّا النَّشْوَانَ يَعْنِي السَّكْرَانَ فَإِنَّهُ يَجُوزُ طَلَاقُهُ وَيُضْرَبُ ظَهْرُهُ. ❹

قتادۃ سے منقول ہے کہ حمید بن عبدالرحمٰن حمیری رضی اللہ عنہ نے کہا: ''ہوش و حواس کے بغیر طلاق اور وصیت جائز نہیں' البتہ نشہ والے کی طلاق جائز ہے اور اسے حد ماری جائے گی۔''

---

❶ صحيح: أخرجه ابن ابی شیبه 186/11 (10910) وعبدالرزاق (16417)

❷ صحيح: أخرجه ابن منصور (435) وعبدالرزاق (16425) وابن ابی شیبه 186/11 (10909)

❸ ضعيف: حجاج بن أرطاة ضعیف ہے، أخرجه عبدالرزاق (16421) وابن ابی شیبه 186/11 (10908)

❹ صحيح: أخرجه ابن ابی شیبه 38/5، باب من اجاز طلاق السكران

[40]..... بَاب إِذَا أَوْصٰى بِعِتْقِ عَبْدٍ لَهُ آبِقٍ

بھاگے ہوئے غلام کی آزادی کی وصیت کا بیان

3339۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ فِي وَصِيَّتِهِ كُلُّ مَمْلُوكٍ لِي حُرٌّ وَلَهُ مَمْلُوكٌ آبِقٌ فَقَالَا هُوَ حُرٌّ وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِيَاسٌ وَبَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَيْسَ بِحُرٍّ. ❶

یحیٰی بن ابواسحٰق کہتے ہیں میں نے قاسم بن عبدالرحمٰن اور معاویہ بن قرۃ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے اپنی وصیت میں کہا: ''میرے سب غلام آزاد ہیں اور اس کا ایک غلام بھاگا ہوا ہو؟ ان دونوں نے کہا: ''وہ آزاد ہے۔'' حسن اور ایاس اور بکر بن عبداللہ نے کہا: ''وہ آزاد نہیں ہے۔''

[41]..... بَاب الْوَصِيَّةِ إِلَى النِّسَاءِ

عورتوں کو وصیت کرنے کا بیان

3340۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ أَوْصٰى إِلٰى حَفْصَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ. ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیّدنا حفصہ رضی اللہ عنہا کو وصیت فرمائی۔

فوائد:...... معلوم ہوا عورتوں کو بھی وصّی بنایا جاسکتا ہے۔

[42]..... بَاب الْوَصِيَّةِ لِأَهْلِ الذِّمَّةِ

ذمی کو وصیت کرنے کا بیان

3341۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ صَفِيَّةَ أَوْصَتْ لِنَسِيبٍ لَهَا يَهُودِيٍّ. ❸

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ سیّدنا صفیہ نے اپنے ایک یہودی رشتہ دار کے لئے وصیت کی۔

فوائد:...... مذکورہ وآئندہ اثر اس بات کے شاہد ہیں کہ اہل ذمہ کے حق میں وصیت قابل قبول ہوگی

3342۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ....

---

❶ صحيح ❷ حسن : أخرجه ابن ابی شيبه 162/11) (10819)

❸ صحيح : أخرجه عبدالرزاق(19342-19344) وابن ابی شيبه 161/11(10812)

عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ قَالَ أَوْصٰى غُلَامٌ مِنَ الْحَيِّ يُقَالُ لَهُ عَبَّاسُ بْنُ مَرْثَدٍ ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ لِظِئْرٍ لَهُ يَهُودِيَّةٍ مِنْ أَهْلِ الْحِيْرَةِ بِأَرْبَعِينَ دِرْهَمًا فَقَالَ شُرَيْحٌ إِذَا أَصَابَ الْغُلَامُ فِيْ وَصِيَّتِهِ جَازَتْ وَإِنَّمَا أَوْصٰى لِذِيْ حَقٍّ قَالَ أَبُوْ مُحَمَّد أَنَا أَقُولُ بِهِ. ❶

ابواسحق کہتے ہیں کہ قبیلے کے سات برس کے لڑکے نے جس کا نام عباس بن مرثد تھا اپنی دائی کے لئے چالیس درہم کی وصیت کی جو'حیرۃ' کی یہودیہ تھی۔تو شریح نے کہا: ''جب لڑکا صحیح وصیت کرے تو جائز ہے اور اس نے حقدار کے لئے وصیت کی۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ''میں بھی اسی کا قائل ہوں۔''

[43]..... بَاب فِيْ الْوَقْفِ
وقف کرنے کا بیان

3343- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ..........

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ الزُّبَيْرَ جَعَلَ دُوْرَهُ صَدَقَةً عَلٰى بَنِيْهِ لَا تُبَاعُ وَلَا تُوَرَّثُ وَأَنَّ لِلْمَرْدُوْدَةِ مِنْ بَنَاتِهِ أَنْ تَسْكُنَ غَيْرَ مُضِرَّةٍ وَلَا مُضَارٍّ بِهَا فَإِنْ هِيَ اسْتَغْنَتْ بِزَوْجٍ فَلَا حَقَّ لَهَا. ❷

ہشام اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے مکان اپنے بیٹوں میں اس طرح صدقہ کئے کہ نہ وہ بیچے جائیں اور نہ ہی ان میں وراثت جاری ہو اور ان کے بیٹیوں سے جسے طلاق ہو وہ اس میں رہے نہ وہ تکلیف دے نہ اسے تکلیف دی جائے۔ اگر وہ اپنے خاوندوں کی وجہ سے غنی ہیں تو ان کا اس میں کوئی حق نہیں۔

فوائد:...... وقف کی وصیت اولاد کے حق میں درست ہے یہ چونکہ باقاعدہ جائیداد نہیں بنتی لہٰذا اس کے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

[44]..... بَاب إِذَا مَاتَ الْمُوصَى لَهُ قَبْلَ الْمُوْصِيْ
اگر وصیت کرنے والے سے پہلے وہ شخص مرجائے جس کے لیے وصیت کی گئی ہو

3344- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ عَنْ حَفْصٍ ....

---

❶ صحیح: (3327-3328-3329) میں یہ اثر گزر چکا ہے۔

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 251/6(974) والبیهقی فی الفرائض 166/6،باب الصدقة علی ما شرط الواقف...... نیز بخاری نے اسے ''وصایا'' میں معلق بیان کیا ہے،حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح میں کہتے ہیں 5/407 اسے دارمی نے موصولاً بیان کیا ہے۔

عَنْ مَكْحُولٍ فِي الرَّجُلِ يُوصِي لِلرَّجُلِ بِدَنَانِيرَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَمُوتُ الْمُوصَى لَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ بِهَا مِنْ أَهْلِهِ قَالَ هِيَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمُتَوَفَّى الْمُوصِيُ يُنَفِّذُونَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ . ❶

مکحول سے اس شخص کے متعلق مروی ہے: ''اگر کوئی آدمی اللہ کی راہ میں کسی آدمی کے لیے کچھ دیناروں کی وصیت کرے پھر جس کے لیے وصیت کی گئی ہے وہ وصیت کو اس کے اہل سے لے کر جانے سے پہلے مر جائے تو وصیت 'موصی لۂ کے وارثوں کے لئے ہوگی جو فوت ہوگیا وہ اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیں۔''

3345۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ أَشْعَثَ ....

عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يُوصِي لِلرَّجُلِ بِالْوَصِيَّةِ فَيَمُوتُ الْمُوصَى لَهُ قَبْلَ الْمُوصِي قَالَ هِيَ جَائِزَةٌ لِوَرَثَةِ الْمُوصَى لَهُ. ❷

حسن سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے کسی آدمی کے لیے وصیت کی اور جسے وصیت کی تھی وہ وصیت کرنے والے سے پہلے فوت ہوگیا؟ تو انہوں نے کہا: ''وہ وصیت 'موصی لۂ کے ورثاء کے لئے ہوگی۔''

فوائد:...... اس بارے پیچھے اثر گزر چکا ہے کہ ایسی وصیت نافذ نہیں ہوگی اور مذکورۃ حال پلٹ آئے گا۔

3346۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ أَشْعَثَ ....

عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ السَّبِيعِيِّ قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يُجِيزُهَا مِثْلَ قَوْلِ الْحَسَنِ . ❸

ابواسحٰق سبیعی کہتے ہیں مجھ سے بیان کیا گیا کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ ایسی وصیت کو نافذ کرتے تھے۔ جس طرح حسن نے کہا۔

[45]..... بَاب إِذَا أَوْصَى بِشَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اللہ کے راستہ میں وصیت کرنے کا بیان

3347۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ..........

---

❶ ضعیف: ولید بن مسلم مدلس کا عنعنہ ہے۔

❷ صحیح: أخرجه سعيد بن منصور(327) وابن ابی شيبه 100/11(10788)

❸ ضعیف: سابقہ اثر ملاحظہ ہیں۔ أخرجه ابن ابی شيبه 155/11(10987)

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ إِنَّ رَجُلًا أَوْصَى إِلَيَّ وَجَعَلَ نَاقَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَيْسَ هٰذَا زَمَانًا يُخْرَجُ إِلَى الْغَزْوِ فَأَحْمِلُ عَلَيْهَا فِي الْحَجِّ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ مِنْ سَبِيلِ اللّٰهِ. [1]

نافع کہتے ہیں کہ ایک آدمی سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: ''ایک آدمی نے مجھے وصیت کی ہے اور ایک اونٹنی اللہ کی راہ میں دی ہے اور یہ جنگ کا زمانہ نہیں ہے کیا اسے حج کے لئے دے دوں؟ تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''حج اور عمرۃ بھی اللہ کی راہ سے ہیں۔''

3348۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ....

عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا أَوْصَى بِمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَسَأَلَ الْوَصِيُّ عَنْ ذٰلِكَ عُمَرَ فَقَالَ أَعْطِهِ عُمَّالَ اللّٰهِ قَالَ وَمَنْ عُمَّالُ اللّٰهِ قَالَ حَاجُّ بَيْتِ اللّٰهِ. [2]

واقد بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک آدمی نے اللہ کی راہ میں اپنے مال کی وصیت کی تو وصیت کرنے والے نے عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: ''اسے اللہ کی راہ میں کام کرنے والوں کو دے دو۔'' اس نے کہا: اللہ کی راہ میں کام کرنے والے کون ہیں؟ تو فرمایا: ''بیت اللہ کا حج کرنے والے۔''



[1] صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 181/11(10888) والبیهقی فی الوصایا،باب الوصیة فی سبیل الله 272/6 نیز مسند الطیالسی 202/1(976) کی حدیث اس کی شاہد ہے۔ وأخرجه الحاکم (482) اور اسے شرط مسلم پر قرار دیا ہے اور ذہبی نے بھی اس کی موافقت کی ہے اور یہ ہے بھی ایسے ہی۔

[2] ضعیف: موسیٰ بن عبیدہ ربذی ضعیف ہے، أخرجه ابن ابی شیبه 180/11(10886)

۲۳...... ومن كتاب فضائل القرآن

قرآن کے فضائل

[1]..... بَاب فَضْلِ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ

قرآن پڑھنے کی فضیلت کا بیان

3349۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَابُوسَ عَنْ أَبِيهِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ آدمی جسے کچھ بھی قرآن یاد نہیں ایسے ہے جیسے ویران مکان۔''

فوائد:...... جو گھر ساکنین سے خالی ہوتا ہے وہ درندوں اور حیوانوں کی آماجگاہ ہوتا ہے اسے ویران تصور کیا جاتا ہے بعینہٖ اسی طرح جس دل میں قرآن نہ ہو یعنی بندے کو قرآن یاد نہ ہو تو اس کا دل شیاطین کا مسکن اور گمراہیوں کا منبع ہوتا ہے لہٰذا دلوں کی آبادی کے لیے اس کی تلاوت، حفظ ضروری ہے (واللہ الموفق)

3350۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَالِدِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ مَأْدُبَةُ اللَّهِ فَخُذُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ شَيْئًا أَصْفَرَ مِنْ خَيْرٍ مِنْ بَيْتٍ لَيْسَ

عبداللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''یہ قرآن اللہ کی دعوت ہے جس قدر ہو سکے اس میں سے لو اور میرے خیال میں اس گھر سے حقیر کوئی چیز نہیں جس میں کچھ قرآن نہ ہو

---

❶ حسن: اخرجه احمد 223/1 والترمذی، کتاب ثواب القران، با الذی لیس فی جوفه قرآن کالبیت الخرب (2914) والحاکم فی المستدرک 554/1

فِيهِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ وَإِنَّ الْقَلْبَ الَّذِي لَيْسَ فِيهِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ خَرِبٌ كَخَرَابِ الْبَيْتِ الَّذِي لَا سَاكِنَ لَهُ. ❶

اور وہ دل جس میں قرآن کا کچھ حصہ نہ ہو وہ ویران مکان کی طرح ویران ہے جسے کوئی آباد کرنے والا نہیں۔"

3351۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ.........

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَعَلَّمُوا هَذَا الْقُرْآنَ فَإِنَّكُمْ تُؤْجَرُونَ بِتِلَاوَتِهِ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ بِ﴿ الم ﴾وَلَكِنْ بِأَلِفٍ وَلَامٍ وَمِيمٍ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ. ❷

ابواحوص کہتے ہیں عبداللہ نے کہا: "قرآن پڑھنا سیکھو کیونکہ تمہیں اس کے پڑھنے میں ہر حرف کے بدلہ میں دس نیکیاں ہوں گی بلکہ الف' لام' اور میم ہر حرف کے بدلہ دس نیکیاں ملیں گی۔"

3352۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عِنَانٍ الْحَنَفِيُّ ....

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ الْبَيْتَ لَيَتَّسِعُ عَلَى أَهْلِهِ وَتَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ وَتَهْجُرُهُ الشَّيَاطِينُ وَيَكْثُرُ خَيْرُهُ أَنْ يُقْرَأَ فِيهِ الْقُرْآنُ وَإِنَّ الْبَيْتَ لَيَضِيقُ عَلَى أَهْلِهِ وَتَهْجُرُهُ الْمَلَائِكَةُ وَتَحْضُرُهُ الشَّيَاطِينُ وَيَقِلُّ خَيْرُهُ أَنْ لَا يُقْرَأَ فِيهِ الْقُرْآنُ. ❸

بے شک ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ: "قرآن پڑھنے کی وجہ سے گھر اس کے اہل کے لئے کشادہ ہو جاتا ہے اور اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں' شیطان اس گھر کو چھوڑ دیتے ہیں اور اس کی خیر و برکت بڑھ جاتی ہے اور قرآن نہ پڑھنے کی وجہ سے گھر اس کے اہل کے لئے تنگ ہو جاتا ہے فرشتے اسے چھوڑ دیتے ہیں اور شیطان اس میں بسیرا کر لیتے ہیں اس کی خیر و برکت کم ہو جاتی ہے۔"

فوائد:...... آج گھر سکون سے خالی ہیں اور دل اطمینان سے، اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ جن گھروں سے پہلے تلاوت قرآن کی آواز آیا کرتی تھی آج وہ فاحشاؤں کے نغموں اور بھانڈوں کے حیاء سوز

---

❶ صحيح: أخرجه ابن ابى شيبه486/10(10081) وعبدالرزاق(5998) والطبرانى فى الكبير183/9(8642)

❷ صحيح: أخرجه الطبرانى فى الكبير(8648-8649) وعبدالرزاق(5993) وابن ابى شيبه361/10(9981)

❸ صحيح: أخرجه ابن ابى شيبه487/10(10076) وابن المبارك فى الزهد(790)

مکالموں سے گونج رہے ہیں جس وجہ سے گھروں میں فرشتوں کا نزول جو کہ رحمت کا باعث ہوا کرتا تھا بند ہو کر شیاطین کی کمین گاہیں بن چکے ہیں۔ لہٰذا گھروں میں ویرانیاں آسیب زدگیاں عام ہیں اور ان کا علاج فقط یہی جسے پیغمبر رحمت ﷺ نے اس حدیث میں ذکر کر دیا (اللّٰھم وفقنا لما تحب وترضی)

3353۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ قَالَ سَمِعْتُ..........

عُقْبَةَ ابْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَوْ جُعِلَ الْقُرْآنُ فِي إِهَابٍ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ . ❶

عقبہ بن عامر کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: ''اگر قرآن چمڑے میں رکھ کر آگ میں ڈالا جائے تو جلے گا نہیں۔''

3354۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَاصِمٍ..........

عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ اقْرَئُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ نِعْمَ الشَّفِيعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّهُ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ حَلِّهِ حِلْيَةَ الْكَرَامَةِ فَيُحَلَّى حِلْيَةَ الْكَرَامَةِ يَا رَبِّ اكْسُهُ كِسْوَةَ الْكَرَامَةِ فَيُكْسَى كِسْوَةَ الْكَرَامَةِ يَا رَبِّ أَلْبِسْهُ تَاجَ الْكَرَامَةِ يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ فَلَيْسَ بَعْدَ رِضَاكَ شَيْءٌ. ❷

ابوصالح کہتے ہیں میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہتے تھے: ''قرآن پڑھو وہ قیامت کے دن بہت اچھا سفارشی ہو گا' اور قیامت کے دن کہے گا: اے میرے رب! اسے عزت کا زیور پہنا۔ تو اسے عزت کا زیور پہنایا جائے گا اے میرے رب! اسے عزت کا لباس پہنا اسے عزت کا لباس پہنایا جائے گا۔ اے میرے رب! اسے عزت کا تاج پہنا۔ اے میرے رب! اس سے راضی ہو جا کیونکہ تیری رضا مندی کے بعد کسی چیز کی حقیقت نہیں۔''

3355۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَزَارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَشْفَعُ لِصَاحِبِهِ يَقُولُ يَا رَبِّ لِكُلِّ عَامِلٍ عُمَالَةٌ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''قرآن آ کر اپنے پڑھنے والے کی سفارش کرے گا کہے گا: ''اے

❶ ضعیف: أخرجه الطبرانی فی الکبیر 308/17 (850) والبیهقی فی شعب الإیمان (2699) وابن عدی فی الکامل 246/6

❷ حسن: أخرجه الترمذی، کتاب ثواب القرآن، باب الذی لیس فی جوفه قران...... (2916) والحاکم 552/1 والبیهقی فی شعب الإیمان (1996-1997)

مِنْ عَمَلِهِ وَإِنِّي كُنْتُ أُمْنَعُهُ اللَّذَّةَ وَالنَّوْمَ فَأَكْرِمْهُ فَيُقَالُ ابْسُطْ يَمِينَكَ فَتُمْلَأُ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ ثُمَّ يُقَالُ ابْسُطْ شِمَالَكَ فَتُمْلَأُ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ وَيُكْسَى كِسْوَةَ الْكَرَامَةِ وَيُحَلَّى بِحِلْيَةِ الْكَرَامَةِ وَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ . ❶

میرے رب! ہر کام کرنے والے کے لئے اس کے کام کی مزدوری ہے میری وجہ سے اس کی لذت اور نیند میں خلیل آتا تھا لہٰذا اسے عزت دے۔ کہا جائے گا: اپنا دایاں ہاتھ پھیلا' تو وہ اللہ کی رضا سے بھر دیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا اپنا بایاں ہاتھ پھیلا' تو وہ بھی اللہ کی رضا سے بھر دیا جائے گا۔ اور عزت کا لباس پہنایا جائے گا۔ اور عزت کا زیور پہنایا جائے گا۔ اور عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔''

3356۔ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَزَارِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ....

عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ الْقُرْآنُ يَشْفَعُ لِصَاحِبِهِ فَيُكْسَى حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ رَبِّ زِدْهُ فَيُكْسَى تَاجَ الْكَرَامَةِ قَالَ فَيَقُولُ رَبِّ زِدْهُ فَاتِهِ وَاتِهِ..... قَالَ : يَقُولُ رِضَائِي قَالَ أَبُو مُحَمَّد قَالَ وُهَيْبُ بْنُ الْوَرْدِ اجْعَلْ قِرَائَتَكَ الْقُرْآنَ عِلْمًا وَلَا تَجْعَلْهُ عَمَلًا . ❷

ابو صالح فرماتے ہیں کہ: ''قرآن اپنے صاحب کی سفارش کرے گا تو اسے عزت کا لباس پہنایا جائے گا۔ پھر وہ کہے گا: اے میرے رب! اس کو زیادہ دے پھر اسے عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر وہ کہے گا اے میرے رب! اسے زیادہ اور اس کو دیتا رہ۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''میں اسے اپنی رضا مندی دیتا ہوں۔'' ابو محمد کہتے ہیں: وہیب بن ورد نے کہا: ''قرآن کی تلاوت کو علم بناؤ اور عمل مت بناؤ۔''

فوائد:...... (۱) قرآن سے دوستی باعث خیر اور قیامت کو عزت و کرامت کا باعث ہوگی۔ یہ تبھی ممکن ہے جب قراءت قرآن پر دوام اختیار کیا جائے (۲) نیز وہیب رحمۃ اللہ علیہ کے کہنے کا مطلب ہے کہ تلاوت قرآن بطور علم ہونی چاہیے یعنی سے تلاوت سے مقصود احکام الٰہی سیکھنا، علم حاصل کرنا ہو نہ کہ آدمی قراءت کو بطور عمل کرے جیسے کوئی کام بلا سوچے سمجھے انجام دے دیا جاتا ہے یعنی فقط قرآن کے حروف پڑھے جائیں ان کے معانی و مطالب پر غور و خوض نہ کیا جائے۔

3357۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْفَزَارِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ....

---

❶ حسن: أخرجه ابن ابی شیبه 10/496-497(10098-10099) وابن منصور 1/113(22)

❷ جید: أخرجه ابن ابی شیبه 10/495(10097)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ أَنْ يَجِدَ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ سِمَانٍ)) قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: ((فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَؤُهُنَّ أَحَدُكُمْ خَيْرٌ لَهُ مِنْهُنَّ)) . ❶

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر آئے تو تین اونٹنیاں بچوں والی موٹی تازی پائے۔ لوگوں نے کہا: جی ہاں، رسول اللہ! آپ نے فرمایا: ''تین آیات اگر تم پڑھ لو تو وہ ان سے بہتر ہیں۔''

فوائد:...... (۱) کسی بات کے سمجھانے کا سب سے ابلغ، بہترین انداز یہ ہے کہ مخاطب کی ذہنی پہنچ کے مطابق مثال دی جائے جس سے بات اس کے ذہن کے قریب ہو جائے بات سمجھنے اور سمجھانے کا یہ ایک بہترین طریقہ ہے۔ (۲) معلوم ہوا قرآن کی ایک ایک آیت بیش قیمت ہے حتی کہ ایک ایک حرف انتہائی اہم ہے۔

3358۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ هُوَ الْهَجَرِيُّ.........

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ مَأْدُبَةُ اللّٰهِ فَتَعَلَّمُوا مِنْ مَأْدُبَتِهِ مَا اسْتَطَعْتُمْ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ حَبْلُ اللّٰهِ وَالنُّورُ الْمُبِينُ وَالشِّفَاءُ النَّافِعُ عِصْمَةٌ لِمَنْ تَمَسَّكَ بِهِ وَنَجَاةٌ لِمَنَ اتَّبَعَهُ لَا يَزِيغُ فَيُسْتَعْتَبُ وَلَا يَعْوَجُّ فَيُقَوَّمُ وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ فَاتْلُوهُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَأْجُرُكُمْ عَلَى تِلَاوَتِهِ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ الم وَلٰكِنْ بِأَلِفٍ وَلَامٍ وَمِيمٍ . ❷

ابواحوص کہتے ہیں عبداللہ نے کہا: ''قرآن اللہ کی دعوت ہے لہٰذا جس قدر ہو سکے اس کی دعوت سے علم حاصل کر لو۔ اور یہ قرآن اللہ کی رسی ہے روشن نور اور فائدہ مند شفا ہے اس شخص کے لئے حفاظت کا باعث ہے جو اس پر عمل کرے اور اس شخص کے لیے نجات کا باعث ہے جو اس کی تابعداری کرے۔ نہ ٹیڑھا ہو کہ وہ معافی طلب کرے نہ ٹیڑھا ہوگا کہ سیدھا کیا جائے۔ اور اس کے عجائب ختم نہیں ہوں گے۔ کثرت تکرار کے باوجود پرانا نہیں ہوگا۔ لہٰذا تم اسے پڑھو کیونکہ اس کی تلاوت پر اللہ تعالیٰ تمہیں ہر حرف پر دس نیکیاں دے گا۔ یاد رکھو میں یہ نہیں کہتا کہ الم کے بدلہ دس نیکیاں ہیں بلکہ الف، لام اور میم ہر حرف کے بدلہ دس نیکیاں ہیں۔''

---

❶ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل قراة القران وتعلمه (872) وابن ماجه، كتاب الأدب، باب ثواب القران (8782)

❷ ضعیف: ابراہیم ہجری ضعیف ہیں۔ أخرجه عبدالرزاق (6017) والبيهقي في شعب الإيمان (1980) والحاكم 555/1

3359۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ حَيَّانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ ....

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا خَطِيبًا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِي رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَهُ وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَتَمَسَّكُوا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَخُذُوا بِهِ)) فَحَثَّ عَلَيْهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ:((وَأَهْلَ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ)) . ❶

زید بن ارقم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد وثناء بیان کی پھر فرمایا: ''اے لوگو! میں بھی آدمی ہوں قریب ہے کہ میرے رب کا قاصد میرے پاس آئے اور میں اسے قبول کرلوں میں تمہارے اندر دو بھاری چیزیں چھوڑتا ہوں پہلی چیز قرآن ہے اس میں ہدایت اور نور ہے لہٰذا تم قرآن کو مضبوطی سے تھام لو اور اسی کو اختیار کرو۔ پھر آپ نے اس کے متعلق رغبت اور خواہش دلائی۔ پھر آپ نے فرمایا: ''دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کا واسطہ دلاتا ہوں اس طرح آپ نے تین دفعہ فرمایا۔''

فوائد:...... (۱) یہ حجۃ الوداع سے واپسی کا موقع تھا یہ خطبہ آپ ﷺ نے جحفہ جو کہ مکہ ومدینہ کے درمیان مقام ہے کے قریب ''خم'' مقام پر ارشاد فرمایا (۲) رسول اللہ ﷺ نور نہیں بلکہ بشر تھے اور آپ ﷺ موت سے ہمکنار ہوکر اس دنیا کو چھوڑ گئے (۳) ''الثقلین'' ان دونوں چیزوں کے عظیم المرتبت ہونے کی دلیل ہے اور چونکہ ان کی پیروی چونکہ بوجھل کام ہے لہذا انہیں ثقلین سے تعبیر کیا گیا۔ (۴) اذکرکم اللہ........... سے مراد یہ ہے کہ اللہ کی خشیت کی بنا پر ان کا احترام واکرام کرنا اوران کا خیال رکھنا۔

3360۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ ....

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا الصِّرَاطَ مُحْتَضَرٌ تَحْضُرُهُ الشَّيَاطِيْنُ يُنَادُوْنَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا الطَّرِيْقُ فَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ فَإِنَّ حَبْلَ اللّٰهِ الْقُرْآنُ . ❷

ابووائل کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا: ''یہ راستہ موجودگی کی جگہ ہے جہاں شیطان موجود ہوتے ہیں وہ پکارتے ہیں: ''اے اللہ کے بندے! اس راستہ پر آ'، لہٰذا تم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور اللہ کی رسی قرآن ہے۔''

---

❶ صحيح: أخرجه احمد 4/366-367 ومسلم، كتاب فضائل الصحابه، باب فضائل على بن ابى طالب (2408)

❷ صحيح: أخرجه البيهقى فى شعب الإيمان (2025) والطبرانى فى الكبير 9/340 (9031) وابن منصور 3/1083 (519)

فـــوائـــد:...... قرآن سے براہِ راست ہدایت کا حصول یہی محفوظ راستہ ہے جو کہ اللہ تک پہچانے والا ہے لہٰذا اس کو چھوڑ کر جو بھی راستہ اپنایا جائے وہ بظاہر کیسا ہی آراستہ کیوں نہ ہو وہ شیطان کی راہ ہے۔

3361۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ....

عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ إِنَّ قَارِءَ الْقُرْآنِ وَالْمُتَعَلِّمَ تُصَلِّي عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يَخْتِمُوا السُّورَةَ فَإِذَا أَقْرَأَ أَحَدُكُمُ السُّورَةَ فَلْيُؤَخِّرْ مِنْهَا آيَتَيْنِ حَتَّى يَخْتِمَهَا مِنْ آخِرِ النَّهَارِ كَيْ مَا تُصَلِّي الْمَلَائِكَةُ عَلَى الْقَارِءِ وَالْمُقْرِءِ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ إِلَى آخِرِهِ. ❶

خالد بن معد سے مروی ہے کہ انہوں ان نے کہا: ''قرآن پڑھنے والے اور طالب علم کے لئے فرشتے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں۔حتی کہ وہ سورۃ ختم کرے جب تم میں سے کوئی سورۃ پڑھے تو اس میں سے دو آیات کی تاخیر کرے حتی کہ شام کو ختم کرے۔ تا کہ پڑھنے اور پڑھانے والے کے لئے فرشتے صبح سے شام تک بخشش کی دعا کرتے رہیں۔''

3362۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا حَرِيزٌ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ ....

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ وَلَا تَغُرَّنَّكُمْ هَذِهِ الْمَصَاحِفُ الْمُعَلَّقَةُ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يُعَذِّبَ قَلْبًا وَعَى الْقُرْآنَ. ❷

ابوامامہ سے روایت ہے یقیناً آپ کہتے تھے: ''قرآن پڑھو! اور ان لٹکے ہوئے قرآنوں کے دھوکہ میں نہ رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس دل کو عذاب نہیں کرے گا جس نے قرآن یاد کیا ہوگا۔''

فـــوائـــد:...... انسان کو اس امید پر نہیں رہنا چاہیے کہ ہمارے پاس مصحف موجود ہے لہٰذا جب ضرورت پڑی تو کھول کر پڑھ لیں گے اور مسئلہ اخذ کر لیں گے اس سے صرف یہی مقصود نہیں بلکہ یہ حقیقی کامیابی یعنی جہنم سے آزادی کا باعث ہے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ اسے دل میں محفوظ کیا جائے اسے یاد کیا جائے تو اس کے احکام پر عمل پیرا ہوا جائے۔

3363۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ ....

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ اقْرَئُوا الْقُرْآنَ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ هَذِهِ الْمَصَاحِفُ

ابوامامہ سے روایت ہے یقیناً آپ کہتے تھے: ''قرآن پڑھو اور ان لٹکے ہوئے قرآنوں کے دھوکہ میں نہ رہو۔

---

❶ جيد: أخرجه ابن ابی شيبه 505/10 (10128)

❷ صحيح: أخرجه ابن ابی شيبه 505/11 (10128)

الْمُعَلَّقَةُ فَإِنَّ اللَّهَ لا يُعَذِّبُ قَلْبًا وَعَى الْقُرْآنَ . ❶

کیونکہ اللہ تعالیٰ اس دل کو عذاب نہیں کرے گا جسے قرآن یاد ہو گا۔"

3364۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَيْسَ مِنْ مُؤَدِّبٍ إِلَّا وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى أَدَبُهُ وَإِنَّ أَدَبَ اللَّهِ الْقُرْآنُ . ❷

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: "کوئی ادب سکھانے والا نہیں جو اس بات کو نا پسند کرتا ہو کہ اس کے ادب پر عمل کیا جائے۔ اللہ کا ادب قرآن ہے۔"

3365۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ..........

كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ مَأْدُبَةُ اللَّهِ فَمَنْ دَخَلَ فِيهِ فَهُوَ آمِنٌ . ❸

عبداللہ کہتے تھے کہ: "یہ قرآن اللہ کی دعوت ہے، جو شخص اس میں داخل ہوا محفوظ ہو گیا۔"

3366۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ أَحَبَّ الْقُرْآنَ فَلْيُبْشِرْ . ❹

عبداللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: "جس کو قرآن سے محبت ہو وہ خوش ہو جائے۔"

فوائد:...... قرآن کو جس نے پڑھا، سمجھا اور اس کے احکام پر عمل کیا یہ اس کے حق میں سفارشی ہوگا البتہ جس نے اس کے حق کی پاسداری نہ کی صرف مردے بخشوانے کے لیے تعویزات لکھوانے کے لیے ہی اسے استعمال کرتا رہا یہ ایسے شخص کے خلاف گواہ ہوگا۔ (اللهم اجعل القرآن ربيع قلوبنا)

3367۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ..........

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ أَحَبَّ الْقُرْآنَ فَلْيُبْشِرْ . ❺

عبداللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: "جس کو قرآن سے محبت ہو اسے چاہئے کہ خوش ہو جائے۔"

---

❶ صحيح: سابقہ حدیث ہی مکرر آئی ہے۔

❷ صحيح: یہ (3350) حدیث کی ایک طرف ہے۔

❸ صحيح: سابقہ (3350) کا ایک کنارہ ہے۔

❹ صحيح: أخرجه ابن ابی شیبه 406/10 (10129) وابن منصور 12/1 (3)

❺ صحيح: سابقہ حدیث ہی مکرر منقول ہے۔

3368- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ أَنْبَأَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النُّجُودِ عَنِ الشَّعْبِيِّ.........

أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَشْفَعُ لِصَاحِبِهِ فَيَكُونُ لَهُ قَائِدًا إِلَى الْجَنَّةِ وَيَشْهَدُ عَلَيْهِ وَيَكُونُ لَهُ سَائِقًا إِلَى النَّارِ. ❶

یقیناً ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے: ''قرآن قیامت کے دن آ کر اپنے صاحب کی سفارش کرے گا اور اسے جنت کی طرف کھینچ کر لے جائے گا۔ اور اس کے خلاف گواہی دے گا اسے دوزخ کی طرف ہانک کر لے جائے گا۔''

3369- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا بُدَيْلٌ.........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ لِلّٰهِ أَهْلِيْنَ مِنَ النَّاسِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ هُمْ قَالَ أَهْلُ الْقُرْآنِ. ❷

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کچھ لوگ اللہ کے لوگ ہیں پوچھا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ فرمایا: ''قرآن پڑھنے والے۔''

3370- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ.........

عَنْ مُغِيثٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَإِنَّهُ فَهْمُ الْعَقْلِ وَنُورُ الْحِكْمَةِ وَيَنَابِيعُ الْعِلْمِ وَأَحْدَثُ الْكُتُبِ بِالرَّحْمَنِ عَهْدًا وَقَالَ فِي التَّوْرَاةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي مُنَزِّلٌ عَلَيْكَ تَوْرَاةً حَدِيثَةً تَفْتَحُ فِيهَا أَعْيُنًا عُمْيًا وَآذَانًا صُمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا. ❸

مغیث کہتے ہیں کعب نے کہا: ''قرآن کو لازم پکڑو کیونکہ قرآن عقل کی تیزی اور حکمت کی روشنی اور علم کا چشمہ ہے۔ اور تمام کتابوں بہ نسبت اللہ سے نئی کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تورات میں فرمایا: ''اے محمد! میں تیرے پاس نئی تورات بھیجتا ہوں' جو اندھی آنکھوں بہرے کانوں اور بند دلوں کو کھول دے گی۔''

فوائد:...... قرآن علم کا منبع اور حکمت کا نور عطا نے والا اور دفاعی صلاحیتوں میں اضافے کا باعث ہے اس کا مشاہدہ عام زندگی میں کیا جاسکتا ہے کہ قرآن کا حافظ اس کا عالم علمی میدان میں محنت کے ذریعے جس کارکردگی کا مظاہرہ کرتا ہے عام شخص اتنی محنت کر کے اس مقام تک نہیں پہنچ سکتا ہے اسی طرح یہ علوم کا سرچشمہ بھی ہے کہ ہر علم کی اصل آپ کو قرآن سے میسر آئے گی۔ بہت سے علوم جن سے قرآن نے آگاہ کیا

---

❶ حسن: أخرجه ابن ابی شیبه10/497(10102) وابن الضریس فی فضائل القرآن (108)

❷ صحیح: أخرجه ابن ماجه فی المقدمة،باب فضل من تعلم القران وعلمه(215) والحاكم/وابونعیم فی الحلیة9/40

❸ حسن: أخرجه ابو عبید فی فضائل القرآن(ص 77)وابن ابی شیبه11/481(11787)

ہے انسانی عقل ان کو سمجھنے سے قاصر ہے البتہ وقت ان گتھیوں کو سلجھاتا جاتا ہے اور قرآن کی حقانیت پر مہر ثبت کرتا جاتا ہے مثلاً انسان کا ہوا میں بلند ہونا، بلندی کی طرف جانے سے آکسیجن کا کم ہونا نظام شمسی کا متحرک ہونا وغیرہ۔

3371۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ مِخْرَاقٍ عَنْ أَبِي إِيَاسٍ..........

عَنْ أَبِي كِنَانَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ كَائِنٌ لَكُمْ أَجْرًا وَكَائِنٌ لَكُمْ ذِكْرًا وَكَائِنٌ بِكُمْ نُورًا وَكَائِنٌ عَلَيْكُمْ وِزْرًا اتَّبِعُوا الْقُرْآنَ وَلَا يَتَّبِعُكُمُ الْقُرْآنُ فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعِ الْقُرْآنَ يَهْبِطْ بِهِ فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ اتَّبَعَهُ الْقُرْآنُ يَزُخُّ فِي قَفَاهُ فَيَقْذِفُهُ فِي جَهَنَّمَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد يَزُخُّ يَدْفَعُ. ❶

ابوکنانہ کہتے ہیں ابوموسیٰ نے کہا: "قرآن تمہارے لئے ثواب کا باعث اور ذکر کا باعث ہے روشنی اور عذاب کا باعث بھی ہے، قرآن کی فرمانبرداری کرو، اس کو اپنا فرمانبردار نہ بناؤ۔ کیونکہ جو قرآن کی فرمانبرداری کرے گا وہ جنت کے باغوں میں اتارا جائے گا۔ اور جو اسے فرمانبردار بنائے گا وہ سر کے بل دھکیل کر جہنم میں ڈالا جائے گا۔"

فوائد:...... معلوم ہوا بندہ قرآن کا ہیرو بن جائے قرآن جدھر موڑتا جائے مڑتا جائے تو آخر یہ اسے جنت میں پہنچائے گا اور اگر انسان اپنی خواہشات کا ہیرو بن جائے اور قرآن پیچھے سے پکارتا رہے اسے روکتا رہے تو اس کے عدم التفات کی بنا پر اسے جہنم میں دھکیل دے گا۔

3372۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّي..........

إِيَاسَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ أَخَذَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِيَدِي ثُمَّ قَالَ إِنَّكَ إِنْ بَقِيتَ سَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةُ أَصْنَافٍ فَصِنْفٌ لِلّٰهِ وَصِنْفٌ لِلْجِدَالِ وَصِنْفٌ لِلدُّنْيَا وَمَنْ طَلَبَ بِهِ أَدْرَكَ. ❷

ایاس بن عامر کہتے تھے کہ علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا اگر تم زندہ رہے تو دیکھو گے قرآن کو تین قسم کے لوگ پڑھیں گے۔ ایک اللہ کے لیے، دوسرے جھگڑنے کے لیے، اور تیسرے دنیا کے لیے اور اس کے ذریعہ سے جو تلاش کیا جائے گا وہی ملے گا۔"

---

❶ صحيح: ابوکنانہ شرط ابن حبان پر ہے۔ أخرجه ابن ابى شيبه 484/10(10063)وابن منصور 49/1(8) والبيهقى فى شعب الإيمان(2023-2024)

❷ صحيح: (مسند على)(734)

3373۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ....

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّ إِخْوَانَكَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ مِنْ أَهْلِ الذِّكْرِ يُقْرِئُونَكَ السَّلَامَ فَقَالَ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَمُرْهُمْ فَلْيُعْطُوا الْقُرْآنَ بِخَزَائِمِهِمْ فَإِنَّهُ يَحْمِلُهُمْ عَلَى الْقَصْدِ وَالسُّهُولَةِ وَيُجَنِّبُهُمُ الْجَوْرَ وَالْحُزُونَةَ . ❶

ابوقلابہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ابو درداء سے کہا: ''اہل کوفہ سے آپ کے اہل ذکر بھائی آپ کو سلام کہتے ہیں کہ تو انہوں نے کہا: ''ان پر بھی سلام ہو اور ان سے کہو اپنی نکیل قرآن کے حوالہ کر دیں، کیونکہ وہ انہیں میانہ روی اور آسانی سکھائے گا۔ اور ظلم وسختی سے بچائے گا۔''

3374۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ أَبِي الْمُخْتَارِ الطَّائِيِّ عَنِ ابْنِ أَخِي الْحَارِثِ ....

عَنِ الْحَارِثِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا أُنَاسٌ يَخُوضُونَ فِي أَحَادِيثَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ فَقُلْتُ أَلَا تَرَى أَنَّ أُنَاسًا يَخُوضُونَ فِي الْأَحَادِيثِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ فَعَلُوهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ سَتَكُونُ فِتَنٌ قُلْتُ وَمَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ هُوَ الَّذِي مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنْ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللّٰهُ فَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِينُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ

حارث سے کہتے ہیں میں مسجد میں گیا تو لوگ وہاں باتوں میں مشغول تھے۔ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ دیکھتے نہیں کہ لوگ مسجد میں باتیں کر رہے ہیں انہوں نے کہا: کیا وہ ایسا کرتے ہیں؟ میں نے کہا: ''جی ہاں۔'' تو انہوں نے کہا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: عنقریب ہی بہت سے فتنے ہوں گے۔ میں نے کہا: ان سے کیسے بچا جائے گا؟ فرمایا: قرآن سے اس میں تمہارے بعد کی اور پہلے کی خبر ہے اور تمہارے واقعات کا فیصلہ ہے۔ وہ فیصلہ کن ہے مذاق نہیں ہے۔ جو جابر اسے ترک کر دے گا اللہ اسے توڑے گا۔ اور جو اسے چھوڑ کر کہیں اور ہدایت تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کر دے گا۔ وہ اللہ کی مضبوط رسی ہے اور وہ ذکر حکیم ہے۔ اور وہی سیدھا راستہ ہے۔ یہ وہ ہے جس سے خواہشات ٹیڑھی

❶ منقطع ضعيف : أخرجه ابن ابی شیبه 527/10 (10211) وعبدالرزاق (5996)

وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ وَهُوَ الَّذِي لَا تَزِيغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ وَهُوَ الَّذِي لَمْ يَنْتَهِ الْجِنُّ إِذْ سَمِعَتْهُ أَنْ قَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا هُوَ الَّذِي مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِرَ وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ خُذْهَا إِلَيْكَ يَا أَعْوَرُ . ❶

نہیں ہوتیں۔ اس سے زبانیں خلط ملط نہیں ہوتیں۔ علماء اس سے سیر نہیں ہوتے کثرت تکرار کے باوجود پرانا نہیں ہوتا۔ اس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے۔ یہ وہ ہے کہ جب اسے جنوں نے سنا تو یہ بات کہے بغیر نہ رہ سکے کہ: "ہم نے تو ایک عجب قرآن سنا ہے۔" (سورۃ الجن:۲) یہ وہ احکام کی کتاب ہے کہ جس نے اس کے مطابق بات کی اس نے سچ کہا جس نے اس کے ذریعہ فیصلہ کیا اس نے عدل کیا۔ جس نے اس پر عمل کیا اجر پایا۔ جس نے اس کی طرف بلایا اسے سیدھا راستہ دکھایا گیا۔ اے اعور! ان باتوں کو یاد رکھ۔"

3375۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنِ الْحَارِثِ ....

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّتَكَ سَتُفْتَتَنُ مِنْ بَعْدِكَ قَالَ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوْ سُئِلَ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا قَالَ الْكِتَابُ الْعَزِيزُ الَّذِي لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ مَنِ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللَّهُ وَمَنْ وَلِيَ هَذَا الْأَمْرَ مِنْ جَبَّارٍ فَحَكَمَ بِغَيْرِهِ قَصَمَهُ اللَّهُ هُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ وَالنُّورُ الْمُبِينُ وَالصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ فِيهِ خَبَرُ مَنْ

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کہا گیا: "یا رسول اللہ! آپ ﷺ کے بعد آپ کی امت فتنہ میں پڑ جائے گی۔ پھر رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا اس سے کونسی چیز بچائے گی؟ تو آپ نے فرمایا: "کتاب عزیز' جس میں بالکل ہی جھوٹ نہیں نہ آگے نہ پیچھے وہ حکمت اور تعریف والے کی طرف سے نازل شدہ ہے۔" (سورۃ فصلت:۴۲) جو اس کے علاوہ ہدایت تلاش کرے اسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دیتا ہے اور جو سرکش شخص اس کے علاوہ کسی اور چیز سے فیصلہ کرے اللہ اسے ہلاک کرے گا۔ وہ ذکر حکیم ہے۔ واضح نور ہے۔ سیدھا راستہ ہے۔ اس میں تمہارے سے

❶ ضعیف: اس میں ابو مختار اور ابن أخی الحارث مجہول ہیں۔ أخرجه ابن ابی شیبه 482/10 (10056) والترمذی، کتاب ثواب القران، باب ماجاء فی فضل القران (2908) والبیهقی فی شعب (1935)

قَبْلَكُمْ وَنَبَأُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ وَهُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ وَهُوَ الَّذِي سَمِعَتْهُ الْجِنُّ فَلَمْ تَتَنَاهَى أَنْ قَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِيْ إِلَى الرُّشْدِ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقَضِيْ عِبَرُهُ وَلَا تَفْنَى عَجَائِبُهُ ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ لِلْحَارِثِ خُذْهَا إِلَيْكَ يَا أَعْوَرُ . ❶

پہلے اور بعد والوں کی خبریں ہیں اور تمہارے آپس کے معاملہ کا فیصلہ ہے۔ وہ فیصلہ کن بات ہے مذاق نہیں ہے۔ یہ وہ ہے جسے جب جنوں نے سنا تو یہ کہے بغیر نہ رہ سکے کہ:''ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔'' (جن :۱) اور یہ کثرت تکرار سے پرانا نہیں ہوتا۔ اس کی نصیحتیں اور اس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے حارث رضی اللہ عنہ سے کہا:''اے اعور! اسے یاد رکھو۔''

فوائد:...... (۱) فتنوں کے دور میں قرآن بہتری محافظ ہوگا اسی کو اپنانے والے اپنے آپ کو فتنوں سے بچا پائیں گے (۲) من ابتغی الهدی فی غیره اضله الله ، سے معلوم ہوا کہ قرآن باعث ہدایت ہے اس سے ہدایت حاصل کرنے والے ہی صراط مستقیم کے راہی ہوں گے لہٰذا کس قدر غلطی پر ہے وہ شخص جو لوگوں کو قرآن پڑھنے سے اس لیے روک رہا ہے کہ اگر تم نے قرآن پڑھ کر سمجھنے کی کوشش کی تو تم گمراہ ہو جاؤ گے (العیاذ اللہ) یہی لوگ ہیں جو قرآن کو چھوڑ کو کہیں اور اسے ہدایت حاصل کرتے ہیں نتیجے کے طور پر خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور اپنے متبعین کی گمراہی کا بھی سبب بنتے ہیں۔

3376۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حُمْرَةَ ....

عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا قَالَ الْفَهْمَ بِالْقُرْآنِ . ❷

ابراہیم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:''جو حکمت دیا گیا وہ خیر کثیر پا گیا۔'' (سورۃ البقرۃ : ۲۶۹) آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:''حکمت سے مراد فہم قرآن ہے۔''

3377۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ.........

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ قَالَ الْكِتَابَ يُؤْتِي إِصَابَتَهُ مَنْ يَشَاءُ . ❸

ابن ابونجیح کہتے ہیں کہ مجاہد نے:''يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ'' کی تفسیر میں کہا:''اللہ جسے چاہتا ہے قرآن کی ٹھیک سمجھ عطا کرتا ہے۔''

❶ حسن: أخرجه الخطيب في الفقيه والمتفقه 55/1 والرازي في فضائل القران(35)
❷ ضعيف: أخرجه الطبري في التفسير 90/3
❸ صحيح: أخرجه ابن أبي شيبه 231/7(3009) والطبري في التفسير 90/3

3378۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ....

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ قَالَ لِامْرَأَتِهِ إِيَّاكِ أَنْ تُدْخِلِي بَيْتِي مَنْ يَشْرَبُ الْخَمْرَ بَعْدَ أَنْ كَانَ يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ كُلَّ ثَلَاثٍ. ❶

اعمش کہتے ہیں خیثمہ نے اپنی بیوی سے کہا: ''میرے گھر میں ایسے آدمی کو داخل کرنے (اجازت دینے) سے بچنا جو شراب پیتا ہو حالانکہ پہلے وہاں قرآن پڑھا جاتا تھا۔''

3379۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْحَكَمِ..........

عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ إِذَا رَجَعَ مِنْ سُوْقِهِ أَوْ مِنْ حَاجَتِهِ فَاتَّكَأَ عَلَى فِرَاشِهِ أَنْ يَقْرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ. ❷

مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''تمہیں اس بات سے کون سے چیز روکتی ہے کہ جب بازار سے یا کسی حاجت سے لوٹو تو قرآن کی تین آیات پڑھ لیا کرو۔''

[2]..... بَاب خِيَارُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ
قرآن سیکھنے اور سکھانے والی کی خوبی

3380۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ سَعْدٍ ....

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ. ❸

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔''

فوائد:...... زبان نبوت سے نکلنے والی ان کلیوں کے مطابق زمین پر موجود کاموں میں سے بہترین کام یہ ہیں کہ انسان علم سیکھے یا سکھلائے لہٰذا اس حدیث کے مصداق بننے کے لیے ضروری ہے کہ انسان ان تین حالتوں میں سے کسی ایک پر ہو یا تو وہ علم سیکھ رہا ہو یا سکھا رہا ہو اگر ان کاموں کی استعداد نہ رکھتا ہو تو کم ازکم اس کام میں مشغول لوگوں کا تعاون کرتا رہے لیکن یاد رہے! اس علم سے مراد قرآن وسنت کا علم ہے۔

---

❶ صحیح: أخرجه الفسوي في المعرفة والتاريخ 143/3 وابونعيم في الحلية 115/4

❷ صحيح: أخرجه ابن المبارك في الزهد (807) وابن عدى في الكامل 249/1 والطبراني في الكبير 398/11 والبيهقي في شعب (2003-2198)

❸ صحيح: أخرجه الترمذى، كتاب فضائل القران، باب في تعليم القرآن وابن ابى شيبه 503/10 (10121) والخطيب في تاريخ 459/10

3381- حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ ابْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ ....

عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ خَيْرَكُمْ مَنْ عَلَّمَ الْقُرْآنَ أَوْ تَعَلَّمَهُ قَالَ أَقْرَأَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي إِمْرَةِ عُثْمَانَ حَتَّى كَانَ الْحَجَّاجُ قَالَ ذَاكَ أَقْعَدَنِي مَقْعَدِي هَذَا . ❶

سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھتا ہے یا سکھاتا ہے۔ ابوعبدالرحمٰن نے عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت سے حجاج کے زمانہ تک قرآن پڑھایا اور کہا: ''مجھے اس حدیث نے اس جگہ بٹھایا۔''

3382- حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ..........

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خِيَارُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَ الْقُرْآنَ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقْعَدَنِي هَذَا الْمَقْعَدَ أُقْرِءُ . ❷

مصعب بن سعد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھتا اور سکھاتا ہے۔'' راوی کہتا ہے: ''انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اس جگہ بٹھا دیا تا کہ میں پڑھاؤں۔

[3]..... بَابُ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ

قرآن پڑھنے کے بعد بھول جانا

3383- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عِيسَى عَنْ رَجُلٍ ....

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَعَلَّمُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ أَجْذَمُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد عِيسَى هُوَ ابْنُ فَائِدٍ . ❸

سعد بن عبادۃ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی قرآن پڑھنے کے بعد اسے بھول جائے۔ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے کوڑھی کی حالت میں ملے گا۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ''عیسیٰ۔ فائد کے بیٹے ہیں۔''

فوائد:...... قرآن کے بھولنے کے متعلق وارد ہونے والی روایت صحیح ثابت نہیں البتہ قرآن کو یاد کرنے

---

❶ صحيح: أخرجه النسائي في فضائل القران(61-62)والبيهقي في شعب(2205-2206)

❷ صحيح بالشاهد: أخرجه ابن منصور 103/1(20)

❸ ضعيف: أخرجه احمد 285/5 وابوداؤد، كتاب الصلاة،باب التشديد فيمن حفظ القران ثم نسيه(1474)وابن ابي شيبه 74/10(1044)

کے فضائل کو مدنظر رکھتے ہوئے انسان کو کوشش کرنی چاہیے کہ یہ بھولنے نہ پائے۔

[4]..... بَاب فِيْ تَعَاهُدِ الْقُرْآنِ

قرآن کی نگہداشت

3384۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ..........

عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَكْثِرُوْا تِلَاوَةَ الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ قَالُوا هَذِهِ الْمَصَاحِفُ تُرْفَعُ فَكَيْفَ بِمَا فِيْ صُدُورِ الرِّجَالِ قَالَ يُسْرَى عَلَيْهِ لَيْلًا فَيُصْبِحُونَ مِنْهُ فُقَرَاءَ وَيَنْسَوْنَ قَوْلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيَقَعُونَ فِيْ قَوْلِ الْجَاهِلِيَّةِ وَأَشْعَارِهِمْ وَذٰلِكَ حِينَ يَقَعُ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ . ❶

ناجیہ بن عبداللہ بن عتبہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا: ''کثرت سے قرآن کی تلاوت کیا کرو اس سے پہلے کہ وہ اٹھا لیا جائے۔'' لوگوں نے کہا: ''یہ مصحف تو اٹھا لئے جائیں گے مگر سینوں سے قرآن کیسے ختم ہو گا؟ انہوں نے کہا: ''رات کو لوگ قرآن پڑھیں اور صبح انہیں کچھ بھی یاد نہیں رہے گا اور وہ کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنا بھی بھول جائیں گے' جاہلیت کی باتوں اور شعروں میں پڑ جائیں گے۔ یہ اس وقت ہو گا جب اللہ کے عذاب کا وعدہ آ جائے گا۔''

3385۔ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا سَلَّامٌ يَعْنِي ابْنَ..........

أَبِيْ مُطِيعٍ قَالَ كَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ اعْمُرُوا بِهِ قُلُوبَكُمْ وَاعْمُرُوا بِهِ بُيُوتَكُمْ قَالَ أُرَاهُ يَعْنِي الْقُرْآنَ. ❷

ابن ابو مطیع کہتے ہیں کہ قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: ''قرآن سے اپنے دلوں اور گھروں کو آباد رکھو۔''

3386۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ..........

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَيُسْرَيَنَّ عَلَى الْقُرْآنِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَلَا يُتْرَكُ آيَةٌ فِيْ مُصْحَفٍ وَلَا فِيْ قَلْبِ أَحَدٍ إِلَّا رُفِعَتْ . ❸

ابن مسعود سے مروی ہے کہ آپ نے کہا: ''(ایک وقت ایسا ہوگا) رات کو لوگ قرآن پڑھیں گے اور صبح کو کوئی آیت مصحف میں نہیں چھوڑی جائے گی اور نہ ہی کسی کے دل میں بلکہ سب اٹھالی جائیں گی۔''

---

❶ صحیح: أخرجه ابن منصور 335/2 (97) والحاکم 504/4 وعبدالرزاق (5981) والطبرانی فی الکبیر 153/9 (8698) ❷ ضعیف: سلام کی قتادہ سے روایت متکلم فیہ ہے۔

❸ حسن: أخرجه ابن ابی شیبه 534/10 (10242) وعبدالرزاق (5980) والبخاری فی خلق افعال العباد (ص 86)

3387۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا جَالَسَ الْقُرْآنَ أَحَدٌ فَقَامَ عَنْهُ إِلَّا بِزِيَادَةٍ أَوْ نُقْصَانٍ ثُمَّ قَرَأَ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا. ❶

عبداللہ بن واقد کہتے ہیں کہ قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کوئی قرآن کے قریب نہیں بیٹھے گا مگر وہاں سے نفع یا نقصان لے کر اٹھے گا۔'' پھر یہ آیت پڑھی: ''اور ہم نے قرآن نازل کیا اس میں مومنین کے لئے شفاء اور رحمت ہے اور ظالموں کے لئے اس میں خسارہ ہے۔''

فوائد:...... قرآن کی مجلس میں بیٹھنے والے اگر تو اس کی آیات کو سن کر ان پر عمل پیرا ہو جاتے ہیں پھر تو قرآن ان کے لیے رحمت اور اگر سن کر عمل نہ کیا جائے تو یہی قرآن کا سننا ان کے خسارے کا باعث ہوگا۔

3388۔ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ.........

حَدَّثَنَا رِفْدَةُ الْغَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عَجْلَانَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ كَانَ يُقَالُ إِنَّ اللّٰهَ لَيُرِيدُ الْعَذَابَ بِأَهْلِ الْأَرْضِ فَإِذَا سَمِعَ تَعْلِيمَ الصِّبْيَانِ الْحِكْمَةَ صَرَفَ ذٰلِكَ عَنْهُمْ قَالَ مَرْوَانُ يَعْنِي بِالْحِكْمَةِ الْقُرْآنَ. ❷

رفدہ غسانی بیان کرتے ہیں کہ ثابت بن عجلان انصاری نے کہا: ''حکمت سے مراد قرآن ہے۔''

3389۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ.........

حَدَّثَنَا شَيْخٌ يُكَنَّى أَبَا عَمْرٍو عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَيَبْلَى الْقُرْآنُ فِي صُدُورِ أَقْوَامٍ كَمَا يَبْلَى الثَّوْبُ فَيَتَهَافَتُ يَقْرَئُونَهُ لَا يَجِدُونَ لَهُ شَهْوَةً وَلَا لَذَّةً يَلْبَسُونَ جُلُودَ الضَّأْنِ عَلَى قُلُوبِ الذِّئَابِ أَعْمَالُهُمْ طَمَعٌ لَا يُخَالِطُهُ

ایک شخص جن کی کنیت ابو عمرو تھی بیان کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''عنقریب قرآن کچھ لوگوں کے دلوں میں پرانا ہو جائے جس طرح کپڑا پرانا ہوتا ہے اور گر پڑتا ہے، قرآن تو پڑھیں گے مگر نہ اس کی خواہش ہوگی اور نہ لذت وہ بھیڑیوں کے دلوں پر بھیڑ کی کھالیں پہنیں گے (ان کے جسم بھیڑ کی مانند اور دل بھیڑیے کی مانند

---

❶ ضعیف: محمد بن کثیر ضعیف ہے، أخرجه ابو عبيد فی فضائله (ص 56-57)

❷ ضعیف: رفدہ بن قضاعۃ ضعیف ہے۔

خَوْفٌ إِنْ قَصَّرُوا قَالُوا سَنَبْلُغُ وَإِنْ أَسَائُوا قَالُوا سَيُغْفَرُ لَنَا إِنَّا لَا نُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا ❶

ہوں گے)۔ان کے کام لالچ والے ہوں گے، جس میں خوف نہ ہوگا، اگر کوتاہی کریں گے تو کہیں گے: ''ابھی کر لیں گے۔'' اور اگر برائی کریں گے تو کہیں گے: عنقریب ہم بخش دیئے جائیں گے۔ ہم اللہ کے ساتھ شرک تو نہیں کرتے۔''

3390۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بِئْسَمَا لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَسْرَعُ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا. ❷

عبداللہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ بری بات ہے کہ کوئی کہے: میں فلاں آیات بھول گیا بلکہ وہ بھلا دیا گیا ہے۔ قرآن کو یاد کیا کرو کیونکہ یہ سینوں میں سے اس سے بھی جلدی نکل جاتا ہے جتنی جلدی جانور اپنی رسی سے نکلتے ہیں۔''

فوائد:...... (۱) ''تفصّیا'' سے چھوٹ کر بھاگ نکلنا۔ ''عُقل'' یہ عقال کی جمع ہے اس سے مراد وہ رسی ہے جس سے اونٹ کی ٹانگ باندھی جاتی ہے (۲) قرآن کو یاد رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ آدمی اسے پڑھتا رہے۔

3391۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ عُلَيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ ....

سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَعَلَّمُوا كِتَابَ اللّٰهِ وَتَعَاهَدُوهُ وَتَغَنَّوْا بِهِ وَاقْتَنُوهُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَوْ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْمَخَاضِ فِي الْعُقُلِ. ❸

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی کتاب سیکھو اور اس کی نگداشت کرو، اسے پڑھو، اس سے خوش الحانی سے پڑھو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یا اس ذات کی قسم جس کی ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! قرآن حاملہ اونٹنی کے رسی سے نکلنے سے بھی جلدی سینوں سے نکل جاتا ہے۔''

❶ صحیح: یہ معاذ پر موقوف ہے۔

❷ متفق علیہ: أخرجه البخاري، كتاب فضائل القران، باب استذكار القران وتعاهده (5032) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضائل القرآن وما يتعلق به (790)

❸ صحيح: أخرجه احمد 146/4 والنسائي في فضائل القرآن (59-60)

فوائد:...... (۱) آپ ﷺ قرآن سیکھ کر اسے یاد رکھنے کا حکم دے رہے ہیں لہٰذا اس کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے (۲) "تغنوا به" علماء نے تغنی کے مختلف مطالب بیان کیے ہیں جن میں سے راجح یہ ہے اسے لگن کے ساتھ میٹھی آواز میں پڑھا جائے لیکن اس میں اتنا تکلف نہ برتا جائے کہ اصل مقصد ہی فوت ہو جائے (تفصیل کے لیے دیکھیے تنقیح الرواة 59/2)

3392۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ تَعَلَّمُوا كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالَى وَتَعَاهَدُوهُ وَاقْتَنُوهُ وَتَغَنَّوْا بِهِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْمَخَاضِ فِي الْعُقُلِ . ❶

عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی کتاب سیکھو، اس کی حفاظت کرو، اس سے لگاؤ رکھو اور اسے غنا کے ساتھ پڑھو۔ اور ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قرآن اس سے بھی جلدی سے نکل جاتا ہے جتنی حاملہ اونٹنی رسی سے نکلتی ہے۔"

3393۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ....

عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ أَبِي جَهْلٍ كَانَ يَضَعُ الْمُصْحَفَ عَلَى وَجْهِهِ وَيَقُولُ كِتَابُ رَبِّي كِتَابُ رَبِّي . ❷

ابن ابو ملیکہ سے منقول ہے کہ عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابو جہل قرآن کو اپنے چہرے پر رکھتے (آنکھوں سے لگاتے) تھے اور کہتے تھے: "یہ میرے رب کی کتاب ہے یہ میرے رب کی کتاب ہے۔"

3394۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ....

حَدَّثَنَا ثَابِتٌ قَالَ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ قَرَأَ الْمُصْحَفَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ وَكَانَ ثَابِتٌ يَفْعَلُهُ . ❸

ثابت کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ جب صبح کی نماز پڑھتے تو سورج طلوع ہونے تک قرآن پڑھتے رہتے۔ ہمام کہتے ہیں: "ثابت بھی ایسا ہی کرتے تھے۔"

---

❶ صحيح: أخرجه النسائی، كتاب فضائل القران(60) والطبرانی فی الكبير 290/17-291(800-801-802)

❷ منقطع ضعيف: ابن ابی ملیکہ نے عکرمہ کو نہیں پایا۔ أخرجه الحاكم 243/3 والبيهقی فی الشعب(2229) والطبرانی الكبير 371/17(1018)

❸ صحيح: أخرجه ابن سعد فی الطبقات 75/6

[5]..... بَابُ الْقُرْآنُ كَلَامُ اللّٰهِ

قرآن اللہ کا کلام ہے

3395- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ..........

عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ قَالَ أَيْ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ كَلَامُ الرَّحْمَنِ. ❶

سعید سے منقول ہے کہ قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا قرآن کی اس آیت: ''وہ لوگ جو ایمان لائے جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے۔'' (سورۃ البقرۃ:۲۶) کی تفسیر کرتے ہوئے کہا: ''مسلمان جانتے ہیں کہ وہ رحمٰن کا کلام ہے۔''

3396- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ..........

عَنْ عَطِيَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ كَلَامٍ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ كَلَامِهِ وَمَا رَدَّ الْعِبَادُ إِلَى اللّٰهِ كَلَامًا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ كَلَامِهِ. ❷

عطیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے کلام سے بڑھ کر پیارا کوئی کلام نہیں اور بندے اللہ سے اس کی کلام سے بڑھ کر کوئی کلام نہیں کرتے جو اسے محبوب ہو۔''

3397- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ الثَّقَفِيُّ عَنْ سَالِمِ ابْنِ أَبِيْ الْجَعْدِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعْرِضُ نَفْسَهُ فِيْ الْمَوْسِمِ عَلَى النَّاسِ فِيْ الْمَوْقِفِ فَيَقُولُ هَلْ مِنْ رَجُلٍ يَحْمِلُنِي إِلَى قَوْمِهِ فَإِنَّ قُرَيْشًا مَنَعُونِيْ أَنْ أُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّي. ❸

سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حج کے موقع پر موقف میں لوگوں کے پاس جا کر کہتے تھے: ''کوئی شخص ہے جو مجھے اپنی قوم کے پاس لے جائے۔ کیونکہ قریش نے مجھے اپنے رب کا کلام پہنچانے سے روک دیا ہے۔''

3398- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ..........

---

❶ صحيح: أخرجه الطبراني في التفسير 180/1

❷ ضعيف: أخرجه البيهقي في الأسماء والصفات (ص 244)

❸ صحيح: أخرجه احمد 390/3 وابن ابي شيبه 310/10 (18431) وابوداؤد، كتاب السنة، باب في القران (4734) والترمذي، كتاب ثواب القران، باب حرض النبي صلى الله عليه وسلم على تبليغ القران (2926)

عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ كَلَامُ اللّٰهِ فَلَا أَعْرِفَنَّكُمْ فِيمَا عَطَفْتُمُوهُ عَلَى أَهْوَائِكُمْ . ❶

ابوزعراء کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے کہا: ''یہ قرآن اللہ کا کلام ہے اس لیے میں تمہیں اس حالت میں نہ دیکھوں کہ تم نے اس کو اپنی خواہشات کی طرف موڑ لیا ہو۔''

[6]..... بَاب فَضْلِ كَلَامِ اللّٰهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ

اللہ کی کلام کو تمام کلاموں پر فضیلت ہے

3399۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّرْجُمَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ شَغَلَهُ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ عَنْ مَسْأَلَتِي وَذِكْرِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ ثَوَابِ السَّائِلِينَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلَى خَلْقِهِ . ❷

سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص قرآن پڑھنے کی وجہ سے مجھ سے سوال کرنے اور میرا ذکر کرنے سے مشغول ہو جائے میں اسے سائلین سے بڑھ کر ثواب دوں گا اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو تمام کلاموں پر فضیلت ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کو اپنی تمام مخلوق پر فضیلت ہے۔''

فوائد:...... یہ حدیث سنداً ضعیف ہے البتہ اس کے شواہد اور سوال کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ صورت اپنائی جاسکتی ہے کہ بندہ قرآنی دعاؤں کا اہتمام کرے تو یہ قبولیت اور ثواب میں عمدگی کا باعث ہوں گی (واللہ اعلم)

3400۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَشْعَثَ الْحُدَّانِيِّ ....

عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلَى كَلَامِ

سیّدنا شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے کلام کو مخلوق کے کلام پر ایسے ہی

---

❶ صحيح: أخرجه الآجری فی الشريعة(ص78)والبيهقی فی الاسماء والصفات(282)

❷ اسناده ضعيف لكن له شواهد: أخرجه الترمذی، كتاب ثواب القران، باب من شغله القران أعطی أفضل العطايا، أخرجه يحيی بن عبدالحميد الحمانی، فی مسنده، قاله الحافظ فی الفتح 66/9 والقضاعی فی مسند الشهاب 326/2 (1455) وأخرجه البخاری فی(خلق افعال العباد)(ص 109) وفی الكبير 115/2 وأخرجه ابو نعيم فی الحلية 313/7 مزید شواہد کے لیے دیکھئے مصنف ابن ابی شيبه 237/10(9320) والشعب للبيهقی(573-574) واللالی المصنوعه 342/2-343

خَلْقِهِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلَى خَلْقِهِ. ❶ فضیلت ہے جیسے اللہ کو اپنی مخلوق پر۔"

3401۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ شُيُوخِ مِصْرَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْقُرْآنُ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ. ❷

سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرآن زمین و آسمان اوران کی تمام چیزوں سے محبوب ہے۔"

[7]..... بَاب إِذَا اخْتَلَفْتُمْ بِالْقُرْآنِ فَقُومُوا

جب قرآن پڑھنے سے دل اچاٹ ہو جائے تو پڑھنا چھوڑ دو

3402۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هَارُونُ الْأَعْوَرُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ....

عَنْ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اقْرَئُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفْتُمْ عَلَيْهِ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَقُومُوا. ❸

سیّدنا جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب تک دل کرے قرآن پڑھو، جب دل اچاٹ (برداشتہ خاطر) ہو جائے تو اٹھ جاؤ (پڑھنا چھوڑ دو)۔"

فوائد:...... (۱) قرآن چونکہ اللہ کا کلام ہے لہٰذا اسے سچی رغبت اور ذوق وشوق سے پڑھنا چاہیے البتہ قرآن کو بے رغبتی عدم دلچسپی سے پڑھنا یہ اس مالک کی بے وقعتی کے مترادف ہے جس طرح ہماری پسندیدہ چیز کو کوئی بے توجہی سے استعمال کرے تو ہمارے لیے یہ تکلیف دہ امر ہوتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کو بھی یہ بات ناپسند ہے کہ اس کے کلام سے بے رغبتی برتی جائے (واللہ اعلم) (۲) یا اس سے مراد یہ ہے کہ جب تک تم قرءت ومعانی پر متفق ہو تب تک قرآن پڑھو جب کہ اختلاف کے وقت اٹھ جاؤ کیونکہ اختلاف جھگڑے اور انکار کا باعث بنتا ہے جیسا کہ ابن الملک کا گمان ہے۔

3403۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ.........

حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اقْرَئُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ

سیّدنا ابوعمران جونی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جندب رضی اللہ عنہ نے کہا: "جب تک تمہارا دل کرے قرآن پڑھو اور جب دل

---

❶ مرسل،ضعيف : أخرجه ابو داؤد في المراسيل(535)وابن عدى في الكامل1705/5

❷ ضعيف جداً: أخرجه الرازي،ضعيف القرآن وتلاوته(28)

❸ متفق عليه : أخرجه البخاري،كتاب فضائل القرآن ، باب اقرئوا القران ماائتلف عليه قلوبكم(5060)ومسلم،كتاب العلم، باب النهي عن اتباع متشابه القران(2667)

عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَقُومُوا. ❶

اچاٹ ہو جائے تو پڑھنا چھوڑ دو۔"

3404- حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو قُدَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ.........

عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اقْرَئُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَقُومُوا. ❷

سیّدنا جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تمہارا دل کرے قرآن پڑھو اور جب دل اچاٹ ہو جائے تو پڑھنا چھوڑ دو۔"

[8]..... بَاب مَثَلِ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ

قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال

3405- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ..........

عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُؤْتَى الْإِيمَانَ وَلَا يُؤْتَى الْقُرْآنَ وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤْتَى الْقُرْآنَ وَلَا يُؤْتَى الْإِيمَانَ وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤْتَى الْقُرْآنَ وَالْإِيمَانَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يُؤْتَى الْقُرْآنَ وَلَا الْإِيمَانَ ثُمَّ ضَرَبَ لَهُمْ مَثَلًا قَالَ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ الْإِيمَانَ وَلَمْ يُؤْتَ الْقُرْآنَ فَمَثَلُهُ مَثَلُ التَّمْرَةِ حُلْوَةُ الطَّعْمِ لَا رِيحَ لَهَا وَأَمَّا مَثَلُ الَّذِي أُوتِيَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يُؤْتَ الْإِيمَانَ فَمَثَلُ الْآسَةِ طَيِّبَةُ الرِّيحِ مُرَّةُ الطَّعْمِ وَأَمَّا الَّذِي أُوتِيَ الْقُرْآنَ وَالْإِيمَانَ فَمَثَلُ

حارث کہتے ہیں کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "کچھ لوگوں کو ایمان دیا جاتا ہے قرآن نہیں اور کچھ کو قرآن دیا جاتا ہے ایمان نہیں اور بعض کو قرآن اور ایمان دونوں دیئے جاتے ہیں۔ اور بعض کو نہ قرآن دیا جاتا ہے نہ ایمان پھر ان کی مثال بیان کی جنہیں ایمان دیا گیا قرآن نہیں ایسی ہے جیسے کھجور کا مزہ میٹھا ہو اور خوشبو بالکل نہیں۔ اور وہ جسے قرآن دیا گیا ایمان نہیں اس کی مثال ایسی ہے جیسے آسہ کی خوشبو اچھی اور مزہ کڑوا ہوتا ہے اور جسے قرآن و ایمان دونوں دیئے گئے اس کی مثال ایسی ہے جیسے نارنگی کی خوشبو بھی اچھی اور مزہ بھی میٹھا ہوتا ہے اور جسے قرآن و ایمان دونوں نہیں دیئے گئے اس کی مثال اندرائن کی طرح ہے جس میں خوشبو بھی نہیں اور مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔"

---

❶ صحیح: سابقہ ولاحق ملاحظہ فرمائیں۔

❷ صحیح: (3402) ہی مکرر ہے۔

الْأُتْرُجَّةِ طَيِّبَةُ الرِّيحِ حُلْوَةُ الطَّعْمِ وَأَمَّا الَّذِي لَمْ يُؤْتَ الْقُرْآنَ وَلَا الْإِيمَانَ فَمَثَلُهُ مَثَلُ الْحَنْظَلَةِ مُرَّةُ الطَّعْمِ لَا رِيحَ لَهَا. ❶

فوائد:...... (۱) امثلہ بات سمجھانے کا ایک ابلغ ذریعہ ہیں لہٰذا استاذ کو دوران تدریس ان کا اہتمام کرنا چاہیے (۲) ایک مومن اعلیٰ مثال کا نمونہ ہونا چاہیے لہٰذا ایمان کے ساتھ تلاوت قران کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے۔

3406۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ....

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا حُلْوٌ وَلَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ. ❷

سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ''قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال نارنگی کی طرح ہے جس کا مزہ بھی اچھا ہوتا ہے اور خوشبو بھی' قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال اس کھجور کی طرح ہے جس کا مزہ میٹھا ہو مگر خوشبو نہ ہو۔ قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال ریحانہ کی طرح ہے جس کی خوشبو اچھی ہے اور مزہ کڑوا' اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال حنظلہ کی طرح ہے جس میں خوشبو نہیں ہوتی اور مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔''

3407۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ..........

عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَثَلُ الَّذِي أُوتِيَ الْإِيمَانَ وَلَمْ يُؤْتَ الْقُرْآنَ مَثَلُ

سیّدنا حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ''جسے ایمان دیا گیا قرآن نہیں اس کی مثال اس کھجور کی

❶ صحیح: أخرجه ابو عبید فی فضائل القران(ص 387)وأخرجه ابن ابی شیبه مختصراً 529/10(10220)

❷ متفق علیه: أخرجه البخاری، کتاب فضائل القران،باب فضل القران علی سائر الکلام(5020)ومسلم،کتاب صلاة المسافرین، باب فضیلة حافظ القران(797)

التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الَّذِي أُوتِيَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يُؤْتَ الْإِيمَانَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ الْآسَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الَّذِي أُوتِيَ الْقُرْآنَ وَالْإِيمَانَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الَّذِي لَمْ يُؤْتَ الْإِيمَانَ وَلَا الْقُرْآنَ مَثَلُ الْحَنْظَلَةِ رِيحُهَا خَبِيثٌ وَطَعْمُهَا خَبِيثٌ. ❶

طرح ہے جس کا مزہ اچھا ہے اور خوشبو بالکل نہیں ہے۔ اور جسے قرآن دیا گیا ایمان نہیں اس کی مثال ریحان، آسہ (نازبو) کی طرح ہے جس کی خوشبو اچھی ہے اور مزہ کڑوا، اور جسے قرآن و ایمان دونوں دیئے گئے اس کی مثال نارنگی کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی اچھی ہے اور مزہ بھی اچھا۔ اور جسے قرآن اور ایمان دونوں نہیں دیئے گئے۔ اس کی مثال اندرائن (نہایت کڑوا پھل، تمہ) کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی بری ہے اور ذائقہ بھی برا ہے۔''

[9]..... بَاب إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْقُرْآنِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ آخَرِينَ

قرآن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ قوموں کی پشت اور بلند کرتا ہے

3408۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بِعُسْفَانَ وَكَانَ عُمَرُ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَسَلَّمَ عَلَى عُمَرَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ مَنِ اسْتَخْلَفْتَ عَلَى أَهْلِ الْوَادِي فَقَالَ نَافِعٌ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ أَبْزَى فَقَالَ عُمَرُ وَمَنِ ابْنُ أَبْزَى فَقَالَ مَوْلًى مِنْ مَوَالِينَا فَقَالَ عُمَرُ فَاسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلًى فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهُ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللَّهِ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ فَقَالَ عُمَرُ أَمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا

عامر بن واثلہ بیان کرتے ہیں کہ نافع بن عبدالحارث عسفان میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے ملے اور عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے وہ مکہ کے گورنر تھے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کیا۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''آپ نے مکہ میں اپنا نائب کسے بنایا ہے؟'' نافع نے کہا: ''میں نے وہاں ابن ابزی کو نائب بنایا ہے۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابن ابزی کون ہے؟ کہا: ''ہمارا ایک آزاد کردہ غلام ہے۔'' تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے ان پر آزاد کردہ غلام کو نائب بنایا ہے؟ تو نافع نے کہا: ''اے امیر المؤمنین! وہ اللہ کی کتاب کا قاری (عالم) ہے، فرائض جانتا ہے۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قرآن کے ذریعہ سے کئی قوموں کو عزت دیتا ہے اور دوسروں کو ذلت۔''

❶ صحيح: أخرجه ابو عبيد في فضائله (ص 387)

وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ . ❶

فوائد:...... (۱) مومن قران پر عمل پیرا ہونے سے ہی بنا جاتا ہے اور مومنین کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴾ کہ ''اگر تم حقیقی مومن ہو تو تم ہی غالب آؤ گے۔'' لہٰذا قران کا عالم و عامل اس بات کا حقدار ہے کہ وہ اس کی وجہ سے رفعتوں و عظمتوں کا وارث بنے اور اس کتاب کو چھوڑنے اس کا انکار کرنے والے ذلتوں سے دوچار ہو (۲) چنانچہ اگر اہل اسلام کہیں ذلت سے دو چار ہوں تو وہ قران کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیں تو یہ ان کے داغ دھونے کا باعث ہوگا۔

[10]..... بَاب فَضْلِ مَنْ اسْتَمَعَ إِلَى الْقُرْآنِ
قرآن سننے والے شخص کی فضیلت کا بیان

3409۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ..........

حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ إِنَّ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لَهُ أَجْرٌ وَإِنَّ الَّذِي يَسْتَمِعُ لَهُ أَجْرَانِ . ❷

عبدہ بیان کرتے ہیں کہ خالد بن معدان نے کہا: ''جو قرآن پڑھتا ہے اس کے لئے ایک اجر ہے اور جو سنتا ہے اس کے لئے دو اجر ہیں۔''

فوائد:...... حدیث کو اگر صحیح فرض کریں تو اس سے یہ مراد ہو سکتی ہے کہ سننے میں چونکہ پڑھنے کی نسبت زیادہ مشقت ہے لہٰذا اس کا دوہرا اجر ہو یا پھر یہ صورت ہو کہ سننے والا ساتھ ساتھ منہ میں دوہراتا جائے (واللہ اعلم)

3410۔ حَدَّثَنَا رَزِينُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ..........

عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ اسْتَمَعَ إِلَى آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا . ❸

عطاء کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''جو قرآن کی ایک آیت سنے گا وہ اس کے لئے روشنی کا باعث ہوگی۔''

[11]..... بَاب فَضْلِ مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ
قرآن دشواری سے پڑھنے والے کی فضیلت

3411۔ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَهَمَّامٌ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى

❶ صحیح: أخرجه مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل من يقوم بالقران ويعلمه (817) والبيهقي في الصلاة باب امامة المولى 89/3

❷ عبدة بن خالد کا ترجمہ نہیں ملا۔ ❸ ضعيف: أخرجه عبدالرزاق (6012)

عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ فَهُوَ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَؤُهُ وَهُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ فَلَهُ أَجْرَانِ . ❶

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور وہ اسے پڑھنے کا ماہر ہے وہ بزرگ اور نیکوکار فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور وہ دشواری سے پڑھتا ہے اس کے لئے دوہرا اجر ہوگا۔''

فوائد:...... (۱)''السفرۃ'' یہ سافر کی جمع ہے اس سے مراد کاتب فرشتے ہیں ایک قول ہے کہ رسول ہیں اور ''بررۃ'' اطاعت گزار (۲) اٹک کر قران پڑھنے والے کے لیے دوہرا اجر ایک تو اس کی تلاوت کا جب کہ دوسرا اس کے اٹکنے کا۔

3412۔ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ..........

عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ وَهْبٍ الذِّمَارِيِّ قَالَ مَنْ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَقَامَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ وَمَاتَ عَلَى الطَّاعَةِ بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ السَّفَرَةِ وَالْأَحْكَامِ قَالَ سَعِيدٌ السَّفَرَةُ الْمَلَائِكَةُ وَالْأَحْكَامُ الْأَنْبِيَاءُ قَالَ وَمَنْ كَانَ حَرِيصًا وَهُوَ يَتَفَلَّتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَدَعُهُ أُوتِيَ أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ وَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ حَرِيصًا وَهُوَ يَتَفَلَّتُ مِنْهُ وَمَاتَ عَلَى الطَّاعَةِ فَهُوَ مِنْ أَشْرَافِهِمْ وَفُضِّلُوا عَلَى النَّاسِ كَمَا فُضِّلَتِ النُّسُورُ عَلَى سَائِرِ الطَّيْرِ وَكَمَا

اسماعیل بن عبید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ وہب ذماری رحمہ اللہ نے کہا: جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا اس نے رات دن اسے پڑھا اور اس پر عمل کیا۔ اور اطاعت (اسلام) پر فوت ہوا۔ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن فرشتوں اور نبیوں کے ساتھ اٹھائے گا۔ جو شخص قرآن پڑھنے کی حرص رکھتا ہے، مگر قرآن اسے یاد نہیں ہوتا وہ قرآن کو چھوڑتا نہیں اسے دوہرا اجر دیا جائے گا۔ جو شخص قرآن کی حرص رکھتا ہے، مگر قرآن اسے یاد نہیں رہتا (اسلام) پر فوت ہو تو وہ عزت والوں سے ہے۔ وہ تمام لوگوں سے اسی طرح افضل ہے جس طرح عقاب کو تمام پرندوں پر فضیلت ہے۔ اور جیسے سبزہ زار اپنے اردگرد کے باغیچوں سے افضل ہے۔ قیامت کے دن کہا جائے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جو

❶ صحيح: أخرجه البخاري، كتاب التفسير، باب سورة عبس (4937) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الماهر بالقران والذى يتعتع فيه (798)

فُضِّلَتْ مَرْجَةٌ خَضْرَاءُ عَلَى مَا حَوْلَهَا مِنَ الْبِقَاعِ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قِيلَ أَيْنَ الَّذِينَ كَانُوا يَتْلُونَ كِتَابِي لَمْ يُلْهِهِمُ اتِّبَاعُ الْأَنْعَامِ فَيُعْطَى الْخُلْدَ وَالنَّعِيمَ فَإِنْ كَانَ أَبَوَاهُ مَاتَا عَلَى الطَّاعَةِ جُعِلَ عَلَى رُئُوسِهِمَا تَاجُ الْمُلْكِ فَيَقُولَانِ رَبَّنَا مَا بَلَغَتْ هٰذَا أَعْمَالُنَا فَيَقُولُ بَلَى إِنَّ ابْنَكُمَا كَانَ يَتْلُو كِتَابِي . ❶

میری کتاب پڑھتے تھے؟ جانوروں کے ساتھ رہنے کے باوجود اس سے غافل نہ ہوئے۔ انہیں جنت اور نعمت دی جائے گی، اگر ان کے والدین اسلام پر فوت ہوئے ہوں گے تو ان کے سر پر شاہی تاج رکھا جائے گا۔ وہ کہیں گے: یا رب! ہمارے اعمال تو اس درجہ کے نہیں تھے؟ اللہ فرمائے گا: ''کیوں نہیں، تمہارا بیٹا میری کتاب پڑھتا تھا۔''

[12]..... بَاب فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ
سورۃ فاتحہ کی فضیلت

3413- أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ....

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ . ❷

عبدالملک بن عمیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورۃ فاتحہ ہر بیماری کی شفا ہے۔''

فوائد:...... سورۃ الفاتحہ یہ انتہائی ذیشان صورت ہے جیسے کہ آئندہ احادیث سے وضاحت ہو رہی ہے یہ حدیث اگرچہ سنداً ضعیف ہے بہر حال اس کا شفاء ہونا صحیح سند سے ثابت ہے بخاری میں ہے کہ چند صحابہ رضی اللہ عنہم سفر میں تھے انہوں نے ایک بستی میں قیام کیا لیکن بستی والوں ان کی مہمان نوازی کرنے سے انکار کر دیا چنانچہ وہ بستی سے ہٹ کر ایک جگہ بیٹھ گئے کچھ دیر بعد آنے والا آتا ہے اور کہتا ہے ہمارے سردار کو سانپ نے ڈسا ہے لہٰذا اگر تمہارے پاس کوئی علاج ہے تو ہمارے ساتھ چلو تو صحابی رضی اللہ عنہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کرتا ہے تو وہ شفاء یاب ہو جاتا تو یہ اس کے عوض میں بکریاں لے کر مدینہ تشریف لاتے ہیں اور آپ کو اس بارے خبردار کرتے ہیں تو آپ ﷺ تعجب سے پوچھتے ہیں کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس سے دم کیا جاتا

❶ صحیح: وہب الدماری شرط ابن حبان پر ہے۔
❷ مرسل ضعیف: أخرجه البيهقي في الشعب(2370)

(او کما قال ﷺ) اسی لیے علماء اس کو شافیہ کا نام دیتے۔

3414۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى الْأَنْصَارِيِّ قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُمْ. [1]

ابوسعید بن معلی انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے تو فرمایا: کیا اللہ عزوجل نے نہیں فرمایا: ''اے ایمان والو! اللہ اور اس کا رسول جب تمہیں بلائے تو انہیں جواب دو۔'' (سورۃ الانفال: ۲۴) فرمایا: مسجد سے نکلنے سے قبل تمہیں قرآن کی بڑی سورت نہ سکھاؤں؟ پھر آپ نے مسجد سے باہر جانے کا ارادہ کیا تو فرمایا: ''بڑی سورۃ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ'' ہے اور یہی سبع مثانی ہے اور یہی عظیم درجہ کا قرآن ہے جو تمہیں دیا گیا ہے۔''

3415۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ....

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي. [2]

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورۃ فاتحہ ہی وہ سات آیات ہیں جو بار بار دہرائی جاتی ہیں۔''

3416۔ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورۃ فاتحہ جیسی کوئی سورۃ نہ توراۃ میں اتاری گئی اور نہ

---

[1] صحيح: أخرجه البخاري، كتاب التفسير، باب ما جاء في فاتحة الكتاب (4474) والنسائي في فضائل القرآن (35)

[2] صحيح: أخرجه البيهقي، كتاب الصلاة، باب تعليق القراءة المطلقة فيما روينا بالفاتحه 2/375-376 والبخاري، كتاب التفسير، باب ماجاء في فاتحة الكتاب (4474)

وَالزَّبُورِ وَالْقُرْآنِ مِثْلُهَا يَعْنِي أُمَّ الْقُرْآنِ وَإِنَّهَا لَسَبْعٌ مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُعْطِيتُ . ❶

انجیل میں اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں ہے اور وہ بار بار پڑھی جانے والی سات آیات ہیں اور وہی عظیم مرتبہ والا قرآن ہے جو میں دیا گیا ہوں۔''

3417۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْحَمْدُ لِلَّهِ أُمُّ الْقُرْآنِ وَأُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي. ❷

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورۃ فاتحہ ہی اصل قرآن ہے اور اصل کتاب ہے وہی سات آیات ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں۔''

[13]..... بَاب فِيْ فَضْلِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

سورۃ بقرۃ کی فضیلت

3418۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ..........

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا مِنْ بَيْتٍ يُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ إِلَّا خَرَجَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضَرِيطٌ . ❸

ابواحوص کہتے ہیں عبداللہ نے کہا: ''جس گھر میں سورۃ بقرہ پڑھی جائے شیطان اس گھر سے گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔''

3419۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ الْمُغِيرَةِ..........

حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ سُورَةُ الْبَقَرَةِ تَعْلِيمُهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكُهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ وَهِيَ فُسْطَاطُ الْقُرْآنِ . ❹

عبدہ بیان کرتے ہیں' خالد بن معدان نے کہا: ''سورۃ بقرۃ کا پڑھنا باعث برکت ہے، اس کو چھوڑنا حسرت ہے اور جادوگر اسے نہیں پڑھ سکتے' وہ قرآن کا خیمہ ہے۔''

3420۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ..........

❶ صحيح : أخرجه الترمذي، كتاب ثواب القران، باب ماجاء في فضل فاتحة الكتاب (2878) والسخاوي في جمال القراء 1/115-116

❷ صحيح: أخرجه الترمذي، كتاب التفسير، باب من سورة الحجر (3123)

❸ صحيح : "وله خريط" کے الفاظ صحیح سند سے ثابت نہیں، أخرجه ابن الضريس في فضائل القرآن (175) والبيهقي في شعب الإيمان (2379)

❹ عمرۃ کے خیالات نہیں ملے ''مستطاط القران'' کے الفاظ کے علاوہ بقیہ الفاظ کی مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل قراءة القرآن وسورة البقرة (804) سے شہادت ملتی ہے۔

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ لُبَابًا وَإِنَّ لُبَابَ الْقُرْآنِ الْمُفَصَّلُ قَالَ أَبُو مُحَمَّد اللُّبَابُ الْخَالِصُ . ❶

ابواحوص کہتے ہیں عبداللہ نے کہا: ”ہر ایک چیز میں اعلیٰ چیز ہوتی ہے اور قرآن کی اعلیٰ چیز سورۃ بقرۃ ہے۔ ہر چیز میں خالص چیز ہوتی ہے۔ قرآن کی خالص چیز مفصل ہے۔“ ابومحمد کہتے ہیں لباب کے معنی خالص ہیں۔

3421۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ تُوِّجَ بِهَا تَاجًا فِي الْجَنَّةِ . ❷

عبدالرحمٰن بن اسود کہتے ہیں: جس نے سورۃ بقرۃ پڑھی اسے جنت میں تاج پہنایا جائے گا۔“

3422۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ....

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ تُقْرَأُ فِي بَيْتٍ خَرَجَ مِنْهُ. ❸

ابواحواص کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا: ”شیطان جب سورۃ بقرہ سنتا ہے جو کسی گھر میں پڑھی جا رہی ہو تو وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔“

[14]..... بَاب فَضْلِ أَوَّلِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ

سورہ بقرہ کے پہلے حصے اور آیت الکرسی کی فضیلت

3423۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ ....

حَدَّثَنِي أَيْفَعُ بْنُ عَبْدِ الْكَلَاعِيُّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ سُورَةِ الْقُرْآنِ أَعْظَمُ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ فَأَيُّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ أَعْظَمُ قَالَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ فَأَيُّ

ایفع بن عبدکلاعی کہتے ہیں کسی آدمی نے کہا: ”یا رسول اللہ! قرآن کی کونسی سورۃ بڑے درجہ کی ہے؟“ آپ نے فرمایا: ”قل هو الله احد“ اس نے کہا: قرآن میں کون سی آیت بڑی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”آیت الکرسیٔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے:

❶ حسن: أخرجه الطبراني في الكبير 138/9 (8644) والحاكم (2060) جب کہ یہ الفاظ حاکم کے اسی حوالے سے مرفوعاً بھی ثابت ہیں۔

❷ صحيح: أخرجه ابن الضريس في فضائل القرآن (165)

❸ صحيح: أخرجه الحاكم في المستدرك (2062)

آيَةٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تُحِبُّ أَنْ تُصِيبَكَ وَأُمَّتَكَ قَالَ خَاتِمَةُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فَإِنَّهَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ اللّٰهِ مِنْ تَحْتِ عَرْشِهِ أَعْطَاهَا هَذِهِ الْأُمَّةَ لَمْ تَتْرُكْ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ. [1]

(سورۃ البقرۃ:۲۵۵) اس نے کہا: اے اللہ کے نبی! کون سی آیت کو آپ زیادہ پسند کرتے ہیں کہ آپ کو اور آپ کی امت کو وہ مل جائے؟ آپ نے فرمایا: ''سورۃ بقرۃ کا آخر' کیونکہ وہ اللہ کے خزانوں سے ہے۔ جو اس کے عرش کے نیچے ہے' اس نے یہ سورت اس امت کو دی اور کوئی دنیا اور آخرت کی بھلائی نہیں چھوڑی جو اس میں شامل نہ ہو۔''

فوائد:...... مذکورۃ سورۃ یا آیت کا عظیم ہونا یہ درجے و رتبے کے اعتبار سے ہے ورنہ حجم کے اعتبار سے سب سے بڑی سورۃ سورۃ البقرۃ جب کہ آیت آیت الدین یعنی جس میں قرض کا ذکر ہے۔ نیز آیۃ الکرسی کا عظیم آیۃ ہونا مسلم کی حدیث سے ثابت ہے۔

3424۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ الثَّقَفِيُّ..........

حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ لَقِيَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ رَجُلًا مِنَ الْجِنِّ فَصَارَعَهُ فَصَرَعَهُ الْإِنْسِيُّ فَقَالَ لَهُ الْإِنْسِيُّ إِنِّي لَأَرَاكَ ضَئِيلًا شَخِيتًا كَأَنَّ ذُرَيْعَتَيْكَ ذُرَيْعَتَا كَلْبٍ فَكَذٰلِكَ أَنْتُمْ مَعْشَرَ الْجِنِّ أَمْ أَنْتَ مِنْ بَيْنِهِمْ كَذٰلِكَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ إِنِّي مِنْهُمْ لَضَلِيعٌ وَلَكِنْ عَاوِدْنِي الثَّانِيَةَ فَإِنْ صَرَعْتَنِي عَلَّمْتُكَ شَيْئًا يَنْفَعُكَ فَعَاوَدَهُ فَصَرَعَهُ قَالَ هَاتِ عَلِّمْنِي قَالَ نَعَمْ قَالَ تَقْرَأُ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّكَ لَا تَقْرَؤُهَا فِي بَيْتٍ إِلَّا خَرَجَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ

شعبی بیان کرتے ہیں۔ کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ایک آدمی کی جن سے ملاقات ہوئی تو دونوں میں کشتی ہوئی۔ تو آدمی نے اسے پچھاڑ لیا، پھر اس آدمی نے جن سے کہا: ''میں تمہیں کمزور اور دبلا دیکھتا ہوں، تیری چھوٹی چھوٹی کلائیاں کتے کی کلائیوں کی طرح کمزور ہیں۔ تم جن لوگ ایسے ہی ہوتے ہو یا پھر تو ہی ایسا ہے؟'' اس نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! میری پسلیاں ان سے قوی ہیں تم مجھ سے دوبارہ لڑو، اگر تو نے مجھے گرا دیا تو میں تمہیں ایسی چیز بتاؤں گا جو تمہیں نفع دے گی'' پس اس نے دوبارہ اس سے کشتی کی اور جن کو پچھاڑ دیا اور کہا کہ لاؤ مجھے وہ سکھاؤ! اس نے کہا: ''ٹھیک ہے'' کہا: تو یہ آیت پڑھتا ہے: ''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے؟'' کہا:

[1] ضعیف: حافظ ابن حجر اصابۃ میں کہتے ہیں 1/ 222 یہ دارمی نے کہا ہے کہ ایفع کی آیۃ الکرسی والی حدیث مرسل یا معضل ہے۔

لَهُ خَبَجٌ كَخَبَجِ الْحِمَارِ ثُمَّ لَا يَدْخُلُهُ حَتّٰى يُصْبِحَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد الضَّئِيلُ الدَّقِيقُ وَالشَّخِيتُ الْمَهْزُولُ وَالضَّلِيعُ جَيِّدُ الْأَضْلَاعِ وَالْخَبَجُ الرِّيحُ . ❶

ہاں، جن نے کہا: تو جس گھر میں اسے پڑھے گا اس گھر سے شیطان بھاگ جائے گا، اس کے گوز کرنے کی بد بو گدھے کے گوز کرنے کی بدو جیسی ہوگی۔ پھر وہ اس میں صبح ہونے تک داخل نہیں ہوگا۔"

3425۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ.........

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يَدْخُلْ ذٰلِكَ الْبَيْتَ شَيْطَانٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى يُصْبِحَ أَرْبَعًا مِنْ أَوَّلِهَا وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ وَآيَتَانِ بَعْدَهَا وَثَلَاثٌ خَوَاتِيمُهَا أَوَّلُهَا لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ . ❷

شعبی کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا: "جو شخص سورۃ بقرہ کی دس آیات رات کو پڑھے گا اس رات صبح تک شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوگا' چار آیات پہلی اور آیت الکرسی اور دو آیات آیت الکرسی کے بعد والی' تین آخری آیات جن کا شروع یہ ہے۔"لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ." (سورۃ البقرۃ :۱۸۴)

3426۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ.........

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ أَرْبَعَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ وَآيَتَانِ بَعْدَ آيَةِ الْكُرْسِيِّ وَثَلَاثًا مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَمْ يَقْرَبْهُ وَلَا أَهْلَهُ يَوْمَئِذٍ شَيْطَانٌ وَلَا شَيْءٌ يَكْرَهُهُ وَلَا يُقْرَأْنَ عَلَى مَجْنُونٍ إِلَّا أَفَاقَ . ❸

شعبی کہتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: "جس شخص نے سورۃ بقرۃ کی پہلی چار آیات پڑھیں اور آیت الکرسی اور دو آیات آیت الکرسی کے بعد والی' اور تین سورۃ البقرۃ کے آخر سے اس دن شیطان اس کے اور اس کے گھر والوں کے قریب نہ آئے گا اور نہ کوئی اور بری چیز آئے گی۔ جس دیوانے پر یہ آیات پڑھی جائیں گی وہ اچھا ہو جائے گا۔"

3427۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ....

---

❶ منقطع، ضعیف : شعبی کا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں، أخرجه الطبراني في الكبير 9/183۔184 (8826)

❷ ضعیف: سابقہ کی طرح منقطع ہے، أخرجه الطبراني في الكبير 9/147 (8673)

❸ ضعیف: سابقہ کی طرح منقطع ہے۔ أخرجه البيهقي في الشعب (2412)

عَمَّنْ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَحَدًا يَعْقِلُ يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَإِنَّهُنَّ لَمِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ . ❶

ایک آدمی سے منقول ہے جس نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے: ''میرا خیال نہیں کوئی عقل مند سورۃ بقرۃ کی آخری آیات کو پڑھے بغیر سو جائے گا۔ کیونکہ یہ آیات اس خزانے کی ہیں جو عرش کے نیچے ہے۔''

3428۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ.........

عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنَ الْبَقَرَةِ عِنْدَ مَنَامِهِ لَمْ يَنْسَ الْقُرْآنَ أَرْبَعُ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِهَا وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ وَآيَتَانِ بَعْدَهَا وَثَلَاثٌ مِنْ آخِرِهَا قَالَ إِسْحَقُ لَمْ يَنْسَ مَا قَدْ حَفِظَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ الْمُغِيرَةُ بْنُ سُمَيْعٍ . ❷

ابو سنان کہتے ہیں مغیرہ بن سمیع نے کہا جو عبداللہ کے ساتھیوں سے تھے: ''جو شخص سوتے وقت سورۃ بقرۃ کی دس آیات پڑھ لے گا وہ قرآن کو نہیں بھولے گا۔ چار پہلی آیات، آیت الکرسی، دو آیت الکرسی کے بعد والی اور تین آخری۔'' ابو اسحق کہتے ہیں: یعنی جو کچھ اسے یاد ہو گا وہ نہیں بھولے گا۔'' ابو محمد کہتے ہیں: بعض لوگ مغیرہ بن سمیع کہتے ہیں۔

فوائد:...... سو حفاظ کرام اور قران کو یاد کرنے کے شائق ہیں انہیں چاہیے کہ وہ ان مذکورۃ آیات کا التزام کریں کیونکہ قران کی محافظت ہی اس کو یاد رکھنے کا باعث ہے۔

3429۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْمُلَيْكِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَفَاتِحَةَ حم الْمُؤْمِنِ إِلَى قَوْلِهِ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ لَمْ يَرَ شَيْئًا يَكْرَهُهُ حَتَّى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَهَا

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص آیت الکرسی اور سورہ حم مومن کا شروع والا حصہ ''و الیہ المصیر تک'' پڑھے گا تو وہ کوئی بری چیز نہیں دیکھے گا حتی کہ شام ہو جائے گی اور جو شام کے وقت

---

❶ صحیح: أخرجه ابن الضريس في فضائل القرآن (176)

❷ صحيح : أخرجه البيهقي في الشعب (2413) والترمذي، في ثواب القرآن،باب،ماجاء في سورة البقرة و آية الكرسي (2881) وابو نعيم في ذكر أخبار أصبهان 233/1

حِينَ يُمْسِي لَمْ يَرَ شَيْئًا يَكْرَهُهُ حَتَّى يُصْبِحَ. ❶

پڑھے گا وہ صبح تک کوئی بری چیز نہیں دیکھے گا۔"

3430۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَرْمِيُّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ ....

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ فَأَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَآنِ فِي دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ. ❷

نعمان بن بشیر کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ نے آسمان اور زمین پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے ایک کتاب لکھی اسی میں سے وہ دو آیات اتاریں جو سورۃ بقرۃ کے آخر میں ہیں۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ یہ آیت تین راتیں کسی گھر میں پڑھی جائیں پھر اس میں شیطان رہے۔"

فوائد:...... سورۃ بقرۃ کی آخر دو آیتیں انتہائی اہمیت کی حامل ہیں جس کی وجہ اس کا عرش کے خزانے میں سے ہونا ہے اور اس میں ایسی دعائیں ہیں جن میں دنیا و آخرت کی بھلائی انسان کے لیے جمع کر دی گئی۔ نیز یہ جنوں و شیاطین کے خلاف بڑا کارگر ہتھیار ہے لہٰذا ان کو یاد کرنا ان کا اہتمام کرنا ایک مسلمان کے لیے کثیر فوائد کا حامل ہے (واللہ الموفق)

3431۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ..........

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ. ❸

سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص سورۃ بقرۃ کی آخری دو آیات رات کو پڑھ لے گا وہ اسے کافی ہوں گی۔"

3432۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ....

---

❶ ضعیف: عبدالرحمن بن ابی بکر ضعیف ہے۔

❷ صحيح: أخرجه ابو عبيد في فضائل القرآن (232) والحاكم 2065 والبيهقي في الشعب (2400)

❸ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة البقرة (5009) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين باب فضل الفاتحة وخواتيم سورة البقره (807)

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اسْمُ اللّٰهِ الْأَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ . ❶

سیّدنا اسماء بنت یزید کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسم اعظم ان دو آیات میں ہے: "اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ." (سورۃ البقرۃ:۲۵۰)۔ "اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ." (سورۃ البقرۃ:۲۵۵)

فوائد:...... (۱) اسم اعظم یہ اللہ کا ایسا اسم ہے کہ اس کے ذریعہ مانگی گئی دعا رد نہیں ہوتی البتہ اس کی تعین میں کچھ اختلاف ہے (۲) مذکورۃ دونوں آیات میں سے پہلی سورۃ بقرۃ سے ہے جب کہ دوسری آل عمران سے (دیکھیے آئندہ حدیث 3436)

3433۔ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ هُوَ ابْنُ مُوْسَى حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ..........

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ بِآيَتَيْنِ أُعْطِيتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَائَكُمْ فَإِنَّهُمَا صَلَاةٌ وَقُرْآنٌ وَدُعَاءٌ . ❷

جبیر بن نفیر کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرۃ کو ایسی دو آیات پر ختم کیا جو مجھے ایسے خزانے سے دی گئیں جو عرش کے نیچے ہے لہٰذا انہیں سیکھو اور اپنی عورتوں کو سکھاؤ۔ کیونکہ وہ نماز اور قرآن اور دعا سب کچھ ہیں۔"

[15]..... بَاب فِيْ فَضْلِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ

سورۃ بقرۃ اور آل عمران کی فضیلت

3434۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا بَشِيْرٌ هُوَ ابْنُ الْمُهَاجِرِ..........

حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ تَعَلَّمُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيْعُهَا

عبداللہ بن بریدۃ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا تھا۔ میں نے سنا آپ فرما رہے تھے: "سورۃ بقرۃ سیکھو یہ باعث برکت ہے۔ اسے چھوڑنا حسرت ہے۔ اور جادوگر اسے نہیں پڑھ سکتے۔ پھر کچھ دیر

❶ حسن: أخرجه ابوداؤد، كتاب الصلاة، باب الدعاء (1496) والترمذي، كتاب الدعوات، باب ماجاء عن جامع الدعوات عن رسول الله ﷺ (3472) وابن ماجه، كتاب الدعاء، باب اسم الله الأعظم (3855)

❷ مرسل، ضعيف: أخرجه مسلم مفاه، نیز امام حاکم نے (2066) اور بیہقی نے الشعب (3403) میں اسے موصولاً بھی بیان کیا ہے۔

الْبُطَلَةُ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ تَعَلَّمُوْا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا الزَّهْرَاوَانِ وَإِنَّهُمَا تُظِلَّانِ صَاحِبَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ غَيَابَتَانِ أَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ وَإِنَّ الْقُرْآنَ يَلْقَى صَاحِبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ فَيَقُوْلُ لَهُ هَلْ تَعْرِفُنِيْ فَيَقُوْلُ مَا أَعْرِفُكَ فَيَقُولُ أَنَا صَاحِبُكَ الْقُرْآنُ الَّذِي أَظْمَأْتُكَ فِيْ الْهَوَاجِرِ وَأَسْهَرْتُ لَيْلَكَ وَإِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهِ وَإِنَّكَ الْيَوْمَ مِنْ وَرَاءِ كُلِّ تِجَارَةٍ فَيُعْطَى الْمُلْكَ بِيَمِينِهِ وَالْخُلْدَ بِشِمَالِهِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ وَيُكْسَى وَالِدَاهُ حُلَّتَيْنِ لَا يُقَوَّمُ لَهُمَا الدُّنْيَا فَيَقُوْلَانِ بِمَ كُسِينَا هَذَا وَيُقَالُ لَهُمَا بِأَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ اقْرَأْ وَاصْعَدْ فِيْ دَرَجِ الْجَنَّةِ وَغُرَفِهَا فَهُوَ فِيْ صُعُوْدٍ مَا دَامَ يَقْرَأُ هَذًّا كَانَ أَوْ تَرْتِيلًا. ❶

خاموش رہے اور فرمایا: ''سورۃ بقرۃ اور آل عمران سیکھو بے شک وہ نور ہیں وہ اپنے ساتھی پر قیامت کے دن سایہ کریں گی۔ گویا کہ وہ دو بادل ہیں یا دو سائبان ہیں یا صف باندھے ہوئے پرندوں کی ٹکڑی ہے۔ بے شک قرآن قیامت کے دن قبر پھٹتے وقت اپنے ساتھی سے پریشان آدمی کی طرح ملے گا۔ اور اسے کہے گا۔ کیا تو مجھے پہچانتا ہے تو وہ کہے گا: میں تیرا ساتھی قرآن ہوں گرمیوں میں تو جس کی وجہ سے پیاسا رہا اور راتوں کو جاگتا رہا۔ ہر تاجر اپنی تجارت کے پیچھے ہوتا ہے تو آج ہر تجارت سے الگ ہے اس کے دائیں ہاتھ میں بادشاہت اور بائیں ہاتھ میں ہمیشہ کی جنت دی جائے گی۔ اور اس کے سر پر عزت کا تاج رکھا جائے گا۔ اور اس کے والدین کو ایسا لباس پہنایا جائے گا کہ اس کی قیمت تمام دنیا بھی نہیں ہوسکتی۔ وہ کہیں گے: ہمیں یہ کپڑے کیوں پہنائے ہیں؟ ان سے کہا جائے گا: تمہارے بیٹے کے قرآن پڑھنے کی وجہ سے۔ پھر اسے کہا جائے گا' پڑھو اور جنت کے بالا خانے اور درجے چڑھتے جاؤ۔ وہ تیزی سے پڑھے یا ٹھہر کر جب تک پڑھتا رہے گا چڑھتا رہے گا۔

فوائد:...... (۱)''الزھراوین'' سے مراد روشنی کرنے والیاں ,''غمامتان ,غیابتان'' امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل لغت کے ہاں یہ ہر سایہ کرنے والی چیز پر بولے جاتے ہیں چاہے وہ بادل ہوں یا کچھ اور۔ ''صواف'' یہ صافۃ کی جمع ہے یہ ایسی جماعت پر بولا جاتا ہے جو صف پر ہو۔ (۲)'' لا یستطیعھا البطلۃ''

❶ حسن: أخرجه ابن ابی شیبه 10/492_493 (10094) و احمد(5/348) والحاکم: 2057

معاویہ بن سلام اس حدیث کے راوی ہیں وہ بتاتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بطلۃ سے مراد کاہن و جادوگر ہیں (تنقیح الرواۃ)

3435- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ..........

عَنْ أَبِي يَحْيَى سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ إِنَّ أَخًا لَكُمْ أُرِيَ فِي الْمَنَامِ أَنَّ النَّاسَ يَسْلُكُونَ فِي صَدْعِ جَبَلٍ وَعْرٍ طَوِيلٍ وَعَلَى رَأْسِ الْجَبَلِ شَجَرَتَانِ خَضْرَاوَانِ تَهْتِفَانِ هَلْ فِيكُمْ مَنْ يَقْرَأُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ هَلْ فِيكُمْ مَنْ يَقْرَأُ سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ نَعَمْ دَنَتَا بِأَعْذَاقِهِمَا حَتَّى يَتَعَلَّقَ بِهِمَا فَتَخْطِرَانِ بِهِ الْجَبَلَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد الْأَعْذَاقُ الْأَغْصَانُ. ❶

ابو یحییٰ سلیم بن عامر کہتے ہیں انہوں نے ابوامامہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے: تمہارے کسی بھائی نے خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک سخت اور لمبے پہاڑ کے راستہ پر چل رہے ہیں اور پہاڑ کے سر پر دو سبز درخت ہیں جو پکار رہے ہیں: کیا تم میں کوئی سورۃ بقرۃ پڑھنے والا ہے؟ کیا تم میں کوئی سورۃ آل عمران پڑھنے والا ہے؟ جب کوئی آدمی کہتا ہے: ''ہاں۔'' تو وہ اپنی شاخیں جھکا دیتے ہیں وہ اس میں لٹک جاتا ہے اور پہاڑ پر چڑھ جاتے ہیں۔ ابو محمد کہتے ہیں: الاعذاق: ٹہنیوں کو کہتے ہیں۔''

3436- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى..........

عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَرَأَ رَجُلٌ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَقَالَ قَرَأْتَ سُورَتَيْنِ فِيهِمَا اسْمُ اللّٰهِ الْأَعْظَمُ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى. ❷

مسروق کہتے ہیں عبداللہ کے پاس ایک آدمی نے سورۃ بقرۃ اور آل عمران پڑھی تو انہوں نے فرمایا: ''تونے جو سورتیں پڑھی ہیں ان میں اللہ کا اسم اعظم ہے جب اس کے ذریعے دعا کی جاتی ہے تو قبول کرتا ہے اور جب اس کے ذریعے مانگا جاتا ہے تو دیتا ہے۔''

3437- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ..........

---

❶ضعیف: عبداللہ بن صالح ضعیف ہے،أخرجه ابوعبيد في فضائل القرآن (ص:236)

❷صحيح بالشواهد: أخرجه الطحاوي في مشكل الآثار 63/1 والطبراني في الكبير 282/8 (7925) والحاكم (1861)

عَنْ أَبِيْ عَطَّافٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ جَائَتَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَقُوْلَانِ رَبَّنَا لَا سَبِيلَ عَلَيْهِ . ❶

ابوعطاف سے منقول ہے کہ کعب نے کہا: ''جو سورۃ بقرہ اور آل عمران پڑھے گا تو یہ دونوں قیامت کے دن آ کر کہیں گی۔'' ''یا رب! اسے عذاب دینے کی کوئی صورت نہیں ہے۔''

[16]..... بَاب فِيْ فَضْلِ آلِ عِمْرَانَ

سورۃ آل عمران کی فضیلت

3438۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ..........

عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ الْبَكْرِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مَنْ قَرَأَ آلَ عِمْرَانَ فَهُوَ غَنِيٌّ وَالنِّسَاءُ مُحَبِّرَةٌ قَالَ أَبُوْ مُحَمَّد مُحَبِّرَةٌ مُزَيِّنَةٌ . ❷

سلیم بن حنظلہ بکری کہتے ہیں عبداللہ بن مسعود نے فرمایا: ''جس نے سورہ آل عمران پڑھی وہ مالدار ہے' اور عورتیں خوشی کے اسباب سے ہیں۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ''مَحْبَرَةٌ'' زینت کو کہتے ہیں۔''

فوائد:...... سورۃ آل عمران کی تلاوت انسان کو غنی کرنے والی دینی اعتبار سے بھی اور دنیاوی اعتبار سے بھی انشاء اللہ اور اس طرح سورۃ النساء کی زینت کا باعث ہے جب اس کی تعلیمات کو اپنایا جائے۔

3439۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيْسَى عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ..........

عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ مَنْ قَرَأَ آخِرَ آلِ عِمْرَانَ فِيْ لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ . ❸

ابوالخیر کہتے ہیں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''جس نے رات کو سورہ آل عمران کا آخری حصہ پڑھا اس کے لئے رات کا قیام لکھا جاتا ہے۔''

3440۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ..........

عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى اللَّيْلِ . ❹

یحییٰ بن حارث کہتے ہیں کہ مکحول نے فرمایا: ''جس نے جمعہ کے دن سورہ آل عمران پڑھی اس کے لئے فرشتے رات تک بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں۔''

---

❶ ضعیف : عبدالسلام نے جریری سے آخر عمر میں سماع کیا۔

❷ صحیح : أخرجه ابوعبید فی فضائل القرآن ص (237۔238) والبیهقی فی الشعب (2615)

❸ ضعیف : ابن لھیعہ ضعیف ہے، دیکھئے مشکاۃ المصابیح (2171)

❹ صحیح : مشکاة المصابیح (2172)

3441۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامٍ أَبُوْ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ الْأَشْجَعِيُّ حَدَّثَنِي مِسْعَرٌ حَدَّثَنِي جَابِرٌ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ فِيْمَا وَقَعَ فِيهِ..........

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ نِعْمَ كَنْزُ الصُّعْلُوْكِ سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ يَقُوْمُ بِهَا فِيْ آخِرِ اللَّيْلِ.[1]

شعبی کہتے ہیں عبداللہ نے کہا: ''آخر رات کو تہجد میں سورۃ آل عمران کا پڑھنا غریب کے لئے خزانہ ہے۔''

3442۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ..........

عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي السَّلِيْلِ قَالَ أَصَابَ رَجُلٌ دَمًا قَالَ فَأَوَى إِلَى وَادِي مَجَنَّةٍ وَادٍ لَا يُمْسِي فِيهِ أَحَدٌ إِلَّا أَصَابَتْهُ جِنَّةٌ وَعَلَى شَفِيرِ الْوَادِي رَاهِبَانِ فَلَمَّا أَمْسَى قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ هَلَكَ وَاللّٰهِ الرَّجُلُ قَالَ فَافْتَتَحَ سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ قَالَا فَقَرَأَ سُورَةً طَيِّبَةً لَعَلَّهُ سَيَنْجُو قَالَ فَأَصْبَحَ سَلِيمًا .قَالَ أَبُوْ مُحَمَّد أَبُوْ السَّلِيلِ ضُرَيْبُ بْنُ نُقَيْرٍ وَيُقَالُ ابْنُ نُفَيْرٍ.[2]

جریری سے منقول ہے کہ ابوسلیل نے کہا: ''ایک شخص نے قتل کر کے وادی مجنہ میں پناہ لی وہاں جو بھی جاتا جن اس کے پاس ضرور آتے اور وادی کے کنارے پر دو درویش رہتے تھے جب شام ہوئی تو ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ''اللہ کی قسم! یہ شخص تو ہلاک ہوگیا۔'' کہتے ہیں: اس نے سورۃ آل عمران پڑھنا شروع کی تو ان دونوں نے کہا: ''یہ تو پاکیزہ سورت پڑھ رہا ہے شاید نجات پا جائے کہتے ہیں: تو وہ رات کو صحیح سالم رہا۔ ابومحمد کہتے ہیں: ''ابوالسلیل ضریب بن نقیر ہے اور ابن نفیر بھی کہا جاتا ہے۔''

[17]..... بَاب فَضَائِلِ الْأَنْعَامِ وَالسُّوَرِ

سورہ انعام کی فضیلت

3443۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ..........

عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ السَّبْعُ الطُّوَلُ مِثْلُ التَّوْرَاةِ وَالْمِئِيْنَ مِثْلُ الْإِنْجِيلِ وَالْمَثَانِي مِثْلُ الزَّبُوْرِ وَسَائِرُ

مسیب بن رافع کہتے ہیں عبداللہ نے کہا: ''سات لمبی سورتیں تورات کی مانند ہیں' مئین انجیل کی مانند ہے اور مثانی زبور کی مانند ہیں اس کے بعد تمام قرآن فضیلت والا

---

[1] صحیح: أخرجه البيهقي في الشعب (2616) وعبدالرزاق (6015)

[2] ضعیف: عبدالسلام کا ابواسحاق سے سماع متاخر ہے۔

الْقُرْآنِ بَعْدُ فَضْلٌ. ❶ ہے۔''

3444۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَلِيْفَةَ عَنْ عُمَرَ قَالَ الْأَنْعَامُ مِنْ نَوَاجِبِ الْقُرْآنِ. ❷

عبداللہ بن خلیفہ سے منقول ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''سورہ انعام قرآن کی خاص سورتوں میں سے ہے۔''

3445۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ فَاتِحَةُ التَّوْرَاةِ الْأَنْعَامُ وَخَاتِمَتُهَا هُوْدٌ. ❸

عبداللہ بن رباح کہتے ہیں: میں نے کعب سے سنا، انہوں نے فرمایا: ''توراۃ کا شروع سورہ انعام ہے اور اس کا ختم سورۃ ہود ہے۔''

فوائد:...... (۱) یہ اللہ تعالیٰ کی اس امت پر خصوصی نوازش ہے کہ اسکے ستر ہزار افراد بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے لیکن ان کی علامت یہ ہوگی ((هم الذين لا يسترقون ولا يكتوون ولا يتطيرون و على ربهم يتوكلون)) کہ وہ نہ تو دم کرواتے ہوں گے نہ داغ لگواتے ہوں گے اور نہ بدشگونی لیتے ہوں گے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہوں گے۔''

3446۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اقْرَئُوْا سُوْرَةَ هُوْدٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. ❹

عبداللہ بن رباح کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ کے دن سورت ہود پڑھو۔''

3447۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ ....

عَنْ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْرَئُوْا سُوْرَةَ هُوْدٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. ❺

کعب کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ کے دن سورت ہود پڑھو۔''

---

❶ منقطع، ضعیف: المسیب، ابن مسعود سے نہیں ملے، أخرجه ابن ابی شیبه 554/10 (10320)

❷ جید: أخرجه ابو عبید فی فضائل القرآن (ص: 240)

❸ صحیح: أخرجه ابی شیبه 555/10 (10323)

❹ مرسل، ضعیف

❺ مرسل ضعیف: أخرجه ابوداؤد، فی مراسیله (59) و البیهقی فی الشعب (2438) دیکھئے: الدرالمنثور 319/1

[18]..... بَاب فِي فَضْلِ سُورَةِ الْكَهْفِ

سورۃ الکہف کی فضیلت

3448۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ..........

حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنَ الْكَهْفِ لَمْ يَخَفِ الدَّجَّالَ . ❶

عبدہ کہتے ہیں خالد بن معدان نے کہا: ''جس نے سورۃ کہف کی دس آیات پڑھیں اسے دجال کا خوف نہیں ہو گا۔''

فوائد:...... دجال کا فتنہ انتہائی خطرناک ہوگا اسی لیے آپ ﷺ ہر نماز میں اس فتنے سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے جیسا کہ تشہد میں درود کے بعد دعا منقول ہے لہٰذا ان آیات کا پڑھنا انسان کو اس عظیم فتنے سے بچانے کا باعث ہوگا چنانچہ ان کا خوب اہتمام کرنا چاہیے۔ (والله المستعان)

3449۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ..........

عَنْ عَبْدَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ آخِرَ سُورَةِ الْكَهْفِ لِسَاعَةٍ يُرِيدُ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ قَامَهَا قَالَ عَبْدَةُ فَجَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ كَذٰلِكَ . ❷

عبدۃ سے منقول ہے کہ زر بن حبیش نے کہا: ''رات کی کسی گھڑی میں اٹھنے کے لئے جو شخص سورۃ کہف کا آخر پڑھے گا وہ اسی وقت اٹھے گا۔'' عبدہ کہتے ہیں: ''ہم نے اسے آزمایا تو ایسا ہی پایا۔''

3450۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ..........

عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّورِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ . ❸

قیس بن عباد سے منقول ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: ''جو شخص جمعہ کی رات کو سورہ کہف پڑھے گا اس کے لئے بیت العتیق تک روشنی ہوگی۔''

فوائد:...... قیامت کو اندھیرے راستوں پر روشنی کی ضرورت ہوگی تو مومنین اپنے اعمال کی روشنی

---

❶ صحيح بالشاهد: أخرجه مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل سورة الكهف و آية الكرسى (809) وابوعبيد فى فضائل القرآن (ص:245)

❷ ضعيف: محمد بن کثیر ضعیف راوی ہے، أخرجه ابوعبيد فى فضائل القرآن (ص:246)

❸ صحيح: أخرجه ابوعبيد فى فضائل القرآن (ص:244) والبيهقى فى الشعب (2444) والنسائى فى عمل اليوم والليلة (953) والحاكم (2072)

میں ان ظلمتوں کو عبور کریں چنانچہ وہاں روشنی کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ ہم جمعہ کی رات اس کا اہتمام کریں۔ واللہ الموفق

[19]..... بَاب فِيْ فَضْلِ سُورَةِ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَتَبَارَكَ

سورۃ سجدہ اور سورۃ ملک کی فضیلت

3451۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ..........

حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ اقْرَئُوا الْمُنَجِّيَةَ وَهِيَ الم تَنْزِيلُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَؤُهَا مَا يَقْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا وَكَانَ كَثِيرَ الْخَطَايَا فَنَشَرَتْ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ وَقَالَتْ رَبِّ اغْفِرْ لَهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُكْثِرُ قِرَاءَتِي فَشَفَّعَهَا الرَّبُّ فِيهِ وَقَالَ اكْتُبُوا لَهُ بِكُلِّ خَطِيئَةٍ حَسَنَةً وَارْفَعُوا لَهُ دَرَجَةً. ❶

عبدۃ بیان کرتے ہیں خالد بن معدان نے کہا: ”نجات دینے والی سورت پڑھو اور وہ سورت سجدہ ہے کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے ایک آدمی اسے پڑھتا تھا اس کے علاوہ اور کچھ نہ پڑھتا تھا وہ بہت گنہگار تھا۔ اس سورۃ نے اپنے بازو اس پر پھیلا کر کہا: ”اے اللہ! اسے معاف کردے“ کیونکہ یہ مجھے کثرت سے پڑھتا تھا۔“ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق اس کی سفارش قبول کی اور فرمایا: ”اس کے لئے ہر گناہ کے بدلہ میں ایک نیکی لکھ دو اور اس کے درجے بلند کر دو۔“

3452۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ..........

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ كُتِبَ لَهُ سَبْعُونَ حَسَنَةً وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا سَبْعُونَ سَيِّئَةً وَرُفِعَ لَهُ بِهَا سَبْعُونَ دَرَجَةً. ❷

عبداللہ بن ضمرۃ کہتے ہیں کعب نے کہا: ”جو سورۃ سجدہ اور سورۃ ملک پڑھے گا اس کے لئے ستر نیکیاں لکھی جائیں گی اس کی ستر برائیاں مٹائی جائیں گی اور اس کے ستر درجے بلند کئے جائیں گے۔“

فوائد:...... حدیث میں مذکور جو سورۃ ”تنزيل السجدة اور تبارك“ کے عالی المرتبت ہونے کی شہادت دیتے ہیں نیز یہ سورتیں چونکہ آدمی کی نجات کا باعث ہیں جس طرح دوسری روایت سے اس کی شہادت ملتی ہے اور آئندہ مرہ کا قول بھی آ رہا ہے لہٰذا ان کی قراءت کا اہتمام انتہائی نافع ہے اور آپ ﷺ

❶ عبدۃ بنت خالد کا ترجمہ نہ مل سکا دیکھئے الدر المنثور 5/170۔171

❷ صحيح: أخرجه ابن الضريس فی فضائل القرآن (213) دیکھئے الدر المنثور 5/170

سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ رات سونے سے قبل ان کی تلاوت فرما کر سویا کرتے تھے۔

دیکھیے آئندہ (3454) واللہ الموفق

3453- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ..........

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا خَالِدٍ عَامِرَ بْنَ جَشِيبٍ وَبَحِيرَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثَانِ أَنَّ خَالِدَ بْنَ مَعْدَانَ قَالَ إِنَّ الم تَنْزِيلُ تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ تَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِي فِيهِ وَإِنْ لَمْ أَكُنْ مِنْ كِتَابِكَ فَامْحُنِي عَنْهُ وَإِنَّهَا تَكُونُ كَالطَّيْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَيُشْفَعُ لَهُ فَتَمْنَعُهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِي تَبَارَكَ مِثْلُهُ فَكَانَ خَالِدٌ لَا يَبِيتُ حَتّٰى يَقْرَأَ بِهِمَا . [1]

ابوخالد عامر بن جشیب اور بجیر بن سعد بیان کرتے ہیں کہ خالد بن معدان نے کہا: ''سورۃ سجدہ اپنے پڑھنے والے کی طرف سے قبر میں جھگڑا کرے گی کہے گی: ''اے اللہ! اگر میں تیری کتاب کی سورۃ ہوں تو اس کے لئے میری سفارش قبول فرما اگر میں تیری کتاب کی سورۃ نہیں ہوں تو مجھے اس میں سے مٹا دے اور وہ پرندے کی طرح اس پر اپنے بازو پھیلائے گی۔'' تو اس کے لئے اس کی سفارش قبول کی جائے گی اور اس سے قبر کا عذاب روک دیا جائے گا اور سورۃ ملک کی بھی اسی طرح فضیلت ہے۔'' اور خالد کبھی ان سورتوں کو پڑھے بغیر سوتے نہیں تھے۔

3454- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ وَتَبَارَكَ . [2]

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ سورۃ سجدہ اور سورۃ ملک پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔

3455- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ..........

عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ فُضِّلَتَا عَلَى كُلِّ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ بِسِتِّينَ حَسَنَةً . [3]

لیث کہتے ہیں طاؤس نے کہا: ''یہ سورتیں قرآن کی ہر سورت سے ساٹھ درجے افضل ہیں۔''

3456- أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ..........

---

[1] ضعیف: عبداللہ بن صالح ضعیف ہے۔ امام ترمذی نے اسے مشکاۃ (2176) میں دارمی کے حوالے سے روایت کیا ہے۔ دیکھئے الدر المنثور 171/5

[2] صحیح اخرجه البخاری، فی الأدب المفرد (1209) والحاکم (3545) والنسائی فی الکبریٰ (10542)

[3] ضعیف: أخرجه ابن الضریس فی فضائل القرآن (233) وعبدالرزاق (6035)

حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ مُرَّةَ يَقُولُ أُتِيَ رَجُلٌ فِي قَبْرِهِ فَأُتِيَ جَانِبُ قَبْرِهِ فَجَعَلَتْ سُورَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً تُجَادِلُ عَنْهُ حَتَّى قَالَ فَنَظَرْنَا أَنَا وَمَسْرُوقٌ فَلَمْ نَجِدْ فِي الْقُرْآنِ سُورَةً ثَلَاثِينَ آيَةً إِلَّا تَبَارَكَ . ❶

عمرو بن مرة کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے: ''ایک آدمی کی قبر میں فرشتے آئے۔ تو وہ قبر کے کنارے پر ہو گیا۔ قرآن کی تیس آیات اس کی طرف سے جھگڑنے لگیں میں نے اور مسروق نے دیکھا سورۃ ملک کے علاوہ کسی سورۃ میں تیس آیات نہیں ہیں۔''

[20]..... بَابٌ فِي فَضْلِ سُورَةِ طه وَ يٰس

سورۃ طٰہٰ اور یٰسین کی فضیلت

3457۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُهَاجِرِ بْنِ الْمِسْمَارِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ مَوْلَى الْحُرَقَةِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَرَأَ طه وَيٰس قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلَائِكَةُ الْقُرْآنَ قَالَتْ طُوبَى لِأُمَّةٍ يَنْزِلُ هَذَا عَلَيْهَا وَطُوبَى لِأَجْوَافٍ تَحْمِلُ هَذَا وَطُوبَى لِأَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهَذَا . ❷

سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کرنے سے ہزار برس پہلے سورۃ طٰہٰ اور یسین پڑھی فرشتوں نے اسے سنا تو کہا: ''اس امت کے لئے خوشخبری ہے جس کے لئے یہ نازل ہو گا اور ان پیٹوں کے لئے خوشخبری ہے جو اسے اٹھائیں گے ان زبانوں کے لئے خوشخبری ہے جو اسے پڑھیں گی۔''

[21]..... بَابٌ فِي فَضْلِ يٰس

سورۃ یٰسین کی فضیلت

3458۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ مُوسَى بْنُ خَالِدٍ..........

❶ صحیح: أخرجه ابن الضريس فى فضائل القرآن (234) وابوعبيد فى فضائل القرآن (ص:260) والطبرانى فى الكبير 140/9 (8651)

❷ ضعيف جدًا: ابن حبان وابن جوزی کہتے ہیں (هذا متن موضوع) دیکھئے میزان الاعتدال 67/1، ومشكاة المصابيح (2148)

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَلَغَنِي عَنِ الْحَسَنِ قَالَ مَنْ قَرَأَ يس فِي لَيْلَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ أَوْ مَرْضَاةِ اللّٰهِ غُفِرَ لَهُ وَقَالَ بَلَغَنِي أَنَّهَا تَعْدِلُ الْقُرْآنَ كُلَّهُ. ❶

معتمر اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا: حسن سے معلوم ہوا انہوں نے کہا: "جو اللہ کی رضا مندی کے لئے سورۃ یٰسین پڑھے گا وہ بخش دیا جائے گا اور مجھے یہ خبر بھی پہنچی کہ وہ سارے قرآن کے برابر ہے۔"

فوائد:...... سورۃ یٰسین قران کا دل اور مردوں کے ساتھ تعلق کی بناء پر بہت مشہور سورت ہے البتہ اس کی فضیلت بارے ملنے والی جمیع روایات ضعیف ہیں بلکہ بعض موضوع درجے کی ہیں بعض علماء کا قول ہے کہ کسی سخت کام کے وقت سورۃ یٰس کا پڑھنا اسے آسان کر دیتا ہے اور مرنے والے کے سامنے پڑھنے سے رحمت و برکت نازل ہوتی ہے اور روح سہولت سے نکلتی ہے (واللہ اعلم) (تفسیر ابن کثیر دیکھیے تفسیر سورۃ یٰس) لیکن علماء کا یہ قول احادیث کے عدم ثبوت کی بناء قابل توجہ نہیں کیونکہ نزول رحمت و برکت قران کو کہیں سے بھی پڑھنے سے ہوسکتی اس کے لیے سورۃ یٰس کو خاص کرنے کی خاص دلیل ہونی چاہیے واللہ اعلم

3459۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ هَارُوْنَ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ قَتَادَةَ ....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَإِنَّ قَلْبَ الْقُرْآنِ يٰسٓ مَنْ قَرَأَهَا فَكَأَنَّمَا قَرَأَ الْقُرْآنَ عَشْرَ مَرَّاتٍ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر چیز کا دل ہے اور قرآن کا دل سورۃ یٰسین ہے جو اسے پڑھے گا گویا کہ اس نے دس بار قرآن پڑھا۔"

فوائد:...... سورۃ یٰسین کو قران کا دل کہنا حدیث کے عدم ثبوت کی بناء پر غلط ناورا ہے بلکہ امام البانی نے دل والی روایت کو موضوع قرار دیا ہے (الضعیفہ ۔حدیث نمبر 169) لہٰذا ایسی بے اصل باتوں سے احتراز کرنا چاہیے۔

3460۔ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ ....

---

❶ منقطع،ضعیف : دیکھیے الدر المنثور 256/5

❷ ضعیف : ہارون ابو محمد مجہول ہے۔أخرجه الترمذي، كتاب ثواب القرآن، باب ماجاء في فضل يس (2889) والبيهقي في الشعب (2460)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ يس فِي لَيْلَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ غُفِرَ لَهُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ. ❶

سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے سورۃ یٰسین پڑھے گا اسے اسی رات ہی بخش دیا جائے گا۔''

3461- حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ.........

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ يس فِي صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ حَوَائِجُهُ. ❷

عطاء بن ابورباح کہتے ہیں مجھے خبر ملی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو دن کے شروع میں سورۃ یٰسین پڑھے گا اس کی تمام حاجتیں پوری ہوں گی۔''

3462- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا رَاشِدٌ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحِمَّانِيُّ.........

عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ قَرَأَ يس حِينَ يُصْبِحُ أُعْطِيَ يُسْرَ يَوْمِهِ حَتَّى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَهَا فِي صَدْرِ لَيْلِهِ أُعْطِيَ يُسْرَ لَيْلَتِهِ حَتَّى يُصْبِحَ. ❸

شہر بن حوشب کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''جو صبح کے وقت سورۃ یٰسین پڑھے گا شام تک وہ دن آسانی سے گذرے گا' جو رات کو اسے پڑھے گا صبح تک اس کی رات آسانی سے گذرے گی۔''

[22]..... بَاب فِي فَضْلِ حم الدُّخَانِ وَالْحَوَامِيمِ وَالْمُسَبِّحَاتِ

سورۃ دخان حوامیم اور مسبحات کی فضیلت

3463- حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِيمَانًا وَتَصْدِيقًا بِهَا أَصْبَحَ مَغْفُورًا لَهُ. ❹

عبداللہ بن عیسیٰ کہتے ہیں: مجھے خبر دی گئی کہ ''جو شخص جمعہ کی رات کو سورۃ دخان ایمان و یقین سے پڑھے گا وہ صبح کو بخشا ہوا ہوگا۔''

---

❶ منقطع، ضعيف

❷ مرسل، ضعيف: أخرجه البيهقي في الشعب (2463) وابن حبان 2574

❸ حسن: امام سیوطی الدرالمنثور میں کہتے ہیں۔ 257/5، أخرجه الدارمي عن ابن عباس، اور پھر اس حدیث کا ذکر کرتے ہیں۔

❹ صحیح: سیوطی الدرالمنثور میں کہتے ہیں 6/ 24۔25 ''أخرج الدارمي'' پھر اس حدیث کا تذکرہ کرتے ہیں نیز اس کی شاہد ''ترمذی کتاب ثواب القرآن،باب ماجاء فی فضل حمٓ الدخان (2891) میں ہے۔

فوائد:...... عبداللہ بن عیسی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو "أُخبِرتُ" مجھے خبر دی گئی۔ کے صیغے سے بیان کرتے ہیں لہٰذا عبداللہ تک تو اس کی سند درست ہے لیکن آگے حوالے کا ذکر نہ ہونا اس کو اعتبار کے درجے سے گرا دیتا ہے البتہ ترمذی میں اس معنی کی حدیث ہے لیکن ایک تو وہ غریب ہے دوسرا اس کا راوی ابوالمعدام ہشام ضعیف ہے دوسرا حسن اور ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے لہٰذا وہ بھی قابل حجت نہیں لہٰذا اس فضیلت کے ثبوت کے لیے مرفوع صحیح حدیث کا ہونا ضروری ہے جو کہ موجود نہیں چنانچہ یہ اثر قابل عمل نہ ہوا (واللہ اعلم)

3464۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ.........

عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ الدُّخَانَ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ أَصْبَحَ مَغْفُورًا لَهُ وَزُوِّجَ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ. ❶

یحییٰ بن حارث کہتے ہیں ابورافع نے کہا: ''جو شخص جمعہ کی رات کو سورۃ دخان پڑھے گا وہ صبح کو بخشا ہوا ہو گا اور موٹی آنکھوں والی حوروں سے اس کا نکاح کر دیا جائے گا۔''

3465۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ.........

عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كُنَّ الْحَوَامِيمُ يُسَمَّيْنَ الْعَرَائِسَ. ❷

مسعر کہتے ہیں سعد بن ابراہیم نے کہا: ''حم والی سورتوں کو دلہنیں کہا جاتا تھا۔''

3466۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ.........

عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ إِذَا أَصْبَحَ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ ذٰلِكَ طُبِعَ بِطَابَعِ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ قَرَأَ إِذَا أَمْسَى فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ طُبِعَ بِطَابَعِ الشُّهَدَاءِ. ❸

ہشام کہتے ہیں حسن نے کہا: ''جو شخص صبح کو سورۃ حشر کی آخری تین آیات پڑھے گا اگر وہ اس دن مر جائے گا تو اس پر شہداء کی مہر لگا دی جائے گی اور اگر شام کو پڑھے پھر اسی رات مر جائے تو اس پر شہداء کی مہر لگا دی جائے گی۔''

فوائد:...... سورۃ الحشر کی آخری تین آیات اسماء حسنیٰ پر مشتمل اور انتہائی بابرکت آیات ہیں جیسا کہ مذکورۃ اثر سے واضح ہے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو بیان کر کے اسے غریب بتلاتے ہیں (تفسیر ابن کثیر

---

❶ صحیح: سیوطی الدر المنثور 6/24 میں دارمی کا حوالہ دیتے ہیں۔

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 10/557 (10333) والبیهقی فی الشعب (2482)

❸ صحیح: أخرجه ابن الضریس فی فضائل القرآن (227) سیوطی اسے الدر المنثور میں 1/202 اسے دارمی کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

آخر سورۃ الحشر) نیز صبح شام ان آیات کی تلاوت ستر ہزار فرشتوں کی دعاؤں کا مستحق بنا دیتی ہے دیکھیے آئندہ حدیث نمبر (3468)

3467- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسٰى عَنْ مَعْنٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ ....

عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ عِنْدَ النَّوْمِ وَيَقُولُ إِنَّ فِيهِنَّ آيَةً تَعْدِلُ أَلْفَ آيَةٍ. ❶

خالد بن معدان کہتے ہیں نبی ﷺ سوتے وقت مسبحات پڑھتے تھے۔ اور فرماتے تھے: ''اس میں ایک آیت ہے جو ہزار آیات کے برابر ہے۔''

فوائد:...... (۱) ''المسبّحات'' سے ہر وہ سورت جو تسبیح سے شروع ہوتی ہو مراد ہے۔ (۲) '' فيه آية خير من الف آية'' اس سے مراد آیت ﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ جیسا کہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگرچہ اس میں اور قول بھی ہیں۔

3468- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ طَهْمَانَ أَبُو الْعَلَاءِ الْخَفَّافُ حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ أَبِي نَافِعٍ ....

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَإِنْ قَالَهَا مَسَاءً فَمِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُصْبِحَ. ❷

معقل بن یسار کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صبح کے وقت أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ'' میں اللہ تعالیٰ سے سننے اور جاننے کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے'' پڑھ کے سورۃ حشر کی آخری تین آیات پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ستر ہزار فرشتے مقرر کرے گا جو شام تک اس کے لیے بخشش کی دعا کرتے رہیں گے۔ اور اگر وہ شام کو پڑھے گا تو صبح تک ایسے ہی ہوگا۔''

[23]...... بَابٌ فِي فَضْلِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ سورۃ کافرون کی فضیلت

3469- حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ..........

❶ صحيح: أخرجه احمد 128/4 والبيهقي في الشعب (2503) وابوداؤد، كتاب الأدب، باب مايقول عندالنوم (5057)

❷ حسن: أخرجه احمد 26/5، والترمذي، كتاب ثواب القرآن، باب فضل آخر سورة الحشر (2923)

حَـدَّثَـنَـا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُهَاجِرٍ قَـالَ جَـاءَ رَجُـلٌ زَمَنَ زِيَادٍ إِلَى الْكُوفَةِ فَسَـمِعْتُـهُ يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِـيْ مَسِيْـرٍ لَـهُ قَالَ وَرُكْبَتِي تُـصِيـبُ أَوْ تَمَسُّ رُكْبَتَهُ فَسَمِعَ رَجُلًا يَـقْرَأُ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ قَالَ بَرِءَ مِنَ الشِّرْكِ وَسَـمِـعَ رَجُلًا يَـقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ قَالَ غُفِرَ لَهُ. [1]

شعبہ بیان کرتے ہیں ابوحسن مہاجر نے کہا: ''زیاد کے زمانہ میں ایک آدمی آیا میں نے اس سے سنا وہ بیان کرتا تھا: ''میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا۔ میرا گھٹنا آپ کے گھٹنے کے ساتھ ملا ہوا تھا۔ آپ نے ایک آدمی کو سورۃ کافرون پڑھتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا: ''یہ شرک سے بری ہو گیا۔'' اور ایک آدمی کو آپ نے سورۃ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا: ''اسے بخش دیا گیا۔''

فوائد:...... (۱) آپ ﷺ کا اس کی تلاوت سن کر اس کی شرک سے براءت کا اعلان کرنا یہ فقط ان کی تلاوت کی بناء پر نہ تھا کہ یہ اعزاز انہیں فقط تلاوت پر ہی مل گیا ہو بلکہ عرب چونکہ قران کے معانی ومفہوم کو سمجھتے تھے اس لیے انکی زبان پر وہی آتا تھا جو ان کے دل میں گھر کر چکا ہوتا یعنی جو پڑھتے اس پر دل سے ایمان لا کر اس پر عمل پیرا بھی ہوتے اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ ﷺ نے اسی کے قول پر تلاوت پر اس کے موحد ہونے کو تسلیم کر لیا۔ (۲) سورۃ اخلاص کی تلاوت اس کے مطابق عقیدے کا ہونا گناہوں کی بخشش کا باعث ہے۔

3470۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ..........

عَـنْ فَـرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَـالَ مَجِيءٌ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِـئْـتُ لِتُعَلِّمَنِي شَيْئًا أَقُولُهُ عِنْدَ مَنَامِيْ قَـالَ فَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَاقْرَأْ قُلْ يَـا أَيُّهَـا الْكَافِرُونَ ثُمَّ نَمْ عَلَى خَاتِمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ. [2]

فروۃ بن نوفل اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی آنے والے سے فرمایا: ''تم کس لئے آئے ہو؟'' اس نے کہا: اس لئے کہ آپ مجھے ایسی چیز سکھائیں جو میں سوتے وقت پڑھوں آپ نے فرمایا: ''جب تم لیٹو تو سورۃ کافرون پڑھ کر سو جاؤ۔ کیونکہ اس سے شرک سے براءت ہوتی ہے۔''

---

[1] صحیح: جہالت صحابی قارح نہیں، أخرجه ابن الضريس في فضائل القرآن (305) والنسائي في الكبرى (10540) احمد 4/63، 64، 65

[2] صحیح: أخرجه ابوعبيد في فضائل القرآن (ص: 264)

[24]..... بَاب فِيْ فَضْلِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ

سورۃ اخلاص کی فضیلت

3471۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ..........

حَدَّثَنَا إِيَاسٌ الْبِكَالِيُّ عَنْ نَوْفٍ الْبِكَالِيِّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ جَزَّأَ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَجْزَاءٍ فَجَعَلَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ثُلُثَ الْقُرْآنِ. ❶

ایاس بکالی بیان کرتے ہیں کہ نوف بکالی نے کہا: ''اللہ تعالیٰ نے قرآن کے تین حصے کئے۔ اور سورۃ اخلاص کو قرآن کا تیسرا حصہ قرار دیا۔''

فوائد:...... یہ اللہ کی توحید پر مشتمل انتہائی عظیم سورۃ ہے نیز قرآن میں تین چیزوں کا بیان ہے (۱) سابقہ امم و انبیاء کے قصص (۲) عقائد۔ مذکورۃ سورت چونکہ عقائد پر مشتمل ہے لہٰذا اس کو ثلث القرآن سے تعبیر کیا گیا کیونکہ اس میں قرآن کے تین موضوعات میں سے ایک موضوع کا احاطہ کیا گیا ہے۔

3472۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ عَقِيلٍ..........

أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهُ بِهَا قَصْرٌ فِيْ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ عِشْرِينَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا قَصْرَانِ فِيْ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثِينَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا ثَلَاثَةُ قُصُوْرٍ فِيْ الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِذَنْ لَنُكْثِرَنَّ قُصُوْرَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اللّٰهُ أَوْسَعُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ أَبُوْ مُحَمَّد أَبُوْ عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ وَزَعَمُوْا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْأَبْدَالِ. ❷

سعید بن مسیّب کہتے ہیں اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سورۃ اخلاص دس مرتبہ پڑھے گا اس کے لئے جنت میں ایک محل بنایا جائے گا۔ اور جو شخص بیس دفعہ پڑھے گا اس کے لئے تین محل بنائے جائیں گے۔'' سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! ایسا ہی ہے؟ پھر تو ہمارے بہت سے محل ہو جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس سے بھی وسیع کر سکتا ہے۔'' ابو محمد کہتے ہیں: ''ابوعقیل زہرۃ بن معبد ہیں۔ لوگ کہتے تھے وہ ابدال سے تھے۔''

---

❶ ضعيف : ایاس اللبکائی مجہول ہے۔

❷ حسن لغيره: أخرجه احمد3/437، وابن كثير في التفسير 5/251 والطبراني في الكبير20/185(397) و (398)

3473۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ..........

عَنْ عُتْبَةَ بْنِ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَرَأَ سُورَةً فَخَتَمَهَا أَتْبَعَهَا بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ. ❶

عتبہ بن ضمرۃ بن حبیب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ جب کوئی سورت پڑھتے تھے تو اس کے بعد سورۃ اخلاص پڑھ لیتے تھے۔

3474۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبَانَ بْنِ يَزِيدَ الْعَطَّارِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ....

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالُوا نَحْنُ أَعْجَزُ وَأَضْعَفُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ جَزَّأَ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَجَعَلَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ثُلُثَ الْقُرْآنِ. ❷

ابودرداء کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارا کوئی اس سے عاجز ہے کہ کوئی رات کو قرآن کا تہائی حصہ پڑھ لیا کرے؟" لوگوں نے کہا: ہم کمزور اور اس سے عاجز ہیں۔" چنانچہ آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے قرآن کو تین حصوں میں تقسیم کیا اور سورۃ اخلاص کو قرآن کا تہائی حصہ قرار دیا۔"

3475۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ..........

أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ. ❸

حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے تھے: "سورۃ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔"

3476۔ أَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ عَنْ سَلَّامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ عَاصِمٍ..........

عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ. ❹

زر بیان کرتے ہیں عبداللہ نے کہا: "سورۃ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔"

---

❶ صحيح

❷ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل قراءة (قل هو الله احد) والنسائي في عمل اليوم والليلة (701) وابوعبيد في فضائل القرآن (ص:269,268)

❸ صحيح: أخرجه الترمذي، كتاب ثواب القران، باب في سورة الاخلاص (2901) وابن ماجه، كتاب الأدب، باب ثواب القران (3787) والطحاوي في مشكل الآثار (1221-1222)

❹ حسن: آئندہ حدیث ملاحظہ کریں۔

3477۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ.........

عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ . ❶

زر کہتے ہیں عبداللہ نے سابق حدیث کی طرح کہا۔

3478۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ....

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّ هٰذِهِ السُّورَةَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ . ❷

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کسی آدمی نے کہا: ''اللہ کی قسم! میں سورۃ اخلاص سے بہت محبت کرتا ہوں۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی محبت تجھے جنت میں لے جائے گی۔''

3479۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ.........

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَقَالَ ثُلُثُ الْقُرْآنِ أَوْ تَعْدِلُهُ. ❸

حمید بن عبدالرحمٰن اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سورۂ اخلاص کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''تہائی قرآن ہے یا اس کے برابر ہے۔''

3480۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ.........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنِ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَتَاهَا فَقَالَ أَلَا تَرَيْنَ إِلٰى مَا جَاءَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ رُبَّ خَيْرٍ قَدْ أَتَانَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَمَا هُوَ قَالَ قَالَ لَنَا أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے منقول ہے کہ ابو ایوب انصاری ایک عورت کے پاس جا کر کہا: کیا تم دیکھتی نہیں کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے پاس کیا چیز لائے ہیں؟ اس نے کہا: ''رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس بہت خیر لائے۔'' (اس نے کہا): وہ کیا ہے؟ کہا' آپ نے ہم سے فرمایا: ''کیا تم لوگوں سے یہ نہیں ہو سکتا کہ رات کو ایک تہائی

---

❶ حسن: أخرجه النسائي في الكبرى(10509) وابو عبيد فى فضائل القران(ص268) والطبرانى فى الكبير 10 / 172 (10245)

❷ صحيح: أخرجه الرازى فى فضائل القران(108) وابن خزيمه(537) وعبد بن حميد فى المنتخب(1306)

❸ حسن: أخرجه مالك فى القران،باب ماجاء فى قراءة(قل الله احد)(19) واحمد6/404 والنسائى فى الكبرى (10533)

فِي لَيْلَةٍ قَالَ فَأَشْفَقْنَا أَنْ يُرِيدَنَا عَلَى أَمْرٍ نَعْجِزُ عَنْهُ فَلَمْ نَرْجِعْ إِلَيْهِ شَيْئًا حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ أَمَا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ. ❶

قرآن پڑھو۔“ اس نے کہا: ”ہم ڈر گئے کہ رسول اللہ ﷺ کسی کام کو نہ بڑھا دیں جس سے ہم عاجز ہوں، ہم نے کچھ جواب نہ دیا حتی کہ آپ نے اس طرح تین بار فرمایا پھر آپ نے فرمایا: ”تم سے یہ نہیں ہوسکتا کہ سورۃ اخلاص پڑھ لیا کرو۔“

3481۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ نُوحِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارِ عَنْ أُمِّ كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيَّةِ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ خَمْسِينَ مَرَّةً غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبَ خَمْسِينَ سَنَةً. ❷

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو پچاس دفعہ سورۃ اخلاص پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دے گا۔“

[25]..... بَاب فِي فَضْلِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ
سورۃ الناس والفلق کی فضیلت

3482۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَابْنُ لَهِيعَةَ قَالَا سَمِعْنَا يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ ....

أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ تَعَلَّقْتُ بِقَدَمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْرِئْنِي سُورَةَ هُودٍ وَسُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عُقْبَةُ إِنَّكَ لَنْ تَقْرَأَ مِنَ الْقُرْآنِ سُورَةً أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ وَلَا أَبْلَغَ عِنْدَهُ مِنْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ

عقبہ بن عامر کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے قدم پکڑ کر کہا: یا رسول اللہ! مجھے سورۃ ہود اور سورۃ یوسف پڑھا دیجئے تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عقبہ! سورۃ فلق سے بہتر اور اس سے بڑھ کر اللہ کے نزدیک کوئی سورت محبوب نہیں۔“ یزید نے کہا: ابو عمران اسے نہیں چھوڑتے تھے۔ اسے ہمیشہ مغرب کی نماز میں پڑھتے تھے۔

---

❶ صحيح: أخرجه الترمذي، كتاب ثواب القران، باب ماجاء في سورة الاخلاص (2898) وابن عبدالبير التمهيد 256/7 والنسائي في الكبرىٰ (10519)

❷ ام کثیر انصاریہ نامعلوم، أخرجه الترمذي، كتاب ثواب القران، باب ماجاء في سوة الاخلاص (2900) والبيهقي في الشعب (2548) والخطيب في تاريخ بغداد 204/6

الْفَلَقِ قَالَ يَزِيدُ فَلَمْ يَكُنْ أَبُو عِمْرَانَ يَدَعُهَا كَانَ لَا يَزَالُ يَقْرَؤُهَا فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ. ❶

3483۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ..........

أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ مَشَيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِي قُلْ يَا عُقْبَةُ فَقُلْتُ أَيَّ شَيْءٍ أَقُولُ قَالَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَقُلْتُ أَيَّ شَيْءٍ أَقُولُ قَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَقَرَأْتُهَا حَتَّى جِئْتُ عَلَى آخِرِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ مَا سَأَلَ سَائِلٌ وَلَا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِيذٌ بِمِثْلِهَا. ❷

عقبہ بن عامر کہتے ہیں میں نبی ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: ”عقبہ کہو“ میں نے کہا: کیا کہوں؟ آپ کچھ دیر خاموش رہے پھر آپ نے فرمایا: ”عقبہ کہو“ میں نے کہا: کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا: ”قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ.“ میں نے اسے آخر تک پڑھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ کسی سائل نے ایسا سوال کیا اور نہ کسی پناہ مانگنے والے نے ایسی پناہ مانگی۔“

3484۔ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ هُوَ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ ....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيَّ آيَاتٌ لَمْ أَرَ أَوْ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ يَعْنِي الْمُعَوِّذَتَيْنِ. ❸

عقبہ بن عامر کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ پر چند آیات ایسی اتاری گئی ہیں کہ ایسی میں نے نہیں دیکھیں یا فرمایا نہیں دیکھی گئیں یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس۔“

فوائد:...... معوذتین یہ قرآن کی آخری اور عظیم سورتیں ہیں ان کی فضیلت متعدد روایات ملتی ہیں جو کہ ان کی رفعت شان پر دال ہیں مثلاً نبی ﷺ انسانوں اور جنوں کی نگاہ سے بچنے کے لیے وظائف کرتے جب کہ ان کے نزول کے بعد آپ ﷺ نے ان کے پڑھنے کو ہی معمول بنا لیا (صحیح ترمذی لالبانی: 5020) اسی طرح جب آپ ﷺ پر جادو کیا گیا تو جبرائیل علیہ السلام ان سورتوں کو لیکر اترے اور بتایا کہ ایک یہودی نے

❶ صحيح: أخرجه احمد 155/4 والطبراني في الكبير 313/17 ومسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل قراءة المعوذتين (814)

❷ صحيح: أخرجه النسائي، كتاب الاستعاذه 254/8 والبيهقي في الشعب (2564)

❸ صحيح: أخرجه مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل قراءة المعوذتين (814) (265) والنسائي في الاستعاذة 254/8

آپ پر جادو کیا اور وہ فلاں کنویں میں ہے سو وہاں سے آپ ﷺ نے جادو والی اشیاء نکال کر ان پر معوذ تین پڑھیں تو سارا اثر زائل ہوگیا (صحیح بخاری کتاب الطب باب السحر) نیز کسی تکلیف کی صورت میں انہیں کو پڑھ کر دم کر لیا کرتے۔ اور آپ ﷺ کا معمول تھا کہ سوتے وقت معوذ تین اور سورۃ اخلاص پڑھ کر آپ اپنے ہاتھ پر دم کرتے پھر انہیں وہ جہاں تک پہنچتے انہیں پھیر لیتے اور ایسا تین دفعہ کرتے (دیکھیے بخاری کتاب فضائل القران باب فضل المعوذات) لہٰذا ان فضائل کے پیش نظر معوذ تین کو خصوصی اہمیت دینی چاہیے ان کی بکثرت تلاوت کثیر پریشانیوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔

[26]..... بَاب فَضْلِ مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ

دس آیات پڑھنے کی فضیلت

3485۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِسْطَامَ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ.......... عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ ح وَحَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ. [1]

قاسم ابو عبدالرحمٰن سے نقل کرتے ہیں کہ تمیم داری نے کہا: ''جو شخص رات کو دس آیات پڑھے گا وہ غافلوں سے نہیں لکھا جائے گا''

فوائد:...... ان آیات کی قرات کا تعلق نماز سے ہے کہ اگر کوئی آدمی تہجد کا قیام دس آیات سے کرتا ہے تو ان کا شمار غافلوں سے نہیں ہوتا بلکہ وہ اللہ کے عبادت گزاروں میں مندرج ہوتا ہے (واللہ اعلم) (وفقنا الله لذلك)

3486۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِسْطَامَ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ.......... عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ وَفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَا مَنْ قَرَأَ بِعَشْرِ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُصَلِّينَ. [2]

قاسم ابو عبدالرحمٰن کہتے ہیں تمیم داری اور فضالہ بن عبید دونوں نے کہا: ''جو شخص رات کو دس آیات پڑھے گا نمازیوں سے لکھا جائے گا''

---

[1] حسن: (3487) ملاحظہ فرمائیں۔

[2] مرسل: ضعیف القاسم نے تمیم کو نہیں پایا، أخرجه ابن منصور 116/1 (23) والبيهقي في الشعب (2196)

3487۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُوَيْسٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ..........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ. ❶

محمد بن کعب قرظی کہتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''جو شخص رات کو دس آیات پڑھے گا وہ غافلوں سے نہیں لکھا جائے گا۔''

3488۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ..........

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ. ❷

مغیرہ بن عبداللہ جدلی کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''جو شخص رات کو دس آیات پڑھے گا وہ غافلوں سے نہیں لکھا جائے گا۔''

[27]..... بَاب مَنْ قَرَأَ خَمْسِينَ آيَةً

پچاس آیات پڑھنے کی فضیلت

3489۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ بِخَمْسِينَ آيَةً لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ. ❸

عبداللہ سے مروی ہے کہ آپ نے کہا: ''جس نے رات کو پچاس آیات پڑھیں وہ غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا۔''

فوائد:...... تمیم داری رضی اللہ عنہ غافلین سے اخراج کے لیے کم از کم دس آیات بیان کرتے ہیں جب کہ عبداللہ پچاس یعنی یہ ان کے اپنے اجتہاد اور سوچ پر مشتمل ہے بہر حال عابدین میں شمار کروانے کے لیے قیام اللیل کا اہتمام کرنا چاہیے اگر چہ دو رکعتیں اور دس، بیس آیتیں ہی پڑھ لی جائیں۔

3490۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ....

عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ وَفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَا مَنْ قَرَأَ بِخَمْسِينَ آيَةً فِيْ لَيْلَةٍ كُتِبَ مِنَ الْحَافِظِينَ. ❹

تمیم داری اور فضالہ بن عبید کہتے ہیں: ''جس نے رات کو پچاس آیات پڑھیں وہ محافظوں میں لکھا جائے گا۔''

---

❶ حسن: أخرجه الحاكم(2042)وابن ابی شیبه 508/10 (10137)وابن خزیمه(1143)

❷ حسن: أخرجه الضريس فی فضائل القرآن (63)وابن منصور 29/1(104)

❸ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه508/10(10135)والطبرانی فی الكبير158/9(8727)

❹ منقطع ضعیف: (3485-3486) میں پیچھے گزر چکی ہے۔

[28]..... بَاب مَنْ قَرَأَ بِمِائَةِ آيَةٍ

سو آیات پڑھنے کی فضیلت

3491- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُحَنَّسَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمٍ أَخِي أُمِّ الدَّرْدَاءِ فِي اللّٰهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ....

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ بِمِائَةِ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ قَالَ أَبُو مُحَمَّد مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَكَانَ سَالِمٍ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ . ❶

ابودرداء سے منقول ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص رات کو سو آیات پڑھے گا غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔'' ابومحمد کہتے ہیں: ''ان میں سے بعض سالم کی جگہ پر راشد بن سعد کا نام لیتے ہیں۔''

3492- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ..........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ . ❷

محمد بن کعب قرظی کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جو کوئی رات کو سو آیات پڑھے گا عابدوں میں لکھا جائے گا۔''

3493- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ ....

عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ بِمِائَةِ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قُنُوتُ لَيْلَةٍ . ❸

تمیم داری سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی رات کو سو آیات پڑھے گا اس کے لئے ایک رات کی عبادت لکھی جائے گی۔''

3494- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ الْأَعْمَشِ..........

عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ قَالَ كَعْبٌ مَنْ قَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ . ❹

ابوصالح کہتے ہیں کعب نے کہا: ''جو شخص سو آیات پڑھے گا عابدوں میں لکھا جائے گا۔''

3495- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ..........

---

❶ ضعيف جداً: محمد بن قاسم کاذب ہے۔

❷ حسن: (3488) میں گزر چکی ہے۔

❸ حسن: أخرجه احمد4/103 والطبرانی فی الکبير2/50(1252) وابن السنی فی عمل اليوم والليلة(438)

❹ صحيح: أخرجه ابن ابی شيبه10/507(10133)

عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ وَفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَا مَنْ قَرَأَ بِمِائَةِ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ . ❶

قاسم ابوعبدالرحمٰن سے منقول ہے تمیم داری اور فضالہ بن عبید نے کہا: ''جوشخص رات کو سو آیات پڑھے گا عابدوں میں لکھا جائے گا۔''

3496۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ..........

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ . ❷

ابو احوص کہتے ہیں عبداللہ نے کہا: ''جوشخص رات کو سو آیات پڑھے گا عابدوں میں لکھا جائے گا۔''

3497۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ..........

عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ بِمِائَةِ آيَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ. ❸

حبیب بن عبید کہتے ہیں میں نے ابو امامہ سے سنا فرماتے تھے: ''جوشخص رات کو سو آیات پڑھے گا وہ غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا۔''

[29]..... بَاب مَنْ قَرَأَ بِمِائَتَيْ آيَةٍ
دوسو آیات پڑھنے کی فضیلت

3498۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا حَرِيزٌ..........

عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ مِائَتَيْ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ . ❹

حبیب بن عبید کہتے ہیں میں نے ابو امامہ سے سنا فرماتے تھے: ''جو دوسو آیات پڑھے وہ عابدوں میں لکھا جائے گا۔''

3499۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُحَنَّسَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمٍ أَخِي أُمِّ الدَّرْدَاءِ فِي اللّٰهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ....

---

❶ حسن: (3493) کے تحت یہ حدیث گزر چکی ہے۔

❷ صحیح: أخرجه ابن ابی شیبه 508/10(10135)

❸ صحیح: أخرجه الطبرانی فی الکبیر 211/8(7748)

❹ صحیح: أخرجه الطبرانی مطولاً فی الکبیر 211/8(7748)

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ مِائَتَيْ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ. ❶

ابو درداء کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی رات کو دو سو آیات پڑھے گا عابدوں میں لکھا جائے گا۔''

3500۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ..........

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ عَشْرَ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ وَمَنْ قَرَأَ بِمِائَتَيْ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْفَائِزِيْنَ. ❷

مغیرہ بن عبداللہ جدلی سے منقول ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''جو رات کو دس آیات پڑھے گا غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا جو شخص سو آیات پڑھے گا عابدوں میں لکھا جائے گا۔ اور جو دو سو آیات پڑھے گا بامرادوں میں لکھا جائے گا۔''

[30]..... بَاب مَنْ قَرَأَ مِنْ مِائَةِ آيَةٍ إِلَى الْأَلْفِ

ہزار آیات پڑھنے کی فضیلت

3501۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ..........

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ عَشْرَ آيَاتٍ كُتِبَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ وَمَنْ قَرَأَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ وَمَنْ قَرَأَ بِخَمْسِ مِائَةِ آيَةٍ إِلَى الْأَلْفِ أَصْبَحَ وَلَهُ قِنْطَارٌ مِنَ الْأَجْرِ قِيلَ وَمَا الْقِنْطَارُ قَالَ مِلْءُ مَسْلِكِ الثَّوْرِ ذَهَبًا. ❸

ابونضرۃ سے منقول ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: ''جو شخص رات کو دس آیات پڑھے گا ذاکرین میں لکھا جائے گا اور جو سو آیات پڑھے گا عابدین میں لکھا جائے گا۔ اور جو پانچ سو سے ہزار تک پڑھے گا صبح کے وقت اسے ایک قنطار اجر ملے گا۔'' کہا گیا: قنطار کیا ہے؟ کہا: ''بیل کی کھال بھر سونا۔''

3502۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ يُوْنُسَ..........

عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ

سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو رات

---

❶ موضوع: محمد بن قاسم کاذب ہے۔

❷ مغیرۃ بن عبداللہ جدل کے مکمل حالات نہیں جب کہ بقیہ رجال ثقات ہیں۔

❸ صحیح: أخرجه الطبراني في الاوسط (7674)

قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْآنُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَتَيْ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قُنُوتُ لَيْلَةٍ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ خَمْسَ مِائَةِ آيَةٍ إِلَى الْأَلْفِ أَصْبَحَ وَلَهُ قِنْطَارٌ فِي الْآخِرَةِ قَالُوا وَمَا الْقِنْطَارُ قَالَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا. ❶

کو سو آیات پڑھے گا اس رات قرآن اس سے جھگڑے گا نہیں۔ اور جو رات کو دو سو آیات پڑھے گا اس کے لئے ایک رات کی عبادت لکھی جائے گی۔ اور جو پانچ سو آیات سے ہزار آیات تک پڑھے گا اس کے لئے صبح کو ایک قنطار ثواب ہو گا۔" لوگوں نے کہا: قنطار کیا ہے؟ فرمایا: "بارہ ہزار۔"

3503۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ.........

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثَلَاثَ مِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ وَمَنْ قَرَأَ سَبْعَ مِائَةِ آيَةٍ لَا أَدْرِي أَيَّ شَيْءٍ قَالَ فِيهَا أَبُو نُعَيْمٍ بِقَوْلِهِ. ❷

ابو احوص کہتے ہیں عبداللہ نے کہا: "جو رات کو تین سو آیات پڑھے گا اس کے لئے ایک قنطار لکھا جائے گا اور جو سات سو آیات پڑھے گا اس کے متعلق میں نہیں جانتا کہ ابو نعیم نے کیا کہا تھا۔"

[31]..... بَاب مَنْ قَرَأَ أَلْفَ آيَةٍ

ہزار آیات پڑھنے کی فضیلت

3504۔ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا حَرِيزٌ.........

عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ أَلْفَ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ مِنَ الْأَجْرِ وَالْقِيرَاطُ مِنْ ذٰلِكَ الْقِنْطَارِ لَا يَفِي بِهِ دُنْيَاكُمْ يَقُولُ لَا يَعْدِلُهُ دُنْيَاكُمْ. ❸

حبیب بن عبید کہتے ہیں میں نے ابو امامہ سے سنا فرماتے تھے: "جو ہزار آیات پڑھے اس کے لئے ایک قنطار ثواب لکھا جائے گا اور اس ایک قنطار سے ایک قیراط کے ساتھ پوری دنیا برابر نہیں ہو سکتی۔"

3505۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ.........

عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ

قاسم ابو عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ تمیم داری اور فضالہ بن عبید

---

❶ مرسل ضعیف: دیکھئے تفسیر طبری 200/3

❷ صحیح: (3489-3496) میں گزر چکی ہے۔

❸ صحیح: (3497) میں گزر چکی ہے۔

تَمِيمِ الدَّارِيِّ وَفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَا مَنْ قَرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ وَالْقِيرَاطُ مِنَ الْقِنْطَارِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَاكْتَنَزَ مِنَ الْأَجْرِ مَا شَاءَ اللَّهُ. ❶

نے کہا: ''جو شخص رات کو ہزار آیات پڑھے گا اس کے لئے ایک قنطار لکھا جائے گا اور اس قنطار کا ایک قیراط دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے اور جس قدر اللہ چاہے گا اسے اجر ملے گا۔''

3506۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُحَنَّسَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمٍ أَخِي أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ....

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ أَلْفَ آيَةٍ إِلَى خَمْسِ مِائَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ مِنَ الْأَجْرِ الْقِيرَاطُ مِنْهُ مِثْلُ التَّلِّ الْعَظِيمِ. ❷

سیّدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہزار آیات پڑھے گا اس کے لیے ایک قنطار اجر لکھا جائے گا اور اس کا ایک قیراط بڑے ٹیلے کی مانند ہے۔''

[32]..... بَاب كَمْ يَكُونُ الْقِنْطَارُ

قنطار کی مقدار

3507۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ الْقِنْطَارُ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا. ❸

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: ''قنطارہ بارہ ہزار (اوقیہ) کا ہوتا ہے۔''

3508۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسَى ....

عَنْ أَبِي الْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ الْعَبْدِيِّ قَالَ الْقِنْطَارُ مِلْءُ مَسْكِ ثَوْرٍ ذَهَبًا. ❹

ابواشہب سے منقول ہے کہ ابونضرۃ عبدی نے کہا: ''قنطار بیل کی کھال بھر سونا ہوتا ہے۔''

3509۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ عَنْ هُشَيْمٍ ....

---

❶ حسن: أخرجه الطبراني في الكبير (2/50-51) (1253)

❷ موضوع: محمد بن قاسم کاذب ہے۔

❸ حسن: أخرجه احمد 2/363

❹ صحيح: (3501) دیکھئے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْقِنْطَارُ أَرْبَعُونَ أَلْفًا . ❶

علی بن زید سے منقول ہے کہ سعید بن میسّب رضی اللہ عنہ نے کہا: ''قنطار چالیس ہزار کا ہوتا ہے۔''

3510۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ..........

عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْقِنْطَارُ دِيَةُ أَحَدِكُمْ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا . ❷

مبارک سے منقول ہے کہ حسن نے کہا: ''قنطار تمہاری دیت ہے یعنی بارہ ہزار۔''

3511۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ عَنْ مُسْلِمٍ هُوَ الزَّنْجِيُّ..........

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ الْقِنْطَارُ سَبْعُونَ أَلْفَ دِينَارٍ . ❸

ابن ابو نجیح سے منقول ہے کہ مجاہد نے کہا: ''قنطار ستر ہزار دینار کا ہوتا ہے۔''

3512۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ..........

عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ الْقِنْطَارُ أَلْفُ أُوقِيَّةٍ وَمِائَتَا أُوقِيَّةٍ . ❹

اسلم بن ابو جعد سے منقول ہے کہ معاذ بن جبل نے کہا: ''قنطار ایک ہزار دوسو اوقیہ کا ہوتا ہے۔''

فوائد:...... " اوقية" یہ چالیس درھموں کا ہوتا ہے یوں قنطار اڑتالیس ہزار درھموں کا ہوا۔

3513۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ..........

عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ الْقِنْطَارُ سَبْعُونَ أَلْفَ مِثْقَالٍ . ❺

لیث سے منقول ہے کہ مجاہد نے کہا: ''قنطار ستر ہزار مثقال کا ہوتا ہے۔''

[33]..... بَاب فِي خَتْمِ الْقُرْآنِ
ختم قرآن کے متعلق

3514۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ أَيُّوبَ..........

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ رَفَعَهُ قَالَ مَنْ شَهِدَ الْقُرْآنَ حِينَ يُفْتَحُ فَكَأَنَّمَا شَهِدَ فَتْحًا

ابو قلابہ مرفوع بیان کرتے ہیں کہ: ''جو شخص قرآن شروع کرتے وقت موجو ہو گویا کہ وہ جہاد کی فتح میں شریک ہوا'

❶ ضعیف مدلس: ہشیم کا عنعنہ اور ضعف علی ہے۔
❷ صحیح: دیکھئے تفسیر طبری 200/3
❸ حسن: دیکھئے تفسیر طبری 200/3
❹ منقطع ضعیف: دیکھئے تفسیر طبری 200/3
❺ ضعیف: لیث بن سلیم ضعیف ہے۔

فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَمَنْ شَهِدَ خَتْمَهُ حِينَ يُخْتَمُ فَكَأَنَّمَا شَهِدَ الْغَنَائِمَ تُقْسَمُ. ❶

اور جو شخص قرآن ختم کرتے وقت موجود ہو گویا کہ وہ مال غنیمت کی تقسیم کے وقت شریک ہوا۔"

3515۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ ....

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ وَضَعَ عَلَيْهِ الرَّصَدَ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ خَتْمِهِ قَامَ فَتَحَوَّلَ إِلَيْهِ. ❷

قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی مدینہ کی مسجد میں قرآن پڑھتا تھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہاں محافظ مقرر کر رکھا تھا۔ جب اس کے ختم کا دن آتا تو وہاں جاتے تھے۔"

3516۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا صَالِحٌ ....

عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ إِذَا أَشْفَى عَلَى خَتْمِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ بَقَّى مِنْهُ شَيْئًا حَتَّى يُصْبِحَ فَيَجْمَعَ أَهْلَهُ فَيَخْتِمَهُ مَعَهُمْ. ❸

ثابت بنانی کہتے ہیں کہ انس بن مالک رات کو جب قرآن ختم کرنے کے قریب ہوتے تو صبح ہونے تک کچھ باقی چھوڑ دیتے پھر اپنے گھر والوں کو جمع کرتے اور ان کے ساتھ ختم کرتے۔

3517۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ....

حَدَّثَنَا ثَابِتٌ قَالَ كَانَ أَنَسٌ إِذَا خَتَمَ الْقُرْآنَ جَمَعَ وَلَدَهُ وَأَهْلَ بَيْتِهِ فَدَعَا لَهُمْ. ❹

ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ جب قرآن ختم کرتے تو اپنے بیٹوں اور گھر والوں کو جمع کرتے پھر ان کے لئے دعا کرتے۔

فوائد:...... ختم قرآن کے موقع پر آپ ﷺ سے کوئی مسنون دعا ثابت نہیں البتہ صحابہ، وسلف سے ختم قرآن کے موقع پر دعا کا ثبوت ملتا ہے لہٰذا اس کا اہتمام کیا جانا چاہیے۔

3518۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ.........

حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدَةَ قَالَ إِذَا خَتَمَ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ بِنَهَارٍ صَلَّتْ عَلَيْهِ

اوزاعی کہتے ہیں کہ عبدہ نے کہا: "جب آدمی دن کو قرآن ختم کرتا ہے تو فرشتے شام تک اس کی بخشش کی دعا کرتے

❶ ضعيف: أخرجه ابو عبيد في فضائل القران (ص107-108) نیز دیکھئے جمال القراء سخاوی کی 1/113

❷ ضعيف: أخرجه بن الضريس في فضائل القران(79)

❸ ضعيف: أخرجه الضريس في فضائل القران(78)

❹ صحيح: أخرجه الطبراني في الكبير 1/242(674) والبيهقي في الشعب(6070)

الْـمَلَائِكَةُ حَتّٰى يُمْسِيَ وَإِنْ فَرَغَ مِنْهُ لَيْلًا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى يُصْبِحَ . ❶

ہیں۔ اگر وہ رات کو فارغ ہو تو فرشتے صبح تک اس کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔''

3519۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسٰى عَنْ صَالِحٍ الْمُرِّيِّ عَنْ قَتَادَةَ ....

عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ قِيلَ وَمَا الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ قَالَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ يَضْرِبُ مِنْ أَوَّلِ الْقُرْآنِ إِلٰى آخِرِهٖ وَمِنْ آخِرِهٖ إِلٰى أَوَّلِهٖ كُلَّمَا حَلَّ ارْتَحَلَ . ❷

زرارۃ بن ابو اوفی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا: جو منزل پر پہنچ کر چل دینے والا ہو کہا گیا: منزل پر پہنچ کر چل دینے والا کون ہے؟ فرمایا: ''قرآن پڑھنے والا جو شروع سے آخر تک پڑھتا ہے پھر آخر سے فارغ ہو کر جب منزل پر پہنچتا ہے تو پھر چل دیتا ہے۔''

3520۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى عَنْ جَرِيرٍ..........

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا قَرَأَ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ نَهَارًا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى يُمْسِيَ وَإِنْ قَرَأَهُ لَيْلًا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى يُصْبِحَ قَالَ سُلَيْمَانُ فَرَأَيْتُ أَصْحَابَنَا يُعْجِبُهُمْ أَنْ يَخْتِمُوهُ أَوَّلَ النَّهَارِ وَأَوَّلَ اللَّيْلِ . ❸

اعمش کہتے ہیں ابراہیم نے کہا: ''جب آدمی دن کو قرآن ختم کرتا ہے تو فرشتے شام تک اس کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ اور جب رات کو پڑھتا ہے تو فرشتے صبح تک اس کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔'' سلیمان کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ ہمارے ساتھی اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ قرآن دن کے پہلے حصے اور رات کے پہلے حصے میں ختم کریں۔''

3521۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ..........

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ فِيهِ قَوْلُ سُلَيْمَانَ . ❹

اعمش، ابراہیم سے سابق قول کی طرح نقل کرتے ہیں مگر اس میں سلیمان کی بات نہیں ہے۔

3522۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَالِكٍ الْمُزَنِيِّ..........

---

❶ صحيح: أخرجه ابو نعيم فى الحلية 113/6

❷ ضعيف: أخرجه الحاكم (2088-2089) وابو نعيم فى الحلية 174/6 والطبرانى فى الكبير 168/12 (16783)

❸ صحيح: أخرجه ابن الفريس فى فضائل القرآن (50) وابو عبيد فى فضائل القرآن (ص 109)

❹ صحيح: اس کی سند شرط بخاری پر ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِهِ كَانَتْ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا أَوْ فِي الْآخِرَةِ . ❶

عبدالرحمٰن بن اسحٰق کہتے ہیں کہ محارب بن دثار نے کہا: ''جو قرآن کو زبانی پڑھے گا اس کے لئے دنیا یا آخرت میں ایک (مقبول) دعا ہوگی۔''

3523- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ.........

عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ طَلْحَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَا مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى اللَّيْلِ وَقَالَ الْآخَرُ غُفِرَ لَهُ . ❷

یزید بن عبدالرحمٰن سے منقول ہے کہ طلحہ اور عبدالرحمٰن بن اسود نے کہا: ''جو رات کو یا دن کو قرآن پڑھتا ہے فرشتے اس کے لئے رات تک بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں۔'' دوسرے نے کہا: ''وہ بخش دیا جاتا ہے۔''

3524- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادٍ.........

حَدَّثَنَا قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ ثُمَّ دَعَا أَمَّنَ عَلَى دُعَائِهِ أَرْبَعَةُ آلَافِ مَلَكٍ . ❸

قزعہ بن سوید کہتے ہیں کہ حمید اعرج نے کہا: ''جو شخص قرآن پڑھ کر دعا کرتا ہے، چار ہزار فرشتے اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔''

3525- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.........

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ قَالَ إِنَّمَا دَعَوْنَاكَ أَنَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْتِمَ الْقُرْآنَ وَإِنَّهُ بَلَغَنَا أَنَّ الدُّعَاءَ يُسْتَجَابُ عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْآنِ قَالَ فَدَعَوْا بِدَعَوَاتٍ . ❹

حکم کہتے ہیں مجاہد نے مجھے بلایا اور کہا: ''ہم نے آپ کو اس لئے بلایا ہے کہ ہم قرآن ختم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ قرآن ختم کرتے وقت کی گئی دعا قبول ہوتی ہے۔'' پھر انہوں نے دعائیں کیں۔

❶ ضعیف: عبدالرحمٰن بن اسحاق حدیث ضعیف ہے۔

❷ طلحہ تک یہ سند حسن ہے جب کہ عبدالرحمٰن بن الاسود سے یزید بن عبدالرحمٰن کا سماع ثابت نہیں لہٰذا یہ منقطع ہے۔أخرج أثر طلحة ابن الضريس في فضائل القران (54) اس کی سند صحیح ہے اگر یہ الفاظ محفوظ ہوں تو کیوں کہ نوری نے (حلية الأبرار) (ص183) میں ''من ختم القران'' کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔

❸ ضعیف: قزعۃ بن سوید ضعیف ہے۔

❹ صحيح: أخرجه ابن الضريس في فضائل القران (49) والبيهقي في الشعب (2072) وابو عبيد في فضائل القران (ص107)

3526۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ....

عَنْ سَعْدٍ قَالَ إِذَا وَافَقَ خَتْمُ الْقُرْآنِ أَوَّلَ اللَّيْلِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى يُصْبِحَ وَإِنْ وَافَقَ خَتْمُهُ آخِرَ اللَّيْلِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى يُمْسِيَ فَرُبَّمَا بَقِيَ عَلَى أَحَدِنَا الشَّيْءُ فَيُؤَخِّرُهُ حَتّٰى يُمْسِيَ أَوْ يُصْبِحَ قَالَ أَبُوْ مُحَمَّد هٰذَا حَسَنٌ عَنْ سَعْدٍ . ❶

سعد سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ: ''جب رات کے شروع میں قرآن ختم ہوتا ہے' فرشتے صبح تک اس کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ اور جب رات کے آخر میں ختم ہوتو شام تک اس کی بخشش کی دعا کرتے ہیں اس لئے اکثر لوگ صبح یا شام تک کے لئے کچھ قرآن رکھ دیتے ہیں۔ ابومحمد کہتے ہیں: ''اسے حسن نے سعد سے روایت کیا ہے۔''

3527۔ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ ابْنِ أَخِي بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ ....

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ حَمَلَةُ الْقُرْآنِ عُرَفَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ . ❷

عطاء بن یسار سے مروی ہے انہوں نے کہا: ''قرآن یاد کرنے والے جنتیوں کے عریف (سردار) ہوں گے۔''

3528۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ..........

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَتَيْنِ . ❸

عبدالملک بیان کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما دو راتوں میں قرآن ختم کرتے تھے۔

3529۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كَمْ أَخْتِمُ الْقُرْآنَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ شَهْرٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے کہا: ''یا رسول اللہ! کتنے وقت میں میں قرآن ختم کروں؟ فرمایا: ''ایک ماہ میں اسے ختم کرو۔'' میں نے کہا: ''یا رسول اللہ! میں اس

❶ ضعیف : لیث ضعیف ہے۔

❷ ضیعف : ابراہیم بن مہاجر ضعیف ہے۔

❸ صحيح : أخرجه ابو نعيم فى الحلية 273/4 وابو عبيد فى فضائل القران(ص 182)وابن كثير فى فضائل القران ص (258)

إِنِّي أُطِيقُ قَالَ اخْتِمْهُ فِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ قَالَ اخْتِمْهُ فِي عِشْرِينَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ قَالَ اخْتِمْهُ فِي خَمْسَ عَشْرَةَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ قَالَ اخْتِمْهُ فِي عَشْرٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ قَالَ اخْتِمْهُ فِي خَمْسٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ قَالَ لَا . ❶

سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں' فرمایا: ''اسے پچیس دن میں ختم کرو۔'' میں نے کہا: ''میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔'' فرمایا: ''اسے بیس دن میں ختم کرو۔'' میں نے کہا: ''میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔'' فرمایا: ''اسے پندرہ دن میں ختم کرو۔'' میں نے کہا: ''میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔'' فرمایا: ''اسے دس دن میں ختم کرو۔'' میں نے کہا: ''میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔'' فرمایا: ''پانچ دن میں ختم کرو۔'' میں نے کہا: ''میں اسے سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔'' فرمایا: ''نہیں۔''

فوائد:...... قران کی تلاوت آہستگی کے ساتھ اور اس کے معنی ومفہوم میں تدبر کرتے ہوئے کرنی چاہیے قران کا صرف دوہرانا ہی مقصود نہیں بلکہ اس پر ٹھہر کر اس کے معنی کا اثر قبول کرنا یہ بھی مقصود ہے اسی لیے آپ ﷺ نے شائقین تلاوت کو کم از کم پانچ دن کی مدت دی البتہ آئندہ عبد اللہ بن عمرو کی حدیث کو مدنظر رکھتے ہوئے سمجھ آتی ہے کہ کم از کم مقرر کی مدت آپ کی جانب سے وہ تین دن ہے اس سے پہلے قران ختم کرنا درست نہیں اس اعتبار سے سابقہ سعید رحمہ اللہ کا عمل بھی خلاف سنت قرار پائے گا اس بارے اگر چہ اور بھی مختلف اقوال ہیں بہر حال تین دن والا قول ہی راجح ہے مسند سعید بن منصور اور طبرانی میں صحیح سند سے اس کے شاہد موجود ہیں (واللہ اعلم)

3530۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ رَافِعٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ لَا أَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ . ❷

سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں' مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ: ''میں تین دن سے کم مدت میں قرآن ختم نہ کروں۔''

---

❶ متفق عليه : أخرجه البخارى، كتاب الصوم، باب حق الضيف فى الصوم (1974) ومسلم، كتاب الصوم، باب النهى عن صوم الدهر لمن تضرر به أوفوت به ......(2722)

❷ صحيح : أخرجه احمد 158/2 وابو داؤد، كتاب الصلاة، باب فى كم يقرء القران (1391)

[34]..... بَاب التَّغَنِّیْ بِالْقُرْآنِ
خوش آوازی سے قرآن پڑھنا

3531۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَهِيْكٍ ....

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ : يَسْتَغْنِي قَالَ أَبُوْ مُحَمَّد النَّاسُ يَقُوْلُوْنَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ نَهِيْكٍ . ❶

سیّدنا سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص خوش آوازی سے قرآن نہ پڑھے وہ ہم سے نہیں'' ابن عیینہ کہتے ہیں: ''یستغنی'' کے معنی میں ہے جس کا مطلب ہے بے پرواہ ہونا۔''

فوائد:...... ''یتغنّی'' بارے مختلف اقوال ہیں مثلاً اس سے مراد (۱) اچھی آواز (۲) اونچا پڑھنا (۳) غمناک آواز (۴) لوگوں سے بے پروائی والی آواز (۵) قراءت میں مصروف ہو جانا (۶) لذت و مٹھاس محسوس کرنا ان میں مشہور قول آخری ہی ہے اگر چہ بقیہ اقوال کے بھی احادیث سے دلائل ملتے ہیں بہر حال ان سے مقصود وہ تحسین الصوت ہی ہے لیکن خیال رہے کہ کہیں زیادہ تکلیف عربی لہجے وقواعد سے رو گردانی کا سبب نہ بن جائے۔

3532۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ ....

عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّ النَّاسِ أَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْآنِ وَأَحْسَنُ قِرَائَةً قَالَ مَنْ إِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ أُرِيْتَ أَنَّهُ يَخْشَى اللّٰهَ قَالَ طَاوُسٌ وَكَانَ طَلْقٌ كَذٰلِكَ . ❷

طاؤس سے مروی ہے اس نے کہا: نبی ﷺ سے پوچھا گیا: لوگوں میں سے کون ہے؟ جس کی قرآن پڑھنے میں آواز اچھی ہو اور جس کی قراءت اچھی ہو؟ فرمایا: ''وہ شخص کہ جب تم اسے قرآن پڑھتے ہوئے سنو تو خیال کرو کہ وہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔'' طاؤس کہتے ہیں: طلق رضی اللہ عنہ ایسے ہی تھے۔

---

❶ صحيح: ابن حبان(120) وأخرجه الرازي في فضائل القران(90) والبيهقي في الشعب(2613)

❷ ضعيف: أخرجه ابن ابي شيبه 10/546(9694) وابو عبيد في فضائل القران ص 168 وأخرجه ابو نعيم في حلية الأولياء 4/19

3533۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ............

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَأْذَنِ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ وَ قَالَ صَاحِبٌ لَهُ زَادَ يَجْهَرُ بِهِ. ❶

سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس طرح نہیں سنتا جس طرح نبی ﷺ کی آواز کو سنتا ہے جو خوش آوازی سے پڑھیں۔'' ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کے شاگرد نے کہا: ''اس کا مطلب ہے جہراً (بآواز) پڑھتا ہو۔''

3534۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ.........

أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ كَمَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ. ❷

ابوسلمۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اللہ تعالیٰ کوئی چیز اس طرح نہیں سنتا جس طرح خوش آوازی سے پڑھنے والے نبی کے قرآن کو سنتا ہے۔''

3535۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ....

أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ لِأَبِي مُوسَى وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ لَقَدْ أُوتِيَ هٰذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ. ❸

ابوسلمۃ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اور وہ قرآن اچھی آواز سے پڑھتے تھے: ''اس کو داؤد کی سی اچھی آواز دی گئی ہے۔''

فوائد:...... ''مزامیر'' یہ مزمار کی جمع ہے اس کا معنی بانسری ہے۔ داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خوبصورت آواز کے ساتھ نوازا تھا چنانچہ جب وہ تسبیح کرتے یا زبور پڑھتے تو پہاڑ اور پرندے آپ کے ساتھ جھوم جاتے۔ قرآن میں ہے ﴿وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوُدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ﴾ (الانبیاء: 79) ہم نے داؤد کے ساتھ پہاڑوں کو مسخر کر دیا وہ تسبیح بیان کرتے اور پرندے۔

---

❶ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب فضائل القران، باب من لم يتغن بالقران (5023) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تحسين الصوت بالقران (792)

❷ صحیح: حدیث مکرر آئی ہے۔

❸ متفق عليه: أخرجه البخاري، كتاب فضائل القرآن، باب حسن الصوت بالقراءة بالقرآن (5048) ومسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تحسين الصوت بالقران (793)

3536۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَيْضًا ....

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ إِذَا رَأَى أَبَا مُوسَى قَالَ ذَكِّرْنَا رَبَّنَا يَا أَبَا مُوسَى فَيَقْرَأُ عِنْدَهُ. [1]

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو کہتے: ''اے ابوموسیٰ! ہمارے رب کا ذکر کرو۔'' تو وہ ان کے پاس قرآن پڑھتے تھے۔

3537۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْهَجَرِيُّ..........

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى يَتَغَنَّى وَيَدَعُ أَنْ يَقْرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنَ الْبَيْتِ يُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَإِنَّ أَصْفَرَ الْبُيُوتِ الْجَوْفُ يَصْفَرُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ. [2]

ابواحوص سے منقول ہے کہ عبداللہ نے کہا: ''میں تمہیں اس حالت میں نہ پاؤں کہ بے پروائی میں ایک ٹانگ پر دوسری ٹانگ رکھے ہوئے ہو اور سورۃ بقرۃ پڑھنی چھوڑ دی ہو کیونکہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۃ بقرۃ پڑھی جاتی ہو اور نہایت خالی گھر وہ پیٹ ہے جس میں قرآن نہ ہو۔''

فوائد:...... سورۃ بقرۃ کی تلاوت انسان کی بخشش کا سامان ہے جیسا کہ پچھلی احادیث میں ان کا ذکر ہو چکا ہے نیز سنت سے ثابت ہے کہ جس گھر میں سورۃ بقرۃ پڑھی جائے اس گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے لہٰذا دیکھیے ابن کثیر شیاطین وخبات کو بھگانے کا یہ ایک مجرب نسخہ ہے

3538۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ آلِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ....

قَدِمَ سَلَمَةُ الْبَيْذَقُ الْمَدِينَةَ فَقَامَ يُصَلِّي بِهِمْ فَقِيلَ لِسَالِمٍ لَوْ جِئْتَ فَسَمِعْتَ قِرَائَتَهُ فَلَمَّا كَانَ بِبَابِ الْمَسْجِدِ سَمِعَ

سلمۃ بیذق مدینہ آئے وہ انہیں نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے تو سالم سے کہا گیا: ''آپ اس کی قراءت سنیں تو وہ مسجد کے دروازے سے اس کی قراءت سن کر

[1] ضعيف: أخرجه ابو عبيد فى فضائل القرآن(ص 163) والبيهقى فى الشهادات،باب تحسين الصوت بالقران والذكر 231/10

[2] ضعيف: أخرجه عبدالرزاق (5998) والطبرانى فى الاوسط(7762) جب کہ ابن ابی شیبہ 10/386(10073) میں اس کا آخری جزء صحیح سند سے مروی ہے۔

قِرَائَتَهُ رَجَعَ فَقَالَ غِنَاءٌ غِنَاءٌ . ❶ لوٹ آئے اور کہا: گانا ہے گانا ہے۔

3539۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ....

عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا مُوسَى كَانَ يَأْتِي عُمَرَ فَيَقُولُ لَهُ عُمَرُ ذَكِّرْنَا رَبَّنَا فَيَقْرَأُ عِنْدَهُ. ❷

سیّدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تھے تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ ان سے کہتے: ''ہمارا رب یاد لاؤ۔'' تو وہ آپ کے پاس (قرآن) پڑھتے۔

3540۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ كَأَذْنِهِ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ. ❸

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس طرح نہیں سنتا جس طرح خوش آوازی سے پڑھنے والے نبی کے قرآن کو سنتا ہے۔''

3541۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ..........

عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَقَدْ أُوتِيَ أَبُوْ مُوسَى مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ . ❹

ابن بریدۃ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ابو موسیٰ کو آل داؤد علیہ السلام کی اچھی آواز دی گئی ہے۔''

3542۔ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعَ قِرَائَةَ رَجُلٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قِيلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ قَالَ لَقَدْ أُوتِيَ هٰذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ . ❺

سیّدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ایک آدمی کو پڑھتے ہوئے سنا فرمایا: یہ کون ہے؟ کہا گیا: ''عبداللہ بن قیس۔'' فرمایا: ''اس کو داؤد علیہ السلام کی سی اچھی آواز دی گئی ہے۔''

3543۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ..........

---

❶ ضیعف: اس میں ابن جریج کا عنعنہ اور ایک راوی مجہول ہے۔

❷ منقطع ضعیف: (3536) میں گزر چکی ہے۔

❸ حسن: أخرجه ابن سعد فی الطبقات 79/1/4 وابو عبید فی فضائل القران (ص162)

❹ صحیح: أخرجه احمد 349/5 ومسلم فی صلاة المسافرین، باب تحسین الصوت بالقران (793)

❺ حسن: صحیح ابن حبان (7196)

عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ . ❶

سیدنا براء کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کو اپنی اچھی آواز سے زینت دو۔

3544۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ زَاذَانَ أَبِي عُمَرَ.........

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ حَسِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا . ❷

سیدنا براء بن عازب کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''قرآن کو اچھی آوازوں سے پڑھو کیونکہ اچھی آواز قرآن کے حسن میں اضافہ کرتی ہے۔''

فوائد:...... قران ایسی کلام ہے جو انسان کو متاثر کیے بغیر نہیں چھوڑ تا مزید اگر اچھی آواز کی اس کے ساتھ آمیزش ہو جائے تو اس کی تاثیر دو چند ہو جاتی ہے۔

[35]..... بَاب كَرَاهِيَةِ الْأَلْحَانِ فِي الْقُرْآنِ

قرآن کو گا کر پڑھنے کی کراہت

3545۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِدْرِيسَ ....

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ قَرَأَ رَجُلٌ عِنْدَ أَنَسٍ بِلَحْنٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَلْحَانِ فَكَرِهَ ذٰلِكَ أَنَسٌ قَالَ أَبُو مُحَمَّد و قَالَ غَيْرُهُ قَرَأَ غُورَكُ بْنُ أَبِي الْخِضْرِمِ . ❸

اعمش کہتے ہیں ایک شخص نے انس رضی اللہ عنہ کے پاس ان لہجوں میں سے کسی لہجے میں قرآن پڑھا تو انس نے اسے نا پسند کیا۔ ابو محمد کہتے ہیں: اور لوگوں نے کہا: غورک بن ابو خضرم نے پڑھا۔

3546۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ.........

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ هٰذِهِ الْأَلْحَانَ فِي الْقُرْآنِ مُحْدَثَةً . ❹

ابن عون سے منقول ہے کہ محمد نے کہا: ''لوگ قرآن کو ان لہجوں میں پڑھنے کو بدعت سمجھتے تھے۔''

---

❶ صحيح : أخرجه ابو عبيد في فضائل القران (ص160) والرازي في فضائل القران(22) والحاكم1/571-575

❷ صحيح : أخرجه الحاكم1/575

❸ صحيح : أخرجه ابن ابي شيبه10/466(9998)

❹ صحيح

فوائد:...... قران کو موسیقی کی طرز پر گا کر پڑھنا علماء کے نزدیک حرام ہے لہٰذا ایسے لہجے جو موسیقی کی طرف میلان رکھتے ہوں ان سے بچنا چاہیے اور کوشش کی جائے کہ بلا تکلف اچھی اچھی آواز نکال کر قرآن پڑھا جائے۔ واللہ المستعان



اللہ تعالیٰ کے خاص احسان وکرم کے ساتھ یہ کتاب مکمل ہوئی۔ (الحمد للہ علی ذلک)
اس کے ترجمہ وفوائد میں جو کوتاہیاں ہیں وہ ہماری طرف منسوب کریں۔
اللہ ہم سب کو معاف فرمائے۔ آمین

یادداشت





انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور



اسلامی اکادمی ۱۷۔ الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور
042-37357587